سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(منگل10، بدھ11، جمعرات12، جمعتہ المبارک13، سوموار16۔فروری2015)
(یوم الثلاثہ20، یوم الاربعاء21، یوم الخمیس22، یوم الجمع23، یوم الاثنین26۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارہواں اجلاس

منگل،10۔فروری2015

جلد 12:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	----------	1
2۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	----------	3
3۔	ایجنڈا	----------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	13
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	14
7۔	چیئرمینوں کا پینل	----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
8۔	کورم کی نشاندہی	16
	سوالات (محکمہ جات لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	16
10۔	کورم کی نشاندہی	29
11۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری)	30
12۔	کورم کی نشاندہی	45
13۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری)	45
14۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	48
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	74
	تحاریک استحقاق	
16۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار	80
	تحاریک التوائے کار	
17۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا (۔۔۔جاری)	84
18۔	پنجاب میں منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دیئے جانے سے عوام الناس میں خوف واشتعال کا پایا جانا (۔۔۔جاری)	90
19۔	پنجاب میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ اور ناقص نظام کی وجہ سے طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری)	96
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
20۔	صوبہ میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	106

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
21۔	سبزیوں پر مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی کا مطالبہ ----------	108
22۔	صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروانے کا مطالبہ----------	108
23۔	صوبہ میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ----------	110
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	111
	قرارداد	
25۔	فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت----------	112
26۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	114
	قرارداد	
27۔	سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار ----------	115
	تعزیت	
28۔	شکارپور سندھ میں امام بارگاہ میں ہونے والی دہشت گردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ----------	116
	بدھ، 11۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 2	
29۔	ایجنڈا ----------	119
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	121
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	122
	تعزیت	
32۔	محترمہ شمیلہ اسلم ایم پی اے کے خاوند اور معزز ممبر اسمبلی جناب امجد علی جاوید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	123

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی وترقیات)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	124
34۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	162
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	169
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
36۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	171
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	171
38۔	مسودہ قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014، مسودہ قانون نصاب تعلیم پنجاب اور ٹیکسٹ بک بورڈ 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	172
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	172
	تحاریک استحقاق	
40۔	ڈی سی او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویّہ ----------	173
	تحاریک التوائے کار	
41۔	تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 رب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم (۔۔۔جاری) ----------	175
42۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ----------	176
43۔	تحصیل سرگودھا و دیگر تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینیں من پسند افراد کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے پر دینے کا انکشاف ----------	178

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
44۔	برالہ برانچ کینال فیصل آباد میں ناقص مٹیریل کے استعمال سے 2۔ارب روپے کی کرپشن کاانکشاف	179
45۔	لاہور میں پلازوں اور شادی ہالوں کی تعمیر سے متعلقہ بلڈنگ by Laws پر عملدرآمد کروانے میں حکومت کی ناکامی	181
46۔	محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کے معیار کے تعین کے بارے کوالٹی کنٹرول قواعد تشکیل دینے میں ناکام	182
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	معزز ممبران اسمبلی کے نام پر ادویات کی لوکل پرچیز میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کاانکشاف	185
48۔	میو ہسپتال لاہور کے Cardiac Center میں انجیو گرافی مشین اور آئی سی یو میں مانیٹرنگ مشین کا نہ ہونا	187
49۔	کورم کی نشاندہی	189
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز(جو پیش ہوئے)	
50۔	آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015	189
51۔	آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015	190
52۔	آرڈیننس(ترمیم)پنجاب آرمز2015	190
53۔	آرڈیننس(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015	191
	جمعرات،12۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 3	
54۔	ایجنڈا	195
55۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	197
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ	198

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
57۔	معزز ممبر اسمبلی محترمہ سلطانہ شاہین کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	199
	پوائنٹ آف آرڈر	
58۔	چنیوٹ میں زیر زمین خزانے دریافت ہونے پر وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور پوری قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا ----------	199
59۔	صوبہ میں پولیس کا ایمبلی فائر ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات سے تجاوز کرنا ----------	201
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)	
60۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	202
61۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	236
62۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	244
	توجہ دلاؤ نوٹس	
63۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ----------	252
	تحاریک استحقاق	
64۔	(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی) ----------	253
	تحاریک التوائے کار	
65۔	تحصیل جڑانوالہ، چک نمبر 77ر۔ب کے کسان مالیہ اور آبیانہ ادا کرنے کے باوجود پانی سے محروم ----------	256
66۔	حسین چوک گلبرگ لاہور میں واقع ژینوا مال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ ----------	258
67۔	لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا ----------	259

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز(جو پیش ہوئے)	
68۔	آرڈیننس(ریگولیشن)ساؤتھ سسٹم پنجاب2015	261
69۔	کورم کی نشاندہی	261
	آرڈیننسز(جو پیش ہوئے)(۔۔۔جاری)	
70۔	آرڈیننس(ترمیم)قیام امن عامہ پنجاب2015	262
71۔	آرڈیننس(ترمیم)(تشکیل،فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015	262
72۔	آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب2015	263
73۔	آرڈیننس(ترمیم)لاہور آرٹس کونسل2015	263
	جمعۃ المبارک،13۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 4	
74۔	ایجنڈا	267
75۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	269
76۔	نعت رسول مقبول ﷺ	270
	سوالات(محکمہ جات خوراک،صنعت،تجارت وسرمایہ کاری)	
77۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	271
78۔	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	308
79۔	غیر نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	330
	تحاریک استحقاق	
80۔	ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ	343

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
81۔	رجوعہ چنیوٹ میں زیر زمین نکلنے والی قیمتی معدنیات پر اظہار خیال	346
82۔	کورم کی نشاندہی	350
	تحاریک التوائے کار	
83۔	لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف	351
84۔	کورم کی نشاندہی	354
	سوموار،16۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 5	
85۔	ایجنڈا	357
86۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	359
87۔	نعت رسول مقبول ﷺ	360
	سوالات (محکمہ جات اوقاف اور انسانی حقوق واقلیتی امور)	
88۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	361
89۔	کورم کی نشاندہی	369
90۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری)	370
91۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	394
92۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	404
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
93-	گجرات: دوران ڈکیتی شہری سے کار چھیننے اور نقدی لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات	414
94-	سرگودھا: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہری اور خاتون کی ہلاکت	416
95-	احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات	420

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
96۔	ڈی سی اونارووال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ	421
	پوائنٹ آف آرڈر	
97۔	اپریل2012میں منعقد ہونے والی پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا مطالبہ	423
	تحاریک التوائے کار	
98۔	میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	425
99۔	لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف(۔۔۔جاری)	426
100۔	لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا(۔۔۔جاری)	427
101۔	بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری وغیر سرکاری بس سٹینڈز پر سکیورٹی کے ناقص انتظامات کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا	428
	پوائنٹ آف آرڈر	
102۔	سرکاری بھرتی میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد مختص کوٹا اور اقلیتی سٹوڈنٹس کے لئے بیس نمبروں کی پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ	429
103۔	سرگودھا میں گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے گورنمنٹ پالیسی کے تحت بروقت ادائیگیوں کا مطالبہ	432
104۔	ممانعت لاؤڈ سپیکر ایکٹ پر عملدرآمد کے سلسلے میں پولیس کا تجاوز کرنا	433
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
105۔	محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	435

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
106۔	حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012کاایوان کی میز پر رکھا جانا	436
107۔	حکومت پنجاب کامالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012 کاایوان کی میز پر رکھا جانا	437
108۔	حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا	438
109۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا	439
110۔	حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا	439
111۔	حکومت پنجاب کے محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو،ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013 کاایوان کی میز پر رکھا جانا	440
112۔	فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، گوجرانوالہ کے ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹیں برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا	441
113۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا	441
114۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2015/1178. 3rd February, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Tuesday, 10th February, 2015 at 3:00 pm in Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 02.02.2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1177. Dated: 30th, January, 2015 Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Sardar Sher Ali Gorchani, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 10۔فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 30۔دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام سکولوں اور کالجوں میں سول ڈیفنس کی تربیت لازمی قرار دی جائے۔

2۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔

3۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

5۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (10۔فروری تا 9۔مارچ 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
13۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15۔	جناب آصف سعید منہیس	:	وزیر سپیشل ایجوکیشن
16۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسداللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر2013/18-4:PA مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	رانامحمد ارشد	: اطلاعات وثقافت
20۔	میاں محمد منیر	: آبکاری ومحصولات
21۔	رانااعجاز احمد نون	: زراعت
22۔	محترمہ نغمہ مشتاق	: بہبود آبادی
23۔	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
24۔	جناب عامر حیات ہراج	: کان کنی ومعدنیات
25۔	رانابابر حسین	: خزانہ
26۔	میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
27۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	: مواصلات وتعمیرات
28۔	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی وترقیات
31۔	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
32۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	: داخلہ
33۔	چودھری خالد محمود حجہ	: آبپاشی
34۔	میاں فدا حسین	:جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔	چودھری زاہد اکرم	: کالونیز
36۔	محترمہ شاہین اشفاق	: امداد باہمی
37۔	محترمہ مہوش سلطانہ	: ہائرایجوکیشن
38۔	محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	: سکولزایجوکیشن
39۔	جناب طارق مسیح گل	: انسانی حقوق واقلیتی امور

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر5902/18-4:PA مورخہ 8۔دسمبر2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

سپیشل سیکرٹری : حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

منگل،10۔فروری2015

(یوم الثلاثہ،20۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

سورۃ حٰمٓ السجدۃ33 تا35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔تو(سخت کلامی کا)ایسے طریقہ سے جواب دو جو بہت اچھا ہو(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے)کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی چلتی ہیں وہاں روز و شب
برستا نُور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اُسی ماہ مبین کی چاندنی دیکھی
جمال مُصطفٰے آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
وہاں کی شام بھی صُبح درخشاں کا نظارہ ہے
نظر آتا ہے ہر ذرہ قمر طیبہ کی گلیوں میں

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔05
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سوالات ختم ہونے کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال سے متعلقہ ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا لیکن ذرا wait کریں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ ایسے کریں گے تو پھر مجھے مجبور کریں گے کہ میں آپ کو تنگ کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کریں پھر ایوان کی proceeding چلائیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ یہاں پر ایوان کے ممبر کو bulldoze کیا جائے۔ ہماری پانچ چھ ممبران کی اپوزیشن ہے میرے جائز سوالات ہیں جو میں پوچھنا چاہتا ہوں لیکن ایسی کون سی بات ہے کہ ایسا کیا جارہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، کورم پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے اس طرح کی روایت نہیں رہی ہے۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ جات لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 68 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 20۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

بہاولپور: وکٹوریہ ہسپتال میں مریضوں کے لواحقین کو حادثات سے بچانے کا معاملہ

*68: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں آنے والے مریضوں کو ادویات لینے کے لئے سڑک پار کر کے میڈیسن مارکیٹ جانا پڑتا ہے، پریشانی کے عالم میں مریضوں کے لواحقین آئے روز حادثات کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہے لہذا اوور ہیڈ پل بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ فوری طور پر سکیم بنا کر فراہمی فنڈز کے لئے تحریر کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ روڈ جس کے بارے میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہے لہذا overhead bridge بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے جو لیٹر محکمہ ہائی وے کو لکھا ہے اس کی ایک نقل مجھے فراہم کی جائے تاکہ میں اس کو pursue کر سکوں۔ وہاں پوزیشن یہ ہے کہ وہ مین روڈ ہے اور جب مریض کا کوئی attendant دوائی لینے کے لئے نکلتا ہے اور روڈ کراس کرتا ہے چونکہ وہ busy road ہے اس لئے وہاں اس حوالے سے کافی deaths ہو گئی ہیں۔ Attendant ذہنی دباؤ میں بھاگا ہوا گیا ٹکر ہوئی اور وہیں فوت ہو گیا اس لئے یہ serious معاملہ ہے۔ محکمے نے یہ کہا ہے کہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے لیٹر لکھا ہے تو اس کی ایک نقل مجھے فراہم کی جائے تاکہ میں کیس کو pursue کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کی نقل ڈاکٹر صاحب کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!یہ بہت ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے جس کی ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے۔ میں اس حوالے سے بتاتا چلوں کہ یہ بڑی اہم شاہراہ ہے جہاں گاڑیوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔یہاں پر سکول ٹائم اور آفس ٹائم میں ٹریفک جام رہتی ہے۔یہاں پر ڈاکٹر صاحب کی request Bristol bridge کی تھی جو پیدل چلنے والے استعمال کرتے ہیں لیکن ٹریفک کے flow کو دیکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی کہ اس روڈ کو نہ صرف کھلا کیا جائے بلکہ یہاں پر Bristol bridge بھی بنایا جائے۔ جب اس کا سروے کیا گیا تو ایسا کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ دونوں طرف دکانیں، سکول اور ہسپتال بھی تھا جس کی بلڈنگ کو دوسری جگہ شفٹ کرنا پڑتا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر اس کا estimate بنالیا گیا ہے وہاں پر اب فلائی اوور بنے گا۔60 فیصد ٹریفک اس فلائی اوور کا استعمال کرے گی اس طرح سے نیچے والی سڑک پر رش ختم ہو جائے گا۔ میں اس estimate اور لیٹر کی کاپی ڈاکٹر صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کو second کیا اور اس حوالے سے تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگلے مالی سال میں جب overhead پل ٹریفک کے لئے بنے گا تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں یہ مسئلہ کافی حد تک solve ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!یہ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر 136 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 20۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال)

محکمہ کے معاملات کو نمٹانے کے لئے طریق کار طے کرنے کا معاملہ

*136: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نظام سے پہلے ہر صوبائی محکمہ کا ضلعی وڈویژنل سربراہ اپنے محکمہ کے معاملات کو اپنی سطح پر نمٹانے کے لئے بااختیار تھا اور پھر اس کے بعد محکمہ کے صوبائی افسران معاملات کا رنمٹاتے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت ڈی سی اوز صاحبان کے پاس ضلعی سطح پر لازماً ہر محکمہ کا معاملہ جاتا ہے اور نتیجتاً ان فیصلوں میں بہت تاخیر ہو جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اب عوامی مفاد میں اس طریق کار کی اصلاح کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ڈی سی او ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے اس کے علاوہ ضلعی دفاتر کے روابط کو مربوط کرنا بھی ڈی سی او کی ذمہ داریوں میں شامل ہے محکمہ کو ڈی سی او کے تاخیری فیصلوں کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب عوامی مفاد اور بہبود کی خاطر نیا بلدیاتی نظام متعارف کروانے کے لئے کام کر رہی ہے امید کی جاتی ہے کہ نیا بلدیاتی نظام جلد ہی ایوان سے منظوری کے بعد نافذ العمل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں، میں نے اپنی بات تو کی ہے اور آپ بھی سارے معاملات سے بخوبی واقف ہیں بلکہ پورا ایوان جانتا ہے کہ جنرل مشرف صاحب نے جس لوکل گورنمنٹ سسٹم کو متعارف کرایا اس سے تمام تر اختلافات کو اپنے تئیں رکھتے ہوئے میں نے ہمیشہ اس سسٹم کو second کیا ہے کیونکہ پہلی دفعہ نچلی سطح پر فیصلے ہونے شروع ہوئے تھے اور اس حوالے سے بڑی سہولت ہو گئی تھی لیکن ظاہر ہے جتنی بھی جمہوری حکومتیں آتی ہیں جس میں صوبائی اور قومی حکومتیں بنتی ہیں ان کو یہ delegation بھاتی نہیں ہیں۔ گو اس میں مشرف صاحب کا ایک اپنا mind set تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال پر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ جب نئے بلدیاتی انتخابات ہوں گے تو اس سے سسٹم کے اندر کوئی بہتری آجائے گی لیکن مجھے نئے بلدیاتی انتخابات ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ سپریم کورٹ بھی اس پر بار بار شور مچا چکی ہے۔اب اس میں نیا موڑ بھی آگیا ہے کہ یہ معاملہ کورٹ کے حکم پر الیکشن کمیشن کو refer ہو گیا ہے اور اب اسمبلی نے بھی اس کو پاس کر دیا ہے کہ اس حوالے سے حد بندی الیکشن کمیشن کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے بعد اس میں census کا مسئلہ ڈال دیا جائے گا کہ مردم شماری اور رائے شماری ہونی ہے اور پھر یہ معاملہ اس طرح ایک سال آگے لپیٹ دیا جائے گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ نیچے لوگوں کو مشکلات ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ Rules and Procedure میں کوئی amendment لا کر لوگوں کی اس مشکل کو حل کیا جائے کیونکہ ڈی سی او صاحبان کو اس وقت گھنٹہ گھر بنا دیا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سابقا نظام میں بھی ڈپٹی کمشنر موجود تھا لیکن محکمہ کا سربراہ اپنے معاملات ضلعی سطح پر خود settle کر لیتا تھا۔ اب حکومت نے جو ڈی سی او صاحبان کے اختیارات میں ارتکاز کیا ہے تو کیا حکومت اس طرح کی کوئی ترمیم لانے کے لئے تیار ہے کہ تاوقت اگر کبھی بلدیاتی انتخابات ہوتے ہیں تو اس وقت تک ان کو دیکھا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے نکتہ اٹھایا ہے۔ یہ اس معزز ایوان کے ممبران اور سب لوگ جانتے ہیں کہ بلدیاتی الیکشن کا انعقاد کیا گیا یعنی جب باقاعدہ الیکشن کا نوٹیفکیشن ہوا تو پورے پنجاب سے امیدواروں سے nomination papers بھی وصول کر لئے گئے لیکن پھر ہمارے چند دوست کورٹ میں چلے گئے اور انہوں نے کورٹ میں delimitation کے معاملے کو اٹھایا جب عدالت کا فیصلہ آیا تو پنجاب حکومت نے عدالت کے فیصلے کی روشنی میں قانون میں بھی ترمیم کر لی۔ اب یہ پوزیشن ہے کہ delimitation یعنی حلقہ بندیوں کے اختیارات الیکشن کمیشن کے

پاس چلے گئے ہیں۔ ہم سے الیکشن کمیشن نے جو assistance مانگی تھی تو پنجاب حکومت مکمل طور پر ان کو assist کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن کو حلقہ بندیوں کے حوالے سے جو ریکارڈ چاہئے تھا اور کسی بھی census کے حوالے سے جو map چاہئے تھے ہم نے وہ سارے provide کر دیئے ہیں۔ اب حلقہ بندیوں کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن جس دن الیکشن شیڈول اعلان کرے گا تو ہم تیس دن کے اندر الیکشن کروادیں گے۔ اگر وہ کل اعلان کرتا ہے تو پنجاب حکومت اگلے تیس دن میں الیکشن کروانے کے لئے بالکل تیار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ بلدیاتی انتخابات ہونا نہ ہونا علیحدہ مسئلہ ہے کیونکہ انہوں نے link کیا ہے۔ مجھے تو صرف یہ مطلوب ہے کہ جس طرح سابقادور میں ڈی سی او صاحبان ہوتے تھے اور محکمے کے ضلعی سربراہان اپنے معاملات کو ڈی سی او کی طرف بھیجنے کی بجائے اپنے under final کر دیتے تھے اور اس میں delay نہیں ہوتا تھا۔ اب یہ procedure ڈی سی او صاحبان کے اختیارات کے اندر ارتکاز ہو گیا ہے تو مجھے یہ مطلوب ہے کہ کوئی چھوٹی سی amendment لاکر وہ سابقا طرز عمل بحال کیا جائے تاکہ لوگوں کے مسائل جلدی حل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف! آپ یہ بتادیں کہ آپ کا اس میں کوئی ترمیم لانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، ہاں! already آپ کے سامنے ایک لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس ہو چکا ہے اور اس کے تحت ہی الیکشن ہونے جارہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو ڈی سی او نظام اور بلدیاتی سسٹم تھا وہ بھی اسی طرح تھا کہ لوگوں کے مسائل ضلع کی سطح پر حل ہو جائیں۔ ہمیں ڈی سی او کی سطح پر باقاعدہ کوئی شکایت نہیں آئی۔ دیکھیں پچھلا بلدیاتی الیکشن بھی devolution کا process تھا۔ ہم نے 2013 میں یہ اختیارات مزید نیچے دے دیئے ہیں۔ اب کارپوریشنز بن رہی ہیں، میونسپل کمیٹیاں ہیں اور جو اختیارات ٹاؤنز کے پاس تھے ہم وہ یونین کونسل کے چیئرمین کو دینے جارہے ہیں تاکہ ٹاؤنز کے درمیان کا tier بھی ختم ہو جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اختیارات ground level پر آجائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بات کی ہے کہ لوگوں کو شکایات نہیں تھیں تو میں اس پر دو گھنٹے کی debate کر سکتا ہوں۔ میں ایک چھوٹی سی مختصر مثال عرض کروں گا کہ وہاں ایک مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ ہو گیا تو وہاں Drawing and Disbursing Officer کا تقرر ہونا تھا جس کی وجہ سے چار مہینے تک کسی ٹیچر کو تنخواہ نہیں ملی تو پھر انہوں نے مجھے approach کیا۔ اب اس وقت موجودہ ڈی سی او اچھا کام کر رہے ہیں لیکن ان سے دو tenure جو پہلے ڈی سی او صاحب تھے تو وہ فائل ان کے بیڈ روم میں پڑی تھی۔ میں ڈی سی او صاحب کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ اللہ کے بندے آپ کے بیڈ روم میں جو فائل رکھی ہوئی ہے اسے نکال کر لے آؤ۔ وہ اگلے دن فائل لے کر آئے اور اس پر sign کئے تو ڈی ڈی او تعینات ہوا۔ پہلے یہ کام ڈسٹرکٹ ہیڈ ایجوکیشن کر دیتا تھا اور کام چل پڑتے تھے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کے ازالے کے لئے کوئی ترمیم لے آتے اور rules کی تبدیلی کرتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کو note کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 293 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 294 بھی حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 307 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 308 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 583 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 662 جناب شوکت علی لالیکا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1275 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 295 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 309 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 313 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اتنے زیادہ سوالات take up ہوتے نہیں ہیں اور چار چار سوالات کیسے اس میں add ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ موجود نہیں تھے اس لئے یہ پچھلی دفعہ بھی pending کئے گئے تھے۔ جی، جناب فیضان خالد ورک اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 327 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: ڈی سی او کے پاس زیر التواء انکوائریاں و دیگر تفصیلات

***327: جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او شیخوپورہ کے پاس پچھلے دو سال سے کن کن اہلکاران و افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ و محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئیں ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت جو انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کو فائنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں پچھلے دو سال سے صرف ایک اہلکار خالد محمود سیکرٹری یونین کونسل نمبر 58 کدلتھی تحصیل و ضلع شیخوپورہ کی انکوائری زیر التوا ء ہے۔

(ب) جن اہلکاران کی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان کو سزائیں مل چکی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ رانا عمر دراز جونیئر کلرک ضلع کونسل شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
2۔ شفقت حسین بھٹی جونیئر کلرک ضلع کونسل شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
3۔ محمد عظمت علی جونیئر کلرک دفتر ای ڈی (فنانس) شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
4۔ مسماۃ ثمینہ جولین، پی ایس ٹی، ایم سی پرائمری سکول نوالامین کالونی شیخوپورہ کو censure کیا گیا۔

(ج) زیر التواء انکوائری کے لئے آئندہ تاریخ پیشی 2015-01-10 مقرر کی گئی ہے جس میں الزام علیہ کو ذاتی شنوائی کا موقع دیا گیا ہے جس کے بعد انکوائری مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کیونکہ جز(الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ دو سال میں کتنے ملازمین کو سزائیں دی گئیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں صرف ایک یونین کونسل سیکرٹری کا بتایا ہے تو کیا ہمارا اتنا اچھا کلیریکل سٹاف ہے اور ڈی سی او آفس اتنا اچھا چل رہا تھا، اگر یہ کہہ دیں کہ اچھا چل رہا تھا تو میں مان لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پوچھا تھا کہ ڈی سی او شیخوپورہ کے پاس پچھلے دو سال سے کن کن اہلکاران اور افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟ تو اس میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف ایک یونین کونسل سیکرٹری کی انکوائری زیر التواء ہے۔ انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئی ہیں ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟ تو جواب میں نہ صرف ان کے نام دیئے گئے ہیں بلکہ ان کو جو سزا دی گئی ہے وہ بھی اس میں درج ہے۔ ایک انکوائری جو pending تھی اس کا بھی ڈی سی او صاحب نے فیصلہ کر دیا ہے اور اس یونین کونسل سیکرٹری کی پانچ سال کی سروس کو ضبط کر لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی کارکردگی و دیگر تفصیلات

*360: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا ضلع لاہور میں کون انچارج ہے اور اس کے زیر انتظام ٹاؤنز میں کون کون انچارج ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے عملہ کی ٹاؤنز کے مطابق ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام ٹاؤنز میں کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے ایک مقام پر dispose کیا جاتا ہے نیز کوڑا کرکٹ dispose کرنے کے مقامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوڑا کرکٹ کو dispose کرنے کے لئے پلانٹ بھی لگائے گئے ہیں اگر ہاں تو کتنے، کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں اور ایک دن میں کتنا کوڑا کرکٹ ایک پلانٹ سے dispose کیا جاتا ہے اگر نہیں تو پلانٹ نہ لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) LWMC میں مینجنگ ڈائریکٹر خالد مجید بطور سربراہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ لاہور کے 9 ٹاؤنز میں کام کرنے والے مینجرز اور اسسٹنٹ مینجرز تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور میں روزانہ پیدا ہونے والے 5000 ٹن کوڑا کرکٹ کو ڈمپ کرنے کے دو مقامات ہیں ایک مقام محمود بوٹی اور دوسرا لکھوڈیر کے مقام پر dispose of کیا جاتا ہے۔

(د) درست ہے۔ لاہور میں LWMC نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت دو پلانٹ لگائے ہیں جو کہ لکھوڈیر اور محمود بوٹی کے مقام پر واقع ہیں اور روزانہ پیدا ہونے والا 5000 ٹن کوڑا کرکٹ میں سے ڈی جی سیمنٹ کے آر ڈی ایف (Refused derived Fuel) پلانٹ کے لئے 1000 ٹن کوڑا کرکٹ فراہم کیا جاتا ہے جس سے کوئلے کے متبادل بطور ایندھن تیار کیا جاتا ہے جبکہ 800 ٹن کوڑا کرکٹ لاہور کمپوسٹ نامی ادارے کو دیا جاتا ہے جو اس سے کمپوسٹ تیار کرتا ہے جسے زمین کی زرخیزی کے لئے بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے سوال کے جز (د) کے جواب میں کہا ہوا ہے کہ لاہور کا 800 ٹن کوڑا کرکٹ کمپوسٹ نامی کمپنی کو دیا جاتا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب تھوڑی سی وضاحت کر دیں کہ کیا یہ بیچا جا رہا ہے اگر بیچا جا رہا ہے تو اس کا کیا ریٹ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر!میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے ۔ اس وقت دو کمپنیاں ایسی ہیں جن کے پاس agreement کے مطابق کوڑا کرکٹ بیچا جارہا ہے ان میں سے ایک کا نام ڈی جی سیمنٹ ہے جس کے پاس تقریباً پانچ سو سے ہزار ٹن کوڑا بیچا جاتا ہے،اس کمپنی سے 52روپے فی ٹن کے حساب سے رقم وصول کی جاتی ہے اور ڈی جی سیمنٹ سے ہمیں ایک کروڑ 36لاکھ روپے کا ریونیو اکٹھا ہوا ہے۔اسی طرح لاہور کمپوسٹ کمپنی بھی پانچ سو سے ہزار ٹن کوڑا لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لیتی ہے۔اس کے ساتھ جو agreement ہے اس کے مطابق 10 فیصد منافع لیا جاتا ہے ،اس حساب سے تقریباً 29لاکھ روپے کا ریونیو اکٹھا ہوا ہے۔
محترمہ عائشہ جاوید:جناب سپیکر!مزید کوئی سوال نہیں ہے۔ شکریہ
جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!
محترمہ راحیلہ خادم حسین:جناب سپیکر!سوال نمبر 412ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: موبائل فون ٹاورز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*412: محترمہ راحیلہ خادم حسین :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع لاہور میں 2012میں موبائل فون ٹاورز کی تعداد کیا تھی اور اب کتنی ہے؟
(ب) کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی،قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ رہائشی کالونیوں اور گھروں کی چھتوں پر انسٹال کئے گئے انٹینا کی radiation سے انسانی صحت پر مضر اثرات پڑ رہے ہیں؟
(د) کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ مذکورہ ٹاورز اور انٹینے کمپنیاں رہائشی بستیوں سے شفٹ کر کے کھلے ایریاز میں انسٹال کریں،اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) BTS ٹاورز 2003تا2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21۔اکتوبر2006 اور دوسری جنوری2009 اور تیسری اگست2013 کو جاری کی گئی۔2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے۔اندازاً اب تک کمپنیوں کے ٹاورز کی تعداد درج ذیل ہیں:

زونگ700، موبی لنک750، ٹیلی نار720، وارد550، U-fone 600، ورلڈ کال126، PTCL 50، Wi-Tribe 130، اس طرح لگنے والے ٹاورز کی تعداد تقریباً4626 ہے۔

(ب) کچھ ٹاورز تو حکومت کی پالیسی قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں جبکہ کچھ ٹاورز کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں۔ پالیسی کے مطابق این او سی محکمہ تحفظ ماحول سول ایوی ایشن اتھارٹی (صرف زیادہ اونچائی اور ائرپورٹ کے قریب کی صورت میں) متعلقہ ٹی ایم اے سے درکار ہوتا ہے چونکہ BTS ٹاورز کے سلسلے میں مختلف محکمہ جات کے قواعد و ضوابط پہلے سے موجود نہ تھے اس لئے زیادہ تر ٹاورز زمین مالکان اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے گئے۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ٹاورز صرف اور صرف کمرشل عمارت پر ہی لگائے جا سکتے ہیں۔

(ج) BTS ٹاورز کی کمیونیکیشن فریکوئنسی (مواصلاتی فریکوئنسی) ہر کمپنی کے لئے وفاقی حکومت کا frequency ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ مواصلاتی مقاصد کے لئے اس frequency کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر non frequency آیٹونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہوتی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مضر اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) تکنیکی بنیادوں پر ٹاورز کے نیٹ ورک کی جگہ مخصوص ہوتی ہے جس میں ردوبدل کی بہت کم گنجائش ہوتی ہے اس لئے ٹاورز کو شہری آبادی سے باہر منتقل کرنا تکنیکی بنیادوں پر ممکن نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے کہ جز(ب) میں جو میں نے پوچھا ہے کہ کیا تمام ٹاور حکومت کی پالیسی قانون اور شرائط کے مطابق نصب

ہیں؟ ڈیپارٹمنٹ یہ جواب دے رہا ہے کہ کچھ ٹاور اجازت کے بغیر نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب بغیر اجازت کے ٹاور نصب کر دیئے جاتے ہیں تو محکمہ ان کے خلاف کوئی ایکشن بھی لیتا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو ٹاورز اجازت کے بغیر نصب کئے جاتے ہیں ان کے خلاف ڈیپارٹمنٹ ایکشن لیتا ہے otherwise rules & regulation کے مطابق ہی کیا جاتا ہے، اس کی اجازت کے لئے تحصیل کا جو ٹی ایم او ہوتا ہے اس کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ان ٹاورز کو نصب کرنے کی اجازت دیتی ہے، اسی طرح جہاں پر authorities ہیں جیسے ایل ڈی اے اور ایم ڈی اے ہیں، وہاں پر اس اتھارٹی کا جو ڈی جی ہوتا ہے وہ اس کا جائزہ لیتا ہے، زیادہ تر ان کو کمرشل ایریاز میں allow کیا گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر وہاں پر کوئی ایسی کمیٹی بنا دی گئی ہے تو پھر محکمہ نے اس قسم کا جواب کیوں دیا کہ بغیر اجازت بھی ٹاور نصب کر دیئے جاتے ہیں اگر ڈیپارٹمنٹ اس پر ایکشن لے رہا ہے تو ہمیں جواب میں بتایا جاتا کہ ہم نے ایکشن لیا ہے اور اتنے ٹاور جو غیر قانونی لگے ہوئے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا ہے۔ محکمہ نے تو اس قسم کا جواب دیا ہی نہیں ہے بلکہ یہ قبول کر لیا ہے کہ غیر قانونی ٹاور موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جن کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے ان کے متعلق کوئی detail آپ کے پاس موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس وقت تو میرے پاس اس کی تفصیل موجود نہیں ہے اگر محترمہ نشاندہی کریں گی تو ہم اس پر بھی کارروائی کریں گے اور مزید تفصیل بھی میں محترمہ کے ساتھ share کر لوں گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے تو محکمہ کو بچا لیا ہے، حالانکہ تفصیل تو محکمہ نے ان کو بھی نہیں دی اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کی تفصیل وہ آپ کو دے دیں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! محکمہ اس پر ایکشن لیتا ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو اس کی تفصیل بتائیں گے کہ اس وقت تک کتنے ایکشن لئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز(ب) کے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ محکمہ نے کہا ہے کہ تمام جو ایسے ٹاور ہیں یہ زمین مالکان اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے جاتے ہیں، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ کمپنیاں گورنمنٹ کو ٹیکس دیتی ہیں جو اس قسم کے غیر قانونی ٹاور لگا لیتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کو آپ allow کرتے ہیں، آپ سے permission لی جاتی ہے کیا آپ ان سے ٹیکس وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہاں پر چونکہ غیر ملکی investment آ رہی تھی تو اس لئے گورنمنٹ نے اس پر کوئی taxes نہیں رکھے یہاں تک کہ زمین کی جو کمرشلائزیشن فیس تھی وہ بھی ان کے لئے ختم کر دی گئی ہے، باہر سے کمیونیکیشن کمپنیاں آ رہی تھیں اس لئے ان کو allow بھی کیا گیا اور ٹیکس فری بھی کیا گیا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ کمپنیاں جو پاکستان کے اندر کما رہی ہیں، ایسے میں گورنمنٹ کو ٹیکس نہ دینا زیادتی نہیں ہے؟ ہمارے پاس تو پہلے ہی یہ problem ہے کہ ہماری عوام ٹیکس کم دیتی ہے، ایسے میں اتنی بڑی بڑی کمپنیوں کو ٹیکس کی چھوٹ دے دینا زیادتی ہے یا ڈیپارٹمنٹ اپنی نااہلی چھپانے کے لئے ایسی بات کرتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ تو انہوں نے بتا دیا ہے، انہوں نے آپ کو جواب تو detail میں دے دیا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly Rules کے مطابق کورم پورا کروا دیں کیونکہ اس وقت کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ ویسے فتیانہ صاحب ایسا کبھی ہوتا نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا رولز اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: رولز آپ کو بالکل اجازت دیتے ہیں لیکن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کورم point out نہیں کرے گا۔ سوالات بھی آپ ہی کے ہیں اور آپ کے متعلقہ ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ہمارے پوائنٹ آف آرڈرز کو bulldoze کیا جائے گا تو پھر ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، ایک چیز decided ہے، بہر حال گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی آگے چلائی جاتی ہے۔ وزیر موصوف چودھری شفیق صاحب پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ باہر آئے ہوئے ہیں، انہوں نے روڈ بلاک کی ہوئی تھی، میں نے ان کے وفد کو اندر بلا لیا ہے۔ آپ اور خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ ان کے پاس چلے جائیں ان کی بات سنیں وہ کیا کہتے ہیں؟ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 414 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یو سی۔37 میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*414: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں صاف پینے کے پانی کے لئے کتنے فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

(ب) ان فلٹریشن پلانٹس پر کل کتنا خرچہ آیا؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کو کتنے عرصے بعد صاف کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔144 یو سی۔37 میں صاف پینے کے لئے پانی کا ایک فلٹریشن پلانٹ چوک محمود بوٹی تکیہ میں لگایا گیا ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو لگانے پر مبلغ۔/16,12,930 روپے لاگت آئی تھی۔

(ج) نمائندہ تنصیب فلٹریشن پلانٹ (KSB) کمپنی کے مطابق پلانٹ کا پانی ماہانہ کی بنیادوں پر ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اس کے فلٹر ہر تین ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں جبکہ بیرونی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: سوال کے جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے یونین کونسل۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ اس پوری یونین کونسل میں موجود ہے، میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ ہزاروں کی آبادی ہے جہاں پینے کے صاف پانی کے لئے پائپ تک موجود نہیں ہیں، ایسے میں کیا ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ کافی ہے؟

جناب سپیکر! اس پوری یونین کونسل میں صرف ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میری گزارش ہے کہ یہ ہزاروں کی آبادی ہے جہاں صاف پانی پینے کے پائپ تک موجود نہیں ہیں۔ کیا ایسے حالات میں وہاں پر صرف ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ کافی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ لاہور شہر کے لئے تقریباً 187 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری ہو چکی ہے، بہت جلد ان پر کام شروع ہو جائے گا اور تقریباً ہر یونین کونسل میں ایک نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ ضرور لگے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے تو یونین کونسل 37 کا پوچھا ہے لیکن انہوں نے پورے لاہور کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کا بتا دیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمے کا اس یونین کونسل میں کوئی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس یونین کونسل میں کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ ڈی سی او لاہور کے ذریعے یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگوا رہا ہے۔ اگر محترمہ وہاں پر نشاندہی کر دیں اور ہمیں feasible site دے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ منشاء اللہ بٹ صاحب! پیرامیڈیکل سٹاف نے باہر روڈ بلاک کیا ہوا تھا آپ بھی چودھری صاحب کے ساتھ ان کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں کہ کیا مسئلہ ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت چودھری محمد شفیق اور خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ پیرامیڈیکل سٹاف کی بات سننے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! محترمہ! ہمیں feasible site دے دیں تو ہم اس کی feasibility تیار کروا لیتے ہیں اگر وہاں پر فلٹریشن پلانٹ install ہو سکتا ہو تو لگوا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ انہیں بتا دیں۔ جی، باؤ اختر صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا کہ identify کر دیں تو میں پی پی۔144 کی یونین کونسل نمبر 37 میں تقریباً چار دفعہ جگہ identify کر کے دے چکا ہوں کیا اس پر عملدرآمد ہونے جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، بالکل۔ جہاں جہاں identify sites تھیں ہم سپیشل وہاں پر کر رہے ہیں جہاں آرسائنک کا مسئلہ ہے، جہاں سینکھیا ملا پانی آ رہا ہے وہاں پر ہماری priority ہے۔ باؤ جی نے جن جگہوں کی نشاندہی کی ہے کئی

جگہوں پر پچھلے دو تین دنوں سے فلٹریشن پلانٹ start ہو گئے ہیں انشاء اللہ ان کے صوبائی حلقے میں بھی اگلے ہفتے کے اندر اندر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ ایک صاف پانی پراجیکٹ شروع کرنے لگے تھے اس کے لئے بجٹ میں کوئی amount بھی رکھی گئی تھی۔ اس پر کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور میں اسی پراجیکٹ کے تحت 187 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹ لگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باقی علاقوں کے بارے میں بھی بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں تقریباً 1300 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹ لگیں گے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباس راں صاحب! جواب تو آ گیا ہے۔ (شور وغل)

Order in the House, order in the House.

جی، عباس راں صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! لاہور میں تو صاف پانی کمپنی کے تحت فلٹریشن پلانٹس کی installation ہو رہی ہے لیکن ہمارے جنوبی پنجاب میں کہیں بھی یہ سلسلہ شروع نہیں ہوا اور خاص طور پر دیہاتوں پر تو کوئی توجہ ہی نہیں دی جا رہی جبکہ ہم اکثر ممبران دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا بھی حق ہے، ہمیں بھی آبادیوں کے لئے صاف پانی چاہئے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ یہ کب تک شروع کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کا کوئی time limit دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں مزید 1300 کے قریب نئے فلٹریشن پلانٹ approve ہوئے ہیں۔ جہاں پر پینے کا پانی بالکل کھارا ہے اور بالکل ہی پینے کے قابل نہیں ہے وہاں پر ہماری priority ہے تو ہم ان دیہاتوں اور ایسے شہروں میں priority پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہر شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جلدی شروع کروادیں۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 534 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کو ختم کرنے کی تفصیلات

***534: محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلام پورہ بازار، نوری بلڈنگ چوک نیلی بار، لاہور میں تجاوزات کی بھرمار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ تجاوزات کو فوری ختم کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن انتظامیہ داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے دو شفٹوں میں مصروف عمل ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں اسلام پورہ بازار، نوری بلڈنگ چوک نیلی بار کے علاقہ میں بھی روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کا تدارک کیا جارہا ہے۔

(ب) ٹاؤن انتظامیہ داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے دو شفٹوں میں بمطابق شیڈول پوری ذمہ داری سے ڈیوٹی انجام دے رہی ہے تاکہ ٹریفک کا بہاؤ برقرار رہے اور عوام الناس کو پیدل چلنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے پچھلے تیس دنوں کی کارروائی میں ناجائز تجاوز کنندگان کو۔/1,55,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اٹھائے گئے سامان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمے نے جواب دیا ہے کہ تجاوزات کے خاتمے کے لئے دو شفٹیں دن رات کام کر رہی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میں تھوڑا سا یہاں عرض کرنا چاہوں گی کہ ابھی تک ویسی کی ویسی ہی صورتحال ہے جس کی وجہ سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ ابھی بھی تجاوزات کی بہت بھرمار ہے، وہاں بس چل سکتی ہے اور نہ ہی ایمبولینس گزر سکتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے وہاں ایک ایمبولینس stuck

ہونے کی وجہ سے ایک بچے کی موت واقع ہو گئی تھی جو کہ ایک افسوسناک بات ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے استدعا کروں گی کہ اس کے لئے کوئی ٹھوس قسم کے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ ہم لوگ اس کا کوئی حل نکال سکیں۔ جب ٹیمیں جاتی ہیں تو یہ اپنی ریڑھیاں اٹھا لیتے ہیں اور ان کے بعد دوبارہ انہی جگہوں پر آ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ وہاں پر تجاوزات ویسے ہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے خود اس ایریا کا دو سے تین بار visit کیا ہے اور میں نے گزشتہ روز بھی visit کیا ہے، وہ ایک بہت ہی traditional بازار ہے جس طرح پرانے شہروں میں بازار ہوتے ہیں اسی طرح کا بازار ہے۔ ہم نے روڈ اور walkway کو clear کروا دیا ہے۔ اب روڈ پر اس طرح کی کوئی encroachment نہیں ہے اور لوگوں کے پیدل چلنے کے لئے جو walkway ہے اسے بھی clear کروا دیا ہے چونکہ روڈ تنگ ہے تو جب دونوں طرف گاڑیاں پارک ہوتی ہیں تو اس سے ٹریفک کا flow ذرا slow ہو جاتا ہے otherwise وہاں اس طرح کی encroachment نہیں ہے میں نے خود ٹی ایم او اور اس کا عملہ ساتھ لے کر visit کیا ہے۔ ہم ensure کریں گے کہ انشاء اللہ وہاں دوبارہ اس طرح کی encroachments نہ آئیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ایک سوال آیا تھا جس کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ ایک ٹاؤن کے اندر کوئی غیر قانونی عمارت موجود نہ ہے چونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا بھی اس ٹاؤن سے تعلق تھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو یہ assurance کرائی گئی تھی کہ جس متعلقہ ٹاؤن کے ٹی ایم او نے یہ غلط جواب بھیجا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اب اگلا سیشن آ گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس معزز ایوان کو جو غلط جواب بھیجا گیا تھا اس بارے اب تک کوئی قانونی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سے متعلقہ تو نہیں لیکن آپ نے جواب دینے کے لئے commit کیا تھا اس لئے آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ سوال لاہور میں dangerous یا illegal بلڈنگز کے حوالے سے تھا۔ اس سے پہلے لاہور کا یہ والڈ سٹی ایریا راوی ٹاؤن کا controlled area تھا لیکن جب سے والڈ سٹی اتھارٹی بنی ہے تو یہ ایریا والڈ سٹی اتھارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اسے راوی ٹاؤن کی jurisdiction سے ختم کر دیا گیا ہے۔ اب اسے والڈ سٹی اتھارٹی ہی کنٹرول کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں ٹی ایم او نے غلط جواب بھیجا تھا اور آپ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے commit کیا تھا کیا آپ نے اس کے خلاف کوئی انکوائری کی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے اسمبلی کی طرف سے جو لیٹر آیا تھا میں نے وہ سیکرٹری صاحب کو forward کر دیا تھا کہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے تو یہاں پر اس کی detail بتا دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس وقت تو یہ جواب نہیں دیا گیا تھا کہ یہ والڈ سٹی ہے۔ جب جواب دیا گیا تھا اس وقت یہ بتایا گیا تھا کہ کارروائی کی جائے گی لیکن آج بتایا جا رہا ہے کہ وہ والڈ سٹی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس وقت اس ایریا پر دونوں ڈیپارٹمنٹ کا dispute تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ چیک کر کے اگلے وقفہ سوالات میں بتائیں گے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے، اس پر سیکرٹری صاحب نے کیا action لیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی پارلیمانی سیکرٹری نے یہی کہا کہ تجاوزات کے خلاف action لیا گیا ہے۔ انہوں نے شالامار ٹاؤن کے ٹی ایم اے کو instructions دیں تو ٹی ایم اے کے پورے سٹاف نے تمام تجاوزات کرنے والوں کو میرے گھر کے دروازے پر لا کر کھڑا کر دیا کہ کسی طرح ان سے معافی لے لو۔ یہ کیسی instructions جاتی ہیں، ٹی ایم اے کیسا کام کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! instructions تو گئی ہیں کہ وہ آپ کے دروازے پر آ گئے تھے۔ آپ اس بات کو تو مانیں کہ instructions گئی تھیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ٹی ایم اے کو ایسی instructions جاتی ہیں۔ ٹی ایم اے خود تجاوزات کا کام کراتا ہے، وہ action نہیں لیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کروانے کی تفصیلات

*705: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ میں کونسا بلدیاتی نظام تجویز کیا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کب تک پنجاب میں بلدیاتی انتخاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) یہ انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہوں گے یا غیر جماعتی بنیادوں پر، ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) نئے بلدیاتی نظام کا مسودہ ایوان سے منظوری کے بعد official gazette میں شائع کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ قانون The Punjab Local Government Act 2013 مورخہ 13-09-2013 سے نافذ العمل ہو چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپریم کورٹ آف پاکستان و الیکشن کمیشن آف پاکستان کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں مناسب ترامیم کی گئی ہیں اب حلقہ بندیوں کا اختیار الیکشن کمیشن آف پاکستان کو تفویض کر دیا گیا ہے الیکشن کمیشن بعد از حلقہ بندیاں صوبہ پنجاب میں الیکشن کا انعقاد کرے گا۔

(ج) مذکورہ بالا قانون کے تحت بلدیاتی انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے جز(ب) کے حوالے سے عرض کرنا ہے کہ سپریم کورٹ کی instructions پر لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر ہم نے یہاں اسمبلی سے ترمیم بھی پاس کی جس کے تحت حلقہ بندیوں کا اختیار الیکشن کمیشن کو تفویض ہو گیا ہے۔ اس محکمے اور لوکل الیکشن کمیشن نے مل کر اس

کوfollow کرنا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کب تک حلقہ بندیوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس حوالے سے محکمے کا کیاupdate ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے الیکشن کمیشن کے ساتھ مکمل معاونت کی ہے اور ان کو delimitation کے حوالے سے تمام ریکارڈ، ڈیٹا اور دوسری ضروریات مہیا کر دی گئی ہیں۔ اب الیکشن کمیشن نے حلقہ بندیوں کا فیصلہ کرنا اور الیکشن شیڈول کا اعلان کرنا ہے۔ میں on the floor of the House پہلے بھی بیان دے چکا ہوں کہ اگر الیکشن کمیشن کل شیڈول announce کر دیتا ہے تو حکومت 30 دن کے اندر اندر الیکشن کروانے کی پوزیشن میں ہے اور ہم 30 دن میں الیکشن کروا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ تفصیلی جواب آ گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پہلے بھی اس حوالے سے ایک point raise کر چکا ہوں کہ ہم نے 2013 میں لوکل باڈیز کے حوالے سے جو Act پاس کیا تھا وہ گزٹ میں بھی شائع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک ٹی ایم ایز اور ضلعی حکومتیں کام کر رہی ہیں۔ ہم نے اس Act کے حوالے سے نظام بنایا تھا کہ اب میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن کام کریں گی لیکن بیوروکریسی نے ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہونے دیا۔ پنجاب حکومت کے تحت جو ٹی ایم ایز کام کر رہی ہیں ان کی کوئی active participation نہیں ہے۔ میں یہ کی مثال دیتا ہوں کہ ہفتہ پہلے کوٹ سلطان میں ایک بچہ جوہڑ میں ڈوب کر جاں بحق ہو گیا۔ اسی طرح میں ایک سال سے point out کر رہا ہوں کہ ٹی ایم اے یہ اتنی نااہل ہے کہ یہ شہر کے وسط میں ریلوے روڈ پر پچھلے سال سے ایک جوہڑ بنا ہوا ہے۔ اب پھر ڈینگی مچھر کا سیزن آنے والا ہے لیکن اس جوہڑ کو ختم کرنے کا انہوں نے کوئی انتظام نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سردار شہاب الدین خان کی بات پر ایکشن لیں۔ وہ بتا رہے ہیں کہ لیّہ میں ایک بچے کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ سردار صاحب سے تفصیل لیں اور اس حوالے سے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کریں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 707 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: ٹی ایم اے کی عمارت کی خستہ حالی و دیگر تفصیلات

*707: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے بہاولپور کی عمارت کو باضابطہ طور پر خطرناک قرار دے دیا گیا ہے، اس کو کب رہائش و دفتری امور کے لئے خستہ حال اور خطرناک قرار دیا گیا؟

(ب) حکومت کب تک اس کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کے دفتر کی عمارت قیام پاکستان سے قبل کی تعمیر شدہ ہے اس کی حالت بہت خستہ اور بوسیدہ ہو چکی ہے۔ اس عمارت کی اندرونی دیواریں کچی و پکی تعمیر شدہ ہیں۔ متعدد بار چھتوں کی مرمت کا کام کروایا گیا ہے۔ بارشوں کے موسم میں بارش کا پانی دیواروں کو نقصان پہنچاتا ہے تاحال باضابطہ طور پر اس عمارت کو خطرناک قرار نہ دیا گیا ہے۔

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کے پاس جدید عمارت تعمیر کرنے کے لئے فنڈز نہ ہیں اگرچہ عمارت بہت خستہ حالت میں ہے مگر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کی مالی پوزیشن بہت کمزور ہے نئی عمارت کی تعمیر کے لئے تقریباً 23 کروڑ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر ہونے پر اس خستہ حال عمارت کو منہدم کر کے جدید تعمیر عمل میں لائی جا سکے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال نمبر 705 کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اب تو ہم اگلے سوال کو take up کر چکے ہیں۔ اب آپ ضمنی سوال تو نہیں کر سکتے لیکن ویسے بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں ضمنی سوال نہیں کرتا۔ میں اس ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات take up ہو رہے ہیں

لیکن اس وقت سیکرٹری لوکل گورنمنٹ گیلری میں موجود نہیں ہیں۔Look at the attitude of the bureaucracy.

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

CH. TAHIR AHMED SINDHU(Advocate): Mr Speaker! I take my words back. I am sorry.

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نئے آئے ہیں اس لئے آپ ان کو پہچان نہیں سکے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کی عمارت مخدوش حالت میں ہے اور اسے باقاعدہ طور پر خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔اسی طرح جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا23 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے لیکن ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر نہیں ہے اور جب ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی تو پھر اس عمارت کی تعمیر عمل میں لائی جا سکتی ہے۔مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ اگر یہ عمارت working hours کے اندر گرتی ہے اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ کوئی موت واقع ہو جاتی ہے تو پھر حکومت ان کی امداد کے لئے دو یا پانچ لاکھ روپے کا اعلان ضرور کرے گی لیکن اس عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ماشاءاللہ ہماری حکومت بہت سمجھدار ہے، یہ بہت سارے funds block allocation میں رکھ لیتی ہے، اپنی مرضی سے منصوبے بناتی ہے اور ان پر یہ رقم خرچ کرتی ہے۔مجھے پارلیمانی سیکرٹری اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں ٹی ایم اے کی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جس حوالے سے ابھی نشاندہی فرمائی ہے واقعی ٹی ایم اے کی یہ عمارت بہت پرانی ہے۔یہ عمارت خستہ حال ہے اور شاید پاکستان بننے سے پہلے کی تعمیر شدہ ہے لیکن کسی بھی عمارت کو dangerous declare متعلقہ ڈی سی او کرتے ہیں۔اس حوالے سے ڈی سی او نے ایک کمیٹی بنا دی ہے، کمیٹی کی proceedings ہو رہی ہیں اور جیسے ہی کمیٹی اس عمارت کو dangerous declare کرے گی اس کے فوراً بعد اس عمارت کو نئے سرے سے بنانے کے لئے estimate تیار کیا جائے گا۔ حکومت اس عمارت کا متبادل فراہم کرے گی۔میں ڈاکٹر صاحب کو ڈی سی او کا خط دے سکتا ہوں جس میں انہوں نے اس عمارت کو dangerous declare کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تیاری کے ساتھ بیٹھے ہیں اور اچھے جوابات دے رہے ہیں۔ دیکھیں، اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ " نئی عمارت کی تعمیر کے لئے تقریباً 23 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے "یعنی انہوں نے اس حوالے سے estimate تو تیار کر لیا ہے اور اس بات کو تسلیم بھی کیا ہے کہ اس عمارت کی حالت مخدوش ہے۔ میں صرف یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ اس proceedings کو اگلے دو تین ماہ کے اندر مکمل کیا جائے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے کیونکہ اس مخدوش عمارت سے انسانی جانوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس عمارت کا estimate TMA نے خود لگایا ہے۔ ڈی سی او صاحب نے محکمہ بلڈنگ کو لکھا ہے کہ اس عمارت کو چیک کر کے رپورٹ پیش کریں کہ آیا یہ عمارت dangerous ہے، اس عمارت کا کتنا حصہ dangerous ہے یا پھر ساری عمارت ہی dangerous ہے اور اس کو نئے سرے سے بنانے پر کتنی لاگت آئے گی؟ صوبائی محکمہ بلڈنگ اس کا جو estimate تیار کرے گا اس کے مطابق آگے proceed کیا جائے گا۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ انفرادی طور پر براہ راست اس عمارت کے لئے بجٹ فراہم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرا سکتا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے local level پر ڈی سی او کو جو فنڈز جاتے ہیں اس میں سے اس عمارت کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس حوالے سے آپ بھی ان کو ہدایات جاری کریں کہ اس معاملے کو seriously take up کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، بہتر ہے۔ ان کو ہدایات جاری کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ ٹی ایم اے کی مالی حالت خستہ ہے۔ میں اس حوالے سے معاونت کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ ٹی ایم اے بہاولپور کے پاس اچھی خاصی کمرشل جگہیں موجود ہیں لیکن وہاں فیصلہ کرنے کا فقدان ہے، وہ فیصلہ نہیں کر پاتے اور ڈرتے ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ان کو ایسی جگہوں کی نشاندہی کر دیتا ہوں۔ یہ وہاں پر کمرشل پلازے بنا دیں گے تو ٹی ایم اے

کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔ محکمہ کی ملی بھگت سے لوگ ان جگہوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اس طرح قیمتی پراپرٹی ضائع ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ساتھ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 729 پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: پی پی۔166 کے ترقیاتی کاموں کے لئے جاری کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

***1194: جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے سال 12-2011 تا 13-2012 میں پی پی۔166 شیخوپورہ کے لئے کتنا فنڈ کس کس کام کے لئے جاری کیا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا مذکورہ حلقہ کی بنیادی ضروریات گلیوں کا سولنگ، پختہ نالیاں اور پلیاں وغیرہ کے لئے کوئی فنڈز جاری کیا گیا ہے تو کتنا کس کس مد میں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 12-2011 تا 13-2012 میں مذکورہ حلقہ کی ترقی کے لئے حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت نے کوئی توجہ نہ دی، جس کی وجہ سے مذکورہ حلقہ کی گلیاں، نالیاں اور پُلیاں جوں کی توں ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت مذکورہ حلقہ کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس کی گلیاں، نالیاں پختہ کرنے اور پلیاں تعمیر کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
(الف) اس حلقہ میں حکومت پنجاب نے سال 12۔2011 میں 75 لاکھ روپے اور ضلعی حکومت نے 6 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپے اور مالی سال 13۔2012 میں حکومت پنجاب نے 25 لاکھ روپے اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے ایک کروڑ 24 لاکھ 64 ہزار روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) سال 12۔2011 میں ٹی ایم اے شیخوپورہ نے ایک کروڑ 11 لاکھ 32 ہزار روپے اور 13۔2012 میں دو کروڑ 77 لاکھ 46 ہزار روپے گلیوں کی سولنگ، پختہ نالیاں اور پلیاں وغیرہ پر خرچ کئے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) درست نہ ہے حکومت پنجاب نے سال 12۔2011 مالی سال 13۔2012 میں مذکورہ حلقہ میں ترقیاتی کام کرائے ہیں جن کی تفصیلات تتمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال 14۔2013 میں ایک کروڑ روپے اور ضلعی حکومت نے ایک کروڑ 20 لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت نے سال 13-2012 میں 6 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپے پی پی۔166 میں لگائے ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ ان کو پیسے نہیں ملے یا پھر حلقہ اتنا اچھا بن گیا ہے کہ وہاں پر کسی ترقیاتی کام کی ضرورت ہی نہیں رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! معزز ممبر مکمل جواب پڑھیں۔ ضلعی حکومت نے صرف 6 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپے نہیں لگائے بلکہ اس سے اگلے مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب کی طرف سے تقریباً 25 لاکھ روپے کی گرانٹ آئی اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے اس سال پھر ایک کروڑ 24 لاکھ 64 ہزار روپے کے وہاں پر ترقیاتی کام کئے ہیں۔ اسی طرح سال 14-2013 کے لئے مزید ایک کروڑ روپے اس حلقے کے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف کو جواب پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس حلقہ میں حکومت پنجاب نے سال 12-2011 میں 75 لاکھ روپیہ اور ضلعی حکومت نے 6 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپیہ اور مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب نے 25 لاکھ روپیہ اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے ایک کروڑ 24 لاکھ 64 ہزار روپیہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ سال 12-2011 میں ٹی ایم اے ضلع شیخوپورہ ایک کروڑ 11 لاکھ 32 ہزار روپیہ اور سال 13-2012 میں 2 کروڑ 77 لاکھ 46 ہزار روپیہ گلیوں، سولنگ اور پختہ نالیوں پر خرچ کیا گیا جن کی تفصیل بھی انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے سال 12-2011 اور سال 13-2012 میں مذکورہ ترقیاتی کام کرائے جن کی تفصیل بھی یہاں پر آ گئی ہے۔ معزز وزیر نے بات کی ہے کہ زیادہ پیسا خرچ کیا گیا ہے تو پہلے مجھے 6 کروڑ روپیہ نظر آیا اُس کے بعد تو کم ہی ہوتے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ نشاندہی کر دیں ناں! جہاں کوئی ضرورت ہو گی یہ آپ کے ساتھ cooperate کریں گے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ بیٹھ کر یہ ساری چیزیں دیکھ لیں اور اگر میرا سوال غلط ہے تو پھر مجھے بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کا سوال بالکل ٹھیک ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) کا جو جواب دیا ہے میں اس حوالہ سے ایک سوال کرنا چاہوں گا کہ ٹی ایم اے نے سال 14-2013 میں جو ترقیاتی کام کئے ہیں جس کے ابھی تک ٹھیکے داروں کو پیسے نہیں ملے اور جب میں نے پتا کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ٹی ایم اے دیوالیہ ہو گئی ہے تو کیا ٹی ایم اے shortfall میں چلی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کو ساتھ بٹھا کر اُن سے بات کریں کہ جن کاموں کے پیسے زیادہ announce کئے گئے ہیں اور کم دیئے گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ جی، اگلا

سوال نمبر 1215 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے، کورم پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی ہدایت کے مطابق خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ، علامہ محمد غیاث الدین اور میں نے چیئرنگ کراس چوک میں مظاہرین کے پاس جا کر اُن کی بات سُنی ہے۔ ایک ٹریول ایجنسی نے اُن سے عمرے کے پیسے لے کر بہت بڑا فراڈ کیا ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سارا معاملہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے نوٹس میں پہلے ہی آ چکا ہے۔ انہوں نے آر پی او گوجرانوالہ کو آرڈر جاری کر دیئے ہیں کہ اُن کے خلاف فوراً کارروائی کر کے گرفتار کیا جائے اور اگر وہ باہر بھاگ گئے ہیں تو اُنہیں انٹرپول کے ذریعے گرفتار کیا جائے۔ ہم نے اُن کی ساری باتیں سُنی ہیں اور انہیں کہا ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنالیں تو ہم وزیر اعلیٰ سے آپ کی ملاقات بھی کرائیں گے اور اس کیس کو انشاء اللہ تعالیٰ نیب میں بھی لے کر جائیں گے۔ انہوں نے اس commitment پر اپنا احتجاج ختم کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1309 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1341 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی جاوید اختر انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: کاہنہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار گلیوں اور سڑکوں کی تفصیلات

*1341: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13۔7۔4 کے مطابق کاہنہ قصور کی گلیاں کھنڈرات بن گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول والی گلی شالامار ٹاؤن، فین روڈ، شہزادہ روڈ اور اس سے ملحقہ متعدد گلیاں عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گلیوں میں گندہ پانی کئی کئی دنوں تک کھڑا رہتا ہے جس کے باعث شہریوں کا چلنا محال ہو گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقے کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے۔ کاہنہ کی چند گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تاہم ٹی ایم اے اپنے محدود وسائل سے کاہنہ میں ترقیاتی کام کروا رہی ہے۔

(ب) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، شالامار ٹاؤن کی گلیوں اور شہزادہ روڈ کی تعمیر کا کام شروع ہے۔

(ج) کاہنہ کی آبادی کافی پھیل چکی ہے۔ کاہنہ میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل پمپ کام کر رہا ہے بعض اوقات لوڈشیڈنگ کی وجہ سے نکاسی آب کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

(د) مذکورہ علاقہ میں حلقہ کے عوامی نمائندوں کی ہدایت کے مطابق کچھ ترقیاتی کام جاری ہیں اور حکومت آئندہ مالی سال 15۔2014 میں بننے والی ADP میں مزید ترقیاتی منصوبے شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا اس کے جواب میں پہلے محکمہ نے کہہ دیا کہ درست نہ ہے اور اس کے بعد محکمہ کہہ رہا ہے کہ گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اپنے محدود وسائل کے مطابق کام بھی شروع ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں کہ گلیوں کی تعمیر کے لئے کتنا فنڈ ملا ہے، یہ کام کب سے شروع ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سوال پوچھا گیا تھا کہ کاہنہ کی گلیاں کھنڈرات کا منظر پیش کرتی ہیں جبکہ اس طرح نہیں ہے بلکہ وہاں پر بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے دور میں خصوصی گرانٹ جاری کی تھی۔ ہم نے اس سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے کہ وہاں پر شہزادہ روڈ پر کام شروع ہوا ہے۔ ہم نے 30 لاکھ روپے کی لاگت سے اس کا ایک حصہ مکمل کر دیا ہے اور باقی حصہ کے لئے مزید فنڈ کے estimate کے لئے میں نے ٹاؤن کو کہہ دیا ہے۔ انشاء اللہ اس کا بقیہ حصہ نشتر ٹاؤن مکمل کر دے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں شالامار ٹاؤن کی گلیوں کا بھی ذکر ہے اس بارے میں یہ بھی بتا دیں کہ کام کب شروع ہو گا اور اس کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شالامار ٹاؤن کاہنہ کے ساتھ ملحقہ ایک نئی آبادی ہے جہاں بہت کم آبادکاری ہوئی ہے۔ اِکا دُکا گلیوں میں جہاں آبادکاری تھی وہاں پر تو ڈویلپمنٹ کر دی گئی ہے باقی سڑکوں پر کم مکان بنے ہوئے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے وہاں جیسے ہی آبادی زیادہ ہو گی تو ہم وہاں پر سڑکیں بنادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: سال13-2012 کے دوران سڑکوں کو پختہ کرنے کے لئے مختص کردہ رقم ودیگر تفصیلات

*293: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔195 ملتان میں کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے، ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کب تک متوقع ہے؟

(ج) سال13۔2012 میں اس حلقہ کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی، ان سڑکوں کے نام اور مختص رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔195 کی چار سڑکوں کی حالت مخدوش ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔ ازٹی چوک تانون چوک لمبائی1.10 کلو میٹر

2۔ سڑک شاہ رکن عالم کالونی (مختلف بلاکس) لمبائی2.00 کلو میٹر

3۔ سڑک نیو ملتان لمبائی2.5 کلو میٹر

4۔ سڑک چونگی نمبر14 تا چونگی نمبر11 (لیفٹ سائیڈ)0.4 کلو میٹر

(ب) مندرجہ بالا چار سڑکوں کی مرمت کے لئے36.00 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شہری ضلعی حکومت ملتان وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ان سڑکوں کی بحالی کا کام نہ کر سکتی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی کو لیٹر ارسال کر دیا گیا ہے۔

(ج) سال13۔2012 میں اس حلقہ کی جن سڑکات کو پختہ کیا گیا ہے ان کے نام اور مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: نالیوں، پلیوں اور سولنگ کی تعمیر و مرمت و دیگر تفصیلات

*294: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔195 ملتان سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں محکمہ کے تحت کتنی نالیوں، پلیوں اور سولنگ کا کام کروایا گیا اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) یہ کام کن کن سرکاری افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی کیا گیا ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے کتنی سولنگ، نالیاں اور پلیاں ایسی ہیں جن کا کام تکمیل کو نہیں پہنچا اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل نمبر 18 مکمل اور یونین کونسل نمبر 20، 19 اور 22 جزوی صوبائی حلقہ پی پی۔195 ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن موسیٰ پاک (شہید) ملتان کی حدود میں شامل ہیں جن کی بابت ترقیاتی کام دوران سال 12۔2011 اور 13۔2012 بذریعہ آئی اینڈ ایس برانچ ٹی ایم اے موسیٰ پاک (شہید) ملتان تمام تر ضروری کارروائی و منظوری تکمیل پائے۔ ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) افسران و اہلکاران جو کہ درج بالا ترقیاتی سکیموں کے دوران ٹی ایم اے موسیٰ پاک (شہید) ملتان میں تعینات رہے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام تر منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب: تعمیراتی ٹھیکوں کی نیلامی میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*583: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلڈنگز ضلع ننکانہ صاحب کے ایک متعلقہ افسر نے ستمبر 2012 میں 2 کروڑ 60 لاکھ 3 ہزار کے 10 تعمیراتی ٹھیکوں کی نیلامی کروانے کی بجائے ٹھیکیداروں سے مبینہ طور پر 4½ فیصد کے حساب سے لاکھوں روپے کا پول لے کر من پسند ٹھیکیداروں کو ٹھیکے تقسیم کر دیئے ہیں، جس سے حکومتی خزانے کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹھیکوں کے ٹینڈرز ٹھیکیداروں کو جاری کرنے کی بجائے ان ٹینڈروں پر دستخط کرواکر خود ہی ملی بھگت کر کے محکمہ بلڈنگ کے عملہ سے فل ریٹ پر بھر لئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹھیکوں کو چند روز قبل بھی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ننکانہ صاحب نے لاکھوں روپے پول رشوت لے کر اپنے من پسند ٹھیکیداروں میں الاٹ کر دیئے تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت کمشنر لاہور ڈویژن کو شکایت ملنے پر انہوں نے مذکورہ ٹھیکہ جات کینسل کر دیئے تھے جبکہ اب دوبارہ اسی آفیسر نے اخبارات اشتہار کے بعد انہی ٹھیکوں کو پرانے ٹھیکیداروں میں انڈر ہینڈ گیم کرتے ہوئے بانٹ دیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس کی تحقیقات ایف آئی اے یا سی ایم آئی ٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ٹینڈرز تمام ٹھیکیداروں کو جاری کئے گئے اور بعد ازاں ممبران tender opening board ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے گئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جو ریٹ ٹھیکیداروں نے درج کئے تھے وہ Permissible Limit سے زائد تھے اس لئے ٹینڈرز کینسل کئے گئے۔

(ہ) تمام ٹینڈرز شفاف طریقے سے ممبران Tender Opening Board اور ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کئے گئے اور تمام ریگولیشن کو ملحوظ خاطر رکھا گیا۔

ضلع بہاولنگر: تحصیل منچن آباد کی سڑکوں کی موجودہ صورتحال کی تفصیلات

*662: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل منچن آباد و تحصیل بہاولنگر میں گزشتہ چار سالوں میں کتنی روڈز کی مرمت ہوئی ہے اور ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) قانونی طور پر کتنی مدت کے بعد روڈ کی مرمت کی ضرورت پیش آتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل منچن آباد تحصیل بہاولنگر میں گزشتہ چار سالوں میں جن روڈز کی مرمت ہوئی ان کی حالت بہتر ہے تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) قانونی طور پر روڈ کی مرمت (resurfacing) چار سال کے بعد ہونی چاہئے۔

فیصل آباد: پی پی۔69 کی سڑکوں پر پیچ ورک کی تفصیلات

*1275: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پی پی۔69 فیصل آباد میں کس کس روڈ / سڑک پر پیچ ورک کیا گیا، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سڑک / روڈ وار بتائیں؟

(ب) پیچ ورک کس کس سرکاری ملازم کی نگرانی میں کروایا گیا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا جن سڑکوں / روڈز پر پیچ ورک ہوا اس کا موقع پر کسی آفیسر نے ملاحظہ کیا ہے اگر ہاں تو کس کس آفیسر نے موقعہ ملاحظہ کیا ہے؟

(د) کس کس سڑک / روڈ پر فرضی پیچ ورک کر کے اس کی رقم خُود رُبُرد کرنے کا انکشاف ہوا ہے اور کس کس پیچ ورک کا کام غیر معیاری اور ناقص پایا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس پیچ ورک کی تحقیقات انٹی کرپشن کے ٹیکنیکل ونگ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پی پی۔69 فیصل آباد میں کسی سڑک پر کوئی پیچ ورک کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ادائیگی کی گئی ہے البتہ ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن فیصل آباد نے سال 13۔2012 میں درج ذیل سڑکوں پر ٹی ایم اے کے ٹھیکیدار سے امام بارگاہوں کے روٹس پر پیچ ورک کروایا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i۔ منڈی کوارٹر امام بارگاہ روٹ: لمبائی 150 فٹ

ii۔ حسینیہ چوک امام بارگاہ روٹ، گراؤنڈ قریشیاں: لمبائی 50 فٹ

(ب) پیچ ورک کا کام میاں ندیم انور سابقا ٹاؤن میونسپل آفیسر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، فیصل آباد کی نگرانی میں کرایا گیا۔

(ج) پیچ ورک کا کام میاں ندیم انور سابقا ٹاؤن میونسپل آفیسر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، فیصل آباد نے ملاحظہ کیا۔

(د) کسی بھی سڑک پر تین دفعہ پیچ ورک نہ کیا گیا ہے رقم خُورد بُرد ہونے کے بارے میں کوئی شکایت دفتر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن فیصل آباد کو موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) کسی بھی سڑک پر بار بار پیچ ورک نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی ادائیگی ہوئی ہے۔

ملتان: 2008-09 اور 2009-10 کے دوران فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*295: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلعی حکومت ملتان کا سال 09۔2008 اور 10۔2009 کا کل بجٹ سال وار بتائیں، کتنی آمدن ضلع ہذا کو ان سالوں کے دوران کس کس مد میں سے ہوئی اور کتنی رقم ان سالوں کے دوران صوبائی حکومت سے وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن مدات میں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع کی یوسیز کو کس کس مد کے لئے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل یوسیز وار اور سال وار بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی حکومت ملتان کا سال 09-2008 اور 10-2009 کا کل بجٹ اور مختلف مدات میں آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	Opening Balance	گرانٹ از صوبائی حکومت	OSR (لوکل آمدن)	کل آمدن	خرچ
1	2008-09	1086.125	6190.759	145.847	7422.731	5914.341
2	2009-10	1626.227	5916.843	172.148	7715.218	6235.213

صوبائی حکومت سے موصولہ گرانٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مدات	سال 2008-09	2009-10
1	PFCایوارڈ	3820.850	4143.00
2	ٹائیڈ گرانٹ	1017.877	1403.843
3	گرانٹ2007-08	106.00	
4	ضمنی گرانٹ2009-10	600.00	
5	شیئرCDG	355.032	370.00

(ب) ان سالوں کے دوران رقم مندرجہ ذیل مدات میں خرچ کی گئی۔

نمبر شمار	مدات	سال 2008-09	2009-10
1	تنخواہ	3225.134	3662.134
2	غیر ترقیاتی اخراجات	577.021	560.086
3	ترقیاتی اخراجات	718.110	1497.327

(ج) ضلعی حکومت ملتان کو فراہم کی گئی رقم یوسیز وار اور سال وار اور مد وار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تعداد یوسی	سالانہ رقم	مد	ماہانہ رقم فی یوسی	ہیڈ آف اکاؤنٹ
1	2008-09	129	184.212	تنخواہ/غیر ترقیاتی	۔/1,19,000	یونین ایڈمنسٹریشنAO5207
2	2009-10	129	163.978	تنخواہ/غیر ترقیاتی	۔/1,05,929	یونین ایڈمنسٹریشنAO5207

ضلع ملتان کی129یوسی کو مذکورہ بالا رقم صوبائی حکومت کی طرف سے صرف تنخواہ / غیر ترقیاتی مد میں فراہم کی گئی۔ سالانہ رقم کی یوسیز وار تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پاکپتن:پی پی۔231میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبوں کی منظوری ودیگر تفصیلات

*729:پیر کاشف علی چشتی:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231ضلع پاکپتن میں لوکل گورنمنٹ کی کتنی سکیموں کی منظوری دی؟

(ب) یہ سکیمیں کب شروع کی گئیں اور ان کا تخمینہ لاگت، مدت کیا تھی؟

(ج) اس میں کتنی سکیمیں تاحال مکمل ہیں، ان سکیموں میں تاخیر کی وجہ سے کتنا مالی اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا؟

(د) کیا حکومت نے ان سکیموں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران سے باز پُرس کی، ان کی انکوائری کی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب نے پچھلے پانچ سال کے دوران حلقہ پی پی۔231 میں کسی بھی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کے تحت مذکورہ حلقہ میں کوئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

(د) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کے تحت کوئی سکیم شروع ہی نہیں کی گئی اس لئے افسران سے باز پُرس کا مسئلہ نہ ہے اور نہ ہی کسی انکوائری کی ضرورت ہے۔

ضلع پاکپتن: ملکہ ہانس کی آبادی کو واٹر سپلائی کی فراہمی و بجلی کے بل کی ادائیگی کی تفصیلات

*1368: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے قصبہ ملکہ ہانس جس کی آبادی 60 ہزار سے زائد ہے۔ وہاں واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے ٹربائن کا بجلی بل 100 روپیہ فی گھر وصول کیا جاتا رہا ہے۔ جو تقریباً 20 سے 25 لاکھ روپے کی رقم بنتی ہے اور وہ یونین کونسل کا سیکرٹری لے کر بھاگ گیا ہے؟

(ب) ضلع پاکپتن میں کن علاقہ جات میں واٹر سپلائی کا بل ٹی ایم اے ادا کرتا ہے۔ تفصیل علاقہ و قصبہ جات فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ قبولہ شریف جو ضلع پاکپتن میں ہی ہے وہاں پر ٹربائن کے بجلی کا بل ٹی ایم اے ادا کرتا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قصبہ ملکہ ہانس کی ٹربائن کا بل ٹی ایم اے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے قصبہ ملکہ ہانس کی آبادی تقریباً 30 ہزار ہے۔ یہ درست ہے کہ ماہانہ واٹر ریٹ 100 روپے مقرر ہے اور اگر 100 فیصد وصولی کی جائے تو کل رقم 20 سے 25 لاکھ روپے بنتی ہے۔ جہاں تک اس رقم کی خُورد بُرد کا تعلق ہے۔ عوامی شکایات کے پیش نظر جناب ڈی سی او پاکپتن نے متعلقہ سیکرٹری یونین کونسل تجمل حسین کے خلاف انکوائری کا حکم دیا۔ انکوائری کے مطابق سیکرٹری یونین کونسل قصور وار پایا گیا جسے چارج شیٹ کر دیا گیا اور معاملہ انٹی کرپشن ساہیوال کو ضروری کارروائی کے لئے ارسال کیا گیا ہے تاہم اس کے خلاف تجمل حسین، سیکرٹری یونین کونسل نے گورنر پنجاب کو اپیل کی ہے اور گورنر صاحب نے کمشنر ساہیوال کو hearing آفیسر مقرر کیا ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں ٹی ایم اے پاکپتن اور عارف والا مندرجہ ذیل علاقہ جات میں واٹر سپلائی کا بل ادا کرتی ہیں:

نمبر شمار	علاقہ / قصبہ	ٹی ایم اے
1	شہر عارف والا	عارف والا
2	قصبہ قبولہ	عارف والا
3	سابقہ میونسپل کمیٹی پاکپتن شریف	پاکپتن

(ج) درست ہے قصبہ قبولہ کے واٹر سپلائی کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی ٹی ایم اے عارف والا کرتی ہے۔

(د) قصبہ ملکہ ہانس ٹی ایم اے پاکپتن میں واقع ہے۔ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ٹی ایم اے پاکپتن مذکورہ قصبہ کے بجلی کا بل ادا کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں واٹر سپلائی کے پلانٹس لگانے کی تفصیلات

*1404: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کی کس کس یو سی میں واٹر سپلائی کے لئے purification پلانٹ کب سے چل رہے ہیں؟

(ب) ہر پلانٹ کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان پلانٹس کی نگرانی کے لئے کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(د) ان پلانٹ کی سالانہ دیکھ بھال کے لئے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کون کون سا کام کروایا گیا ہے؟

(ہ) اس وقت کون کون سا پلانٹ کس بناء پر کب سے بند پڑا ہوا ہے؟

(و) جن یوسیز میں یہ پلانٹ نہ ہیں ان میں کب تک یہ نصب کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔58 کی کسی بھی یونین کونسل میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی بھی purification پلانٹ نہ لگایا ہے۔

(ب) کوئی بھی پلانٹ موجود نہ ہے نہ تخمینہ لاگت بتایا جا سکتا ہے۔

(ج) کوئی پلانٹ موجود ہے اور نہ ہی کوئی عملہ کام کر رہا ہے۔

(د) کوئی پلانٹ موجود ہے نہ دیکھ بھال وغیرہ پر کوئی خرچ ہوا۔

(ہ) کوئی پلانٹ موجود نہ ہے اس لئے بند پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) کوشش ہے کہ جس جگہ ضرورت ہے جلد فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کے ذرائع آمدن و دیگر تفصیلات

*1548: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے ذرائع آمدن کون کون سے ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ٹاؤن کو کتنی کتنی آمدن کن کن مدات میں ہوئی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) متعلقہ انتظامیہ نے اپنی آمدنی کو بڑھانے کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کون کون سے مثبت اقدامات اٹھائے اور ان سے آمدن میں بتدریج کتنا کتنا اضافہ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) اگر آمدن میں اضافہ نہیں ہوا تو اس کے ذمہ داران افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران تمام مدات میں مذکورہ ٹاؤن کے کل کتنے اخراجات اور کل کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کے ذرائع آمدن درج ذیل ہیں:
UIP ٹیکس، لائسنس فیس، بس سٹینڈ فیس، ویگن سٹینڈ فیس، رکشا فیس، تانگہ، ریڑھا و ہتھ ریڑھی فیس، بلڈنگ و کنورژن فیس، مذبحہ فیس، واٹر ریٹ، سیوریج ٹیکس، لیٹرین فیس، گندہ پانی ڈسپوزل ورکس، منڈی مویشیاں و بکر منڈی فیس، کرایہ دکانات، نقل فیس وغیرہ، تاہم سال 15-2014 سے منڈی مویشیاں فیس ختم ہو گئی ہے۔

(ب) آمدنی کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) آمدن کو بڑھانے کے لئے کوئی نیا ٹیکس عائد نہ کیا گیا۔ تاہم موجودہ ٹیکسز کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ ٹیکسز میں اضافہ کی وجہ سے سالانہ آمدن میں تقریباً 10 سے 15 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔

(د) آمدن میں سالانہ 10 سے 15 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا لہذا کسی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(ہ) گزشتہ پانچ سال کی آمدن: 25,77,87,770/- روپے
گزشتہ پانچ سال کے اخراجات: 17,14,88,619/- روپے
اخراجات کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کی گلیوں و محلہ جات میں سٹریٹ لائٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1549: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ نے شہر میں کن کن محلہ جات کی کن کن گلیوں میں سٹریٹ لائٹس کی سہولت فراہم کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ریکارڈ میں پورے شہر کی گلیوں کو سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کی گئی لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کی مد میں کون کون سی اشیاء کتنی کتنی مقدار میں خریدی گئیں اور ان پر کل کتنے اخراجات آئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کو سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کے نام پر ہر ماہ لاکھوں روپے بلوں کی مد میں نکلوائے جارہے ہیں؟

(ہ) مذکورہ مد میں اخراجات کے بارے میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران آڈٹ کروایا گیا، اگر کروایا گیا تو ان سالوں کی آڈٹ رپورٹس ایوان میں پیش کریں اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جن محلہ جات و گلیوں میں سٹریٹ لائٹس کی سہولت فراہم کی ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	محلہ	گلی
1۔	محلہ اسلام	میاں غلام قادر والی، ماسٹر ریاض والی، مقبول اور وٹو والی
2۔	محلہ جنڈی	چودھری شاہد اقبال والی، آصف خان والی، رفیق انجم والی
3۔	محلہ ڈھکی	عبدالغنی رحمانی والی
4۔	محلہ صدر بازار	حاجی مشتاق خان چائے والی، جامع مسجد والی
5۔	سرکلر روڈ	کلینک ڈاکٹر حفیظ والی
6۔	شکور آباد	سکول والی
7۔	بورڈنگ ہاؤس	شیخ حاکم والی، جہانگیر زرگر والی

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں درج ذیل اشیاء خریدی گئیں:

سال	رقم	اشیاء	تعداد
2009-10	41719روپے	ٹیوب لائٹس مکمل سیٹ	125عدد
2010-11	88018روپے	سٹارٹر	50عدد
		ٹیوب راڈ	70عدد
		تار	10عدد کوائل
2011-12	67782روپے	انرجی سیور	15عدد
		تار	10عدد کوائل
		ٹیوب راڈ	70عدد

2012-13	112620روپے	انرجی سیور	15عدد
		تار	10عدد کوائل
		ٹیوب راڈ	70عدد
2013-14	266000روپے	سٹارٹر،	50عدد
		ٹیوب راڈ	50عدد
		تار	15عدد کوائل
		انرجی سیور	100عدد

(د) یہ درست نہ ہے۔ جن محلہ جات و گلیوں میں سٹریٹ لائٹس فراہم کی گئی ہیں ان کا بجلی کا کنکشن اس محلہ کے گھروں سے کیا گیا ہے تاہم میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا سٹریٹ لائٹس کے بجلی کے بل کی مد میں کوئی رقم ادا نہیں کر رہا ہے۔

(ہ) مروجہ قانون کے مطابق ٹی ایم اے کا پری آڈٹ ہوتا ہے جو کہ لوکل فنڈ آڈٹ / فنانس ڈیپارٹمنٹ کا تحصیل اکاؤنٹس آفیسر کرتا ہے لہذا ٹی ایم اے کا کوئی بھی خرچہ مذکورہ آفیسر کی کلیئرنس کے بغیر نہیں کیا جاتا۔

لاہور: ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*1599: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں یونین کونسلز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) متذکرہ یونین کونسلز میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) 13-2012 میں ان یونین کونسلز میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے، ان کی سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ یونین کونسلز میں میرٹ سے ہٹ کر بھرتی کی گئی جس سے نااہل اور کرپٹ افراد بھرتی ہو گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔144 لاہور شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں واقع یونین کونسلز کی کل تعداد 17 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔شالامار ٹاؤن	5	(36,35,34,33,18)
2۔واہگہ ٹاؤن	12	(65,62,53,52,51,50,49,42,40,39,38,37)

(ب) یونین کونسلز میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:۔

(ج) 13۔2012 میں شالامار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن کی کسی یونین کونسل میں کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔

(د) میرٹ سے ہٹ کر کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

لاہور: مویشیوں کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*1600: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن لاہور کی حدود میں 2012 سے 2013 کے دوران کتنے مویشی پکڑے اور ان کے مالکان کو کتنا جرمانہ کیا، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ ٹاؤنز کی آبادیوں میں سے مویشیوں کو آبادی سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کب تک کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن انتظامیہ نے سال 2012 تا 2013 کل 314 مویشی پکڑے جن کو مبلغ 465000/- روپے جرمانہ وصول کر کے واگزار کیا گیا اور بعد ازاں شہری حدود سے باہر منتقل کر دیئے گئے جبکہ واہگہ ٹاؤن لاہور کی حدود میں 2012 سے 2013 کے دوران کل 47 مویشی پکڑے اور ان کے مالکان کو مبلغ 1,27,000/- روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کی حدود سے مویشیوں کو مکمل طور پر شہری حدود سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن لاہور کی اکثریتی آبادی دیہی ہے جو سات یونین کونسل پر مشتمل ہے، وہاں پر حکومت نے مویشی رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے جبکہ واہگہ ٹاؤن کی باقی پانچ شہری یونین کونسلز کی آبادیوں سے مویشیوں کو باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا عملہ فوڈ سکواڈ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1656: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا عملہ فوڈ سکواڈ کتنے افراد / ملازمین پر مشتمل ہے ان کے نام اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) اس عملہ نے یکم جون2011 سے آج تک لاہور شہر کی حدود میں کن کن دکانداروں اور دیگر افراد / فرموں / کمپنیوں کے چالان کس کس بناء پر کئے ہیں؟

(د) ان چالانوں سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس وقت کتنے چالان زیر التواء ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا عملہ فوڈ سکواڈ دس افراد پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد ایوب چودھری	ڈسٹرکٹ آفیسر فوڈ	17
2	عامر منیر ملک	چیف فوڈ انسپکٹر	11
3	محمد کامران بٹ	فوڈ انسپکٹر	06
4	سجاد حسین وڑائچ	فوڈ انسپکٹر	06
5	محمد اقبال	فوڈ انسپکٹر	06
6	میاں حسان بن عقیل	فوڈ انسپکٹر	06
7	سلیم شہزاد	فوڈ انسپکٹر	06
8	عمران اقبال	فوڈ انسپکٹر	06
9	میاں فہد وحید	فوڈ انسپکٹر	06
10	عمر اسلام	فوڈ انسپکٹر	06

(ب) عملہ کے پاس صرف ایک سرکاری HILUX سنگل کیبن ڈالہ ہے جس کا نمبر LXC-3109 ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے2012 سے آج تک ہوٹل، بیکری ، شادی ہالزو دیگر کو مبلغ 13,853,100/- روپے جرمانہ کیا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان چالانوں سے حکومت کے خزانے میں مبلغ ایک کروڑ 70 لاکھ روپے جمع ہوئے جبکہ 7124 مقدمات زیر التواء ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میانوالی: ڈسٹرکٹ پبلک سکول کے اجراء کی تفصیلات

*1679: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ڈویژنل پبلک سکول زیر نگرانی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میانوالی میں ڈویژنل پبلک سکول کا اجراء نہیں ہوا حالانکہ سابق ڈی سی او نے اس سکول کے لئے سی او (زنانہ) میانوالی کی بلڈنگ کو مختص کر کے ڈویژنل پبلک سکول کا بورڈ بھی آویزاں کر دیا تھا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب ڈویژنل پبلک سکول میانوالی کے اجراء کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے البتہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر متعلقہ کمشنر کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

(ب) میانوالی میں ڈسٹرکٹ پبلک سکول کے لئے کبھی بھی منظوری نہ دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال کوئی تجویز یا اقدامات ڈسٹرکٹ پبلک سکول میانوالی بنانے کے لئے نہ اٹھائے گئے ہیں۔

لاہور: گلشن راوی و دیگر علاقوں میں قبرستانوں کے لئے جگہ مختص کرنے کی تفصیلات

*1720: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ بیس/پچیس سال قبل گلشن راوی، پل شیرا کوٹ اور دربار شیرا کوٹ بند روڈ لاہور میں مختصر جگہ پر مشتمل قبرستان موجود تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا قبرستان کو گلشن راوی، نیو شالامار ٹاؤن، غنی کالونی، نگینہ کالونی، شیرا کوٹ لاہور وغیرہ آبادیوں نے مکینوں کے عرصہ بیس پچیس سال سے تدفین/استعمال کی وجہ سے یہ قبرستان بھر چکے ہیں اور اب مزید تدفین کے لئے جگہ نہیں ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت درج بالا آبادیوں کے قریب مزید قبرستان کے لئے جگہ فراہم کر کے مکینوں کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن بذریعہ چٹھی نمبری7(112)DOP/LhR/2012-31209 مورخہ06-09-2012 کو ہدایت کی گئی ہے کہ ٹاؤن ہذا مذکورہ آبادیوں کے قریب ترین نئے قبرستان تعمیر کرانے کا PC-1 جمع کروائے۔ مذکورہ چٹھی کے جواب میں ٹاؤن ہذا نے نئے تعمیر کئے جانے والے قبرستانون کا PC-I مبلغ -/16,01,30,943 روپے 160.13 ملین روپے، ضرورت رقبہ برائے قبرستان یو سی۔84 بند پار ابو بکر صدیق کالونی کے لئے،43 کنال13 مرلے اور برائے یو سی۔90 بند پار شیرا کوٹ بابو صابو کے لئے 32 کنال) تیار کر کے ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو بذریعہ چٹھی نمبری1191/I&S)TO) مورخہ08-11-2012 ارسال کیا جو کہ حصول فنڈز و منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں زیر کارروائی ہے۔

نئے قبرستانوں کے لئے ٹاؤن انتظامیہ دستیابی فنڈز اور منظوری کی منتظر ہے۔ جونہی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز دستیاب ہوں گے نئے قبرستانوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی قبضہ گروپ سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*1721: **جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہاؤسنگ کالونی نمبر1 سے ملحقہ زمین موجود ہے، اس کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی مارکیٹ ویلیو کے حساب سے کتنی مالیت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خالی رقبے پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، اس میں محکمہ کے کون سے افسران و ملازمین اور قبضہ گروپ شامل ہیں۔ کیا حکومت کی طرف سے ان قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا رقبے میں ابھی تک تجاوزات ختم نہیں کی گئیں، کیا حکومت اتنی قیمتی زمین کو قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 سے ملحقہ زمین ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ملکیت ہے اس کا کل رقبہ 275 کنال 10 مرلے ہے مارکیٹ ویلیو کے حساب سے اس کی مالیت تقریباً 8 کروڑ روپے ہے۔

(ب) یہ رقبہ گورنمنٹ آف پنجاب نے لوانکم ہاؤسنگ سکیم اور کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لئے ٹی ایم اے کو دیا تھا جس پر سال 1987 میں دو کچی آبادیاں منظور ہوئیں اور باقی رقبہ کا نقشہ بنا کر اس وقت سابقا میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بذریعہ قرعہ اندازی پلاٹوں کی تقسیم کے لئے عوام الناس سے درخواستیں طلب کیں جن کے ساتھ مبلغ 100 روپے سکیورٹی اور ایک روپیہ قیمت فارم وصول کی گئی مگر گورنمنٹ آف پنجاب نے بروقت زمین ٹی ایم اے کے نام ٹرانسفر نہ کی جس کے باعث قرعہ اندازی میں تاخیر ہوئی اور پبلک نے 101 روپے کی جاری شدہ رسیدوں کو بہانہ بنا کر موقع پر انکروچمنٹ / ناجائز قبضہ جات کرتے ہوئے گھر تعمیر کئے ہوئے ہیں اور عدالت عالیہ و دیگر کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں اس میں ٹی ایم اے کا کوئی آفیسر یا ملازم ملوث نہ ہے بلکہ ناجائز تجاوزات کے سدباب کے لئے ٹی ایم اے ملازمین کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ رقبہ کے کچھ حصہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ تجاوز کرتے ہوئے گھر تعمیر کر رکھے ہیں اور رہائش پذیر ہیں مزید برآں انہوں نے مختلف عدالتوں، ہائی کورٹس، سول کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں ان کے کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ عدالت عالیہ نے پٹیشنرز کے استحقاق کے تعین کے لئے چار رکنی کمیٹی بر مشتمل ڈی سی او، ممبر پنجاب بار کونسل، صدر ڈسٹرکٹ بار ٹوبہ و ٹاؤن آفیسر پلاننگ قائم کی ہوئی ہے جس کے سپرد 164 پٹیشنرز زیر سماعت ہیں۔ جیسے ہی ان کا فیصلہ ہو گا۔ ٹی ایم اے اس فیصلہ کی روشنی میں عملدرآمد کر کے تجاوزات ختم کر دے گی اس کے علاوہ باقی رقبہ پر تجاوزات کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خان:پی پی۔241 میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کا معاملہ

*1722:خواجہ محمد نظام المحمود :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا خاص کر پی پی۔241 کے ٹرائبل ایریا میں بارشوں کی وجہ سے جو سڑکیں / روڈ اور بند ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کی بحالی و مرمت کب تک کروادی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا پی پی۔241 میں درج ذیل دو پختہ سڑکیں بارشوں کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئیں۔

1۔ چوکی والازین تا بارتھی روڈ لمبائی 47.37 کلومیٹر

2۔ ساکر موڑتا گلکی روڈ لمبائی 8 کلومیٹر

ان سڑکات کی بحالی و مرمت کا کام پراونشل ہائی وے ڈیرہ غازی خان نے مکمل کر دیا ہے۔

سیالکوٹ:پی پی۔130 کی سڑکات پر مامور بیلداروں کی تفصیلات

*1723:جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

ڈسکہ تا سمبڑیال (سیالکوٹ) روڈ، ڈسکہ تا بمبانوالہ، مترانوالی (سیالکوٹ) روڈ، ڈسکہ تا بھاڈیوالہ روڈ، ڈسکہ تا گلوٹیاں موڑ روڈ، گلوٹیاں موڑ تا گلوٹیاں گاؤں روڈ، منڈیکے سے بڈھا گورائیہ روڈ اور پی پی۔130 کی جملہ سڑکات پر کوئی بیلدار کام نہ کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔اگر کوئی بیلدار ڈیوٹی پر مامور ہیں تو وہ کہاں کام کرتے ہیں۔تفصیل سڑک وار مع نام بیلدار بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سوال میں درج کردہ سڑکات میں سے مندرجہ ذیل سڑکات پراونشیل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سیالکوٹ کے زیر کنٹرول ہیں:

1۔ ڈسکہ تا سمبڑیال روڈ تعینات لیبر میٹ محمد بوٹا۔ بیلدار 1۔ محمد اسلم 2۔ امتیاز
2۔ ڈسکہ تا گلوٹیاں موڑ روڈ یہ سڑک زیر تعمیر ہے لہذا اس پر کوئی لیبر تعینات نہ ہے۔

جبکہ بقیہ تمام سڑکات ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں جن پر مندرجہ ذیل بیلدار تعینات ہیں:

ڈسکہ تا میانوالی بنگلہ روڈ سات عدد بیلدار

محمد اقبال (میٹ)

1۔ محمد الیاس 2۔ محمد صدیق 3۔ محمد نذیر
4۔ محمد شہزاد 5۔ محمد اکرم 6۔ محمد نواز
7۔ ذوالفقار علی

سیو کی تا پنج گرائیاں روڈ 3 عدد بیلدار

1۔ افضل خان 2۔ محمد اکبر 3۔ محمد وقاص

۳۔ سمبڑیال تا کھٹیالہ روڈ 2 بیلدار

1۔ عظمت شاہ 2۔ فیصل بٹ

سیالکوٹ: معراج چوک سے چونگی نمبر 8 ڈسکہ روڈ کو تعمیر کرنے کا معاملہ

*1724: **جناب محمد آصف باجوہ** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ سمبڑیال روڈ ڈسکہ سٹی ڈسکہ کی ایک بڑی سنٹرل درمیانی سڑک ہے، جو کہ معراج چوک ڈسکہ سے چونگی نمبر 8 ڈسکہ تک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) ٹی ایم اے کب تک اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ڈسکہ نے اس سال کی ADP منظور کر کے ٹینڈر کر لئے ہوئے ہیں مزید فنڈ دستیاب نہ ہیں اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ مبلغ 5 کروڑ روپے مرتب کیا گیا ہے اور آئندہ مالی سال میں اس کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے تاہم منصوبہ کی لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے سڑک کی تعمیر و مرمت phases میں کی جائے گی۔

سیالکوٹ:ڈسکہ شہر میں صفائی کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1758:مہر خالد محمود سرگانہ :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صفائی کانظام انتہائی بدتر ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کے لوگوں نے متعدد بار شکایات ٹی ایم اے ڈسکہ میں کروائیں لیکن تاحال کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صفائی کا اکثر عملہ افسران بالا کے گھروں میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور باقی عملہ صفائی غائب رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی کے لئے کوئی خصوصی احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے کسی جگہ بھی گندگی کے ڈھیر نہ ہیں کوڑا کرکٹ فلتھ ڈپو پر جمع ہوتا ہے اور وہاں سے روزانہ کی بنیاد پر اٹھایا جاتا ہے۔

(ب) ٹی ایم اے کے پاس کوئی ایسی تحریری شکایت نہ ہے۔البتہ اگر کوئی ایسی شکایت آجائے تو اس کا فوراً سدباب کیا جاتا ہے۔

(ج) عملہ صفائی کی حاضری 100 فیصد ہوتی ہے اور عملہ مکمل فرائض سرانجام دیتا ہے ایسا کوئی عملہ نہ ہے جو کہ افسران بالا کے گھروں میں کام کرتا ہو۔

(د) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت شہر کی صفائی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے لازمی فرائض میں شامل ہے جس کو وہ باخوبی سرانجام دے رہی ہے اور اس بارے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

لاہور:بدر کالونی بادامی باغ کی گلیوں میں گندگی کے ڈھیر و دیگر تفصیلات

*1759:ڈاکٹر مراد راس:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بدر کالونی بادامی باغ لاہور کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کو متعدد بار شکایات بھی کیں لیکن تاحال اس پر کوئی کارروائی نہ کی گئی اور صورتحال جوں کی توں ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کالونی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ علاقہ بدر کالونی بادامی باغ کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ صفائی کا مسئلہ محکمہ LWMC کے متعلقہ ہے لہذا متعلقہ محکمہ کو ارسال کیا جائے۔

(ب) کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال 15-2014 میں PFC کی طرف سے گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ فنڈز ملنے پر تعمیر و مرمت کا کام کروا دیا جائے گا۔

لاہور: بدر کالونی پارک میں صفائی کرنے کی تفصیلات

*1760: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بدر کالونی بادامی باغ لاہور میں ایک پارک ہے جسے جنازگاہ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے وہاں پر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔اس میں متعلقہ انتظامیہ کے اہلکار صفائی نہیں کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں سرکاری پانی بھی میسر نہ ہے۔حکومت کالونی میں ایک عدد ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کالونی کے رہائشیوں و گردونواح کے علاقے کو بھی پانی میسر آسکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ پارک بدر کالونی کے رہائشیوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا ہے جو کہ پرائیویٹ ہے۔ پارک کے باہر صفائی کی ذمہ داری LWMC کے پاس ہے جبکہ پارک کی صفائی کا ذمہ پارک

بنانے والی کمیٹی کا ہے۔ پارک کے باہر لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ورکرز تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بدر کالونی بادامی باغ لاہور میں پینے کے صاف پانی کی لائنیں بچھی ہوئی ہیں اور بدر کالونی کے مکینوں کو قریبی ٹیوب ویل (قذافی کالونی ٹیوب ویل) سے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ اگرچہ موسم گرما میں بجلی کی لوڈشیڈنگ زیادہ ہونے کی بناء پر فراہمی آب میں کمی رہی ہے تاہم اب نارمل پریشر سے پانی میسر ہے۔ فی الحال مذکورہ کالونی میں کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ضلع نارووال: اہل دیہہ کے مفاد عامہ کے لئے بنائے گئے جوہڑ کی بندش کی تفصیلات

*1761: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کوٹلی نوانیاں ضلع نارووال میں اہل دیہہ کے مفاد عامہ کے لئے جوہڑ (چھپڑ) بنایا گیا تھا جس میں مذکورہ موضع کے گھروں کا استعمال شدہ پانی ڈالا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جوہڑ (چھپڑ) پر علاقے کے چند بااثر افراد نے قبضہ کر کے بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے گھروں کا پانی ان کے صحنوں اور گلیوں میں کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے ٹی ایم اے نارووال کو تحریری شکایات بھی کیں لیکن تاحال کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی خصوصی احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ موقع پر چھپڑ موجود ہے جو کہ صوبائی گورنمنٹ کی ملکیت ہے اور آبادی دیہہ کے استعمال میں ہے۔ جوہڑ کے رقبہ کی نشاندہی کے بعد ہی ناجائز تجاوز کا تعین کیا جاسکے گا۔

(ج) درست ہے۔افتخار احمد ولد محمد علی سکنہ کوٹلی نوانیاں نے اس بابت ایک درخواست گزاری چونکہ مذکورہ چھپڑ کا رقبہ صوبائی گورنمنٹ کی ملکیت ہے لہذااس کی درخواست برائے ضروری کارروائی جناب اسسٹنٹ کمشنر نارووال کو بذریعہ چٹھی نمبری TMA/NWL/2001 مورخہ 2013۔09۔21 بھجوادی گئی۔

(د) ٹی ایم اے نارووال سے متعلقہ نہ ہے۔البتہ ٹی ایم اے نارووال حکومتی ہدایات پر عمل کرنے کی پابند ہو گی۔

جھنگ:لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری ودیگر تفصیلات

*1776:مہر خالد محمود سرگانہ :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے،اس کی وجوہات،یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اوران کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اور اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو۔اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں پی پی۔79 میں کوئی ایسا منصوبہ شروع نہیں ہوا جس کی منظوری پی اینڈ ڈی سے درکار ہو۔

(ب) چونکہ کوئی منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی منظوری سے شروع ہی نہیں ہوااس لئے اس کے بروقت مکمل نہ ہونے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

(د) مستقبل میں اگر کوئی ایسا منصوبہ شروع ہوا اور تاخیر کا شکار ہوتا ہے تو ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جہلم شہر: ٹیوب ویلز کی مرمت کے اخراجات و دیگر تفصیلات

*1846: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر میں کتنے ٹیوب ویلز برائے فراہمی آب کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کس کس ٹیوب ویل کو لوڈشیڈنگ کی بناء پر جنریٹر پر چلایا گیا؟

(د) ان ٹیوب ویلوں کے جنریٹر کے لئے کتنا تیل روزانہ کی بنیاد پر فراہم کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جہلم شہر میں کل 26 عدد ٹیوب ویلز برائے فراہمی آب نصب ہیں جن کا محل وقوع درج ذیل ہے۔

ضمیر جعفری سٹیڈیم، نزد ڈاکخانہ تحصیل روڈ، سلیمان پارس نزد ضلع کونسل ہال نزد ڈاکخانہ بلال ٹاؤن جہلم نزد شیشہ گراؤنڈ، سلاٹر ہاؤس، کشمیر کالونی، نئی آبادی مخدوم آباد نزد دربار پیر عظمت والی سرکار کالا گجراں نزد نورانی مسجد کالا گجراں، احسان روڈ کالا گجراں نزد المعراج فلور ملز کالا گجراں، جوبلی گھاٹ، محلہ پیر اغیب نزد محفوظ سی این جی بلال ٹاؤن نزد جامع الاثریہ، شاداب روڈ نزد رمضان بازار مشین محلہ، اسلامیہ سکول نزد طلحہ مسجد نزد گورنمنٹ ہائی سکول، محلہ کریم پورہ نزد العارف ماڈل سکول نزد پاسپورٹ آفس، چک جمال روڈ کالا گجراں۔

(ب) مرمت اخراجات سال وار درج ذیل ہیں:

سال 12-2011	11 لاکھ روپے
سال 13-2012	12 لاکھ روپے

(ج) کسی ٹیوب ویل کو بھی جنریٹر پر نہ چلایا گیا۔

(د) جنریٹر استعمال نہ کیا گیا۔

ضلع نارووال:پی پی۔134 کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*1883:جناب منان خان:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔134 ضلع نارووال کی سڑکات کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان سڑکات پر کوئی کام نہیں ہوااور حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑکات مزید متاثر ہوئی ہیں؟

(ج) کیاحکومت ان سڑکات کی تعمیر ومرمت کاارادہ رکھتی ہے توکب تک،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ضلعی حکومت نارووال اپنے کامیاب وسائل کے باوجود ان سڑکات کی تعمیر ومرمت کے لئے کوشاں ہے لیکن وسائل کی کمیابی کی وجہ سے ان سڑکات کو پوری طرح مرمت نہ کر سکی۔ شکر گڑھ تاکوٹ نیناں روڈ کو جس کی لمبائی 10.50 کلومیٹر ہے کو 1 کروڑ 78لاکھ 98ہزار روپے لگاکر مرمت وبحالی کردی گئی ہے۔ایک اور سڑک عیسیٰ تامینگراہ 1.50 کلومیٹر پر 78لاکھ 37ہزار روپے لگاکر مرمت کردی گئی ہے۔اسی طرح تین سڑکوں کی معمولی نوعیت کی مرمت(Patchwork)کردی گئی ہے۔جیسے جیسے وسائل دستیاب ہوتے جائیں گے تعمیر ومرمت کاکام شروع کردیاجائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ننکانہ صاحب: چک نمبر 61/5 میں سیوریج نالیوں سے متعلقہ تفصیلات

24: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 61/5 تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کی سیوریج نالیاں ناکارہ ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کی نالیاں کافی عرصہ سے دوبارہ تعمیر نہیں کی گئیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ گاؤں میں سیوریج نالیوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں تک کوئی کام بذریعہ ٹی ایم اے ننکانہ صاحب نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) ہاں! آئندہ مالی سال 16-2015 میں ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سکیم شامل کر لی جائے گی۔

لاہور: یو سی۔84 اور یو سی۔90 میں قبرستان کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

50: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے یو سی۔84 اور یو سی۔90 لاہور میں قبرستان بنانے کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری کب دی تھی؟

(ب) منظور شدہ فنڈز میں سے اب تک کتنے فنڈز کا استعمال کیا گیا ہے؟

(ج) منظور شدہ فنڈز کو زیر التواء رکھے جانے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یو سی۔84 میں قبرستان بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے جبکہ یو سی 90 کے صرف ایک کرسچین قبرستان طلعت پارک کے فنڈز جاری کئے ہیں جو کہ -/42,43,000 روپے ہیں یہ فنڈز مورخہ 2014۔05۔16 کو جاری ہوئے تھے۔

(ب) اب تک -/6,70,000 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

(ج) فنڈز استعمال نہ ہونے کی وجہ ڈیزائن کی تبدیلی تھی مگر اب تمام فنڈز استعمال ہو چکے ہیں۔

لاہور: سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 میں سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

78: **جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور کی بیشتر گلیوں میں سٹریٹ لائٹس نصب نہیں ہیں جن کی وجہ سے رات کو ناگہانی واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ نے ٹی ایم او سمن آباد ٹاؤن کو لائٹس لگانے کے لئے سٹریٹس کے نام لکھ کر بارہا مرتبہ تحریری طور پر درخواست ارسال کی لیکن ان مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت متذکرہ بالا علاقہ میں سٹریٹ لائٹس نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ سمن آباد ٹاؤن کی یو سی۔88 مہاجر آباد گلگشت کالونی ملتان روڈ میں کل 1097 عدد لائٹ پوائنٹس نصب ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ جب بھی کوئی درخواست سٹریٹ لائٹ درست کرنے کے لئے ٹی ایم اے سمن آباد میں وصول ہوتی ہے اسے فوری طور پر ٹھیک کروا دیا جاتا ہے۔ نیز اہل علاقہ کی طرف سے ڈیمانڈ کی گئی ہے کہ یو سی۔88 میں نصب تمام سٹریٹ لائٹس کو روشن کیا جائے

جبکہ سٹریٹ لائٹس پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب کے مطابق "تین میں سے ایک روشن اور دو بند رکھنی ہیں" کو مدنظر رکھتے ہوئے سٹریٹ لائٹ کے نظام کو موقع پر وضع کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا علاقہ میں سٹریٹ لائٹس پہلے سے ہی نصب ہیں جن کو روشن رکھنے کے لئے ٹاؤن ہذا کی طرف سے الیکٹرک سٹاف بھیجا جاتا ہے جو کہ متعلقہ علاقے میں سٹریٹ لائٹس کی مرمت و بحالی کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں عملہ صفائی سے متعلقہ تفصیلات

126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں اس وقت کتنے ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران عملہ صفائی کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کب خریدی گئی تھیں؟

(د) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں، ان گاڑیوں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے مرمت / پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) مذکورہ شہر میں مزید کتنے عملہ صفائی کی ضرورت ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں اس وقت 629 ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ب) عملہ صفائی کی تنخواہوں پر سال 12-2011 میں 93.6 ملین کے اخراجات ہوئے جبکہ سال 13-2012 میں 96.7 ملین کے اخراجات ہوئے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے 29 گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں ضرورت کے مطابق سال 1984 تا 2010 کے دوران خریدی گئیں۔

(د) 28 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں جبکہ ایک گاڑی خراب ہے۔ سال 12-2011 میں پٹرول پر 33 ملین اور مرمت پر 6.5 ملین اخراجات آئے، جبکہ 13-2012 میں پٹرول پر 34 ملین اور مرمت پر 12.3 ملین اخراجات آئے۔

(ہ) ترکی کی کمپنی M/s ISTAC کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ ٹاؤن کی آبادی اور رقبے کے لحاظ سے یہاں 652 ملازمین کی ضرورت ہے جبکہ فی الوقت یہاں 629 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے عزیز بھٹی ٹاؤن میں مزید 24 ملازمین کی ضرورت ہے۔

لاہور: پارکنگ سٹینڈز میں سرکاری فیس سے متعلقہ تفصیلات

128: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹر کار کے لئے کتنے پارکنگ سٹینڈز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز میں کتنی پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار سرکاری ریٹ سے زائد پارکنگ فیس بھی وصول کرتے ہیں؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے منظور شدہ مندرجہ ذیل پارکنگ سٹینڈ ہیں:

I۔ نادرا آفس (ضرار شہید روڈ) II۔ اتوار بازار تاج پورہ

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز میں ڈی سی او لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر DO(PF)95 Dated 2-4-14 کے مطابق سائیکل سے 5 روپے، موٹر سائیکل سے 10 روپے اور کار سے 20 روپے فی چکر وصول کئے جاتے ہیں جبکہ تمام اتوار بازاروں میں سبسیڈائزڈ ریٹ پر پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے جو کہ سائیکل 2 روپے، موٹر سائیکل 5 روپے اور گاڑی 10 روپے فی چکر ہے۔

(ج) گزشتہ ایک سال سے زائد عرصہ میں لاہور پارکنگ کمپنی کو مندرجہ بالا سٹینڈز سے اوور چارجنگ کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(د) کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہذا کسی ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے۔

ضلع ڈی جی خان میں پارکنگ سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

273: محترمہ نجمہ بیگم :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں لوکل گورنمنٹ کے کل کتنے پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹھیکیدار پارکنگ سٹینڈ میں لوگوں سے مقررہ فیس سے زیادہ رقم وصول کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

1۔ ٹی ایم اے تونسہ شریف میں کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے سوائے جنرل بس سٹینڈ کے جس کی اڈا پارکنگ فیس بمطابق شیڈول وصول کی جارہی ہے۔

2۔ ٹی ایم اے ڈیرہ غازی خان نے شہر کے مختلف مقامات پر تعدادی پانچ سٹینڈز رکشا جات حسب ضابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں سٹینڈ فیس لاگو کر رکھی ہے۔

(i) جنرل سٹینڈ (ii) اولڈ بس سٹینڈ

(iii) ٹریفک چوک (iv) بلاک نمبر 9

(v) بلاک نمبر 5

3۔ ٹی ایم اے ٹرائیبل ایریا میں کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ڈیرہ غازی خان اور تونسہ کے ٹھیکیداران رکشا سٹینڈ فیس / اڈا پارکنگ فیس بمطاق شیڈول وصول کر رہے ہیں۔ مقررہ فیس سے زائد وصولی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) تحریری شکایت کی صورت میں مقررہ فیس سے زیادہ وصولی پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آج 10۔فروری 2015 کو ہونے والے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا ہے کہ اسمبلی کی ہر نشست میں حاضر ممبران کی

فہرست روزانہ کی بنیاد پر اسمبلی کی ویب سائٹ پر جاری کی جائے گی۔اس کی detail آپ کو circulate کر دی جائے گی۔یہاں پر جو ممبران حاضر ہوں گے ان کی حاضری کو ویب سائٹ پر جاری کیا جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔تنقید کرنا بڑا آسان ہوتا ہے اور اپنا فرض ادا کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔بات تو یہ ہے کہ آپ بھی آئیں اور اسمبلی میں بیٹھ کر کوئی کردار ادا کریں۔5۔فروری یوم یکجہتی کشمیر تھا۔پاکستان مسلم لیگ(ن) کا بچہ بچہ ایک ایک ممبر اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ حق خودارادیت اور یوم یکجہتی منا رہا تھا اور یہ گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ان سے بھی یہ سوال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!کن کی بات کر رہی ہیں؟بہت شکریہ

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ملک صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر!میں ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔پچھلی دفعہ جب اجلاس چل رہا تھا تو ہمارے کچھ معزز ممبران نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر سپیکر صاحب سے ruling لی جس میں یہ کہا گیا کہ جو سانحہ پشاور ہوا ہے اس کے بعد پنجاب کے اندر ہمارے سکولوں کے جو سکیورٹی کے انتظامات ہیں ان کے حوالے سے ایوان کو apprise کیا جائے۔یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایوان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر فیصلہ کیا جائے گا اور اس کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین روز پہلے کے اخبارات میں، میں نے ایک خبر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے کہ تمام سکولوں کے اندر غیر نصابی سرگرمیوں کو معطل کر دیا گیا ہے۔میں چاہوں گا کہ اس سارے معاملے میں آپ کی مداخلت ہو اور ایوان کو apprise بھی کیا جائے۔اگر ہم اس خوف کے تابع سکولوں کے اندر تمام غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی ختم کر دیں تو ہمارے بچوں اور ان کے والدین کے ذہنوں پر پہلے سے ہی جو اعصابی طور پر خوف طاری ہے اور اس کو مزید مضبوطی مل رہی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ruling دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں!اس پر سپیکر صاحبalready ruling دے چکے ہیں۔ان کا جو فیصلہ تھاوہ گورنمنٹ کو بھجوادیا گیاہے۔لاء منسٹر صاحب کل آئیں گے تو وہ اس پر آپ کو تفصیلی جواب دے دیں گے۔

ملک احمد سعید خان: بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔قاضی احمد سعید صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔جی،قاضی صاحب!آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مفاد عامہ کے سلسلہ میں، میں نے مورخہ 6۔فروری2015 کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور کو ان کے سیل نمبر0300-7484816 پر کئی بار فون کیا تو انہوں نے attend نہ کیاجبکہ مذکورہ آفیسر سے میری ذاتی شناسائی بھی ہےاور میرا سیل نمبر بھی ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر!دوسرے روز مورخہ 7۔فروری2015 کو بھی میں نے کئی بار مذکورہ آفیسر کو فون کیا مگر انہوں نے فونattend کرنا گوارا کیااور نہ ہی کوئی واپسی رابطہ کیا۔ بعدازاں مورخہ 9۔فروری کو بھی مذکورہ آفیسر نے فونattend نہ کیاتو میں نے ان کے آفس کے نمبر068-5692770 پر فون کیا۔آفس میں موجود اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مشتاق احمد کمبوہ نے فون attend کیا تو میں نے اپنا تعارف کروایااور کہا کہ اپنے آفیسر خلیل الرحمٰن سمیجہ سے بات کروائیں تو اس نے میرا فون ہولڈ کرواکر مذکورہ آفیسر کو بتایا کہ قاضی احمد سعید صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ ان کو کہہ دو کہ میں دفتر میں نہیں ہوں اور فون سننے سے انکار کر دیا۔ یہ الفاظ میں نے اپنے کانوں سے سنے تھے اور اس وقت میں خود آفس کے قریب پہنچ چکا تھا اس لئے چند منٹ کے بعد مذکورہ آفس میں پہنچ گیا،اس وقت آفس میں دونوں افسران موجود تھے۔ میں نے شکوہ کیا کہ آپ نے میرا فون نہ سن کر اچھی روایت قائم

نہیں کی۔ایک ایم پی اے اور عوامی نمائندہ کے ساتھ آپ کا رویّہ نامناسب ہے تو عوام کے ساتھ آپ کا رویّہ کیسا ہوگا؟ میری اس بات پر دونوں افسران سیخ پا ہو گئے اور نامناسب باتیں کرنے لگے۔ مذکورہ افسران کا فون سننے سے انکار کرنے اور ہتک آمیز رویّہ اپنانے سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ تحریک آج ہی پڑھی گئی ہے اس لئے چند دن تک کے لئے اسے ملتوی کر لیں جواب منگوالیں گے۔اگر مطمئن نہیں ہوں گے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ایک مہینے میں ایوان میں پیش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب!آپ بتائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!انہوں نے بڑے شوق سے میری تحریک کو reject کر دیا ہے یہ کہہ کر کہ یہ rules کے مطابق نہیں ہے۔اگر kindly یہ Rules of Procedure کھول کر پڑھ لیں اور مجھے بتادیں۔وہ کہتا ہے کہ:

83(a) it shall raise an issue of urgent public importance;

میں نے جو تحریک یہاں پر جمع کرائی تھی وہ یہ بتاتی ہے کہ تحصیلدار کمالیہ نے 120 کے قریب گھروں کو گرادیا اور وہاں رہنے والوں کو بے گھر کر دیا۔ایک ہزار سے زیادہ لوگ، چھوٹے بچے اور کئی بزرگ جن کے پاس حقوق ملکیت ہیں اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی ہیں جن پر وزیراعلیٰ پنجاب کی تصویر بھی لگی ہوئی ہے۔1993 سے ان گھروں پر واپڈا کے میٹر لگے ہوئے ہیں۔ان کے گھر وہاں پر گرائے گئے ہیں۔وہ لوگ بے سروسامان سڑک کے کنارے احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ مسئلہ حکومت کا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!دیکھیں،یہ تو آپ نے پڑھ لیا ہے اور اب Rule 49b, Speaker to decide admissibility of questions یہ بھی ذرا آپ پڑھ لیں کیونکہ یہ سپیکر کا اختیار ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!یہ letter آپ کی طرف سے ہی آیا ہے یا پھر آپ کہہ دیں کہ یہ discretionary powers سپریم کورٹ کے آرڈر کے تحت exist نہیں کرتی ہیں اور اگر کہیں بھی discretionary powers use ہو رہی ہیں تو مجھے لکھ کر بتاتے کہ یہاں پر discretionary power کے تحت میری تحریک کو take up نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ جس کو مناسب سمجھے گا وہ ایوان میں take up کرے یہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے لہذا اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی۔بہت شکریہ۔آپ ایک کام کریں آپ میرے چیمبر میں آ جائیں اسی پر discuss کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!ہر مسئلہ چیمبر میں آ جائیں چیمبر کے معاملے کے چکر میں میری تحریک استحقاق نمبر 12 آج تک یہاں پر دبی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! سپیکر صاحب نے اس پر decide کرنا ہے یہ میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔آپ میرے پاس آ جائیں اس کو میں اور آپ بیٹھ کر decide کر لیتے ہیں اور اگر اس کو take up کرنا ہو گا تو ایوان میں بھی لے کر آ جائیں گے۔آپ میرے پاس آئیں تو سہی۔آپ میرے پاس آ جائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!اس وقت بہت اہم مسئلہ جو کہ تمام قوم دیکھ رہی ہے کہ اڑھائی سو اشیاء پر اسمبلی سے بالاتر ہو کر مرکز میں ٹیکس لگایا گیا ہے۔پٹرول کی عالمی سطح پر جو قیمتیں کم ہوئی ہیں اس کی وجہ سے پٹرول کی قیمت کم ہوئی ہے اور انہوں نے relief دیا ہے اس میں گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل اور کوئی role نہیں ہے۔مزید اڑھائی سو اشیاء پر اسمبلی سے بالا بالا ہو کر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں پٹرول کی بات کر رہی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ پٹرول کا معاملہ نہیں ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔آپ اس پر کوئی قرارداد یا کوئی تحریک لے کر آئیں تو پھر اس کو ہم take up کرتے ہیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وحید صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس وقت لاہور کے مختلف تھانوں کے اندر لوگوں کو بُلا بُلا کر ان کے detention order جاری کر کے ان کو جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے حالانکہ جن مسئلوں میں ان کو بُلایا جا رہا ہے وہ دونوں پارٹیوں کے settled issue ہیں لیکن کوئی پرانی لسٹیں نکال کر اور ان کے نام ڈال کر ان کو جیلوں کے اندر بند کیا جا رہا ہے تو براہ مہربانی اس پر کوئی ruling دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وحید صاحب! کل لاء منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں گے تو پھر آپ کل بات کریں وہ اس کا جواب دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1175/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ move ہو چکی ہے اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لوں اس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014 کی شق 13(B) باب نمبر 4 کی رُو سے نجی سکولوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ 10 فیصد مستحق غریب بچوں کو مفت تعلیم دیں گے جس پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ تازہ ترین حاصل کردہ اعداد و شمار کی رپورٹ لف ہے جس کے مطابق صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کے 25 ہزار 2 سو 36 سکولوں میں رواں تعلیمی سال 15-2014 کے دوران نرسری جماعت میں 20 لاکھ 32 ہزار 3 سو 78 بچوں نے داخلہ لیا اور 10 فیصد مفت تعلیم کے لحاظ سے 2 لاکھ 18 ہزار 2 سو 8 بچوں کو نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ تاہم جو نجی سکولز ایکٹ پر عملدرآمد نہ کرتے ہوئے غریب بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرنے سے انکار کریں گے شکایت موصول ہونے پر ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے لئے بھی جلد ہی قانون سازی متوقع ہے۔ بعد از منظوری مذکورہ کمیشن نجی سکولوں کے معاملات بشمول فیس، سکولوں کی درجہ بندی کی بناء پر ایک مربوط پالیسی کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ مسودہ کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے جلد ہی کابینہ کی منظوری کے بعد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیجئے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ 2 لاکھ 8 ہزار بچے 10 فیصد کے تحت سیکن ہاؤس، لرننگ الائنس میں جمع ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے تمام پرائیویٹ سکولوں کا کہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا جو مقصد ہے ایک تو پرائیویٹ سکول وہ ہے جو گھر میں ایک عورت چلا رہی ہے اور 10 بچے اس نے رکھے ہوئے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیشہ گول مول جواب

دیتے ہیں۔آپ خود بتائیں چلیں آپ ہی انصاف کر دیجئے کہ کیا پرائیویٹ سکول 10 فیصد غریب بچوں کو لے رہے ہیں؟ ایوان کے اندر ایسی بات کرنا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ایک بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چلیں میری بات سنئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اتنی محنت کرتے ہیں آپ یہ قرارداد لے کر آتے ہیں، ایک کام آپ کر لیں، میری بات سن لیں لاہور کے چار، پانچ سکول آپ select کر لیں، آپ ان کا visit کروالیں اگر ان کی بات غلط ہے تو آپ ایوان میں آکر بتادیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب کوئی معزز ممبر بول رہا ہو تو ان لوگوں کو بتائیں کہ یہ ہمارا mike بند نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں بول رہا ہوں تو اس کے بعد آپ کا mike on ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، ان کو بتائیں کہ یہ غلط بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے آپ کا mike بند نہیں کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم لوگ چار، پانچ لاکھ لوگوں کے نمائندے ہیں یہ اٹھا کر گالیاں دیتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں یہ مجھے صرف بیکن ہاؤس اور لرننگ الائنس کا بتا دیں کہ وہاں پر 10 فیصد تو کیا 10 بچوں کا ہی بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس پنجاب کے 36 اضلاع کی پوری لسٹ موجود ہے کہ ہر ضلع میں اٹک سے لے کر رحیم یار خان تک اس ضلع میں کتنے پرائیویٹ سکول ہیں، ٹوٹل ان کی تعداد کتنی ہے، 10 فیصد کے لحاظ سے کتنی تعداد بنتی ہے اور اس ضلع میں ہم نے کتنے بچوں کو کتنے فیصد داخلہ دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بحث نہیں ہو گی۔ اگر کوئی ایسی بات ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کو کہہ رہا ہوں میری بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ میری تحریک التوائے کار کو اس طرح سے bulldoze کریں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی تحریک التوائے کار کو bulldoze نہیں کر رہا ہوں۔ میں آپ سے جتنی بحث کر رہا ہوں وہ آپ کے لئے ہی کر رہا ہوں، آپ میری بات تو سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں اس اسمبلی کی بے توقیری کی وجہ یہ ہے کہ آج ہمارے ایم پی اے کا فون attend نہیں کیا جاتا اور ایک وہ وقت تھا کہ جب ہمارا اجلاس ہوتا تھا پوری طرح پتا ہوتا تھا کہ اجلاس ہو رہا ہے اور ہماری غلطیوں کو وہاں پر پوچھا جائے گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے میں ٹرالیوں پر بات کرتا ہوں اور dispose of جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ابھی ٹرالیوں نے کتنے بچے مارے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ انہیں کہیں کہ صرف 10 بچے مجھے صبح بتا دیں کہ لرننگ الائنس، سیکن ہاؤس، ایچی سن، ایل جی ایس یا کسی سکول نے مفت داخل کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات ٹھنڈے دل سے سن لیں۔ میں آپ سے اتنی بحث کر رہا ہوں حالانکہ یہ بنتا نہیں ہے لیکن میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو میں بات کر رہا ہوں یہ 2012 کے فنانس بل کا حصہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں گے۔ میں آپ کے ذمے یہ کام لگا رہا ہوں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو جواب دے دیا ہے۔ ان کے مطابق ان کا یہ جواب ٹھیک ہے۔ میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of بھی کر چکا ہوں۔ اب آپ میری ایک بات سن لیں۔ اب آپ لاہور میں رہتے ہیں ناں؟ جن سکولوں کے آپ نام لے رہے ہیں وہ چار، پانچ سکول آپ visit کروا دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو روز جاتا ہوں۔ میں تو روز ان کے والدین سے ملتا ہوں۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کے ذمے تین، چار سکول لگا دیئے ہیں کیونکہ یہ غریب بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ مجھے کوئی ایسا ایک سکول ہی دکھا دیں جہاں پر 10 فیصد بچوں کو مفت داخلہ دیا گیا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اگر آپ یہاں پر یہ بات کہہ رہے ہیں تو بالکل ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! خدا کے لئے اس اسمبلی کو اسمبلی بنائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اسی لئے تو میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم یہاں پر لوگوں کو ان کا حق دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب آپ جتنا زور سے بولیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں زور سے اس لئے بولنا پڑتا ہے کہ وہ اس کا جواب غلط دیتے ہیں اور آپ اس کو مانتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ وہ غلط جواب دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ ان سے کہیں کہ مجھے ان سکولوں کے 10 بچے ہی بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں کیسے بتا سکتا ہوں میں نے تو آپ کے ذمے لگا دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہیں وہ privilege and perk لے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کے ذمے لگا دیا ہے۔ آپ صبح visit کروالیں۔ جو بھی آپ کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ نہ کہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے ایک بات کی ہے کہ معزز ممبران سن رہے ہیں یہ 10 بچے بتا دیں۔ یکن ہاؤس، لرننگ الائنس یا ایل جی ایس نے لئے ہیں، چلیں ایجی سن تو ان کے لئے شجر ممنوعہ ہے۔ یہ بتائیں 10 بچے۔ just tell me 10 children

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس لئے ان کے ذمے لگا رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اسی لئے اس دفعہ ایک بھی تحریک التوائے کار نہیں لایا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ کیا حال ہونا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ غریب بچوں کا معاملہ ہے اسی لئے میں آپ کے ذمہ یہ کام لگا رہا ہوں کہ آپ یہ کام کر لیں۔ آپ لاہور کے پانچ سکول select کر کے ان کا visit کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے تو بتا دیا ہے اور یہ بات میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ آپ میری بات سنئے۔ میں نے یہ بات کہی ہے اور یہ اس کو ثابت کر دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر آپ Assurance motion دے دیں اس پر پھر بحث کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: اس کی کیا ضرورت ہے جبکہ میری تحریک التوائے کار موجود ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا وہ جواب دے چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میں نے objection لگایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سے agree نہیں ہوں۔ (شور وغل)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سنئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار کو bulldoze نہیں کر رہا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس تحریک التوائے کار کو bulldoze ہی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اور آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ کو یہ بھی ہدایت جاری کریں کہ متعلقہ منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب آیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر کہاں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔ وٹو صاحب! اس پر میں already Ruling دے چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں اور وہ بااختیار ہیں۔ جی، اب میاں محمد رفیق صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیا ایک ہی پارلیمانی سیکرٹری نے تمام محکموں کے جواب دینے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے دینے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس issue کو resolve ہونا چاہئے کہ اگر فاضل ممبر کوئی چیز بڑے وثوق سے کہہ رہے ہیں تو اس حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنادیں جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اور دوسرے فاضل ممبران بھی بات کر رہے ہیں اور ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی یہی بات کر رہے ہیں۔ اس پر آپ ایک کمیٹی بنادیں جو اس کو دیکھ لے اور وہ آپ کو رپورٹ پیش کر دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بات کا میں بالکل احترام کرتا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر Assurance motion دے دیں تو اس کو Assurance Committee کے سپرد کر کے شیخ صاحب کی تسلی کرادیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ بااختیار ہیں لہذا آپ کہیں کہ میں کمیٹی بناتا ہوں اور میں ثابت کروں گا کہ یہ بالکل جھوٹا جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ Assurance motion دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ضرورت ہی نہیں ہے اور آپ بااختیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ Assurance motion دے دیں اور ہم اس پر ٹائم بھی fix کر دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ معزز وزیر راجہ اشفاق سرور صاحب نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے۔ اگر معزز ایوان اسی طریقے سے چلنا ہے کہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر جوابدہ نہیں ہیں تو ہم احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں کہتا ہوں کہ وہ موجود ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے۔

پنجاب میں منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دیئے جانے سے عوام الناس میں خوف واشتعال کا پایا جانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ لیبارٹری میں صرف E.Coli بیکٹریا کے معائنہ کی سہولت موجود ہے جبکہ کیمیکل اور دوسرے بیکٹریا کے معائنہ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے معیار کے مطابق پانی کے نمونہ جات کو 24 گھنٹے کے لئے incubate کیا جاتا ہے۔ اگر اس incubation کے بعد ایک بھی E.Coli بیکٹریا نکل آئے تو ایسے پانی کے نمونے کو پینے کے لئے مضر یعنی کہ unfit قرار دیا جاتا ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں عوام کو معیاری اور آلودگی سے پاک اشیاء خورد و نوش مہیا کرنے کے لئے قوانین وضع کر رکھے ہیں جن کو Punjab Pure Food Rules 2007 کہتے ہیں۔ ان قوانین کے مطابق غیر معیاری اشیاء کو تیار کرنے اور بیچنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ان اشیاء کی تیاری کے لئے standard بھی مہیا کئے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ ذرا اپوزیشن والوں کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر محنت وانسانی وسائل، راجہ اشفاق سرور معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جو ادارہ یا فیکٹری قوانین میں دیئے گئے standard کی خلاف ورزی کرتا ہے تو حکومت کے مقرر کردہ Food Inspectors کو اختیار ہے کہ وہ ان فیکٹریوں کے خلاف قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر حسب ضابطہ کارروائی کریں۔ ضلع لاہور میں حکومت پنجاب نے فوڈ اتھارٹی قائم کر رکھی ہے جو ایسے اداروں/ فیکٹریوں یا اشیاء خورد و نوش بیچنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرتی ہے، جرمانے اور دیگر سزائیں دیتی ہے جس کے تحت مضر صحت اشیاء فروخت کرنے میں بہت حد تک کمی آئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی کیونکہ detail میں جواب آگیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ حوصلے کے ساتھ سب کی بات سنتے ہیں اور یہ آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ جب آپ بات سن رہے ہوتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ اس ایوان کو rules کے مطابق چلائیں اور آپ ماشاء اللہ بڑے احسن طریقے سے ایوان کو چلاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرنے کے بعد ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ آپ کا بطور سپیکر conduct اور ممبر کا conduct اس book کے اندر لکھ دیا گیا ہے۔ Question arose was کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اور

Mover but not a general member, mover of the adjournment motion was not satisfied with that

انہوں نے کہا کہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں تو آپ کے پاس دو اختیارات بچتے تھے کہ آپ اس ایوان سے پوچھتے کہ میں اس پر سپیشل کمیٹی constitute کر دوں بلکہ وہ question put کرنا بھی ضروری نہیں تھا the words used are very clear وہ الفاظ یہ ہیں کہ:

> The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جب اس طرح کے معاملات اسمبلی کے floor پر آتے ہیں اور وہ unattended چلے جائیں یا کسی ایسے procedure کے تابع کر دیئے جائیں جن کی requirement نہ ہو، اس پر ممبران Assurance motion لائیں تو اس سے ہم اپنے سسٹم کو demise کر رہے ہیں اور اس سے یہ ایوان اپنی افادیت کھوتا چلا جائے گا۔ جب گورنمنٹ کے منسٹر آپ سے کہہ رہے ہیں، اپوزیشن بنچوں کا resolve ہے اور ممبر بھی dissatisfied ہیں تو پھر آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں اور within the Session جواب مانگیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میری ایک بات سنیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک جواب دیا ہے جو اسی ایوان کے ممبر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں۔ وہ بڑے وثوق کے ساتھ ایک بات کر رہے ہیں تو آپ اُن کی بات کو کیسے deny کر سکتے ہیں، یہ بات مجھے بتائیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ اس پر question put کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے اس پر Ruling دی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری ایک بات سن لیں۔ انہوں نے آپ کو 36 اضلاع کی پوری detail بتا دی ہے۔ میں نے اتنا بھی کہہ دیا ہے کہ میں اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بھی ڈیوٹی نہیں لگاتا بلکہ آپ کی ذمہ داری لگاتا ہوں کیونکہ اتنی محنت کر کے آپ نے یہ تحریک جمع کروائی ہے تو آپ لاہور

کے پانچ سکول select کر کے ان کا بتا دیں کہ اگر دس فیصد کوٹا نہیں دیا جا رہا تو اس پر Assurance motion دے دیں، میں اس پر کارروائی کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب پارلیمانی سیکرٹری اور معزز ممبر کا آپس میں dispute ہو جائے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، میں اس پر Ruling دے چکا ہوں۔ اگر شیخ صاحب مجھے voting کرانے کے لئے کہتے تو میں ایوان سے voting کروالیتا۔ اس پر اب بحث ہو ہی نہیں سکتی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی constitute کر دیں تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے اُن سے کہہ دیا ہے کہ وہ Assurance motion دے دیں تو میں اس کو کمیٹی کو بھجوا دوں گا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر جا کر میں نے اپوزیشن کے دوستوں سے request کی کہ وہ واک آؤٹ ختم کر کے واپس تشریف لائیں۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ on the floor of the House جو باتیں کی جا رہی ہیں ان کو ایجوکیشن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ایجوکیشن address بھی کریں گے اور اُن کا انشاء اللہ notice بھی لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کا شکریہ اور اپوزیشن کے ممبران کا ایوان میں واپس آنے پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اپنی اس تحریک التوائے کار کے جواب میں ہرگز مطمئن نہیں ہوں اور آپ نے مجھے اپنی وضاحت پیش کرنے کا موقع بھی نہیں دیا۔ اگر مجھ سے آپ وضاحت نہیں لینا چاہتے تو کم از کم جو منرل واٹر کمپنیاں زہر بیچ رہی ہیں اس کے جواب میں ایک شعر ہی سن لیں۔

خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
جہاں درویشی بھی عیاری ہے اور سلطانی بھی عیاری

یہ لوگ یہ کہہ کر زہر بیچ رہے ہیں کہ پانی سے ہی ہیپاٹائٹس ہوتا ہے تو یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ ہیپاٹائٹس دیگر اسباب اور وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے لہذا ان کو روکا جانا چاہئے۔ جن منرل واٹر کمپنیوں کا

پاکستان کے standard کے مطابق پانی نہیں آیا اُن کے خلاف کیا کارروائی کی جارہی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اُن پر کیا کارروائی کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے اور اس کا بڑا تفصیلی جواب بھی دے دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ ایسے ہی ہوگا کہ جس کمپنی نے ابتدا میں یہ منرل واٹر شروع کیا تھا کہ سادہ پانی ہیپاٹائٹس پیدا کرتا ہے اس لئے زندہ رہنے کے لئے ہمارا منرل واٹر پینے لگ جاؤ۔ اب آئندہ آنے والے وقت میں یہ ہوگا کہ Nestle کمپنی والے آکسیجن کے سلنڈر بیچنا شروع کر دیں گے کہ زندہ رہنا ہے تو Nestle کمپنی کے آکسیجن سلنڈر خریدنا شروع کر دو۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہ چونکہ انٹی کرپشن کے متعلق ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں آیا لہذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں تو میں اس کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا ہے اس کا جواب انشاء اللہ آ جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگلے ہفتے میں اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ۔

(اذانِ مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: 20منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6بج کر 30منٹ پر جناب قائم مقام سپیکر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 14/1199 جناب امجد علی جاوید صاحب کا جواب دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! تحریک التوائے کار کا جواب آنے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پہلے مجھے موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا لیکن میں جو آج کے دن کے حالات ہیں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میرا سوال یہ ہے کہ ہم یہاں کر کیا رہے ہیں؟ اسمبلی کے اجلاس کا خرچہ tax payers برداشت کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک دن کی proceeding پر کتنے پیسے لگتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہی کو تو معلوم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آج لوکل گورنمنٹ کے سوال تھے، جن جن معزز ممبران کے سوال آئے ہیں ان سے آپ پوچھیں کہ کیا وہ مطمئن ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ مطمئن ہیں۔ (قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔ سردار صاحب پلیز! اگر کوئی important issue ہے تو آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری بات سنیں یہ کلاس روم نہیں ہے، یہ اسمبلی کا floor ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کے سوالات تھے وہ مطمئن ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پہلے آپ ان کی بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جو بات کہہ رہے ہیں میں نے ان کی بات سن لی ہے، سردار صاحب جن کے سوالات تھے وہ مطمئن ہیں، سردار صاحب کا کوئی سوال نہیں تھا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب کا سوال تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ علاؤالدین صاحب نے رولز کے مطابق مجھ سے رولنگ مانگی تھی اس بات کو اب آپ چھوڑ دیں، میں نے ان سے بات کر لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبر کی بات تو سنیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ نہیں، نہیں۔ سردار صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں، آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں جن کے سوالات تھے انہوں نے ضمنی سوالات بھی کئے ہیں وہ مطمئن ہوئے ہیں اور انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم مطمئن ہیں، آپ کہتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات کے جوابات سے مطمئن نہیں ہوئے، سردار صاحب نہیں، ایسا نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پلیز آپ بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

پنجاب میں میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ اور ناقص نظام کی وجہ سے طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جوابی کاپی کی تصدیق پروفیسر صاحبان سے کروائی جاتی ہے ڈیوٹی سونپنے سے قبل مارکنگ ورکشاپ کرائی جاتی ہے، اساتذہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی بنائی گئی کتب کے مطابق جوابی کاپیوں کو جانچتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب میں نے آپ کی ساری بات سنی ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبر کی بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، پوائنٹ آف آرڈر پر صرف specific بات کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بورڈ کی فیس مبلغ 700 روپے ہے، بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد یہ فیس مقرر کی جاتی ہے۔ مارکنگ کو درست بنانے کے لئے اور مزید شفاف بنانے کے لئے assurance quality coordinator مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ پروفیسر ہوتے ہیں checking random کے لئے یکسانیت پیدا کی جاتی ہے۔ تاہم جو امیدواران مارکنگ سے مطمئن نہیں ہوتے وہ مروجہ طریق کار کے مطابق rechecking کے لئے درخواست دیتے ہیں۔ ان کی کاپیوں کی پڑتال کے لئے ہر مضمون کے لئے علیحدہ علیحدہ rechecking کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو مطلوبہ جوابی کاپیوں کی تسلی سے جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اگر کسی سوال کے نمبر نہ دیئے گئے ہوں تو دوران rechecking اس کی دادرسی کر دی جاتی ہے۔ امیدواروں کی مارکنگ کے حوالے سے تسلی کرنے کے بعد ہر مضمون کے سینئر پروفیسر صاحبان موجود ہوتے ہیں۔ نظام میں بہتری لانے کے لئے تمام اساتذہ کی ٹریننگ اور ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے تاکہ صوبہ بھر میں مارکنگ کے معیار کو بہتر اور یکساں بنایا جا سکے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحبان تشریف رکھیں گے تو آپ کو کچھ سمجھ آئے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا کیا جواب آیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگوں نے جب بھی کسی issue پر بات کی ہے میں نے آپ کی بات سنی ہے۔ سردار صاحب! آپ مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مطمئن نہیں ہے، سارے مطمئن تھے، آپ کا کوئی سوال تھا؟ آپ کا تو لوکل گورنمنٹ پر کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا اس کا صحیح طرح سے جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ ضمنی سوال نہیں تھا، سردار صاحب آپ نے ایک نشاندہی کی کہ ٹی ایم اے لیہ کے اندر ایک جوہڑ ہے جس میں ایک ہفتہ پہلے ایک بچے کی death ہو گئی، یہی بات آپ نے کی تھی؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس کا بھی صحیح طرح سے جواب نہیں آیا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اب کسی اور بچے کی death ہو جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ میری بات تو سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

سردار صاحب اگر تو یہاں پر شور ہی مچانا ہے تو پھر اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اب آپ میری بات سنیں، میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ ہدایت کی ہے، سیکرٹری کی موجودگی میں یہ ہدایت کی ہے کہ سردار صاحب کو بلائیں ان کو ساتھ بٹھائیں اور ڈی سی او سے کہیں کہ وہ ٹی ایم اے کو ہدایت کریں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کا نوٹس بھی لیں، فوراً اس جوہڑ کو fill بھی کروائیں اور اس مسئلے کو حل کروائیں۔

سردار شہاب الدین خان: پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہی نہیں تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں پر موجود تھے، سردار صاحب انہوں نے آپ کی بات سنی ہے، اب آپ اس طرح سے نہ کریں۔ میں نے ان کو فوراً ہدایت کی ہے اور اگلی دفعہ ان سے جواب بھی لیا جائے گا کہ انہوں نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

وہ کہہ رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات تھے اور وہاں پر کوئی مطمئن نہیں ہے، جتنے بھی لوگوں کے یہاں پر سوالات تھے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں مطمئن نہیں ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ہمارے معزز ممبر کی بات تو سنیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ بات کریں لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ تو ماحول کو خراب کر رہے ہیں، آپ تو مجھے میاں محمد نواز شریف کے خلاف لگتے ہیں، میرے خیال میں آپ بھی ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں، آپ ان کے ہمدرد نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اب آپ مجھے پارٹی نہ بنائیں، آپ کی مہربانی ہو گی، آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ چلیں سردار صاحب! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: بہت بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تقریر نہیں ہو گی، مختصر بات کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں، تقریر والی بات نہیں ہے۔ میں یہاں تک تو elect ہو کر آ گیا ہوں، اب آگے وزیر اعلیٰ تو میں نے نہیں بننا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں نے رولز کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کون سے رولز؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو floor دیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اس چیز کا فائدہ اٹھا کر بات کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کون سے رولز؟

جناب قائم مقام سپیکر: بتائیں آپ بات کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر آج کے دن کی آپ مثال لے لیں، تیسرا سیشن ہے یہاں پر قائد حزب اختلاف نہیں ہیں، آپ سے ہم نے بات کی، سپیکر صاحب سے ہم نے بات کی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے تو ان کو لے کر نہیں آنا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ بھی اس وقت سپیکر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے کہنے پر اگر وہ آتے ہیں تو سردار صاحب! میں آپ کے ساتھ صبح ہی چلنے کے لئے تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ فوراً جواب دے دیتے ہیں، میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے آپ سے بات کی۔ میرے کہنے پر اگر وہ آتے ہیں تو میں تو چلنے کے لئے تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے آپ کو سپیکر کہا ہے اور جو بھی اس کرسی پر بیٹھتا ہے وہ سپیکر ہے۔ میری بات صرف اتنی سی ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت لیڈر آف اپوزیشن نہیں ہیں، حکومت نے اس پر کچھ نہ کچھ کرنا ہے اور یہ حکومت کا کام ہے۔ ہم جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم بھی اسی طرح سے یہاں پر منتخب ہو کر آئے ہیں جیسے دوسرے دوست آئے ہیں۔ میرا آپ سے صرف یہ سوال ہے کہ جب یہاں پر کوئی بات کی جاتی ہے، اگر تو کوئی اپنی ذات کی بات کرے تو سمجھ میں آتا ہے آپ اس کو روکیں، اگر ایک issue یہاں پر اٹھایا جاتا ہے تو کلاس روم کی طرح ان کو روکا جاتا ہے۔ میں بات صرف یہی کر رہا ہوں کہ یہاں پر ہر سوال کا جواب من مانی سے دیا جاتا ہے اور اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوتا، میں سپیکر کی بات کر رہا ہوں، جو سوال کیا جاتا ہے آپ کہتے ہیں کہ اس کو Assurance Committee میں لے کر آؤ، اگر پارلیمنٹ میں بھی پرچی بازی کرنی ہے تو مناسب بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ Rule 182 Composition and Function کے متعلق ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں پورا rule یہاں پر پڑھ دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے نہیں چاہئے، میرا صرف آپ سے سوال ہے، سپیکر سے سوال ہے کہ یہاں پر جتنے بھی مسائل اٹھائے گئے اس میں سے کسی ایک کا follow up مجھے بتا دیں، میری بات مکمل ہونے دیں، سپیکر صاحب آپ تو جب چاہیں جتنا مرضی بولیں، یہاں پر وزراء نہیں آ رہے اس وقت بھی دو وزراء بیٹھے ہوئے ہیں ان دونوں کے متعلقہ سوال ہی نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالوں کے جواب دیتے ہیں اور اس کے بعد ان کا کوئی follow up نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں پر نہیں آنا، یہ ان کی مرضی ہے ہم ان کو بلا سکتے ہیں اور نہ ہی شاید آپ بلا سکتے ہیں لیکن باقی لوگ تو آ سکتے ہیں۔ آج یہاں پر تین دفعہ کورم point out ہوا ہے، interest کی بات ہے اور یہاں پر تمام معزز ممبران عوام کے مسائل کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کون ہے جو یہاں پر دکانداری چلانے کے لئے بیٹھا ہوا ہے، آپ سے میری صرف یہ request ہے کہ ہم tax payers کا پیسا خرچ کر رہے ہیں یہاں اسمبلی چیمبر میں اجلاس ہوتا ہے وہ دو گھنٹے بیٹھے وہ چار گھنٹے بیٹھے وہ چھ گھنٹے بیٹھے اگر بیٹھے تو کچھ کرے۔ وزراء کیوں نہیں آتے وہ کدھر ہیں، وہ کس مصروفیت میں ہیں؟ عوام کے مسائل تو ہم نے بتانے ہیں، نمائندے ہم ہیں۔ اگر آپ نے جا کر وزیران قافلہ سے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا کہ میرے حلقے میں ایک لاکھ 53ہزار رجسٹرڈ ووٹرز ہیں اگر میں جیتا ہوں تو اکثریت سے جیتا ہوں۔ اصول یہ کہتا ہے کہ میں جو بات کروں گا وہ اس علاقے کی عوام کی بہتری کے لئے کروں گا۔ یہاں سارا پنجاب بیٹھا ہوا ہے، یہاں پر منسٹرز نہیں ہیں تو وہ ہیں کدھر اور وہ کس کے پاس جا رہے ہیں؟ issues ہم سے پوچھیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ بااختیار ہیں، آپ یہ کر سکتے ہیں اور یہ آپ کو کرنا چاہئے، آپ رولنگ دیں کہ تمام وزراء اجلاس میں آئیں۔ میں مان لیتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ exempted ہیں لیکن کس rule کے تحت exempted ہیں یہ مجھے نہیں پتا۔ یہ سارے کے سارے میرے بھائی ہیں، میرے بڑے ہیں، یہ صرف اور صرف اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کورم point out نہ ہو اور سرکاری بزنس کے اندر تضحیک نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب آپ بات کر چکے ہیں بہت شکریہ۔ میں نے آپ کو پورا موقع دیا ہے۔ یہاں پر راجہ صاحب موجود ہیں انہوں نے بھی آپ کی بات note کر لی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ملک احمد خان صاحب! آپ مہربانی کر دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم یہ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب کا یہ interest ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے اس کے مطابق چلانے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سردار وقاص جو بات کہہ رہے ہیں یہ consensus ہے میں گورنمنٹ پارٹی کا ممبر ہوں اور یہ میں بھی آپ سے کہہ رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

منسٹرز آئیں، کیوں نہیں آتے؟ معاملات کو حل کریں، کیوں نہیں کرتے؟ یہ پنجاب اسمبلی ہے آج آپ سپیکر ہیں میں ممبر ہوں، کل ہم ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن یہ اسمبلی یہاں ہو گی اور آج کے واقعات کل آپ کا اور میرا منہ چڑائیں گے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2001 والا تو ٹی ایم ایز کو بناتا تھا، آج 2013 کا قانون آپ اسی اسمبلی میں پاس کر چکے ہیں لیکن یہ اسمبلی سوالات اور جوابات پرانے قانون کے

تالع کر رہی ہے۔ کیا یہ مذاق نہیں ہے، کوئی ممبر کیسے مطمئن ہو گا اور یہ کہاں کا اصول ہے اور آپ اس کو scrutinize تو کریں۔TMAs do not exist in the law لیکن ٹی ایم ایز کے متعلق سوال ہیں اور ہم جواب دے رہے ہیں؟ یہ پنجاب اسمبلی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بتاتا ہوں کہ اس پر بھی بحث ہوئی ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے اس پر بھی بات کی ہے انہوں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ یہ سوال اٹھایا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میں نے آپ کی بات تحمل سے سنی ہے، آپ بھی سن لیں۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی یہاں پر موجود تھے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس پر detail کے ساتھ جواب دیا۔ اس وقت تو کسی نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی، اس وقت کسی نے ضمنی سوال پر بات نہیں کی وہ satisfy ہوئے اور اپنے سوالات کے بعد بیٹھ گئے تو اس کے بعد میں نے اسے dispose of کیا۔ اب جب ان کا وقفہ سوالات مکمل ہو گیا ہے اور وہ یہاں سے چلے گئے ہیں تو اب آپ یہ ساری بات کر رہے ہیں۔ میری عرض سنیں، لگ بھگ کوئی بیس کے قریب سوالات take up ہوئے ہیں۔ یہاں پر جتنے معزز ممبران نے بھی سوال کئے ہیں انہوں نے سب کے جواب دیئے ہیں اور سارے satisfy ہوئے ہیں کسی نے یہ نہیں کہا کہ وہ satisfy نہیں ہے۔ اب ایک چیز ہو گئی ہے۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے point raise کیا تھا کہ پہلے 2001 والا ایکٹ تھا اور اب 2013 میں ہم نیا ایکٹ پاس کر چکے ہیں جس میں ٹی ایم ایز اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس stand نہیں کرتیں لیکن ٹی ایم ایز اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے سوالات کے جوابات آ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ سوالات آپ نے دیئے ہیں میں نے تھوڑے دیئے ہیں۔ اس میں میرا تو قصور نہیں بنتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ فتیانہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ گوندل صاحب! امجد علی جاوید صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب دوبارہ پڑھیں۔

قاضی احمد سعید:جناب سپیکر!آپ اتنا تو فرمادیں کہ وزراء اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:قاضی صاحب!میں کسی کو direct نہیں کر سکتا۔ان کے متعلقہ جو بھی بات ہو گی جس دن کسی بھی وزیر کا question answer ہو اور وہ یہاں پر موجود نہ ہو اور پارلیمانی سیکرٹری بھی نہ ہو تو میں اس پر action لینے کا مجاز ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!آپ کم از کم ایوان کے جذبات تو محترم قائد حزب اختلاف کو پہنچائیں کہ یہاں یہ صورتحال ہے کہ وقفہ سوالات میں وزراء موجود نہیں ہوتے۔راجہ صاحب اور ہمارے یہ دو چار بھائی تو regular آ رہے ہوتے ہیں اور بیٹھے ہوتے ہیں لیکن بالعموم منسٹر صاحبان موجود نہیں ہوتے۔آپ کم از کم یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب تک پہنچائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:سینئر وزیر راجہ اشفاق سرور صاحب نے ساری اپوزیشن کی بات سنی بھی ہے اور note بھی کر لی ہے۔انشاء اللہ ہم بیٹھ کر اس پر discuss بھی کریں گے وہ سن رہے ہیں اور انشاء اللہ اس پر action بھی کرائیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:محترمہ!اب آپ تشریف رکھیں اور مجھے کارروائی چلانے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!اگر وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر نہیں آ سکتے تو kindly Skype کا استعمال کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:گوندل صاحب!اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ سیکنڈری سکول اور انٹر میڈیٹ کی حل شدہ جوابی کاپیوں کی مارکنگ تجربہ کار اساتذہ اور پروفیسر صاحبان سے کروائی جاتی ہے۔مارکنگ کی ڈیوٹی سونپنے سے قبل ہدایات برائے مارکنگ ورکشاپس بھی کرائی جاتی ہیں،اساتذہ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی بنائی گئی کتب ہائے کے مطابق جوابی کاپیوں کو جانچتے ہیں اور غیر معیاری جتنی بھی کتابیں ہوتی ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔یہ درست نہ ہے کہ چیکنگ کی فیس مبلغ-/800 روپے ہے بلکہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لاہور بورڈ یہ فیس مبلغ-/700 روپے وصول کر رہا ہے جو کہ بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد فیس کا تعین کیا جاتا ہے۔مارکنگ کرنے کے لئے ہیڈ ایگزامینر کا تقرر کیا جاتا ہے جس کو مزید شفاف بنانے کے لئے Quality Assurance

Coordinators بھی مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ سکیل نمبر 19 تا 21 کے سینئر ترین پروفیسر صاحبان ہوتے ہیں۔ مارک شدہ کاپیوں کی random checking کی جاتی ہے اور چیکنگ میں یکسانیت پیدا کی جاتی ہے۔ تاہم جو امیدوار مارکنگ سے مطمئن نہیں ہوتے وہ مجوزہ طریق کار کے مطابق ری چیکنگ کے لئے درخواست دیتے ہیں ان کی کاپیوں کی پڑتال کے لئے ہر مضمون کے لئے علیحدہ علیحدہ چیکنگ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو مطلوبہ جوابی کاپیوں کی تسلی سے جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اگر کسی سوال کے نمبر نہ دیئے گئے ہوں تو دوران چیکنگ ان کی دادرسی کر دی جاتی ہے۔ امیدواروں کی مارکنگ کے حوالے سے ان کی تسلی کرائی جاتی ہے اور ہر مضمون کے سینئر پروفیسر صاحبان اس چیکنگ میں موجود ہوتے ہیں۔ نظام میں بہتری لانے اور فعال بنانے کے لئے تمام اساتذہ کی ٹریننگ اور ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے تاکہ صوبہ بھر میں مارکنگ کے معیار کو یکساں اور معیاری بنایا جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب پڑھا ہے وہ درست نہیں۔ ہر سال اسمبلی کے سامنے جلوس نکلتے ہیں اور بچے خودکشیاں کرتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے کہ rechecking کا نظام ہے جبکہ وہاں پر rechecking کا نظام نہیں۔ وہاں صرف recount ہو سکتا ہے۔ بچے کے سامنے پیپر پڑا ہوتا ہے اور اس کا جواب بھی سو فیصد درست ہوتا ہے۔ پیپر چیک کرنے والا کہتا ہے کہ آپ کا جواب درست ہے لیکن ہم قانون کے ہاتھوں مجبور ہیں اس لئے آپ کو اس سوال کے نمبر نہیں دے سکتے۔ وہ بچہ جس کا مستقبل تباہ ہو رہا ہوتا ہے وہ اور اس کے والدین وہاں سے روتے ہوئے نکلتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہر سال ہزاروں بچوں کا مستقبل اسی طرح تاریک ہو رہا ہے لہذا اس کا تدارک کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! پارلیمانی سیکرٹری نے اس تحریک کا جواب دے دیا ہے تو اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں پر محکمہ آئے اور اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے؟

معزز ممبران: جی، کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

جناب آصف محمود باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! میں نے اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک point نوٹ کروانا چاہتا ہوں کہ اگر ریاضی کا پیپر ہے تو اس کو mathematic کا استاد چیک کرے۔یہاں پر یہ ظلم بھی ہوتا ہے کہ ریاضی یا فزکس کا پیپر اسلامیات کا استاد چیک کرتا ہے۔اسی طرح بیالوجی کا پیپر اردو والے استاد چیک کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے لہذا اس ظلم کو بند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! آپ یہ باتیں کمیٹی میں کر لیجئے گا۔میں نے اس تحریک التوائے کار کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کر دیا ہے اور کمیٹی دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلقہ قرار دادیں ہیں۔پہلے ہم مورخہ 30۔دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار داد لیتے ہیں۔یہ قرار داد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس بنیاد پر oppose کر رہا ہوں کیونکہ already قانون موجود ہے اور پچھلے کئی سالوں کا ریکارڈ بھی میرے پاس موجود ہے۔ اگر چیمہ صاحب حکم کریں تو میں یہ پڑھ کر بھی سُنا سکتا ہوں کہ کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات بنے اور کتنے میڈیکل سٹوروں کو seal کیا گیا ہے؟ The Drug Act,1976 اور The Drug Act,2012 کے تحت The Punjab Drugs Rules 2007 اور 2012 میں بنائے گئے جن کے تحت جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ میں اس بنیاد پر قرارداد کی مخالفت کر رہا ہوں کہ پہلے ہی قانون کے مطابق اس کے خلاف کام ہو رہا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اس بنیاد پر قرارداد کو oppose کر رہا ہوں کیونکہ اس حوالے سے already قانون موجود ہے۔ یہ ایک طرح سے میری قرارداد کو support کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ واضح بات کریں کہ آیا اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں یا اس کے حق میں ہیں؟ منسٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا میرا بھی وہی مطالبہ ہے تو پھر اس کی مخالفت کرنا مناسب نہیں۔ میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ ایسے سنگین دھندے میں

ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔یہ کہتے ہیں کہ قوانین موجود ہیں۔مجھے علم ہے کہ قوانین موجود ہیں لیکن ان پر عملدرآمد کرانے کے لئے اگر اس مقدس ایوان کی طرف سے قرارداد پاس ہو جائے گی تو اس سے بہتری آئے گی۔ہم نے ان اداروں کو باور کرانا ہے کہ قوانین پر عملدرآمد کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اگر میں بھی وہی کچھ کہہ رہا ہوں جو کہ معزز ممبر فرما رہے ہیں تو پھر ان کو میری بات مان لینی چاہئے کیونکہ alreadyقانون کے مطابق کام ہو رہا ہے باقی اگر کوئی کمی بیشی ہے تو ہم اس کو بھی پورا کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!میرے حساب سے قانون کے مطابق کام نہیں ہو رہا اسی لئے میں یہ قرارداد لایا ہوں تاکہ ان قوانین پر پوری طرح سے عملدرآمد ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر:چلیں،ہم question putکر لیتے ہیں۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!بڑا افسوس ہے کہ جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کو حکومتsupportکر رہی ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔پہلی قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سبزیوں پر مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: حضور! پہلے منسٹر صاحب کی بات تو سُن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Pesticides Ordinance, 1971 نافذالعمل ہے اور اس کے رولز 1973 میں بنے تھے اسی کے تحت تمام کارروائی already کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اگر اپنی قرارداد میں "قانون کے مطابق" الفاظ کا اضافہ کر لیں تو پھر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر قانون کے مطابق پابندی عائد کی جائے"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: تیسری قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! قرارداد ہذا کی بابت گزارش ہے کہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے پرائیویٹ سکولوں کو کسی قسم کا کوئی fund or grant جاری نہیں کی جاتی ہے لہذا سرکاری طور پر ان اداروں کا آڈٹ کروانا قواعد و ضوابط کے زمرے میں نہیں آتا اس بنیاد پر میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission Bill,2015 آ گیا ہے اس کے مطابق تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بارے میں پتا لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں کہاں سے پیسے لیتے ہیں اور پھر کس طرح سے استعمال کرتے ہیں چونکہ ہم ان کو funding نہیں کرتے لہذا ان کا آڈٹ کرنا قواعد و ضوابط کے مطابق ممکن نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ چونکہ اُن کو کوئی پیسا نہیں دیا جاتا اس لئے اُن کا آڈٹ نہیں ہو سکتا۔ میں آپ سے بڑی ذمہ داری سے ایک عرض کر رہا ہوں کہ کیا گورنمنٹ بنکوں کو پیسا دیتی ہے کہ سٹیٹ بنک ہر چھ مہینے بعد اُن کا آڈٹ کرتا ہے؟ مجھے دوسری بات یہ بتائیے کہ اسی اسمبلی نے Sales Tax on Services پاس کیا ہے تو محترمہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اس کو Services Sales Tax کے اندر کیوں نہ لایا جائے۔ یہ کمرشل ادارے ہیں تو وزیر موصوف اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ صاحب میرے بڑے قابل احترام بھائی ہیں۔ پتا نہیں محترمہ یہ کہتی ہیں یا نہیں لیکن شیخ صاحب نے جو بات کی ہے تو میں اُس حوالہ سے عرض کر دیتا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission بنا ہے وہ ان ساری چیزوں کو دیکھے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ پتا نہیں محترمہ یہ چاہتی ہیں یا نہیں لیکن مجھے تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پرائیویٹ کمرشل تعلیمی اداروں کو حکومت funding نہیں کرتی لیکن ان اداروں پر check and balance رکھنے کے حوالہ سے حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے؟ یہ ادارے بچوں کو جو تعلیم دے رہے ہیں اور اُس کے عوض جو فیسیں وصول کر رہے ہیں تو آیا وہ تعلیمی سہولیات ان فیسوں کے مطابق ہیں، اس کو کس نے check کرنا ہے؟ وزیر موصوف میری بات کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب اور میری بہن نے ابھی جو بات کی ہے تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission 2015 بنا ہے اس میں یہ ساری چیزیں آئیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، چودھری صاحب!

صوبہ میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 کے سیکشن 18(A) میں یہ already amendment کر دی گئی ہے اور اس قرارداد کا لفظ بہ لفظ اُس amendment میں شامل ہے۔

A person shall not manufacture, possess, buy or sell uniform of Police or any other organization notified by the Govt. except under a license from the Police or as the case may be such other notified organization.

لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کی ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already amendment کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اس قرارداد کو press نہیں کرتے اس لئے قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب قائم مقام سپیکر: قواعد کی معطلی کی ایک تحریک ہے وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور، جناب خلیل طاہر سندھو، قاضی احمد سعید، ایم پی اے، ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایم پی اے، محترمہ خدیجہ عمر، ایم پی اے اور ڈاکٹر فرزانہ نذیر، ایم پی اے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، سندھو صاحب!

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:اب وزیر موصوف اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتاہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے درپے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر

مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور، جناب خلیل طاہر سندھو اور سردار وقاص حسن مؤکل، ایم پی اے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، تحریک پیش کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
>
> (تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر موصوف اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

شکارپور سندھ میں امام بارگاہ میں ہونے والی دہشتگردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکارپور، سندھ میں اہل تشیع کی امام بارگاہ میں دہشت گردی کے واقعہ میں بہت زیادہ معصوم جانوں کا ضیاع ہوا اُن کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ ہی اُن شہداء کے لئے دعا کرا دیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 11۔فروری2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

بدھ،11۔فروری2015

(یوم الاربعاء،21۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 2

119

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سوالات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز2015ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015ایوان میں پیش کریں گے۔

121

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

بدھ، 11۔فروری2015

(یوم الاربعاء ،21۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ
تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

سورۃ الحُجرَات آیات 9 تا 10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے(10)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تُو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر آذانوں میں کبھی سوزِ "بلالیؓ" نہ ہوا
تیری امت کے سوااور کسی امت میں
کوئی رُومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

تعزیت

محترمہ شمیلہ اسلم ایم پی اے کے خاوند اور معزز ممبر اسمبلی
جناب امجد علی جاوید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے کے خاوند وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شمیلہ اسلم، ایم پی اے کے خاوند کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب امجد علی جاوید صاحب کی والدہ ماجدہ بھی کچھ روز پہلے وفات پا گئی تھیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمالی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟

میاں محمد رفیق: امجد علی جاوید صاحب ہمارے اس ایوان کے معزز ایم پی اے ہیں اُن کی والدہ ماجدہ بھی چند روز پہلے فوت ہو چکی ہیں لہذا ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے ہی بتا دیتے تو اکٹھے ہی دعا ہو جاتی۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب امجد علی جاوید، ایم پی اے کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 436 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 437 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 875 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1026 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1027 بھی ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2627 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2190 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے لیکن ان کی مصروفیت کی وجہ سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 674 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1028 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: چولستان میں پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*1913: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) ان میں سے کون کون سے پراجیکٹ کن مراحل میں ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے ؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ علاقہ میں واٹر سپلائی کے کون کون سے نئے منصوبے منظور کئے گئے،ان منصوبوں سے چولستان کے کتنے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا؟

(د) چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) چولستان بہاولپور علاقے کی مخصوص جغرافیائی حالت اور وہاں کی خصوصی آب و ہوا کی وجہ سے زیادہ تر آبادی چھوٹی چھوٹی بستیوں میں آباد ہے۔ جہاں پر چھوٹے منصوبہ جات زیادہ کامیاب ہیں لہذا پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہ کیا گیا ہے۔

(ب) کوئی پراجیکٹ جاری نہ ہے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں چکوک کو پینے کا پانی سپلائی کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ سکیمیں شروع کی گئی ہیں:۔

(i)	73/DB	(ii)	144/DB
(iii)	145/DB	(iv)	147/DB
(v)	Basti latif abad jagan pir		

ان پانچ منصوبوں کی منظور شدہ لاگت 43.57 ملین روپے ہے۔ ان منصوبہ جات پر 29.991 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ان سکیموں سے تقریباً 7100 لوگ مستفید ہوں گے۔

(د) چولستان میں اب تک کثیر تعداد میں لوگ صاف پانی پینے سے محروم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی سے پوچھنا چاہوں گی کہ چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے،ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اسی سوال کا جز (د) ہے کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ نے کیا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے ضمنی سوال کیا ہے۔ محترمہ! آپ ذرا آرام آرام سے repeat کر دیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اسی سوال کا جز (د) ہے کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جواب تو موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال تو نہ ہوا۔ کیا میں جواب پڑھ کر سناؤں؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! نہیں، جواب کو پڑھا ہوا ہی تصور کیا جائے مگر میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کیا ان سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہ رہی تھی کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ تو دوسرا سوال بنتا ہے اور ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ آبادی کے حساب سے کہہ رہی ہیں تو پھر دوبارہ یہ question put کر دیں تو ہم صحیح figure ان کو بتا دیں گے کیونکہ اس سوال کا یہ حصہ نہیں تھا جبکہ انہوں نے میگا پراجیکٹ کے حوالے سے پوچھا تھا۔ باقی صاف پانی سے obviously کافی لوگ ابھی تک محروم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس قسم کا آپ کا کوئی plan ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس حوالے سے کافی سارے plans وزیر اعلیٰ صاحب کے under study ہیں اور اس سال انشاء اللہ یہ شروع کئے جا رہے ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! ہمارا ابھی وہاں پر آنا جانا رہتا ہے تو ہمیں وہاں پر شکایات ہی ملی ہیں جیسے آپ نے کہا ہے کہ چھوٹے چھوٹے پروگرام دے کر وہاں پر پانی کی فراہمی دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! وہاں ایک میگا پراجیکٹ ہے اور دوسرے چھوٹے پراجیکٹ ہیں۔ وہاں چونکہ scattered آبادی ہے جبکہ میگا پراجیکٹ بڑی آبادی کے لئے ہوتا ہے اس لئے وہ وہاں شروع نہیں ہو سکتا۔ باقی چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس جو وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کئے تھے وہ لکھے ہوئے ہیں اور وہ کافی huge amounts کے پراجیکٹس ہیں۔ جواب میں دیکھیں کہ 43.57 ملین کے یہ پراجیکٹس ہیں جن سے صرف سات ہزار لوگوں کو benefit مل رہا ہے لیکن اس دفعہ خصوصی سکیمیں پانچ چھ ہیں جو under study ہیں اور اس دفعہ یہ کام شروع ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اس میں خصوصی دلچسپی لے کر یہ کام شروع کروا رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ چولستان میں چھوٹے منصوبہ جات زیادہ کامیاب ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ چھوٹے منصوبہ جات کتنے لگائے گئے ہیں، کتنا بجٹ ہے اور چھوٹی چھوٹی scattered آبادیاں کتنی مستفید ہو رہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! یہ سکیمیں انہوں نے لکھی ہوئی ہیں آپ پڑھ لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے یہ دیکھی ہیں لیکن اس میں انہوں نے to the point جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں scattered آبادی ہے تو بتائیں کہ scattered population کتنی مستفید ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں چکوک کو پینے کے پانی کی

سپلائی کے لئے مندرجہ ذیل پانچ سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔پہلا چک 73/DB ہے،دوسرا 144/DB ہے، تیسرا 145/DB، چوتھا 147/DB ہے اور پانچواں بستی لطیف آباد جگن پیر ہے۔یہ پانچ سکیمیں منظور ہوئی ہیں جن کی لاگت 43.57 ملین تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سے کتنے لوگ مستفید ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس جواب کے اندر اس کی تفصیل ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ایم پی اے صاحب! میں سوال کر رہی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ مجھ سے مخاطب ہوں اور ادھر بات کریں۔اس سے 7100 لوگ مستفید ہوئے ہیں۔آپ اس کو مکمل پڑھ تو لیں ناں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1037 جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2022 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: صحت کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2022: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر کے لئے صحت کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ایسے ہیں جو تاحال مکمل نہیں ہو سکے یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) ان منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(د) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث کروڑوں/اربوں روپے کا ضیاع ہو رہا ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی اپنے قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں میں جن منصوبوں کی منظوری دی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) تمام جاری منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گے ۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم مندرجہ بالا منصوبہ جات سیریل نمبر 2اور 5 کی pending liabilities کو اس مالی سال کے دوران ادا کرنے کے لئے مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فنڈز کی مرحلہ وار دستیابی سے تمام منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل کر لئے جائیں گے لہذا تاخیر کے باعث کروڑوں روپے کے نقصان کا احتمال نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(د) میں کہہ رہے ہیں کہ تمام مشینری جنوری میں مکمل ہو جائے گی لیکن اب فروری شروع ہو گیا ہے تو بتایا جائے کہ اب اس کا کیا status ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! انہیں جنوری میں ہم نے فنڈز ریلیز کرنے تھے جو کہ کر دیئے گئے ہیں۔ دو سکیموں کے فنڈز ابھی رہتے تھے جو کہ اب total release ہو گئے ہیں اور اب وہ چلے گئے ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ جنوری میں تمام مشینری مکمل ہو جائے گی تو اب فروری ہے لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ سکیم کیوں مکمل نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ تمام سکیمیں مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گی اور تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! تمام مشینری جنوری میں مکمل کر دی جائے گی لیکن وہاں پر ایسا کچھ نہیں ہوا اور اب فروری بھی شروع ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہاں پر مشینری کا تو کوئی ذکر نہیں ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اسے پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ! جو پوچھ رہی ہیں اس کا جواب آیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس تمام تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل ہے اور اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ تفصیل پڑھنے کی بجائے محترمہ کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ کو اگر تفصیل چاہئے تو یہ جواب ایوان کی میز پر رکھا ہوا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرے پاس یہ تفصیل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کو تفصیل ابھی دے دی جاتی ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1042 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: روٹ پر مٹ جاری کرنے اور آمدنی کی تفصیلات

*1042: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں 13-2012 میں کتنے روٹ پر مٹ جاری کئے اور ان سے کتنی آمدنی ہوئی، آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈز رکھا اور کیا کیا سہولیات مہیا کی گئیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع قصور میں سال 13-2012 میں کل 1209 روٹ پر مٹ جاری ہوئے اور مذکورہ عرصہ میں روٹ پر مٹ کی مد میں مبلغ -/23,71,700 روپے آمدنی ہوئی۔

(ب) گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا البتہ عوام کو مختلف سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں (سی) کلاس اور (ڈی) کلاس ویگن سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں جن پر مسافروں کو بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے بینرز فلیکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں ہے کہ مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا اور جواب ہے کہ

گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا البتہ عوام کو مختلف سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں (سی) کلاس اور (ڈی) کلاس ویگن سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں جن پر مسافروں کو بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے بینرز فلیکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے۔ آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میری یہ request ہے کہ ضلع قصور کے کسی بس سٹینڈ پر on a single bus stand کسی ایک جگہ پر ان ساری سہولیات میں سے کوئی ایک بھی میسر ہو، ایک خطیر لاگت کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق ایک جدید بس سٹینڈ بنایا گیا جو زبوں حالی کا شکار ہے اور اس کے ارد گرد اتنے زیادہ بد شکل کھوکھے جو کہ ایک اچھی خاصی بلڈنگ کے سٹرکچر کو ایک کھنڈر کا نمونہ بنا کر پیش کر رہے ہیں، کروڑوں روپے کی لاگت سے وہ بس سٹینڈ بنایا گیا اور اس کے باہر قبضہ گروپ کو اس طرح سے اجازت دی گئی کہ اس پوری سکیم کی افادیت ہی فوت ہو کر رہ گئی۔ اب ٹرانسپورٹ کے پاس تو فنڈز ہیں نہیں، وہ عوام کی سہولیات کے لئے کچھ دیتا نہیں اور ہم پبلک ٹرانسپورٹ کی بات کر رہے ہیں جس پر لاکھوں کی تعداد میں عوام سفر کرتے ہیں لیکن پانی، ٹائلٹ اور کوئی ایسی چیز۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے متعلق کیا ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ یہ misstatement ہے اور ہم یہ روز کہہ رہے ہیں اور میں اسی بات پر کھڑا ہوا ہوں کہ جب اسمبلی کے floor پر ایک جواب آئے گا تو میں اس پر یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے یہ چیزیں جو لکھ کر دی ہیں وہ نہیں بنائی گئیں؟

ملک محمد احمد خان: جی، بالکل نہیں بنائی گئیں۔ بالکل نہیں بنائی گئیں not a single sir

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے بھائی نے بات کی ہے کہ جتنے بھی بس سٹینڈ ہیں وہاں پر یہ سہولیات موجود نہیں ہیں۔ سب سے پہلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جز (ب) میں ہے کہ مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام

کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا اور کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں؟ جس کے جواب میں تحریر ہے کہ حکومت پنجاب نے اس کے لئے فنڈ رکھا اور نہ ہی رکھا جاتا ہے۔ پچھلے اجلاس میں، میرے بھائی میاں طارق محمود صاحب جن کا تعلق ڈنگہ سے ہے، انہوں نے بھی یہی سوال کیا تھا اور میں نے اس وقت کہا تھا کہ میں ان کے ساتھ چلتا ہوں، سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی چلیں گے اور وہاں پر موقع چیک کریں گے۔ ہم وہاں پر گئے تو ضلعی حکومت کے ڈی سی او موجود تھے اور وہاں اڈوں کو own کرنے والے ایڈمنسٹریٹر کے علاوہ میں بھی موجود تھا۔ میں نے اس دن اس ایوان میں اقرار کیا کہ انہوں نے جو بات کی ہے وہ درست تھی۔ ہم وہاں پر گئے اور وہاں پر ایکشن بھی لیا، چار اڈوں کو seal کیا اور ہم نے ایک کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی۔ اس کے بعد ہم نے ڈی سی او صاحب کو تبدیل کر دیا کیونکہ وہ وہاں کے چیئرمین ہیں اور ان اڈوں کو own کرتے ہیں تو انہیں کہا تھا کہ جب تک یہ معاملہ درست نہ ہو جائے آپ ان اڈوں کو اس وقت تک نہ کھولیں۔ طارق محمود صاحب یہاں پر موجود ہیں اور اس دن سے لے کر آج کے دن تک روزانہ کی بنیاد پر تمام اڈوں کو چیک کیا جاتا ہے، تمام کو لیٹرز جاری کئے گئے ہیں اور اس حوالے سے تمام ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے اگر یہ بات کی ہے تو میں ان کے ساتھ بھی جانے کو تیار ہوں۔ وہاں پر سیکرٹری آر ٹی اے موجود ہیں، وہاں پر ڈی سی او صاحب موجود ہیں جن کی طرف سے ہمیں روزانہ لیٹرز موصول بھی ہو رہے ہیں اور ہم انہیں لیٹرز بھیج بھی رہے ہیں۔ اگر ایسا کوئی معاملہ ہے اور ان کے خلاف اگر کوئی غلط لیٹر آیا ہے تو انشاء اللہ اس کے خلاف بھی ایکشن ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس میں میرا ایک ضمنی سوال یہ بھی ہو گا کہ اس حد تک درست ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری initiative لیں اور یہ محکمہ کو اسمبلی کے floor سے ایک instruction جاری کریں اور جن سہولیات کا ذکر اس جواب کے اندر کیا گیا ہے، ان کو وہاں پر فراہم کریں تو یہ ٹھیک ہو گیا لیکن اسی چیز کا ایک اور پہلو ہے جس پر میں جناب کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، بار ہا کرواتے رہیں گے اور تب تک کرواتے رہیں گے جب تک ہمارا Parliamentary oversight کا mandate ہم اپنے ضمیر کے مطابق نہیں سمجھیں گے کہ احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب یہ سوال دیا گیا تو اس اسمبلی کے floor کو اس طرح سے بے وقعت سمجھا گیا کہ اگر جواب غلط بھی دے دیا تو کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ on record لائیں اس بات کو کہ یہ جن سہولیات کی فراہمی کا ذکر کر رہے ہیں، جس تاریخ کو as of today آج کی تاریخ میں یہ جواب دیا گیا، آج یہ

سہولیات وہاں پر نہیں ہیں۔ میں prospective کی بات نہیں کر رہا کہ کل پارلیمانی سیکرٹری کے initiative پر کیا ہو گا؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کل آپ کے ساتھ سوال و جواب میں اپوزیشن نے mandate لیا ہے، میں تو حکومتی بنچوں کا ممبر ہوں ناں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ منسٹرز کو ہونا چاہئے، وہ کیوں نہیں آ رہے ہیں؟

Why they are not taking part in the parliamentary oversight concept…

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! میری بات سن لیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیکھیں! میری بات سنیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! دیکھیں میرے پاس یہ سوالات ہیں اور ممبران بیٹھے ہیں تو میں انہیں کیا جواب دوں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر گفتن، نشستن اور برخاستن ہونی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے مؤقف پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے گارنٹی دی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک تھوڑی سی گزارش سن لیں کہ سپیکر کا جو منصب ہے، ہم آپ کے بچوں کی طرح آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کا حق ہے کہ میری بات کو اتنی تسلی سے سنیں کہ جیسے ایک patient listener سنتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! اسی بات کا میں جواب دینے لگا ہوں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سنیں اور میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جس سے اس ایوان کے rules سے کوئی بات violate ہو، خدانخواستہ آپ کا decorum کسی حال میں متصادم ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔ اس جواب کے درست نہ آنے پر باز پُرس کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے تو kindly کوئی ایسا حکم فرمائیں کہ اسی جواب کو بنیاد، یہ تو بڑا چھوٹا سا مسئلہ ہے اور بڑے serious matters پر بھی غلط جواب آتے ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں اسی بات پر آ رہا تھا کہ انہوں نے آپ کے ساتھ چل کر جانے کی commitment کی ہے اور کسی دن آپ ان کے ساتھ پروگرام بنالیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! متعلقہ محکمہ کے ذمہ دار افسران ان کے ساتھ جائیں گے۔ یہ جواب جو دیا گیا ہے اگر تو یہ غلط دیا گیا ہے تو آپ آ کر مجھے on the floor of the House بتائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں انہیں کہوں گا کہ جو غلط جواب دیا گیا ہے اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں تو آپ ان کے ساتھ جائیں اور جا کر دکھائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ملک محمد احمد خان کے ساتھ جائیں اور وزٹ کریں اور اگر یہ جواب غلط ہے تو آپ کارروائی کر کے اس ایوان میں بتائیں گے کہ یہ غلط جواب کیوں دیا گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات ہو گئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اب آگے چلیں اور اگلا سوال آپ ہی کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بڑی humbly request کروں گا کہ کل اپوزیشن کی طرف سے جو باتیں یہاں ہوئی ہیں اور حکومتی بنچوں کی جانب سے اور آج میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک منسٹر بھی موجود نہیں ہے آپ نے کل یہاں ensure کروایا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں نے کہا تھا جس محکمہ کے متعلق سوال جواب ہوں گے میں نے اُن کو ensure کروانا ہے۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں جب ہم نے واک آؤٹ کیا تھا تو راجہ اشفاق سرور صاحب نے ہمیں ensure کروایا تھا اور ہمیں واپس لے کر آئے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی راجہ اشفاق سرور صاحب آجاتے ہیں وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ کتنے بجے آئیں گے 10:00 بجے اجلاس شروع ہوا ہے آپ مہربانی فرما کر اس پر رولنگ دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں کسی کو زبردستی ایوان میں لا سکتا ہوں اور نہ میں سردار شہاب الدین کو زبردستی لا سکتا ہوں، متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان موجود ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ رولنگ تو دے سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ آپ کی بات سن رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ مجھے بتائیں اُن سے ہم اس بات کا جواب لیں گے۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے سوال پڑھ لیا ہے ابھی ملک احمد خان صاحب بات کر رہے تھے وہ بھی مطمئن نہیں ہیں اپنے سوال کا جواب میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب کو ہم نے surety دی ہے۔ سردار صاحب آپ کا سوال ہے سوال تو کر لیں سوال کا نمبر بول دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2720 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اپوزیشن ایم پی ایز کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*2720: **سردار شہاب الدین خان:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو دو کروڑ فی ایم این اے اور ایم پی اے سے منصوبے مانگے گئے ہیں مگر اپوزیشن کے ایم پی ایز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت اپوزیشن کے ایم پی ایز کو بھی ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی جانب سے رواں مالی سال کے دوران پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز سے دو کروڑ فی ایم این اے اور ایم پی اے منصوبے مانگے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ بالا جز میں واضح کر دیا گیا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی جانب سے ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی سے دو کروڑ روپے فی ایم این اے اور ایم پی اے منصوبے نہ تو مانگے گئے ہیں اور نہ ہی مانگنے کا ارادہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کی جانب سے رواں مالی سال کے دوران پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو فی ایم این اے اور ایم پی اے دو کروڑ روپے کے منصوبے مانگے گئے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ معزز قائد ایوان نے ہمارے ساتھ ایک meeting conduct کی رانا ثناء اللہ خان اُس وقت لاء منسٹر تھے اُس meeting میں ایک کمیٹی بنائی گئی کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا کہ جو اپوزیشن کے ممبران ہیں اُن کو بھی پی ایم ایل (این) کے برابر فنڈز دیئے جائیں گے کیونکہ ہم لوگ باہر سے نہیں آئے ہمیں بھی لوگوں نے منتخب کیا ہے اور ہمارے حلقوں کو پونے دو سال سے neglect کیا جا رہا ہے اگر یہ جواب انہوں نے ٹھیک دیا ہے تو پھر میں یہ سوچوں آپ کی وساطت سے اگر یہاں کوئی سینئر منسٹر بیٹھا ہوتا تو وہ جواب دیتا کہ اگر قائد ایوان اپنی commitment کو own نہیں کر سکتے وہ ایوان میں آتے ہیں اور نہ ہی آپ کے سینئر منسٹر صاحبان تو میں کیا سمجھوں کیونکہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اپوزیشن کو ایسے دیوار سے مت لگائیں موجودہ حالات میں تمام اپوزیشن نے آپ کو mandate دیا ہے وہ terrorism کے حوالے سے ہو یا جس بھی حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، پی ایم ایل (کیو) ہو، جماعت اسلامی تمام نے آپ کو mandate دیا ہے لیکن وہی بات میں دہرانا نہیں چاہتا اعتزاز احسن صاحب نے سینیٹ میں صحیح کہا تھا کہ آپ لوگوں کو اگر یہ خیال نہیں ہے کہ آپ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں، اُن کے حلقوں کے جو بنیادی مسائل ہیں وہ اگر حل نہ کریں تو جناب سپیکر! یہ آپ پر ذمہ داری بنتی ہے کہ رولنگ پارٹی اگر ایسے کرے گی ہم لوگ تو ان کے ساتھ ہیں لیکن اُن کا سلوک اپوزیشن کے ساتھ اچھا نہیں ہے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس سوال کا کیا کریں، آپ مطمئن ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیسے مطمئن ہوں یہ کوئی جواب تو دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ یہ بات ensure کروا سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہا ہے کہ آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا ہے اب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھیں کہ کتنی کتنی اور کون کون سی سکیمیں مانگی ہیں ذرا اس کی detail دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کوئی سکیمیں مانگی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! نہیں، ہم نے تو بڑا clear cut جواب دیا ہے جو سردار صاحب کو موصول بھی ہو گیا ہے، اس حوالے سے جو بھی ڈویلپمنٹ سکیم پر کام ہو رہا ہے اور ایک لیٹر بھی جاری ہوا تھا اور وہ سب سوشل ڈویلپمنٹ پروگرام یا جو بھی پروگرام ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کر رہی ہے یا ادارے خود کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں سردار صاحب اس بارے میں سب کچھ جانتے ہیں ویسے ہی یہ سوال سے ہٹ کر اپنا کوئی مؤقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو یہ اُن کی اپنی مرضی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز سیکرٹری صاحب میرے بڑے محترم ہیں، میرے چھوٹے بھائی بھی ہیں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے حلقے میں اس پونے دو سال کے عرصے میں کوئی فنڈ وہاں نہیں گیا تو یہ مجھے بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب لیّہ میں کوئی فنڈ نہیں لگا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ وہاں آج تک ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جو سوال سردار صاحب نے put کیا ہے ان کے حلقے میں بھی ضرور کام ہو رہے ہوں گے، یہ میرے بڑے بھائی ہیں اگر یہ اُس حوالے سے سوال کرنا چاہتے ہیں تو یہ نیا سوال دے دیں میں ان کو figures دے دوں گا کہ ان کے حلقے میں کتنے کام ہوئے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ کسی ایک سکیم کا چاہے وہ ESR,HSR ہو، road sector ہو میرے حلقے میں sugarcane 90 % کاشت ہوتا ہے ہم sugarcane grower ہیں ہم tax pay کرتے ہیں وہاں ہماری سڑکوں کی حالت دیکھ لیں، پچھلے اجلاس میں بھی میرے

سوال پر آپ کی گورنمنٹ نے funds release کئے ہیں لیکن schemes کے لئے ہیں .جہاں sugarcane کاشت نہیں ہوتا ہے۔اتنی زیادتی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر!میں سردار صاحب سے کہوں گا کہ وہ ایک سکیم identify کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!میرا پچھلے دنوں flood کے سلسلے میں آپ کے علاقے میں کوئی انگورہ گوٹ فارم ہے وہاں پر جانا ہوا ماشاء اللہ وہاں سڑکیں تو بہترین .بنی ہوئی ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!وہ desert ہے، میں کچے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Desert میں بھی زبردست سڑک .بنی ہوئی ہے یقین کریں میں تو حیران رہ گیا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میرا حلقہ دریائے سندھ کے قریب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں تو ویسے ہی بتا رہا ہوں کہ لیّہ میں مجھے کافی ڈویلپمنٹ نظر آئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!وہ اور بات ہے میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر!اس tenure میں سردار صاحب کے حلقے میں جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے انشاء اللہ جب اگلی دفعہ ہمارے محکمہ کے سوالات کا دن ہو گا تو ہم اُس کی تفصیل ان کو ضرور دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!تفصیل لے کر ایوان کو بتائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!وہی بات آ گئی یہ ایک سکیم بھی develop نہیں کر سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب !اس کی detail اُن کے پاس اس وقت نہیں ہے۔جتنی بھی ڈویلپمنٹ لیّہ میں ہوئی ہے یا سردار صاحب کے حلقے میں ہوئی ہے اس کی پوری detail پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان میں دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کے ڈویژن میں اور لیہ میں سب سے زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کیوں کہ ہمارا ڈویژن ایک ہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بات یہ ہے کہ جب آپ کا next question day ہو گا تو لیہ میں اور سردار صاحب کے حلقہ میں پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کتنی ڈویلپمنٹ سکیمیں دی گئی ہیں اور کتنا فنڈ دیا گیا ہے اس کی detail آپ لے کر آئیں۔ سردار صاحب اس کی detail آجائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز(ب) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے چونکہ مذکورہ بالا جز میں واضح کر دیا گیا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی جانب سے ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی سے دو دو کروڑ روپے کے منصوبے نہ تو مانگے گئے اور نہ ہی مانگنے کا ارادہ ہے یہ جھوٹ پر جھوٹ ہے ابھی آپ ہی نے کہا ہے کہ لیہ میں انگورہ گوٹ فارم کے visit کی بات کی ہے وہاں کام ہوا ہے اور یہاں کہہ رہے ہیں کہ سکیمیں مانگی گئی ہیں اور نہ مانگنے کا ارادہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! سکیمیں ایم پی ایز سے تو نہیں مانگی گئیں لیکن ویسے ظاہر ہے ڈسٹرکٹ میں فنڈز بھی ہوتے ہیں اور ڈسٹرکٹ میں کام بھی ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے محکمہ کا clear cut letter ہے، سردار صاحب کو میں کاپی provide کر دیتا ہوں، یہ ایک special letter ہے کہ تمام وہ فنڈز جو محکمہ پی اینڈ ڈی جاری کرتا ہے وہ کمشنر اور ڈی سی اوز کی disposal پر جاتے ہیں نہ کہ ایم پی اے، ایم این اے کی constituency پر divide کر کے بھیجے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! wait کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو کاپی دے دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں اس ایوان سے معتبر کوئی اور نہیں ہے اگر یہاں on the floor of the House بھی جھوٹ بولا جائے تو پھر میں اللہ ہی حافظ کہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شمالی لاہور کی آبادی کے تناسب سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تفصیلات

*1425: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں آبادی کے لحاظ سے چلنے والی بسیں اور ویگنیں انتہائی کم ہیں؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور میں آبادی کے لحاظ سے بسوں اور ویگنوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) شمالی لاہور کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مختلف ویگن اور بس روٹس چلا رہی ہے اور مزید روٹس پر عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) شمالی لاہور کی طرف جانے والے تمام ویگن اور بس کے روٹس پر لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور مزید سروے کروائے جا رہے ہیں تاکہ پبلک ٹرانسپورٹ کی مطلوبہ تعداد متعین کر کے چلائی جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2013 میں کرایا اور اس کا جواب 2014 میں آیا کہ ہم اقدامات کریں گے لیکن آج چونکہ 2015 چل رہا ہے اس لئے مجھے صرف اتنی سی بات بتا دیں کہ شمالی لاہور میں بادامی باغ کو لے لیں، مصری شاہ کو لے لیں، کاچھو پورہ کو لے لیں، وسن پورہ کو لے لیں وہاں کتنی LTC کی بسیں یا ویگنیں چل رہی ہیں اور انہوں نے وہاں کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میری بہن نے پہلے یہ بات کی ہے کہ میں نے سوال 2013 میں کیا اور آج ہمیں اس کا جواب مل رہا ہے۔ جب اس کی باری اجلاس میں آئے گی پھر ہی یہ آئے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! 2006 کے سروے کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے مختص کردہ 53 روٹوں پر 1370 بسوں میں سے شمالی لاہور کے لئے 11 روٹوں پر 116 بسیں مختص کی گئی تھیں۔ حالیہ دنوں میں پانچ روٹوں پر 63 بسیں اور دس سے پندرہ منی بسیں مزید چل رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے بسیں آ رہی ہیں اور اخبار میں اشتہار بھی چلا گیا ہے جیسے ہی بسیں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو مل جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ماشاء اللہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پھر اس کو "انشاء اللہ" پر ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کر ہی دے گا لیکن آپ کے اقدامات کیا ہیں وہ ایوان کو بتائیں؟ اس سوال کو کئے ہوئے بھی دو سال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ بات مفروضے پر قائم نہیں ہے میرے پاس یہ اشتہار موجود ہے جو اخبار میں آ چکا ہے اس اشتہار کی کاپی محترمہ مجھ سے لے سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ اخبار کا اشتہار ان کے پاس ہے یہ آپ کے لئے good news ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسی سے related ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی ہاں!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چائنا کی 700 بسیں آئی ہوئی ہیں وہ اس وقت کس روٹ پر چل رہی ہیں، کیا وہ dump ہو گئی ہیں اور اگر dump ہو گئی ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے، یہ نیا سوال دے دیں میں انشاء اللہ اس کی رپورٹ دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اس وقت ان کے پاس اس کی detail نہیں ہے کیونکہ اس سوال میں بھی نہیں پوچھا گیا تھا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پتا تھا کہ یہ سوال آیا ہے اور یہ لاہور کی آبادی سے متعلقہ ہے اور وہ 700 بسیں لاہور میں ہی چلانی تھیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے تھا کہ بسوں کی کیا تعداد ہے اور اس میں گورنمنٹ کی کیا کیا پالیسی ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ میرے محترم بھائی تیار ہو کر نہیں آئے وہ ایسے ہی آ گئے ہیں This is no way

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، سندھو صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ 700 نہیں 350 بسیں آئی تھیں جن میں سے 280 بسیں لاہور میں چل رہی ہیں اور باقی تمام بسوں کو چھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا وہ وہاں پر چل رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! انہوں نے detail جواب دے دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی، شکریہ

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے on the floor of the House یہ کہا کہ 116 بسیں شمالی لاہور میں چل رہی ہیں اور منی بسیں اس کے علاوہ ہیں۔ میں چونکہ شمالی لاہور کا باسی ہوں اگر یہ 50 بسیں بھی وہاں identify کر دیں تو میں اس ایوان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں دوبارہ پڑھتا ہوں اگر یہ غور سے سنیں گے تو ان کو بات کی سمجھ آ جائے گی۔ 2006 کے سروے کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے مختص کردہ 53 روٹوں پر 1370 بسوں میں سے شمالی لاہور کے لئے 11 روٹوں پر 116 بسیں مختص کی گئی تھیں۔ حالیہ دنوں میں پانچ روٹوں پر 63 بسیں اور 10 سے 15 منی بسیں مزدا چل رہی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ 2006 اور 2015 میں بہت فرق ہے۔ آج بھی شمالی لاہور کے روٹوں پر 50 بسیں نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ روٹ 20 سے بھی زیادہ ہوں گے اور 50 بسیں بھی وہاں کے لئے مختص نہیں کی گئیں جبکہ وہاں پر لاکھوں کی تعداد میں لوگ رہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے نئی بسوں کے لئے ٹینڈر بھی دے دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ 350 بسیں چائنا سے آئی تھیں ان میں سے 280 بسیں لاہور میں ہیں اور باقی 70 بسیں چھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دی ہیں۔ بڑے اضلاع میں ساہیوال ڈویژن جس کی آبادی پچاس لاکھ سے زیادہ ہے اگر یہ اس کو شامل کر لیں اور ہمیں ضرورت بھی ہے تو کیا یہ اس پر نظر ثانی کر سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کا ساہیوال میں بسیں دینے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے جو چھ اضلاع کی بات کی ہے اس میں راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، بہاولپور، گوجرانوالہ وغیرہ آتے ہیں۔ انہوں نے ساہیوال کی بات کی ہے تو جونہی نئی بسیں آتی ہیں تو انشاء اللہ ان کے لئے بھی رکھ لی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ساہیوال کو بھی اس میں share دیں۔

جناب مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مظہر عباس راں!

جناب مظہر عباس راں: جناب سپیکر! یہاں بسوں کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں سے لاہور کو مل گئیں، شمالی لاہور کو مل گئی یہ کس criteria کے تحت تقسیم کی گئی ہیں اس میں جنوبی پنجاب کا کتنا حصہ بنتا تھا اور لاہور کو اُس کے حصے سے زیادہ کیوں دی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ criteria بتا سکتے ہیں کہ کس criteria کے تحت تقسیم کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر!اس میں criteria تو نہیں ہے، یہ چھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ اب ہم نے نئی بسوں کا اشتہار دیا ہوا ہے اور میرے بھائی جو ابھی شمالی لاہور کے لئے بات کر رہے تھے ان کا جز(ب) بنتا تھا میں ابھی اس کا جواب دے دیتا ہوں انہوں نے پوچھا تو نہیں ہے۔ بسوں کے اشتہار میں موجود ہے کہ چار مزید روٹوں پر شمالی لاہور کے لئے 112 بسیں۔۔۔

جناب مظہر عباس راں: جناب سپیکر!یہ جو بسیں تقسیم کی جا رہی ہیں، کچھ regions کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ مظہر عباس راں صاحب کو detail بتا دینا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر!ابھی میرے پاس تفصیل تو نہیں ہے میں confirm کر کے ان کو بتا دوں گا۔

جناب مظہر عباس راں: جناب سپیکر!یہ تقسیم کا criteria بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کو criteria بتائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3424 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2218 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے وہ request کر کے گئے ہیں کہ میرے سوال کو pending کر دیں تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3425 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2292 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3648 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2293 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!سوال نمبر 3550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آئی ٹی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3550: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی کے کتنے دفاتر ہیں، ان میں کتنے ملازمین کون کون سے گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ دفاتر ضلع کی عوام کو کس کس شعبے میں کون کون سی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر ضلع کی سطح پر آئی ٹی کے شعبے میں مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی کا ایک دفتر ہے جس میں ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی شعبہ درج ذیل سہولیات عوام کو فراہم کر رہا ہے۔

1۔ کمپیوٹرائزڈ رجسٹری و فرد (ون ونڈو آپریشن)
2۔ کمپیوٹرائزڈ سٹیزن فیڈ بیک سسٹم (رجسٹری، ڈومیسائل، ہیلتھ سروسز)
3۔ پرائس کنٹرول سسٹم
4۔ کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل
5۔ کمپیوٹرائزڈ بیلٹنگ جناح آبادی سکیم
6۔ کمپیوٹرائزڈ گرین ٹریکٹر سکیم
7۔ کمپیوٹرائزڈ روزگار سکیم
8۔ ویڈیو کانفرنس

(ج) ضلع کے لئے آئی ٹی سکیم پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ آئی ٹی کے شعبے میں حکومت کی طرف سے مزید اقدامات اور ان کی تکمیل کے حوالے سے مدت سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں درج ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ اس میں جو ملازمین ہیں۔ ان کی تعداد بتائی ہے تو مجھے یہ بتادیں کہ ساہیوال ضلع میں ان کی کیا working ہے، انہوں نے پچھلے یکم جولائی سے آج تک کتنے لوگوں کو computerized registry اور ون ونڈو آپریشن فراہم کیا ہے اور یہاں اس جگہ پر کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں جتنی بھی facilities ہیں ہم یہ آئی ٹی کے تحت مختلف محکموں کو دے رہے ہیں۔ جس میں computerize registry ہے، فری ون ونڈو چل رہے ہیں، کمپیوٹرائزڈ سٹیزن فیڈ بیک، جس میں رجسٹری، ڈومیسائل، ہیلتھ سروسز ہیں۔ ہم پرائس کنٹرول سسٹم چلا رہے ہیں جو پورے صوبہ پنجاب میں چل رہا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل ہے، ہم نے جناح آبادی سکیم کی computerized balloting کی ہے، گرین ٹریکٹر سکیم balloting بھی کمپیوٹرائزڈ ہوئی، ہماری روزگار سکیم کمپیوٹرائزڈ چل رہی ہے اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کی جو video conferences چل رہی ہیں یا وزیر اعلیٰ کی video conferences بھی کمپیوٹرائز چل رہی ہیں۔ اب میرے بھائی نے جو سوال کیا ہے کہ اس کی numbering بتائیں تو ان کا یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ daily basis کے کام ہیں اس لئے یہ proper numbering نہیں کئے جا سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! ان کے پاس نمبرز تو فی الحال موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر numbering بھی ہے تو یہ وہ مجھے دیں گے جو already کر رہے ہیں۔ جیسے ریونیو ڈیپارٹمنٹ رجسٹری کا کر رہا ہے، نادرا کر رہی ہے یا کانفرنسز ہو رہی ہیں یا دیگر ڈومیسائل بن رہے ہیں وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ دے گی۔ اس میں پی اینڈ ڈی تو ایک محکمہ اس کو facilitate کر رہا تھا۔ دوسرا ان کا ضمنی سوال یہ تھا کہ کتنی سیٹیں خالی ہیں تو وہاں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ تمام لوگوں کی properly تفصیل دے دی گئی ہے اور اس کے حوالے سے کام بھی ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ یہ computerized balloting، جناح آبادی سکیم کی کر رہے ہیں۔ میرے حلقے میں جناح آبادی سکیم

ہے تو پچھلے ایک سال سے میں نے کئی بار اس کے لئے ڈی سی او اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے اس بارے تحرک کیا لیکن آج تک میرے حلقے کے لئے کوئی facilitation نہیں ہے، آج تک میرے حلقے میں جناح آبادی کے لئے کوئی balloting نہیں ہو سکی اور جو لوگ deserve کرتے ہیں، جن کو لیٹر جاری ہو چکے ہیں انہیں کوئی certificate جاری نہیں ہوا تو کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ میرے حلقے میں جناح آبادی سکیم۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! یہ ان کے متعلقہ تو نہیں بنتا، balloting تو دوسرے ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، وہاں پر زمین کس نے identify کرنا ہے؟ انہوں نے تو صرف وہاں balloting کرانی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کے جتنے ملازمین اور انچارج ہیں یہ کتنے عرصے سے یہاں پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جب سے یہ پروگرام شروع ہوا تھا اس عرصے سے یہ انچارج یہاں تعینات ہیں اور میرے خیال میں یہ پروگرام 15-2014 میں شروع ہوا ہے، یہ آئی ٹی کا پروگرام 05-2004 میں شروع ہوا تھا اس وقت سے یہ وہاں posted ہیں اور اب تک کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خیال کر رہے ہیں کہ 15-2014 میں ہوا ہے اور پھر کہہ رہے ہیں کہ 05-2004 میں ہوا ہے۔ جب انہیں یہ ہی نہیں پتا کہ یہ کب سے شروع ہوا ہے اور یہاں پر کون بندہ کتنے عرصے سے کام کر رہا ہے تو پھر آپ یہ دیکھ لیں کہ اس محکمے میں ان کی کتنی دلچسپی ہے اور یہ ہمارے لئے کیا facilitate کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ملک صاحب ضمنی سوال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ ان سے بن نہیں رہا۔ الحمد للہ ہمارا proper جواب آگیا ہے۔ اس حوالے سے اب یہ فرما رہے ہیں کہ کب سے کام ہو رہا ہے جو ان کے سوال کا حصہ نہیں ہے۔ اگر یہ اپنے ضلع میں رہ رہے ہیں تو ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ کام کب سے شروع ہوا ہے تو میرے خیال میں ان کو میرے اوپر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ملک صاحب کو detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں detailان کو دے دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جو انہوں نے جواب دیا ہے اور اسے خود ہی assess کیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے۔ دیکھیں! یہ assessment تو ہم نے کرنی ہے کہ ہمارے سوال کے مطابق جواب ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو detail دے دیں۔ اگلا سوال نمبر 2336 محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ سردار صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3711 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور میں سالانہ ترقیاتی بجٹ میں مختص رقم کے بارے میں رپورٹ

*3711: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور دسمبر 2013 تک کتنی رقم جاری کی گئی؟

(ب) مذکورہ اے ڈی پی کی رقم کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی، کیا ان میں کوئی میگا پراجیکٹ بھی شامل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں ضلع قصور کی 102 سکیموں کے لئے 2۔ارب 79 کروڑ 90 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جبکہ دسمبر 2013 تک ایک ارب 54 کروڑ 38 لاکھ روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔ منصوبوں کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اے ڈی پی میں مختص شدہ رقوم سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی و نکاسی آب، انہار، سرکاری عمارات، حیوانات، لائیوسٹاک، لوکل گورنمنٹ، شہری ترقی اور کم آمدنی مکانات سے متعلقہ سکیموں پر خرچ کی جائیں گی۔ان سکیموں میں ایک میگا پراجیکٹ "دورویہ سڑک قصور، دیپالپور کیریج وے از کلومیٹر 0.00تا101.30 ضلع قصور واوکاڑہ کی تعمیر" بھی شامل ہے جس کے لئے رواں مالی سال میں60 کروڑ50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے40 کروڑ روپے کی رقم اب تک جاری کی جاچکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک ارب54 کروڑ38 لاکھ روپے جو سکیموں کے لئے جاری کئے گئے ہیں تو کیا یہ سکیمیں محکموں نے بنائی ہیں یا وہاں کے representatives نے بنائی ہیں جس کی مد میں یہ پیسے لئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سکیمیں ہر محکمے نے بنائی ہیں جس محکمے کی مختص تھیں۔اگر اس کی تفصیل ان کے پاس نہیں ہے تو میں سردار صاحب کو تفصیل دینے کو تیار ہوں جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی نکاس، لوکل گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ڈویلپمنٹ پیکیج، شاہرات، محکمہ انہار، سرکاری عمارات، شہری ترقی اور جنگلی حیات تقریباً ہر ڈیپارٹمنٹ کی سکیمیں ہیں۔ میرے پاس ان سکیموں کی تفصیل بھی ہے اگر سردار صاحب یہ لینا چاہیں گے تو میں انہیں یہ بھی دینے کو تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے اندر کسی ایم پی اے نے کوئی سکیم نہیں دی میرا سوال صرف یہ ہے کہ اگر یہ سکیمیں محکموں نے دی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ایم پی ایز نے نہیں دیں تو کیا اس میں ہاں یا ناں میں بتا سکیں گے؟ یعنی یہ سکیمیں صرف محکموں نے دی ہیں اور ایم پی ایز اس میں involve نہیں تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کیا یہ محکموں نے ڈیمانڈ کی تھیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پچھلی بحث بھی اسی پر ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ یہ ذرا ٹھیک طرح سے سوچ کر جواب دیں کیونکہ محکمے نے پہلے deny کر دیا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں مانگا۔ یہ ذرا clear کر دیں پھر میں آپ سے مزید سوال کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے اور انہوں نے جس کی ساری لسٹ بھی پڑھ کر سنائی ہے کہ متعلقہ محکموں نے یہ سکیمیں تیار کیں اور یہ پیسے لگے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان سکیموں میں کسی ضلع یا ضلع قصور کے کسی ایم پی اے کی involvement تھی یا نہیں تھی یا یہ سب کچھ محکموں نے اپنی سوچ اور فہم کے مطابق یہ سکیمیں بنائی ہیں؟ یہ میرا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں request یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں سوال کیا ہے کہ مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور دسمبر 2013 تک کتنی رقم جاری کی گئی؟ ہم نے اس کا جواب ان کو دیا ہے اور اسی سوال کے جز (ب) میں انہوں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ اے ڈی پی کی رقم کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی تو یہ ان کے اپنے سوال میں ہے کہ یہ اے ڈی پی کی رقم خرچ ہوئی تو اس میں ایم پی ایز اور ایم این ایز کا ذکر کہیں نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ محکموں نے خود کچھ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ محکموں نے ہی کیا ہے اور اے ڈی پی محکمے ہی بناتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محکموں نے ہی کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! مذکورہ اے ڈی پی میں رقم سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی نکاس۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے پڑھ لیا کہ محکموں نے کر دیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس میں آپ کا سوال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات(ملک احمد کریم قصور لنگڑیال):جناب سپیکر! ایم پی ایز اور ایم این ایز خود بناتے تو نہیں ہیں،ان کی طرف سے نشاندہی ہوتی ہے۔یہ سکیمیں بناتے ہی محکمے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب!اگر آپ کے notice میں ایسی کوئی بات ہے تو آپ بھی نشاندہی کر سکتے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!بات تو آپ کے درمیان میں ہو رہی ہے آپ مجھے موقع دیں تو میں بتاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!انہوں نے کہہ دیا کہ محکموں نے کیا ہے مگر ایسی بات نہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:ہاں جی!

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!یہ اس کی تفصیل ہے،سوال نمبر 3711 ہے،اس کی تفصیل کے اندر 4518 اس کا سیریل نمبر ہے اور میں پڑھ کر سناؤں گا۔Development schemes to be identified by MPA PP-181 in district Kasur. انہوں نے پچھلے سوال میں categorically یہ کہا ہے کہ ہم نے کسی (ن) لیگ کے یا کسی اور ایم پی اے یا ایم این اے سے کسی قسم کی کوئی سکیم نہیں لی تو پھر یہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:نہیں،اس میں انہوں نے کہا ہے کہ دو دو کروڑ روپے باقاعدہ specify کر کے ایم پی اے اور ایم این اے سے۔۔۔(قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب!میری بات سنیں کہ قصور آپ کا بھی ضلع ہے،آپ کوئی سکیم identified کرتے ہیں،کوئی بھی سکیم جو وہاں پر بنتی ہے آپ کا بھی حق بنتا ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ scheme public interest میں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔اگلی بات یہ ہے کہ پچھلے سوال کا جواب انہوں نے غلط دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں یہ کہا گیا تھا کہ دو، دو کروڑ روپے کی سکیمیں ان سے باقاعدہ طور پر مانگی گئی ہیں لیکن وہ اس سے deny کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پچھلے جواب کے اندر انہوں نے کہا ہے کہ سکیمیں نہیں مانگی گئیں، اب یہ تو بات کو گھمانے والی بات ہے، اصل بات کا آپ کو بھی پتا ہے کہ یہ ایسے ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں کہا کہ ایم پی اے، ایم این اے نے ان سکیموں کو بنایا ہے، اس کو disburse کیا ہے اس کی اے ڈی پی بنائی ہے یا اس کو execute کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایم پی اے، ایم این اے کا تو کام ہی نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! identification کی بات ہے، پچھلا سوال یہ تھا کہ ایم پی اے، ایم این اے سکیمیں دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ تو پھر آپ بھی کر سکتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہمیں پوچھتا کون ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جا کر بتائیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کیا بتائیں؟ ہمیں تو کوئی پوچھتا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب! پلیز مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں، آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پی پی۔180 کی کوئی ایک سکیم آپ نکال کر دے دیں میں آپ کا احسان مند ہوں گا، پھر آپ کیسے یہ بات کہہ سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پہلے ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں بات وہ سنوں جو سمجھ میں آئے، آپ مجھے پی پی۔180 کی کوئی ایک سکیم نکال کر دکھا دیں۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ قصور کی جتنی بھی سکیمیں ہیں، قصور سردار صاحب کا ضلع ہے اور ان کو پتا بھی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ غلط بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا غلط بتا دیا ہے، کیا یہ سکیمیں جاری نہیں ہوئیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرے حلقے میں کون سی سکیم جاری ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ حلقے کی بات نہ کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں تو اس کی بات کیوں نہ کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! قصور آپ کا ڈسٹرکٹ ہے، یا تو آپ deny کریں کہ قصور میں کام نہیں ہو رہا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہی تو آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کام نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جو سوال میرے معزز دوست کر رہے ہیں وہ ADP کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ جہاں تک ADP کا سوال ہے یہ محکمے بناتے ہیں execute محکمے ہی کرتے ہیں۔ اب معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ یہ کام میرے حلقہ میں نہیں ہو رہا، یہ تو کوئی سوال نہیں ہے۔ اگر ان کے حلقے میں سکول کی ضرورت نہیں ہے تو کیا وہ ضرور بننا چاہئے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں کچھ عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبر ابھی اپنی بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وہ بھی میرے ضلع سے ہیں اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان پھر آپ اپنا سوال کر لیں اور یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہی محکمے جو ان منصوبوں کی execution اور planning کرتے ہیں اس کی ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔ بڑا اچھا مفصل جواب ہے، اسی سوال کے جواب میں ایک لوکل گورنمنٹ کی مد ہے، اس مد میں 222 ملین کی ایک رقم مختص کی گئی ہے اور 13-2012 میں اس کی تفصیل نہیں تھی۔ 14-2013 کے مالی سال کے اندر لوکل گورنمنٹ کو ایک روپیہ بھی disburse نہیں کیا گیا حالانکہ Local Government is the backbone of the governance. جس کو ہم مقامی حکومتیں کہتے ہیں اس کو ایک روپیہ بھی release نہیں کیا گیا۔ شہری ترقی کے لئے 170 ملین کی allocation ہوئی ہے لیکن disburse ایک روپیہ بھی نہیں ہوا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ضلع قصور کو مقامی حکومتوں کی مد اور شہری ترقی کی مد کے اندر پیسے دینا کس کی صوابدید تھی اور کس کا فیصلہ تھا؟ وزیر اعلیٰ نے تو اپنا وژن دے دیا، اس کے مطابق پیسے بھی رکھے گئے لیکن ان کو disburse کیوں نہیں کیا گیا، ان کو کہاں روکا گیا اور کہاں پر bottleneck ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ اس پر apprise کریں کہ 222 ملین کی allocation ہوئی ہے لیکن disbursement صفر ہوئی ہے۔ مہربانی فرما کر اس پر ایوان کو apprise کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ نے ان محکمہ جات کو پیسے کیوں allocate نہیں کئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم نے تو allocation کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محکمہ پی اینڈ ڈی نے تو allocation کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس اگر جواب نہیں ہے تو I would submit آپ مہربانی فرما کر ان کو حکم کریں کہ آپ تک کاپی پہنچا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Disburse کرنا اب ان کی ذمہ داری تو نہیں بنتی ہے، انہوں نے تو پیسے allocate کر دیئے ہیں، اب ان سے کیا سوال کرنا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہہ دیں کہ یہ میرے متعلقہ نہیں ہے تو میں خاموشی سے بیٹھ جاؤں گا، میں تو اس پر کوئی لمبی بات ہی نہیں کروں گا کیونکہ انہوں نے تو بتا دیا کہ انہوں نے funds allocate کر دیئے ہیں اگر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی 222 ملین رقم دسمبر

2013تک جاری کرتا لیکن جبzero percent disbursementہے توGovernance then is somewhere?

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اگلا سوال۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!اس سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے پیسے دے دیئے ہیں اب ان کوdisburseکرنا متعلقہ محکموں کا کام ہے، جس محکمے کے خلاف بھی آپ نے یا ملک صاحب نے بات کرنی ہے، سوال دیں یا قرارداد دے دیں محکمہ اس کا یہاں پر جواب دے گا کیونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی تو پیسے دے رہا ہے اگر ان کی طرف سے کوئیnegligenceہے تو آپ وہ بتادیں۔اس کا میں ان سے پوچھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی یہ فرمارہے تھے کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کی کوئی تجویز نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ محکمہ نے بنایا ہے۔میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ضلع قصور کی بات نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب میں گرانٹ، منصوبہ اور تجویز منصوبہ فلاں ایم پی اے کے جو بورڈ لگے ہوئے ہیں، کیا ان کی ان پر نظر پڑی ہے کیا انہوں نے دیکھے ہیں پورے پنجاب میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں اس کی وضاحت کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر!ہر اس حلقے میں جہاں پر کام ہو رہا ہے اگر نشاندہی کے لئے ان کا نام لگ گیا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔بورڈ اس لئے نہیں لگے ہوتے کہ یہ سکیم اس ایم پی اے نے بنائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں قاضی صاحب کے حلقے سے بھی گزرا ہوں ماشاءاللہ کافی زیادہ بورڈ قاضی احمد سعید صاحب کے نام کے بھی لگے ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر2501ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کی طرف سےrequestآئی تھی لہذا ان کے سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3712 ڈاکٹر محمد افضل صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ تحسین فواد صاحبہ کی طرف سے ہے۔جی، محترمہ تحسین فواد صاحبہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر!سوال نمبر2586ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صدر راولپنڈی تا اسلام آباد چلنے والی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2586: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صدر راولپنڈی تا اسلام آباد کتنی گاڑیاں چلتی ہیں اور یہ فاصلہ کتنے کلو میٹر ہے؟

(ب) اس روٹ کا حکومت کی طرف سے مقرر کرایہ نامہ کی نقل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقررہ کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں؟

(د) سال 2013 کے دوران کتنی گاڑیوں کے چالان مقررہ کرایہ سے زیادہ وصول کرنے پر کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) صدر راولپنڈی تا اسلام آباد ٹوٹل 515 گاڑیاں جو تمام پندرہ سیٹر ویگنیں ہیں چلتی ہیں اور یہ فاصلہ 23.1 کلو میٹر ہے

(ب) اس روٹ کا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کرایہ نامہ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں۔

(د) سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پرمٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقررہ کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں! میں یہ گزارش کروں گی کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ جہاں کہیں بھی ان کا داؤ لگتا ہے وہ ان سے زیادہ پیسے لے لیتے ہیں، محکمہ کا جواب غلط ہے۔ اس کے علاوہ جز (د) میں پوچھا تھا کہ سال 2013 کے دوران کتنی گاڑیوں کے چالان مقررہ کرایہ سے زیادہ وصول کرنے پر کئے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پرمٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ٹریفک چیکنگ کی

کیٹیگری علیحدہ ہے، روٹ پرمٹ کی کیٹیگری علیحدہ ہے اور فٹنس سرٹیفکیٹ کی کیٹیگری علیحدہ ہے۔ کرایہ پر انہوں نے کتنے چالان کئے ہیں اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جب سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی آئی، اس وقت کرایوں کا تعین کیا گیا ہے اور daily basis پر ان کو چیک کیا جاتا ہے، ان کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جہاں تک میری بہن کی بات کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ راولپنڈی شہر میں 13-2012 کے دوران 216 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔ میری بہن نے کہا ہے کہ دھوئیں والی گاڑیوں کی بات کرتے ہیں چالان والی بات نہیں کرتے لیکن مزید برآں اس عرصہ کے دوران ہر قسم کی چیکنگ کی گئی جس میں violation بھی شامل ہے اور اس عرصہ میں بارہ ہزار سات سو چالان کئے گئے ہیں اور اس مد میں 39 لاکھ 50 ہزار 2 سو روپے کا جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ 14-2013 میں پٹرول کی قیمت کیا تھی اور آج کیا ہے؟ ان کو اپنے محکمہ پر check and balance رکھنا چاہئے محکمہ نے جواب صحیح نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں جناب پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ جب کرایہ طے کرتا ہے، اس کے مطابق نان ڈیزل 89 پیسا فی کلو میٹر اور پانچ سے سات فیصد آپ اس میں اے سی کا چارج کرتے ہیں۔ کیا پنجاب میں چلنے والی ڈائیو بس سروس پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے فیصلے سے مستثنیٰ ہے؟ انہوں نے تو اپنا کرایہ کسی بھی جگہ پر گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق کم نہیں کیا۔ ایک عام سواری اے سی بس کا کرایہ اسلام آباد، لاہور یا ڈی جی خان سے لاہور کا کرایہ 750 روپے دے کر جاتی ہے جبکہ ڈائیو بس سروس 1250 روپے 1600 روپے اور 1800 چارج کرتی ہے جبکہ اس کو حکومت نے سرکاری جگہیں priority basis پر اور lease پر دی ہوئی ہیں۔ کیا ڈائیو بس سروس آپ کی provision میں نہیں آتی اور اس کے کرائے کم کرنے کے لئے آپ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے خود ہی یہ بات کی ہے کہ Non AC گاڑیوں کا 7 فیصد اور AC گاڑیوں کا 6 فیصد۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! PTA کا Non AC بس کے کرائے کا ریٹ 79 پیسے فی کلو میٹر ہے اور آپ نے ائر کنڈیشنڈ بسوں کا کرایہ 5 سے 7 فیصد کم کیا ہے۔ اگر آپ پانچ سے سات فیصد count کریں تو پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں تین ٹائم گورنمنٹ نے کمی کی ہے۔ ڈیزل تقریباً 28/27 روپے فی لٹر less ہوا ہے اور پٹرول 40/30 روپے فی لٹر کے قریب less ہوا ہے لیکن ابھی تک ٹرانسپورٹ اتھارٹیز ان کرایوں پر completely implement نہیں کرا سکیں۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا ڈائیو و بس سروس پنجاب گورنمنٹ کی provision میں نہیں آتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! تین دفعہ پٹرول، ڈیزل وغیرہ کے ریٹ میں کمی آئی ہے اور کرایوں میں بھی تین دفعہ چھ سات فیصد کمی آئی ہے۔ ابھی تک کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی اگر کوئی شکایت ہے تو ہم اسے چیک کریں گے اور اس پر action بھی لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈائیو و بس سروس کے حوالے سے بتائیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! اگر کرائے میں کمی کی گئی ہے تو وہ صرف 10 روپے ہے۔ 1100 روپے کرایہ تھا تو اس میں صرف 10 روپے کی کمی کی گئی ہے۔ پٹرول و ڈیزل کی تین دفعہ قیمت کم ہوئی ہے لیکن کرایوں میں صرف 10 روپے کمی کی گئی ہے۔ ہمارے ڈیرہ غازی خان کے لئے ڈائیو و کی پرانی بسیں بھیجی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! چھوڑیں، یہ کوئی بات نہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اس پر کافی بحث ہو گئی ہے آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے انتہائی غیر ذمہ داری اور دیدہ دلیری سے اتنا غلط جواب دیا ہے جسے انگلش میں white lie کہتے ہیں۔ میرے ساتھ میرے بھائی مختلف حلقوں سے آئے ہیں، corridors میں بھی بیٹھے ہیں ہمارے ایک محترم بڑے قابل احترام سابقا ایم این اے صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ یہ جواب کیا دے رہے ہیں"جی ہاں!یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں۔ خدا کا خوف کریں اتنا جھوٹ ؟What is this nonsense?کہ یہ ایسے ہی جواب دے دیتے ہیں جو دل میں آیا وہ کہہ دیا?Are we fool

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب!آپ اس طرح نہ کریں میں آپ کو floor دے رہا ہوں اور آپ اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں ضمنی سوال پر ہی آ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں نے یہی عرض کیا ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط جواب آیا ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ ان سے جواب تو لے لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ساتھ ہی اکٹھا جواب آ جائے گا۔ پہلے میری عرض تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!They look at the efficiency میں چاہتا ہوں کہ یہ سارا ایوان توجہ سے دیکھے کہ سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پرمٹس، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے ہیں، 365 دن ہوتے ہیں اور 545 چالان کئے گئے ہیں look at the enforcement of the law

جناب قائم مقام سپیکر: ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آگے بھی دیکھ لیں کہ روٹ پرمٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس، وہ جو چالان کرتے ہیں ان میں ڈرائیونگ لائسنس، over speeding اور باقی ساری چیزیں بھی آ جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ ان سے جواب لے لیں گے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات سنیں! میں یہ کہتا ہوں کہ ایک تو ذمہ داری fix کی جائے کہ یہ broad daylight کی طرح ہے ہر شخص کو پتا ہے کہ overcharging ہو رہی ہے۔ میں نے اس پر تحریک التوائے کار بھی دی تھی لیکن جب جناب سپیکر کی نظر پڑی تو انہوں نے اسے allow نہیں کیا مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے کس قانون کے تحت وہ allow نہیں کیا۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی responsibility fix کی جائے کہ انہوں نے ایوان کے سامنے [****] کیوں بولا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب ان سے جواب لیں گے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی، جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: غیر پارلیمانی کا لفظ کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ 545 چالان کئے گئے ہیں اس کے علاوہ میں نے مزید عرض کیا ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے 216 چالان اور دیگر جرائم میں بھی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جس سے 12768 چالان کئے گئے ہیں جن کی مد میں 39 لاکھ 50 ہزار 200 روپیہ جرمانہ بھی ہوا ہے یہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اور میں آپ کو اس کی کاپی بھی دے دوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): ایوان میں جو [****] بولا گیا ہے اس کی responsibility fix کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع چنیوٹ: چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر ائر کنڈیشن بس سروس شروع کرنے کی تفصیلات

*2292: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے چنیوٹ کے دورہ کے دوران چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر بڑھتے ہوئے رش کی بناء پر ائر کنڈیشن بس سروس چلانے کا وعدہ فرمایا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں لوگ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر سفر کرتے ہیں اور شام کے وقت خصوصاً جب چنیوٹ کی طرف واپسی کرنی ہوتی ہے تو ٹرانسپورٹ کی کمی کے باعث لوگ بسوں کی چھتوں، ٹرکوں، ٹرالیوں اور رکشاؤں پر چڑھ کر سردی اور گرمی کے سخت موسموں میں یہ تکلیف دہ سفر طے کرتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر ائر کنڈیشن بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر ائر کنڈیشن بس سروس چلانے پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے بلکہ فیصل آباد سے چنیوٹ روڈ پر سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بنوں وغیرہ کے اضلاع کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ براستہ چنیوٹ چل رہی ہے اور روزانہ رات گئے تک مسافروں کو سفری

سہولیات مہیا کرنے کے لئے ویگن سروس بھی میسر ہے البتہ شام کے بعد سواریوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے فیصل آباد کے اڈا جات سے گاڑیوں کے چلنے کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی ٹرانسپورٹر چنیوٹ سے فیصل آباد روٹ پر ائر کنڈیشن بس سروس legal formalities پوری کرنے کے بعد چلا سکتا ہے۔

صوبہ میں لوڈ گاڑی کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*2293: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرب امارات میں یہ قانون موجود ہے کہ لوڈ گاڑی دوسری گاڑی کو کراس نہیں کر سکتی بلکہ ہر لوڈ گاڑی کے ڈرائیور کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی باری پر ہی گاڑی لے جائے جس کی وجہ سے وہاں پر ایکسیڈنٹ کی شرح بہت کم ہے اور یہ ایک کامیاب قانون ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کم از کم اپنے صوبہ میں یہ قانون نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) باقاعدہ معلوم کرنے پر یہ بات علم میں آئی ہے کہ عرب امارات میں اس قسم کا کوئی قانون نہ ہے۔

تاہم کچھ مخصوص سڑکوں پر یا علاقوں میں یا مخصوص حدود میں اوور ٹیکنگ پر پابندی لگائی جا سکتی یا لگائی جاتی ہے اور ایسی صورت میں نمایاں جگہوں پر سائن بورڈز کا لگایا جانا بھی ضروری ہے۔

(ب) موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 75 میں باقاعدہ طور پر اوپر دی گئی وضاحت کے مطابق provision موجود ہے اور اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

بسوں کی طرح ویگنوں میں بھی خواتین کے لئے زیادہ سیٹیں مختص کرنے کی تفصیلات

*2336: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پبلک ٹرانسپورٹ میں کون کون سی گاڑیاں شامل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صرف بسوں میں ہی خواتین کے لئے الگ حصہ مختص کیا ہوا ہے لیکن مزدا اور ویگنوں میں خواتین کو بٹھانے کے لئے صرف دو چار سیٹیں ہی ہیں جس کی وجہ سے خواتین کو سفر کرتے ہوئے کافی پریشانی کا سامنا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت بس کی طرز پر ویگنوں اور مزدا میں بھی خواتین کے لئے زیادہ سیٹیں مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موٹر وہیکل رولز 1965 اور موٹر وہیکل آرڈیننس 1969 کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ میں تمام ایسی گاڑیاں شامل ہیں جو کرایہ یا reward پر مسافر اٹھانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں اس میں موٹر کیب، کنٹریکٹ کیرج اور سٹیج کیرج شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے اربن بسوں میں نشستوں کی مقرر شدہ تعداد 39 ہے ان میں سے علیحدہ کیبن میں خواتین مسافروں کے لئے 11 نشستیں مخصوص ہیں اور اتنی ہی تعداد میں مسافر خواتین کھڑے ہو کر بڑی آسانی سے سفر کر سکتی ہیں۔

(ج) چونکہ ویگنوں اور مزدا کی ساخت ہی ایسی بنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ویگن کی فرنٹ سیٹ پر دو مسافر خواتین اور مزدا کی فرنٹ سیٹ پر تین سے پانچ مسافر خواتین سفر کر سکتی ہیں۔

حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں میں وقتاً فوقتاً مسافر خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس کا آغاز کیا تھا لیکن ان مخصوص بسوں میں خواتین مسافروں کی تعداد نشستوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم تھی جو کہ مالی خسارے کا سبب بن رہی تھی۔ البتہ اس وقت بھی چند (pink) کلر کی بسیں خواتین مسافروں کے لئے رش کے اوقات میں چلائی جا رہی ہیں مزید برآں حکومت پنجاب ٹرانسپورٹ کے شعبہ خصوصاً اربن ایریاز میں جدید ماڈل، معیاری اور آرام دہ بسوں کے لئے کوشاں ہے تاکہ پنجاب کے بڑے شہروں میں معیاری بس سروس کی سہولت میسر ہونے سے ٹرانسپورٹ کے درپیش مسائل کو کم کرنے میں مدد مل سکے۔

بہاولپور: سال 14-2013 کے اے ڈی پی میں مختص رقم اور خرچ کی تفصیلات

*3712: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بجٹ مالی سال 14۔2013 میں بہاولپور ڈویژن کے لئے اے ڈی پی میں کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی، ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ مالی سال میں بہاولپور ڈویژن میں کوئی نئے میگا پراجیکٹس منظور کئے گئے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو ان میں سے کن میگا پراجیکٹس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 14۔2013 کے صوبائی بجٹ میں بہاولپور ڈویژن کے لئے 10۔ارب 12 کروڑ 94 لاکھ روپے کی رقم 273 سکیموں کے لئے مختص کی گئی ہے مذکورہ اے ڈی پی میں مختص شدہ رقوم سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی و نکاسی آب، انہار، زراعت، سرکاری عمارات، حیوانات، لائیو سٹاک، جنگلی حیات، انرجی، صنعت، سیاحت، آرکیالوجی، علاقائی ترقی، شاہرات، لوکل گورنمنٹ، شہری ترقی، انسانی حقوق و اقلیتی امور اور کم آمدنی مکانات سے متعلقہ سکیموں پر خرچ کی جائیں گی۔ ضلع وار منصوبوں کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مالی سال 14۔2013 کے لئے ایک نیا میگا پراجیکٹ "بہاولپور – حاصل پور روڈ از کلو میٹر 14.00 تا قائداعظم سولر پارک لال سوہانرا براستہ چک نمبر 5/BC کی تعمیر" شروع کیا گیا ہے جس کی تکمیل کے لئے 44 کروڑ 60 لاکھ روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب میٹرو بس سروس کی تفصیلات

*3174: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی صرف لاہور میں بسیں چلا رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر اس کا نام پنجاب میٹرو بس اتھارٹی رکھنے کی وجوہات کیا ہیں، اس کے نام کی منظوری کس نے کب دی تھی؟

(ج) اگر یہ صرف لاہور میں بسیں چل رہی ہیں تو صوبہ کی 90 سے 95 فیصد آبادی کا بجٹ اس اتھارٹی پر کس بناء پر خرچ کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا نام تبدیل کر کے اسے لاہور میٹرو بس اتھارٹی رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس وقت صرف لاہور میں بسیں چلا رہی ہے۔

(ب) میٹرو بس اتھارٹی، دی پنجاب میٹرو بس اتھارٹی ایکٹ 2012 کے تحت کام کر رہی ہے جس کی منظوری نوٹیفکیشن 14۔نومبر 2013 کو پنجاب گزٹ میں ہوئی تھی اس ایکٹ کے تحت میٹرو بس اتھارٹی کا دائرہ کار پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک محیط ہے۔

(ج) میٹرو بس اتھارٹی کا دائرہ کار پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک محیط ہے۔ لاہور کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد، میں حکومت جلد ہی تعمیراتی کام کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے اس کے علاوہ ملتان اور فیصل آباد میں بھی میٹرو بس کی feasibility کا کام جاری ہے۔

(د) جز (ب و ج) کے جواب کی روشنی میں جز (د) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

سال 13۔2012 پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3175: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 13۔2012 کے دوران پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو 1125 ملین روپے فراہم کئے گئے تھے کیا اس اتھارٹی کو یہ رقم سالانہ بجٹ میں یا ضمنی بجٹ میں رقم فراہم کی گئی، اس بجٹ کی منظوری صوبائی اسمبلی پنجاب کے کس اجلاس میں لی گئی؟

(ب) اس رقم سے کیا کیا کہاں کہاں سے خرید کیا گیا، اس کی تفصیل بتائیں؟

(ج) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی نے لاہور میں کس کس روٹ پر کتنی کتنی بسیں چلائی ہیں؟

(د) اس وقت ان بسوں سے لاہور کی کتنے فیصد آبادی مستفید ہو رہی ہے؟

(ہ) پنجاب کی عوام کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو 13۔2012 میں ضمنی بجٹ گرانٹ کے تحت 1125 ملین روپے فراہم کئے گئے سوال کے نشان زدہ حصہ کی وضاحت محکمہ خزانہ پنجاب سے متعلقہ ہے۔

(ب) بجٹ گرانٹ 13۔2012 میں سے کی گئی ادائیگیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس وقت اپنے کوریڈور میں 64 بسیں چلا رہی ہے۔ کوریڈور گجومتہ سے شاہدرہ تک ہے اور اس کی لمبائی 27 کلو میٹر ہے۔

(د) جنوری 2014 میں میٹرو بس سروس پر روزانہ مسافروں کی تعداد اوسطاً 138,636 تھی۔ پنجاب ڈویلپمنٹ سٹیٹسٹکس 2013 کے مطابق لاہور شہر کی آبادی 7,031,000 ہے۔ اس لحاظ سے لاہور کی 1.97 فیصد آبادی روزانہ اس سروس سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ہ) پنجاب کی عوام کو اس سے بے شمار فوائد حاصل ہو رہے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مسافروں کے لئے بلا امتیاز، معیاری، محفوظ اور آرام دہ سفر۔
2۔ سفری وقت کی بچت۔
3۔ گاڑی آپریٹنگ لاگت کی بچت۔

لاہور: میٹرو بس روٹ پر چلنے والی بسوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3199: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس لاہور کے روٹ پر کتنی بسیں چل رہی ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) میٹرو بس کی قیمت کیا ہے اب تک خریدی گئی بسوں کی کل قیمت کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مزید میٹرو بسیں خرید رہی ہے ان کی تعداد کتنی ہے اور ان پر کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میٹرو بس لاہور کے روٹ پر اس وقت 64 بسیں چل رہی ہیں۔

(ب) میٹرو بسیں ایک پرائیویٹ ترک کمپنی (پلیٹ فارم) کی ملکیت ہیں۔ جس کو پنجاب میٹرو بس اتھارٹی (PMA) کی جانب سے فی کلو میٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی 360 روپے فی کلو میٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت مزید میٹرو بسیں خرید رہی ہے۔

لاہور: میٹرو بس سروس کے منصوبہ پر آنے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*3200: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہوا؟

(ب) میٹرو بس کا ٹریک کتنے کلو میٹر تعمیر ہوا اور اس پر کل کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں میٹرو بس سروس کا آغاز 10۔فروری 2013 میں ہوا چونکہ اس منصوبہ کے تعمیراتی کام کی ذمہ دار TEPA ہے لہذا اس سے متعلقہ تمام معلومات TEPA سے لی جائیں۔

(ب) میٹرو بس کے ٹریک کی لمبائی 27 کلو میٹر ہے اور اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تقریباً 30۔ارب روپے کی لاگت آئی۔اس منصوبہ کے تعمیراتی کام کی ذمہ دار TEPA ہے لہذا مزید تفصیلات TEPA سے لی جائیں۔

لاہور: پسنجر ٹرین چلانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4023: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت لاہور میں موجودہ کینال پر لاہور کینال پسنجر ٹرین چلانے کا منصوبہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے PC-I تیار کر لیا گیا ہے نیز یہ منصوبہ کب شروع کیا جائے گا اور کب اور کتنی مدت میں تکمیل ہونے کے بعد عوام کے لئے کھول دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ کینال پر Monorail چلانے کا منصوبہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کے زیر غور ہے۔

(ب) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس منصوبے کی feasibility study کروانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔اس منصوبے پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ feasibility study کی تکمیل کے بعد کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی: میٹرو بس سروس کے لئے مری روڈ سے متعلقہ تفصیلات

29: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) میٹرو بس سروس کے لئے مری روڈ کو کتنا کھلا کیا جارہا ہے ؟

(ب) جن مالکان کی جائیداد کو acquire کیا جائے گا ان کو کس ریٹ پر پیمنٹ کی جارہی ہے ؟

(ج) میٹرو بس سروس منصوبہ پر کل کتنا خرچہ آئے گا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میٹرو بس کے لئے مری روڈ کو کھلا نہیں کیا جارہا۔مری روڈ کے درمیان موجود median کو میٹرو بس کے elevated structure کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

(ب) میٹرو بس سٹیشنز کے لئے کچھ مخصوص جگہوں پر زمین کو acquire کیا جارہا ہے۔جائیداد کے مالکان کو ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کی منظور شدہ قیمت کے مطابق پیمنٹ کی جائے گی compulsory acquisition charges 15 percent اور disturbance allowance بھی ادا کیا جائے گا۔

(ج) میٹرو بس منصوبے پر 39.37۔ارب روپے خرچ ہوں گے راولپنڈی کے 8.6 کلو میٹر حصے پر 19.47۔ارب روپے جبکہ اسلام آباد کے 13.9 کلو میٹر حصے پر 19.90۔ارب روپے خرچ ہوں گے۔عام ٹریفک کے لئے پشاور موڑ انٹرچینج کی تعمیر پر 4.94۔ارب روپے اضافی خرچ ہوں گے۔

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

207: **ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے ؟

(ب) ان اداروں کے پاس محکمہ کی کتنی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کام کیا گیا۔ 14۔2013اور15۔2014کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے جس کا قیام1999 میں عمل میں آیا۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں آئی ٹی کو فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ کے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے۔

ترقیاتی منصوبے	120	ملازمین
غیر ترقیاتی منصوبے	130	ملازمین
ضلعی دفاتر میں	04	ملازمین

(ب) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے ادارے کے پاس مختلف منصوبہ جات کی مد میں کل اٹھارہ گاڑیاں ہیں جو آئی ٹی کے فروغ کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوآرڈینیشن کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔

(ج) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب چودھری محمد اقبال مجلس استحقاقات کے بارے رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال14-2013 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

" تحریک استحقاق نمبر 9 بابت سال2013، تحاریک استحقاق نمبر 7,23,24, 28,29,30 اور تحریک استحقاق نمبر 35 بابت سال2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب میجر (ریٹائرڈ) محسن نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا نام میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Sorry معین صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں

Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.
(Bill No. 33 of 2014.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب چودھری محمد اکرم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون NURانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2014،
مسودہ قانون نصاب تعلیم پنجاب اور ٹیکسٹ بک بورڈ2014کے بارے
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں

The NUR International University Lahore Bill 2014 (Bill No. 25 of 2014) and the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2014 (Bill No. 26 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی2014کے بارے
مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں

The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014. (Bill No 31 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب عضنفر عباس چھینہ صاحب!

ڈی سی او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویّہ

جناب عضنفر عباس چھینہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 7۔جنوری2015 کو تقریباً12.30 بجے دوپہر ڈی سی او بھکر (زمان وٹو صاحب) کو پبلک کے کام کے لئے فون کیا لیکن وہ میری بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے تو میں نے ان سے کہا کہ میرا فرض ہے کہ میں عوام کے مسائل اور ان کی مشکلات آپ تک پہنچاؤں اور حل کراؤں۔ میری اس بات پر ڈی سی او کے لہجے میں تلخی آرہی تھی جب میں نے بار بار کہا کہ آپ مہربانی کر کے غریب عوام کو بھی اہمیت دیں اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں تو ڈی سی او نے طنزاً کہا کہ میں یہ کام کر کے آرڈر آپ کے گھر پہنچادوں گا اور ساتھ ہی میرا ٹیلی فون بند کر دیا۔ میں اس کے بعد بھی اسے ٹیلیفون کرتا رہا لیکن موصوف نے میرا ٹیلیفون attend کرنے کی زحمت نہ کی۔ مزید برآں میرے حلقہ میں بچیوں کے سکول میں بچیوں کی تعداد زیادہ ہے اور کمرے کم اور وہ معصوم بچیاں اس سردی میں بھی کھلے آسمان تلے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ میں نے ان معصوم بچیوں کے لئے حکومت سے ایک کمرہ منظور کرایا تھا لیکن مجھے اطلاع ملی کہ ڈی سی او نے اس کمرہ کی تعمیر رکوادی ہے تو میں نے تقریباً11:00 بجے ان کو ٹیلیفون کیا کہ یہ معصوم بچیاں سردی میں بھی باہر بیٹھنے پر مجبور ہیں آپ مہربانی کر کے یہ کمرہ تعمیر ہونے دیں جس پر موصوف کا لہجہ بلاوجہ انتہائی سخت ہو گیا اور اس نے مجھ سے انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی اور کہا کہ ضلع کا ڈی سی او میں ہوں اور مجھے پتا ہے کہ میں نے ضلع کس طرح چلانا ہے آپ مجھے dictate کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ نے کسی اتھارٹی سے میری شکایت کرنی ہے تو ضرور کریں اور ساتھ ہی فون بند کر دیا۔ ایک آفیسر جو عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ اور بے شمار مراعات لے رہا ہے جس کے فرائض میں شامل ہے کہ جب کوئی منتخب عوامی نمائندہ اس سے کسی عوامی مسئلے کے بارے میں بات کرے تو وہ اسے غور سے سنے اور اسے حل کرنے کی کوشش بھی کرے لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے کہ ڈی سی او موصوف نے اپنا motto بنایا ہوا ہے کہ صرف اور صرف منتخب ممبران اسمبلی کو ہی degrade کرنا ہے۔ ڈی سی او کے اس ہتک آمیز رویّہ

سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بادی النظر میں قابل احترام ممبر کی تحریک میں وزن معلوم ہوتا ہے لہذا میں یہ درخواست کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اسی ڈی سی او کے حوالے سے public interest میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ موصوف پہلے ضلع منڈی بہاؤالدین میں DCO رہ چکے ہیں۔ He is one of the most corrupt officer. میں دوسری بات on record لانا چاہتا ہوں کہ بیوروکریسی پر rely کرتے ہوئے ہم good governance کا خواب دیکھ رہے ہیں اگر یہ خواب ہم نے بیوروکریسی کے ذریعے ہی دیکھنا ہے تو خُدارا اس کو چھوڑ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات مکمل تو ہونے دیں۔ آپ بیوروکریسی کے متعلق بات ہی نہیں کرنے دیتے [**********] آپ ان کے متعلق بات تو کرنے دیں کہ وہ کیا چیز ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کارروائی سے غیر پارلیمانی الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے۔ [********]

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1222/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69رب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! نہری پانی کو فلٹر کر کے صاف پانی مہیا کرنے کی یہ سکیم محکمہ پنجاب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی اٹھائیس سال قبل 1986 میں بنائی گئی تھی۔ یہ سکیم محکمہ پنجاب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر سایہ چودہ سال تک تسلی بخش حالت میں چلتی رہی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق 2000 میں یہ واٹر سپلائی سکیم گاؤں کی User Committee کے سپرد کر دی گئی۔ بعد ازاں اس کے فلٹریشن پلانٹ میں نقائص آنے کی وجہ سے اور گاؤں میں سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے کی وجہ سے پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے تو ان وجوہات کی بناء پر یہ واٹر سپلائی سکیم 2008 میں بند ہو گئی۔ محکمہ کے فیلڈ سٹاف کی رپورٹ کے مطابق واٹر ورکس پر کسی کا قبضہ نہ ہے البتہ واٹر ورکس کے احاطہ میں گاؤں کے کچھ لوگوں نے مویشی باندھے ہوئے ہیں۔ موقع پر کسی کا قبضہ نہ ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کو از سر نو چلانے اور پائپوں کو مرمت کرنے کے لئے User Committee متعلقہ محکمہ سے رجوع کرے۔ انشاءاللہ User Committee کی خواہش اور رپورٹ کے مطابق اس کا تخمینہ لگوا کر اس کو از سر نو چالو کرنے کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے یہ سارا جواب سُن لیا ہے اور یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ اس واٹر سپلائی سکیم پر جانور باندھے ہوئے ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا اور کیا یہ اس کو فوری طور پر حل کرنے کے لئے کوئی direction دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے عرض کی ہے کہ وہاں پر کسی کا قبضہ نہیں۔ سر دست اس واٹر سپلائی سکیم سے User Committee فائدہ نہیں اُٹھا رہی اور گاؤں کے کچھ لوگوں نے وہاں پر چند مویشی باندھے ہوئے ہیں لیکن وہاں پر کسی کا قبضہ

نہیں ہے۔ان مویشیوں کو بھی وہاں سے اُٹھا دیا جائے گا۔اس حوالے سے User Committeeاپنی demandدے تو محکمہ حسب ضابطہ اس پر فوری کارروائی کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا مُفصل جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1230/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا تو میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو next weekتک کے لئے pendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو next weekتک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1246/14، چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری Interventional Cardiologist, California Heart and Vascular Clinic, USAنے2007 میں ایک Philips SC-4000انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ کو عطیہ کی تھی۔یہ مشین functional بنانے کے لئے ہسپتال انتظامیہ نے 01-03-2007 کو Citizen Health Community Boardنامی این جی او کو دی۔مذکورہ این جی او نے M/s Philipsسے اس مشین کو ٹھیک کرنے کے لئے رابطہ کیا جس کے انجینئرز نے کئی مرتبہ اس مشین کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی تاہم ناکامی کے بعد اسے ناکارہ قرار دے دیا لہذا مذکورہ این جی او نے 2011 میں اس پراجیکٹ پر کام روک دیا۔پھر ضلعی حکومت نے مذکورہ مشین کو ٹھیک کروانے کے لئے ڈی سی او گوجرانوالہ کی منظوری سے اخبار میں ٹینڈر اشتہار دیا جس پر مذکورہ مشین کو ٹھیک کرنے کا کنٹریکٹ M/s Zelin Medical Systems Peshawarکو دیا گیا۔مذکورہ کمپنی کے انجینئرز نے تفصیلی معائنہ کے بعد اس مشین کو Siemens Angiography Machine(old) سے

تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور مذکورہ Siemens Angiography Machine کو2014 میں چالو کیا۔ جس کا افتتاحAdvisor to Chief Minister Punjab on Health خواجہ سلمان رفیق نے 2014 میں کیا۔

جناب سپیکر!انجیو گرافی کی سہولت وہاں مہیا کر دی گئی البتہ پرنسپل، میڈیکل کالج گوجرانوالہ کی سرپرستی میں ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کارڈک سرجری کی سہولت چونکہ سردست گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں مہیا نہیں ہے اس لئے انجیو گرافی کی سہولت کو روک دیا جائے۔

جناب سپیکر!اس وقت انجیو گرافی یونٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں functional ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن کے رولز کی وجہ سے کام نہیں کر رہا۔تاہم یہاں یہ بتانا از حد ضروری ہے کہ انجیو گرافی کی سہولت کو مذکورہ ہسپتال سے ختم نہیں کیا گیا بلکہ کارڈ سرجری کی سہولت کی فراہمی تک روکا گیا ہے اور یہ مشین کسی بھی این جی او کو نہیں دی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1/15 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جائے۔آج اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آ گیا ہے لیکن میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب منگوانا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! حیرت ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جو جواب سردست آیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اور اس کی تفصیل منگوانا چاہتا ہوں۔آپ کی تحریک التوائے کار آئے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بڑے ٹھیک طریقے سے مطمئن کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

تحصیل سرگودھا و دیگر تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینیں من پسند افراد کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے پر دینے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 4۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینوں کی خاموش نیلامی کا انکشاف ہوا ہے۔ من پسند افراد کو ٹھیکہ جات کوڑیوں کے بھاؤ دیئے گئے اور اس کے لئے کوئی اشتہار اخبار میں نہیں دیا گیا۔ نیلامیوں کا از سر نو تعین کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے مالیت کی زمینوں کی انتہائی کم سطح پر نیلامیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ افسروں کی طرف سے من پسند ٹھیکیداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے دینے پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ نے اعتراض داخل کرتے ہوئے قیمتوں کا از سر نو تعین کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ مالی سال 15-2014 کے تحت سرگودھا سمیت مختلف تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی ملکیت کروڑوں روپے کی زمینیں حال ہی میں نیلامی کے ذریعے دی گئیں، نیلام کی گئی اراضی کی متعلقہ علاقے کی شرح پٹا مستاجری ارسال کی جائے جس کے بعد نیلامی کا از سر نو تعین کیا جائے گا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! محکمہ اوقاف (مسلم) پنجاب کے زیر انتظام و انصرام وقف زرعی اراضی پنجاب وقف پراپرٹیز (ایڈمنسٹریشن) رولز 2002 میں وضع کردہ قواعد و ضوابط اور طریق کار کے مطابق بذریعہ نیلام عام پٹا پر دی جاتی ہے۔ ہر سال نیلام ہونے والی وقف اراضیات کا شیڈول نیلام مرتب کرتے ہوئے کم از کم دو قومی اخبارات میں شائع کرایا جاتا ہے اور مقامی طور پر پمفلٹس کے ذریعہ وسیع تر مشتہری کرائی جاتی ہے۔ مقررہ تاریخ نیلام پر تشکیل شدہ نیلام کمیٹی جس میں نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور نمائندہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر بھی شامل ہوتے ہیں، کی نگرانی میں کارروائی نیلام عمل میں لائی جاتی ہے۔ روزنامہ "جہان پاکستان" میں ایک ایسی خبر شائع کی گئی جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہے کیونکہ جس تاریخ کو یہ خبر شائع کی گئی ہے ان

ایام میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ کی اسامی/پوسٹ خالی تھی اور حال ہی میں اس اسامی پر تعیناتی عمل میں لائی گئی۔ مالی سال 15-2014 کے لئے منعقد کی گئی کارروائی ہائے نیلام کی بابت کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی جس سے یہ ثابت ہو کہ کارروائی نیلام خفیہ رکھتے ہوئے من پسند افراد کو زمین ٹھیکہ پر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ مشتہری حسب ضابطہ دو اخبار میں کرائی جانی تھی وہ نہیں کرائی گئی لہذا میں اس میں عرض کروں گا کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ 15-11-2014 اور روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 23-02-2014 مشتہری منادی حسب ضابطہ کرائی گئی اور جتنی بھی نیلامی کی گئی ہے اس کا پورا ریکارڈ سابقہ سالوں کا بھی اور اس سال کا بھی میرے پاس ہے۔ چیمہ صاحب کو میں یہ ریکارڈ دکھا سکتا ہوں بے شک یہ میرے پاس آ جائیں۔ اس دفعہ ہم نے جو ٹھیکے دیئے ہیں بدستور 10 فیصد یا 15 فیصد کے اضافے کے درمیان ہے جبکہ کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور کسی من پسند شخص کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

برالہ برانچ کینال فیصل آباد میں ناقص مٹیریل کے استعمال سے 2۔ارب روپے کی کرپشن کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ آبپاشی پنجاب کے افسران 2۔ارب روپے سے زائد کی کرپشن میں ملوث اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے سرگرم ہو گئے۔ برالہ برانچ فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبے میں کرپشن کرنے والے افسران کے خلاف تین ماہ سے زائد کا وقت گزرنے کے باوجود کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے جبکہ افسران کی جانب سے برالہ برانچ کینال میں ناقص مٹیریل کے استعمال سے 2400 کیوسک پانی کے بہاؤ کے لئے تیار کی گئی نہر 1800 کیوسک پانی چھوڑنے پر ہی ٹوٹ گئی۔ محکمہ آبپاشی پنجاب ذرائع کے مطابق فیصل آباد زون میں بڑے

پیمانے پر کرپشن کا انکشاف ہوا تھا۔ محکمہ آبپاشی پنجاب فیصل آباد ڈرینج سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر نے ماہ ستمبر میں ایک انکوائری کا آغاز کیا جس میں ایگزیکٹو انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسر سمیت دیگر افسران سے پوچھ گچھ کی گئی جس کی انکوائری میں جواب دائر کیا کہ برالہ برانچ کینال میں پڑنے والا شگاف پورا کر لیا گیا۔ اس قسم کی کوئی کرپشن سامنے نہیں آئی کہ برالہ کینال میں پڑنے والا شگاف ناقص مٹیریل کے استعمال سے ہوا۔ نہر میں پانی کی گنجائش 2400 کیوسک تھی۔ تاہم نہر 1800 کیوسک پانی پر ٹوٹ گئی۔ انکوائری رپورٹ میں واضح ہے کہ منصوبے میں 2۔ارب 12 کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ برالہ برانچ اور اس سے نکلنے والی ڈسٹری بیوٹریز اور مائنرز پر بحالی کا کام (rehabilitating) ایل سی سی سسٹم پراجیکٹ پارٹ (بی) کے تحت کیا گیا۔ اس میں راجباہوں اور مائنرز کی لائننگ، جھالوں کی از سر نو تعمیر اور پشتے مضبوط کرنا شامل تھا جبکہ یہ درست نہ ہے کہ اس پر لگنے والی تقریباً 2۔ارب روپے سے زائد رقم کو خورد برد کیا گیا ہے۔ برالہ برانچ ہیڈ بچیانہ سے نکلتی ہے جس کی لمبائی تقریباً 162 کلو میٹر بنتی ہے جو کہ تحصیل جڑانوالہ، تاندلیانوالہ، سمندری، ضلع فیصل آباد، تحصیل کمالیہ، تحصیل پیر محل اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے۔ اس کے تمام حصہ جات میں دس مختلف contracts کے ذریعے درج بالا کاموں کو سال 2010 میں زیر نگرانی Punjab Irrigation Consultants (NDC & NESPAK) مکمل کر دیا گیا۔ برالہ برانچ مورخہ 09-05-2014 کو RD.54+000/L سے ٹوٹ گئی۔ نہر کے ٹوٹنے کی وجہ پشتوں کا کمزور ہونا یا ناقص مٹیریل کا استعمال نہ تھا بلکہ عملہ کی غفلت کی وجہ سے نہر برالہ برانچ میں شگاف پڑا جس کی تصدیق خود اس وقت تعینات ایگزیکٹو انجینئر برالہ ڈویژن نے اپنی تحریر میں کی جس میں لکھا کہ متعلقہ گیج ریڈرز نے کم پانی ہونے کی وجہ سے کراس ریگولیٹر RD.60+000 کو ملی بھگت سے بند کیا تھا تاکہ اوپر والے حصے سے نکلنے والی نہروں کو فائدہ پہنچ سکے اور اپنے حصے سے زائد پانی حاصل کر سکیں جس سے پانی کی سطح حد سے بڑھ گئی جو کہ rehabilitation والے کام کے level سے ابھی تک کم تھی کہ نہر ٹوٹ گئی۔ نہر ٹوٹنے کے ذمہ داران تین گیج ریڈرز کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی جنہیں مورخہ 07-08-2014 سے نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ جو probe report سپرنٹنڈنگ انجینئر ڈرینج سرکل فیصل آباد نے کی وہ اس کے متضاد ہے کیونکہ مذکورہ

افسر نے موقع ملاحظہ کیا اور نہ ہی کوئی جانچ پڑتال کی۔ اس میں جو بھی ڈیفالٹر پائے گئے اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ظاہر ہے کہ جو چیز اُن کو ڈیپارٹمنٹ نے دی ہو گی وہ بات کی ہے لیکن دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ نہر میں جو شگاف پڑا وہ عملے کی نااہلی کی وجہ سے پڑا تھا۔ ایک گیج ریڈر جو lower level کا سٹاف ہے کیا ہمیشہ اسی کی ہی نااہلی ہوتی ہے، کبھی سینئر سٹاف جو کروڑوں روپے مالیت کے ٹھیکہ جات دیتے ہیں، جو نگرانی کرتے ہیں جن میں ایکسیئن اور سپرنٹنڈنگ انجینئرز ہیں آج تک کبھی اُن کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی جبکہ ہمیشہ گیج ریڈر یا چھوٹے level کے بندوں پر ہی کارروائی ڈال دی جاتی ہے۔ بہر حال پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو کہا ہے اس سے میں مطمئن تو نہیں ہوں لیکن یہ چیز ضرور باور کرانا چاہتا ہوں کہ مجھے بھی ان محکمے کے افسران نے approach کیا ہے اور کل سے approach کر رہے ہیں کہ مہربانی کر کے اس کو press نہ کیجئے گا۔ میرا یہ قومی فریضہ بنتا ہے کہ کم از کم میں یہ بات اس ایوان میں بتاؤں کہ یہ کچھ ہوتا ہے، اصل چیز کو چھپانے کے لئے کس طرح جواب دے دیا جاتا ہے اور سارے کا سارا بوجھ چھوٹے عملے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ میں نے صرف آپ کی توجہ اس جانب دلوانی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

لاہور میں پلازوں اور شادی ہالوں کی تعمیر سے متعلقہ بلڈنگ By Laws پر عملدرآمد کروانے میں حکومت کی ناکامی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں حکومتی ادارے بلڈنگ بائی لاز کی پاسداری کروانے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز جان لیوا واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ٹاؤنز، ایل ڈی اے اور پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے بننے والی

بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سمیت دیگر ادارے شہر بھر میں پھیلی ہوئی بغیر نقشہ تعمیر عمارتوں کے خلاف کارروائی کرنے سے قاصر ہیں۔ بلڈنگ بائی لاز میں عمارت کی اونچائی اور بیسمنٹ، داخلی اور خارجی راستے، کمرشل کے لئے پارکنگ کی گنجائش سمیت دیگر اہم نکات پر غور کیا جاتا ہے جس میں محکمہ تحفظ ماحول، سول ڈیفنس، کمرشل زون کے لئے ٹریفک پولیس متعلقہ ادارہ ایل ڈی اے یا ٹاؤن سمیت دیگر متعلقہ اداروں سے این او سی لینا ہوتا ہے مگر ان تمام اداروں سے اجازت نامہ لئے بغیر ہی شہر میں تعمیرات میں لاہور کی تمام بڑی اور چھوٹی مارکیٹوں میں بنے ہوئے پلازے بغیر نقشہ تعمیر ہیں۔ شہر میں بنے ہوئے بیشتر شادی ہالز، گودام، دکانیں اور کمرشل اور نان کمرشل عمارتیں بغیر نقشہ تعمیر ہیں۔ان کا ڈیٹا ٹاؤنز کے پاس موجود ہے اور نہ ہی ایل ڈی اے کے پاس مگر شہر کے ہر ٹاؤن اور ایل ڈی اے کی حدود میں ہزاروں کی تعداد میں بغیر نقشہ تعمیر عمارتیں موجود ہیں جہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت یہ عمارتیں بنائی جاتی ہیں اس وقت متعلقہ محکمے ان عمارتوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہر میں واقع بڑی عمارتوں میں فائر فائٹنگ کے آلات نصب نہیں، جہاں بلڈنگ بائی لاز کی بھرپور خلاف ورزی کی گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کی استدعا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 5/15 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کے معیار کے تعین کے بارے کوالٹی کنٹرول قواعد تشکیل دینے میں ناکام

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ ماہی پروری پنجاب نے 2014 کے

دوران 1925 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی 14 لاکھ 74 ہزار 400 مچھلیاں چھوڑیں جبکہ مچھلی کے معیار کا تعین کرنے کے لئے سات سال سے زیر التواء کوالٹی کنٹرول قواعد اس سال بھی تشکیل نہ دیئے جا سکے جس سے 20 کروڑ سے تعمیر کوالٹی کنٹرول لیبارٹری بھی فائدہ مند ثابت نہ ہو سکی۔ شہری مضر صحت مچھلیاں کھانے پر مجبور، دریاؤں میں آلودگی پر مچھلیوں کی افزائش متاثر ہونے پر بھی کوئی مؤثر اقدامات نہ اٹھائے جا سکے۔ محکمہ ماہی پروری نے گزشتہ سال ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی تلاپیہ پنٹیس اور گراس کارپ نسل کی 16 لاکھ سے زائد مچھلیاں پیدا کیں اور سال بھر پنجاب میں 3717 مقامات کا جائزہ لے کر 1925 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں 14 لاکھ 74 ہزار 400 مچھلیاں چھوڑی گئیں۔ لاہور میں 2419 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں کا جائزہ لیا گیا اور 444 مقامات پر 3 لاکھ 70 ہزار 600 مچھلیاں چھوڑی گئیں۔ مزید برآں حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مچھلی کی فراہمی اور بیرونی ممالک کے اعتراضات دُور کرنے کے لئے پنجاب فشریز آرڈیننس میں مچھلی کے معیار کا تعین کرنے اور انسپکشن کے لئے ترمیم میں سات سال ہونے کو ہیں مگر تاحال ترمیم کے تحت قوانین نہیں بنائے جا سکے جس پر شہری غیر معیاری مچھلیاں کھانے پر مجبور ہیں اور مچھلی فروشوں اور فارمرز کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ فشریز (ترمیمی) قانون 2009 کے سیکشن 9-A کے تحت محکمہ ماہی پروری مچھلی کے معیار اور کوالٹی کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں موجود مچھلیوں کی انسپکشن کرے گا اور مچھلی بیچنے کے علاوہ کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے محکمہ کی منظوری لینا ہو گی۔ ذرائع نے بتایا کہ معاملہ شروع سے ہی محکمہ فشریز اور محکمہ قانون کے درمیان معاونت کے فقدان پر التواء کا شکار ہے۔ ماہرین کے مطابق راوی میں داخل ہونے والا سیوریج اور کیمیکل ملا پانی وسیع پیمانے پر ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ اس سے سطح زمین اور زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے جس کے استعمال سے آبی اور زمینی جانوروں سے بیماریاں انسانوں میں منتقل ہو رہی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! قابل احترام ممبران نے یہ درست فرمایا ہے کہ محکمہ ماہی پروری پنجاب تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیاں چھوڑ رہا ہے۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ 2011 میں جب

ڈینگی بخار کی وباء اپنی بدترین شکل میں پاکستان خصوصاً پنجاب اور لاہور میں وارد ہوئی تو اس پر قابو پانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں دیگر صوبائی محکموں کے ساتھ ساتھ محکمہ ماہی پروری پنجاب نے بھی ہراول دستہ کے طور پر بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ محکمہ نے لاہور سمیت پورے پنجاب میں ضلعی انتظامیہ سے مل کر تمام کھڑے پانیوں کا سروے کیا، مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیوں پر تحقیق کی اور ان کا بچہ مچھلی پیدا کر کے تمام موزوں پانیوں میں سٹاک کیا۔ اس طرح مچھر کے حیاتیاتی کنٹرول بذریعہ مچھلی کرنے کے بہت حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے۔ اب محکمہ ماہی پروری پنجاب گزشتہ چار سالوں سے باقاعدہ حکومت کے جاری کردہ SOPs کے مطابق ہر سال تمام پانیوں کا سروے کرتا ہے اور مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیوں کا لاکھوں کی تعداد میں بچہ پیدا کر کے ان پانیوں میں سٹاک کرتا ہے اور باقاعدگی سے ان پانیوں کی مانیٹرنگ کرتا ہے۔ جن پانیوں میں ضرورت ہو وہاں پر بچہ مچھلی دوبارہ سٹاک کیا جاتا ہے۔ محکمہ کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چار سالوں میں کل 4200 سے زائد پانیوں میں 4260000 مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیاں سٹاک کیں اور 10300 مرتبہ ان پانیوں کی مانیٹرنگ کی گئی جس سے گھروں سے باہر ڈینگی مچھر کا انتہائی مؤثر طریقے سے تدارک ہو رہا ہے۔ محکمہ کی اس کارکردگی کو نہ صرف صوبائی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جہاں تک کوالٹی کنٹرول کے قواعد کا تعلق ہے پنجاب فشریز آرڈیننس 1961 میں سال 2009 میں شق نمبر A-9 کی ترمیم کے بعد فش کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کے منصوبے کا آغاز ہوا جو جون 2014 میں مکمل ہوا۔ جس پر اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ UNIDO کو اس کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کی accreditation میں تعاون کی درخواست کی گئی ہے تاکہ یہ لیبارٹری مچھلی کی کوالٹی کے بارے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ سرٹیفکیٹ جاری کر سکے۔ UNIDO کا ادارہ لیبارٹری کی accreditation میں مدد کر رہا ہے جس کے لئے تقریباً دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور امید ہے کہ اگلے سال تک لیبارٹری کی accreditation ہو جائے گی۔ فش کوالٹی کنٹرول کے قواعد محکمہ خزانہ اور محکمہ قانون سے چیک کروا لئے گئے ہیں اور منظوری کے حتمی مراحل میں ہیں جو لیبارٹری کی accreditation ہو جانے کے بعد لاگو ہو جائیں گے۔ تاہم فش کوالٹی کنٹرول لیبارٹری میں تاحال صوبہ پنجاب کے بائیس اضلاع کے قدرتی پانیوں، پرائیویٹ فش فارموں اور فش مارکیٹوں سے حاصل کردہ مچھلی کے نمونہ جات کے 15182 ٹیسٹ کئے گئے ہیں جن میں سے تاحال کوئی permissible limit سے زائد اجزاء نہ پائے گئے ہیں نیز اسی سکیم کے تحت اب تک مچھلی کے کاروبار سے منسلک

2379افراد کو مچھلی کی صحت کے معیار اور کوالٹی کو برقرار رکھنے کی علمی آگاہی اور عملی تربیت بھی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک راوی میں داخل ہونے والے سیوریج اور کیمیکل ملے پانی سے ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہے تو یہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں آتا ہے اور محکمہ ماہی پروری کو جہاں سے کوئی ایسی شکایت موصول ہو تو محکمہ تحفظ ماحول کو بھجوا دیتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

معزز ممبران اسمبلی کے نام پر ادویات کی لوکل پرچیز میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی میں معزز ممبران کی دلچسپی کا تو آپ عالم دیکھ ہی رہے ہیں لیکن میں ایک بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ میں بڑے عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ یہ بات یقیناً آپ کے علم میں ہو گی لیکن میں صرف اس اسمبلی کے لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ بڑے عرصہ سے چل رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو میڈیکل بل ممبران کے نام پر لئے جا رہے ہیں جیسا کہ آپ نے کل ایک بات بتائی جو بہت اچھی ہے کہ ویب سائٹ پر ممبران، منسٹرز اور پارلیمانی سیکرٹریز کی حاضری آیا کرے گی۔ آپ نے یہ بہت اچھی بات کی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی معزز ممبر کے حلقہ میں کسی ووٹر یا رہائش رکھنے والے کسی بھی شخص، بچے یا عورت کو اگر دوائی free نہیں مل رہی تو کیا ممبران کو دوائی لینی چاہئے؟ قطعاً نہیں لینی چاہئے اس کا جواب اللہ تعالیٰ کو دینا ہو گا۔ اس کے علاوہ local purchase میں کروڑوں روپیہ per month کھایا جا رہا ہے۔ جیل روڈ کا ایک میڈیکل سٹور 75 فیصد پر billing کر رہا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ یہ معاملہ درست ہو جائے لیکن ایک لاکھ روپے کا بل جو ممبران کے نام پر بنایا

جاتا ہے اس میں کون کون ملوث ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں کہ کس طریقے سے پیسا کھایا جاتا ہے اور یہ کون لوگ ہیں جو ایک لاکھ روپے کے بل کے 25ہزار روپے لے کر اور some time پندرہ ہزار روپے لے کر اس غریب قوم کا حرام ذریعے سے پیسا کھا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسمبلی میں؟

شیخ علاؤالدین: جی، نہیں۔ میں جو بات کہنا چاہ رہا ہوں وہ بات یہ ہے کہ ہم ایک ایک پیسے کے امین ہیں۔ ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آج آپ ایک ruling دے دیں کہ مجھے پچھلے پانچ سال کا نہیں تو تین سال کا میڈیکل کا expense دکھا دیں کہ کس نے کتنا لیا ہے چاہے آپ اس کو confidential رکھئے گا لیکن کم از کم کوئی check and balance ہونا چاہئے اور لوگوں کو خدا کا خوف ہونا چاہئے کہ یہ پیسا آخر کہاں سے جائے گا اور کون اس کا جواب دہ ہو گا؟ اس بات کو light نہ لیجئے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ محنت بھی کرتے ہیں اور جو ہوتا ہے وہ کرتے ہیں لیکن آپ کے علم میں آ گیا ہے آپ دیکھ لیں۔ میں آج پھر آپ سے عرض کروں گا کہ اگر یہ خواتین نہ ہوں تو یہ ایوان دس منٹ نہیں چل سکتا۔ لوگوں کا کیا interest ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بات یہ ہے کہ۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیجئے۔ آپ نے آج مجھے ٹائم دیا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں سے ہم ووٹ لے کر آئے ہیں ان کا ہم کام کریں اور ان کا کوئی بھلا ہو سکے۔ میں ابھی استحقاق کمیٹی کی ایک رپورٹ پڑھ رہا تھا کہ کسی ایم پی اے نے یہاں کہا کہ اس کا ٹیلیویژن پر نام بتایا گیا اور شکل دکھائی گئی۔ آپ اس کو خود پڑھئے گا اور اندازہ لگائیے گا کہ ہم کتنے بے بس ہیں کہ ہماری استحقاقات کمیٹی معاملہ refer کر رہی ہے کہ آپ فیڈرل گورنمنٹ کے ایک محکمہ کے پاس جا کر اپنی redressal کرائیں۔

جناب سپیکر! یہ وہ اسمبلی ہے جس میں اللہ نے مجھے اور آپ کو بیٹھنے کا موقع دیا۔ یہاں بڑے بڑے مقتدر لوگ کبھی بیٹھتے تھے۔ آج ہماری کیا حالت ہے خدا کے لئے غور کیجئے۔ ہمیں یہ معاملہ یہاں پر ایسے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ہمیں ہر چیز کو دیکھنا چاہئے جو ہماری jurisdiction میں آتی ہے اور ہمیں اپنے گریبان میں بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اس پر میری بھی یہ گزارش ہے کیونکہ اس وقت میرے کندھوں پر ذمہ داری ہے اور میں بھی اس چیز کا اللہ کو واقعی جوابدہ ہوں۔ آپ ایک مہربانی کیجئے گا کہ کل آپ 10:00 بجے میرے آفس تشریف لائیے گا اور یہاں کے متعلقہ ایم ایس جو deal کرتے ہیں وہ بھی آئیں گے۔اس پر میں اور آپ بیٹھ کر غور کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے معاملہ کی gravity کو سمجھا ہے۔ میں چاہوں گا کہ سیکرٹری صاحب کو کہیں کہ آپ کو ریکارڈ دکھادیں پھر آپ چاہے مجھے دکھائیں یا نہ دکھائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔آپ بھی کل آجائیں۔اس کو کل دیکھتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

میو ہسپتال لاہور کے Cardiac Centre میں انجیو گرافی مشین اور آئی سی یو میں مانیٹرنگ مشین کا نہ ہونا

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں بھی شیخ صاحب کی بات سے ملتی جلتی بات بتانا چاہتی ہوں۔یہ issue بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ پورے پنجاب میں میو ہسپتال ایسا ہسپتال ہے جہاں پورے پنجاب سے لوگ اپنی صحت کے معاملات کو لے کر آتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہاں ان کو اچھی facilities ملیں گی جو حکومت ان کو فراہم کر رہی ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ سے میو ہسپتال کے اندر کارڈک سنٹر میں انجیو گرافی کی مشین ہی موجود نہیں ہے۔جہاں پر مریض آتے ہیں تو وہ ان کو دوسرے ہسپتالوں میں مجبوراً refer کر دیتے ہیں جبکہ آپ کے علم میں ہے کہ میو ہسپتال ایک ایسا ہسپتال ہے جہاں پر پورے پنجاب سے لوگ آتے ہیں۔

جناب سپیکر!ہمارے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں already بہت pressure ہے۔تو خدارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جتنے بھی سوالات یا ایسے مسائل ہیں ان کے لئے کم از کم جو ہمارے مشیر وزیر اعلیٰ ہیں اور جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کو موجود ہونا چاہئے وہ آکر عوام کو بتائیں تو سہی کہ وہ ہسپتال کے اندر کیا بہتریاں کر رہے ہیں وہ تو ایوان کے اندر موجود ہی نہیں ہوتے حتیٰ کہ پارلیمانی سیکرٹری وہ بھی اس لائن کے اندر موجود نہیں ہیں۔منسٹر صاحب تو چلیں کسی نہ کسی کام کی بہتری

یا کوئی اقدامات کے لئے مصروف ہوں گے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں؟ خدارا جو ایسے چھوٹے چھوٹے issues ہیں بہت ضروری ہے کہ ان کو موقع پر ہی resolve کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر راجہ اشفاق سرور صاحب یہاں پر موجود ہیں میں ان سے یہی گزارش کروں گا کہ یہ بہت important بات محترمہ راحیلہ خادم صاحبہ نے کی ہے۔ راجہ صاحب! آپ kindly وزیر اعلیٰ کے ایڈوائزر سے بات کریں اور اس کو ensure کروائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میو ہسپتال میں حتیٰ کہ آئی سی یو میں مانیٹرنگ مشین تک موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! یہ بات اُن تک پہنچائیں اور ensure کریں یا وہ اس کا یہاں آکر جواب دیں۔ Kindly آپ اس کام کو دیکھ لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ جس طرح میری بہن نے بھی اور یہاں پر شیخ صاحب نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے ذکر کیا ہے یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو کہ آپ کی گڈ گورننس show کرتی ہیں اگر آپ کی basic چیزیں جیسے ایجوکیشن اور ہیلتھ ہے اس میں ہی اتنے بڑے بڑے faults ہوں تو پھر اس حکومت کا اللہ ہی حافظ ہے لیکن میں نے آج ایک بہت ذمے دار اخبار میں ایک خبر پڑھی ہے کہ 300 ہائر سیکنڈری سکولوں کو این جی او کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت ہی تشویشناک بات ہے۔ اس کی ہمیں وضاحت چاہئے اگر اس خبر میں کوئی سچائی ہے اور اگر غلط ہے تو بھی اس کی یہاں پر تصدیق کی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر ایک اور اخبار میں خبر آئی ہے کہ ہمارے تمام ہسپتالوں کا یہ حال ہے کہ medicines ملتی نہیں ہیں اور اگر ملتی ہیں تو جعلی ملتی ہیں۔ آج ایک اخبار میں یہ خبر لکھی ہے کہ کروڑوں کی medicines کو باہر بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے راجہ صاحب کو اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو گزارش کر دی ہے کہ ایڈوائزر سے بات کر کے ایوان میں آکر بتائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!جبکہ آپ کو پتا ہے کہ سرگودھا میں جعلی میڈیسن کے حوالے سے کتنے بچوں کی اموات واقع ہوئی ہیں۔چنیوٹ میں بھی ہوئی ہے۔یہاں پر ہمارا حال یہ ہے کہ لوگ مر رہے ہیں لیکن یہاں پر بے حسی کا عالم یہ ہے کہ میڈیسن کو فروخت کیا جارہا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015.

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں کورمpoint outکرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر:دوبارہ گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔جی،منسٹر صاحب!

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and

is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس(ترمیم)پنجاب آرمز2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12۔فروری 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعرات،12۔فروری2015

(یوم الخمیس،22۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 3

195

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن پنجاب2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب2015

ایک وزیر آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

197

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعرات،12۔فروری2015

(یوم الخمیس،22۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَ
اَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّةِ حَیۡثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ
الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۷۴﴾ وَ تَرَی الۡمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ
یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَ قُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ قِیۡلَ
الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۵﴾
حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ
الذَّنۡۢبِ وَ قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ؕ اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

سورۃ الزُّمَر آیات 74تا75، سورۃ المؤمن آیات1تا3

وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے(74)اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے(75)

حٰمٓ(1) اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب و دانا کی طرف سے ہے (2) جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا اور سخت عذاب دینے والا اور صاحب کرم ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی کی طرف پھر کر جانا ہے(3)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے تیری عنایات کا ڈیرا میرے گھر میں
سب تیرا ہے کچھ بھی نہیں میرا میرے گھر میں
سیرت نے تیری جینے کا انداز سکھایا
مدحت نے تیری نور بکھیرا میرے گھر میں
دروازے پہ لکھا ہے تیرا اسم گرامی
آتا نہیں بھولے سے اندھیرا میرے گھر میں
جاگا تیری نسبت سے میرا سویا مقدر
آیا تیرے آنے سے سویرا میرے گھر میں
انداز دَر و بام کے کچھ اور ہی ہوں گے
جس روز قدم آ گیا تیرا میرے گھر میں

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی محترمہ سلطانہ شاہین کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ سلطانہ شاہین صاحبہ ایم پی اے کی بڑی بہن سینئر نائب صدر مسلم لیگ (ن) خواتین ونگ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

چنیوٹ میں زیر زمین خزانے دریافت ہونے پر وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور پوری قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل کا دن پاکستانی قوم کے لئے انتہائی کامرانیوں اور خوشیوں کا دن تھا۔ کل قائد پاکستان، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اپنی پوری ٹیم کے ہمراہ چنیوٹ گئے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور کرم و فضل سے زیر زمین وہ خزانے جو چھپے ہوئے تھے وہ ہماری حکومت کی نیک نیتی کی وجہ سے، ان کی dedication کی وجہ سے اور اپنی قوم کے ساتھ لازوال commitment کی وجہ سے اور ان منصوبوں و خزانوں کو زیر زمین سے اوپر لا کر قوم میں تقسیم کرنے کا جو عمل شروع کیا گیا ہے اس پر پوری قوم خوش ہے۔ میں پنجاب اسمبلی کے اس floor سے تمام معزز ممبران کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشا اللہ تعالیٰ کشکول توڑنے کا وقت اب آ چکا ہے۔جب جرمن انجینئر سے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے پوچھا کہ یہاں سے کتنے خزانے نکلیں گے تو اس نے کہا کہ یہاں بے پناہ خزانے چھپے ہوئے ہیں اور یہ خزانے پاکستان کی دنیا بھر میں پہچان بن جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ اللہ کا کرم ہے، یہ ہماری حکومت اور ہماری لیڈر شپ کی نیک نیتی ہے جس پر میں پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جو کچھ میرے بھائی نے کہا ہے میں اسے second کرتا ہوں کہ یہ اللہ کا بڑا کرم ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پوری قوم کے سامنے ہے کہ پچھلے سال کراچی بلدیہ ٹاؤن فیکٹری میں ایک سانحہ ہوا جس کے اندر 279 آدمی زندہ جل گئے اور مجھے اس لئے بھی وہ یاد ہے کہ وہاں سے دو غریب مزدوروں کی نعشوں کو پنجاب لانے میں، میں نے ذاتی طور پر contribute کیا۔ وہ پنجاب کے تھے اور بہاولپور کے تھے جن میں ایک نے مدد کی اپیل کی تو میں نے یہاں سے انہیں پیسے بھجوائے تو وہ dead body لے کر آئے۔ اس حوالے سے بڑا ظلم ہوا ہے اور آپ کے علم میں ہے کہ جے آئی ٹی نے ایم کیو ایم کو allegate کیا ہے کہ انہیں کروڑوں روپے کا بھتہ نہ دیئے جانے کے نتیجے میں اتنا بڑا ظلم و ستم مزدوروں کے ساتھ کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میں نے یہ بات اس لئے اٹھائی ہے کہ وہاں پر پنجاب کے مزدور بھی زندہ جلے اور ان کی نعشیں یہاں پر آئی ہیں۔ اس ایم کیو ایم کی تعریف ایک وزیر صاحب نے کی ہے جن کا میں نام نہیں لیتا کہ یہ ایم کیو ایم نہیں ہے بلکہ "مستقل قومی مصیبت" ہے اور یہ بڑا ظلم ہوا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان سے ایک قرارداد پاس کریں کہ جے آئی ٹی ٹیم کی رپورٹ کی روشنی میں یہ مقدمہ فوجی عدالت کے اندر چلے، مجرموں کو سزا بھی ملے اور ایم کیو ایم کو اس سانحہ کی پاداش میں ban کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس حوالے سے جب کوئی قرارداد لے کر آئیں گے تو اس پر کچھ کریں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیس کا ایمپلی فائر ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات سے تجاوز کرنا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! دہشت گردی کے انسداد کے سلسلے میں حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ مساجد کے اندر ایمپلی فائر کا جو بے جا استعمال ہوتا ہے اس پر پابندی لگائی جائے۔ چنانچہ ایمپلی فائر ایکٹ میں جن جن اقدامات کی اجازت دی گئی ہے ان میں اذان، جمعہ کے عربی خطبہ کے علاوہ فوتیدگی اور گمشدگی کے اعلان شامل ہیں لیکن پولیس زیادتی کر کے کہہ رہی ہے کہ صرف ایک ایمپلی فائر اوپر لگے باقی سارے ہٹاؤ حالانکہ اس حوالے سے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کیونکہ اذان کے متعلق تو حدیث کے اندر ہے کہ اذان کی جتنی زیادہ سے زیادہ دور تک آواز جائے تو اسے سن کر شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ اب ایک ایمپلی فائر کے متعلق پولیس اپنے طور پر کر رہی ہے، اس کی روک تھام کے لئے وہ مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہو رہی ہے اور مسجد کا تقدس بھی پامال کر رہی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ جن چیزوں کی اجازت ہے یعنی اذان دینے کی، جمعہ کے عربی خطبہ کی اور اس کے بعد گمشدگی کے اعلان کی اجازت ہونی چاہئے۔ جب اجازت دی ہے تو پولیس اس پر زیادتی کر رہی ہے تو اسے کوئی ہدایت کی جائے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ note کریں اور معزز ممبر کو ساتھ بٹھا کر متعلقہ افسران سے بات کریں اور دیکھیں کہ کہاں پر اس حوالے سے خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مساجد میں چار ہارن لگے ہوتے ہیں جن کی آواز چاروں طرف جاتی ہے لیکن پولیس وہاں پر جا کر کہتی ہے کہ ایک ہارن لگنا چاہئے جو کہ قانون میں نہیں لکھا ہوا۔ پولیس یہ جو access کرتی ہے حکومت کی instructions کے خلاف تو پولیس کو direct کیا جائے کہ وہی کچھ کرے جو قانون میں موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آج ہی بات کریں۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس ایوان کے توسط سے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی میں خراج عقیدت پیش کرتی ہوں کہ جب تقسیم ہند کے وقت ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ گھبرائیں نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں خزانے چھپائے ہوئے ہیں اور اب یہ credit وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی کہ یہ خزانے ان کی زیر قیادت نکلے ہیں اور اب پوری قوم اور خاص طور پر خواتین کو بھی نوید سحر سنا رہے ہیں کہ انشااللہ جلد ہی اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2697 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے صاحب نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ خزانے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ہمارے ملک میں تو موجودہ صورتحال میں تمام political forces کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ موجودہ ملکی صورتحال میں جو تمام political stakeholders بشمول پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کے علاوہ جو بھی جماعتیں ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات اس میں add کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت تمام political stakeholders on board ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری اس موجودہ صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے ہمارے اوپر مہربانی کرے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2698 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1184 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1353 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: دستکاری سکولوں واداروں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1353: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود وترقی خواتین کے ضلع راولپنڈی میں قائم دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل مع پتا بیان کی جائے۔ ان دستکاری سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں دستیاب سہولیات، سٹاف اور خواتین کی تعداد سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ اضلاع میں گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت آئندہ کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے؟

(د) مذکورہ اضلاع کے دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ 45 این جی اوز اس وقت ضلع راولپنڈی میں دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔ ان دستکاری سکولوں میں سلائی کڑھائی کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے اس کی مکمل لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر دستکاری سکول میں ایک ٹیچر کام کرتی ہے جسے متعلقہ این جی او بھرتی کرتی ہے جبکہ گورنمنٹ اس ٹیچر کو مبلغ۔/1500روپے ماہانہ اعزازیہ ادا کرتی ہے جبکہ مزید تنخواہ این جی او اپنے طور پر ادا کرتی ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود کا گھریلو صنعت سازی کے سلسلے میں کوئی کردار نہ ہے۔تاہم بالواسطہ طور پر محکمہ اور اس سے رجسٹرڈ این جی او کے زیر انتظام دستکاری سکولوں کے ذریعے خواتین کو ہنر مند بنایا جاتا ہے تاکہ وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے اور خاندان کے لئے معاشی طور پر کردار ادا کر سکیں۔

(د) مذکورہ دستکاری سنٹرز کو این جی اوز اپنے زیر کنٹرول چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں،ان سنٹرز میں کوئی سرکاری اہلکار تعینات نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ 45 این جی اوز دستکاری سکول چلا رہی ہیں ان سکولوں سے پچھلے دو سال کے دوران کتنی بچیاں مستفید ہوئیں اُن کی تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو 45 این جی اوز اس وقت ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں کام کر رہی ہیں ایک دستکاری سکول میں تقریباً 20 سے لے کر 25 بچیوں کی کلاس ہوتی ہے اور اُن کے پاس ایک ٹیچر جس کو وہی این جی او رکھتی ہے اور ہمارا محکمہ مبلغ۔/1500روپیہ per month اُن کو pay کرتا ہے۔انہوں نے شروع سے کہا ہے یا ایک سال کا پوچھا ہے کہ کتنی بچیاں مستفید ہوئی ہیں تو محترمہ بتادیں ان کو کس سال کی detail چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں نے پچھلے دو سال کا پوچھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! دو سال میں تقریباً 1800 کے قریب بچیاں اس سے مستفید ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسی طرح سے کوشش کر رہے ہیں کہ اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ٹیچر کو گورنمنٹ مبلغ -/1500 روپے ماہانہ اعزازیہ ادا کرتی ہے تو کیا گورنمنٹ مہنگائی کے دور میں اس اعزازیہ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی اس بارے کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ ہماری سوسائٹی میں بہت سی این جی اوز ایسی بھی ہیں جو مبلغ -/1500 روپے بھی نہیں لیتیں ، کہتی ہیں کہ ہم خود pay کریں گی اور جس طرح محترمہ نے ابھی کہا ہے تو اس بارے میں بھی ہم ایک میٹنگ کریں گے کہ جس طرح مہنگائی ہو رہی ہے اس کو بڑھانا چاہئے۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! صوبہ بھر کے صنعت زار ڈیپارٹمنٹ میں یا جہاں بھی لڑکیوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے ادھر ٹیکنیکل اسامیاں کافی عرصہ سے خالی ہیں اور اُن کی تنخواہیں اُن کے ڈیپارٹمنٹ میں آجاتی ہیں لیکن اس طرح کی کوئی اسامی پچھلے کئی سالوں سے fill نہیں کی گئی تو میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ Design Section میں اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کسی ضلع کی بات کر لیں، کہاں پر یہ اسامیاں خالی ہیں، overall تو اُن کے پاس اس کی detail شاید نہ ہو۔

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! صوبہ بھر میں ٹیکنیکل اسامیاں ایک Design Section ہے اور ایک مارکیٹ کے ساتھ connect کرنے کے لئے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں ہم نے advertisement دی تھی last month interviews ہوئے ہیں تو تقریباً 3070 کے قریب صوبہ پنجاب میں اسامیاں خالی تھیں وہ advertise میں آگئی ہیں اور interviews

بھی last month ہوئے ہیں تو انشاء اللہ ایک process ہے within a month جو اسامیاں ہیں ان کو complete کر دیا جائے گا اور تمام جو complications ہیں کہ وہاں پر کوئی کام نہیں کر رہے تو انشاء اللہ اسی ماہ میں اس process کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1354 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی: سماجی بہبود کو فنڈز کی فراہمی و ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*1354: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سال کے دوران ڈی جی، سماجی بہبود کو کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی اور کتنی غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ڈی جی نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران جو ترقیاتی کام سرانجام دیئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمے کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں کی مد میں کل 2723.231 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جانے والی رقم کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اپریل 2011 سے اس عہدے پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے عرصہ تعیناتی کے دوران جن ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد ہوا اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے مطابق پچھلے پانچ سالوں کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم فراہم کی گئی ہے اُن میں سے کتنے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچے ہیں اور ان کا آڈٹ کروایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں میں 2723 ملین روپے فنڈز ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم ہوئے اور غیر ترقیاتی منصوبوں کے لئے ابھی جس طرح فیصل آباد میں ہم نے قصر بہبود شروع کیا وہ بھی منصوبہ under process ہے تو ابھی تک پنجاب میں تقریباً جو in process ہیں وہ سات منصوبے ہیں اور جو complete ہو گئے ہیں اسامیوں کی وجہ سے وہاں پر posting نہیں ہوئی ابھی انشاء اللہ وہ منصوبے بھی run کر جائیں گے جو مکمل ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ڈی جی سوشل ویلفیئر نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کروائے ہیں وہ کن کن اضلاع میں شروع کروائے گئے ہیں اور یہ منصوبہ جات کب تک مکمل ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی، محترمہ نے کیا فرمایا ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! ڈی جی صاحب نے جو منصوبے شروع کروائے ہیں وہ کن کن اضلاع میں شروع کروائے ہیں اور یہ کب تک تکمیل کو پہنچیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ منصوبے district level پر اڑتیس ہیں جس طرح ہمارے صنعت زار میں لاہور بڑا ضلع تھا یہاں پر ہمارے چار صنعت زار کام کر رہے ہیں اور ابھی ہم next تحصیل کی سطح پر لے جانا چاہتے ہیں جس طرح شاہ پور، مرید کے اور ایک جام پور میں ہم شروع کرنے جا رہے ہیں تو تحصیل کی سطح پر ہمارے پانچ سالہ منصوبے ہیں جو ہم نے next process کئے ہیں۔ صنعت زار، قصر بہبود اور لاہور میں ایک Beggars Home جو ابھی بن رہا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ divisional level پر Beggars Home کا کام شروع کریں گے اور اسی طرح ان منصوبوں کو بہتر طریقے سے مکمل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1714 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیلاب کے متاثرین کی خدمات انجام دینے والے رفاہی اداروں کی تفصیلات

*2491: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ سماجی بہبود کے لئے کام کرنے والے کتنے رفاہی اداروں نے گزشتہ سیلاب کے متاثرین کے لئے خدمات انجام دیں اور کتنے ایسے اداروں کو محکمہ نے کام کرنے کے لئے راہنمائی، ترغیب اور سہولیات مہیا کیں؟

(ب) کیا محکمہ نے سماجی بہبود کے لئے کام کرنے والے اداروں کے عہدیداران کی ضلعی سطح پر کبھی کسی میٹنگ کا انعقاد کیا ہے، کیا ان میں ورکرز کی ٹریننگ کا کوئی اہتمام ہے، کیا صوبہ پنجاب میں محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق کوئی انجمن ایسی موجود ہے جو ہنگامی حالات میں خدمات انجام دے سکے؟

(ج) کیا محکمہ سماجی بہبود نے دیہات اور خصوصاً جنوبی پنجاب کے اضلاع میں اعلیٰ معیار کا کشیدہ کاری / دست کاری کا کام کرنے والی خواتین کی تیار کردہ اشیاء کی مارکیٹنگ بہتر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ تیار کیا ہے، کبھی کسی نمائش کا اہتمام کیا اور اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ سماجی بہبود کے 606 رفاہی اداروں نے گزشتہ سیلاب میں سیلاب متاثرین کے لئے بھرپور خدمات سر انجام دی ہیں۔ 355 اداروں کو محکمہ نے کام کرنے کے لئے راہنمائی، ترغیب اور سہولیات مہیا کی ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ سماجی بہبود اپنے (ذیلی ادارہ) پنجاب سوشل سروسز بورڈ کی مدد سے ہر سال ضلعی سطح پر رفاہی ادارہ جات کی میٹنگ / ٹریننگ کا اہتمام کرتا ہے اور 13-2012 میں

500 ورکرز کی ٹریننگ کا اہتمام کیا ہے۔ جی ہاں صوبہ پنجاب میں محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق 606 انجمنیں ہنگامی حالات میں خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود نمائشوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے جس کے ذریعے دستکار خواتین کی اشیاء فروخت کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ حال ہی میں ڈویژن کی سطح پر نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے تحت راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، اور سرگودھا ڈویژن میں نمائش منعقد کی گئی اور خصوصاً جنوبی پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں بالترتیب مورخہ 01-10-2013 اور 03-10-2013 میں نمائشیں منعقد کی گئیں۔ مزید یہ کہ محکمہ مارچ 2014 میں ایک ہفتہ کے لئے لاہور میں نمائش منعقد کر رہا ہے جس میں پورے پنجاب سے دستکار خواتین کی تیار کردہ اشیاء فروخت کے لئے رکھی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ جز(ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم دستکاری اور اس طرح کی جو اشیاء خواتین بناتی ہیں اس کے لئے وقتاً فوقتاً نمائشوں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے 2013 میں تین چار مقامات کی نشاندہی کی ہے مجھے یہ پوچھنا ہے کہ 2014 میں ضلعی یا ڈویژن کی سطح پر کیا اس طرح کے کتنے پروگراموں کا انعقاد ہوا ہے اگر ہوا ہے تو کن کن مقامات پر ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2014 میں ایک تو پنجاب کی سطح پر لاہور میں قصر بہبود میں بہت بڑی نمائش ہوئی ہے میں بھی ادھر گیا تھا اور اُس میں جتنے بھی اضلاع ہیں وہاں کے ڈی او صاحبان نے این جی اوز کو recommendations دیں اور لوگوں کو awareness بھی ہوئی۔ وہاں پر بہت اچھا message گیا تھا اور جو بچیاں ہنر مند تھیں وہ اپنے stocks وہاں پر لے کر گئیں۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی ہم نے ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا، راولپنڈی میں بھی کیا تھا اگر میرے بڑے بھائی فاضل ممبر اسمبلی ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں تو ہم اُدھر بھی انشاء اللہ اس کا انعقاد ضرور کرائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری نے وہ مقامات گنوا دیئے جہاں یہ نمائش ہوئی تھی لیکن اس میں ملتان کا نام ہے، ڈی جی خان کا نام ہے اور نہ ہی بہاولپور کا نام ہے۔ یہ تین ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہیں جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، غربت بھی وہاں ہے اور deprivation بھی وہیں

ہے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ یقین دہانی لینا چاہتا ہوں کہ یہ جو 2015 کا سال ہے اس میں کم از کم ان تینوں مقامات پر اس طرح کی نمائش کا اہتمام کروانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انصاری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انشاء اللہ کروادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے commitment کر لی ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب کا ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 2606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2012، محکمہ بیت المال کی جانب سے این جی اوز کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2606: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی این جی اوز کو پنجاب بیت المال کی طرف سے 2012 کے دوران کل کتنی گرانٹ جاری کی گئی ہے؟

(ب) ہر ایک این جی اوز کی علیٰحدہ علیٰحدہ گرانٹ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) متذکرہ این جی اوز کیا کام انجام دے رہی ہیں، کیا حکومت ان کے کام اور کارکردگی اور فنڈز کے استعمال کی نگرانی کرتی ہے اور اگر کرتی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(د) کیا جن این جی اوز کو فنڈز ادا کئے گئے ان فنڈز کا آڈٹ کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا کبھی این جی اوز کے خلاف فنڈز کا غلط استعمال کرنے پر کارروائی کی گئی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بتائی جائے اور اگر ایسا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) پنجاب کی این جی اوز کو پنجاب بیت المال کی طرف سے 2012 کے دوران کل 2,79,47,783/- روپے گرانٹ جاری کی گئی ہے۔

(ب) سال 2012 میں این جی اوز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2012 میں یہ این جی اوز صحت، تعلیم، فنی تربیت، خواتین کی ترقی و بہبود اور سپیشل ایجوکیشن کے شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔
جی ہاں! حکومت ان کے کام کی نگرانی کرتی ہے۔ تحصیل کی سطح پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر اور ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال ان این جی اوز کے کام، کارکردگی اور فنڈز کی نگرانی کرتے ہیں۔

(د) جی ہاں! سال 2012 میں ان این جی اوز کو فنڈز جاری کئے گئے اور ان کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔

(ہ) جن این جی اوز کو 2012 میں محکمہ بیت المال کی طرف سے فنڈز جاری کئے گئے ان کے فنڈ کے غلط استعمال کی کوئی شکایت نہ ہے اس ضمن میں کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس میں گرانٹ کی تفصیل مانگی تھی وہ محکمے نے مہیا کی ہے اور یہ تفصیل انیس صفحات پر مشتمل ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے کہ بے شمار این جی اوز ہیں جن کو یہ پچاس ہزار روپے سالانہ گرانٹ جاری کر دیتے ہیں۔ وہ کیا کرتی ہیں کیا نہیں کرتیں اس کا کچھ نہیں پتا۔ اس رپورٹ کے مطابق میں نے یہ پوچھنا ہے کہ کیا انہوں نے کچھ این جی او کو کام نہ کرنے کے نتیجے میں اُن کی رجسٹریشن منسوخ کی ہے اگر کی ہے تو کتنی تعداد میں کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس وقت صوبہ پنجاب میں جتنی بھی این جی اوز کام کر رہی ہیں ہم نے ابھی ان کی computerized detail لینا شروع کی ہے اور اس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تقریباً 7500 کے قریب رجسٹرڈ این جی اوز میں سے جو اس وقت active ہیں وہ 60 فیصد ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس کو computerized کر رہے ہیں ان کو نوٹس دیں گے اس کے بعد جو این جی او کام نہیں کریں گی ان کو denotify کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جو پچاس ہزار اِن این جی اوز کو دیئے گئے ہیں تو اس کا ایک طریق کار ہے اس کے مطابق ہر این جی اوز اپنی financially اور کارکردگی کی سالانہ رپورٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے attest کروا کر جمع کروانے کی پابند ہیں۔ جب اس شفافیت کے عمل کو ensure کیا جاتا ہے تو پھر وہ این جی اوز apply کرتی ہیں اس کے بعد ان کو گرانٹ جاری کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو ایک laid down procedure کی یہاں پر بات کر دی ہے لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ حقیقت میں فیلڈ کے اندر ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں سے بہت ساری این جی اوز ایسی ہوتی ہیں جن کے prescribed goals ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس کے مطابق خدمت کے کام کو کرنا ہے لیکن وہ نہیں کرتیں۔وہ جو funding کرتی ہیں اس کو بھی خُورد بُرد کرتی ہیں اور کھا، پی جاتے ہیں۔محکمے کے جو rules ہیں ان کے مطابق ان کی چیکنگ کا سسٹم ڈسٹرکٹ کے اندر نہیں چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو نشاندہی کرائیں کہ کون سی این جی اوز اس طرح کر رہی ہیں، یہ آپ کی مہربانی ہو گی، ان کے ساتھ تعاون کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان 7500 این جی اوز کی پچھلے مالی سال کی آڈٹ رپورٹ ان کے محکمے کے ریکارڈ کے اندر موجود ہے؟ یہ بتا دیں پھر میں اس پر Assurance Committee میں جاؤں یا تحریک استحقاق move کروں وہ میرا اپنا حق ہو گا۔ بس یہ بتا دیں کہ ان این جی اوز کی آڈٹ رپورٹ ان کے محکمے کے پاس ضلعوں میں موجود ہے، یہ ہاں یا نہیں میں جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جب پچاس ہزار روپے کی گرانٹ کسی این جی او کو دی جاتی ہے تو وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی ہوتی ہے جس کے ممبران کم از کم دس ہونے چاہئیں اور زائد پر کوئی پابندی نہیں ہے وہ کمیٹی باقاعدہ اس کی investigation کرتی ہے۔ جہاں تک بات رہی آڈٹ رپورٹ کی تو ہر ڈسٹرکٹ میں جو ہمارے ڈسٹرکٹ آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس وہ آڈٹ رپورٹ جمع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کسی کی بھی نشاندہی کریں ان کو وہ آڈٹ رپورٹ مہیا کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جواب گول مول ہے۔ میں نے تو "ہاں" یا "ناں" میں جواب مانگا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ سطح پر موجود ہے آپ کسی کی بھی رپورٹ لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ پچھلے سال کی آڈٹ رپورٹ موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈسٹرکٹ level پر موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اب میں اس کو چیک کروں گا اور اگر نہ ہوئی تو پھر میں تحریک استحقاق move کرنے کا پورا حق رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کا حق ہے لیکن اگر آپ کے نوٹس میں ایسی کوئی بات ہے تو بتا دیں۔ آپ محکمے کی بھی تھوڑی مدد کر دیں اور اگر کہیں پر کوئی بے ضابطگی ہو رہی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ایک این جی او میں پچیس تیس بندے ہوتے ہیں وہ پچاس ہزار روپے میں کیا کرپشن کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچاس ہزار روپے تو گورنمنٹ دیتی ہے لیکن جب آپ ان کو authorize کر دیتے ہیں تو اس بنیاد پر وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں، پیسے لیتے ہیں اور خُورد بُرد کر جاتے ہیں۔ اتنی ساری این جی اوز ہیں وہ کوئی deliver نہیں کر رہی ہیں۔ میں نے تو یہ سوال اس لئے دیا ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بتائیں کہ کون سی این جی او خُورد بُرد کر رہی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اس لئے دیا ہے کہ آپ کا محکمہ اس حوالے سے پورا جائزہ لے اور جو این جی اوز کام نہیں کر رہی ہیں ان کو stuck of کرے۔ میں یہ آڈٹ رپورٹ نشاندہی کر کے ان کو دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 2699 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2700 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2840 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2840: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم مدوار موصول ہوئی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی رقم اس ضلع کو مل چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے لئے فراہم کی جائے گی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول ڈیزل پر خرچ ہوگی؟

(ہ) کتنی رقم عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہوگی، ان منصوبہ جات کے نام بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو موصول ہونے والے بجٹ مالی سال 14-2013 میں 4,58,05,703 روپے موصول ہوئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کو سال 14-2013 کو 3,99,08,612 روپے موصول ہوئے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں 3,35,84,257 روپے اور ٹی اے، ڈی اے کی مد میں 10,37,405 روپے فراہم کئے گئے۔

(د) سرکاری گاڑیوں کی مرمت کی مد میں 3,70,292 روپے اور پٹرول کی مد میں 7,53,953 روپے فراہم کئے گئے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں 4,58,05,703 روپے تنخواہوں اور دفتری اخراجات کی مد میں موصول ہوئے جبکہ ترقیاتی بجٹ 43.698 ملین عوامی فلاح کے منصوبے جن میں چلڈرن ہوم فیصل آباد 38.698 ملین اور قصر بہبود فیصل آباد کے لئے 5.000 ملین مختص کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ جواب لکھا ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو موصول ہونے والے بجٹ مالی سال 14-2013 میں 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے موصول ہوئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو کروڑوں روپے کی رقم موصول ہوئی ہے کیا کسی ادارے سے اس کا آڈٹ بھی کروایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو ضلع فیصل آباد میں 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے، میں پہلے اس بات کی تصحیح کر دوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے لکھا ہے تو میں نے یہ نہیں لکھا میں صرف جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ نے لکھا یا نہیں لکھا یہ ذمہ داری آپ کی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب دیکھ لیں یہ on the floor of the House کیا کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں لکھا ہے یہ تو کمپیوٹر نے لکھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جس نے بھی پرنٹ کیا ہے لیکن ذمہ داری آپ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو آڈٹ والی بات ہے تو اس میں ترقیاتی کام بھی ہیں اور غیر ترقیاتی کام بھی ہیں۔ گورنمنٹ کا ایک process ہے جس طرح این جی اوز کا آڈٹ ہوتا ہے اور جو ڈائریکٹ لوگوں کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اس کا بھی چیک اینڈ بیلنس ہوتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے ان کا جواب سن کر ہنسی آ رہی ہے۔ میں نے ان سے صرف اتنا پوچھا ہے کہ کیا 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے کا آڈٹ کروایا گیا ہے یا نہیں کروایا گیا یہ صرف اس کا جواب دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ان میں سے تنخواہیں دی جاتی ہیں اور باقی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان پیسوں کا بھی آڈٹ ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کا آڈٹ ہوا ہے اگر اِن کا کوئی objection ہے تو یہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: اگر آڈٹ ہوا ہے تو پھر floor پر کھڑے ہو کر یہ بتا سکتے ہیں کہ آڈٹ کس تاریخ کو کیا گیا ہے اور کس ادارے نے کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں کوئی نجومی تو نہیں ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر نیا سوال دیں کیونکہ اس میں تو یہ نہیں پوچھا گیا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! نہیں، میرا سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کو اس سوال کی detail بتا دیں گے کہ انہوں نے کہاں کہاں خرچ کئے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم مد وار موصول ہوئی ہے۔ ان میں کتنی رقم اس ضلع کو مل چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے، کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے فراہم کی جائے گی؟ میں نے بڑا clear سوال کیا ہے جس کا جواب گول مول دیا گیا ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش ہے کہ صرف یہ بتا دیں کہ جو آڈٹ کروایا گیا ہے جو کہ یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ آڈٹ کروایا گیا ہے اور اگر کروایا گیا ہے تو کیا اس میں خُورد بُرد کی کوئی اِطلاع ملی ہے یا آڈٹ کی کوئی رپورٹ غلط آئی ہے تو کیا یہ کھڑے ہو کر یہ بتا سکتے ہیں کہ کوئی اس میں غلطی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ سرکاری گاڑیوں کی مرمت کی مد، پٹرول کی مد اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں

رقمیں جاری کی گئی ہیں۔ ہم نے تو اس میں ان کو clear جواب دیا ہے۔ اگر ان کو کہیں پر doubt ہے تو اس کی نشاندہی کریں اس کی انکوائری کروالیتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے میں نے نہ تو گاڑیوں کے پٹرول کا ابھی ذکر کیا ہے، میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرا جو ضمنی سوال ہے مہربانی کر کے مجھے اس کا جواب لے دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جواب تو دے رہے ہیں اگر آپ کو کہیں پر اعتراض ہے تو بتادیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کر دیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! وہ کھڑے ہو کر جواب دے دیں کہ آڈٹ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ بتائیں کہ کس چیز کا آڈٹ نہیں ہوا؟ (قہقہے)

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں کہ صوبہ پنجاب کے اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر جب اس طرح کے جوابات دیئے جائیں گے تو پھر عوام کا یہی حال ہو گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس طرح نہ کریں، دیکھیں! بات سنیں انہوں نے آپ کو detail دے دی ہے جو آپ نے سوال کیا ہے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی doubt ہے تو وہ بتادیں جس دن ان کا next Question Hour ہو گا اس دن وہ اس کا بھی جواب دے دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پچھلے سال 14-2013 میں اس کا آڈٹ کروایا گیا تھا اور اس میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی تھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں، یہ بات کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس لئے پوچھنا چاہ رہا تھا تاکہ یہ بات ریکارڈ پر آ جائے کہ آیا آڈٹ ہوا ہے یا نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں تو بار بار میاں صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بتائیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں کچھ تھی تو ایک ہی بتادیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جو آڈٹ ہوا ہے اور آڈٹ کرنے والے لوگوں نے جو رپورٹ بنا کر بھیجی ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک کام کریں، آپ نشاندہی کر دیں یہ اس کی detail نکلوا لیتے ہیں۔ اگر کہیں پر بے ضابطگی ہوئی تو انصاری صاحب ایوان کو بھی آگاہ کریں گے اور آپ کو بھی ساتھ بٹھا کر اس کی انکوائری کروالیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ چلڈرن ہوم فیصل آباد جو بنایا جا رہا ہے اس کا کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! چلڈرن ہوم جو ابھی فیصل آباد میں بن رہا ہے تو یہ 16-06-30 کو complete ہونا ہے ابھی زیر تعمیر ہے یہ منصوبہ 150 ملین کا منصوبہ ہے۔ اس کو 2016-02-30 کو complete کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2841 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے زیر تکمیل منصوبے و دیگر تفصیلات

*2841: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں کتنی رقم سے کون کون سے منصوبے اور عوامی فلاح کے منصوبے مکمل کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبہ مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں، زیر تکمیل منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز یہ کب تک مکمل ہوں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کا مالی سال12۔2011میں غیر ترقیاتی بجٹ 4,41,43,009روپے فراہم کئے گئے اور ترقیاتی بجٹ3.000 ملین مختص کئے گئے۔ مالی سال13۔2012میں غیر ترقیاتی بجٹ4,64,31,927روپے فراہم کئے گئے اور ترقیاتی بجٹ20.000 ملین مختص کئے گئے۔ غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد میں جاری عوامی فلاح کے منصوبے زیر تکمیل ہیں اور فی الحال کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ایک عوامی فلاح کا منصوبہ چلڈرن ہوم جس کی بلڈنگ بذریعہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ زیر تعمیر ہے جس کا تخمینہ لاگت51.023 ملین ہے اور یہ بلڈنگ جون 2014 تک مکمل ہو گئی ہے اس وقت سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے اور عنقریب خدمات کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

میاں طاہر: جناب سپیکر!اس سوال جز(ج) کے مطابق ان سالوں کے دوران ایک عوامی فلاح کا منصوبہ چلڈرن ہوم جس کی بلڈنگ بذریعہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ زیر تعمیر ہے جس کا تخمینہ 51 ملین ہے اور یہ بلڈنگ جون2014 تک مکمل ہو گئی ہے۔اب ابھی پچھلے سوال کے دوران on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بلڈنگ2016 میں مکمل ہو گی جبکہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ ذرا ان کا سوال تو سن لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!یہاں پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے ،اس میں سٹاف کی ضرورت ہے اور سٹاف کی بھرتی کی جا رہی ہے تو اب میں کس بات کو سچ مانوں ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ان کا جواب لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھ سے پڑھنے میں تھوڑی mistake ہو گئی میں نے 2016 کہہ دیا ہے اور یہ 2014 میں مکمل ہو گئی ہے۔ میں نے ابھی سٹاف کا جو کہا تھا کہ اس کو advertise کرنے جا رہے ہیں تو اس کی advertise آ گئی ہے شاید آپ کو بھی پتا ہو۔ انشاء اللہ within month اس کو complete کر کے run کر دیا جائے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پھر وہی بات آ جاتی ہے، اس معزز ایوان کے ممبران گواہ ہیں کہ ابھی floor پر کھڑے ہو کر یہ بات کی گئی ہے کہ یہ 2016 میں مکمل ہو گا اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ 2014 میں مکمل ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان سے mistake ہوئی ہے۔ یہ بلڈنگ 2014 میں مکمل ہو گئی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ ابھی میرے بھائی الیاس انصاری صاحب نے یہاں پر کہا ہے کہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ گریڈ وار بتا سکتے ہیں کہ وہ فیصل آباد میں کون کون سے گریڈ کی بھرتیاں کرنے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انصاری صاحب! آپ کے پاس اس کی کوئی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! گریڈ ایک سے لے کر گریڈ 17 تک جو بھی اسامیاں خالی ہیں اس کی advertise آ چکی ہے اور انشاء اللہ جہاں تک میرٹ کی بات ہے تو صوبہ پنجاب میں جس طرح ایجوکیشن میں ابھی بھی بھرتیاں ہو رہی ہیں اور last year میں بھی ہوئی تھیں۔ پوری قوم کو پتا ہے کہ جس کا حق بنتا تھا اور میرٹ بنتا تھا اسی کو سیٹیں دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ اسی طرح یہ بھی شفاف طریقے سے بھرتیاں ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے صرف پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ بات پوچھی تھی کہ گریڈ وار کیا یہ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی، ہاں!

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میاں طاہر صاحب کو detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے کوئی بوٹی شوٹی نہیں لینی۔ میاں صاحب! آپ کو بعد میں انشاء اللہ detail دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ان کو گریڈ وار detail دے دیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلطانہ شاہین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سلطانہ شاہین: جناب سپیکر! سوال نمبر 3374 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہیز فنڈ کے حصول کے لئے نکاح نامہ کا مسئلہ

*3374: **محترمہ سلطانہ شاہین:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بیت المال سے جہیز فنڈ کی گرانٹ حاصل کرنے کے لئے شادی سے پہلے نکاح نامہ کی شرط ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں اکثر نکاح شادی والے دن ہی پڑھایا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ جہیز فنڈ کی ادائیگی کے لئے نکاح نامہ کی پیشگی شرط ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کیونکہ بیت المال رولز 5.3 کے مطابق بچی کا نکاح ہونے کے بعد 90 دن تک اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں۔

(ب) جہیز فنڈ کی ادائیگی کے لئے پیشگی نکاح نامہ کی شرط ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلطانہ شاہین: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ انہوں جز (ب) میں کہا ہے کہ جہیز فنڈز کے لئے نکاح نامہ کی شرط ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے تو میری ان سے یہ درخواست ہے کہ ایک عام آدمی کو یہ ذلیل کرنے والی شرط ہے اس کو ختم کیا جائے کیونکہ اکثر نکاح شادی والے دن ہی ہوتے ہیں اور شادی سے پہلے وہ کیسے نکاح کر کے آپ کو یہ نکاح نامہ دکھائیں؟ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جہیز فنڈز کے لئے اس شرط کو ختم کیا جائے کیونکہ شادی سے پہلے نکاح نامہ ذلت کا باعث بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ note کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2004 میں اس شرط کو نافذ کیا گیا تھا اور جہیز فنڈ کو نکاح نامہ کی شرط پر رکھا گیا۔ اس سے پہلے یہ اسی طرح تھا اصل میں یہ اس وقت misuse ہوا، لوگ کیا کرتے تھے کہ ایک پریس پر چلے گئے وہاں پر 100 روپے کے تین کارڈ چھپوائے اور اس کو جہیز فنڈ کے لئے ادھر apply کر دیا۔ بعض کیس اس وقت ایسے بھی سامنے آئے کہ ایک آدمی نے اپنی بچی کی شادی کے لئے apply کر دیا جبکہ اس کی خود اپنی شادی بھی نہیں ہوئی تھی تو اس کو اس لئے نافذ کیا ہے تاکہ اس بات کو sure کیا جائے کہ واقعی جو بچی مستحق ہے اس کو جہیز فنڈ جانا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوئی ایسا parameter نکالیں گے جس میں رقم بچی کی شادی سے پہلے دے دی جائے۔ ہم یہ بھی کوشش کریں گے کہ اس process کو مزید neat and clean بنا دیا جائے۔ اگر معزز ممبر کے پاس اس سلسلے میں کوئی proposal ہے تو بتا دیں ہم اس کو بھی زیر غور لائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب آپ دو سوال کر چکے ہیں اس لئے اب آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں اور خواتین کو ٹائم دے دیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپس میں decide کر لیں کہ میں پہلے کس کو floor دوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے تو محترمہ فرزانہ بٹ کھڑی ہوئی تھیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ جہیز فنڈ کے لئے اگر کوئی ایم پی اے کسی کو recommend کرتا ہے، کم از کم اس چیز کا تو خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے اس بندے کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ صرف ایک سوال کریں گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں دونوں سوالوں کو ملا کر ایک سوال کر لیتی ہوں۔ایک تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتادیں کہ کون سی اتھارٹی اس فنڈ کی منظوری دیتی ہے،اس کے ساتھ ہی میں عرض کروں گی کہ اس ایوان میں رات دس بجے تک شادی کے سلسلے میں ایک resolution پاس ہوا تھا جس پر بڑی سختی سے عمل بھی کیا گیا اور اس کے بڑے اچھے نتائج بھی سامنے آئے۔اس کے علاوہ 1997 میں ون ڈش کا جو قانون بنا اس سے بھی لوگوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت ایسے اقدامات کرنا چاہتی ہے جس سے جہیز کی لعنت کو ختم کیا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ funds کی approval کون دیتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اس مقصد کے لئے کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، کمیٹی کے ممبران اپنے نمائندے بھیج کر چیک کرواتے ہیں یا خود بھی چیک کر لیتے ہیں کہ واقعی یہ حق دار ہے،اس کی شادی ہو رہی ہے،اس کے بعد چیئرمین اور ساری کمیٹی اس کی approval دیتی ہے جس کے بعد اس کو 35 ہزار روپے کی limit تک کا جہیز فنڈ دیا جاتا ہے۔ اس ڈسٹرکٹ میں جتنی بھی رقم اس کمیٹی کے پاس ہوتی ہے،اس مقصد کے لئے جتنی درخواستیں کمیٹی کے پاس آتی ہیں ان تمام میں equal رقم تقسیم کر دی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں کہ اضلاع میں جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں یہ کون بناتا ہے اور ان کے ممبران کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کمیٹی اس بات کی رپورٹ دیتی ہے کہ اس کی شادی ہو رہی ہے تو پھر نکاح نامے کی شادی سے پہلے ضرورت کیوں پیش آتی ہے،اس شرط کو ختم کیوں نہیں کیا جاتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی بتایا ہے کہ 05-2004 میں یہی process چل رہا تھا کہ شادی سے پہلے اس رقم کی ادائیگی کر دی جاتی تھی۔اب پھر یہ بات ایوان کے سامنے آئی ہے تو ہم اس سلسلے میں کوئی ایسا طریق کار وضع کریں گے کہ جس میں شفافیت ہو اور یہ رقم شادی سے پہلے مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی بتادیں کہ یہ کمیٹی کس طرح سے بنائی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک ضلعی کمیٹی کا تعلق ہے اس کی شرط ہے کہ اس کے ممبران کی تعداد دس سے کم نہیں ہونی چاہئے، پنجاب بیت المال کونسل جس کا ایک امین ہوتا ہے وہ اس کی منظوری دیتی ہے۔14۔جنوری سے یہ کمیٹیاں ختم ہو گئی ہیں نئی کمیٹیوں کا معاملہ ابھیin process ہے۔پنجاب کونسل بھی چونکہ ابھی بنی ہے وہاں پر اس معاملے پرproposals جا رہی ہیں، جیسے ہی پنجاب بیت المال کونسل اس کیapproval دے گی وہ اس ڈسٹرکٹ کی بیت المال کمیٹی بن جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ معاملہ پہلے کمیٹی کے پاس جائے وہ اس کوconfirm کرے، اگر ہم نے نکاح کے لئے ہی پیسے دینے ہیں، بچی کا والد پہلے لوگوں سے پیسے مانگ کر نکاح کرے تو پھر اسے پیسے دینے کا فائدہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے اس مسئلے پرdetail سے بات کی ہے، اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئیproposal ہے تو دے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ جو کمیٹی بنا رہے ہیں، یہی کمیٹی خود جا کر نکاح سے پہلے اس بات کوconfirm کر لے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں اس کا طریق کار وضع کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں اس پر بہت بات ہو گئی ہے۔اگلا سوال نمبر 3466 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ان کے سوالات کو ہم pending کر رہے ہیں، مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 3549 ہے۔ سماجی بہبود کا جو محکمہ ہے اس کا ambit بہت وسیع ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! سیکرٹری صاحب نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ محمد ارشد ملک صاحب کا فون آیا تھا کہ میرا سوال نمبر 3549 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال جو ذہن میں سوچا ہے وہی کرنا ہے تو اگلے سوال پر کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3615 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: خواتین کی ترقی کے لئے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3615: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے ترقی خواتین کے کتنے دفاتر کہاں کہاں لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقی خواتین کے لئے مختص کی گئی تھی؟

(د) 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم ترقی خواتین پر خرچ ہوئی نیز متعلقہ پراجیکٹس اور ورکشاپس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ترقی خواتین کے لئے وفاقی حکومت سے کتنی میٹنگز / سیمینارز اور اجلاس ہوئے اور ان میں خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا تجاویز discuss ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام خواتین کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

1۔کاشانہ: (نزد مہر حباشادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور)
2۔دارالفلاح: (سوشل ویلفیئر کمپلیکس، سیکٹر D-I نزد عمر چوک ٹاؤن شپ، لاہور)
3۔قصر بہبود: M-12 ماڈل ٹاؤن نزد انٹرنیشنل بیکری، لاہور
4۔صنعت زار: 22 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
5۔دارالامان: نزد تھانہ نواں کوٹ چوک یتیم خانہ لاہور

(ب) ان دفاتر کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ	بجٹ سال 12۔2011	بجٹ سال 13۔2012
1	کاشانہ	6438420/۔	7624624/۔
2	دارالفلاح	3276000/۔	4634000/۔
3	قصر بہبود	1382000/۔	4246000/۔
4	صنعت زار	6133021/۔	7352259/۔
5	دارالامان	246000/۔	372000/۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود خواتین کے لئے مختلف ادارے چلا رہا ہے جبکہ 8۔مارچ 2012 سے حکومت نے الگ سے محکمہ ترقی خواتین قائم کر دیا ہے اس لئے ترقی خواتین کے لئے مختص رقم کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔

(د) ان اداروں کے بجٹ کی تفصیل جز (ب) میں دی جا چکی ہے جبکہ محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ورکشاپس منعقد نہ کی گئی ہیں۔

(ہ) ترقی خواتین کا محکمہ چونکہ 8۔مارچ 2012 سے الگ قائم کر دیا گیا ہے لہذا اس جز کا جواب متعلقہ محکمہ ہی دے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف و ب) کے اندر جن پانچ اداروں کے نام دیئے گئے ہیں وہ اس وقت کون چلا رہا ہے، سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے، سوشل ڈویلپمنٹ چلا رہا ہے یا ان کو وومن ڈویلپمنٹ چلا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچوں ادارے سوشل ویلفیئر پنجاب کے تحت ہی کام کر رہے ہیں اور ان کا سٹاف بھی محکمہ سوشل ویلفیئر کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ صنعت زار یا قصر بہبود میں اگر کوئی NGO function کرنا چاہتی ہے تو ان کو facilitate کر دیا جاتا ہے otherwise یہ محکمہ سوشل ویلفیئر ہی چلا رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ محکمہ سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے یا وومن ڈیپارٹمنٹ اس کو چلا رہا ہے، انہوں نے جواب کے اندر تو لکھا ہے کہ 8۔مارچ 2012 کے بعد کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہی ہو گی۔ انہوں نے جواب میں جو لسٹ دی ہوئی ہے اس میں 13-2012 کا بجٹ کیسے دے دیا گیا ہے، ایک طرف وہ deny کر رہے ہیں اور دوسری طرف بجٹ بھی دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! وومن ڈویلپمنٹ کو ایک الگ محکمہ بنا دیا گیا ہے، ورکنگ ہاسٹل پہلے محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس تھے اب محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے پاس ہیں۔ اسی طرح پانچوں اداروں کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ کون چلا رہا ہے تو میں نے ان کو بتایا ہے کہ ان کو ہمارا اپنا ڈیپارٹمنٹ چلا رہا ہے۔ ہاسٹل اور کچھ ادارے وومن ڈویلپمنٹ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان کی منسٹری بھی الگ ہو گئی ہے جس کا سربراہ ایک سیکرٹری ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں سوال علیحدہ سے پڑھ دیتا ہوں، سوال نمبر 3615 کا پہلا component ہے۔ محکمہ سماجی بہبود کے ترقی خواتین کے کتنے دفاتر کہاں کہاں لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟ specifically وومن ڈویلپمنٹ کے اداروں کے متعلق پوچھا گیا اور specifically ان پانچ اداروں کی لسٹ آئی، ان کا بجٹ آیا، آگے جا کر کہا گیا کہ 2012 میں ایک الگ ڈیپارٹمنٹ بن گیا۔ یا تو یہ ادارے اس ڈیپارٹمنٹ کے under ہی نہیں ہیں اگر ہیں تو پھر یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ اس کے بارے میں متعلقہ محکمہ بتائے گا؟ اس کی تفصیل انہوں نے اپنے محکمہ کے اندر دی ہوئی ہے، میں صرف clarity چاہ رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس میں clearly لکھا ہوا ہے کہ خواتین کی ترقی کے حوالے سے ہی یہ ادارے کام کر رہے ہیں لیکن کچھ ادارے

ایسے تھے جب اس محکمے کی distribution کی گئی اس کو ایک علیحدہ سے محکمہ بنایا گیا تو اس میں یہ settle کر لیا گیا کہ فلاں فلاں کام محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کرے گا اور فلاں کام محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کئے جائیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ان پانچ محکموں کا تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچوں ادارے بھی محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چل رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ادارے ان کا محکمہ چلا رہا ہے اس لئے اس کی detail بھی دی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے یہی کہا ہے کہ یہ پانچ ادارے محکمہ سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہی چلا رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے جو اس میں لکھا ہے کہ ترقی خواتین کے لئے الگ ایک محکمہ وومن ڈویلپمنٹ بنایا گیا ہے، 8۔مارچ 2012 سے حکومت نے الگ سے محکمہ ترقی خواتین قائم کر دیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا implications ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کون کون سے ادارے چلا رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! 8۔مارچ 2012 کو جو نیا ڈیپارٹمنٹ بنا وہ ڈیپارٹمنٹ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ترقی خواتین ڈیپارٹمنٹ کا پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پہلے جو ادارے کام کر رہے تھے ان تمام کا بجٹ سوشل ویلفیئر منسٹری کے تحت بنتا تھا لیکن جب سے ترقی خواتین علیحدہ کر دیا گیا ہے تو یہ information اس کے پاس ہے کہ ان کے پاس جو ادارے کام کر رہے ہیں ان کے لئے انہوں نے کتنا بجٹ رکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ترقی خواتین کے محکمے کی detail بتائیں کہ اس کا کیا function ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2012 سے پہلے تک اس پر سوشل ویلفیئر کا کنٹرول تھا اور وہ detail ہمارے پاس ہے اور جب سے اسے علیحدہ کر دیا گیا ہے تو اس کے بعد سے وہی بتا سکتے ہیں کہ اس کا کتنا بجٹ رکھا ہو گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ فلاں فلاں کام ہم کریں گے، فلاں فلاں وہ کریں گے۔ میں صرف clarity لینا چاہ رہا ہوں کہ فلاں فلاں کی definition میں کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہی بتا دیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور ان کا کیا کام ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وومن ڈویلپمنٹ دوسرا فلاں فلاں کر رہا ہے تو یہ جو فلاں فلاں والی بات ہے اس کے اندر کیا ہے؟ یہ انہوں نے کہا ہے میں نے نہیں کہا، میں تو clarity لے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ اس وقت ہمارا ڈیپارٹمنٹ جو کام کر رہا ہے اس میں کاشانہ، دارالفلاح: قصر بہبود، صنعت زار اور دارالامان ہے۔ محترم فاضل ممبر جو بات کہنا چاہ رہے ہیں میں سوال کر دیتا ہوں کہ یہ مجھے بتا دیں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نہ کریں، جواب دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری بنا دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ میرا صرف اتنا سوال تھا کہ اگر وومن ڈویلپمنٹ الگ ڈیپارٹمنٹ بن گیا ہوا ہے تو وہ والے کام انہوں نے اپنے under کیوں رکھے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے under نہیں رکھے ہوئے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! وومن ڈویلپمنٹ کی تفصیل متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی دے گا میں تو وہ بتا رہا ہوں جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بتا دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یہ 2012 تک ان کے پاس تھا جس کی انہوں نے تفصیل دے دی ہے۔ اب 8۔مارچ 2012 سے یہ ڈیپارٹمنٹ علیحدہ کر دیا گیا ہے اس لئے اس کا جواب وہ دیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ سوال 2014 کا آیا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان دفاتر کی سال 12-2011 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ انہوں نے اس کی تفصیل تو دی ہوئی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ خود جواب نہ دیں بلکہ ان کو دینے دیں۔ ان سے clarity تو لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ نیا سوال لے آئیں تو اس پر ان کو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے علم میں نہیں ہے کہ 2002 کے tenure میں محکمہ سوشل ویلفیئر اور وومن ڈویلپمنٹ الگ کر دیئے گئے تھے۔ ان کے دو different وزراء تھے، بعد میں یہ دونوں ڈیپارٹمنٹ میری والدہ کے پاس تھے۔ میری والدہ ان کی منسٹر رہی ہیں۔ میں ان کے notice میں لانا چاہوں گا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ 2002 سے الگ ہیں۔ آپ اس چیز کو چیک کریں کہ یہ غلط جواب ہے اور اس جواب میں جھوٹ بولا جا رہا ہیں۔ آپ ایک چیز کو ریکارڈ سے نہیں مٹا سکتے کہ 2002 میں یہ دو مختلف محکمے تھے۔ سوشل ویلفیئر کی وزیر صغریٰ امام تھیں اور وومن ڈویلپمنٹ کی وزیر میری والدہ تھیں۔ صغریٰ امام کے استعفیٰ کے بعد میری والدہ کے پاس دونوں محکموں کا چارج تھا۔ اس چیز کو یہاں سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ مجھے بتایا جائے کہ یہاں پر جھوٹا جواب کیوں دیا جا رہا ہے اور پھر اس پر بحث بھی کی جا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ 2002 میں محترم ممبر کی والدہ محترمہ وزیر تھیں تو ان کے پاس سوشل ویلفیئر کا چارج بھی تھا۔ یہ نیا سوال بن رہا ہے، یہ نیا سوال لے کر آ جائیں تو ہم انہیں detail فراہم کر دیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے جواب تو لے لینے دیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب!آپ ذرا تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!میں نے کہا ہے کہ 2012 میں وومن ڈویلپمنٹ کو علیحدہ کیا گیا تھا۔ میں اب بھی گارنٹی سے یہ بات کہتا ہوں کہ ان کو یہ confusion ہو رہی ہے کہ اس وقت ان کے تین منسٹر تھے۔اگر انہوں نے مزید کوئی بات کرنی ہے تو نیا سوال لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ یہ ادارہ 8۔مارچ 2012 کو الگ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!پھر 2002 میں ایک محکمے کے تین وزراء کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کو pending کرتے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا تفصیلی جواب دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!pending کیوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ 2012 میں علیحدہ ہوا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔احمد خان صاحب!پلیز تشریف رکھیں۔اس کو confuse کیا جا رہا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!پلیز میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔آپ تشریف رکھیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب!میں اس سوال کو pending کر رہا ہوں آپ اس کا detail میں دوبارہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3875 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3910 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گداگروں سے متعلقہ تفصیلات

***3910: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ گداگر، بچوں کو معذور کر کے بھیک مانگنے پر لگا دیتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت معذور بھکاریوں کو تحویل میں لے کر ان بھکاریوں اور ان کے سرپرستوں کے ڈی این اے ٹیسٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ پتا لگایا جا سکے کہ یہ معذور بھکاری انہی لوگوں کے اہلخانہ سے ہیں یا انہیں اغواء کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت معذور بھکاریوں کو تحویل میں لے کر تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان بھکاریوں کی معذوری کی وجہ کیا تھی کیا ماضی میں ایسی کوئی practice کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کچھ معذور بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں تاہم اس بات کا فی الحال کوئی ثبوت نہ ہے کہ ان کو گداگری کروانے کے لئے معذور کیا گیا یا وہ معذوری کی وجہ سے گداگری کر رہے ہیں۔

(ب) بھکاریوں کو تحویل میں لینے کی ذمہ داری ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ہے جبکہ محکمہ سوشل ویلفیئر اپنے ادارے Beggar's Home میں بھکاریوں کی rehabilitation خدمت کے ساتھ ساتھ میڈیکل کی سہولت فراہم کرے گا۔ ڈی این اے ٹیسٹ کروانا ان کے پیچھے محرکات مثلاً اغواء وغیرہ کا پتا کرنا محکمہ کی ذمہ داری نہ ہے۔

(ج) محکمہ کے زیر انتظام بھکاریوں کے لئے لاہور میں Beggar Home کے نام سے ایک ادارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس میں بھکاریوں کی مکمل Case History لینے کا

ارادہ رکھتا ہے جس کے بعد ان کو rehabilitate کیا جائے گا۔تاہم ماضی میں ایسا کوئی عمل نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ کچھ گداگر، بچوں کو معذور کر کے بھیک مانگنے پر لگا دیتے ہیں تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ بات اس حد تک درست ہے کہ کچھ معذور بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں تاہم اس بات کا فی الحال کوئی ثبوت نہ ہے کہ ان کو گداگری کروانے کے لئے معذور کیا گیا یا وہ اس معذوری کی وجہ سے گداگری کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ والدین کو بچوں سے اتنا پیار ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ والدین کسی صورت نہیں چاہتے کہ خدانخواستہ ان کے بچے معذور ہو جائیں اس کے باوجود ہمیں سڑکوں پر، چوراہوں پر اور گلی کوچوں میں ایسے بچے کثرت سے نظر آتے ہیں جو معذور ہوتے ہیں اور بھکاری بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ کیا صرف انسانی ہمدردی کے ناتے محکمہ سماجی بہبود کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ایسے بچوں کو پکڑے ان کے DNA ٹیسٹ کرائے اور ان کے لواحقین کے بھی DNA ٹیسٹ کرائے جائیں تاکہ پتا چلے کہ یہ جو بچے معذور ہو رہے ہیں ان کے پیچھے کیا محرکات تھے لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بارے میں فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!میرے بھائی نے Beggars کے حوالے سے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے۔اس سلسلے میں ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہر ضلع کی سطح پر کام کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ آ رہا تھا کہ پورے پنجاب میں کہیں پر بھی Beggars Home نہیں تھے ہم ابھی لاہور میں ایک Beggars Home بنا رہے ہیں جہاں پر انہیں میڈیکل کی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی اور یہ بھی معلوم کیا جائے گا کہ آیا ان کے پیچھے کون سے ایسے ہاتھ ہیں جو بچوں کو بھکاری بناتے ہیں، انہیں معذور کرتے ہیں۔لاہور میں بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور بھرتی ہونے جا رہی ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے لاہور میں Beggars Home مکمل کر لیا ہے اس کے بعد اسے ڈویژن level پر لے جائیں گے، جب تمام ڈویژنز میں یہ Beggars Home بن جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس لعنت کو ختم کر دیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کا سوال ہے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: ملک صاحب! آپ سوال کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! پھر آپ ضمنی سوال نہیں کریں گے۔ جی، ملک محمد احمد خان صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز(ب وج) دونوں کے اندر جواب یہ دیا گیا ہے کہ بھکاریوں کو تحویل میں لینے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ جبکہ محکمہ سوشل ویلفیئر اپنے ادارے Beggars Home، میں نے آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال کرنا ہے کہ Beggars Home جو rehabilitation کا کام کرے گا کیا یہ لفظ politically correct ہے؟ جیسے آج ہم paralysed کو paralyse نہیں کہتے بلکہ special person کہتے ہیں تو Beggars Home کے لئے یونائیٹڈ نیشن کے چارٹر کے مطابق محکمہ جواب دے رہا ہے، اسمبلی کے floor پر جواب آ رہا ہے تو کیا ہم rehabilitation یعنی Correction Centre یا Improvement Centre کو Beggars Home کا نام دے سکتے ہیں؟ whether this is politically correct or not جناب پارلیمانی سیکرٹری ایک تو اس کا جواب دیں اور دوسرا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو Beggars Home کے نام پر اعتراض ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بالکل اس پر اعتراض ہے۔ جب اس نے rehabilitation کا کام کرنا ہے اور میرے اسی ضمنی سوال کی continuation ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام بھکاریوں کے لئے Beggars Home کے نام سے ایک ادارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس میں بھکاریوں کی مکمل case history لینے کا ارادہ ہے۔ کیا یہ جو بھکاریوں کی case history لے رہے ہیں اس کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کے محکمے کی کوئی coordination ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ میرے ضمنی سوال کے دو پہلو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان نے Beggars Home کے نام پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو تبدیل کیا جائے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! Beggar's Home کی عمارت ابھی مکمل ہوئی ہے اگر یہ ایوان چاہتا ہے کہ اس کا کوئی اور نام رکھا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ حکومت نے Child Protection کے لئے ایک علیحدہ ادارہ بھی تشکیل دیا ہے۔ ان Beggars Home کا محکمہ ہوم سے بھی concern ہوگا۔ جس طرح محکمہ جات کا آپس میں link ہوتا ہے اسی طریقے سے محکمہ ہوم کو سماجی بہبود کے ساتھ attach کیا جائے گا۔ اگر انتظامیہ سے خدمات لینی پڑیں تو ان سے لیں گے اور اگر پولیس کی خدمات درکار ہوں گی تو ان سے تعاون کے لئے کہا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ یہ محکمہ ہوم کا کام ہے تو میں ان کو یاد دہانی کرانا چاہوں گا کہ ایک Child Protection Bureau محکمہ سماجی بہبود کے تحت کام کر رہا تھا۔ اس کے کام میں سڑکوں پر بھیک مانگنے والے بچوں کو تحفظ دینا اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا شامل تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اپنے جواب میں اس کا ذکر تو کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے Child Protection Bureau کی بات نہیں کی، اس کی پہلی چیئرپرسن ڈاکٹر فائزہ اصغر تھیں اور انہوں نے اس حوالے سے بڑا اچھا کام کیا تھا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری بتا سکتے ہیں کہ وہ Bureau کدھر گیا، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک محکمہ کوئی activity perform کر رہا ہو اور بعد میں کہہ دے کہ یہ میرا کام نہیں بلکہ کسی اور محکمہ کا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! Child Protection Bureau اب بھی محکمہ ہوم کے تحت کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ورکنگ وومن ہاسٹل کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*3937: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس عمارت کی تعمیر کب مکمل ہوئی اور اس پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا تعمیر شدہ بلڈنگ میں ورکنگ وومن ہاسٹل نے کام شروع کر دیا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ بلڈنگ پر کون قابض ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کی ضروریات کے پیش نظر ورکنگ وومن ہاسٹل کو فوری شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل کے لئے وفاقی وزارت ترقی و خواتین کی مدد سے ہاسٹل کی تعمیر شروع کی گئی تھی لیکن یہ بلڈنگ مکمل ہوئی اور نہ ہی اس میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن شروع کیا جا سکا۔

(ب) اس کی تعمیر 1995 تک ہوئی اور اس پر 9.04 لاکھ روپے کی لاگت آئی۔

(ج) یہ بلڈنگ ہاسٹل کے لئے استعمال نہ کی جا رہی ہے۔

(د) ضلعی حکومت نے یہ عمارت سال 2001 میں محکمہ تعلیم کو استعمال کے لئے دی تھی۔ اس وقت اس عمارت میں محکمہ تعلیم اور لٹریسی کے ضلعی دفاتر اور ایڈمنسٹریشن کا دفتر کام کر رہا ہے۔

(ہ) سال 2012 میں ترقی خواتین کا علیحدہ محکمہ وجود میں آنے کے بعد ہاسٹل قائم کرنے کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی گئی تھی۔ ضلع میں ہاسٹل کے قیام سے متعلق سوال محکمہ ترقی خواتین سے پوچھا جا سکتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں اور عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*3938: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ تمام ادارے محکمہ کی اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب مکمل اثبات میں نہیں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی عمارات کرایہ پر ہیں اور محکمہ سالانہ کتنی رقم عمارات کے کرایہ کی مد میں ادا کر رہا ہے؟

(د) کیا محکمہ مستقبل قریب میں ان اداروں کے لئے عمارات تعمیر کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ صنعت زار
2۔ دارالامان
3۔ اولڈ ایج ہوم (عافیت)

(ب) جی ہاں! یہ ادارے اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) چونکہ تمام ادارے اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں لہذا کرایہ کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی جا رہی ہے۔

(د) تمام کام کرنے والے اداروں کی اپنی عمارات موجود ہیں۔

محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام جیل پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4157: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے جیل پراجیکٹ، پنجاب کے کن کن اضلاع کی جیلوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان پراجیکٹ کے تحت جیلوں میں کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا ضلع وہاڑی کی جیل میں اس پراجیکٹ کے تحت کام ہو رہا ہے اگر نہیں تو ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت 20 جیل پراجیکٹ کام کر رہے ہیں جن میں ضلع اٹک، بہاولنگر، بہاولپور(2)، فیصل آباد(2)، گوجرانوالہ، گجرات، جھنگ، جہلم، قصور، لاہور(2)، میانوالی، ملتان، رحیم یار خان، راولپنڈی، ساہیوال، شیخوپورہ اور سیالکوٹ شامل ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت جیل پراجیکٹ میں خواتین قیدیوں کو میڈیکل اور لیگل سہولیات کے ساتھ ساتھ counseling بھی کی جاتی ہے اس کے علاوہ تعلیم بالغاں، مذہبی تعلیم، پیشہ وارانہ مہارت اور خاندان کے ساتھ روابط بہتر کرنے کی بھی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع وہاڑی میں اس وقت کوئی جیل پراجیکٹ کام نہیں کر رہا ہے تاہم محکمہ کے اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ضلع وہاڑی کی جیل میں بھی پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

میانوالی: محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4333: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا ضلع میانوالی کا سال 14-2013 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا بجٹ کن کن فلاحی کاموں پر خرچ ہوا، ان کاموں کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس محکمہ کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں اس ضلع میں چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے 9 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، کالا باغ روڈ، میانوالی۔
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، کالا باغ روڈ، میانوالی۔
3۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، B&R کالونی، میانوالی۔
4۔ دارالامان، بالمقابل تعمیر ملت سکول، میانوالی۔

5۔ Socio Economic & Rehabilitation Centre ، سنٹرل جیل، میانوالی۔
6۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ٹی ایچ کیو، ہسپتال، میانوالی۔
7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر وبیت المال، کندیاں نزد ریلوے کالونی۔
8۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر وبیت المال، عیسٰی خیل، محلہ نگرے خیل، میانوالی۔
9۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ٹی ایچ کیو، ہسپتال، عیسٰی خیل۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کا ضلع میانوالی کا 14-2013 کا کل بجٹ جاری اخراجات کے لئے 23469356/۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کا mandate ہی عوام کی فلاح و بہبود ہے اور اس کے تمام ادارے فلاحی ادارے ہیں اور ان اداروں کا تمام بجٹ فلاحی کاموں پر خرچ ہوتا ہے، لہذا فلاحی کاموں پر خرچ ہونے کی تفصیل الگ سے فراہم نہیں کی جا سکتی۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں بھکاریوں کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*4335: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے دو سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں بھکاریوں کی بحالی rehabilitation کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کیا حکومت بھکاریوں کی rehabilitation کے حوالے سے کوئی جامع پالیسی مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے مالی سال 12-2011 سے لاہور میں Punjab Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت دارالکفالہ کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے۔ اس بلڈنگ کی تعمیر کی لاگت 62.415 ملین روپے ہے اور پچھلے دو سالوں کے دوران اس پر 22.980 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بلڈنگ کی تعمیر تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح کر دیا جائے گا۔

تاہم ضلعی رابطہ افسر لاہور نے مندرجہ ذیل فلاحی تنظیموں کی عمارات کو دارالکفالہ قرار دیا تھا

1۔ ایدھی ہوم (برائے مرد)، 25۔کینال پارک گلبرگ۔II لاہور۔
2۔ بلقیس ایدھی ہوم (برائے خواتین)، گوندل چوک کالج روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور
3۔ سبحانی فاؤنڈیشن نزد علی مسجد، فردوس پارک غازی روڈ، لاہور۔

پچھلے دو سالوں کے دوران ضلعی حکومت لاہور اور محکمہ سماجی بہبود نے 999 بھکاریوں کو پکڑا جن میں 22 کے خلاف مقدمات درج کئے گئے جبکہ 929 کو بیان حلفی کے تحت چھوڑ دیا گیا۔ ان تمام کاموں پر کوئی علیٰحدہ سے خرچہ نہ کیا گیا ہے بلکہ یہ ضلعی حکومت اور محکمہ کے دستیاب وسائل اور افرادی قوت کو استعمال کر کے کیا گیا ہے۔

(ب) Punjab Vagrancy Ordinance, 1958 تمام بھکاریوں کی بحالی کے لئے ایک واضح پالیسی قانون ہے۔ تاہم اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات محسوس نہ ہو سکے ہیں۔ محکمہ فی الحال کوشش کر رہا ہے کہ آئندہ سالوں میں اس قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔

ضلع لاہور میں جہیز فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4710: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 13-2012 میں کل کتنی رقم جہیز فنڈ کی مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے پی پی۔152 لاہور سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنی درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا، کتنی درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں اور کتنی درخواستیں مسترد کی گئیں، ان cases کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں 13-2012 میں 1,12,32000 روپے کی رقم جہیز فنڈ کی مد میں سے تقسیم کی گئی۔

(ب،ج) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے پی پی۔152 لاہور سے سولہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ آٹھ درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا۔ پانچ درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں، تین درخواستیں مسترد کی گئی ہیں اور ان cases کی منظوری ضلعی بیت المال کمیٹی دیتی ہے۔

لاہور: دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

*4720: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے دارالامان قائم ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مدوار بتائیں؟

(د) لاہور میں حکومت آئندہ آنے والے پانچ سالوں کے دوران کتنے مزید فلاحی گھر/دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں صرف ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو E-36/30 نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ بند روڈ چوک یتیم خانہ واقع ہے۔

(ب) دارالامان لاہور میں اس وقت کل 93 افراد رہائش پذیر ہیں جن میں 74 خواتین اور 19 بچے شامل ہیں۔

(ج) سال 13-2012 میں کل 5,775,223 روپے جبکہ 14-2013 میں کل 5,638,973 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل ضمنہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک دارالامان کام کر رہا ہے تاہم ضلع لاہور میں خواتین کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نئے دارالامان کا منصوبہ زیر غور ہے۔

حلقہ پی پی۔234 وہاڑی میں سرکاری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*4846: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔234 وہاڑی میں خواتین کے لئے کتنے دستکاری سکول قائم ہیں؟

(ب) ان دستکاری سکولوں میں خواتین کو کون کون سی دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان کورسز میں داخلہ لینے کی کیا شرائط ہے؟

(د) 14-2013 کے دوران کتنی خواتین نے دستکاری سکولوں میں داخلہ لیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔234 وہاڑی میں صرف ایک دستکاری سکول کام کر رہا ہے۔

(ب) اس دستکاری سکول میں خواتین کو صرف ڈریس میکنگ سکھایا جاتا ہے۔

(ج) ایسی پرائمری پاس خواتین جن کی عمر 18تا29 سال کے درمیان ہو اور 100 روپے داخلہ فیس بھی ادا کریں، داخلہ لینے کی اہل ہیں۔

(د) مارچ 2014 میں الحمد ترقیاتی تنظیم موضع جھیڈو کے زیر انتظام دستکاری سکول کا اجراء ہوا ہے جس میں سال 14۔2013 کے دوران 26 خواتین نے داخلہ لیا۔

لاہور میں ادارہ عافیت سے متعلقہ تفصیلات

*4885: باؤ اختر علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں قائم ادارہ عافیت میں اس وقت کتنے بزرگ رہائش پذیر ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) مذکورہ ادارہ کا دفتر کہاں ہے اور اسے کہاں سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ج) سال 12۔2011 میں اس ادارہ کا کل کتنا خرچہ ہوا نیز ملازمین کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ادارہ عافیت لاہور میں اس وقت 33 بزرگ رہائش پذیر ہیں۔ ان افراد کو رہائش، کھانا پینا، کپڑے، ادویات اور دیگر سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) ادارہ عافیت سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر D-I بلاک 3 عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور میں واقع ہے۔ اس ادارہ کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ج) سال 12۔2011 میں ادارہ کا کل خرچہ۔/36,88,640 روپے تھا جبکہ ادارہ ہذا میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	عروج فاطمہ	سوشل ویلفیئر آفیسر
2	سیٹ خالی(2)	نرس
3	محمد شفیق	ہاؤس کیپر
4	محمد عدنان	کلرک

5	ناصر علی	ڈرائیور
6	محمد لطیف	نائب قاصد
7	علی ربانی	نائب قاصد
8	خلیل احمد	دھوبی
9	محمد مشتاق	باورچی
10	محمد یونس	باورچی
11	سحرش محمود	ہیلپر
12	طارق وارث	ہیلپر
13	محمد کاشف	چوکیدار
14	محمد سرور	چوکیدار
15	سیٹ خالی	مالی
16	رفعت بی بی	خاکروب
17	ندیم مسیح	خاکروب

میرج گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5021: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 13-2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع لاہور کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) میرج گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی اور کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(د) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس مد میں مالی امداد کے لئے درخواست دہندہ کو کس اتھارٹی سے documents کی تصدیق کروانا ضروری ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال 13-2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع لاہور کو -/22,15,806 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) میرج گرانٹ کے لئے 482 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 331 افراد کی امداد کی گئی اور 151 افراد کی درخواستیں مسترد کی گئیں۔

(د) میرج گرانٹ کی منظوری ضلعی بیت المال کمیٹی دیتی ہے جس کے چیئرمین اور ممبران اعزازی ہوتے ہیں اور سیکرٹری کے فرائض ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال جو کہ گریڈ17 یا18 کا ہوتا ہے۔

(ہ) اس مد میں مالی امداد کے لئے درخواست دہندہ کو documents کی تصدیق کرانا ضروری نہیں ہوتا اور استحقاق کی تصدیق ممبر ضلعی بیت المال کمیٹی کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع وہاڑی میں دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

2: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں دارالامان کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور اسے کس کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے، کیا سال 14۔2013 کا بجٹ ادارے کی ضروریات کے لئے کافی ہے؟

(ب) مذکورہ دارالامان میں کتنے بچے اور خواتین قیام پذیر ہیں اور انتظامیہ ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(ج) دارالامان بچوں اور خواتین کی تربیت کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور اس سے کتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں؟

(د) یہاں پر تعینات سٹاف کی تعداد کتنی ہے ان کے نام، گریڈ اور عہدے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا سٹاف کی کوئی سیٹ خالی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع وہاڑی کے دارالامان کا سالانہ بجٹ 14۔2013 درج ذیل ہے۔

کل بجٹ 14۔2013	3,754,000/-
مدات	بجٹ
اخراجات تنخواہیں	1,846,055/-
خوراک، کپڑے وغیرہ	653,660/-
یوٹیلٹی اخراجات	364,756/-
کل اخراجات 14۔2013	2,864,471/-

دارالامان کا بجٹ متوقع اخراجات کے لئے کافی ہے۔

(ب) دارالامان وہاڑی میں سال 14۔2013 میں اب تک 297 خواتین اور 70 بچے داخل ہوئے اور ہمہ وقت اوسطاً 25 خواتین اور پانچ بچے موجود رہتے ہیں۔ادارہ میں خواتین کو خوراک، رہائش ، لباس، طبی، قانونی نفسیاتی سہولیات جبکہ بچوں کے لئے جھولوں کا انتظام ہے نیز خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ بھی مہیا کی جارہی ہے۔

(ج) دارالامان میں مقیم تمام خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جارہی ہے ، جبکہ بچوں کو بنیادی تعلیم و تفریحی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔اوسطاً 25 خواتین اور پانچ بچے روزانہ کی بنیاد پر مستفید ہورہے ہیں۔

(د) دارالامان وہاڑی میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام	گریڈ	عہدہ
1۔	سمعیہ منیر	17	سپرنٹنڈنٹ
2۔	نفیس احمد	14	اسسٹنٹ
3۔	عابد علی	12	کمپیوٹر آپریٹر
4۔	شفقت پروین	08	ہینڈی کرافٹ ٹیچر
5۔	خالی اسامی	05	مذہبی معلمہ
6۔	عبدالعزیز	02	ڈرائیور
7۔	الطاف حسین	02	کک
8۔	محمد اسلم	02	نائب قاصد
9۔	محمد فرمان	02	نائب قاصد
10۔	نوید اختر	02	چوکیدار
11۔	محمد ظفر	02	خاکروب

ضلع میانوالی میں خواتین کے لئے محکمہ سماجی بہبود سے متعلقہ تفصیلات

66:جناب احمد خان بھچر:کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں خواتین کے لئے محکمہ کے زیر کنٹرول جو ادارہ جات کام کر رہے ہیں ان کی تعداد مع نام و مقام بیان کریں اور یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ اضلاع میں خواتین کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں،ان کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سماجی بہبود کے تین ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔صنعت زار:BR کالونی میانوالی۔

صنعت زار میانوالی میں خواتین کو سلائی کڑھائی، نٹنگ کے فنون سکھائے جا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں اور باعزت روزی کما سکیں۔اس ادارہ میں کمپیوٹر سنٹر بھی کام کر رہا ہے جس میں بچیوں کو چھ ماہ کا کمپیوٹر کورس کروایا جاتا ہے جنہیں حکومت۔/2000 ماہانہ وظیفہ بھی دیتی ہے۔

2۔دارالامان: بالمقابل تعمیر ملت سکول، میانوالی

دارالامان میانوالی میں مصیبت زدہ، تشدد کا شکار اور بے سر و سامان خواتین کو پناہ دی جاتی ہے۔مزید برآں دارالامان میں عدالت کی طرف سے بھیجی ہوئی خواتین کو بھی پناہ دی جاتی ہے۔دارالامان میں رہائش، کھانا پینا، ادویات اور مفت قانونی امداد اور rehabilitation کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔معاشرتی معاشیات اور بحالی مرکز: سنٹرل جیل، میانوالی

ادارہ ہذا جیل میں قیدی خواتین کو مذہبی تعلیم، دستکاری اور recreational سہولیات فراہم کرتا ہے۔مزید برآں میڈیکل اور قانونی معاونت بھی فراہم کی جاتی ہے اور جیل سے رہائی کے بعد بحالی میں مدد دیتا ہے۔

(ب) حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع میانوالی میں خواتین کی ترقی کے لئے سال 2009 میں دارالامان کی بلڈنگ بنائی اور سال 2014 میں صنعت زار میں خواتین کے لئے کمپیوٹر سنٹر قائم کیا۔

میانوالی میں دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

67:جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے دارالامان اور دیگر فلاحی مراکز قائم ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) ضلع میانوالی میں حکومت کتنے مزید فلاحی گھر دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں ایک عدد دارالامان قائم ہے اور دیگر فلاحی مراکز میں ایک صنعت زار شامل ہے جہاں پر خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے اور جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ دارالامان نزد تعمیر ملت سکول میانوالی

ii۔ صنعت زار B&R کالونی میانوالی

(ب) دارالامان میں اس وقت سولہ افراد رہائش پذیر ہیں اور سال 14۔2013 میں 125 رہائش پذیر رہے جبکہ صنعت زار اقامتی ادارہ نہ ہے۔

(ج) اداروں کے سال 14۔2013 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ضلع میانوالی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کئے گئے فنڈز پر ہو گا۔

ضلع میانوالی میں دارالامان کے متعلقہ تفصیلات

158: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں اس وقت کل کتنے دارالامان کام کر رہے ہیں، جگہ کا نام بتائیں؟

(ب) اس وقت ان میں کل کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) سال 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، عہدہ وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع میانوالی میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں اس وقت ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو بالمقابل تعمیر ملت سکول، کالج روڈ میانوالی میں قائم ہے۔

(ب) اس دارالامان میں اس وقت بارہ افراد رہائش پذیر ہیں جن میں دس خواتین اور دو بچے شامل ہیں۔

(ج) سال 13۔2012 میں 28,00,000 بجٹ ملا اور خرچ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دارالامان میانوالی میں کل 9 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک دارالامان کام کر رہا ہے جبکہ فی الحال ضلع میانوالی میں مزید کوئی دارالامان بنانے کا ارادہ نہ ہے۔

ضلع میانوالی: بیت المال کو سال وار فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

159: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں بیت المال پنجاب کی جانب سے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم سال وار موصول ہوئی؟

(ب) ان میں سے کتنی رقم غربا اور مریضوں میں تقسیم ہوئی، علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں بیت المال پنجاب کی جانب سے سال 12-2011 میں۔/15,75,765 روپے اور 13-2012۔/15,75,765 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سال 12-2011 میں غربا پر۔/21,09,000 روپے اور مریضوں پر۔/1,79,143 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔ سال 13-2012 میں غربا پر۔/5,28,000 روپے اور مریضوں پر۔/6,26,504 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔

لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے سے متعلقہ تفصیلات

215: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے کتنے ادارے یا سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور وہ کن کن مدات میں خرچ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے تین ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ منی صنعت زار 2۔ قصر بہبود 3۔ صنعت زار

(ب)

1۔ منی صنعت زار:

اس ادارہ کو حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ فراہم نہیں کیا جاتا اس کے اخراجات مخیر حضرات Advisory Committee کی مدد سے پورے کئے جاتے ہیں۔

2۔ قصر بہبود:

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے قصر بہبود کی نئی بلڈنگ سال 12۔2011 میں تعمیر کی گئی۔ اس ادارے میں حکومت صرف انتظامی پوسٹوں کے لئے بجٹ فراہم کرتی ہے جبکہ بقیہ اخراجات ادارہ سٹوڈنٹس سے اکٹھی کی گئی فیسوں سے پورا کرتا ہے جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ صنعت زار:

اس ادارہ کے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فراہم کئے گئے بجٹ اور خرچ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خواتین کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

282: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور قصور میں خواتین کے لئے محکمہ کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے، کیا ان اداروں کے کوئی اپنے ذرائع آمدن بھی ہیں اگر نہیں تو یہاں پر رہنے والی خواتین کے کھانے پینے کے انتظام کے لئے کون فنڈز فراہم کرتا ہے؟

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے روزگار فراہم کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہنر سکھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07۔2006 میں شروع کیا گیا تھا اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبے کی موجودہ صورتحال کیا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) خواتین کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے ضلع لاہور میں پانچ شیخوپورہ میں دو اور قصور میں دو ادارے کام کر رہے ہیں ضلع ننکانہ صاحب میں مالی سال میں دو ادارے کام شروع کر دیں گے۔ان اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خواتین کے تین ادارے صنعت زار، قصر بہبود اور دارالفلاح میں خواتین کو سلائی کڑھائی، بنائی، کوکنگ اور بیوٹی پارلر کے ہنر سکھائے جاتے ہیں مزید برآں صرف دارالفلاح کے ادارے میں خواتین کو ایک سال کے لئے تحفظ (shelter) کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جبکہ دارالفلاح میں خواتین کو ماہانہ تین ہزار روپے وظیفہ (stipened) دیا جاتا ہے جس کی مدسے وہ کھانے پینے کا انتظام کرتی ہیں جبکہ صنعت زار اور قصر بہبود میں مختلف trainings دی جاتی ہیں تاکہ وہ معاشرے کا فعال شہری بن سکیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر خواتین کو روزگار فراہم نہیں کرتا بلکہ خواتین کو مختلف ہنرز (skills) سکھاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران صنعت زار ضلع لاہور میں 3566 ضلع شیخوپورہ میں 3229 ضلع قصور میں 764 جبکہ قصر بہبود لاہور میں 26054 خواتین کو ہنر مند بنایا گیا ہے تاکہ وہ خود روزگار حاصل کر سکیں۔

(د) جی ہاں! یہ منصوبہ شروع کیا گیا تھا اور اس وقت ضلع لاہور میں ٹاؤن کی سطح پر منی صنعت زار (sub-sanatzar) خواجہ لائن گڑھی شاہو، شالامار ٹاؤن میں کام کر رہا ہے جبکہ موجودہ ترقیاتی سال میں مزید تین تحصیلوں میں صنعت زار قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں اور ان کا PC-I بھی منظور ہو گیا ہے عنقریب یہ صنعت زار تحصیل مرید کے، شاہپور اور جام پور میں کام شروع کر دیں گے۔

ضلع لاہور میں اولڈ ایج ہومز سے متعلقہ تفصیلات

332: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع لاہور میں کتنے اولڈ ایج ہوم موجود ہیں اور حکومت مزید اولڈ ایج ہوم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام (بے سہارا اور بزرگ) شہریوں کے لئے لاہور میں ایک ادارہ عافیت کے نام سے سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر ڈی نزد عمر چوک ٹاؤن شپ میں واقع ہے۔ فی الحال مزید کوئی ایسا ادارہ بنانے کا ارادہ نہ ہے لیکن محکمہ اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ بیت المال کو فراہم کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

424: **میاں محمد اسلام اسلم:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران ضلع رحیم یار خان محکمہ بیت المال کو سال وار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کتنی رقم تحصیل وار فراہم کی گئی اور تحصیل لیاقت پور کو کتنی رقم ان دو سالوں کے دوران فراہم کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال 14-2013 کے دوران ضلع رحیم یار خان کو محکمہ بیت المال سے -/3052289 روپے کی رقم فراہم کی گئی اور مالی سال 15-2014 کے دوران ضلع رحیم یار خان محکمہ بیت المال کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی کو ضلع کی بنیاد پر فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔ تحصیل وار کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں بیت المال کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

480: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی بیت المال کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کو سال 13۔2012 کے دوران کتنی رقم ملی، تفصیل کمیٹی وار بتائیں؟

(ج) بیت المال کمیٹیاں رقم کہاں کہاں خرچ اور تقسیم کر سکتی ہیں؟

(د) اگر اس عرصہ کے دوران مذکورہ ڈویژن میں بیت المال کے فنڈز کا آڈٹ ہوا ہے تو اس کی آڈٹ کی رپورٹ فراہم کریں؟

(ہ) آڈٹ میں کتنی رقم کا خُورد بُرد ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں چھ ضلعی بیت المال کمیٹیاں ہیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد۔

(ب) ان کمیٹیوں کو سال 13-2012 کے دوران جو رقم ملی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گوجرانوالہ	-/4043370روپے
گجرات	-/2576065روپے
سیالکوٹ	-/3300342روپے
نارووال	-/1760377روپے
منڈی بہاؤالدین	-/1651396روپے
حافظ آباد	-/1341999روپے
ٹوٹل	-/14673514روپے

(ج) بیت المال کمیٹیاں مستحق مثلاً معذور، عمر رسیدہ، بیوہ، یتیم افراد، مستحق طلباء کو تعلیمی وظیفہ، جہیز فنڈ، علاج معالجہ اور رفاہی ادارہ جات کو امداد دے سکتے ہیں۔

(د) اس عرصہ کے دوران آڈٹ نہیں ہوا ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران آڈٹ نہیں ہوا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس ملک فیاض احمد اعوان کا ہے۔ ہمارے وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کدھر ہیں؟ ہم نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس 5۔جنوری 2015 کو pending کیا تھا۔ میرے خیال میں آج تیسری دفعہ ہے کہ وزیر داخلہ ایوان میں تشریف نہیں لا رہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ بلال یٰسین صاحب! آپ کرنل صاحب کو بتائیں کہ وہ پیر والے دن ہر صورت ایوان میں موجود ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اور اس پر کوئی excuse بھی نہیں ہو گی۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن آج چونکہ ترکی کے وزیر اعظم کی آمد متوقع ہے اور ان کا ایک high-profile visit ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ٹھیک ہے لیکن سب سے زیادہ high-profile یہ ایوان ہے۔ منسٹر صاحب کو آج یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ اب پیر والے دن وہ ہر صورت یہاں پر موجود ہونے چاہئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر دو باتیں عرض کروں گا۔ ایک تو نہایت serious observation ہے۔ ابھی وقفہ سوالات میں گداگری کے حوالے سے بحث ہوتی رہی ہے۔ آپ لاہور کے کسی چوراہے میں چلے جائیں تو وہاں پر ایک سال، دو سال یا اڑھائی سال کے نوزائیدہ بچوں کو خواتین اپنے کندھے پر لٹائے ہوئے بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں۔ آپ صبح سے شام تک وہاں پر مشاہدہ کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ بچے ہلتے، ملکتے اور نہ ہی روتے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ میری observation یہ ہے کہ وہ intoxicated ہوتے ہیں، ان کو کوئی نہ کوئی منشیات کھلائی یا پلائی ہوئی ہوتی ہے اور یہیں سے ان کی معذوری شروع ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس کے تدارک کے لئے ایک پورا نظام ترتیب دے رہے ہیں۔ آپ کا point بھی نوٹ ہو گیا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 3 ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے شیخ اعجاز صاحب بات کر لیں اس کے بعد میاں طاہر صاحب بات کریں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ فیصل آباد سے Young Lawyers کا ایک وفد اس وقت Speaker's Box میں ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے تشریف فرما ہے۔ یہ Young Lawyers ہماری پارلیمانی norms کو سیکھنا چاہ رہے ہیں تو میں شیخ حسیب ایڈووکیٹ اور ان کے ساتھیوں کو پنجاب اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم بھی ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں پہلے میاں طاہر صاحب کی بات سُن لوں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آج آپ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ بڑی مہربانی۔ جی، میاں طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ میرا آبائی شہر فیصل آباد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

میاں طاہر: جی، ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پیر والے دن یہاں ایوان میں وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب موجود ہوں گے اگر آپ اُس دن یہ بات کر لیں تو پھر ہم ان سے آپ کی بات کا جواب بھی لے لیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بہتر تو یہ تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران ہی مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا جاتا بہر حال اس وقت مجھے وقت نہیں مل سکا۔ معاملہ یہ ہے کہ ابھی چار دن پہلے ائرپورٹ پر دو خواتین کو پکڑا گیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو وزراء اس وقت ایوان میں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی اس معاملے کو غور سے سُنیں کیونکہ یہ قوم کی بیٹیوں کا مسئلہ ہے۔ ان عورتوں کو پکڑا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ کہاں جا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم کام کرنے جا رہی ہیں۔ ایف آئی اے نے شک پڑنے پر جب ان کو علیحدہ کیا تو انہوں نے کہا کہ فلاں فلاں لوگ ہمیں دبئی export کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بڑے دُکھ سے کہتا ہوں کہ آپ گلف کی کوئی فلائٹ دیکھ لیں ان میں عورتیں exportہو رہی ہیں اورMafia's کام کر رہے ہیں۔آج محکمہ سماجی بہبود کے حوالے سے سوالات تھے۔ میں نے درخواست کی لیکن آپ مجھے وقت نہیں دے سکے۔دوسرا لاہور کے جتنے Black Spots ہیں وہاں پر رات دن عورتوں کا کام ہو رہا ہے۔ سماجی بہبود اگر واقعی کوئی محکمہ ہے تو ان عورتوں کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ائرپورٹ پر کوئی monitoring نہیں ہے۔Mafia's کام کر رہے ہیں۔آپ آتی یا جاتی ہوئی کوئی بھی فلائٹ دیکھ لیں کہ نوجوان لڑکیاں کدھر جا رہی ہیں اور کدھر سے آ رہی ہیں؟

جناب سپیکر! گیسٹ ہاؤسز یا ہوٹلوں میں اس حوالے سے جتنےcases ہوتے ہیں ان کی بابت آپ ایک کمیٹی بنا دیں میں ثابت کر دوں گا کہ ان عورتوں کی ضمانتیں اسی Mafia کے لوگ کرواتے ہیں۔ان کو کہتے ہیں کہ تین لاکھ روپے خرچ آ رہا ہے تو کیا آپ کی ضمانت کروا دیں؟اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے اس دلدل میں پھنس کر تباہ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے اس ملک میں اس وقت عورت بہت مظلوم ہے اور یہ محکمہ سماجی بہبود ان کے لئے کچھ نہیں کر رہا۔ابھی میں جو اباب پڑھ رہا تھا کہ محکمہ سماجی بہبود کے تحت بڑے ادارے کام کر رہے ہیں۔ دارالامان اور قصر بہبود کے نام سے ادارے بنائے گئے ہیں۔اللہ کی قسم ان مظلوم عورتوں کی بہبود کے لئے کچھ نہیں ہو رہا۔ میں نے پانچ سال پہلے یہ گزارش کی تھی کہ عام نوکریوں میں ان خواتین کو ترجیح دی جائے جن کی عمر 35 سال سے بڑھ گئی ہے۔پولیس، ہسپتالوں اور ایسے ہی دوسرے اداروں میں بھرتی کرتے ہوئے ان خواتین کو ترجیح دی جائے۔ جس کو ہم لوئر کلاس کہتے ہیں وہ اصل میں اپر کلاس ہے ان کو اگر کوئی تھوڑے بہت پیسے مل جائیں، کوئی پندرہ بیس ہزار روپے کی نوکری مل جائے تو ان کی شادیاں ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! آج آپ تھوڑا سا وقت نکال کر سروسز ہسپتال کے سامنے فضل دین سے لے کر میکڈونلڈ تک پی ایچ اے کے ایریا میں جو اندھیرا ہے وہاں پر جائزہ لے لیں۔آپ الفلاح یا بالکل اپنے قریب بھیس بدل کر جائزہ لیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہم کدھر چلے گئے ہیں۔ائرپورٹ پر جا کر ویسے ہی گاڑی میں بیٹھ کر جائزہ لے لیں۔اسی طرح جو انٹرنیشنل فلائٹس جا رہی ہیں ان کو جا کر دیکھیں کہ کیا کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سماجی بہبود کیا ہے؟ وہ عورتیں مجبوری سے یہ کام کر رہی ہیں تو اُن کی مصیبت کوredress کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اللہ کو جواب دہ ہوں گے۔آپ ایک کمیٹی بنا دیجئے جس

کمیٹی کو میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ دھندہ کیسے ہو رہا ہے اور یہ دھندہ کرنے والے کتنے powerful لوگ ہیں اور ان کی routes کہاں تک ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ جی، تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/8۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

تحصیل جڑانوالہ چک نمبر 77ر۔ب کے کسان مالیہ اور آبیانہ ادا کرنے کے باوجود پانی سے محروم

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے چک نمبر 77ر۔ب کی زرعی زمینوں کی آبیاری کے لئے میانوالی برانچ کی سب ڈویژن پکاڈلہ کے راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل کے موگا نمبر 123780/TF پر پانی کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ متاثر ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس موگا سے منسلک زمینداروں اور کسانوں سے مالیہ اور آبیانہ باقاعدگی سے وصول کیا جا رہا ہے مگر عرصہ دراز سے مذکورہ موگا سے زمینوں کو پانی کی فراہمی نہیں ہو رہی جس کی وجہ سے ایک طرف تو کسانوں کی فصلیں متاثر ہو رہی ہیں اور دوسری طرف فصلیں نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کے مال مویشی پانی اور بھوک کے ہاتھوں مر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ موگا سے پہلے موگا جات کو محکمہ کے افسران اور ملازمین نے بھاری بھر کم رشوت لے کر ان کے ڈیزائن میں تبدیلی کرتے ہوئے ان کے سائز کو بڑا کر دیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ موگا پر پانی نہیں پہنچتا جس کے خلاف مقامی زمیندار اور کسان محکمہ کے افسران اور اعلیٰ حکام کی کھلی کچہریوں اور دفاتر میں بھی گئے لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہوا جبکہ اس موگا کے سوکھ جانے کی وجہ سے نہری کھال میں گردونواح میں واقع ٹیکسٹائل ملوں نے زہریلا اور تیزابی پانی چھوڑ دیا ہے جو کہ زیر زمین پانی کو بھی بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ کسان اور کاشتکار اپنی فصلوں کو زیر زمین پانی لگانے سے بھی کترا رہے ہیں کیونکہ اس پانی سے ان کی فصلیں بُری طرح متاثر ہو کر سوکھ جاتی ہیں اور انہیں ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی لگا کر بھی فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہو رہا ہے۔ محکمہ نہر کے افسران و ملازمین کی طرف سے رشوت لے کر

مذکورہ موگا سے پہلے کے موگا جات کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے ان کا سائز بڑا کرنے کی وجہ سے ٹیل پر واقع موگا پر پانی کی عدم دستیابی پر متاثرہ کسان اور زمیندار سراپا احتجاج ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر۔ میاں علی برانچ لوئر چناب کینال کی برجی L/000+200 سے نکلتی ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ میاں علی برانچ کی ٹیل سے نکلتا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کا منظور شدہ discharge 221.00 اور اس راجباہ کی لمبائی 153+515 feet ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ کا قابل کاشت command area 40451 ایکڑ ہے اور اس کا water allowance 2.84 کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے اور کل موگا جات کی تعداد 82 ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کا مکمل نظام فارمر آرگنائزیشن کھرڑیانوالہ سے تین عدد مائنر نکلتے ہیں جن میں چوکیرہ مائن، راجے والہ مائن اور رن والا مائن ہیں۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کی 3 TL,TF and FR ٹائلیں ہیں۔ اس وقت جو تحریک التوائے کار دی گئی ہے وہ TF/780+123 کے متعلق ہے جس سے 1353 ایکڑ ایریا سیراب ہوتا ہے اور اس کا discharge 3.88 کیوسک ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ چک نمبر 77 ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی زرعی زمینوں کی آبپاشی کے لئے موگا نمبر TF/780 راجباہ کھرڑیانوالہ سے نکلتا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ میاں علی برانچ سے نکلتا ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ کا مکمل انتظام متعلقہ فارمر آرگنائزیشن کے ذمہ ہے۔ اس کا design 3.88 کیوسک ہے اور یہ اپنے design discharge کے مطابق موقع پر پانی لے رہا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل gauge ماہ جولائی 2014 تا 14۔ جنوری 2015 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک میں 4۔ ستمبر کو بہت زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے سیلاب آیا تو نہروں کو بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے 20۔ ستمبر 2014 تک مذکورہ نہر بند رہی اس ماہ میں بارشیں بھی زیادہ ہوئیں جس کی وجہ سے اکتوبر، نومبر اور دسمبر 2014 میں زمینداروں کی طرف سے پانی کی طلب بھی کم رہی جس کی وجہ سے میاں علی برانچ ہیڈ سے کم چلی اور راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل پر بھی پانی کی سپلائی کم رہی۔ جہاں تک موگا جات کو رشوت لے کر بڑا کرنے کا الزام ہے یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ موگا جات پہلے سے منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق لگے ہوئے ہیں کسی بھی موگا کو ڈیزائن سے ہٹ کر اُس کو غیر قانونی طور پر بڑھایا گیا ہے اور نہ کسی موگا کا پانی کم کیا گیا ہے۔ موگا نمبر TF/780 کے کھال میں

فیکٹریوں کا تیزابی پانی نہ چھوڑا جاتا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کھال کی دیکھ بھال کی مکمل ذمہ داری مقامی زمینداروں کی ہے۔ اب اس موجودہ سسٹم میں مروجہ تعداد کے مطابق متعلقہ کھال میں پانی چھوڑا جارہاہے اور کسی طور پر بھی کسی فیکٹری کا گندہ مواد اُس میں داخل نہیں ہو رہا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے میری تحریک کے جواب میں کہا ہے کہ اس طرح کا کوئی واقعہ وہاں پر نہیں ہو رہا۔ سیلاب کی وجہ سے یہ کچھ عرصہ کے لئے بند ہوا اُس کے بعد یہ بالکل صحیح چل رہا ہے اور تمام موگا جات کا standard design ہے۔ اگر ہم اس چیز کو challenge کریں اور ہم کہیں کہ ہمارے ساتھ ایک ٹیم بھیجی جائے اور ہر موگا کا سائز موقع پر جا کر دیکھا جائے۔ اگر موگا جات کے سائز کے اندر ردوبدل پایا جائے اور ہم وہاں سے کوئی تصاویر وغیرہ لے آئیں کہ فیکٹریوں کا پانی نہر میں ڈالا گیا ہے تو اس معزز ایوان کے اندر جھوٹ بولنے کی کیا سزا ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ثبوت لے آئیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 9/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/15 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/15۔ چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

حسین چوک گلبرک لاہور میں واقع ژینوامال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "C-42" مورخہ 9۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق حسین چوک گلبرگ میں ژینوامال انتظامیہ کی بے حسی کے باعث ایک دلخراش واقعہ نے چھ سالہ معصوم بچی ایمان شہزاد کی جان لے لی۔ اس ناگہانی موت کا ذمہ دار کون ہے کیا صرف ژینوامال انتظامیہ، ایل ڈی اے یا ضلعی حکومت؟ ژینوامال حسین چوک گلبرگ لاہور میں واقع ہے۔ چھ سالہ معصوم بچی ایمان شہزاد اپنی فیملی کے ہمراہ تین روز قبل ژینوامال کے تھرڈ فلور پر برقی زینوں کے ساتھ کھیل رہی تھی کہ اچانک وہاں خالی جگہ سے نیچے

بیسمنٹ میں اوندھے منہ گری۔ایمان شہزاد کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں تین روز موت و حیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد وہ موت کے منہ میں چلی گئی۔ایمان کے والد نے بتایا کہ انتظامیہ کی طرف سے کسی نے ایمان کی حالت دیکھنا بھی گوارا کی اور نہ ہی کسی محکمہ کو ہوش آیا۔انہوں نے کہا کہ یہاں پہلے بھی ایک روز ایک کمسن بچی گرتے گرتے بچی تھی مگر انتظامیہ نے اس کے بعد بھی اس خالی جگہ پر نیٹ تک نہ لگوایا۔ایل ڈی اے ضلعی حکومت اور پولیس سب کے علم میں واقعہ تھا مگر طاقتور نادیدہ ہاتھوں کی وجہ سے کسی نے ثینوامال انتظامیہ کے خلاف کارروائی تک نہ کی۔پولیس نے درخواست ملنے کے باوجود ابھی تک مقدمہ درج نہیں کیا۔ضلعی حکومت اور ایل ڈی اے کے بے حس افسران بھی حادثے میں برابر کے ذمہ دار ہیں۔دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ ایل ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ نے زیر تعمیر ہونے کے باوجود پلازے کو آپریشنل کرنے کی اجازت کیسے دی؟

جناب سپیکر! دوسری طرف ثینوامال انتظامیہ نے خالی جگہ پر حفاظتی جنگلا لگانے کی بجائے صرف ایک گملار کھا ہوا ہے۔کیا ایل ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے شاید کسی اور حادثے کے منتظر ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/20 چودھری عامر سلطان چیمہ، جناب احمد شاہ کھگہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی جانب سے ہے۔ محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ

لاہور کی ایک کروڑ سے زیادہ کی آبادی میں سے سینکڑوں افراد رضائے الہیٰ سے وفات پاجاتے ہیں جس کی وجہ سے لاہور کے تمام قبرستانوں میں میت دفنانے کے لئے جگہ ختم ہو گئی ہے اور لوگ اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے انتہائی پریشان ہیں۔ بالخصوص لاہور کے گنجان آباد علاقے چوک یتیم خانہ سے لے کر چوبرجی ملتان روڈ تک کے لوگ طویل عرصہ سے اس کرب میں مبتلا ہیں۔ عوام الناس کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے لاہور کے ڈی سی او کو یہ ہدایت جاری کی گئی کہ وہ لاہور میں ان جگہوں کی نشاندہی کریں جہاں قبرستان کے لئے زمین acquire کی جاسکتی ہو تاکہ لوگوں کے اس دیرینہ مسئلے کو ختم کیا جاسکے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یونین کونسل نمبر 84 اور یونین کونسل نمبر 90 میں بالترتیب 43 کنال اور 32 کنال کی اراضی کی نشاندہی کی گئی لیکن محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اس جگہ کو وزیراعلیٰ کی consolidated summary میں شامل نہ کیا جس کی وجہ سے ملتان روڈ کے مکینوں کا یہ مسئلہ بدستور تکلیف کا باعث بنا ہوا ہے اور لوگ اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے جس کرب سے گزر رہے ہیں وہ بیان سے باہر ہے لیکن افسوس کہ گورنمنٹ کی طرف سے مسلسل پہلوتہی کی جارہی ہے۔ محکمہ کی جانب سے یونین کونسل نمبر 84 اور یونین کونسل نمبر 90 میں اراضی موجود ہونے کے باوجود اس معاملے کو پس پشت ڈالنے پر علاقے کے لوگوں میں شدید غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اسمبلی میں بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیں اس تحریک کا جواب آجائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈا پر درج سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جائے۔جی، منسٹر صاحب!

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

(۔۔۔جاری)

آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced

in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Mal with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس(ترمیم)لاہورآرٹس کونسل2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Information with the direction to submit its report within 2 months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13۔فروری 2015 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعتہ المبارک،13۔فروری2015

(یوم الجمع،23۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12:شمارہ 4

267

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مد بندی حسابات برائے مالی سال 13۔2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مد بندی حسابات برائے مالی سال 13۔2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

268

4۔ حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریوینو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جاتC&W, HUD&PHE،آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب محکمہ جاتC&W, HUD&PHE،آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

269

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔فروری2015

(یوم الجمع، 23۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلٗا ۝٢ نِّصۡفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصۡ مِنۡهُ
قَلِيلًا ۝٣ أَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ ٱلۡقُرۡءَانَ تَرۡتِيلًا ۝٤ إِنَّا سَنُلۡقِي
عَلَيۡكَ قَوۡلٗا ثَقِيلًا ۝٥ إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِيَ أَشَدُّ وَطۡـٔٗا وَأَقۡوَمُ قِيلٗا ۝٦ إِنَّ لَكَ فِي ٱلنَّهَارِ سَبۡحٗا طَوِيلٗا ۝٧ وَٱذۡكُرِ ٱسۡمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلٗا ۝٨ رَّبُّ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
فَٱتَّخِذۡهُ وَكِيلٗا ۝٩ وَٱصۡبِرۡ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَٱهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرٗا جَمِيلٗا ۝١٠

سورۃ المُزمّل آیات 1 تا 10

اے (محمد) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات (2) (قیام) آدھی رات یا اس سے کچھ کم (3) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اُس کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9) اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے اُن سے کنارہ کش رہو (10)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکار کے پہلو میں دو یار نظر آئے

سوالات

(محکمہ جات خوراک وصنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک وصنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔جناب سپیکر! آپ کے علم میں آیا ہوگا کہ 11۔فروری کو وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور ملک کی مقتدر ہستیاں ہمارے چنیوٹ تشریف لائیں۔ چنیوٹ اور اُس کے ارد گرد لوہا، چاندی، سونا اور تانبے کے وسیع ذخائر کی موجودگی کے بارے اعلان کیا گیا اور اطلاع دی گئی۔ میں اس پر حکومت پنجاب خصوصاً وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی انتھک محنت اور کوشش سے اس منصوبے کو دنیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! کیا وہ آپ کا حلقہ بنتا ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جی، وہ میرا حلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ کو بھی مبارک ہو۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پورے پاکستان کو اس چیز کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔اب میری خواہش یہ ہوگی کہ جیسے حکومت پنجاب نے قلیل عرصہ میں ان ذخائر کی اطلاع حاصل کی ہے تو اب اُس پر سٹیل مل قائم کرنے، وہاں سے لوہا نکالنے اور دیگر ذخائر نکالنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئین پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اس وقت سکولوں میں اساتذہ کی جو بھرتی ہو رہی ہے اس میں وہ لوگ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت show نہیں کر رہے بلکہ عام مسلمانوں کا جو کوٹا ہے اس میں اساتذہ بننے کے لئے اپنی درخواستیں دے رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے حقوق کی حق تلفی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ پانچ فیصد سپیشل کوٹا وزیر اعلیٰ صاحب نے approve کیا ہوا ہے جس کے مطابق حکومت پنجاب نے پانچ فیصد کوٹا اقلیتوں کے لئے رکھا ہوا ہے تو اُسی پر ہی وہ apply کر رہے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری گزارش یہی ہے کہ اگر وہ غیر مسلم اقلیت جیسے قانون نے ان کو بنایا ہے تو تمام ای ڈی اوز کو پابند کیا جائے کہ ایسا کوئی فارم ہو جس میں وہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت لکھیں اور اس کے مطابق ہی وہ اپنا حصہ لے سکیں۔ میری گزارش ہو گی کہ آپ اس پر اپنی رائے کا اظہار ضرور فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل میں اس کو دیکھتا ہوں۔ پہلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعرات مورخہ 23۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت سزا دلوانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

***3000: باؤ اختر علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ Pure food ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد اور قصابوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں slaughter Houses متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا پیراگراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ مردہ یا بیمار جانور کے گوشت کو بیچنا قانوناً جرم ہے اور اس سلسلہ میں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔

(ج) Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی پر گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلز میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر

محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت لاہور میں سرِ عام فروخت کیا جا رہا ہے جس سے مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں جو انسان کی جان کو بھی لے جاتی ہیں اور ان کا علاج کرتے کرتے اثاثہ جات تباہ ہو جاتے ہیں۔ محکمے نے جواب دیا ہے کہ اس کی checking میں چار محکمے involve ہیں۔ ایک ضلعی حکومت، دوسرا لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ، تیسرا PAMCO اور چوتھا فوڈ اتھارٹی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ چاروں محکمے اپنا کام تندہی سے کر رہے ہیں تو آج تک ان چاروں محکموں نے کتنی ایف آئی آرز درج کیں، کتنے لوگوں کو اس جرم میں جیل بھیجا اور تفصیل کے ساتھ بتایا جائے کہ کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! باؤ اختر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور ان کا بڑا relevant سوال ہے۔ جس طرح جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک کہا ہے کہ مردہ اور بیمار جانوروں کو detect کرنا اور ان کی روک تھام کرنے کی بنیادی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک کی ہے۔ جانور ذبح ہونے کے بعد جب تک دکان پر نہیں آتا اور ذبح کرنے کے بعد cooking حالت میں نہیں آتا اُس وقت تک محکمہ خوراک کی domain میں نہیں آتا کہ وہ اس کو check کرے لیکن میں اس پر اپنے آپ کو bail out نہیں کرتا کیونکہ لائیو سٹاک کی ذمہ داری بھی میری ہے اور میں نے پچھلے اجلاس میں لائیو سٹاک کے متعلق کافی لمبی تفصیل بتائی تھی۔ باؤ اختر صاحب کی یہ خواہش ہے تو میں ضرور بتاتا ہوں اور جس طرح میں نے already بتایا ہے کہ جانور ذبح ہونے کے بعد جب process ہوتا ہے تو اُس وقت فوڈ اتھارٹی دیکھتی ہے لیکن اس سے پہلے کا تمام role محکمہ لائیو سٹاک، ضلعی حکومت اور PAMCO کا آتا ہے۔ یہ ایک ہی چیز ہے کیونکہ PAMCO محکمہ لائیو سٹاک کا ایک ادارہ ہے اور ضلعی گورنمنٹ کی responsibility ہے۔ جہاں تک فوڈ اتھارٹی کی بات ہے اور انہوں نے کہا کہ کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور مضر صحت گوشت کو کتنا waste کیا گیا ہے تو یہ work figure نئے سوال میں پوچھ لیں تو میں ان کو بتا دوں گا مگر یہ میں detail میں بتا سکتا ہوں کہ دو اڑھائی سال سے یہ فوڈ اتھارٹی وزیر اعلیٰ پنجاب کے vision کے مطابق کام کر رہی ہے اور اس

نے بے پناہ کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گوشت کی عمر دو سے اڑھائی سال ہے مگر اس چھوٹے سے عرصے میں لاکھوں کی تعداد میں inspections ہوئی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں samples کو collect کیا گیا ہے۔ Exact figure یہ ہے کہ تقریباً دو لاکھ کے قریب اس فوڈ اتھارٹی نے inspections کی ہیں اور اس میں جو fine impose ہوا یا samples collect کئے گئے ہیں وہ تقریباً 22 ہزار کے قریب samples collect کئے گئے ہیں جن میں سے تقریباً 13 ہزار 700 کے قریب samples پاس ہوئے ہیں، تقریباً 9 ہزار کے قریب samples reject ہوئے ہیں اور 10 ہزار کے قریب چھوٹی گلی محلوں کے level کی eateries کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم کام نہیں کر رہے بلکہ ہمارا اس پر پورا focus ہے اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ اور being a Minister میں خود اس کو deal کرتا ہوں۔ چونکہ یہ اتھارٹی لاہور کی حد تک ہے تو لاہور کی کوئی ایسی بڑی یا چھوٹی eatery نہیں ہو گی جہاں پر ہمارے departmental officer کا visit نہ ہو چکا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑے positive انداز میں اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے وزیر اعلیٰ کی direction کے مطابق ہم پنجاب کے بڑے شہروں میں فوڈ اتھارٹی کو پھیلا رہے ہیں۔ ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور دُور دراز کے دوسرے بڑے شہروں میں اس اتھارٹی کے قیام کے لئے ہم کام کر رہے ہیں اور بہت جلد انشاء اللہ وہاں پر بھی یہ اتھارٹی کام شروع کر دے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ اس پر کام نہیں ہو رہا مگر جس طرح میں نے پہلے بات کی ہے کہ مردہ اور لاغر جانوروں والا معاملہ اس اتھارٹی کی domain میں نہیں آتا لیکن اس کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک پر آتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جن کا سوال ہے وہ موجود ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ موجودہ Pure Food Ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟" جس کے جواب میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ یہ قانوناً جرم ہے مگر اس کی کوئی تشریح نہیں کی کہ اس میں کیا سزا مقرر ہے؟ تینوں جز میں یہ لکھا گیا ہے کہ گوشت تلف کر دیا جاتا ہے۔ میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا سب سے زیادہ اور کڑی سزا صرف گوشت تلف کرنے پر ہے یا کسی کو جیل بھی بھیجا جاتا

ہے؟ میں یہ ضمنی سوال بھی کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علم میں ہے کہ دکانداروں نے خود مذبح خانے بنائے ہوئے ہیں اور اُن کی دکانوں پر ہی مہر ثبت کر دی جاتی ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کی سزا کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا concern ٹھیک ہے اور میں ایک منٹ میں بتا دوں گا۔ جس طرح میں نے پہلے بات کی ہے کہ مذبح خانوں کو check کرنا اور illegal سلاٹر ہاؤسز کو دیکھنا فوڈ اتھارٹی یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی domain میں نہیں آتا۔ میں نے عرض کی ہے کہ اس کے بعد advance shape میں پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ آ چکا ہے جس میں سزا متعین ہے مگر میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کا سوال فوڈ ڈیپارٹمنٹ یا فوڈ اتھارٹی سے related نہیں ہے جبکہ اس کا ایک part ضرور فوڈ اتھارٹی سے related ہے جس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو سزا کا کوئی اندازہ ہے کہ maximum کیا سزا دیتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس میں ایک سال کی سزا ہے اور 20 لاکھ روپے تک fine impose کر سکتے ہیں۔ فوڈ اتھارٹی ایکٹ اسی ایوان نے غالباً 2012 میں بنایا تھا جس میں ہم نے یہ سزا تجویز کی ہوئی ہے۔ اگر ایوان یہ سمجھتا ہے اور میں بھی اس چیز پر convince ہوں کہ ان کو سخت سے سخت سزائیں دینی چاہئیں جس کے لئے ہم تیار ہیں۔ اگر اس میں کوئی amendment آتی ہے تو ہم oppose نہیں کریں گے بلکہ خود ہم اس کو endorse کریں گے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ سزائیں دی جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے ضمنی سوال کے لئے کہا تھا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گدھا گاڑی غریبوں کی روزی کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ مجھے گمان ہے کہ شاید محکمہ نے گدھوں کے خاتمہ کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے اور پچھلے کچھ عرصہ سے تسلسل کے ساتھ اخبارات میں خبریں آتی ہیں کہ گوجرانوالہ، لاہور، رحیم یار خان اور ڈی جی خان میں گدھے ذبح کر کے اُن کا گوشت فروخت کے لئے لایا جا رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ محکمہ خوراک سے متعلقہ سوال نہیں ہے اور بار بار منسٹر یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح گدھے کا گوشت فروخت کرنے کا جو سلسلہ ہے اس پر محکمہ کی کیا پالیسی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب! ماشاء اللہ ہمارے بھائی ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ حرام گوشت یا اس طرح کی چیزوں کے متعلق، کیونکہ میں نے لائیو سٹاک کے سوالوں کے بھی جواب دیئے تھے شاید اس وجہ سے یہ relate کر رہے ہیں۔ ریکارڈ پر ہے اور میں پہلے کہہ چکا ہوں، پچھلے سیشن میں جب لائیو سٹاک کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے بڑی تفصیل بتائی تھی کہ حرام گوشت ہے یا اس کی غیر قانونی سلاٹرنگ ہے یہ ساری کی ساری لائیو سٹاک کی domain میں آتی ہے اور اس کا محکمہ خوراک سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔ جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب میں بتایا ہے کہ انہوں نے رواں سال میں 22 ہزار کے قریب samples collect کئے جن میں سے 13 ہزار پاس ہوئے اور باقی 9 ہزار کو fine کیا گیا تو کیا fine کرنا ہی کافی ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار یا دو ہزار روپے دے کر کام تو وہی کر رہے ہیں اور مضر صحت کام ہی کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سزا ہوتی ہے اور اس کی imprisonment ہے جو کہ تین اور پانچ سال ہے تو کیا یہ جرمانہ ہی کافی ہے یا سزا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ جو 9 ہزار samples fail ہوئے ہیں، غلط ہوئے اور مضر صحت قرار دے کر fail ہوئے ہیں تو اس کے لئے کیا یہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کا concern ٹھیک ہے اور میں عرض کر چکا ہوں کہ جو اتنی violation ہوئی تھی تو according to violation انہیں punishment دی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم straight away انہیں arrest کر لیں اور ان کی sealing کروائیں لیکن

بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں اور میڈیا بھی اسے quote کرتا رہا ہے کہ ہم نے سخت سے سخت ایکشن کئے ہیں اور میں نے فوڈ اتھارٹی کی عمر بتائی ہے کہ وہ غالباً دو سے اڑھائی سال ہے لیکن اس نے بے پناہ کام کیا ہے اور آپ کے ارد گرد بہت زیادہ بُری حالت تھی جس میں اب بہت زیادہ improvement بھی آئی ہے۔اس میں ہم تو انہیں رجسٹرڈ بھی کر رہے ہیں اور میں نے آپ کو بتایا بھی ہے کہ دو سے اڑھائی سال کے دوران دس ہزار کے قریب ہم چھوٹی بڑی eateries کو رجسٹرڈ کر چکے ہیں۔ میرے بھائی کا جو سوال ہے کہ صرف جرمانہ عائد کرنا اور اگر یہ 9ہزار کے قریب samples fail ہوئے ہیں تو definitely ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ یہ ہمارے پاس تشریف لائیں انہیں دکھا دیا جائے گا کہ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ 9ہزار samples fail ہوئے ہیں تو ان کی punishment بھی ساتھ ہی ساتھ ضرور ہو گی۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اگر 9ہزار samples fail ہوئے ہیں تو ان میں کتنے پر fine impose کیا گیا ہے اور sealing کتنے کئے گئے ہیں۔ان کو out of business کرنا بہت بڑی punishment ہے۔ یہ punishment ہم maximum دیتے ہیں جب ہمیں پتا چل جائے کہ اسے ہم نے notices serve کئے ہیں اور دو تین اس پر visit بھی ہو چکے ہیں، اس پر آفیسرز بھی انہیں bound کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر وہ violation کرتے ہیں تو انہیں ہم out of business کر دیتے ہیں جو کہ ان کے لئے بہت بڑا دھچکا ہے کہ جب ایک چھوٹی یا بڑی shop کو پتا چلے گا کہ فوڈ اتھارٹی یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ آ کر یہاں پر انہیں seal کر رہا ہے تو اس کا جو customer یا اس کی جو clientage ہے وہ disturb ہوتی ہے اور اس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ مزید اس سزا کے حوالے سے کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں تو وہ لے کر آئیں منسٹر صاحب اسے take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1221 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1487 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1684 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2004 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2004:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کب بنائی گئی تھی، اس میں بعد ازاں کتنے یونٹ لگائے گئے؟

(ب) اس وقت کتنے یونٹ کام کر رہے ہیں اور کتنے یونٹ بند ہو گئے؟

(ج) جو یونٹ بند ہیں وہ کیوں بند ہوئے۔ان کو دوبارہ چلانے کے لئے حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

(د) کیا اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں رہائشی مکانات بنانے کی اجازت ہے اگر اجازت نہ ہے تو بتائیں کیا وہاں رہائشی مکانات بنے ہیں کہ نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) *سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور دسمبر 1970 میں بنائی گئی۔

- 49 عدد مختلف صنعتی کارخانے قائم ہوئے۔
- 06 عدد ادارے (نیشنل بنک، سوشل سکیورٹی ہسپتال، یوٹیلٹی سٹورز ویئر ہاؤس، آرٹیزن ورکشاپس، مسجد ٹینکی اور دفتر سمال انڈسٹریز) بھی کام کر رہے ہیں۔

(ب) * 44 کارخانے کام کر رہے ہیں۔

* 05 کارخانے بند ہیں۔

(ج) اکتوبر 1988 میں سیلاب کی وجہ سے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بہاولپور میں سیلابی پانی داخل ہو گیا جبکہ ریلوے لائن تا بند رہ پلی پانی موجود تھا۔

کارخانوں کی بھاری مشینری سیلابی پانی سے متاثر ہوئی جس کی وجہ سے صنعتی سرگرمیاں معطل ہو گئیں۔

محکمہ نے بند صنعتی یونٹوں کی بحالی کے لئے خصوصی طور پر بہاولپور کی صنعتی بستی میں درج ذیل یونٹوں کی لائن آف پروڈکشن کی اجازت دی۔

انڈسٹریل ویئر ہاؤس / گودام

فارماسیوٹیکل (ہیومن وایٹینیمل پروسیسنگ) / لیبارٹری، ریفلنگ اور پیکنگ وغیرہ

پیسٹی سائیڈ ریفلنگ، ری مکسنگ / پیکنگ (بشرط این او سی متعلقہ محکمہ)

پیسٹی سائیڈ فارمولیشن (بشرط این او سی متعلقہ محکمہ)

کاسمیٹکس
فوڈ سپلیمنٹ / نیوٹریشن
ڈیری پروڈکشن پروسیسنگ اور پیکنگ
سیڈ پروسیسنگ
فلور ملنگ
مصالحہ جات کی پسائی / پیکنگ
اب 42 یونٹس میں صنعتی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بہاولپور میں رہائشی مکانات بنانے کی اجازت نہ ہے۔

* آٹھ صنعتی کارخانوں کے مالکان نے غیر قانونی طور پر اپنی فیکٹریوں کو بند کر کے رہائش اختیار کر لی تھی جس کی وجہ سے ان کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی گئی ہیں۔ لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں جو انڈسٹریل یونٹس بنائے گئے تھے اور پھر وہاں پر لوگوں نے رہائشیں اختیار کر لیں جس پر محکمہ نے کوئی ایکشن وغیرہ بھی لیا۔ اس طرح کے جو یونٹس ہوتے ہیں تو جب کوئی یونٹ کام نہیں کر رہا ہوتا تو کوئی نیا خریدار آ کر اسے لے لیتا ہے۔ میرے ایک دوست چودھری تنویر صاحب نے اسی طرح ایک یونٹ خرید لیا جس پر pastiside کا یونٹ لگا لیا۔ اب سالہا سال گزر گئے ہیں اور میں خود ایک دفعہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر گیا ہوں اور جا کر ڈائریکٹر سے ملا ہوں۔ وہ مین میکھ نکالتے رہتے ہیں۔ انہوں نے یونٹ لگا لیا ہے لیکن اس یونٹ کی زمین ان کے نام منتقل نہیں کرتے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے محکمہ کی کیا پالیسی ہے، اگر کوئی نیا خریدار آ کر یونٹ قائم کر رہا ہے تو محکمہ اس کے نام زمین منتقل کیوں نہیں کرتا؟ وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): شکریہ۔ جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ ہمارے وہ یونٹس جو بند تھے جہاں پر لوگ رہائش پذیر ہو گئے ہیں ان کا کیا status ہے اور اگر کسی نے اس سلسلے میں کوئی پلاٹ خرید لیا ہے تو وہ اس کے نام ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جاتا؟ Actual position یہ ہے کہ وہاں باقاعدہ specified کیا جاتا ہے کہ کون کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے اور کچھ

انڈسٹری ایسی ہے جس پر ban تھا لیکن 1988 میں جب وہاں پر سیلاب آیا تو بہت ساری انڈسٹری کی مشینری خراب ہو گئی اور فیکٹریاں بند ہو گئیں تو پھر ہم نے اس سلسلے میں چند مرلے کے ایسے یونٹس کو این او سی لینے کے لئے کہا کہ اگر وہ این او سی کے لئے apply کریں تو ہم انہیں انڈسٹری لگانے کی وہاں پر اجازت دے سکتے ہیں۔اب جو یہ کہتے ہیں کہ پالیسی جو کہ واضح ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی پلاٹ خریدنا ہے اور پالیسی کے مطابق اس نے تمام criteria پورا کیا ہوا ہے تو اس پر ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ ہم اسے ٹرانسفر نہ کریں۔اگر اس میں کوئی ایسی ہچ ہے یا محکمہ کی طرف سے کوئی بات ہے یا ڈاکٹر صاحب کی نظر میں کوئی ایسی چیز ہے تو ہم اسے solve کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ہم اپنے محکمہ کے کسی شخص کو اجازت نہیں دیں گے کہ اگر اس کا legal right ہے اور حق ہے اور وہ اسے ٹرانسفر نہیں کرتے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں، میں چیک کر لیتا ہوں اور اس کی رپورٹ لے لیتا ہوں کہ اگر اس کا حق بنتا ہے تو انشاء اللہ وہ ٹرانسفر ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی relatively جنوبی پنجاب کے مقابلے میں developed علاقے ہیں، یہاں انڈسٹری ہے جس کے نتیجے میں یہاں کا پڑھا لکھا اور ان پڑھ نوجوان بھی اس میں کھپ جاتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارے بہاولنگر، بہاولپور، راجن پور، ڈی جی خان اور لیہ جیسے پسماندہ علاقے ہیں جہاں پر بڑے بڑے کارخانہ دار رجوع نہیں کرتے کیونکہ آنے جانے کے لئے ان کے پاس سہولیات نہیں ہوتیں، وہ وہاں پر آتے نہیں ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ہم وہاں پر کوئی چھوٹے یونٹ facilitate کریں تاکہ وہاں کا پڑھا لکھا اور ان پڑھ نوجوان اس میں کھپ سکے۔میں نے پہلے بھی ایوان کے اندر ذکر کیا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایک سے چار سکیل کی 850 اسامیوں کے لئے اشتہار آیا اور میں نے بعد میں وی سی صاحب سے چیک کیا تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب! 72 ہزار درخواستیں آئی ہیں۔ لاہور سے کوئی نائب قاصد لگنے نہیں جاتا۔بہاولپور، لودھراں، بہاولنگر کے لوگوں کی 72 ہزار درخواستیں تھیں۔اب 850 لوگوں کو تو ملازمت مل جائے گی اور باقی 71200 لوگ کہاں جائیں گے ؟ وہ پھر سٹریٹ کرائمز کریں گے، پرس چھینیں گے اور ڈاکو بنیں گے تو اس حوالے سے گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے۔دیکھیں 1970 میں بہاولپور انڈسٹریل یونٹ کے لئے علاقہ بنا اور اس کے بعد آج 45/40 سال گزر گئے ہیں، منسٹر صاحب ماشاء اللہ energetic آدمی ہیں اور سمجھدار ہیں میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ اس حوالے سے بہاولپور، بہاولنگر، راجن پور، لیّہ اور ڈی جی خان جیسے پسماندہ علاقوں کے لوگوں کو uplift کرنے کے حوالے سے محکمہ کوئی مزید home work کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کا بڑا valid question ہے اور ہم اس بارے میں سوچتے بھی ہیں اور اپنی feasibility report بھی تیار کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ بہاولپور میں 1970 میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنی تھی تو اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم جس جگہ پر بھی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ بناتے ہیں تو ہمیں اس کے لئے بے پناہ پیسا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ہم اس علاقے کی feasibility report لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہاں پر کون کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے اور یہاں کون کون سے لوگ investment کر سکتے ہیں لہذا ہم نے اس نقطۂ نظر سے اگر کسی جگہ پر حکومت پنجاب یا حکومت پاکستان نے investment کرنی ہے تو کم از کم ہمیں یہ تو دیکھنا پڑے گا کہ وہاں انفراسٹرکچر مکمل کرتے ہوئے سڑکیں بنا دیں، سیوریج بنا دیں اور سب کچھ بنا دیں لیکن وہاں پر اگر کوئی فیکٹری لگانے والا نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کے پیسے کا ضیاع ہے لہذا ہم بالکل تیار ہیں اور ہماری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا ایک procedure اور طریق کار ہے۔ وہاں کے چیمبر سے ہم میٹنگ کرتے ہیں اور اگر چیمبر والے کہیں کہ انہیں پلاٹس درکار ہیں اور اگر آپ اتنی انڈسٹری اسٹیٹ بنائیں گے تو ہم self-base پر اس کو مکمل کر دیں گے لیکن اس کے لئے رقبہ حکومت پنجاب یا ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہی acquire کرے گا infrastructure وہ ہی کروائے گا لیکن اُن لوگوں کے تعاون سے ہم یہ سارا کرتے ہیں اسی طریقے سے گوجرانوالہ میں ہماری انڈسٹری اسٹیٹ ہے وزیر آباد، ڈسکہ، جہلم، سیالکوٹ اور میاں چنوں میں ہم سب جگہ میں انڈسٹری اسٹیٹ بناتے ہیں ہم ضرور اپنے علاقے کو develop کرنا چاہتے ہیں۔ بہاولپور ڈویژن اور اسی طرح بہاولنگر میں ہمارا سروے ہو رہا ہے وہاں ان کے چیمبر سے ہماری میٹنگ ہوئی ہے، بہاولپور کے چیمبر سے بھی ہماری میٹنگ ہو چکی ہے، وہاں بلیغ الرحمٰن جو ہمارے منسٹر ہیں، نے باقاعدہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو ایک لیٹر لکھا تھا جس کی feasibility report تیار کر رہے ہیں اُن کے ساتھ ہمارے مذاکرات چل رہے ہیں اسی طریقے سے رحیم یار خان میں ہم ایک بہت بڑی انڈسٹری اسٹیٹ بنا رہے ہیں لہذا ہم کسی علاقے کو ignore نہیں کرنا چاہتے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ملک میں انڈسٹری لگے گی تو ملک میں بے روزگاری ختم ہو گی اور اگر انڈسٹری لگے گی

تو ہمارا ملک ترقی کرے گا تو اس لئے ہم آپ کے ساتھ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ ہر جگہ جہاں feasible ہے ہم انڈسٹری لگانے اور انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب نے تفصیل سے بات کی اور اپنے concern کو بھی انہوں نے show کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بات ٹھیک کی ہے اور بڑی تفصیل سے انہوں نے بات کی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مالی سال 16-2015 کے بجٹ پر home work کرنے کا اب یہ وقت ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن اضلاع کا میں نے ذکر کیا ہے، بہاولپور، بہاولنگر، راجن پور، ڈی جی خان، لیّہ اور بھکر جو کہ ہمارے جنوبی پنجاب کے پسماندہ اضلاع ہیں میں کوئی اس طرح کے انڈسٹریل یونٹ بنانے کے لئے کیا منسٹر صاحب اپنے محکمہ کے اندر کوئی باقاعدہ کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ اس بارے میں مزید تفصیل بھی بتا رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں یہ ساری تفصیل ان کے سامنے رکھی ہے ہمیں کسی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کسی کام کو delay کرنا ہو تو اس کے لئے کمیٹی بنا دی جاتی ہے ہم تو خود کام کرنے والے لوگ ہیں، ہم business community سے تعلق رکھتے ہیں، خود businessmen ہیں، ہم انڈسٹری اسٹیٹ کو develop کرواتے ہیں۔ میں خود موقع پر جا کر دیکھتا ہوں لہذا کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے لئے ادارے موجود ہیں اور ہم ہر اُس جگہ پر انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کے لئے تیار ہیں جہاں ڈاکٹر صاحب کہیں گے۔ میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں ان کے ساتھ بیٹھ کر وہاں چیمبر کے ساتھ میٹنگ کرنے کے لئے تیار ہوں، جس قسم کی انڈسٹری کے لئے ان کو جگہ درکار ہو گی ہم انشاء اللہ مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال تک رہنا چاہئے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 1685 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: سوال نمبر 2124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ :پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کی تفصیلات

*2124: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی ضلع کی سطح پر پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کی پالیسی ہے، اگر ہاں تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولی ٹیکنیکل کالج کیوں قائم نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولی ٹیکنیکل کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ (GCT) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنایا گیا تھا۔ یہ ادارہ کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تاندلیانوالہ، پیر محل، کنجوانی اور ماموں کانجن کی ٹیکسٹائل، ویونگ اور شوگر انڈسٹری کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔اس ادارہ کی کل لاگت 435 ملین تھی اس میں سے بلڈنگ کی تعمیر 138 ملین سے ہوئی ہے اور 297 ملین سے آلات واوزار وفرنیچر وغیرہ مہیا کئے گئے ہیں اور اس میں مندرجہ ذیل ٹیکنالوجی چلائی جارہی ہے۔

الف۔ کیمیکل ٹیکنالوجی ب۔ ٹیکسائل ٹیکنالوجی

ج۔ کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی

(ب) 14-2013 کی جاری کردہ سکیموں میں صرف گورنمنٹ آف ٹیکنالوجی کمالیہ کی جاری سکیم کے لئے 84 ملین کے فنڈز ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کے آلات واوزار کی خریداری کے لئے مختص کئے گئے ہیں چونکہ GCT کمالیہ علاقہ کی ضرورت پوری کر رہا ہے اس لئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں GCT بنانے کی سکیم موجودہ سال میں شامل نہ ہے ضرورت کے پیش نظر آئندہ سال میں سکیم شامل کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر !اس سوال کے جز(الف) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری کی ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کمالیہ GCT تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنایا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ پچھلا جو اجلاس تھا انڈسٹری کا اُس میں جو جواب دیا گیا تھا کہ حکومتی پالیسی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ٹیکنیکل کالج بنانے کی ہے تو وہ جواب درست تھا یا یہ جواب درست ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اگر سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ اُس وقت ہم نے یہ کہا ہوگا شاید ہو سکتا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اس قسم کی پالیسی دی جائے کہ ہم ڈسٹرکٹ level پر اس چیز کے کوئی پابند ہیں کہ وہاں ہم یہ ادارے بنائیں، صحیح معنوں میں ہم وہاں علاقے کے حالات کو دیکھتے ہیں، ہم علاقے کا سروے کرتے ہیں اور جہاں جہاں ٹیکنیکل طور پر ہمیں ضرورت ہوتی ہے، وہاں ادارے بنائے جاتے ہیں۔ مقصد ادارے بنانے کا نہیں ہے، وہاں ٹیکنیکل اداروں کو establish کرنے کا نہیں ہے بلکہ علاقے کی ترقی ہے مگر جہاں ضرورت ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ کے پاس محدود وسائل ہیں اُن وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے ادارے بناتے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جس کا ایک علاقہ کمالیہ ہے جہاں ہم نے اس سے پہلے بنایا ہے اور کمالیہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کتنا فاصلہ ہے، اگر ہم نے وہاں investment کی ہے وہاں بلڈنگ پر پیسے خرچ کئے ہیں تو ہمارے ادارے وہاں موجود ہیں اور ہمارا اسٹاف وہاں موجود ہے تو میرے خیال کے مطابق ہم وہاں جتنی ڈویلپمنٹ کر سکتے ہیں کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ اُس پورے area کو مدنظر رکھ کر وہاں کے لوگوں کو جتنی بھی ہم technical skills دے سکتے ہیں وہ دیں تو اس لئے ہماری کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ ہم ہر ضلع میں بنائیں اُس میں بعض اوقات ایسی تحصیلیں موجود ہوتی ہیں جو اُس سے زیادہ criteria رکھتی ہیں لہذا ہم نہ صرف اُس تحصیل میں بلکہ دیہات میں بھی بنانے کے لئے تیار ہیں اگر وہاں ضرورت ہے۔ جہاں

چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں۔ جہاں factories cottage ہیں یا Semi type ہیں اگر ہمیں وہاں ضرورت ہے تو ہم وہاں بنا دیتے ہیں لیکن اُس کا ایک باقاعدہ طریق کار ہے۔ کسی جگہ پر investment کرنی ہے Government of Punjab کا پیسا خرچ کرنا ہے تو ساری چیزوں کو مد نظر رکھ کر بنایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پنجاب میں کمالیہ کے علاوہ کتنی اور تحصیلیں ہیں جہاں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر چھوڑ کر تحصیلوں میں پولی ٹیکنیکل کالجز ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی تفصیل تو نہیں ہے کہ میں یہ بتا سکوں کہ کون کون سی تحصیل میں ہے اور کون سے ضلع میں ہے لیکن یہ اپنا fresh question دے دیں یا میں ان کو ویسے تمام تفصیلات produce کر دوں گا کہ کون کون سی تحصیل میں ہے اور کون کون سے ضلع میں ہے میں قصبے تک ان کو بتا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب! آخری ضمنی سوال؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ Chemical Technology, Textile Technology, Computer Information Technology یہ تین ٹیکنالوجی وہاں شروع کی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ textile کے لئے 14-2013 میں 84 ملین روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں تو کیا اس سے پہلے جو Textile Technology وہاں متعارف کروائی گئی ہے وہ بغیر آلات اور بغیر مشینری کے کروا دی گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میرے موصوف دوست اس بات کو غلط سمجھے ہیں، ہر وقت جہاں جہاں جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اتنے فنڈز allocate کئے جاتے ہیں، یہ نہیں تھا کہ وہاں کوئی مشینری نہیں تھی، وہاں کوئی اس قسم کا operatus نہیں تھا لیکن جب ہم نے محسوس کیا کہ ان اداروں کو establish کرنا ہے، یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے بچوں کو اس سے روشناس کروانا ہے تو اس کے لئے ہمیں پیسوں کی ضرورت تھی لہذا پنجاب گورنمنٹ ہمارے ادارہ TEVTA نے اُس کا سروے کیا تو انہوں نے ڈیمانڈ کیا کہ ہمیں 84 ملین روپے

درکار ہیں تو ہم نے 84 ملین روپے فنڈ رکھ دیا تاکہ اُس کے ذریعے سے نئی مشینری خریدی جائے اور جو طلباء وہاں پڑھتے ہیں ان کے لئے جدید ٹیکنالوجی دے سکیں تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جس جگہ بھی اگر کہیں 50 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 50 ملین دیں گے، اگر 10 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 10 ملین دیں گے، اگر 100 ملین کی ضرورت ہے تو ہم 100 ملین دیں گے چونکہ وہاں پر 84 ملین کی ضرورت تھی اس لئے ہم نے 84 ملین دے دیئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فلور مل مالکان لاہور کو گندم اٹھانے کے لئے قریبی نیشنل بنک میں رقم جمع کروانے کی اجازت دینے کی تفصیلات

*2137: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فلور ملز مالکان پنجاب کے ہر ضلع میں گندم اٹھانے کے لئے نیشنل بنک کی متعلقہ برانچ میں پیسے جمع کرواتے ہیں اور پھر گندم اٹھاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں تمام فلور مل مالکان سٹیٹ بنک میں پیسے جمع کرواتے ہیں جو کیش لے کر جانے کے لئے بہت بڑا رسک ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اگر مل مالکان لاہور کو یہ سہولت نزدیکی نیشنل بنک میں رقم جمع کروانے کی دی جائے تو یہ لوگ بڑے حادثے سے بچ سکتے ہیں، کیا محکمہ خوراک اس سلسلے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق حکومت کے تمام واجبات / محکمہ جات کی آمدن سٹیٹ بنک / نیشنل بنک میں جمع کروانے کے پابند ہیں۔ جس ضلع میں سٹیٹ بنک کی برانچ موجود نہ ہو اس ضلع میں نیشنل بنک میں یہ آمدن جمع کروائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ لاہور میں تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں سٹیٹ بنک میں رقم گندم جمع کروانے کی پابند نہ ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی تمام برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔ یہ مل مالکان پر منحصر ہے کہ وہ اپنے نزدیک ترین نیشنل بنک میں رقم گندم جمع کروائیں۔ حکومت کی طرف سے دی گئی ان سہولتوں کی وجہ سے الحمدللہ ابھی تک کسی ناگہانی حادثہ کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں تمام فلور مل مالکان سٹیٹ بنک میں پیسے جمع کرواتے ہیں جو کیش لے کر جانے کے لئے بہت بڑا risk ہے؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ لاہور میں نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو قیمت گندم جمع کروانے کی اجازت ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کون کون سی مل کس کس نیشنل بنک میں رقم جمع کرواتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میاں صاحب کا جو سوال ہے یہ misprint ہے یہ گندم جمع کروانے کے لئے نہیں بلکہ جو پیسوں کی transaction ہے وہ بنک کے through ہوتی ہے۔ یہ misprint ہے اس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ جو ضمنی سوال ہوتا ہے اس میں figure work نہیں پوچھے جاتے کیونکہ میں سٹوڈنٹ ہوں اور سیکھتا ہوں مجھے اتفاق ہوا ہے میں نیشنل اسمبلی میں بھی رہا ہوں میں نے وہاں پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ضمنی سوال میں figure پوچھی جائیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ fresh question دے دیں ویسے میاں صاحب قابل احترام ہیں میں ان کو سوال کئے بغیر ساری detail دے دوں گا۔ باقی جو ہم نے جواب دیا ہے وہ ایک established procedure ہے جس کے تحت نیشنل بنک اور سٹیٹ بنک کے ساتھ محکمہ خوراک کی ساری transaction ہوتی ہے۔ باقی ان کو جو detail چاہئے وہ میں ان کو سوال کئے بغیر مہیا کر دوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اگر یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہے تو پھر ضمنی سوال کا مقصد کیا رہ جاتا ہے؟ انہوں نے اپنے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ لاہور کی تمام فلور ملیں صرف سٹیٹ بنک میں رقم جمع کروانے کی پابند ہیں بلکہ نیشنل بنک کی متعدد برانچوں میں مل مالکان کو گندم کی قیمت جمع کروانے کی اجازت ہے۔ میرے خیال کے مطابق بلکہ یہ صحیح ہے کہ ایسی practice بالکل نہیں ہے اس لئے میں نے detail پوچھی ہے، یہ اب detail بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ان کے پاس detail تو موجود نہیں ہے لیکن وہ آپ کو دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بے چارے لوگوں کے کیش کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

میاں طارق محمود: کیا یہ commit کریں گے کہ یہ جو اتنا بڑا مسئلہ ہے اس کو حل کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کو بلا کر اس معاملے کو دیکھیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ میرے پاس تشریف لائے تھے میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ اس طرح کبھی نہیں ہوتا کہ ضمنی سوال پر فوری طور پر figure provide کئے جائیں بلکہ ضمنی سوال کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے متعلقہ جواب میں کوئی missing ہے تو وہ پوچھی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ comprehensive جواب ہے اگر اس پر انہیں کوئی اعتراض ہے یا یہ بہتری چاہتے ہیں تو میں نے ان کو یہ نہیں کہا کہ یہ نیا سوال دیں بلکہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں میں حاضر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میرے ضمنی سوال سے related ہے یہاں سارا ایوان بیٹھا ہوا ہے اور آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ بس اتنا کہہ دیں کہ ہم اس مسئلے کو حل کریں گے کیونکہ یہ لوگوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو حل کرتے ہیں، آپ یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کبھی پنجاب میں ایسا موقع بھی آیا ہے کہ فلور مل نے گندم اٹھالی ہو اور پیسے بعد میں جمع کروائے ہوں اگر ان کے نوٹس میں ہے تو مہربانی کر کے بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! پھر میں کہوں گا تو اعتراض ہو جائے گا یہ اس سے related نہیں ہے لیکن مجھے پتا ہے کہ اس طرح ہوا کبھی نہیں۔ فلور مل پہلے ایڈوانس رقم دیتی ہے اس کے بعد محکمہ خوراک ان کو گندم دیتا ہے فلور مل کو ایڈوانس گندم نہیں دی جاتی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے یہ ثابت کروں گا کہ پنجاب میں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ فلور مل نے سنٹر سے گندم اٹھالی۔ بعد میں ان کے خلاف کارروائی بھی ہوئی ہے۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کارروائی ہوئی ہے؟

قاضی احمد سعید: اگر ان کا جواب غلط ہوا تو میں تحریک استحقاق لاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے کہ یہ سوال آپ کا بنتا نہیں تھا لیکن انہوں نے پھر بھی اس کا جواب دیا ہے۔ اگر کارروائی ہوئی ہے تو پھر سمجھیں کہ کوئی illegal کام ہوا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2224 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹیوٹا (TEVTA) کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2224: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کل کتنے ادارے ہیں، ان میں کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کھاریاں میں ٹیکنیکل کالج ہے اور حکومت اس کو کھاریاں سے شفٹ کرنا چاہتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بھی بڑا شہر ہے اور اس میں کوئی ٹیوٹا کا ادارہ نہیں ہے کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں ٹیوٹا کا ادارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں ٹیوٹا کے کل آٹھ ادارے ہیں اور ان میں کل 266 ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل کھاریاں میں ٹیوٹا کا ایک ادارہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز کھاریاں اور دو ادارے گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کھاریاں اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین منگلیہ کام کر رہے ہیں اور ان کو شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

(ج) ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے اور اس میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہیں ہے جبکہ یکم نومبر 2012 کو NAVTTC نے کرائے کی بلڈنگ میں ایک گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کیا ہے۔ فی الحال حکومت پنجاب ڈنگہ میں ٹیوٹا کا کوئی نیا ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بھی بڑا شہر ہے اور اس میں کوئی ٹیوٹا کا ادارہ نہیں ہے کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں ٹیوٹا کا ادارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ ڈنگہ شہر میں دو یونین کونسلیں ہیں اور کھاریاں کی ایک یونین کونسل ہے جبکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈنگہ آبادی کے لحاظ سے کھاریاں سے بڑا شہر نہیں ہے اور اس میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہیں ہے۔ یکم نومبر 2012 کو NAVTTC نے کرائے کی بلڈنگ میں ایک گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کیا ہے۔ فی الحال حکومت پنجاب ڈنگہ میں ٹیوٹا کا کوئی نیا ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ڈنگہ کھاریاں سے چھوٹا شہر ہے اور میں کہتا ہوں کہ وہ اس سے ڈبل ہے۔ ڈنگہ کی دو یونین کونسلیں ہیں اور کھاریاں کی ایک یونین کونسل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتادیں کہ ڈنگہ کھاریاں سے بڑا شہر ہے یا چھوٹا شہر ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ممکن ہے کہ اِن کی بات اِس وقت صحیح ہو کیونکہ ہمارے پاس جو ریکارڈ ہے اس کی مردم شماری 1998 میں ہوئی تھی اور اُس وقت ڈنگہ کھاریاں سے بہت چھوٹا شہر تھا۔ ہم نے ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر اپنی رپورٹ تیار کرنی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس نئے شماریات کا حساب نہیں ہے لیکن بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں بعد میں آبادیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور یونین کونسلیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ آپ دیکھیں جب ہم 2002 میں اسمبلی میں آئے تھے اور جب ہم جوہر ٹاؤن کی طرف جاتے تھے تو اُس وقت کھوکھر چوک وغیرہ یہ سب ایگریکلچر لینڈ تھی یہاں کوئی آبادی نہیں تھی لیکن اب پورا کا پورا حلقہ بن گیا ہے۔ اب ہم اگر کہیں کہ آپ لاہور کی آبادی کا بتائیں تو ہمارے پاس تو 1998 کی آبادی کا حساب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اِس وقت ڈنگہ کھاریاں سے بہت بڑا ہو گیا ہو لیکن اُس وقت کے حساب سے ڈنگہ کھاریاں سے چھوٹا ہے۔ باقی رہا ان کا سوال کہ کیا حکومت وہاں کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ Actual position یہ ہے کہ وہاں پر ہمارا فیڈرل کا ایک ادارہ تھا جو کرائے کی بلڈنگ میں تھا۔ 2014 میں ہم نے takeover کر لیا ہے اور اس فیڈرل کے ادارے کو ختم کر کے وہاں ایک ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کر دیا ہے چونکہ ہم نے ایک ادارہ establish کر لیا ہے لہذا اب ہمیں وہاں کوئی نیا ادارہ بنانے کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ ویسے ہم وہاں سروے کر لیں گے لیکن فی الحال وہاں ہمیں اتنی investment کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اتنی لمبی بات سنائی ہے میں نے تو simple پوچھا ہے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈنگہ شہر کھاریاں سے چھوٹا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے جواب تو دے دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آبادی کی طرف لے گئے ہیں۔ آپ نے جواب تو دیکھ لیا ہے کہ غلط ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وہاں کوئی نیا ٹیکنیکل کالج کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں جبکہ وہ

کھاریاں سے بڑا شہر ہے اور لوگوں کو آج ٹیکنیکل کالج کی ضرورت ہے، یہ بتائیں کہ وہاں ادارہ کھولیں گے یا نہیں کھولیں گے ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے کب کہا ہے کہ یہ شہر بڑا نہیں ہو گا لیکن ہم نے تو اپنے سابقہ ریکارڈ کے مطابق جواب دیا ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں ہم زیادہ بحث کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہم نے فیڈرل کے ادارے کو takeover کر لیا ہے اور ایک ادارہ جب وہاں establish ہو گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اب نیا ادارہ کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پھر بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں گے اور اس کی feasibility report بھی منگوا لیں گے۔ اگر وہاں اس قسم کی انڈسٹری لگی ہوئی ہے، ہمیں اس قسم کے trainee person درکار ہیں، skill person درکار ہیں جو اس شعبے میں کام کر سکتے ہیں تو میں ان کے ساتھ میٹنگ لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ اس کی movement کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے۔

محترمہ خدیجہ عمر: Sorry چونکہ میں چہرہ کم دیکھتی ہوں تو پتا نہیں لگتا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں یا منسٹر صاحب ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! معذرت، انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ مردم شماری کے پرانے ریکارڈ کے مطابق اس کا جواب دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ بہت سے ایسے سوالات ہوتے ہیں، موجودہ حالات میں بہت فرق آ چکا ہے اور اگر پرانے ریکارڈ کے مطابق وہ اس کا جواب دیں گے پھر تو یہاں پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے ؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا یہی ضمنی سوال ہے انہوں نے کہا ہے کہ پرانے ریکارڈ کے مطابق ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ جب یہاں ایوان میں ایک سوال آیا ہے تو ان کو یہ چاہئے کہ اس پر اس وقت کی پوزیشن بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ انہوں نے ان کے ساتھ commitment کی ہے وہ بیٹھ کر اس کو دیکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3012 محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر واقع ٹیکسٹائل ملز میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کی تفصیلات

*2557: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ، جڑانوالہ روڈ پر کتنی ٹیکسٹائل ملیں کتنی کتنی capacity کی ہیں، ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ پر ان ملوں سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندہ اور زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے اور اس پانی کے نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے یا پکا نیز اس کی لمبائی، چوڑائی کتنی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے گئے ہیں اگر نہیں تو ان کے مالکان اور انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(د) کیا مذکورہ روڈ پر واقع میگنا ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس ملز کے مالکان اور انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کئے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق)

(الف) کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر مختلف نوعیت کی 86 ملیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر قائم تمام ٹیکسٹائل ملوں کا استعمال شدہ پانی مدوآنہ سمندری ڈرین میں ڈالا جارہا ہے جس کی متعلقہ محکمہ نے منظوری دی ہوئی ہے۔ پانی کے نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے جس کی لمبائی 155 کلو میٹر اور چوڑائی 48 فٹ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 86 ملز میں سے صرف ایک A A Spinning مل میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب ہے آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کو محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے نوٹسز جاری کئے ہیں۔

(د) مذکورہ ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ملز مذکورہ کو نوٹس دیا مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی اب دوبارہ نئی تاریخ پر hearing کے لئے بلوایا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ تحفظ ماحول نے اس سلسلہ میں آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کو بذریعہ نوٹسز تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنے کارخانوں سے خارج ہونے والی آلودگی کا مناسب بندوبست کریں وگرنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اس میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے انہوں نے اس کے جز(ب) میں کہا ہے کہ کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر قائم تمام ٹیکسٹائل ملوں کا استعمال شدہ پانی مدوآنہ سمندری ڈرین میں ڈالا جارہا ہے جس کی متعلقہ محکمہ نے منظوری دی ہوئی ہے تو کیا یہ متعلقہ محکمہ صنعت یا انوائرنمنٹ ہے جس نے یہ approval دی ہے کہ یہ ساری فیکٹریاں اپنا ڈرین یا اپنے واٹر کا wastage اس گندے نالے میں پھینکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ان کا محکمہ تو نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جز(ب) میں ان کا سوال ہے کہ مذکورہ روڈ پر ان ملوں سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندہ زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے اور اس پانی کے

نکاس کے لئے بنایا گیا کھالہ کچا ہے یا پکا ہے نیز اس کی لمبائی یا چوڑائی کتنی ہے ؟ یہ ان کا سوال تھا جس کے سلسلے میں ہم نے جواب دیا۔ اب آپ نے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ انہوں نے اس کی کس سے منظوری لی ہے، یہی ان کا ضمنی سوال ہے ؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ تھا کہ اس کے اندر متعلقہ محکمہ کون سا ہے جس نے approval دی ہے کیا وہ صنعت ہے یا انوائرنمنٹ ہے، فیکٹریوں سے نکلا ہوا یہ گندہ پانی یا wastage جو اس ڈرین میں ڈالا یا پھینکا جا سکتا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے تو permission نہیں دی کہ یہ گندہ پانی ڈرین میں ڈالیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! دیکھیں! میں اپنے موصوف دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ انوائرنمنٹ ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا انوائرنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ادھر سے بوٹی آ گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے سوال کے جواب کا بھی پتا ہے، مجھے بوٹی کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے جو بھیجا ہے کہ یہی کہا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے وہ میرے پاس پہلے already note ہے۔۔۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! انہوں نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظوری لی ہوئی ہے۔ انوائرنمنٹ اور فیکٹری owners نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظوری لے کر پھر اس ڈرین میں پانی ڈالا ہے لہذا یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور وہاں سے این او سی لیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ڈرین ہے اور انہوں نے انہیں permissionدی ہے حالانکہ یہ ان کے متعلقہ نہیں بنتا لیکن انہوں نے پھر بھی اس کا جواب دیا ہے۔ سردار صاحب!اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ مذکورہ ٹیکسٹائل ملز میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ملز مذکورہ کو نوٹس دیا مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی اب دوبارہ نئی تاریخ پر hearingکے لئے بلوایا گیا ہے۔اگر واٹر ٹریٹمنٹ ان سے متعلقہ نہیں ہے تو پھر انہوں نے یہ سارے جواب کیوں دیئے ہوئے ہیں؟یہ تو one wordکے اندر ختم کر سکتے تھے کہ واٹر ٹریٹمنٹ یا یہ سارا معاملہ environment protectionوالوں کا ہے یا اریگیشن کا ہے لیکن پھر انہوں نے یہ تفصیل کیوں دی ہوئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! دیکھیں، ان کا سوال تھا اور ہم حکومت پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، ہم نے بڑا simpleسا جواب دیا ہے کہ اس سوال کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ جب یہ ان سے متعلقہ ہی نہیں ہے تو اس کا ٹوٹل جواب کیوں دیا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!اگر اس سوال کا جواب آگیا ہے تو اس میں برائی کیا ہے؟سوال کے جواب میں انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن اگر یہ جواب دے رہے ہیں تو پھر سارے کا جواب دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بات یہ ہے کہ انہوں نے اس کا بھی جواب دیا ہے کہ جو ڈرین میں پانی جا رہا ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی انہیں permissionدی ہے تب اس میں ڈال رہے ہیں۔ آپ کے اگلے سوال کا جواب ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول ان کو بلا کر ان کی hearingکر رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اس لئے اگلا سوال یہ ہے کہ جب میں یہ بات کروں گا کہ اس وقت ایک لاکھ 93ہزار لٹر disposalپانی فی منٹ اس میں جا رہا ہے جو کہ آخر میں راوی دریا میں گرتا ہے۔پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب محکمہ تحفظ ماحول کے سوالات ہوں گے تو آپ اس دن پوچھ لیجئے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پھر اس چیز کو یہاں پر ختم کر دیں۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ حکومت خاموش رہے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ سوال جو آپ نے پوچھا ہے ہم اس کا مبہم سا آپ کو indicate کر دیں۔ دیکھیں! آپ نے سوال کیا ہے اور ہم اس کا آپ کو تھوڑا بہت indication دے رہے ہیں کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے تعلق نہیں رکھتا اور یہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر آپ نے اس کی تفصیل پوچھنی ہے تو آپ fresh question انوائرنمنٹ کے لئے دے دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی دیکھ لیں کہ انہوں نے خود مانا ہے کہ اس وقت وہاں پر 86 ملیں ہیں، صرف وہاں پر ایک مل نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے اور 85 نے نہیں لگایا۔ انہوں نے لیٹر مجھے دکھایا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہم نے سچ بولنا ہے۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ صرف ان کی بات سن لیں۔ اس کے بعد تفصیل سے جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہم نے سچ بولا ہے تو اس میں کون سا قصور کیا ہے؟ ہم نے ایوان کے اندر یہ واضح طور پر بتایا ہے کہ دیکھیں کہ ایک فیکٹری ہے جس نے یہ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے باقی میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں ہے اور اس سلسلے میں invironment کا کام ہے کہ وہ نوٹس لے لیکن ہمارے دوست جو وہاں پر ساتھ بیٹھے ہیں ان کو instructions دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ یہ فیکٹریاں ہم نے آج 2013 میں نہیں لگائیں، 2008 میں نہیں لگائیں، یہ فیکٹریاں بڑے عرصہ دراز سے چل رہی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس بات کو رہنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): آپ نے اس وقت کیوں نہیں دیکھا، آپ نے کیوں اس وقت چیک نہیں کیا کہ وہاں ٹریٹمنٹ پلانٹ لگے ہوئے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے تو آنے کے بعد نوٹس بھی submit کر دیئے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! اگر آپ کی بات اس ڈیپارٹمنٹ سے related ہو گی تو سنوں گا ورنہ سردار صاحب معذرت۔ اگر بات منسٹر صاحب سے متعلقہ ہے تو میں سنوں گا۔ جی، بات کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے پہلی بات یہ کی تھی کہ اگر یہ ownership لیں گے تو میں بات کروں گا، انہوں نے ownership لی اور میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب میں اس کے بعد کروں گا۔ یہ ان کے same لفظ تھے بے شک ریکارڈ نکلوالیں کہ کیا حکومت پنجاب چپ رہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ویسے مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ بات کیوں کر رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے۔ آپ نے سوال کیا ہے اس پر انہوں نے آپ کو تھوڑی بہت update دے دی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ جواب دیں کہ یہ environment سے متعلق ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ environment سے متعلق سوال کرتے رہیں وہ اس سوال کا جواب نہیں دیں گے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں بات انڈسٹری سے متعلق کر رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ انڈسٹری سے متعلق بات کریں میں سن رہا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے فخریہ طور پر کہا ہے کہ یہاں پر 12 اور 13 سال سے یہ یونٹس کام کر رہے ہیں۔ اگر انڈسٹری نے ان کو وہاں پر establish ہونے کی اجازت اور این او سی دیا ہے تو کیا اس کے اندر یہ requirement نہیں ہے کہ وہ environment protection کے لئے کچھ کریں گے؟ ان کی فخریہ بات کہ 12 سال میں صرف ایک یونٹ نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہے اس کے علاوہ 85 یونٹس نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!آپ میری بات تو سنیں،میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ 12 سال میں ایک فیکٹری کو جو نوٹس آیا ہے، جو میں اگلی بات کروں گا کہ 2013 میں وہ نوٹس آیا ہے اور اب 2015 ہو گیا ہے، فائنل کال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا۔ میرا صرف ان سے سوال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ environment کے منسٹر سے متعلقہ ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!پھر جواب نہ دیتے، جواب دیا کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:انہوں نے جواب تو دیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!پھر میں نے ان کو کہا تھا کہ اس کا جواب یہ دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر! سپیکر کا کام ہوتا ہے سننا، سپیکر کا کام نہیں کہ ہر بات پر ہر وقت ٹوکنا؟

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!آپ چیئر کے ساتھ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے۔یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

چودھری صاحب!یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں،آپ اس طرح نہ کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!آپ ہر بات کو define کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری صاحب!یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:آپ کوئی بات سنتے نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری صاحب!آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں یہ مجھے بتادیں۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:اگر آپ کو ہر بات define کرنے کا اتنا شوق ہے تو منسٹر صاحب کو بٹھا کر خود جواب دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری صاحب!میری ایک بات سن لیں۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:آپ منسٹر صاحب کا روّیہ اور جذبات دیکھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں،چودھری صاحب!آپ ان سے زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!آپ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ویسے آپس کی بات ہے، آپ زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں۔ آپ اُٹھ کر یہ فیصلہ کر دیں کہ یہ ان کے متعلقہ سوال ہے یا نہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے زیادہ آپ ہمیشہ بحث کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بحث نہیں کر رہا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے زیادہ ہر بات کا جواب دیتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس اتنے سارے سوالات ہیں جو کہ لوگوں کی امانت ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! لیکن آپ کا کام روکنا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ ماشاءاللہ بڑے اچھے طریقے سے ایوان کو چلا رہے ہیں، آپ ہمیشہ تمام دوستوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں، اس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ جواب دیں، جو سوال آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ نہیں ہے اس کا جواب نہ دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے توضمنی سوال کر کے غلطی کر لی، یہ فرما دیں کہ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جب ان کا متعلقہ محکمہ ہی نہیں ہے، اگر میں نے غلطی سے سوال کر ہی لیا ہے تو یہ مجھے جواب دے دیں کہ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے، اس کا متعلقہ محکمہ environment ہے۔ یہ سوال کا جواب بھی دے رہے ہیں لیکن غلط جواب دے رہے ہیں۔ آپ کی responsibility ہے کہ متعلقہ محکمہ کی طرف سے جواب آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جس قسم کا یہ جواب چاہتے ہیں، ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پھر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں، ہم باخبر ہیں، ہم اس بارے میں معلومات رکھتے ہیں، ہماری ان سے یہ simple request ہے کہ آپ نے ایک سوال پوچھا ہے ہم نے تو آپ کو honour کیا ہے، آپ کے سوال کو reject نہیں کروایا، اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ کا سوال ضرور ہمارے پاس بھیجا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آئندہ کے لئے آپ ایک مہربانی کریں کہ آپ کے محکمہ سے متعلقہ جو سوالات ہوتے ہیں صرف ان کے جوابات دیا کریں، دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے جواب نہ دیا کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم نے اس میں کیا کہا ہے؟ ہم نے تو صرف یہ لکھا ہے کہ یہ سوال محکمہ environment سے متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمہ environment والے خود ہی اس کا جواب دیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تو ہم تعمیل کریں گے لیکن جو سوال کرنے والے ہیں ان کو بھی اس کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ آپ یہ احتیاط کیا کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ اگلا سوال نمبر 3164 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹریڈ ایگریمنٹ اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ پر عملدرآمد و دیگر تفصیلات

*2868: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ نے 2010 سے 2013 تک کن کن ممالک سے فری ٹریڈ ایگریمنٹ FTA,s اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ کئے ہیں؟

(ب) کن ممالک کے ساتھ متذکرہ بالا FATs اور PTAs پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور اس عملدرآمد کے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) محکمہ انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ، حکومت پنجاب نے کسی بھی ملک سے فری ٹریڈ ایگریمنٹ FTA,s اور پریفرینشل ٹریڈ ایگریمنٹ نہ کیا ہے۔ یہ subject وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کا تو انہوں نے ویسے ہی جواب دے دیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہ subject ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا، اب میں اس میں کیا کہوں کہ یہ پڑھا گیا ہے یا نہیں پڑھا گیا کیونکہ انہوں نے تو ویسے ہی جواب دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اب اس پر کیا بات کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی فرمائیں، کچھ تو کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اب میرے پاس جو جواب آیا ہے، اگر ان میں سے ایک بھی figure صحیح ہو تو میں سوال کروں۔ معزز وزیر بلال یٰسین صاحب قابل احترام ہیں، اگر میرے اس سوال کا ایک جز بھی درست ہوا، میں آج چیلنج کرتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے تو چیلنج نہ کریں، گورنمنٹ کو چیلنج کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی گورنمنٹ کو چیلنج کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے تو چیلنج نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں اگر صرف لکھ دیا جاتا ہے کہ ہمارے taxes کا پیسا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نمبر تو پڑھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیّہ: شوگر کین سیس فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***3766: سردار شہاب الدین خان:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2010 تا 2013 لیّہ شوگر مل سے شوگر کین سیس فنڈ کی مد میں کتنی رقم حاصل ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس رقم سے ضلع لیّہ میں کون کون سے ترقیاتی کام کروائے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شوگر کین سیس فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم ان علاقوں پر خرچ نہیں کی جاتی، جہاں گنا کاشت ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے کاشتکار کئی بار احتجاج اور دھرنا دے چکے ہیں، اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف)

2010 تا 2011	=	84.666 ملین
2011 تا 2012	=	63.874 ملین
2012 تا 2013	=	73.126 ملین
ٹوٹل:	=	221.666 ملین

(ب) ضلع لیّہ میں 2010 سے 2013 تک 22 ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئیں جن کی مالیت 195.487 ملین روپے ہے ان ترقیاتی سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ شوگر کین سیس فنڈز کی رقم وہیں خرچ کی جاتی ہے جہاں گنا کاشت ہوتا ہے سکیموں کی منظوری کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی موجود ہے جس میں ضلعی انتظامیہ کے سربراہ وملزانتظامیہ وکاشتکار ومحکمہ زراعت وخوراک اورورکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران ممبر ہوتے ہیں جو سکیموں کی منظوری دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جوابات میں غلط figures لکھ دیئے جاتے ہیں، انہوں نے میرے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ 2010 میں 84 ملین 2011 میں 63 ملین اور 2012 میں 73 ملین۔ میں نے اس دن بھی آپ کو request کی تھی کہ ایوان میں غلط جواب نہیں آنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! آپ میری بات سن لیں، آپ کو اس میں اعتراض کیا ہے، کون سا figure غلط ہے، آپ کے پاس اگر correct figures ہیں تو وہ دے دیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے پاس figures ہیں، میں نے پچھلے اجلاس میں بھی یہ کہا تھا کہ کین کمشنر صاحب اور سیکرٹری فوڈ سے میری میٹنگ ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود مجھے غلط figures دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں کہ 2010 اور 2011 کے جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جو لسٹ مجھے provide کی گئی ہے، اس کے مطابق sugarcane cess کا جو پیسا لگایا گیا ہے sugarcane area کے ایک علاقہ، نشیب کے لفظ کو آپ بھی بہتر طریقے سے جانتے ہیں، صرف نشیب کا لفظ ڈال دیا جائے تو اس سے یہ بات نہیں بنتی۔ میں نے کہا تھا کہ میرا حلقہ 90 فیصد sugarcane provide کرتا ہے اور میرے حلقہ کی کوئی ایک سکیم دکھا دیں، ہم جنوبی پنجاب والے سرائیکی صوبہ کی کیوں بات کرتے ہیں؟ اگر یہی حال ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔ وزیر خوراک! وہ کہہ رہے ہیں کہ جواب میں figures غلط دیئے گئے ہیں، آپ اس بات کا جواب دیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! سردار صاحب جو figures quote کر رہے ہیں اور ہمارے محکمہ کی طرف سے جو جواب provide کیا گیا ہے میں دوبارہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔

2011تا2010	=	84.666ملین
2012تا2011	=	63.874ملین
2013تا2012	=	73.126ملین
ٹوٹل:	=	221.666ملین

اگر ان کو یہ اعتراض ہے کہ محکمہ کی طرف سے جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں تو معزز ممبر کے پاس right ہے کہ وہ اسے چیلنج کریں۔ میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے behalf پر اسے own کرتا ہوں۔ ہمارے محکمہ کے کین کمشنر، سیکرٹری نے ہمیں یہ انفارمیشن دی ہے پھر ان کی اپنی میٹنگ بھی ہوئی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی اور figures ہیں تو ان کا یہ right ہے کہ وہ اسے چیلنج کریں، میں تو اسے own کرتا ہوں کہ یہ figures بالکل ٹھیک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں تو پنجاب گورنمنٹ کی provided list کو چیلنج کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اس میں اگر کوئی ایک سکیم بھی پی پی۔263 کی نکال کر دے دیں۔۔۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! معزز ممبر جو کچھ فرما رہے ہیں یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مجھے اپنے بھائی کا بے حد احترام ہے ابھی یہ فرما رہے تھے کہ جو figures دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں، اب یہ اپنے حلقہ کی بات کر رہے ہیں۔ ان کے حلقہ کی حد تک بات درست ہو گی، ہر بندے کا اپنے حلقہ میں interest ہوتا ہے کہ اس کے حلقہ کو دیکھا جائے، اس کے حلقہ کو زیادہ سے زیادہ rights ملیں لیکن یہ دو باتیں ہو گئی ہیں۔ ابھی جو بات ہوئی ہے وہ figures سے متعلق ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے جو تین figures بتائی ہیں ان کو اس پر اعتراض ہے اور یہ اس کو چیلنج کر رہے ہیں۔ میں نے تو ان کو کہا ہے اور کوئی لڑ کر نہیں کہا، اگر وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی ownership لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ figures ٹھیک ہیں۔ اگر ان میں کوئی خرابی ہے تو میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں اور on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ اب یہ صرف اپنے حلقہ کی طرف نہ جائیں کہ پی پی۔263 میں فنڈز نہیں لگے یا پی پی۔263 میں کوئی سکیم نہیں آئی۔ اس کے لئے بھی ہم سب کا فرض

بنتا ہے،اس کے لئے پھر تھوڑی سی محنت کر لیں،اس کے لئے نیا سوال ڈال دیں کہ یہ بتایا جائے کہ میرے حلقہ میں اس فنڈز سے کتنے پیسے لگے ہیں،اس کے لئے تو ہمارے پاس ایک پارلیمانی سسٹم موجود ہے، اس پر نیا سوال کر لیں۔ معزز ممبر اس سوال کے بارے میں بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے دوست بلال یٰسین کا بے حد احترام کرتا ہوں لیکن میں اپنے پہلے ضمنی سوال پر stand کر رہا ہوں کہ یہ figures درست نہیں ہیں اور میں دوبارہ چیلنج کرتا ہوں کہ figures درست نہیں ہیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی میں نے یہ کہا تھا کہ 11 کروڑ روپے release ہوئے تھے۔ اگر ایسے ہی باتیں چلتی رہیں گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ میری بات سنیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی بات مکمل کر لیں میں پھر بعد میں بات کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: وزیر خوراک جناب بلال یٰسین صاحب میرے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔ ان کو تو لیّہ کا پتا بھی نہیں ہو گا، کاش یہ لیّہ جاتے تو وہاں 2010 کے سیلاب کو دیکھتے اور یہاں پر جو figures بیان کی گئی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میرے پاس سوالوں کی ایک لمبی لسٹ ہے۔ آپ ایک کام کریں اگر آپ کو ان figures پر اعتراض ہے آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں، میں اسے کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آپ اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسے تو نہیں بھیجوں گا، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں کہ اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میں اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان سے سوال صحیح طریقے سے explain نہیں ہو رہا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی میں ان سے بات کر رہا ہوں، فتیانہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سردار صاحب! آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں، منسٹر صاحب on the floor of the House اس کو own کر رہے ہیں، میں اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے پاس بھیج دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع راولپنڈی: اداروں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد و نتائج کی شرح کی تفصیلات

*1487: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ٹیوٹا کے زیر تحت چلنے والے ٹیکنیکل و وکیشنل اداروں کو 13-2012 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان اداروں میں کل کتنے بچے / بچیاں زیر تعلیم ہیں؟

(ج) ان اداروں کے گزشتہ پانچ سالوں کے نتائج کی ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے اداروں کے نتائج کی شرح میں بتدریج کمی ہوئی اور کیا حکومت نے خراب کارکردگی کی بناء پر ان اداروں کے سربراہان کو سزا / وارننگ دی، اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ان اداروں کے سربراہان کو نتائج کی شرح میں بہتری لانے کے لئے کوئی ٹارگٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	انسٹیٹیوٹ	بجٹ2012-13ء
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مردانہ گجر خان	35,687,502/-
2	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ڈھوک سیداں راولپنڈی	8,838,791/-
3	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین مری	8,458,464/-
4	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کرتارپورہ، راولپنڈی	11,447,944/-
5	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی کینٹ	3,481,163/-
6	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کہوٹہ	2,150,114/-
7	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر خان	2,182,408/-
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ مری	3,583,130/-
9	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کہوٹہ	3,718,869/-
10	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ دولتالہ	2,854,069/-
11	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) دھمیال	4,145,707/-
12	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) کہوٹہ	1,784,447/-
13	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) مندرہ	2,520,168/-
14	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین (آباد) گجر خان	4,678,248/-
15	HVACRانسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی راولپنڈی	498,969/-
16	GIITکوہاٹی بازار راولپنڈی	5,656,235/-
17	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ٹیکسلا	166,372,023/-
18	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ کلر سیداں	1,675,303/-
19	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مردانہ کوٹلی ستیاں	2,542,988/-
20	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کلر سیداں	18,12,961/-
21	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کوٹلی ستیاں	1,543,460/-
	ٹوٹل:	275,632,963/-

(ب) کل تعداد3944

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 1۔ کل11اداروں کے نتائج میں کمی کی وجہ پرنسپل اور اساتذہ کی خالی اسامیاں ہیں۔

2۔ RMGTCراولپنڈی کو بند کر کے HVACRانسٹیٹیوٹ بنادیا گیا۔

3۔ CVG/DVGکے بند ہونے کی وجہ سے وو کیشنل اداروں میں داخلے کی کمی کا موجب بنا۔

4۔ پرانی مشینری بھی نتائج میں کمی کا موجب بنی۔

5۔ کہوٹہ تحصیل میں 2 فیمیل اداروں میں سے ایک ادارہ GVTIW Kahuta کو ٹیکسلا میں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اسی طرح گوجر خان میں بھی GVTIW Gujar Khan کو سنگھوری ماڈل ویلج کی بلڈنگ میں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی وجہ بھی داخلے کی کمی ہے کیونکہ دونوں شہروں میں دو دو فیمیل ادارے ایک دو کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔

(ہ)

1۔ کم داخلے والے انسٹیٹیوٹس میں کارکردگی کی بہتری کے لئے خالی اسامیوں کا پر کرنا ضروری ہے۔

2۔ کچھ اداروں میں ٹیکنالوجی کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔جس کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت ہے کیونکہ سابقہ مشینری موجودہ syllabus کے مطابق ٹریننگ کی ضروریات پوری نہیں کرتیں۔

صوبہ میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3012: **محترمہ لبنیٰ فیصل**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے ایک independent ادارہ بنایا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ ٹھیک طریقے سے کام سرانجام نہ دے رہا ہے جس کی وجہ سے صوبہ کے ہر چھوٹے بڑے شہر، گاؤں، قصبہ کے چھوٹے بڑے سٹور پر کھلے عام ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے میں کوئی سنجیدگی سے کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے ایک independent ادارہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی 2012 کو Punjab Food Authority Act, 2011 کے تحت قائم کیا تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔جولائی2012 کو معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف، ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کو یقینی بنایا جاسکے اور اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2۔جولائی2012 سے ضلع لاہور میں اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے اب تک 92,909 جگہوں کا معائنہ کیا گیا اور 13,913 نمونہ جات لئے گئے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ لیبارٹری میں بھجوائے گئے اور فیل شدہ نمونہ جات پر کارروائی کے لئے متعلقہ کورٹس میں مقدمے دائر کئے گئے ہیں مزید برآں اب تک 21,842 امپرومنٹ نوٹسز دیئے گئے تاکہ خوراک کے معیار کو بہتر سے بہتر کیا جاسکے۔ ناقص صفائی اور غیر معیاری خوراک کی وجہ سے ضلع لاہور میں اب تک 1,258 مقامات کو سیل کیا ہے۔ ٹاؤن وار رپورٹ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور جلد ہی پنجاب کے باقی تمام شہروں میں بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کام شروع کر دے گا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلاامتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محترم وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مزید اضلاع فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کی اجازت دے دی ہے جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: محکمہ خوراک کے گودام کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3164: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک کے گودام گلبرگ گورومانگٹ لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس گودام میں کتنی گندم سٹور ہے اور یہ کس کس سال کی ہے؟

(ج) اس گودام میں کتنی گندم سٹور کی جاسکتی ہے؟

(د) اس گودام پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ گودام کو فروخت کرنے کا پلان بنایا تھا؟

(و) اس کی فروخت کیوں روک دی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) گلبرگ گودام گورومانگٹ لاہور کا کل رقبہ 81 کنال، 14 مرلہ، 88 مربع فٹ ہے۔

(ب) اس گودام میں اس وقت مورخہ 19-02-2014 کو 938.630 میٹرک ٹن گندم سکیم 2013-14 سٹور کی گئی ہے۔

(ج) اس گودام میں 9500 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جا سکتی ہے۔

(د) اس گودام پر تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ
رانا عظیم	اے ایف سی	15
محمد یوسف	ایف جی آئی	12
محمد لطیف	چوکیدار	1
نفیس احمد	چوکیدار	1
ظہور الدین	چوکیدار	1
اسد خان	چوکیدار	1
سہون مسیح	چوکیدار	1
محمد نواز بلوچ	چوکیدار	1
نصر الدین	چوکیدار	1

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ نے گودام کی فروخت کا معاملہ صوبائی نجکاری بورڈ کے سپرد کیا تھا جو تاحال زیر التواء ہے۔

(و) زمین کی فی مرلہ قیمت کا تخمینہ ڈسٹرکٹ پرائس کمیٹی لاہور نے مبلغ 8,00,000 لاکھ روپے مقرر کیا تھا لیکن مورخہ 21۔دسمبر 2010، 18۔جنوری 2011، 15۔فروری 2011 اور 10۔جنوری 2012 کو منعقد ہونے والی نیلامی میں کسی بولی دہندہ نے شرکت نہ کی جس کی وجہ سے نیلامی کا عمل تکمیل نہیں پا سکا۔

ضلع گوجرانوالہ :انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3704:چودھری اشرف علی انصاری:کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کس کس جگہ قائم کی گئی ہیں،ان کا رقبہ کتنا ہے اور وہ کب قائم ہوئیں؟

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کتنے پلاٹ، کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) درج بالا جگہ میں کون کون سی انڈسٹری لگائی جاچکی ہے جو پلاٹ خالی ہیں ان پر کب تک انڈسٹری لگائی جائے گی؟

(د) حکومت کی طرف سے انڈسٹری مالکان کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) انڈسٹریل اسٹیٹس میں محکمہ کی طرف سے کون کون سا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد تین ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 1967 میں قائم کی گئی اور اس کا کل رقبہ 103 ایکڑ 5 مرلے ہے۔
2. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 2 کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ 1987 میں قائم کی گئی اور اس کا کل رقبہ 106 ایکڑ 15 مرلے ہے۔
3. سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 3 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون) 2007 میں قائم کئی گئی اور اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ 1 کنال 12 مرلے ہے۔ ان انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون) 2007 میں قائم کی گئی ہیں اور اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ ایک کنال 12 مرلے ہے۔

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹس بنائے گئے ہیں:

1۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر 1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (پانچ مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس 86	کل پلاٹس 104	کل پلاٹس 116	کل پلاٹس 18	کل پلاٹس 102 (آرٹیزن ورکشاپ)	426

2۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2 کھیالی بائی پاس گوجرانوالہ۔

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (سات مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس 68	کل پلاٹس 83	کل پلاٹس 147	کل پلاٹس 148	کل پلاٹس 108	554

3۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون)

کیٹیگری اے (چار کنال)	کیٹیگری بی (دو کنال)	کیٹیگری سی (ایک کنال)	کیٹیگری ڈی (دس مرلہ)	کیٹیگری ای (سات مرلہ)	کل تعداد
کل پلاٹس۔۔۔	کل پلاٹس 96	کل پلاٹس 48	کل پلاٹس 25	کل پلاٹس 43	212

(ج) قائم کی جانے والی انڈسٹریز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	میٹل کاسٹنگ	2۔	سرامکس
3۔	پلاسٹک فرنیچر	4۔	ایلومونیم یوٹینسل
5۔	میلامائن کے برتن	6۔	ڈائینگ / فنشنگ
7۔	ہوم اپلائنسز	8۔	سنٹری فٹنگ
9۔	میڈیسنز	10۔	میٹل ری رولنگ
11۔	الیکٹرک فین	12۔	کیبل وائر
13۔	وولن یارن	14۔	ویونگ فیکٹریز
15۔	انجینئرنگ ورکس		

خالی پلاٹوں پر انڈسٹری لگانے کے لئے پلاٹ مالکان کو نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ ان پلاٹوں پر بھی جلد انڈسٹریز قائم ہو جائیں گی۔

(د) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں بنیادی سہولیات مہیا کی ہیں جن میں سڑکیں، واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی، سوئی گیس، ٹیلیفون، بنک اور ڈاکخانہ شامل ہیں۔

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر1 جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔

1۔ کلرک گریڈ7 (1) (وصولی بقایاجات)

2۔ چوکیدار گریڈ4 (1)

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2 کھیالی بائی پاس روڈ گوجرانوالہ

1۔ سینئر آفس اسسٹنٹ	گریڈ15	(1)
2۔ سٹینوگرافر	گریڈ12	(1)
3۔ اکاؤنٹس اسسٹنٹ	گریڈ14	(1)
4۔ کلرک	گریڈ9	(2)
5۔ ٹیوب ویل آپریٹر	گریڈ8	(1)
6۔ نائب قاصد	گریڈ4	(1)

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2، میں واقع ہے اور گوجرانوالہ کی انڈسٹریل اسٹیٹس براہ راست ریجنل ڈائریکٹر، گوجرانوالہ کے زیر انتظام کام کر رہی ہیں۔

سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ (ایکسپورٹ پروسیسنگ زون)

1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر/ACE	گریڈ17	(1)
2۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	گریڈ16	(1)
3۔	اکاؤنٹس اسسٹنٹ	گریڈ14	(1)
4۔	سب انجینئر	گریڈ11	(2)
5۔	کلرک	گریڈ9	(2)
6۔	ٹیوب ویل آپریٹر	گریڈ8	(1)
7۔	چوکیدار	گریڈ1	(1)
8۔	نائب قاصد	گریڈ1	(1)
9۔	مالی	گریڈ1	(1)

شور کوٹ: گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3780: **جناب خالد غنی چودھری:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شور کوٹ حلقہ پی پی۔80 میں کل کتنے گندم گودام ہیں؟

(ب) کتنے پختہ عمارات میں ہیں اور کتنے بغیر عمارات کے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔80 میں محکمہ خوراک کا ملکیتی کوئی گودام نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسان اپنی گندم کی فروخت کے لئے خوار ہوتے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت نئے سرکاری گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) شور کوٹ میں جنوری2012 تا دسمبر2013 کتنی گندم خرید کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی۔80 میں محکمہ خوراک کے مرکز و خریداری گندم ہیں

1۔ پی آر سنٹر شور کوٹ سٹی: 3 عدد گودام (استعداد ذخیرہ گندم 3000 میٹرک ٹن)

2۔ پی آر سنٹر شور کورٹ کینٹ: 9 عدد گودام (استعداد ذخیرہ گندم 7000 میٹرک ٹن)

(ب) بارہ عدد گودام پختہ عمارات میں ہیں اور چالیس عدد عارضی پلنتھ موجود ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔

پی آر سنٹر شورکوٹ کینٹ کے 9 عدد گودام جن کی استعداد ذخیرہ 7000 میٹرک ٹن ہے حکومت پنجاب کے ملکیتی ہیں۔پی آر سنٹر شورکوٹ کے تین عدد گودام جن کی استعداد ذخیرہ 3000 میٹرک ٹن ہے یہ گودام ضلع کونسل کی ملکیت ہیں۔پی پی۔80 میں دو مرکز خریداری گندم ہیں اور گورنمنٹ کے مقررہ ہدف کے مطابق ہر سال زمینداران سے گندم خرید کی جاتی ہے۔

(د) شورکوٹ حلقہ پی پی۔80 میں جنوری 2012 تا دسمبر 2013، 36369.400 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ / ٹیکنیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4228: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنے بوائز و گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ووکیشنل، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرارز، انسٹرکٹرز اور دیگر سٹاف کی کل اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیل الگ الگ ادارہ وار بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ تین، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ایک اور گورنمنٹ کالج ٹیکنالوجی ایک ہے۔

- ضلع میانوالی میں گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کی تعداد پانچ ہے۔
- تحصیل میانوالی میں دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ایک گورنمنٹ بوائز ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی موجود ہیں۔

- تحصیل پپلاں میں دو گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔
- تحصیل عیسیٰ خیل میں ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور دو گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔

(ب)

* ضلع میانوالی میں گورنمنٹ ووکیشنل، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرارز وانسٹرکٹرز اور دیگر سٹاف کی کل اسامیاں 301 ہیں اور اس میں سے 95 خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی کی سکیل نمبر 14، 16 اور سکیل 17 کی ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی سمری کی منظوری ہو چکی ہے اور ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا: سال 2013 میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3974: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا سال 2013 میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس کی خرید کے لئے مذکورہ ضلع میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے اور اس کی خرید کا طریق کار کیا ہے؟

(د) گندم کی خرید کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع سرگودھا سال 2013 میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ 131800 ٹن مقرر کیا گیا تھا جبکہ 1,25,946 ٹن گندم خرید ہوئی۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سال 2013 میں گندم کی خریداری کے لئے کل 13 مراکز قائم کئے گئے تھے جس میں سے سات مستقل اور چھ عارضی مراکز خرید تھے۔

(ج) سال 14-2013 میں نظامت خوراک پنجاب کی طرف سے ضلع سرگودھا میں 40800 جیوٹ بیگ اور 19,25,000 پی پی تھیلا ترسیل کیا گیا۔ باردانہ کی خرید گورنمنٹ کی سطح پر پیپرا رولز کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) سال2013 میں گندم کی خریداری مورخہ 2013-04-25 تا 2013-06-12 تک جاری رہی۔

میانوالی میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4229:جناب احمد خان بھچر :کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں بوائزاور گرلز کے لئے کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج ہیں اور کیا یہ پورے ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ب) اس ضلع میں موجود ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجوں میں اساتذہ لیکچرارز یا پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیاحکومت ضلع میانوالی کی عوام کے لئے مزید ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کمرشل کالج بنانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کوآگاہ کیاجائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں بوائز کے لئے ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ایک ٹیکنیکل کالج موجود ہے۔ ضلع میانوالی میں گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہیں اوران کی تعداد پانچ ہے۔ ضلع میانوالی میں موجود بوائز ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجز اور گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ علاقے کی عوام کی ضروریات بطریق احسن پوری کررہے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالجوں میں اساتذہ لیکچرارز یا پروفیسرز کی کل خالی اسامیاں32 ہیں۔ حکومت ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ضلع میانوالی کی سکیل نمبر14، 16اور سکیل 17 کی ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کی سمری کی منظوری ہوچکی ہے اوران خالی اسامیوں پر بھرتی کاکام اگلے چندماہ میں مکمل کرلیاجائے گا۔

(ج) ٹیوٹا نے اپنے قیام کے بعد ضلع میانوالی کی تحصیل میانوالی میں ایک، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل پپلاں میں ایک گورنمنٹ بوائز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ایک گورنمنٹ گرلز ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور تحصیل عیسیٰ خیل میں ایک گورنمنٹ گرلز

ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بنائے ہیں۔ یہ تمام ادارے ضلع میانوالی کی ضرورت کو خاطر خواہ پورا کر رہے ہیں اور مستقبل میں ضرورت کے پیش نظر مزید ادارے بنائے جائیں گے۔

سال2013میں گندم کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*4021: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک نے سال2013 کے دوران کل کتنی گندم خریدی نیز اس گندم کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) محکمہ خوراک نے سال2013 میں گندم میں بہتر پیداواری ہدف حاصل کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان کا کیا نتیجہ نکلا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک پنجاب نے سال14-2013 میں 36,75,660 میٹرک ٹن گندم خرید کی جس کی مد میں-/1,10,539,813,684 روپے خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل کالج کھولنے کا طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4807: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے طلباء وطالبات کے لئے گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل کالج کھولنے کا criteria کیا رکھا ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) ان میں کس ٹریڈ کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے، کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل ادارہ کھولنے کے لئے علاقہ کی انڈسٹری ڈیمانڈ کو مدنظر رکھا جاتا ہے جبکہ انڈسٹری کی ڈیمانڈ کو جانچنے کے لئے ٹیوٹا کا شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ (R&D) علاقہ کا سروے (TNA) کرتا ہے جس کی روشنی میں ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے نیز ادارہ میں چلائے جانے والے کورسز کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

(ب)

نمبر شمار	ادارہ
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
2	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، ٹوبہ ٹیک سنگھ
3	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
4	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
5	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
6	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
7	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ج)

نمبر شمار	ادارہ	کورس
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریکل، آٹوکینک، مشینسٹ، HVACR، الیکٹرونکس
2	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین، ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک، ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
3	گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	ڈی اے ای کیمیکل ٹیکنالوجی ڈی اے ای ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی ڈی اے ای کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی
4	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریکل، آٹوکینک، مشینسٹ، HVACR
5	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
6	گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	میٹرک ٹیک، ایڈوانس ڈریس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ
7	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریشن، آٹو اینڈ فارم مشینری، ٹرنر، ویلڈنگ، ووڈورک
8	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، تحصیل گوجرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	الیکٹریشن، آٹو اینڈ فارم مشینری، ٹرنر، ویلڈنگ

(د) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ اور وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد مع خالی اسامیاں اور دیگر تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سرگودھا کی شوگر ملز مالکان کی جانب سے کسانوں کی رقم دبا کر رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*4150: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں شوگر ملز مالکان نے کسانوں کے سوا 33 کروڑ روپے دبا لئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ضلعی سربراہوں کو حکم دیا تھا کہ وہ شوگر ملوں کے مالکان کی طرف سے کسانوں کو بروقت ادائیگی کو یقینی بنائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے حکم کے باوجود کسانوں کو ادائیگی نہیں کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کو شوگر ملز مالکان سے فوری ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں سے مبلغ -/5,48,15,04,718 روپے مالیت کا گنا خریدا اور اب تک -/5,16,73,05,608 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور مبلغ -/31,41,99,110 روپے واجب الادا ہیں جو کہ کل مالیت کا 86.78 فیصد بنتی ہے۔ مل وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع سرگودھا میں واقع شوگر ملوں کے نام	قیمت گنا (روپے)	ادائیگی قیمت گنا (روپے)	بقایاجات (روپے)	ادائیگی (فیصد)
عبداللہ-II	1,38,72,14,481	-/1,21,81,29,843	-/16,90,84,638	87.81
چشتیہ	-/16,73,45,582	-/10,58,62,815	-/6,14,82,767	63.26
نون	-/2,13,34,61,869	-/2,049,83,0164	-/8,36,31,705	96.08
پاپولر	-/1,79,34,82,786	-/1,79,34,82,786	-	100
ٹوٹل	-/5,48,15,04,718	-/5,16,73,05,608	-/31,41,99,110	86.78

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے ڈویژنل کمشنر اور ڈی سی او/ایڈیشنل کمشنر ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں سے 100 فیصد ادائیگی کروانے کے لئے ہدایات جاری کی ہیں اور وہ اس میں مصروف عمل ہیں۔ مزید برآں کمشنر پنجاب نے بھی ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کئے ہیں اور ان کو شنوائی کا موقع دینے کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی تاکہ ادائیگی کو بروقت یقینی بنایا جا سکے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں واقع چار شوگر ملوں میں سے پاپولر شوگر مل نے کاشتکاروں کو 100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ باقی ماندہ تین نادہندہ شوگر ملوں کو کمشنر پنجاب کی جانب سے

شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔نوٹس کی کاپیاں (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا نے چشتیہ شوگر مل کے خلاف مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1) مل مالک/انتظامیہ کے خلاف ایف آئی آرز رجسٹرڈ کروائی گئی ہیں۔ایف آئی آر کی کاپیاں(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
2) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سرگودھا نے مل مالکان و انتظامیہ کے کمرشل بنک اکاؤنٹس منجمند کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

ساہیوال: فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

*4308: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں قائم فلور ملزاوران کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان فلور ملز کو مالی سال13۔2012اور14۔2013 کے دوران کتنی گندم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس وقت کون کون سی فلور ملز کب سے بند پڑی ہیں؟

(د) کس کس فلور مل سے گندم چوری فروخت کرنے کی شکایت وصول ہوئیں،ان کے نام کیا ہیں اور حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں چودہ فلور ملز قائم ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالک
1	ماڈرن فلور ملز ساہیوال	میاں محمد جاوید
2	مہتاب فلور ملز ساہیوال	میاں محسن عباس
3	بابا فلور ملز ساہیوال	ملک محمد شاہد
4	بابا محمد حسین فلور ملز ساہیوال	حاجی محمد سجاد
5	الحمد فلور ملز	نعیم احمد
6	ساہیوال فلور ملز ساہیوال	چودھری افتخار احمد
7	نوریکا فلور ملز ساہیوال	محمد مشتاق
8	لالہ زار فلور ملز ساہیوال	میاں محمد اشفاق
9	افضل فلور ملز ساہیوال	رانا خالد محمود
10	ظہور فلور ملز ساہیوال	محمد سلیم خان
11	چودھری فلور ملز چیچہ وطنی	حاجی محمد ایوب
12	رمضان فلور ملز چیچہ وطنی	شیخ لیاقت

	13	نیو کیپٹل فلور ملز چیچہ وطنی	منیر احمد
	14	عادل فلور ملز چیچہ وطنی	میاں نثار

(ب) ضلع ساہیوال میں واقع فلور ملز کو سال 13-2012 اور 14-2013 میں جاری کردہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فلور ملز	جاری کردہ گندم سکیم 13-2012(م۔ٹن)	جاری کردہ گندم سکیم 14-2013(م۔ٹن)
1	بابا محمد حسین	1364.400	5882.000
2	بابا فرید	1369.600	5598.000
3	منٹگمری ماڈرن	958.800	3994.900
4	ساہیوال	1063.300	4144.000
5	رمضان	618.800	4655.700
6	عادل	912.000	3676.000
7	نوریکا	697.100	3806.650
8	نیو کیپٹل	926.400	3307.000
9	مہتاب	952.800	4040.600
10	افضل	1309.200	5906.800
11	چودھری	1014.400	4585.400
12	لالہ زار	902.400	3880.700
13	ظہور	868.800	2760.700
14	الحمد	384.000	4039.000
	میزان	13342.000	60277.450

(ج) ضلع ساہیوال میں کوئی فلور ملز بھی بند نہ ہے۔ تمام فلور ملز چالو حالت میں ہیں۔

(د) کسی بھی فلور ملز سے گندم چوری کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس سلسلہ میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

ضلع راجن پور، محکمہ خوراک کی گاڑیوں، پٹرول اور دیگر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4466: **سردار علی رضا خان دریشک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ خوراک کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک ضلع راجن پور کے پاس ایک عدد گاڑی گورنمنٹ جیپ پوٹھوہار ماڈل 1998 نمبری RP-7400 موجود ہے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر راجن پور کے زیر استعمال ہے اور اس گاڑی کے علاوہ مزید کوئی محکمہ خوراک ضلع راجن پور میں نہ ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں گورنمنٹ جیپ کے لئے M&R کی مد میں کل فنڈز مالیت مبلغ -/25500 روپے جاری ہوئے جن کے عوض متذکرہ مالی سال میں کل اخراجات مبلغ -/24867 روپے ہوئے ہیں۔

گندم کی خریداری میں ہر سال گھپلے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4478: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ محکمہ ڈائریکٹ کسانوں سے گندم خریدنے کی بجائے مڈل مین کو زیادہ اہمیت دیتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سال گندم خریداری کے سلسلے میں شفاف خریداری لانے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گندم خریداری کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا اور علاقہ میں فوڈ سکیورٹی کے تحت گندم سٹاک کرنا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر وافر مقدار میں دستیاب ہو محکمہ مڈل مین سے گندم ہرگز خرید نہ کرتا ہے جبکہ کاشتکاران کو باردانہ جاری کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کاشتکاران گندم پر مشتمل گرداوری لسٹ جاری ہوتی ہے جسے متعلقہ خریداری مراکز پر آویزاں کیا جاتا ہے، لسٹ میں درج کاشتکاران کو حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق جاری کیا جاتا ہے اور اجراء باردانہ کا عمل ڈی سی او صاحبان کے مقرر کردہ سنٹر کوآرڈینیٹرز / گزیٹڈ آفیسران کی نگرانی میں مکمل کیا جاتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب کو سال15-2014 کے لئے گندم خریداری ہدف35لاکھ میٹرک ٹن دیا گیا، گندم خریداری پالیسی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد جاری ہوئی تھی۔ ہر سنٹر پر ڈی سی اوصاحبان نے کوآرڈینیٹر متعین کئے تھے۔ جس کی نگرانی میں اجراء باردانہ و خریداری گندم کا کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ کاشتکاران کو باردانہ جاری کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کاشتکاران گندم پر مشتمل گرداوری لسٹ جاری کی گئی جسے متعلقہ خریداری مرکز پر آویزاں کیا گیا۔ دوران گندم خریداری کاشتکاران کی شکایت کا ازالہ کرنے بشمول اجراء باردانہ کا جائزہ لینے کے لئے، حکومت کی منظوری سے ڈی سی اوصاحبان اپنے ضلع میں تین کمیٹیاں تشکیل دیں جو کہ ضلع، تحصیل اور مرکز خریداری گندم کی سطح پر قائم کی گئی تھیں، جن میں کاشتکاران کے نمائندے بھی شامل تھے۔

مذکورہ بالا کمیٹی کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے وزراء سپیشل اسسٹنٹ اور سیکرٹری کی سطح پر بھی معائنہ ٹیمیں تشکیل دی گئیں جو وقتاً فوقتاً گندم خریداری مراکز کا دورہ کرتی رہیں اور جاری کردہ خریداری پالیسی پر عملدرآمد کو چیک کرتی رہیں نیز کاشتکاران کی شکایت کا موقع پر ازالہ بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ کاشتکاران بھائیوں کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے محکمہ کے قائم کردہ ٹال فری نمبروں کے علاوہ وزیر اعلیٰ کی ذمہ دار شہری ہیلپ لائن 0800-02345 قائم کی گئی جہاں پر کاشتکاران بھائی براہ راست اپنی شکایات درج کروا سکتے تھے۔ مزید برآں کاشتکار بھائیوں سے بھی وزیر اعلیٰ کے قائم کردہ سٹیزن فیڈ بیک ماڈل کے ذریعہ راہنمائی حاصل کی جاتی رہی تاکہ محکمانہ پالیسی پر من وعن عمل کو یقینی بنایا جائے۔ سابقا سالوں میں کاشتکاران کو فی ایکڑ آٹھ بوری جیوٹ یا سولہ پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 200 بوری جیوٹ یا 400 پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 200 بوری جیوٹ یا 400 پی پی تھیلا جاری کیا جاتا تھا لیکن سال 15-2014 میں کاشتکاران کی سہولت کے پیش نظر فی ایکڑ آٹھ بوری سے بڑھا کر بارہ بوری جیوٹ یا 24 پی پی تھیلا جاری کیا گیا اور ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 500 بوری جیوٹ یا 1000 پی پی تھیلا گندم خرید کی گئی۔ حکومت کی کسان دوست گندم خریداری پالیسی کی وجہ سے الحمدللہ اس سال محکمہ خوراک نے دیا گیا گندم خریداری ہدف پورا کیا اور 37,43,340 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

ضلع لیّہ: محکمہ خوراک کو فراہم کردہ رقم میں خُورد بُرد کی تفصیلات

*4551: سردار شہاب الدین خان: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال11۔2010سے13۔2012تک محکمہ خوراک ضلع لیّہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سے گندم خریدی گئی اور کتنی رقم افسران و ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خُورد بُرد اور کرپشن کا انکشاف ہوااور اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک لیّہ کو مندرجہ ذیل رقوم برائے تنخواہ ودیگر اخراجات فراہم کی گئی:۔

1	سال2010-11	-/1,03,12,900	روپے
2	سال2011-12	-/1,10,46,000	روپے
3	سال2012-13	-/1,0898,350	روپے

(ب) وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب گندم کی خریداری کے لئے فنڈز مہیانہ کرتی ہے۔ محکمہ خوراک بنکوں سے قرض لے کر گندم خرید کرتا ہے اور ضلع لیّہ میں گندم کی خریداری پر خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مد	سال2010-11	سال2011-12	سال2012-13
گندم کی خریداری	-/2,069,877,937روپے	-/1889496912روپے	-/1712141754روپے
آفیسران وملازمین کی تنخواہیں	-/4109971روپے	-/7144717روپے	-/6733724روپے
ٹی اے/ڈی اے	-/41364روپے	-/48199روپے	-/36188روپے

(ج) مندرجہ بالا تین سکیموں میں کسی قسم کا کوئی محکمانہ نقصان نہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی خُورد بُرد ہوئی ہے۔

ضلع راجن پور میں گندم سٹور کرنے کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*4558: سردار علی رضا خان دریشک: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں اوران سٹورز میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) ضلع ہذا میں سال2014 میں حکومت نے گندم خریداری کا ہدف کتنا رکھا ہے؟

(ج) ضلع میں سال2008 سے اب تک کتنے گودام سیلاب کی نذر ہو گئے اگر سیلاب سے بچاؤ کے لئے حکومت نے کوئی انتظامات کئے ہیں تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع راجن پور میں حکومت پنجاب کے محکمہ خوراک کے گندم سٹور کرنے کے لئے کل چھ عدد ہاؤس ٹائپ گودام موجود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل مقام پر واقع ہیں اور ان کی سٹوریج گنجائش بھی حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مقام / شہر	تعداد ہاؤس ٹائپ گودام	گنجائش ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1	راجن پور	4عدد	4200
2	جام پور	1عدد	1000
3	فاضل پور	1عدد	1000

(ب) ضلع راجن پور میں سال2014 کا حکومت پنجاب نے خریداری گندم کا ہدف 148200 میٹرک ٹن مقرر کیا تھا۔

(ج) ضلع راجن پور میں سال2008 تاحال کوئی بھی سرکاری گودام سیلاب کی نذر نہیں ہوا۔ البتہ ضلع ہذا کے عارضی مراکز خریداری گندم کوٹ مٹھن اور کوٹلہ مغلاں پر ذخیرہ کردہ گندم سال2010 میں اور عارضی مرکز مٹ واہ پر ذخیرہ کردہ گندم سال2012 میں سیلاب سے متاثر ہوئی۔ تمام عارضی مراکز کے ارد گرد سیلاب سے بچاؤ کے لئے مٹی کے تقریباً چھ فٹ اونچے اور چار فٹ چوڑے حفاظتی بند بنائے گئے ہیں۔

ضلع وہاڑی میں گندم کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*4850: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم کی خرید کے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال2012 اور2013 کے دوران ان مراکز پر کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) ان مراکز پر کسانوں سے کس ریٹ پر گندم خریدی گئی اور رقم کی ادائیگی کس طرح اور کتنے عرصے میں کی گئی؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم کی خرید کے مراکز درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام سنٹرز	نمبر شمار	نام سنٹرز
1	پی آر سنٹر وہاڑی	7	میاں پکھی
2	بنی شیلز وہاڑی	8	اڈا غلام حسین
3	ماچھیانوالہ	9	65/WB
4	لڈن	10	پپلی
5	کچی پکی	11	مصطفیٰ آباد
6	پل48	12	481/EB

(ب) ان مراکز ہائے پر دوران سال13-2012اور سال14-2013 میں خرید کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹرز	خرید گندم سال13-2012 (میٹرک ٹن)	خرید گندم سال14-2013 (میٹرک ٹن)
1	پی آر سنٹر وہاڑی	10293.200	14000.00
2	بنی شیلز وہاڑی	15746.500	20082.700
3	ماچھیانوالہ	11456.200	13500.000
4	لڈن	10918.600	15200.000
5	کچی پکی	7836.500	12778.200
6	پل48	5790.700	10020.000
7	میاں پکھی	6129.000	7891.320
8	اڈا غلام حسین	9379.300	9491.014
9	65/WB	5241.500	9000.000
10	پپلی	8778.900	15090.800
11	مصطفیٰ آباد	8455.500	13742.300
12	481/EB	4969.300	8374.039
	میزان	104995.200(میٹرک ٹن)	149170.373(میٹرک ٹن)

(ج) کاشتکاران / زمینداران ہائے کو ادائیگی دوران سال13-2012 اور سال14-2013 میں بالترتیب مبلغ -/1050 روپے اور -/1200 روپے فی چالیس کلو گرام اور ڈلیوری چارجز کی مد میں7.50روپے100فی کلو گرام اضافی ادائیگی بذریعہ بنک اکاؤنٹ کی جاتی رہی ہے۔تاہم محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی جانب سے چھوٹے زمینداران کی سہولت کے لئے پچاس بوری گندم کی نقد ادائیگی بذریعہ بنک کی جاتی رہی ہے۔

مضر صحت آئل کی فروخت اور تباہی سے متعلقہ تفصیلات

*5011:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گوشت کی دکانوں پر گوشت کی فروخت کے ساتھ اس کی آلائشوں کی فروخت بھی ہوتی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مرغی کی چربی اور انتڑیوں سے آئل اور گھی تیار کیا جاتا ہے نیز مرغی کے پروں اور آلائشوں سے اس کی خوراک تیار کی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس مضر صحت گھی اور آئل کی تیاری کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر حکومت کوئی کارروائی عمل میں نہیں لاتی تو کیااس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے، توکب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق پاکستان میں بیرون ملک سے گوشت کی درآمد اور برآمد کی ذمہ داری Ministry of Food Security & Research کی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں، ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جارہی ہے۔ لاہور میں مختلف مقامات جہاں مردہ جانوروں کی ہڈیاں اور دیگر باقیات کو پگھلا کر صابن وغیرہ بنائے جارہے ہیں۔ وہاں قانونی طور پر کارروائی کرنا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ مزید برآں Punjab Animal Slaughter Control Act,1963 کے تحت گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ

لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔مزید برآں مذبح خانے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں اب تک متعدد آئل بنانے والی دکانوں کو چیک کر چکی ہے جس میں سے بہت سے دکانوں کو مضر صحت آئل استعمال کرنے پر سر بمہر کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں فوڈ اتھارٹی ان عناصر کے خلاف کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور میں حفضان صحت کے اصولوں کے تحت تیار کی گئی خوراک کی لوگوں تک فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے فرائض بہ خوبی سرانجام دے رہی ہے اور ایسے افراد کے خلاف کارروائی جاری ہے جو شہر میں مضر صحت اشیاء خورد و نوش فروخت کر رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیکٹریوں میں بوائلر کی انسپکشن کے لئے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

65: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع میانوالی میں محکمہ انڈسٹریز کے پاس پورے ضلع کے لئے فیکٹریوں کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے کتنے انسپکٹر موجود ہیں کیا حکومت انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

ضلع میانوالی میں بوائلرز کی چیکنگ اور کارروائی کے لئے ایک بوائلر انسپکٹر موجود ہے جو کہ ان بوائلرز کی چیکنگ کے لئے کافی ہے اس لئے حکومت بوائلر انسپکٹرز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

عوام کی شکایات کے اندراج کے لئے ہیلپ لائن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

340: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ملاوٹ شدہ خوراک سے متعلق عوام کی شکایات کے اندراج کے لئے محکمہ خوراک کوئی Help line دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں ملاوٹ شدہ خوراک کی شکایات کے اندراج کے لئے کتنے Complaint Cells ہیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور صاف اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع لاہور میں اپنے کام کو مؤثر بنانے کے لئے لوگوں کی شکایات کی موصولی کے لئے complaint cell کا علیحدہ سیکشن بنایا ہوا ہے جہاں لوگ بآسانی خط و کتابت، ٹیلیفون اور face book کے ذریعے سے اپنی شکایات کا اندراج کرواتے ہیں اور ان شکایات پر سات دنوں کے اندر چیک کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمز لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ ضلع سیالکوٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ کار سے باہر ہے کیونکہ سیالکوٹ کو ابھی تک قانونی طور پر notify نہیں کیا گیا اس لئے وہاں کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہے۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں دی جانے والی تربیت سے متعلقہ تفصیلات

138: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کل کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹر ہیں؟

(ب) یہ سنٹر کہاں کہاں قائم ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان میں کون کون سے کورسز کی تربیت دی جاتی ہے؟

(د) اس وقت ان اداروں میں مختلف کورسز میں کتنے کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف)

* ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد 9 ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تحصیل میانوالی میں دو گورنمنٹ گرلز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر اور ایک گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔

تحصیل پپلاں میں ایک گورنمنٹ گرلز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر اور دو گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہیں۔

تحصیل عیسیٰ خیل میں دو گورنمنٹ گرلز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر اور ایک گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔

(ج) دو سالہ کورسز: الیکٹریشن، مشینسٹ، آٹو مکینک، الیکٹرونکس ایپلیکیشن، ڈرافٹس مین سول، ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشنر ریپیئر، میٹرک وو کیشنل:

1۔سالہ کورسز: الیکٹریشن، ویلڈر، پلمبر، آٹو اینڈ فارم مشینری، کمپیوٹر آپریٹر، بیوٹیشن، ڈریس میکنگ، ڈپلومہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈپلومہ آف وو کیشنل ٹیچر ڈویلپمنٹ۔

6ماہ کے کورسز: بیوٹیشن، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن، ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری۔

3ماہ کے کورسز: بیوٹیشن، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن، ٹیلرنگ، ہینڈ ایمبرائیڈری۔

(د) ٹیوٹا کے اداروں میں مختلف کورسز میں ابھی داخلے جاری ہیں تاہم تا حال ٹریننگ حاصل کرنے والے طالبعلموں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

دو سالہ کورسز: الیکٹریشن(42)، مشینسٹ(23)، آٹو مکینک(17)، الیکٹرونکس ایپلیکیشن(04)، ڈرافٹس مین سول(42)، ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشنر ریپیئر(03)، میٹرک وو کیشنل(14)

1 سالہ کورسز: الیکٹریشن(42)، ویلڈر(57)، پلمبر(26)، آٹو اینڈ فارم مشینری(12)، کمپیوٹر آپریٹر(11)، بیوٹیشن(36)، ڈریس میکنگ(43)، ڈپلومہ انفارمیشن ٹیکنالوجی (10)، ڈپلومہ آف وو کیشنل ٹیچر ڈویلپمنٹ(26)

6ماہ کے کورسز: بیوٹیشن(17)، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن(15)، ٹیلرنگ(35)، مشین ایمبرائیڈری(15)

3ماہ کے کورسز: بیوٹیشن(20)، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن(25)، ٹیلرنگ(07)، ہینڈ ایمبرائیڈری(15)

فیصل آباد میں شوگر سیس کی مد میں رقم سے متعلقہ تفصیلات

358: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس رقم کو اس ضلع کی ایسی سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی مرمت یا ازسرنو تعمیر پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت شوگر سیس کی مد میں مبلغ -/10,51,85,101روپے ڈی سی او فیصل آباد کے پی ایل اے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت اس رقم سے شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کی ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرتی ہے جن کی سفارش ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی کرتی ہے اور ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی جن کی منظوری دیتی ہے۔ نیز مورخہ 2014-12-10 کو ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی نے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی سفارش کی ہے اور کچھ سڑکوں کی verification درکار ہے جو کہ زیر عمل ہے۔

ضلع میانوالی میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

139: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع میانوالی کے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں کتنی اسامیاں خالی ہیں، ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

ضلع میانوالی کے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز میں تدریسی عملہ کی 27 اور غیر تدریسی عملہ کی 23 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ضمنہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ضلع میانوالی کی سکیل نمبر 14، 16 اور سکیل 17 کے تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی سمری کی منظوری ہو چکی ہے اور ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا کام اگلے چند ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

فیصل آباد میں شوگر ملز سے متعلقہ تفصیلات

359: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنی شوگر ملز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ملوں نے پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا گنا خرید کیا ہے۔ تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں کے ذمہ دو سالوں کے کتنے بقایاجات کسانوں کے ہیں، تفصیل مل وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت ان ملوں کے ذمہ کسانوں کی رقم دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پانچ شوگر ملیں واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	پتا
1	چنار	چک نمبر 407 گ ب، تاندلیانوالہ
2	ہنزہ۔I	RB/66، چک جھمرہ، شاہ کوٹ روڈ، سراج آباد
3	حسین	جڑانوالہ
4	رسول نواز (سابقا شمیم)	مل 15 کلو میٹر، گوجرہ سمندری روڈ
5	تاندلیانوالہ۔I	542-GB، کنجوانی

(ب) ان شوگر ملوں نے مجموعی طور پر سال 13-2012 میں 23,37,740 میٹرک ٹن اور سال 14-2013 میں 24,07,821 میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔ مل وار تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	شوگر مل	2012-13	2013-14
1	چنار	4,56,065	4,75,951
2	ہنزہ۔I	5,20,126	5,07,732

3	حسین	5,80,343	4,29,571
4	رسول نواز(سابقہ شمیم)	2,24,926	3,67,157
5	تاندلیانوالہ۔I	5,56,280	6,27,410
	ٹوٹل	23,37,740	24,07,821

(ج) ان شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں سے مجموعی طور پر سال2012-13میں 9,99,80,95,516 روپےاور سال2013-14 میں10,48,27,83,782روپے مالیت کا گنا خرید کیا۔ جس کی100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ مل وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کی تمام شوگر ملوں نے گنے کے کاشتکاروں کو برائے سال2012-13اور 2013-14کی100 فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع میانوالی میں ٹیوٹا(TEVTA)کے تحت چلنے والے ٹریننگ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

140:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے تحت چلنے والے ٹریننگ سنٹرز میں کیا طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں ہے تو کہاں کہاں کیا کیا سہولت دی گئی ہے؟

(ج) ہاسٹلز کی سہولت کن کن علاقوں میں دی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع میانوالی میں ٹیوٹا کے تحت9ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کام کر رہے ہیں ان میں سے آٹھ ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کے طلباء وطالبات ذاتی گاڑیوں اور نجی ٹرانسپورٹ کے ذریعے سفر کرتے ہیں اور انہیں متعلقہ ٹریننگ سنٹر پر آنے جانے میں کسی تکلیف کا سامنا نہ ہے کیونکہ یہ تمام ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز ضلع میانوالی کے مختلف شہروں کے اندر واقع ہیں۔ تاہم ایک گرلز ووکیشنل سنٹر میں ٹیوٹا اتھارٹی نے ایک(34)سیٹ والی بس فراہم کر دی ہے کیونکہ اس

وو کیشنل ٹریننگ سنٹر کی اپنی ذاتی عمارت، عیسیٰ خیل شہر سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(ب) ضلع میانوالی میں گورنمنٹ گرلز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر عیسیٰ خیل میں ٹیوٹا اتھارٹی نے ایک(34)سیٹ والی بس فراہم کر دی ہے کیونکہ اس وو کیشنل ٹریننگ سنٹر کی اپنی ذاتی عمارت، عیسیٰ خیل شہر سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں صرف تحصیل میانوالی کے گورنمنٹ بوائز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر میانوالی میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے اور اس میں(100)طالبعلموں کے رہائش پذیر ہونے کی گنجائش موجود ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز وو کیشنل ٹریننگ سنٹر آباد میانوالی میں ایک کرائے کے مکان میں بچیوں کو ہاسٹل کی سہولت فراہم کی گئی ہے اور اس میں پندرہ طالبات کے رہائش پذیر ہونے کی سہولت موجود ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

368:جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم سٹور ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان ترپالوں کے نیچے پڑی ہوئی ہے،اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا کھلے آسمان ترپالوں کے نیچے پڑی ہوئی گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے تحصیل فورٹ عباس میں مزید گودام بنانے کا محکمہ کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف)

نمبر شمار	سنٹر	تعداد گودام
1	فورٹ عباس	18
2	لچھی والہ	8
3	چک R 268/11	4
4	چک R 311/H	4

(ب)

سنٹر	گندم گوداموں کے اندر (ٹن)	گندم اوپن (ٹن)	کل گندم (ٹن)
فورٹ عباس	16279.100	0	16279.100
لچھی والہ	9693.700	6706.300	16400.000
چک H R /268	6124.800	1763.700	7888.500
چک H R /311	5197.600	4255.140	9452.740
چک H R/326	0	8666.300	8666.300
دلسر	0	5148.000	5148.000
کل سٹاک فورٹ عباس تحصیل	37295.200	26539.440	63834.640

(ج) گودام بنانے کی ضرورت ہے۔ جونہی کوئی مناسب جگہ ملی تو گودام بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

143: **ڈاکٹر صلاح الدین خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کون کون سے اضلاع ہیں جہاں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع میانوالی میں انڈسٹریل سٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب میں کل 28 انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں آٹھ بڑی انڈسٹریل اسٹیٹس، تین سمال انڈسٹریل اسٹیٹس جو کہ حکومتِ پنجاب کے تعاون سے قائم کی گئی ہیں اور سات سمال انڈسٹریل اسٹیٹس سیلف فنانس کی بنیاد پر قائم کی گئی ہیں۔ جس کی تفصیل فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے ایک سروے کیا اور اپنی سفارشات میں اطلاع دی کہ میانوالی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام کے لئے زمین دستیاب نہ ہے۔ علاقہ میں انڈسٹریل / مینوفیکچرنگ کلچر کی عدم موجودگی کو دیکھتے ہوئے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے رائے دی کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام خاص طور "سیلف فنانس کی بنیاد پر" فی الحال مناسب نہ ہوگا۔

(ج) حکومت پنجاب کا ضلع میانوالی میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلے آسمان کے نیچے پڑی گندم سے متعلقہ تفصیلات

392: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال2013 اور2014 میں خرید کی گئی کتنی گندم گوداموں میں سٹور کی گئی اور کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ب) کھلے آسمان کے نیچے پڑی کتنی گندم بارشوں کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت سٹور بنانے کا جو فیصلہ کیا اس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال2013 میں کل 101189.300 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی اس میں سے68008.900 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں ذخیرہ کی گئی اور 33180.400 میٹرک ٹن گندم گنجیوں کی شکل میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ کی گئی۔ اسی طرح سال2014 میں83836.900 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔ اس میں سے 57921.300 میٹرک ٹن گندم گوداموں اور25915.600 میٹرک ٹن گندم گنجیوں کی شکل میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ کی گئی۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلے آسمان تلے ذخیرہ شدہ گندم میں سے اللہ کے فضل وکرم سے ایک دانہ بھی خراب نہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت تعمیر ہونے والے گوداموں میں ضلع ٹوبہ ٹیگ سنگھ شامل نہ ہے۔

ضلع میانوالی میں محکمہ صنعت سے رجسٹرڈ فیکٹری اور کارخانوں سے متعلقہ تفصیلات

168: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ صنعت سے کون کون سے فیکٹری/کارخانہ و صنعت رجسٹرڈ ہے؟
(ب) ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟
(ج) ان سے محکمہ ماہانہ کتنی رقم لیتا ہے اور کس کس مد میں وصول کرتا ہے؟
(د) رقم کے بدلے محکمہ ان اداروں کے ورکرز اور لیبرز کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):
(الف) ضلع میانوالی میں کوئی بھی فیکٹری اور کارخانہ رجسٹرڈ نہ ہے تاہم ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کے ریکارڈ کے مطابق ضلع میانوالی میں 35 انڈسٹریل یونٹس ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ان انڈسٹریل یونٹس میں ملازمین کی کل تعداد 2785 ہے۔
(ج) محکمہ صنعت کسی قسم کی کوئی رقم وصول نہیں کرتا۔
(د) محکمہ صنعت کی موجودہ انڈسٹریل پالیسی آزاد ہے نیگیٹو ایریا کے علاوہ کسی بھی جگہ انڈسٹری لگ سکتی ہے سوائے درج ذیل:

* Arms and ammunition
* Security Printing, Currency and Mints
* High Explosives
* Radio Active Substances
* Alcoholic Beverages or liquors
* Sugar Mills

تاہم محکمہ صنعت ورکرز اور لیبرز کو کسی قسم کی سہولت فراہم نہیں کرتا۔

رحیم یار خان: محکمہ خوراک سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

423: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ خوراک کے کتنے اور کہاں کہاں سنٹر قائم ہیں ان میں تعینات مستقل اور عارضی ملازمین کی تعداد عہدہ وار بتائیں؟
(ب) تحصیل لیاقت پور میں محکمہ خوراک کے کتنے ملازمین ہیں ان کی عہدہ، گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) سال2010سے اب تک کتنی گندم لیاقت پور سنٹرز نے خریدی نیز یہ گودام کہاں کہاں قائم ہیں؟

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین):

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	15	02
2	فوڈ گرین انسپکٹر	12	06
3	فوڈ گرین سپروائزر	09	04
4	پی آر چوکیدار	01	13
5	بیلدار	01	07
6	عارضی چوکیدار	00	17

(ج) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	نام سنٹر	2010	2011	2012	2013	2014
1	لیاقت پور	12180.8	13311.6	9686.3	11704.3	12359.0
2	چک89/A	11989.1	12435.0	9613.9	10441.6	12024.7
3	چانجنی	12766.8	12618.5	9619.9	9781.4	13367.2
4	الہ آباد	9972.5	8230.5	7035.7	9102.7	10632.3
5	حیات لاڑ	10696.2	12700.8	10203.0	11895.5	13882.5
6	ترنڈہ محمد پناہ	10000.0	8774.2	7483.1	8628.0	13306.2
7	ٹھل حمزہ	9982.8	9039.4	6490.4	10654.1	13843.45

ضلع وہاڑی میں سرکاری ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

235: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں بوائز اور گرلز کے لئے کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹ میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے، کب سے اساتذہ نہ ہیں؟

(د) ان اداروں کی مسنگ فیسلیٹیز کی ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع وہاڑی میں کل سات عدد ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ /کالجز کام کر رہے ہیں جن میں تین عدد برائے خواتین اور چار عدد برائے طلباء ہیں تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فار بوائز بوریوالہ میں واقع ہے۔
2۔ گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین بوریوالہ میں واقع ہے۔
3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز بوریوالہ میں واقع ہے۔
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار بوائز وہاڑی میں واقع ہے۔
5۔ گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین وہاڑی میں واقع ہے۔
6۔ گورنمنٹ وو کیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میلسی میں واقع ہے۔
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فار بوائز میلسی میں واقع ہے۔

(ب) شعبہ جات کی تفصیل ادارہ کے مطابق ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اساتذہ کی تفصیل ادارہ کے مطابق ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مسنگ فیسلیٹیز ادارہ کے مطابق ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر سمندری سے متعلقہ تفصیلات

329: راؤ کاشف رحیم خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سمندری (فیصل آباد) میں کب منظور ہوا۔اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اس کی مدت تکمیل کیا تھی اور اگر اس کی تعمیر میں تاخیر ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور ادارہ متذکرہ کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ کیا ہے؟

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سمندری کے سٹاف کی تعداد کی تفصیل بتائیں کیا ادارہ متذکرہ میں نصابی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں، اگر شروع نہیں ہوئیں تو اس کی وجہ بتائیں اور نصابی سرگرمیوں کے آغاز کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمندری ضلع فیصل آباد کے قیام کا ابتدائی منصوبہ 3۔دسمبر2009 کو منظور ہوا اور منصوبہ کی تکمیل ستمبر2011 میں ہونی تھی مگر ترقیاتی فنڈز کی عدم دستیابی / کمی کی وجہ سے منصوبہ پر کام شروع نہ ہو سکا۔ ترقیاتی فنڈز کی دستیابی پر

مذکورہ منصوبہ کی دوبارہ منظوری 8۔نومبر 2012 کو ہوئی۔ جس کا تخمینہ لاگت 105.267 ملین اور تکمیل جون 2014 میں ہونی تھی۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ فیصل آباد نے تعمیر کی تکمیل کے بعد ادارہ ہذا کی عمارت 10۔ ستمبر 2014 کو ٹیوٹا کے سپرد کی۔ ادارے کی تعمیر میں تاخیر کی وجہ ترقیاتی فنڈز کی عدم دستیابی / کمی تھی۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمندری ضلع فیصل آباد کے سٹاف کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	سٹاف کی تعداد
1	پرنسپل	01
2	چیف انسٹرکٹر	02
3	لیکچرار	03
4	سینئر انسٹرکٹرز	09
5	اکاؤنٹس / ایڈمن آفیسر	01
6	سٹوڈنٹس افیئرز آفیسر	01
7	انسٹرکٹر	14
8	لائبریری اسسٹنٹ	01
9	آفس کلرک	01
10	انوینٹری کلرک	01
11	ٹیوب ویل آپریٹر / الیکٹریشن	01

ادارہ ہذا میں نصابی سرگرمیاں تعلیمی سال 15۔2014 کے آغاز پر درج ذیل کورسز کے اجراء سے شروع ہو چکی ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	مدت	طلباء کی تعداد
1	آٹو کیڈ	3ماہ	33
2	سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشنز (CCA)	3ماہ	32

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ، انڈسٹری کے افسران ذرا تشریف رکھیں چونکہ میرا ایک نہایت اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد ارشد صاحب کے دو سوال نمبر 4898 اور 4959 تھے وہ pending کرنے کے لئے request کر کے گئے تھے لہذا یہ دونوں سوال pending کر دیئے جائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ کیا گڑبڑ ڈال دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی گڑبڑ نہیں ڈالی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! توجہ فرمائیں!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، توجہ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سوال نمبر 2557 سے متعلق اس معزز ایوان کے سامنے ایک ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی مل اور فیکٹری کی functioning واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ کوئی بھی مل اور فیکٹری functional نہیں ہو سکتی جب تک واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ وہاں پر نہ لگ جائے، environment کا معاملہ تو بعد میں آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک کام کریں۔ میں منسٹر صاحب سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ اس کے بعد آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے میٹنگ کریں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محترمہ ثوبیہ انور ستی صاحبہ کی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! ابھی تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ جی، محترمہ!

ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

محترمہ ثوبیہ انور ستی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے اپنے علاقے کی ترقی کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ کی واٹر سپلائی سکیم کا چیف

منسٹر ڈائریکٹوکروایا جس کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ راولپنڈی نے ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو اس کی ایڈمنسٹریٹر approval کے لئے تحریر کیا۔کافی دن گزر جانے کے بعد جب ایڈمنسٹریٹر approval جاری نہ ہوئی تو میں ہمراہ محمد بلال اور فیصل اخلاق ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو ملی اور ایڈمنسٹریٹر approval کے حوالے سے گزارش کی جس پر محترمہ قرۃالعین فاطمہ نے مجھے کہا کہ خواتین ممبران کے کہنے پر ترقیاتی کام نہیں کئے جاتے۔ میں نے کہا کہ آپ جو فرما رہی ہیں یہ تحریری طور پر دے دیں تو ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی نے کہا کہ آپ تو کیا پوری اسمبلی بھی مجھ سے تحریری طور پر کچھ نہیں مانگ سکتی۔آپ خواتین ممبران تو صرف اسمبلی میں شو پیس ہیں۔ان الفاظ کی ادائیگی پر میں ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ کے دفتر سے نکل کر ڈی سی او صاحب کے دفتر گئی مگر وہ دفتر میں نہ تھے۔ کئی ہفتے گزر جانے کے بعد ڈی سی او صاحب ملے اور سارا واقعہ سننے کے بعد انہوں نے کہا کوئی بات نہیں میں ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کو سمجھا دوں گا آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کے الفاظ سے میری ہی نہیں بلکہ اس ایوان کے ہر ممبر کی تضحیک ہوئی ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔جی، مولانا صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں معزز ممبران پنجاب اسمبلی کے مشاہرہ کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں ان کو جو اعزازیہ ملتا ہے وہ تقریباً-/45,000 روپے ہے ٹیکس وغیرہ کی کٹوتی کر کے-/42,200 روپے باقی رہ جاتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تنخواہ پی ٹی سی ٹیچر کی تنخواہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ ہم یہاں اجلاس کے لئے آتے ہیں ہر ایک کو رہائش مہیا نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اگر ہم رہائش ہوٹلوں میں لیں یا کھانے کا بندوبست کریں تو کیا ہم-/42,200 روپے سے گزر اوقات کر سکتے ہیں؟ یہ جو پرانا مشاہرہ چل رہا ہے کیا یہ ان ممبران اسمبلی کے ساتھ مذاق نہیں ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم حاتم طائی کے خزانے پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن جس طرح سے ہم گزر بسر کر رہے ہیں یہ ہم جانتے ہیں۔ کیا دیگر صوبوں کے برابر پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کا مشاہرہ نہیں کیا جا سکتا؟ میں اپیل کرتا ہوں کہ یہاں پر پہلے جو قرارداد پیش کی گئی تھی اس پر عمل کروایا جائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عاملین کا باقاعدہ طور پر مشاہرہ بہت زیادہ ہوا کرتا تھا تاکہ وہ کسی حرام کام کی طرف نہ دیکھیں اور ہمارے ساتھ یہ سلوک ہے کہ ہم اپنا گزر بسر بلکہ ہم اپنی ٹرانسپورٹ بھی اس مشاہرے سے استعمال نہیں کر سکتے لہذا یہ اپیل ہے کہ ان ممبران اسمبلی کے ساتھ انصاف کیا جائے اور موقع محل کے مطابق ان کا مشاہرہ مقرر کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مولانا صاحب! بالکل میں نے آپ کی بات note کر لی ہے۔ اس پر فتیانہ صاحب کی تحریک استحقاق بھی آئی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے آپ آپس میں فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں پہلے سے کھڑی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! کل نیو دہلی میں دل ہلا دینے والا واقعہ ہوا ہے۔ میں اس کی مذمت کے لئے کھڑی ہوئی ہوں۔ کل انتہا پسند ہندوؤں نے مسیحی برادری کے سکول پر حملہ کیا، وہاں ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے بڑی مشکل سے جان بچائی، بچوں کی جان بچا کر انہیں بھگایا گیا۔ ہندوستان جو بڑا سیکولر ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں دو منٹ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رجوعہ چنیوٹ میں زیر زمین نکلنے والی قیمتی معدنیات پر اظہار خیال

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہاں پر ایوان میں کل اور آج بھی رجوعہ چنیوٹ کے متعلق بات ہوئی۔ کل اپوزیشن سے ہمارے فاضل ممبر نے کہا کہ ہمیں اس کی مبارکباد پاکستان کی تمام لیڈر شپ کو دینی چاہئے۔ میں اس سے تھوڑا سا اختلاف کروں گا کہ 68 سالوں کے اندر ہماری معدنیات کا جو قیمتی سرمایہ زمین اور پہاڑوں کے اندر پڑا ہے اس کے لئے آج تک کسی حکومت نے بھی not a single government took initiative کہ اس کی exploration خود کرے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے خود initiative لیا اور حکومت نے اپنے پیسے سے یہاں پر خام لوہے اور کاپر کی exploration شروع کی۔ الحمد للہ ہمیں اب تک کی رپورٹس کے مطابق جو ذخائر ملے ہیں یہ بھی شاید صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا کے سب سے بڑے copper reserves یہاں پر پائے جائیں گے۔ میں آپ کو یہ بات وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ ہم ابھی فی الحال صرف 28 سکوئر کلو میٹر کے رقبے پر یہ exploration کر رہے ہیں جس کے اندر 50 bore hole ہونے ہیں internationally اگر دس bore hole میں چار کامیاب ہوں تو وہ آئرن اور سٹیل مل کے لئے اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں پر ہم نے ابھی تک جو دس bore holes complete کئے ہیں الحمد للہ ہمیں ان کا hundred percent strike rate ملا ہے جو بہت ہی unusual ہے۔ میں یہ misconception بھی دور کرنا چاہوں گا کہ وہاں پر جو جیالوجسٹ کام کر رہے ہیں، جو NNC چائنیز کمپنی یہ exploration کر رہی ہے شاید اس چائنیز کمپنی کا اس پراجیکٹ کے اندر کوئی interest ہو گا۔ اس پراجیکٹ کے اندر ان کا قطعاً کوئی interest نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے اپنے پیسے سے international bidding کے ذریعے اس کمپنی کو hire کیا ہے اور وہ کنٹریکٹر کے طور پر وہاں کام کر رہے ہیں اور اس کو سپر وائز کرنے کے لئے ہم نے ایک جرمن کنسلٹنٹ ہائر کیا ہے۔ اس کو بھی international bidding کے ذریعے ہم نے فنانشل ٹائمز میں مشتہر کیا۔ تمام دنیا سے مختلف لوگوں نے اس کے اندر bid کیا اور اس میں سے ان کمپنیوں کو چُنا گیا ہے۔ وہ جرمن Resident Supervisor وہاں پر موجود ہے جو کہ اس سارے کام کو overlook کر رہا ہے۔ ہمیں by the end of this year اس کی international standard کی مکمل رپورٹ

مل جائے گی۔ہم اس کے area of exploration کو وسیع کریں گے،اس کے اندر مزید area include کیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی زیادہ بہتر نتائج ملیں گے۔وزیر اعلیٰ نے اس کی تفصیلات چنیوٹ رجوعہ میں بیان کیں اور وہ انشاء اللہ on the floor of the House آکر بھی اس کا سارا background اور تفصیلات بتائیں گے۔وہ بتائیں گے کہ سابقا حکومتوں نے چنیوٹ رجوعہ کے iron ore project کے ساتھ کیا تماشے لگائے اور کتنی مشکل سے ہم نے ہائی کورٹ سے اس کی اجازت لی۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے تین سال کی جدوجہد کے بعد یہ کیس جیتا۔میں incompetence تو نہیں کہوں گا لیکن ہماری بیوروکریسی کو شاید اس کی اتنی سمجھ نہیں تھی تو پھر ہم نے ڈاکٹر ثمر مبارک مند کی خدمات حاصل کیں اور ان سے راہنمائی لی گئی۔وزیر اعلیٰ نے ان کو پنجاب منرل کمپنی کا چیئرمین بنایا اور پھر ان کی راہنمائی میں ہمارے محکمہ نے یہ شاندار کارنامہ انجام دیا ہے۔اس سے پہلے تو ہمیں explain کرنا پڑتا تھا کہ محکمہ معدنیات وکان کنی کیا کرتا ہے؟آج الحمدللہ for the first time مجھے خوشی ہے کہ ہم نے ایسا کام کیا جو کہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی حکومت نے بھی minerals کی exploration کے لئے نہیں کیا۔آج تک چار سو میٹر سے زیادہ drilling نہیں ہو سکی جبکہ ہم ایک ہزار میٹر تک نیچے گئے ہیں۔کل ہم نے چائنیز کے ساتھ دوبارہ negotiate کیا اور اب ہم ڈیڑھ کلومیٹر یعنی پندرہ سو میٹر تک drilling کریں گے۔Oil exploration والے اتنی depth میں جاتے ہیں minerals کے لئے کوئی بھی اتنی depth میں آج تک نہیں گیا۔یہ پہلی دفعہ ہو گا کہ زمین کی تہہ کے اندر ڈیڑھ کلومیٹر تک جا کر ہم اس کا سروے کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب جن معدنیات سے مالا مال ہے اس کا پورا فائدہ ہم اس قوم وملک کو پہنچائیں گے۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!پانچ یا چھ اجلاس پہلے جناب سپیکر،رانا محمد اقبال چیئر کر رہے تھے تو ایوان کے اندر dams کے حوالے سے بات ہوئی۔ابھی چند روز پہلے خواجہ محمد آصف وفاقی وزیر پانی وبجلی کا بیان بھی چھپا ہے کہ مستقبل کے اندر پانی کی شدید قلت رونما ہو گی۔میں نے پانچ چھ اجلاس پہلے یہ معاملہ بھی اُٹھایا اور reservoir کے حوالے سے کالا باغ ڈیم کی بات کی تھی۔اُس وقت سپیکر صاحب نے بہت اچھا،مثبت response دیتے ہوئے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کیا تھا اور انہوں نے کہا کہ میں اس

کمیٹی کو لے کر چلوں گا۔ یہ پانچ یا سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں وزیر زراعت، وزیر آبپاشی اور مجھے بھی شامل کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خود صوبوں کے اندر افہام و تفہیم اور اتفاق رائے کے لئے سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں جائیں گے۔ اُس وقت قائد حزب اختلاف، میاں محمود الرشید بھی ایوان میں موجود تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ میں بھی اس میں تعاون کے لئے تیار ہوں۔ ہم تمام صوبوں میں جا کر ان کی reservations کے حوالے سے dialogue کریں گے۔ میں نے ایک دفعہ ایوان کے اندر یہ تجویز بھی رکھی تھی کہ اگر خیبر پختونخوا کو رائلٹی کا مسئلہ ہے تو میانوالی کا وہ حصہ جس میں پانی کا reservoir بنے گا اسے forego کر کے خیبر پختونخوا کو دے دینا چاہئے اور اس حوالے سے ہم ملکی مفاد کو سامنے رکھیں۔ ملک میں پانی کی شدید قلت ہے جبکہ سیلابی دنوں میں لاکھوں کیوبک فٹ پانی downstream جا کر ضائع ہو جاتا ہے اگر وہ store ہو جائے تو off season کے اندر آبپاشی کے لئے استعمال ہو سکے گا اور اس سے ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال صاحب تو اس وقت گورنر ہاؤس کے اندر ہیں۔ آپ ماشاء اللہ نوجوان ہیں، جرأت رکھتے ہیں اور steps بھی لے سکتے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ اس کمیٹی کی میٹنگ بلائیں اور اس پر کام شروع کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ہم اس کی میٹنگ بُلاتے ہیں

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر معدنیات و کان کنی نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ میں بلوچستان کے ریکوڈک منصوبے کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ international level پر ہم یہ مقدمہ ہار چکے ہیں جبکہ وزیر معدنیات شاباش دے رہے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بہت کچھ کیا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ملک میں mines and minerals کی کمی نہیں لیکن ہمارے انجینئرز اس کو explore نہیں کر سکے۔ ہمارے سائنسدان اور انجینئر ملک سے باہر جا رہے ہیں اگر آپ ان کو صحیح مقام اور تنخواہیں نہیں دیں گے تو پھر پاکستان سے mines and minerals کون نکالے گا، کیا یہ گورے نکالیں گے؟ جب آپ کے پاس ماہرین کی ٹیم موجود ہے تو ان کو incentives دیں اور اس کام پر لگائیں۔ میں وزیر معدنیات سے درخواست کروں گا کہ ہمارے اپنے انجینئرز اور ماہرین کو یہاں occupy کریں تاکہ وہ minerals کو explore کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! سردار صاحب کی بات کو نوٹ فرمالیں۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں سردار صاحب کی معصومیت پر صرف افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کر دوں کہ محکمہ Mines and Minerals چاہے وہ بلوچستان، سندھ، کے پی کے یا پنجاب کا ہو یہاں پاکستان کے اندر رواج یہ رہا ہے کہ حکومت سے لوگ lease کے لئے apply کرتے تھے اور حکومت وہ جگہ lease کر دیتی تھی۔ اس کے بعد وہ پارٹی اس جگہ سے exploration خود کرتی تھی۔ اگر وہ کسی mineral کو دریافت کر لیتی تو وہ اسے وہاں سے نکالتی تھی اور حکومت کو دو فیصد رائلٹی دیا کرتی تھی۔ آج پاکستان میں جتنی بھی minerals نکل رہی ہیں، چاہے وہ salt range کا کوئلہ، نمک یا دوسری minerals ہیں اس کی رائلٹی حکومت لیتی ہے جبکہ leases پرائیویٹ پارٹیوں کے پاس ہیں۔ اس کا maximum benefit پرائیویٹ پارٹیاں ہی لیتی ہیں۔ This is for the first time کہ ہمارے اپنے انجینئرز اور جیالوجسٹ کی کاوشوں سے یہ دریافت ہوئی ہے۔ میں اپنے انجینئرز اور جیالوجسٹ کو اس پر ضرور خراج تحسین پیش کروں گا کیونکہ انہوں نے محدود وسائل کے باوجود اس کارنامے کو سرانجام دیا ہے۔ اس کا basic سروے جیالوجیکل سروے آف پاکستان (GSP) اور پنجاب منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے انجینئرز نے کیا۔ جب ان کو یہاں پر anomalies ملیں تو اس کے بعد اس پر مزید تحقیق کی گئی۔ یہ ساری تفصیلات وزیر اعلیٰ خود یہاں ایوان میں آکر بیان کریں گے۔ میں صرف آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ میں ان کی پوری بات سنوں گا لیکن یہ میری بات ضرور سنیں۔ میں آپ کو ایک بڑی serious بات بتا رہا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی کسی وفاقی یا صوبائی حکومت نے معدنیات کی exploration کا کام نہیں کیا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا کہ حکومت اپنے پیسے سے خود exploration کر رہی ہے اور ہم انشاء اللہ ان معدنیات پر پہرہ دیں گے اور کسی کو ان معدنیات کو لوٹ کر لے جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ کوئی طریقہ ہے؟ سردار شہاب الدین خان صاحب بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہیں اور آپ بھی کھڑے ہیں تو میں کس کی بات سنوں؟ سردار صاحب! آپ دونوں خود ہی فیصلہ کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اتنی گزارش کر رہا تھا کہ international level پر ہم ریکوڈک کیس ہار گئے ہیں یا جیت گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں اس پر پھر کسی دن بات کریں گے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں کہ ریکوڈک بلوچستان گورنمنٹ کا کیس ہے جو International Court کے اندر چل رہا ہے۔ ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے International Court میں جا کر اس کیس پر testify کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے سردار صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ ریکوڈک کیس پر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی judgement کو ضرور پڑھیں انہیں بہت ساری باتیں clear ہو جائیں گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس پر بہت بات ہو گئی ہے، پلیز اب آپ تشریف رکھیں۔ آج جمعہ ہے تو میرے پاس اور بھی ایجنڈا ہے۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی تک International Court نے اُس کیس کا فیصلہ نہیں کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میرے دوست پہلے میری بات سُن لیں اُس کے بعد یہ میری بات کا جواب بھی دے دیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہاں پر مجھے بات نہیں کرنے دی جائے گی تو پھر کوئی بھی بات نہیں کرے گا۔ آپ کورم پورا کرائیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔اجلاس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم، شیم" کی آوازیں)
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے بھائی سردار شہاب الدین صاحب ابھی جو بات کر رہے تھے اس معاملہ کو بلاوجہ لمبا کیا گیا۔ معاملہ یہ ہے کہ ریکوڈک کی انہوں نے بات کی ہے۔اس میں ہوا یہ ہے کہ وہ معاملہ جب انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں گیا تو انہوں نے arbitration clause کے تحت گورنمنٹ آف پاکستان کو یہ کہا ہے کہ آپ اس کو پہلے out of court decide کریں۔ابھی معاملہ ایسا نہیں ہے یہ ٹھیک ہے کہ وہاں پر معاملہ under discussion ہے لیکن اس وقت arbitration clause کے تحت اس پر کارروائی ہو رہی ہے۔ میں اس لئے یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ اس وجہ سے گورنمنٹ کو یہ کہنا کہ اس نے کام نہیں کیا تو گورنمنٹ اس پر جو کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ سے جو ہو سکتا ہے وہ کر رہی ہے۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/9 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔جی، پڑھیں۔

لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 6۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور، خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایک سال قبل ملنے والے ایک کروڑ 24 لاکھ ہڑپ کر لئے گئے۔

ذرائع کے مطابق مئی 2012 میں فیصل آباد میں خسرہ کے باعث چار بچوں کی ہلاکت کے بعد یونیسیف کے ڈاکٹر مشتاق رانا نے ڈاکٹر تنویر کو خسرہ کو وبائی شکل اختیار کرنے سے روکنے کے لئے ایک کروڑ 24 لاکھ روپے جاری کئے تاکہ خسرہ کے خلاف وسیع پیمانے پر اقدامات اور مانیٹرنگ کی جا سکے مگر یہ تمام رقم خسرہ کے خلاف اقدامات میں استعمال ہونے کی بجائے جعلی ٹی اے / ڈی اے کے ذریعے ہڑپ کر لی گئی جس میں باقاعدہ یونیسیف کے ڈاکٹر مشتاق رانا، ڈاکٹر تنویر سابق ڈی جی ہیلتھ سیکرٹری ٹیکنیکل ہیلتھ انور جنجوعہ اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ای پی آئی نذیر احمد کا حصہ شامل تھا۔ مذکورہ غبن کو نہایت آسانی سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ یونیسیف کے کھاتے میں ایک اسامی کمپیوٹر آپریٹر بنائی گئی، ریکروٹمنٹ کمیٹی میں چونکہ ڈاکٹر تنویر احمد خود شامل تھے لہذا اس اسامی پر بنا اخبار میں اشتہار دیئے اپنے ہی بیٹے رضا تنویر کو ایک لاکھ روپے تنخواہ پر بھرتی کر لیا اور اپنے ہی گھر کے پتا پر اپنے بیٹے کے نام اپنے ہی دستخط سے تعیناتی نامہ جاری کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خسرہ کی روک تھام کے شعبہ میں کرپشن ہوئی بلکہ رواں سال کے شروع میں ڈاکٹر تنویر احمد نے یونیسیف سے 25 لاکھ روپے نیو موکوکل ویکسین کی ایڈووکیسی کی مد میں حاصل کئے اور یہ رقم ہیلتھ ایجوکیشن افسروں میں بانٹ دی گئی جنہوں نے جعلی ایڈووکیسی ووچرز کی مد میں تمام رقم غبن کر لی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! 2012 میں جب نمونیا کی ویکسین متعارف کرائی گئی تو حکومت پنجاب کی طرف سے اس ویکسین کو مشتہر کرنے اور عوامی رائے ہموار کرنے کے لئے یونیسیف کو 53 لاکھ 42 ہزار 500 روپے کی درخواست کی گئی جو کہ بذریعہ چیک نمبر 02971534 مورخہ 23۔نومبر 2012 بذریعہ سٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک اسلام آباد سے ڈی جی ہیلتھ پنجاب کے اکاؤنٹ میں منتقل کئے گئے۔ یہ چیک 59 لاکھ 18 ہزار 171 روپے پر مشتمل تھا جس میں پولیو مہم کے لئے 5 لاکھ 75 ہزار 671 روپے بھی شامل تھے۔ یہ پیسے نمونیا ویکسین کی تشہیر social mobilization، عوامی سیمینار اور عوام کی آگاہی کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں خرچ کی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح یونیسیف سے 92 لاکھ 96 ہزار 300 روپے کا چیک نمبر 02860131 مورخہ 23۔اکتوبر 2012 بذریعہ سٹینڈرڈ چارٹرڈ بنک ڈی جی ہیلتھ کے اکاؤنٹ میں منتقل کئے گئے جس میں تیز تر منصوبہ جات برائے عوامی آگاہی اور عوامی

رائے ہموار کرنے کے لئے 67لاکھ 54ہزار 800روپے اور 25لاکھ 41ہزار 500روپے برائے آئیوڈین کی کمی سے آگاہی کے لئے ورکشاپس اور سیمیناروں کے لئے اور 61لاکھ 80ہزار روپے پولیو مہم کے لئے تھی۔آئیوڈین کے لئے 25لاکھ 41ہزار 500روپے ایڈیشنل ڈائریکٹر فوڈ اینڈ نیوٹریشن کے ذریعے خرچ کئے گئے جبکہ باقی رقم منظور شدہ منصوبہ کے مطابق پنجاب کے تمام اضلاع میں تقسیم کی گئی تمام خرچوں کے اخراجات مع ووچرز مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ جہاں تک رضا تنویر کو پولیو کنٹرول روم کے لئے فوکل پرسن تعیناتی کا تعلق ہے تو یہ تعیناتی یونیسیف کی ضرورت تھی اور انہی کے طریق کار کے مطابق ان کو اس کارہائے منصبی پر لگایا گیا اور ان کی تنخواہ کے اخراجات بھی مذکورہ ادارہ اپنے کنٹریکٹرز کے ذریعے دیتا تھا۔ وہ سرکاری ملازم نہ ہے اور نہ ہی پنجاب گورنمنٹ کے تنخواہ دار ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے جو تحریک التوائے کار دی ہے اس کا جو جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس کی تمام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لیکن نہیں رکھی گئی۔ اگر تفصیل ہے تو فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے پاس تفصیل نہیں آئی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار کی تفصیل ایوان میں دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! فراہم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار Monday تک pending کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف جواب پڑھ دیتے ہیں۔ Kindly محکمہ جات کو ہدایت کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ اس دن اس کی detail کے ساتھ آئیں گے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 16۔فروری 2015 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،16۔فروری2015

(یوم الاثنین،26۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12:شمارہ 5

357

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اوقاف اور انسانی حقوق واقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹسز

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مد بندی حسابات برائے مالی سال 13۔2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مد بندی حسابات برائے مالی سال 13۔2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

358

4۔ حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013۔14

ایک وزیر حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013۔14

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ حکومت پنجاب کے محکمہ جات C&W, HUD&PHE،آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013

ایک وزیر حکومت پنجاب کے محکمہ جات C&W, HUD&PHE،آبپاشی اور پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8۔ فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، گوجرانوالہ کے ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹیں برائے سال14۔2013

ایک وزیر فیصل آباد، ملتان ،راولپنڈی، گوجرانوالہ کے ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹیں برائے سال14۔2013ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9۔ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ برائے سال14۔2013

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ برائے سال 14۔2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

359

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار،16۔فروری2015

(یوم الاثنین،26۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مِنۡ اَجۡلِ
ذٰلِكَ ۚ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىٓ اِسۡرَآءِيلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ
نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ
اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا
بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ۝۳۲

سورۃ المآئدۃ آیت32

اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان سے بہت سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں (32)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اتر کر حِرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

سوالات

(محکمہ جات اوقاف اور انسانی حقوق واقلیتی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف اور انسانی حقوق واقلیتی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 3568 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میں راستے میں ہوں تھوڑی دیر تک پہنچ جاتا ہوں اس لئے وقتی طور پر اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 773 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1876 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال of dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3890 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر عالیہ آفتاب کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے حقوق اطفال کی رپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3890: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Universal Periodic Review(UPR) کی وہ تمام سفارشات جن کو پاکستان نے قبول کیا تھا ان کی صوبائی پالیسیوں اور قوانین میں شمولیت کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے حقوق اطفال نے پاکستان کی گزشتہ (UNCRC) رپورٹ پر جو اختتامی مشاہدات و سفارشات جاری کی تھیں ان پر صوبہ پنجاب میں عملدرآمد کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟

(ج) سال 2013 کے دوران صوبہ میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی، جسمانی تشدد اور گھریلو بچہ مزدوروں کی ہلاکتوں پر انسانی حقوق کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا ایکشن کئے ہیں؟

(د) صوبہ میں انسانی حقوق کے فروغ و ترویج کے لئے ڈیپارٹمنٹ کو 14۔2013 کے بجٹ میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) UPR کی رپورٹ تمام متعلقہ محکموں سے لے کر محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور کی جانب سے 2012 میں وفاقی حکومت کو ارسال کی گئی جسے انسانی حقوق کونسل میں وفاقی حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا۔

وفاقی حکومت کی طرف سے آئندہ لائحہ عمل کے لئے 16۔اپریل 2014 کو صوبائی حکومت کو تحریری ہدایات جاری ہوئی ہیں جس پر صوبائی حکومت نے تمام متعلقہ صوبائی محکموں کو 24۔اپریل 2014 کو ہدایات جاری کر دی ہیں (خط ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اور تمام متعلقہ محکمے UPR پر سہ ماہی رپورٹ مرتب کریں گے اور یہ صوبائی رپورٹ وفاقی حکومت کو سہ ماہی بنیادوں پر ارسال ہو گی۔

(ب) UNCRC کی تمام سفارشات تمام صوبائی محکموں کو ارسال کی جا چکی ہیں اور تمام صوبائی محکموں سے موصول شدہ جوابات کی روشنی میں پنجاب حکومت اپنی مفصّل رپورٹ وفاقی حکومت کے متعلقہ محکموں کو بھیج چکی ہے۔اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے عملدرآمد کے حوالے سے بہت سارے اقدامات کئے ہیں مندرجہ ذیل اقدامات قابل ذکر ہیں:

1. کیبنٹ کمیٹی کا قیام (نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) (صوبائی حکومت نے کمیٹی آن +GSP کو اس حوالے سے قائم کیا ہے جو کہ تمام تسلیم شدہ 27 بین الاقوامی معاہدوں پر عملدرآمد کا جائزہ لے رہی ہے اور اس کا باقاعدگی سے اجلاس ہو رہا ہے۔
2. عملدرآمد یونٹ کا قیام۔(نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) (صوبائی حکومت نے 27 عالمی معاہدوں کے قوانین کو مقامی قوانین سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے ایک عملدرآمد یونٹ قائم کیا ہے جو کہ سیکرٹری قانون کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔
3. بچوں کے حقوق کی پالیسی (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) (محکمہ سوشل ویلفیئر میں مرتب پانے کے بعد مختلف لیول پر مشاورت کے مراحل میں ہے)

(ج) جنسی تشدد اور جسمانی تشدد کے حوالے سے قوانین میں تبدیلی ہو رہی ہے اور نئے قوانین مشاورت کے مراحل میں ہیں جن پر سوشل ویلفیئر، صوبائی محکمہ برائے خواتین اور ہوم ڈیپارٹمنٹ میں کام ہو رہا ہے۔

1. ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ہیلپ لائن1121کا اجراء کیا ہے جس میں بچوں پر تشدد کے حوالے سے رپورٹ کی جاسکتی ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو اس حوالے سے اقدامات بھی کر رہا ہے۔
2. گھریلو ملازمین کے حوالے سے پالیسی منظور ہو چکی ہے اور اس حوالے سے قانون مشاورت کے مراحل میں ہے۔
3. تیزاب گردی کو انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت لایا گیا ہے۔اس ضمن میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
4. تیزاب گردی کے متاثرین کے لئے بورڈ کا قیام(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور نے انسانی حقوق کی ترویج کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں جن میں انسانی حقوق کا عالمی دن، کرسمس، بیساکھی، ہولی، دیوالی اور خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے مختلف تقریبات، سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد شامل ہے۔ اس مد میں انسانی حقوق واقلیتی امور کے محکمہ کو13لاکھ 20ہزار روپے 14-2013کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ پسماندہ طبقات بلخصوص اقلیتی طبقات کی فلاح کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1۔ اقلیتی ترقیاتی فنڈ: 200ملین برائے سال2013-14
2۔ اقلیتوں کے لئے خصوصی سکالرشپ: 15ملین برائے سال2013-14

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!محکمے نے جواب کے اندر لکھا ہے کہ صوبائی محکموں کو سہ ماہی رپورٹ دینے کے لئے مورخہ 16۔اپریل2014کو تحریری احکامات جاری ہوئے تھے تو وزیر موصوف سے میرا پہلا سوال یہ ہے کہ ابھی تک محکمے کی طرف سے کتنی رپورٹیں submitکرائی جاچکی ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!After the 18th Constitutional amendment بہت سارے دفاتر کو صوبوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔اس میں ہم نےUniversal Periodic Reviewکے بارے میں تمام کی تمام رپورٹیں مرکز کو بھجوانی ہوتی ہیں۔ اس میں ٹوٹل ستائیسConventions ہیں اور تین محکمے اسےdealکر رہے ہیں جن میں محکمہ لیبر، محکمہ ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز اور تیسرا محکمہ انڈسٹریز ہے۔ ہم نے ساری رپورٹیں وفاقی حکومت کو بھیج دی ہیں اور انہوں نے آگے جمع کروادی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اپنا سوال repeat کروں گی کہ اپریل 2014 کے بعد جو سہ ماہی بنیادوں پر رپورٹیں جانی تھیں وہ ابھی تک کتنی رپورٹیں وفاقی حکومت کو بھیجی جا چکی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ستائیس Conventions اور TTs کو تین محکمے deal کرتے ہیں۔ ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹیز کے ذمہ کوئی ایسی pending رپورٹ نہیں ہے جسے نہ بھجوایا گیا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس detail ہے کہ کتنی رپورٹیں بھیجی جا چکی ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے پانچ سات منٹ دیں تو میں ان کی پوری detail محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ کو detail دے دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے کیبنٹ کمیٹی کے قیام کے نوٹیفکیشن کی کاپی دیکھی ہے تو اس حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اب تک اس کیبنٹ کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہو چکی ہیں اور کس کس معاملے پر کیا کیا recommendations سامنے آئی ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! +GSP کے حوالے سے کیبنٹ کمیٹی بنی ہے میں پھر وہی استدعا کروں گا کہ تینوں ڈیپارٹمنٹ اسے deal کرتے ہیں اور اب تک تقریباً چودہ سے زائد یہ میٹنگز ہو چکی ہیں اور اس میں پنجاب نمبر 1 پر ہے کہ جس نے اتنی زیادہ میٹنگز کی ہیں اور خاص طور پر terrorism، domestic violence اور human rights کی violation کے حوالے سے practical steps لئے ہیں۔ ہمارے ذمہ چار Conventions اور تین TTs ہیں، اس حوالے سے جتنے actions ہیں وہ ہم نے لئے ہیں جس کی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ بات کر رہی ہیں یہ +GSP کے لئے mandatory ہے اگر ہم اس کو آگے تک لے کر جانا چاہتے ہیں تو یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں +GSP میں General Performance System ملا ہے۔ ہماری کوشش یہی ہے اور ابھی recently جو +GSP کی ٹیم آئی تھی وہ وزیر اعلیٰ سے ملے اور ہمیں بھی ملے اور they are most satisfied rather than the other provinces کہ یہاں اس پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ تینوں منسٹرز جن میں منسٹر انڈسٹریز، منسٹر لیبر اور myself ہم تینوں اس

کے ممبر ہیں۔اس کے علاوہ اور بھی اس کے ممبر ہیں، تمام سیکرٹری صاحبان اس میٹنگ میں آتے ہیں اور ہم اس کا پورا review کر کے آگے وفاقی حکومت کو بھیجتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے مطابق اس کی چودہ meetings ہو چکی ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کی more than fourteen meetings ہو چکی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے اپنے جواب میں تین چار چیزیں highlight کی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ کیا منسٹر صاحب کے علم میں یہ ہے کہ human rights violations کی جو internationally reports شائع ہوتی ہیں ان میں پاکستان کا نمبر کیا ہے؟ ہمارے صوبہ پنجاب کے حوالے سے منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک ہے۔ میں اپنے سوال کو دوبارہ emphasize کرتی ہوں کہ یہ تمام چیزیں نوٹیفکیشن کی حد تک میرے پاس موجود ہیں لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس کا input کیا ہے؟ یہ مختلف چیزیں ہیں جس میں بچوں کے حقوق کی پالیسی کی بات ہے، جسمانی تشدد کی بات ہے اور acid throwing کے حوالے سے ایک Bill میں نے بھی جمع کروایا ہوا ہے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ حکومت ان سب حوالوں سے جو کام کر رہی ہے منسٹر صاحب اس سے متعلق اس مقدس ایوان کو کب apprise کریں گے، ہمیں کب معلوم ہو گا کہ international conventions کے حوالے سے ہم کہاں کھڑے ہیں اور اس بارے میں کوئی concrete چیز کب تک سامنے آئے گی اسی لئے میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ اب تک کتنی meetings ہوئی ہیں اور اُن کا output کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتا دیا ہے کہ more than fourteen meetings ہوئی ہیں اور باقی باتوں کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن کا یہ بہت ہی thought provoking سوال ہے۔ Human rights violations reports کے حوالے سے international level پر پاکستان کا کیا نمبر ہے؟ اس بابت سر دست میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ زیادہ تر reports United Nations سے آتی ہیں۔ بعض اوقات fake reports بھی آ جاتی ہیں۔ ایف آئی آر کو First Information Report کہا جاتا ہے لیکن بعض اوقات وہ fake

information Report ہوتی ہے۔بہت ساری parallel organizations اپنی reports بھیجتی ہیں اور جب وہاں پر ان کے نمائندے intervention کرتے ہیں تو اس میں بہت ساری باتیں exaggerate کر کے بیان کی جاتی ہیں۔ میں قطعاً یہ نہیں کہتا کہ There is no violation of human rights. لیکن اس حد تک نہیں کہ جس طرح reports میں کہا جاتا ہے۔ میں نے ان reports کو خود پڑھا ہے ان میں numbers and figures درست نہیں ہوتے۔ میں حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ ذاتی طور پر تقریباً تینتیس مرتبہ United Nations میں intervention کر چکا ہوں اور وہاں پر بہت دفعہ گیا بھی ہوں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے Domestic Violence Bill کے حوالے سے پوچھا ہے تو یہ Bill آئندہ ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں زیر بحث آئے گا اور اگلے اجلاس میں اس کو ایوان میں lay کیا جائے گا۔ محترمہ نے Domestic Violence اور خواتین کی rehabilitation کے حوالے سے بہت محنت کی ہے تو یہ Bills جلد ہی ایوان میں lay کر دیئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان تمام معاملات پر بحث کے لئے ایک دن مختص کر لیں گے اور اس دن منسٹر صاحب ایوان کو update کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔اس وقت میرے پاس Deliberation Meeting on Draft Child Protection Policy کی کاپی موجود ہے۔یہ آخری میٹنگ 13-12-31 کو ہوئی تھی لیکن ابھی تک Child Protection Policy سامنے نہیں آ سکی۔ منسٹر صاحب اس بارے میں وضاحت فرما دیں۔ خواتین کے حوالے سے human rights کی جو violations ہو رہی ہیں اس کی روک تھام اور اس بارے میں قانون سازی ہماری پنجاب حکومت کے ایجنڈے میں top of the list ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ حکومت پنجاب نے پچھلی بجٹ تقریر کے اندر Early Child Marriages پر Bill لانے کی commitment کی تھی۔ میں منسٹر صاحب سے کہوں گی کہ اس commitment کو پورا کرنے کے لئے ضروری اقدامات اُٹھائے جائیں۔اس حوالے سے Bill جلد از جلد ایوان میں lay کیا جانا چاہئے۔اب تو اگلا بجٹ بھی قریب ہے۔اسی طرح Child Protection Policy بھی ابھی تک سامنے نہیں آ سکی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی بہن سے دوبارہ گزارش کرنی چاہوں گا۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ اور "مدد گار" تنظیم نے Early Child Marriages کے حوالے سے ہمیں ایک Bill کی کاپی دی ہے۔ ہم نے ان دونوں کو اکٹھا کر کے محکمہ قانون کو بھجوایا ہے تاکہ ہم اس حوالے سے ایک جامع Bill فوری طور پر lay کر سکیں۔ صوبہ پنجاب میں اس کی شرح اتنی زیادہ نہیں ہے لیکن صوبہ سندھ میں چھوٹی بچیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں۔اس حوالے سے ہم کام کر رہے ہیں اور کوشش کریں گے کہ اگلے بجٹ میں اس بابت عملی اقدامات اُٹھائیں۔یہ بالکل درست ہے کہ without saving the human rights values اس گلوبل village میں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہماری حکومت اور وزیر اعلیٰ کا اس حوالے سے بہت زیادہ concern ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1877 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 4207 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1978 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4980 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں مشنری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*4980: **جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنے مشنری سکول اور کالج وزارت اقلیتی امور و ہیومن رائٹس کے ماتحت کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 1972 میں صوبہ کے کتنے مشنری سکول و کالجز کو نیشنلائز کیا گیا، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے مشنری سکول اور کالج صوبہ میں ان کے مالکان کو واپس کر دیئے گئے ہیں، کتنے ادارے ابھی تک حکومت کی تحویل میں ہیں اور حکومت کب تک ان کو واپس ان کے مالکان کو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) مشنری سکول اور کالج وزارت اقلیتی امور کے ماتحت نہ ہیں تاہم پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011، رول3(3)، شیڈول دوئم، جز1اور2 کے تحت تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی ادارے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہیں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس لئے محکمہ اس کی تفصیل بیان کرنے سے قاصر ہے۔

(ب) جیساکہ سوال ہذا کی جز(الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام سکول اور کالجز (سرکاری و غیر سرکاری) محکمہ سکول ایجوکیشن کی ذمہ داری ہے اس لئے وزارت انسانی حقوق واقلیتی امور سال 1972 میں صوبہ میں نیشنلائز کئے گئے مشنری سکول و کالجز کی تعداد بتانے سے قاصر ہے۔

(ج) جیساکہ سوال ہذا کی جز(الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام سکول اور کالجز (سرکاری و غیر سرکاری) محکمہ سکول ایجوکیشن کی ذمہ داری ہے تاہم حکومت کے مشنری سکول اور کالجز کے مالکان کو واپس کرنے یا اس کا ارادہ رکھنے سے متعلق محکمہ ہذا کے پاس کوئی معلومات نہ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور نے میرے تمام سوالات کو دوسرے محکمہ کی طرف shift کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسانی حقوق کا محکمہ چھوٹا نہیں ہے یہ بہت بڑا محکمہ ہے اور دوسرے تمام محکمہ جات پر approach بھی رکھتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے چلیں اس کو مان لیتے ہیں لیکن پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011 کی شق 39 کے جز(4) کے مطابق اگر ان کے پاس میرے سوالات کا جواب نہیں تھا تو کیا یہ میرے سوالات کو اس متعلقہ محکمہ تک نہیں پہنچا سکتے تھے اور کیا یہ ان کے فرائض میں شامل نہیں ہے؟ میرے تمام سوالات انسانی حقوق واقلیتی امور سے متعلق ہیں اور اس میں تمام معاملات اقلیتوں سے related ہیں لیکن میرے ان سوالات کا جواب نہیں دیا گیا۔ کیا یہ محکمہ کی غفلت نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اگر یہ سوالات آپ کے محکمہ سے متعلق نہیں تھے تو آپ انہیں دوسرے محکمہ کو shift کر دیتے۔ معزز ممبر کی بات بالکل valid ہے۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرے اس سوال کو pending فرمائیں اور مجھے اس کے جوابات چاہئیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending فرمادیں۔ میں اسے متعلقہ محکمہ کو بھجواتا ہوں اور اگر مجھے جواب دینا پڑا تو میں اپنے بھائی کو اس سوال کا جواب دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال نمبر 4980 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ ایوان میں کورم نہیں ہے۔ آپ پہلے کورم پورا کریں اس کے بعد کارروائی کو چلایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس 30 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 4 بج کر 58 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کرائی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2016 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2017 بھی محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2296 قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2306 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2519 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2894 چودھری محمد یوسف کسیلیہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے اگر آپ پسند کریں یا مناسب سمجھیں یہاں پر سوال کرنے والے تو ہیں نہیں، مہربانی کر کے سب کو پڑھا ہوا تسلیم کر کے اپنی بھی خلاصی کروائیں اور میری بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال نمبر 2937 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: مزارات کی آمدن اور تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3556: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے اور کون کون سے مزارات ہیں، کتنے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں اور کتنے گدی نشینوں کے پاس ہیں؟

(ب) جو مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان کی سالانہ آمدن مزار وار کتنی ہے؟

(ج) ان مزارات پر سرکاری سکیورٹی کے کیا انتظامات ہیں، کیا زائرین کے لئے ان درباروں پر سرکاری طور پر لنگر کا انتظام ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں تقریباً اٹھارہ عدد مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام ہیں جبکہ مجاوران / گدی نشینوں کے زیر کنٹرول مزارات کا کوئی ریکارڈ محکمہ کے پاس دستیاب نہ ہے۔ ان مزارات کی مکمل تفصیل بصورت گوشوارہ بر فلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے مالی سال 14۔2013 کے دوران مبلغ۔/1,40,19,525 روپے کی آمدن حاصل ہوئی مزار وار آمدن کی تفصیل بصورت گوشوارہ بر فلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام مزارات کی سکیورٹی کے اقدامات ان مزارات کی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں محکمانہ زیر انتظام و انصرام مزارات میں سے دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر اور دربار حضرت بابا مست حساس نوعیت کے ہیں۔ ان مزارات پر سکیورٹی کے حوالے سے محکمہ اوقاف اور محکمہ پولیس کی طرف سے سکیورٹی گارڈز / کانسٹیبلز تعینات ہیں۔ ضلع ساہیوال میں محکمانہ تحویل میں لئے گئے کسی بھی مزار پر روزانہ لنگر کی تقسیم کی روایت موجود نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری طور پر بھی اس کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی انتظام نہ ہے۔ تاہم ایام عرس کے دوران محکمہ اور زائرین کی طرف سے وسیع تر لنگر کا انتظام ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنے اور کون کون سے مزارات ہیں، کتنے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں اور کتنے گدی نشینوں کے پاس ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں تقریباً 18 عدد مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام و انصرام ہیں جبکہ مجاوران / گدی نشینوں کے زیر کنٹرول مزارات کا کوئی ریکارڈ محکمہ کے پاس دستیاب نہ ہے۔ ان مزارات کی مکمل تفصیل بصورت گوشوارہ بر فلیگ (الف) معزز ایوان

کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔ میرے پاس وہ تفصیل نہیں ہے مجھے وہ تفصیل فراہم کر دی جائے تاکہ میں اس کو پڑھ سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!اس کی تفصیل ان کو فراہم کر دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر!ان کو تفصیل دے دی ہے۔انہوں نے سوال کیا تھا کہ گدی نشینوں کے کنٹرول میں کون سے مزارات ہیں؟ظاہر ہے کہ گدی نشینوں کے کنٹرول میں جو مزارات ہیں وہ ہمارے کنٹرول میں تو نہیں ہیں اس بارے میں معلومات حاصل کر کے معزز ممبر کو پہنچا دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!آپ کو detail دے دی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ابھی یہ detail موصول ہوئی ہے لیکن یہ میرے سوال کی نہیں ہے بلکہ مجھے سوال نمبر 3568 کی detail دے دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے پاس ابھی detail موجود نہیں ہے وہ بعد میں آپ کو دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تفصیل کہاں ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ ان مزاروں کا لکھا ہوا ہے جو محکمے کی تحویل میں ہیں جبکہ انہوں نے محکمے کی تحویل کے علاوہ جو مزارات گدی نشینوں کے پاس ہیں اس کی تفصیل مانگی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!اس کا جواب پڑھیں یہ لکھا ہوا ہے کہ گدی نشینوں کے زیر کنٹرول مزارات کا کوئی ریکارڈ محکمہ کے پاس دستیاب نہ ہے۔اِس وقت ان کے پاس detail نہیں ہے البتہ باقی اٹھارہ مزارات جو محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں اس کی detail ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ جو مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان کی سالانہ آمدن مزار وار کتنی ہے؟ یہ آمدن بتا دی گئی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جتنی آمدن ایک کروڑ 40 لاکھ 19 ہزار 525 روپے ہوئی ہے اس سے ساہیوال کے درباروں پر کتنا خرچہ کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!اس کی کوئی detail ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے یہ سوال کیا ہی نہیں۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے؟ اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ آمدنی کس طرح خرچ کی جاتی ہے تو اس بارے میں ان کو پھر نیا سوال کرنا چاہئے ہم اس کا جواب حاضر کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا زائرین کے لئے ان درباروں پر سرکاری طور پر لنگر کا انتظام ہے؟ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ کیا ایک کروڑ 40 لاکھ روپے کی سالانہ آمدن جس دربار سے ہو رہی ہے وہاں پر یہ کوئی لنگر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی ارادہ ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ آمدنی صرف ایک دربار کی نہیں ہے یہ درباروں کی آمدنی ہے جو ضلع ساہیوال میں واقع ہیں۔ اب اس میں یہ ہے کہ روزانہ لنگر کی روایت اکثر نہیں پائی جاتی۔ ان مزارات کے جو بزرگان ہیں ان کے عرس کے موقع پر وسیع لنگر کا انتظام ہوتا ہے کیونکہ زیادہ زائرین اس وقت ہی آتے ہیں۔ بقیہ دنوں میں روزانہ لنگر پکانے کی روایت موجود نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے ہم اس کو سرِ خم تسلیم کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ اس سوال میں ساہیوال کے سارے درباروں کی آمدن لکھی گئی ہے۔ حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر میں جو عرس ہوتا ہے وہاں سے ایک ہی دربار سے محکمہ کو کروڑ روپے کی آمدن ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ایک دربار سے آمدن نہیں ہے بلکہ تمام درباروں کی بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں واقع ہے اس لئے مجھے پتا ہے کہ اس کی آمدن کتنی ہے۔ اس کی round about ایک کروڑ روپے کی سالانہ آمدن ہے اور جب پچھلی بار وہاں میلہ لگا تو میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا کہ میلے کے دوران زائرین کے لئے لنگر کا انتظام کتنا ہے؟

انہوں نے کہا کہ اس کی 15ہزار روپے کی sanctionہوئی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ سال بعد ایک میلہ پوری عقیدت سے لگتا ہے، ہم منسٹر صاحب کی یہ بات مانتے ہیں کہ ہر روز لنگر کا انتظام نہیں کیا جا سکتا لیکن سال بعد جو میلہ لگتا ہے یہ مہربانی کریں اور اس میں maximumانتظام کروادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ بات میرے نوٹس میں کبھی نہیں لے کر آئے حالانکہ یہ ساہیوال سے ہیں اور مجھے اکثر ملتے رہتے ہیں۔ ان کا فرض بنتا تھا وہ اس چیز کو point outکرتے چونکہ انہوں نے آج اس کا ذکر کیا ہے تو ہم ان کے مشورے کے ساتھ حضرت محمد پناہ کمیر صاحب کے عرس کے موقع پر جو گرانٹ ہے اس کو reviseکریں گے اور اس مزار کے شایان شان grant sanctionکی جائے گی تاکہ اگلے برس جب عرس ہو تو صحیح معنوں میں زائرین کی خدمت ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3581 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: رائیونڈ میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3581: **جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل رائیونڈ لاہور اور حلقہ پی پی۔159، 160، 161 اور 162 میں محکمہ اوقاف کی اراضی اور دیگر پراپرٹی کمرشل کتنی اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن سال وار محکمہ اوقاف کو ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت ان علاقہ جات میں محکمہ کی اراضی اور دیگر پراپرٹی پر کس کس نے قبضہ کر رکھا ہے، ان ناجائز قابضین کے نام اور زیر قبضہ پراپرٹی اور زمین کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ان سے پراپرٹی و زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) فہرست برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فہرست برفلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست برفلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وقف پراپرٹی پر ناجائز قابضین سے بذریعہ پولیس فورس واگزار کرانے کی کوشش کی جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے بارے میں ہے کہ اس پراپرٹی پر دو سو سے زائد لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو دو سو سے زیادہ لوگ ہیں جنہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہاں اپنی اپنی رہائش بنالی ہیں کیا محکمہ ان سے وہ جگہ واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہے یا ان سے کوئی معاوضہ لینے کے لئے کچھ کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جہاں تک یہ بات ہے کہ محکمہ کی شہری اور دیہی جائیدادوں پر لوگوں کا قبضہ ہے تو اس بات کو میں تسلیم کرتا ہوں۔ یہ کوئی پچھلے ایک سال میں نہیں ہوا بلکہ پچپن سالوں سے اس کا ایک چکر چل رہا ہے اور ملک میں کسی کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں آپ کو شور کوٹ کی مثال دیتا ہوں کہ وہاں پر 252 مربع پر ناجائز قابض ہیں اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا ہے لیکن وہاں محکمے کو عملی طور پر کوئی جانے نہیں دیتا۔ میں نے تو یہ بھی کہا ہے کہ سول ججوں کے stay orders سے ہماری جان چھڑائیں۔ State کی پراپرٹی پر ناجائز قبضے کا اختیار کسی کو نہیں ہونا چاہئے کہ وہ stay order دے دے۔ ہر روز ہم stay orders face کرتے ہیں اور اگر اس کے بعد ان کو کوئی چھیڑے تو Contempt of Court face کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود محکمہ ایک پالیسی بنا رہا ہے وہ ہم چند دنوں تک وزیر اعلیٰ کی منظوری کے لئے بھیج دیں گے۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ محکمہ کے کسی دیہی رقبے، زرعی رقبے، غیر آباد رقبے، شہری رقبے، شہری مکان اور شہری دکان پر اگر کوئی ناجائز قابض ہے تو اس کو نکالنا ہے۔ ہمیں وزیر اعلیٰ کی support چاہئے ان کی

خدمت میں ہم وہ پالیسی پیش کر دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہمیں administrative support مہیا ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! جیسا کہ منسٹر صاحب نے بتایا کہ پچپن سالوں سے یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور بہت سے لوگ پچپن سال سے وہاں پر آباد کار ہیں چاہے وہ کمرشل رقبہ ہے، چاہے رہائشی ہے یا دیہی ہے لیکن یہ لوگ جو اُس وقت سے قابض ہیں کیا یہ اُن کے گھروں کو demolish کریں گے یا اُن سے پراپرٹی کا معاوضہ لیں گے کیا یہ بھی ان کی پالیسی کا حصہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اگر ناجائز قابض ہے تو پھر اس کا کوئی حق نہیں ہے، حقوق کے لحاظ سے وہ فارغ ہے لیکن جیسے انہوں نے فرمایا ہے تو انسانی ہمدردی کے پہلو سے ہم دیکھیں گے کہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں لمبی لیز پر دیا جائے یا کیا کیا جائے کہ ان کے مکان بھی بچ جائیں، محکمے کا قبضہ بھی ہو جائے اور محکمے کو وہاں سے کچھ آمدنی بھی ہو جائے۔ یہ سب examine کرنے کے بعد کریں گے، ہم ویسے کسی کا مکان نہیں گرائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! فرمائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ محکمے کی اربوں کی جگہ دہلی مسلم ہوٹل انار کلی میں ہے۔ ابھی منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کہی کہ یہ ان کو واگزار کرانا چاہ رہے ہیں۔ اس سے کم از کم initially پانچ کروڑ روپے سالانہ کی آمدن ہو سکتی ہے تو کیا محکمہ کوئی ارادہ رکھتا ہے کہ اس پراپرٹی کو کسی طریقے سے مصرف میں لایا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے لاہور کے ایک انتہائی بڑے مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے۔ یہ جائیداد محکمے کی ہے،

litigation میں ہے ، محکمہ بھی بیکار بیٹھا ہے، فیصلہ کرنے والے فیصلہ نہیں کرتے اور معاملات کو لٹکائے ہوئے ہیں جب تک عدالتی فیصلہ نہیں ہو جاتا ہم اس وقت تک وہاں داخل نہیں ہو سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے عرض کروں گا کہ واقعی یہ بات پہلے کی تھی اور چیف منسٹر صاحب کے سامنے بھی ہوئی ہے کہ آپ ان سے out of turn and out of court بات کر لیں اور ان کو کچھ rights دے دیں۔ مجھے پتا ہے کہ وہ لوگ کون ہیں اور ان کا چھوٹے سے حصہ پر قبضہ ہے۔ یہ محکمہ کی بہت بڑی آمدنی کا باعث بن سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ تو بعد کی بات ہے۔ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کر سکتے ہیں اور منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے کہ معاملہ کورٹ میں ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں ان کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اور کل ہی ایک کمیٹی بناؤں گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب کو بھی اس کمیٹی میں شامل کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! شیخ صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بناؤں گا یہ نیک کام ہے اور وہ اس میں بسم اللہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3584 جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3965 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب کا ہے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب! فرمائیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3990 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے مخدوم سید مرتضیٰ محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3990: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع رحیم یار خان میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے، تحصیل وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر وغیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان قابضین کے نام وپتاجات مع اراضی کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ہ) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز/پٹہ پر دی گئی ہے اور کتنے ٹھیکہ پر دی گئی ہے، تحصیل وار تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع رحیم یار خان میں کل وقف اراضی 14179 ایکڑ چھ کنال دس مرلے ہے جس میں سے تحصیل خانپور میں 8250 ایکڑ تین کنال چودہ مرلے، تحصیل لیاقت پور میں 2391 ایکڑ دو کنال بارہ مرلے تحصیل رحیم یار خان میں 3272 ایکڑ ایک کنال سات مرلے اور تحصیل صادق آباد میں 265 ایکڑ چھ کنال 17 مرلے واقع ہے جس کی تحصیل و موضع وار تفصیل برفلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی ضلع رحیم یار خان سال کل 13850 ایکڑ پانچ کنال تین مرلے اراضی کاشتہ ہے اور 328 ایکڑ نو کنال سات مرلے اراضی غیر کاشتہ یا بنجر دریا برد ہے جس کی موضع وار تفصیل برفلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں ان اراضیات سے گزشتہ سال کل مبلغ۔/4,59,63,707 روپے سالانہ آمدن موصول ہوئی ہے۔ تحصیل وار آمدن کی تفصیل برفلیگ (ج) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کل اراضی 169 ایکڑ تین کنال 17 مرلے ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان قابضین کے نام معہ اراضی کی تفصیل برفلیگ (د) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) وقف اراضیات سالانہ پٹہ پر نیلام کی جاتی ہے۔ سال 14۔2013 کے دوران کل وقف اراضی تعداد ی 9654 ایکڑ سات کنال ایک مرلہ نیلام کی گئی اور 3022 ایکڑ دو کنال پانچ مرلہ رقبہ کی محکمانہ پالیسی کے مطابق توسیع میعاد پٹہ کی گئی جن سے کل مبلغ۔/4,59,63,707 روپے سالانہ آمدن موصول ہوئی۔ تحصیل وار تفصیل برفلیگ (ج) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ہ) میں محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ محکمہ کی وقف اراضی جو 9654 ایکڑ ہے اس میں 3022 ایکڑ اس کے علاوہ ہے اور اس کی کل آمدنی 4 کروڑ 60 لاکھ روپے ہو رہی ہے۔ اگر آپ اس کی فی ایکڑ آمدن بنائیں تو وہ تقریباً 35 سے 36 سو روپے کے لگ بھگ بنتی ہے اور کچھ رقبہ قابضین کے پاس ہے وہ الگ ہے لیکن جو available رقبہ ہے کیا اس بارے میں کوئی اس قسم کا پلان بنایا جائے گا جس سے اس آمدن کو بڑھا دیا جائے؟ اگر ہم عام رقبوں کو دیکھیں تو جو نہروں سے کاشت نہیں بھی ہوتے تو ان کی بھی سالانہ مستاجری جسے ٹھیکہ کہتے ہیں وہ بھی تقریباً کسی بھی جگہ پر 30 سے 35 ہزار روپے فی ایکڑ ہے تو کیا محکمہ کے زیر غور ایسا کوئی پلان ہے جس سے اس کی آمدن کو بڑھایا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یقیناً تجویز ہے اور اس پر عمل کرتے ہوئے محکمہ نے تمام ڈی سی اوز کو خط لکھا ہے کہ آپ کے ضلع میں اوسط پٹہ کیا ہے؟ یہ بات معزز ممبر کی درست ہے کیونکہ اوسط پٹہ کچھ ہوتا ہے لیکن لوگ جو محکمہ سے بولی یا نیلامی میں رقبہ لے جاتے ہیں اس کا محکمہ کو چوتھا حصہ بھی نہیں ملتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کیونکہ آئندہ جو ہماری بولی یا نیلامی ہونے والی ہے، ڈی سی اوز صاحبان نے کچھ اضلاع سے رپورٹیں بھیج دی ہیں اور ہم نے کچھ اضلاع کو دوبارہ خط لکھے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے ضلع سے جلد از جلد تحصیل وار اوسط پٹہ بھیج دیں تاکہ ہم آئندہ یہ شرط لگا دیں کہ اس سے کم ریٹ پر زمین نہیں دینی۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس کی ٹھیک وضاحت کی ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اس میں انہوں نے ایک یہ بھی بات لکھی ہے کہ کچھ اراضی محکمہ کی پالیسی کے مطابق دی گئی

ہے،ایک رپورٹ تو ڈی سی اوز صاحبان ان کو بھیجیں گے لیکن جو محکمہ کی پالیسی ہے کیا اس کو بھی revise کرنے کا کوئی پلان ہے کیونکہ کچھ اراضی تین ہزار ایکڑ کے قریب تو سپریم پٹہ پر دی ہوئی ہے۔اس میں بڑی خوشی کی بات ہو گی اگر چوتھا حصہ بھی وصول ہو جائے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ چوتھا حصہ تو کیا دسواں حصہ بڑی مشکل سے وصول ہو رہا ہے۔اگر آپ یہ assurance دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ بات درست فرما رہے ہیں مجھے اس بات کا خود احساس ہے کہ جتنا ملنا چاہئے وہ نہیں مل رہا۔ میں نے تو کہا ہے اس کا چوتھا حصہ بھی ہمیں نہیں ملتا یہ بات درست ہے ہم ڈی سی اوز صاحبان کی رپورٹ کی روشنی میں ایک قدغن لگائیں گے کہ اس سے کم رقم نیلامی پر رقبہ کسی کو نہیں دینا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ کی پالیسی یہ ہے کہ جو ایک سال کے لئے ایک بار پٹہ لے لے تو اس کا پٹہ 25 فیصد بڑھا کر دو سال مزید extend کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مزید کچھ اور بھی ہے ہم وہ پالیسی بھی revise کر رہے ہیں تاکہ محکمہ کا interest save ہو، کسی اور کا نہ ہو۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(د) میں کہا گیا ہے کہ 169 ایکڑ 3 کنال 17 مرلے اراضی پر ناجائز قبضہ ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ قبضہ کب سے ہے اور اب تک محکمہ نے قبضہ واگزار کرانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ جز(د) کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع رحیم یار خان کی اراضی کے بارے میں سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کل اراضی 169 ایکڑ 3 کنال 17 مرلے ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان قابضین کے نام مع اراضی کی تفصیل برفلیگ (د) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اب اس میں عرض یہ ہے کہ لوگ قابض ہو جاتے ہیں، stay order لے لیتے ہیں اور معاملات کو لٹکا دیتے ہیں۔ ہم بالخصوص اس پر کل ہی

توجہ کریں گے کہ ضلع رحیم یار خان میں اس رقبہ پر کون ناجائز قابض ہے اور اس کا individually status کیا ہے کیونکہ ایک آدمی تو ہو گا نہیں اور کئی آدمی ہیں۔ ہمیں اس سے پتہ مل رہا ہے یا نہیں؟ ہم یہ معلوم کر کے معزز ممبر کو اس کی تفصیل کل ہی فراہم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کب سے قابض ہیں؟ آپ نے کہا ہے کہ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! قابض ہونے کی تاریخ نہ کسی نے پوچھی ہے، اگر پوچھیں گے تو ہم وہ بھی آپ کو بتا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ یہی پوچھ رہی ہیں۔ آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع رحیم یار خان کے متعلق تفصیل یہی ہے کیونکہ انہوں نے پوچھا تھا کہ کل کتنی اراضی ہے، اس پر ناجائز قابضین کے نام دے دیں تو وہ سب کے نام دے دیئے ہیں۔ اگر مزید تفصیل چاہئے تو پھر انہیں بتانا پڑے گا کہ انہیں اور کیا تفصیل چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کب سے قابض ہیں؟ چلیں! محترمہ کو اس کی تفصیل دے دیں۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3991 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیّہ: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3991: **سردار شہاب الدین خان:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع لیّہ میں کس کس جگہ کتنی اراضی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کتنی اراضی آباد اور کتنی بنجر و غیر آباد ہے؟

(ج) اس اراضی سے کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ان قابضین کے نام و پتاجات مع اراضی کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ہ) کتنی اراضی لیز/ ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور کتنے ٹھیکہ پر دی گئی ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ مسلم اوقاف کی ضلع لیّہ میں اراضی کی تحصیل وار تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیّہ میں کل اراضی 250 ایکڑ گیارہ مرلے ہے جس میں سے 164 ایکڑ چھ کنال پانچ مرلے آباد زرعی اراضی ہے اور 85 ایکڑ دو کنال چھ مرلے غیر آباد ہے۔ تفصیل بنجر رقبہ بصورت گوشوارہ برنشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں محکمہ اوقاف کو زرعی اراضیات کے پٹہ جات کی مد میں مبلغ 8,87,734/- روپے وصول ہوئے تھے۔

(د) دربار حضرت لعل عیسن کروڑ سے ملحقہ وقف رقبہ دو ایکڑ چار کنال دس مرلے پر ناجائز قابضین نے از تاریخ تحویل سے از قسم پختہ مکانات / دکانات تعمیر کئے ہوئے ہیں جن کی تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (ج) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ مسلم اوقاف ضلع لیّہ کے تحصیل وار پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی اراضیات کی تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (د) "معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں کب تک گزارش کرتا رہوں گا کہ اگر کوئی بھی جواب درست نہ ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بتادیں کہ کون سا جواب درست نہیں ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ کبھی بھی کوئی درست جواب نہیں آیا۔ معزز وزیر موصوف میرے بزرگ بھی ہیں اور بڑے سینئر پارلیمنٹیرین بھی ہیں۔ سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ اس اراضی سے کتنی آمدنی سالانہ ہو رہی ہے؟ میں آج اس کو ہی چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ آمدن ہو رہی ہے تو بس ٹھیک ہے، میں آگے ہی نہیں چلتا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہوا ہے، آپ اس کو deny کر دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بتادیں کہ اس کا صحیح جواب کیا ہے اور میں منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں۔ سردار صاحب! آپ اٹھ کر ان کی ہر بات کو غلط کہہ دیتے ہیں تو آپ کوئی proof تو دیں کہ یہ غلط ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ سالانہ آمدنی 8 لاکھ 87 ہزار 734 روپے ہو رہی ہے تو میرے پاس figures ہیں only five thousand income ہوتی ہے یعنی اتنا بڑا فرق؟ میری آپ سے request ہو گی کہ آپ kindly یہ چیک کروالیں، یہاں پر زبانی جمع خرچ ہوتا ہے، ہم کب تک اس قسم کی باتیں سنتے رہیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صرف پانچ ہزار روپے income ہوتی ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کب تک اس معزز ایوان کے ساتھ مذاق ہوتا رہے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وزیر موصوف سے اس بات کا جواب تو لے لینے دیں، جی، میاں صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مانیکا صاحب کی بات تو سن لیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر بغیر کسی ثبوت کے محکمہ پر جھوٹ بولنے کا الزام لگا رہے ہیں، میں جھگڑا پیدا نہیں کرنا چاہتا بلکہ جھگڑے کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ معزز ممبر کل ایک بجے میرے آفس ایوان اوقاف میں تشریف لے آئیں، ان کے سامنے تمام ریکارڈ پیش کر دیا جائے گا کیونکہ میرے سامنے جو رپورٹ ہے وہ محکمہ کے نچلے افسران کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ میں نے بالمشافہ خود جا کر تو نہیں دیکھی، یہ تشریف لے آئیں ہم دونوں بیٹھ کر تمام ریکارڈ دیکھیں گے۔

اگر یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی تو action لیں گے اور اگر رپورٹ غلط نہ ہوئی تو معزز ممبر کو مطمئن کر کے بھیج دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو میاں صاحب کی گارنٹی پر یقین ہونا چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں کب تک یہ سلسلہ چلے گا کہ منسٹر صاحب ہمیں بلائیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ایک کام کر لیتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مطمئن کرنے کے لئے اگر یہی چیزیں چلتی رہیں کہ ہم مطمئن کر دیں گے، میں آج پھر یہ کہتا ہوں بلکہ ایک دو دفعہ پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ اگر میرا سوال غلط ثابت ہوا تو میں اس ایوان سے resign کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایوان میں غلط جواب دیئے جاتے ہیں، بیوروکریسی ان کو غلط figures دیتی ہے، یہ نوکر شاہی یہ تخت لاہور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار شہاب الدین خان صاحب! اب آپ یہ بات نہ کریں، آپ میرے لئے بے حد قابل احترام ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پہلے میری بات سنیں، وزیر اوقاف میاں عطاء محمد خان مانیکا صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ بھی موجود ہیں۔ میں اس سوال کو pending کر دیتا ہوں، کل آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں، وہ آپ کو اپنے آفس میں چائے کا کپ بھی پلائیں گے اور اس کے علاوہ اس سوال کی انکوائری بھی کروا لیتے ہیں۔ اگر آپ کی بات ٹھیک ہوئی تو جس نے بھی غلط جواب بھیجا ہے اس کے خلاف

انکوائری کی جائے گی اور اگر محکمہ کی بات ٹھیک ہوئی تو آپ خود اس ایوان میں آکر بتائیں گے کہ واقعی ان کی بات ٹھیک تھی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے تو عرض کیا ہے کہ میں یہاں resign کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، سردار صاحب! آپ سے ہم نے resign نہیں لینا۔ منسٹر صاحب! آپ اس معاملے کی انکوائری کروائیں۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4002 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: محکمہ اوقاف کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***4002: میاں طارق محمود:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد اور مزارات کے نام اور یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن کی تفصیل علیحدہ علیحدہ سال وار اور مسجد و مزار وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کا کل عملہ کتنا ہے، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کی اراضی کتنی ہے اور کہاں کہاں ہے اور اس اراضی کی آمدن سال 12-2011 اور 13-2012 کی بتائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد اور مزارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام زیر تحویل مساجد مزارات	محل وقوع	تحصیل
1	دربار حضرت شاہدولہ ولی	شاہدولہ روڈ گجرات	گجرات
2	جامع مسجد حاجی محمد دین	شاہدولہ روڈ گجرات	گجرات
3	دربار حضرت ننگے شاہ	شاہدولہ روڈ گجرات	گجرات
4	جامع مسجد پیر حسن شاہ	شاہدولہ روڈ گجرات	گجرات
5	دبار حضرت شاہ جہانگیر	گجرات شہر	گجرات
6	دربار حضرت سائیں کرم الہیٰ	گجرات شہر	گجرات
7	جامع مسجد غوثیہ	چوک پاکستان گجرات شہر	گجرات

8	دربار حضرت شاہ حسین	گجرات شہر	گجرات
9	دربار حضرت توکل شاہ	ساکن میووال	گجرات
10	دربار حضرت طانوغ	ساکن شیخ چوگانی	گجرات
11	دربار خواجہ محمد اسحاق	ساکن چک میانہ	گجرات
12	دربار حضرت علی شاہ	ساکن چک میانہ	گجرات
13	دربار حضرت حافظ حیات	ساکن حافظ حیات	گجرات
14	دربار پیر کرم شاہ	ساکن کوٹ فتح دین	گجرات
15	دربار حضرت صابر حسین	ساکن کڑیالہ	کھاریاں
16	دربار حضرت غلام محی الدین	ساکن باولی شریف	کھاریاں
17	دربار حضرت خواجہ پیر محمد معصوم	ساکن موہری شریف	کھاریاں

(ب) سال12۔2011اور13۔2012 کی آمدن کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار اور مسجد و مزار حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مزارات و مساجد	آمدن12۔2011	آمدن13۔2012
1	دربار حضرت شاہد ولہ ولی	1,03,23,030/۔	1,09,58,425/۔
2	دبار حضرت شاہ جہانگیر	10,33,289/۔	11,61,901/۔
3	دربار حضرت سائیں کرم الہیٰ	17,56,700/۔	18,97,300/۔
4	دربار حضرت ننگے شاہ	35,615/۔	39,700/۔
5	دربار حضرت شاہ حسین	1,84,615/۔	2,02,320/۔
6	دربار حضرت توکل شاہ	5,87,140/۔	6,65,240/۔
7	دربار حضرت طانوغ	1,66,910/۔	1,96,265/۔
8	دربار خواجہ محمد اسحاق	4,02,260/۔	4,63,745/۔
9	دربار حضرت علی شاہ	1,12,545/۔	1,31,040/۔
10	دربار حضرت حافظ محمد حیات	2,01,735/۔	2,36,706/۔
11	دربار حضرت صابر حسین	4,35,000/۔	5,60,000/۔
12	دربار حضرت غلام محی الدین	14,195/۔	16,330/۔
13	دربار حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی	سال2014میں محکمانہ تحویل میں آیا	
14	دربار پیر کرم شاہ	3,29,485/۔	3,98,200/۔
15	جامع مسجد حاجی محمد دین	4,89,607/۔	5,73,377/۔
16	جامع مسجد غوثیہ چوک پاکستان	5,00,088/۔	8,33,391/۔

(ج) ضلع گجرات میں تعینات عملہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عملہ دفتر

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	مینجر اوقاف	16	1
2	اکاؤنٹنٹ (خالی اسامی)	11	1
3	سینئر کلرک	9	1
4	رینٹ کلرک	7	1
5	نائب قاصد	2	1
	میزان		5

عملہ مساجد ومزارات

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد
1	زونل خطیب	17	1
2	ضلعی خطیب	16	1
3	سینئر خطیب امام	12	1
4	خطیب امام	9	2
5	امام خطیب	7	4
6	مدرس	6	3
7	نگران	2	6
8	خدام	2	6
9	چوکیدار	2	9
10	خاکروب	2	1
	میزان		34

(د) تفصیل وقت اراضیات اوران کے محاذ ہونے والی آمدن

نمبر شمار	نام جائیداد	مواضعات	رقبہ تعداد مرلے۔کنال	آمدن12۔2011	آمدن13۔2012
1	دربار حضرت شاہ جہانگیر	بولے/غازی کھوکھر	40--00	92,200/-	1,10,640/-
	ایضاً	گلانوالہ	21--03	29,796/-	36,000/-
	ایضاً	نبی پورہ	12--08	16,792/-	20,200/-
	ایضاً	سدا	04--16	4600/-	5520/-
	ایضاً	رنگانوالہ	38--14	---------	31,000/-
	ایضاً	ڈھینڈاکلاں	04--16	1800/-	2000/-
	ایضاً	بھون ہزاری	09--01	950/-	1100/-
	ایضاً	معین الدین پور	05--18	2870/-	3170/-
	ایضاً	لال واڑی	05--08	3375/-	3720/-
2	دربار حضرت حافظ محمد حیات	ہرداس پور	11--02	6450/-	7800/-
3	دربار حضرت توکل شاہ	میووال	65--19	24,000/-	28,800/-
	ایضاً	نبی پپلی	16--04	25,800/-	31,000/-
	ایضاً	بسل پور	18--02	6850/-	8400/-
	ایضاً	محمود آباد	36--02	20,520/-	24,624/-
	ایضاً	ہمت پور کنگ	66--17	7500/-	8250/-
	ایضاً	بڈھا کنگ	15--12	5540/-	6100/-
4	دربار امام ناصر	سوک خورد	49--19	58,500/-	70,200/-
5	جامع مسجد راجیکے	راجیکے	116--08	2,09,352/-	2,30,288/-
	ایضاً	چکریاں	38--08	33,500/-	34,500/-
6	جامع مسجد حاجی محمد دین	کوٹلی کندو	36--10	67,500/-	81,000/-
	ایضاً	غازی کھوکھر	20--02	35,760/-	42,912/-
	ایضاً	رنگ پورہ	04--00	----------	نیلام نہ ہوا
7	درس میاں محمد اسماعیل	کوٹ میانہ	52--10	87,600/-	1,05,120/-

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ب) سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو لسٹ دی ہے، نمبر13 پر دربار حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی کی آمدن کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ سال 2014 میں یہ محکمانہ تحویل میں آیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کو محکمانہ تحویل میں لینے کی کیا وجہ ہے اور اسے اس سے پہلے کیوں تحویل میں نہیں لیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے صرف اس مزار کی آمدن کے متعلق پوچھا ہے اس کا ان کو جواب مل گیا۔ اب ان کا یہ پوچھنا کہ کب تحویل میں لیا گیا کیوں لیا گیا اس کی وجوہات تو ہمیں دیکھنی پڑیں گی، اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس سوال کو pending نہیں کرتے اگر آپ کے پاس اس کا جواب ہے تو دے دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر پھر اس پر نیا سوال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس پر آپ نیا سوال دے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہے تو پھر مجھے بتائیں کہ ضمنی سوال ہوتا کیا ہے؟ آپ خود دیکھ لیں کہ دربار کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ یہ 2014 میں محکمانہ تحویل میں لیا گیا۔ اگر 2014 میں محکمانہ تحویل میں لیا گیا ہے تو پھر اس کی کیا وجوہات ہیں پہلے تحویل میں کیوں نہیں لیا گیا، یہ تو ضمنی سوال بنتا ہے، کیسے نہیں بنتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! دربار آپ نے کیوں محکمانہ تحویل میں لیا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ جب دربار take over کیا گیا تھا تو اس کی وجوہات بھی وہی ہیں جو محکمہ کی پالیسی ہوتی ہے کیونکہ عوام کی شکایات ہوتی ہیں، زائرین کی شکایات ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ انتظام وانصرام کے حوالے سے بھی وجوہات ہوتی ہیں۔ عام حالات میں پبلک کی شکایات پر کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی یعنی جو زائرین ہوتے ہیں، معتقدین ہوتے ہیں ان کی درخواستوں پر ایسے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ اگر ان کو اس کی تفصیل چاہئے تو وہ ان کو مہیا کر دی جائے گی۔ ویسے اصولی طور پر جو وجوہات ہیں وہ میں نے عرض کر دی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! معزز ممبر موجود ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف تو عام بات کر رہے ہیں، ان کے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی آمدن کی تفصیل علیحدہ، علیحدہ سال وار مسجد و مزار حسب ذیل ہے۔ جب انہوں نے حسب ذیل لکھا ہے تو اس کے آگے سیریل نمبر 13 پر لکھا ہے کہ دربار حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی سال 2014 میں محکمانہ تحویل میں آیا۔ اب میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ میرے حلقہ میں اتنے عرصہ سے دربار ہے لیکن اب انہوں نے اسے take over کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ رقبہ کتنا ہے، اب میرے اس سوال کو یا تو پھر pending کر لیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس سوال کو pending نہیں کرتے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کی تفصیل تو انہوں نے دی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی تفصیل انہوں نے دے دی ہے، اب آپ نیا سوال کر لیں وہ اس کا جواب دے دیں گے۔ میاں صاحب! اس سوال کو pending نہیں کرتے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے محکمہ کے جو چار اصول ہیں وہ بتا دیئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا کیا اصول ہے، میں تو specific question پوچھ رہا ہوں یہ میری constituency کا مسئلہ ہے، میں پوچھ رہا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے اس کو کیوں محکمانہ تحویل میں لیا گیا ہے، اس کا جواب دیں یا پھر اس سوال کو pending کریں ایک کام تو کرنا پڑے گا، یہ تو سیدھی سادی بات ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ مزار گجرات میں واقع ہے، میں نے جو وجوہات عرض کی ہیں وہی اس کی بھی وجوہات ہیں۔ محکمہ نے اپنی طرف سے یقیناً انکوائری کروائی ہو گی اور اس میں یہ بات درست پائی گئی ہے۔ معزز ممبر نے سوال میں صرف 12-2011 اور 13-2012 کی آمدنی پوچھی ہے۔ اس وقت میرے معزز ممبر کو یہ سوالات نہیں سوجھے۔ اگر آج سوجھ گئے ہیں تو یہ نئے سوالات بنا کر دے دیں ہم ان کے بھی جوابات دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اگر آپ کے پاس اس کا جواب ہے تو دے دیں کہ محکمہ نے اس مزار کو کیوں take over کیا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر!انہوں نے یہ پوچھا ہی نہیں ہے تو پھر ہم ان کو کیا جواب دیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جواب آئے گا تو اس کے مطابق ہی ضمنی سوال کروں گا۔ میرا ضمنی سوال تو بنتا ہے، سارا ایوان بیٹھا ہوا ہے وہ سن رہا ہے، اب یہ تو میاں صاحب کی مرضی ہے کہ وہ اس کا جواب دیں یا نہ دیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): میاں صاحب! یہ آپ کا نیا سوال ہے آپ اس پر fresh question کریں، اگلے ہفتے جب اس سوال کی باری آئے گی تو آپ کو اس کا جواب مل جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اب آپ نیا سوال کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جو سوال pending ہوتا ہے اس کا محکمہ کی طرف سے کبھی جواب بھی آتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل آتا ہے۔ سردار صاحب! جس سوال کو میں pending کروں گا اس کا جواب انشاء اللہ ضرور آئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا ہے کہ اتنے سارے درباروں کی تفصیل دی گئی ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دربار کی آمدن کی counting کا محکمہ کے پاس کیا طریق کار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! جو مروجہ طریقہ ہے اس کے مطابق، ہر دربار کا اس سلسلے میں ایک دن مقرر ہے۔ جو بڑے دربار ہیں وہاں پر ہفتہ میں ایک بار اور بعض درباروں میں دو ہفتوں میں ایک بار counting ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر دربار کا دن مقرر ہے کہ کب cash boxes کھولے جائیں گے۔ اب اس کے لئے بھی یہ طے شدہ بات ہے کہ گنتی کے دن ہمارا زونل ایڈمنسٹریٹر موجود ہوتا ہے، ہمارا منیجر ہوتا ہے، جس محکمہ میں ہمارے محکمہ کا بنک اکاؤنٹ ہوتا ہے اس بنک کا منیجر یا اس کا نمائندہ وہاں پر موجود ہوتا ہے اور ضلع کی ایڈمنسٹریشن کا ایک نمائندہ بھی موجود ہوتا

ہے۔ان کے سامنے ساری گنتی کی جاتی ہے پھر اس کو چیک کیا جاتا ہے اور اس کا باقاعدہ اندراج رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔یہ ہماری گنتی کا طریق کار ہے،اس کے علاوہ اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوئی تجویز ہے تو دے دیں، ہم اس پر غور کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر 4300 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔جناب امجد علی جاوید صاحب کی request پر ان کا سوال pending کیا گیا تھا۔جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ضلع بھر میں اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***3568: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل، رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criteria کیا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا واقع چک نمبر 21/680 کمالیہ رقبہ تعدادی 59 کنال سات مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی مرلے۔کنال	نام پٹہ دار	برائے عرصہ	رقم پٹہ
1	ملحقہ مدرسہ اسلامیہ گوجرہ	09۔۔71	عبدالرشید ولد محمد مختار ساکن چک نمبر 163	ایک سال	1,19,520/۔
2	وقف اراضی ملحقہ دربار شریف شاہ گوجرہ	19۔۔01	مشتاق علی ولد محمد شریف ساکن چک نمبر 367 جلیانوالہ گوجرہ ج ب	ایک سال	4700/۔

3	وقف اراضی چک نمبر303 کٹھور ملحقہ مسجد تعلیم القرآن گوجرہ	16--09	فاروق احمد ولد چودھری غلام علی ساکن303 کٹھور گوجرہ	ایک سال	-/5378	

(د) کمرشل کرایہ داری جائیداد کی شرائط نیلام برنشان الف اور زرعی اراضیات کے نیلام کی شرائط برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نیلام میں اوقاف ملازمین یا ان کے رشتہ دار اور نادہندگان شامل نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ہر شخص کارروائی نیلام میں شامل ہو کر بولی دے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میرا وزیر موصوف سے سوال تھا کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟ جواب میں صرف ایک نام انہوں نے دیا ہے۔

جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟ اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 142 کنال اراضی ہے اور جو پٹہ انہوں نے دیا ہے وہ 83 کنال ہے، اب جو اس کا درمیانی فرق ہے وہ اراضی اگر قبضے میں نہیں ہے تو کہاں ہے؟ اس جواب کے اندر جو contradiction بتا رہی ہے جیسے پہلے میرے ایک معزز ممبر بات کر رہے تھے کہ جواب گھما پھرا کر دیئے جاتے ہیں درست نہیں دیئے جاتے۔ ان کے جواب کے اندر ہی یہ بات سامنے نظر آ رہی ہے کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔ منسٹر صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ ذرا اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے اپنے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے تو ان کو قبضے کے حساب سے رقبہ بتایا گیا۔ اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ باقی رقبہ کدھر گیا؟ گزارش یہ ہے کہ باقی رقبے پر قبرستان ہے یا قبروں کے ساتھ بنجر رقبہ ہے جو قبرستان میں ہی شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی زرعی رقبہ ایسا نہیں ہے جو کسی کے قبضے میں ہو اور ان کو نہ بتایا گیا ہو۔ وہ بنجر اور قبرستان والا رقبہ ہے اگر اس کو منہا کر دیں تو باقی وہی بچے گا جو ہم نے بتایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جو پہلے گزارش کی ہے بات پھر وہی ہے میرا تعلق پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ آپ ذرا غور فرمالیں کہ اس میں کسی ایسی اراضی کا کوئی ذکر نہیں ہے جو پٹے پر کسی کے پاس ہو یا کسی کے ناجائز قبضے میں ہو۔ میرے اپنے حلقہ انتخاب میں محکمہ اوقاف کی کوئی بیس جگہیں ایسی ہیں جو کسی کے قبضے میں ہیں یا پٹے پر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اس کا جواب لے لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی کی بات کر رہا ہوں کہ اس کے اندر ان کا ذکر ہی نہیں ہے تو پھر جواب کیسے مکمل ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جواب تو دے رہے ہیں کہ جو زمین بچی ہوئی ہے وہ قبرستان میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے ناجائز قابضین میں کمالیہ کا ایک بندہ بتایا ہے تین لوگ پٹے پر بتائے ہیں وہ گوجرہ کے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ کیا تحصیل ٹوبہ میں پٹے پر کوئی جگہ نہیں ہے اور کیا یہاں کسی کا قبضہ نہیں ہے؟ مجھے تو پتا ہے چونکہ ساری چیزیں میرے سامنے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو ضلع سے بھی نیچے آگیا ہوں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو تحصیل گوجرہ کے متعلق نئی معلومات چاہئیں تو پھر نیا سوال دے دیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوچھا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع کے حساب سے تو جواب آگیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں صرف تحصیل کمالیہ کے ایک کیس کا ذکر ہے اور تحصیل گوجرہ کا ذکر ہے جبکہ تحصیل کمالیہ میں ہی سینکڑوں ایکڑ اراضی ناجائز

قابضین کے پاس ہے۔اب پیر محل تحصیل بن گئی ہے اس میں بھی موجود ہے، تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ جو میری اپنی constituency ہے اس میں درجنوں جگہیں ہیں لیکن ان کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم جان نہیں چھڑاتے، میری گزارش ہو گی کہ آپ اس سوال کو pending کر دیں ہم ان کی اطلاع کے مطابق پوری چھان بین کریں گے اور سوال pending رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے اس سوال کا مکمل جواب کیوں نہیں دیا؟ جس نے مکمل جواب نہیں دیا آپ اس کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انکوائری کے بعد کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس سوال کو pending کر رہا ہوں جس دن آپ اس کا جواب دیں گے اس کے ساتھ یہ بھی بتائیں گے کہ آپ نے کیا action لیا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: حضرت داتا دربار کی آمدن و دیگر تفصیلات

*1876: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن کی تفصیل بتائیں نیز یہ آمدن کن کن ذرائع سے ہوئی ہے؟

(ب) اس دربار پر چندہ ڈالنے کے لئے کل کتنے بکس رکھے گئے ہیں؟

(ج) ان باکسز کی نگرانی محکمہ کیسے کرواتا ہے اور یہ بکس کب کن کی نگرانی میں کھلتے ہیں؟

(د) اس دربار پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) اس دربار پر کتنے ملازمین تعینات ہیں،ان کے نام اور عہدہ کی گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی جملہ ذرائع سے آمدن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور میں چندہ ڈالنے کے لئے چالیس کیش بکسز رکھے گئے ہیں۔

(ج) دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور پر رکھے گئے کیش بکسز کی نگرانی سکیورٹی گارڈز / عملہ خدام اور CCTV کیمرہ جات سے کی جاتی ہے نیز یہ کیش بکسز ہفتہ میں دو دن (پیر، بدھ) صدر دفتر سے مقرر کئے گئے نمائندے نیشنل بنک داتا دربار برانچ کے آفیسر، خطیب داتا دربار، منیجر داتا دربار اور ایڈمنسٹریٹر داتا دربار کی نگرانی میں کھولے جاتے ہیں۔

(د) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) داتا دربار پر تعینات عملہ ایڈمنسٹریشن، جملہ خدام اور عملہ مساجد کی عہدہ و گریڈ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف کی مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1877: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کی مساجد کتنی ہیں ان کے نام اور یہ کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان مساجد سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(ج) ان مساجد پر محکمہ نے ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(د) ان مساجد کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم تعینات ہیں،ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان مساجد کے ساتھ کتنی دکانیں ہیں اور یہ کس حساب سے کرایہ پر دی ہوئی ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ اوقاف کی کل 117 مساجد ہیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

مالی سال 12۔2011	:	4,73,62,635	
مالی سال 13۔2012	:	5,18,41,849	جن کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

مالی سال 12۔2011	:	7,81,71,487	
مالی سال 13۔2012	:	8,40,46,081	جن کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مساجد کی دیکھ بھال کے لئے کل 293 ملازم تعینات ہیں جن کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان مساجد سے ملحق کل 1300 دکانات/یونٹس ہیں جن سے ماہانہ کرایہ مبلغ =/25,25,420 روپے وصول ہوتا ہے۔ ان یونٹس کو ماہانہ کرایہ داری پر دیا گیا ہے۔ نئے تعمیر شدہ یونٹس کو گڈول اور ماہانہ کرایہ کی بنیاد پر بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دیا جاتا ہے اور کرایہ داری یونٹس کا حسب پالیسی ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے جن کی تفصیل (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: محکمہ اوقاف کے ملازمین کی تعداد و دربا روں کی تفصیلات

*2016: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کے تحت بہاولپور شہر میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں، ان کے نام و عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع بہاولپور میں محکمہ اوقاف کے تحت کل کتنے دربار کس کس مقام پر ہیں اور یہ کن کن سرکاری افسران و دیگر پرائیویٹ لوگوں کی سربراہی یا نگرانی میں چل رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان دربا روں کی نگرانی کرنے والے سرکاری ملازمین کب سے کام کر رہے ہیں، ان کے عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) ان درباروں سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی کتنی آمدن ہوئی، ہر دربار کی سال وار آمدن سے آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ آمدن میں سے ان درباروں کے لئے کن کن مدات میں اخراجات کئے گئے، ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) کیا ان درباروں کی آمدن و اخراجات کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ کروایا گیا، اگر ہاں تو اس کی آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بہاولپور شہر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور شہر میں محکمہ اوقاف کے کل پندرہ مزارات ہیں جن کی تفصیل مع جگہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ مزارات منیجر اوقاف کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔ پرائیویٹ لوگوں کی سربراہی یا نگرانی میں نہ ہیں۔

(ج) ان مزارات پر کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مزارات کی سال وار آمدن کا گوشوارہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) ان مزارات کے اخراجات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان درباروں کی آمدن و اخراجات کا آڈٹ محکمہ اوقاف کا شعبہ آڈٹ کرتا ہے جو مابعد ہر سال لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ بھی آڈٹ کرتا ہے۔ سال 12۔2011 اور 13۔2012 کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ سال 12۔2011 کی رپورٹ موصول ہو چکی ہے جو (ف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سال 13۔2012 کی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع بہاولپور: محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی حالت زار و بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2017: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کے تحت ضلع بہاولپور کے اکثر درباروں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ان میں عوام کے لئے کوئی سہولیات فراہم نہیں کی جارہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان درباروں کی آمدن کو وہاں پر کام کرنے والے سرکاری ملازمین و دیگر متولیان اپنی مرضی سے اپنے ذاتی استعمال میں لا رہے ہیں اور ان کا کوئی حساب و کتاب بھی نہیں رکھا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا بے قاعدگیوں کے باعث ان درباروں کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران آمدن میں بھی بتدریج کمی واقع ہوئی ہے؟

(د) ان درباروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کتنی کتنی آمدن قومی خزانے میں جمع کروائی گئی، یہ آمدن کس اکاؤنٹس نمبرز کس بنک میں جمع کروائی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ضلع بہاولپور کے مزارات کی حالت بہتر ہے اور عوام کی سہولت کے لئے مناسب سہولیات مثلاً زائرین کے بیٹھنے کی جگہ پینے کا پانی اور بیت الخلاء وغیرہ موجود ہیں۔

(ب) مزارات سے حاصل ہونے والی آمدن کو شیڈول کے مطابق متعلقہ پراپرٹی کے اکاؤنٹ میں بروقت جمع کروایا جاتا ہے اور کوئی سرکاری ملازم یا متولی اس کو ذاتی استعمال میں نہ لا سکتا ہے اور اس کا باقاعدہ بجٹ اور مکمل حساب کتاب محکمہ کے پاس ہوتا ہے۔

(ج) مزارات کی موصولہ آمدن میں کوئی بے قاعدگی نہ پائی جاتی ہے ان درباروں کے پچھلے پانچ سالوں کے دوران آمدن میں بھی بتدریج اضافہ ہوا ہے۔

(د) ان درباروں سے پچھلے پانچ سالوں کی آمدن اکاؤنٹ نمبر و بنک کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ کی پراپرٹی کی تفصیلات

*2296: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جامعہ مسجد حنفیہ فاروقیہ اسلامپورہ آخری بس سٹاپ لاہور کے گردونواح پراپرٹی کس کس کرایہ دار کے پاس کب سے رہی اور ہے؟

(ب) کس کس کرایہ دار کے پاس کتنا کتنا رقبہ ہے؟

(ج) ہر کرایہ دار سے کس حساب سے کتنا کتنا کرایہ وصول کیا جا رہا ہے؟

(د) ہر کرایہ دار کب سے کتنے رقبہ پر قابض ہے اور کتنا کرایہ ادا کرتا رہا ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) جزہائے بالا کی مکمل مصدقہ ریکارڈ کی نقول ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ اسلام پورہ آخری بس سٹاپ لاہور کے 13 کرایہ داران ہیں جو کہ بوقت تحویل مارچ 1968 سے ہی کرایہ دار چلے آرہے ہیں کرایہ داران کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کے زیر انتظام جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ اسلام پورہ آخری بس سٹاپ لاہور کے کرایہ داران کے زیر قبضہ رقبہ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ان کرایہ داران سے ماہوار کرایہ وصول کرتا ہے کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بوقت تحویل مارچ 1968 میں لئے جانے پراپرٹی پر کرایہ داران کے پاس ہے اور کرایہ کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مصدقہ نقل نوٹیفکیشن و نقل نقول فارم نمبر 6، رسیدات وصولی کرایہ کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نئی انار کلی میں موجود حضرت میاں میرؒ کے مکان و دیگر پراپرٹی کی تفصیلات

*2519: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی انار کلی لاہور میں حضرت میاں میرؒ کے مکان اور چلہ گاہ کا پراپرٹی نمبر S-64-R-138 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جگہ کو 1981 میں محکمہ اوقاف کے عملے کی ملی بھگت سے کسی دوسرے فرد کو الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1985 کے پنجاب آرڈیننس نمبر 34-1985 کے تحت کسی بھی تاریخی اہمیت کے حامل عمارات کو نہ تو کسی کو الاٹ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی ہیت یا بنیادی سٹرکچر میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی لائی جا سکتی ہے؟

(د) کیا حکومت محکمہ اوقاف، آثار قدیمہ اور میڈیا پر مشتمل کمیٹی بنا کر اس مکان و چلہ گاہ کی جگہ کی چھان بین اور کھدائی کروا کر اصل حقائق کو سامنے لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں نیز اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے جبکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ 19۔اپریل 1961 کو محکمانہ نوٹیفکیشن جاری ہوا شیخ محمد جہانگیر نامی شخص نے محکمانہ نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا جس پر جناب ڈسٹرکٹ جج لاہور نے اپنے فیصلہ مورخہ 1970۔04۔16 کے تحت پراپرٹی مذکور کو غیر وقف قرار دے دیا۔ محکمہ اوقاف نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ مورخہ 1970۔04۔16 کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں FAO:NO 99/1970 دائر کی۔ جس کے فیصلہ کے خلاف محکمہ اوقاف نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں سول پٹیشن نمبر 1410/1980 کے تحت اپیل دائر کی سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلہ مورخہ 15۔نومبر 1980 کے تحت پراپرٹی مذکورہ وقت مقاصد کے زمرہ میں استعمال نہ ہونے کی وجہ سے غیر وقف قرار دے دیا سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مورخہ 1980۔11۔15 کی روشنی میں چلہ گاہ حضرت میاں میر کو محکمانہ تحویل میں لئے جانے کی بابت جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر 3(536)Auqaf/66 مورخہ 1980۔12۔24 واپس لے لیا اور پراپرٹی مذکورہ واگزار کر دی گئی چونکہ مذکورہ وقت جائیداد عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں واگزار کی گئی لہذا محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

(ج) محکمہ آثار قدیمہ سے متعلق ہے۔

(د) اگر حکومت اس حوالہ سے کوئی ہدایت دے گی تو محکمہ آثار قدیمہ سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔

ضلع وہاڑی: دربار شیخ محمد فاضل کے کمرشل رقبہ کو قابضین سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*2894: **چودھری محمد یوسف کسیلیہ:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ تحصیل بوریوالہ میں ضلع وہاڑی دربار شیخ محمد فاضل اور دربار سے متعلقہ رقبہ اوقاف کے زیرانتظام ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو رقبہ کی تفصیل مع خسرہ نمبران ومربع نمبران ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ دربار سے متعلقہ کوئی ایسا رقبہ بھی موجود تھا جو کہ برلب سڑک تھااور کمرشل دکانات بنی ہوئی تھیں لیکن اس کی جگہ بنجر رقبہ اوقاف کوالاٹ کروادیا گیاہے اگر ایسا ہواہے تو تفصیلاً معزز ایوان کو بتایا جائے کہ اب وہ کمرشل رقبہ جس سے محکمہ اوقاف محروم ہوا وہ کس شخص کے قبضہ میں ہے؟

(د) محکمہ اوقاف لاہور کے دفتر سے مورخہ 03-03-25 کو ایک آرڈر نمبری SOP-1(55)A/75 لیٹر کیوں جاری ہوااس کی وجوہات کیاہیں؟

(ہ) اگر واقعی محکمہ اوقاف کمرشل پراپرٹی سے محروم ہواہے تو کیا حکومت اپنی اصل پراپرٹی حاصل کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر ارادہ ہے تو ایوان کو بتایا جائے کہ کب تک کارروائی کی جائیگی؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل بوریوالہ ضلع وہاڑی میں دربار حضرت شیخ محمد فاضلؒ اوراس سے ملحقہ رقبہ زیرانتظام وانصرام محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) کل رقبہ تعدادی 163 کنال تین مرلے خسرہ نمبر 1/105 رقبہ 121 کنال 7 مرلے خسرہ نمبر 2/2/105 رقبہ 28 کنال خسرہ نمبر 4/2/105 رقبہ 13 کنال 16 مرلے ہے۔

(ج) یہ درست ہے تفصیلی رپورٹ برفلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) تفصیلی رپورٹ میں جواب دیا جاچکاہے۔

(ہ) معاملہ ہذا میں جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب و تحصیلدار اوقاف پنجاب موقع ملاحظہ فرماچکے ہیں۔ نیز دربار شریف سے ملحقہ رقبہ سے متعلق ہائی کورٹ بنچ ملتان نے تین عدد مقدمات بعنوان محمد اشرف بنام اوقاف، چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف بنام محمد اشرف اور حمید منظر بنام اوقاف بابت استقرار حق برخلاف نوٹیفکیشن زیر سماعت ہے اور تینوں مقدمات leftover ہیں لہذا عدالتی فیصلہ کے بعد ہی مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تاندلیانوالہ: محکمہ اوقاف کی اراضی و پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*3584: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی اراضی، دکانیں اور کمرشل پراپرٹی و مکانات وغیرہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(د) تحصیل تاندلیانوالہ کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں سال وار کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

(ہ) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ کے زیر تحویل کون کون سے مزارات، مساجد ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ اوقاف کی اراضی دکانیں اور کمرشل پراپرٹی و مکانات وغیرہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

وقف اراضی

نمبر شمار	نام وقف اراضی / محل وقوع	رقبہ تعداد مرلے۔۔کنال
1	وقف اراضی ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی موضع شیرازہ تحصیل تاندلیانوالہ	19۔۔263
2	وقف اراضی ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی موضع مہر شانہ تاندلیانوالہ	17۔۔513
3	وقف اراضی ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی موضع گڑھ فتح شاہ تاندلیانوالہ	03۔۔191
4	وقف اراضی محلقہ جامع مسجد رحمے شاہ تحصیل تاندلیانوالہ	01۔۔162
5	وقف اراضی اہل اسلام چک نمبر 457 گ ب تاندلیانوالہ	07۔۔11

ii۔ دکانات و کمرشل پراپرٹی و مکانات وغیرہ

تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل صرف چار عدد کرایہ داری یونٹس ہیں یہ دکانات جامع مسجد رحمے شاہ چک نمبر 452 تحصیل تاندلیانوالہ سے ملحقہ ہیں۔

(ب) ان پراپرٹیز سے محکمہ اوقاف کو سال 13۔2012 میں مبلغ۔/11,47,040 روپے سالانہ آمدن حاصل ہوئی ہے۔

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ اوقاف کے 04 ملازمین ہیں۔

جامع مسجد محلقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی	1	امام/خطیب	1	مؤذن
جامع مسجد رحمے شاہ چک نمبر 452	1	امام/خطیب	1	مؤذن

(د) تحصیل تاندلیانوالہ میں سال12۔2011میں مبلغ۔/5,86,400روپے جبکہ سال 13۔2012میں مبلغ۔/4,90,840روپے کے اخراجات ہوئے ہیں۔

(ہ) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ کے زیر تحویل مزارات و مساجد کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ نام مزارات مع محل وقوع

1۔ دربار حضرت رستم علی شاہ تاندلیانوالہ شہر تاندلیانوالہ

2۔ دربار حضرت قائم سائیں واقع چک نمبر408 تحصیل تاندلیانوالہ

3۔ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی موضع شیرازہ تحصیل تاندلیانوالہ

ii۔ نام مساجد مع محل وقوع

1۔ جامع مسجد رحمے شاہ واقع چک نمبر452رحمے شاہ تاندلیانوالہ

2۔ جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی موضع شیرازہ تاندلیانوالہ

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ اوقاف کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3965: **جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ اوقاف کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) یہ رقبہ اگر ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے کس اتھارٹی کی منظوری سے دیا جاتا ہے؟

(ج) کتنے رقبہ پر لوگ کب سے غیر قانونی طور پر قابض ہیں؟

(د) غیر قانونی قابضین سے محکمہ اوقاف رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کل وقف شدہ اراضی93ایکڑ3کنال 4مرلے ہے۔ تفصیل برنشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وقف زرعی اراضیات / ٹھیکہ جات کا ہر سال محکمہ اوقاف بذریعہ اخباری اشتہار اور مقامی سطح پر مشتہری و منادی کرتے ہوئے رقبہ جات کو پٹہ پر نیلام عام کرتا ہے۔ ان اراضیات / ٹھیکہ جات کی مجاز اتھارٹی چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ہیں۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس کی وقف اراضیات پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(د) چونکہ تحصیل فورٹ عباس کی وقف اراضیات پر تاحال کوئی ناجائز قابض نہ ہے لہذا رپورٹ NIL تصور فرمائی جائے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پاکپتن میں محکمہ اوقاف کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

87: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاکپتن میں محکمہ اوقاف کا کتنا رقبہ محکمہ کے پاس ہے اور کتنا رقبہ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ب) جو رقبہ محکمہ کے پاس ہے اس کو محکمہ کس مقصد کے لئے استعمال میں لاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ رقبہ لوگوں کے ناجائز قبضہ میں بھی ہے اگر ہاں تو کیا حکومت اس رقبے کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سرکل پاکپتن میں محکمہ اوقاف کے پاس کل 187 ایکڑ تین کنال نو مرلے رقبہ ہے جس میں سے 29 ایکڑ پانچ کنال چودہ مرلے رقبہ کا پٹہ برائے عرصہ از فصل خریف 2014 تا ربیع 2014 (ایک سال) کے لئے نیلام ہو چکا ہے اور بقیہ 157 ایکڑ چھ کنال چودہ مرلے کی بابت موضع محمد پور جاگیر کے ناجائز قابضین نے ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 2010/1240-1239 بابت ملکیت وغیرہ دائر کرتے ہوئے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے بدیں وجہ رقبہ ہذا کا پٹہ نیلام نہ ہو سکا ہے۔ نیز سرکل پاکپتن کے رقبہ کی تفصیل برنشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زیر تحویل رقبہ محکمہ اوقاف حسب ضابطہ ہر سال عرصہ ایک سال کے لئے پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے اور نیلام زر پٹہ کی رقوم بذریعہ بنک چالان اوقاف فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے۔

(ج) وقف اراضی واقع موضع محمد پور جاگیر ملحقہ وقف حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ رقبہ تعدادی 157 ایکڑ پانچ کنال چودہ مرلے جو پچیس عدد لاٹس پر مشتمل زرعی رقبہ ہے۔ وقف اراضی مذکورہ پر ناجائز قابضین نے ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبری 2010/1240-1239 بابت ملکیت برائے الاٹمنٹ وغیرہ دائر کرتے ہوئے حکم

امتناعی حاصل کر رکھا ہے جس بناء پر مدعیان وغیرہ رقبہ ہذا پر ناجائز قابض ہیں۔ نیز عدالتی فیصلہ کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ایڈوائزری کونسل برائے مینارٹی افیئرز سے متعلقہ تفصیلات

270:جناب شہزاد منشی:کیاوزیرانسانی حقوق واقلیتی امورازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابقادور حکومت 2008تا2013ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ایڈوائزری کونسل بنائی گئی تھی اگر ہاں توکیاموجودہ دور میں بھی یہ کونسل بنائی گئی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں اوریہ ایڈوائزری کونسل کب تک قائم کردی جائے گی؟

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):

مینارٹی ایڈوائزری کونسل عرصہ تین سال(2۔فروری2009تا2۔فروری2012)کے لئے منتخب کی گئی تھی جبکہ 2۔نومبر2012تک عدالتی کارروائی اورالیکشن کمیشن کی پابندی کی وجہ سے دوبارہ عمل میں نہ لائی جاسکی۔اس پراز سرنوکام کیاجارہاہےاوریہ کچھ عرصہ میں دوبارہ عمل میں لائی جاسکے گی۔

ضلع پاکپتن میں درباروں کی تفصیلات

88:جناب احمد شاہ کھگہ:کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں کون کون سے دربار کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان درباروں کی آمدن کہاں کہاں خرچ کی جاتی ہے؟

(ج) سال11۔2010 سے اب تک ضلع کے کن کن درباروں کی مرمت وتعمیر کی گئی اوران پر کتنی لاگت آئی؟

(د) جن درباروں کی تعمیر ومرمت درکار ہے کیاحکومت اس بجٹ میں ان کی تعمیر ومرمت کے لئے فنڈ مختص کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراوقاف ومذہبی امور(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تعداد آٹھ ہے جس کی تفصیل مع محل وقوع کاگوشوارہ برفلیگ(الف)معزز ایوان کی میز پر فراہم کردی گئی ہے

(ب) مزارات زیر تحویل محکمہ اوقاف ضلع پاکپتن سے حاصل ہونے والی تمام آمدن بذریعہ بنک ڈرافٹ سنٹرل اوقاف فنڈ میں منتقل کی جاتی ہے اور محکمانہ طور پر حسب ضابطہ اخراجات کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ تنخواہ ملازمین
2۔ ادائیگی بل بجلی
3۔ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر انتظام وانصرام کے اخراجات
4۔ متفرق اخراجات، دریاں، شامیانہ وغیرہ
5۔ تعمیر ومرمت، رنگ وروغن وغیرہ
6۔ جہیز فنڈ

(ج) مالی سال 11۔2010 سے مالی سال 14۔2013 تک ضلع پاکپتن میں جن مزارات کی تعمیر و مرمت کی گئی ہے ان کی تفصیل اور تعمیر و مرمت پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل بصورت گوشوارہ برفلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے

(د) ایسے تمام مزارات / دربار جن کی تعمیر ومرمت ضروری ہوتی ہے کا ہر سال سروے کیا جاتا ہے اور مزارات کی حالت کے مدنظر ان کی priority مرتب کی جاتی ہے۔ مالی سال کے بجٹ کی تیاری کے دوران ان کی تعمیر ومرمت کے لئے رقم مختص کی جاتی ہے اور اسی منظور شدہ بجٹ کے تحت ان کی تعمیر ومرمت کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

وزیر موصوف کے صوابدیدی فنڈز کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

271: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور کا صوابدیدی فنڈ ہوتا ہے اگر ہاں تو سال 14۔2013 میں ان کا صوابدیدی فنڈ کتنا تھا؟

(ب) یہ فنڈ کس کس فرد / ادارے کو دیا گیا یا خرچ کیا گیا، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):

(الف) وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور کا صوابدیدی فنڈ نہیں ہوتا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایسا کوئی فنڈ نہیں ہوتا لہذا محکمہ اس کے خرچ سے متعلق تفصیل فراہم کرنے کا متحمل نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

136: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی اراضی کہاں اور کتنی ہے؟

(ب) کتنی زرعی اراضی اور کتنی کمرشل اراضی و دکانیں ہیں؟

(ج) زرعی اراضی سے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(د) یہ اراضی کتنے سالہ پٹہ / لیز / ٹھکیہ پر دی گئی ہے؟

(ہ) اس وقت کتنی اراضی بنجر اور ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(و) بنجر اور ناکارہ اراضی کو کب تک محکمہ آباد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں زیر تحویل محکمہ اوقاف کی کل اراضی 96 ایکڑ سات کنال گیارہ مرلے ہے جس کی تفصیل کا گوشوارہ برنشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔222 ساہیوال میں 96 ایکڑ سات کنال گیارہ مرلے زرعی اراضی ہے جبکہ کوئی کمرشل اراضی نہ ہے کل 404 عدد دکرایہ داری یونٹس ہیں جس میں 391 عدد دکانات اور 113 عدد مکانات ہیں جن تفصیل کا گوشوارہ برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زرعی اراضیات سے سال 13۔2012 کے دوران مبلغ -/12,12,520 روپے اور سال 14۔2013 کے دوران مبلغ -/15,82,125 روپے پٹہ کی مد میں ہوئی جس کی تفصیل گوشوارہ برنشان (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وقف اراضیات زیر تحویل محکمہ اوقاف کا پٹہ ہر سال حسب ضابطہ بعد از اخبار اشتہار و مشتری منادی ایک سال (از فصل خریف تا فصل ربیع) کے لئے پٹہ نیلام کیا جاتا ہے اور محکمانہ پالیسی کے مطابق ایک سال نیلام کے بعد اگلے دو سال سابقا سال کے زرپٹہ پر بااضافہ 20 فیصد اور مزید اگلے دو سال 10 فیصد اضافہ کے ساتھ توسیع زرپٹہ بھی پٹہ دار حاصل کر سکتا ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں دربار حضرت بابا مست سے ملحقہ وقف اراضی رقبہ تعدادی پانچ ایکڑ چھ کنال سولہ مرلے واقع چک نمبر 99/6-R تحصیل و ضلع ساہیوال جو بنجر اور ناقابل کاشت ہے جس میں درخت قسم "ون" بھی کافی ہیں۔ بدیں وجہ اس کا پٹہ نیلام نہ ہوا ہے۔

(و) بنجر اور غیر کاشتہ رقبہ کی آبادکاری کے لئے محکمہ رقبہ کو سات سال کے لئے ٹیوب ویل سکیم پر نیلام کرتا ہے۔ وقف اراضی کے حصول پٹہ کے لئے دو پارٹیوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں جن کا مؤقف ہے کہ وقف اراضی کو سات سالہ ٹیوب ویل سکیم پر لینے کے خواہشمند ہیں۔ سات سالہ ٹیوب ویل سکیم کے پیش نظر ہی رقبہ کا پٹہ نیلام ہو کر قابل کاشت بن سکتا ہے اس طرح اراضی کو قابل کاشت بنانے کا معاملہ پہلے ہی زیر کار روائی ہے۔

ضلع لاہور میں سرکاری مساجد سے متعلقہ تفصیلات

239: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے زیر کنٹرول کتنی سرکاری مساجد کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان سرکاری مساجد میں خطیب، امام اور مؤذن کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) کیا سرکاری مساجد کے یوٹیلٹی بلز اور دوسرے اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے یا علاقے کے مخیر حضرات برداشت کرتے ہیں؟

(د) کیا سرکاری مساجد میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مدرسے بھی موجود ہیں نیز ان کا انتظام وانصرام کیسے چلایا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت کا کوئی ایسا پروگرام ہے کہ صوبہ پنجاب کی تمام مساجد کو محکمہ اوقاف میں رجسٹرڈ کیا جائے، ان کا انتظام و انصرام محکمہ اوقاف ہی سنبھالے اور ان مساجد میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں بھی محکمہ اوقاف کی طرف سے دی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کے تحت قائم خود مختار ادارے اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول ضلع لاہور میں وقف شدہ 117 مساجد ہیں جس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! اوقاف آرگنائزیشن کی زیر تحویل مساجد میں عملہ مساجد (خطباء /آئمہ مؤذنین وغیرہ) کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔

(ج) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد کے جملہ اخراجات (تنخواہ عملہ، بل بجلی، خرید صف /دریاں و شامیانہ جات، ختم قران وغیرہ) محکمہ دیتا ہے علاوہ ازیں مساجد کی مرمت اور

تزئین وآرائش کے اخراجات بھی محکمہ ہذا برداشت کرتا ہے۔تاہم مخیر حضرات بھی مساجد کے متفرق اخراجات میں معاونت کرتے ہیں۔

(د) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد میں ناظرہ وحفظ قران اور تجوید وقرات کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔مزید برآں لاہور شہر کی 17اہم مساجد کے ساتھ مدارس وجامعات قائم ہیں ان میں علیٰحدہ مدرسین تعینات کئے ہوئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان مدارس میں سے ایک مثالی مدرسہ دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور سے ملحقہ "جامعہ ہجویریہ ہے جس میں شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ (ایم اے)تک تعلیم کا انتظام موجود ہے اور جامعہ ہذا میں مقیم طلباء کے لئے قیام وطعام کا انتظام بھی محکمہ کرتا ہے علاوہ ازیں جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں قائم ادارہ جامعہ عربیہ رحیمیہ میں بھی تجوید وقرات اور درس نظامی کی ابتدائی کلاسز کا انتظام موجود ہے مزید برآں دربار حضرت میاں میرؒ سے ملحق دو مدارس قائم ہیں جن میں علیٰحدہ علیٰحدہ طلباء وطالبات کے لئے حفظ وناظرہ اور تجوید و قرات کے انتظامات موجود ہیں۔

(ہ) فی الوقت حکومت پنجاب کا ایسا کوئی پروگرام زیر غور نہ ہے مزید برآں اوقاف آرگنائزیشن ایک خود مختار ادارہ ہے جو اپنے اخراجات محدود وسائل سے پورا کرتا ہے لہذا پنجاب بھر کی مساجد کا انتظام وانصرام محکمہ اوقاف کی تحویل میں لیتے ہوئے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جانا محکمہ ہذا کے لئے ممکن نہ ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

247:جناب **محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ):کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی مختلف لوگوں کو لیز پر الاٹ کی گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کل اراضی 117ایکڑ 5کنال 11مرلے ہے جس کی تفصیل کا گوشوارہ برنشان (الف)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) سرکل ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی اراضی جن لوگوں کو پٹہ (ایک سال) پر دی گئی ہے اس کی تفصیل کا گوشوارہ برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

حضرت خواجہ محمد پناہؒ کے مزار سے متعلقہ تفصیلات

248: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں واقع حضرت خواجہ محمد پناہؒ کے مزار کی سالانہ آمدنی کتنی ہے؟

(ب) مالی سال سے 2010 سے آج تک دربار حضرت خواجہ محمد پناہؒ سے کتنی آمدنی ہوئی ہے اور اس کی تزائین وآرائش پر کتنے اخراجات ہوئے، مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) چونکہ دربار کی حالت انتہائی خستہ اور shrine سطح زمین سے گہرا ہے تو محکمہ اس کی از سر نو تعمیر اور مکمل تزئین وآرائش کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) وقف دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیرؒ ضلع ساہیوال کی سالانہ آمدن برائے مالی سال جولائی 2013 تا جون 2014 کل مبلغ -/82,91,880 روپے حاصل ہوئی ہے۔

(ب) دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیرؒ کی آمدن برائے عرصہ مالی سال 11۔2010 تا 14۔2013 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دربار شریف کی تزئین وآرائش کے بارے تحریر ہے کہ مالی سال 2010 سے 14۔2013 تک صرف سال 12۔2011 میں تعمیراتی پراجیکٹ میں چار دیواری صحن کی جزوی فرش بندی اور داخلی گیٹس کا کام ہوا تھا۔ جس پر کل مبلغ -/16,00,000 روپے کی اخراجات ہوئے تھے۔

(ج) مالی سال 15۔2014 میں حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیرؒ کی تعمیر ومرمت کے لئے 16.00 ملین روپے رکھے گئے ہیں جس میں دربار شریف کی از سر نو تعمیر لیٹرین بلاک، وضو خانہ اور زائرین کے لئے برآمدہ وکمرہ جات اور پختہ فرش بندی شامل ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

361: **جناب محمد نعیم انور**: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) اس میں کتنی اراضی محکمہ اوقاف کے پاس ہے اور کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ناجائز قابضین کی مکمل تفصیل، کون کون سے رقبہ پر کس وقت سے قابض ہیں فراہم کریں؟

(د) کیا محکمہ ان ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے کوئی کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراوقاف ومذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف سرکل چشتیاں کے زیر انتظام وانصرام تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں درج ذیل وقف املاک ہیں:

1۔ وقف دربار حضرت بابا فضل حسین شاہ کھچی والا چک نمبر187/7-R تحصیل فورٹ عباس رقبہ تعدادی 7ایکڑ3کنال4مرلے

2۔ زیارت پنجہ شاہ مردان، قلعہ مروٹ چک نمبر314/HR الف تحصیل فورٹ عباس رقبہ تعدادی 85ایکڑ

3۔ وقف اراضی آمدہ انڈیا چک نمبر285/HR تحصیل فورٹ عباس رقبہ تعدادی 1ایکڑ

(ب) محکمہ اوقاف کی تحصیل فورٹ عباس میں تمام اراضی زیر انتظام وانصرام محکمہ اوقاف ہے اور کسی پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ج) رپورٹ NIL تصور فرمائی جائے۔

(د) وقف اراضی پر کوئی ناجائز قابضین نہ ہیں۔

بہاولنگر: مزار بابا فعل شاہ کھچی والا سے متعلقہ تفصیلات

367: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر مزار بابا فعل شاہ کھچی والا محکمہ اوقاف کی تحویل میں کتنے عرصہ سے ہے؟

(ب) اس مزار سے گزشتہ پانچ سال کے عرصہ میں کتنی آمدن اور کتنا خرچہ ہوا۔ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) محکمہ کی طرف سے کتنے ملازم متعین کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں مزار حضرت بابا فضل حسین شاہ کھچی والا فورٹ عباس مورخہ 2004۔05۔17 سے زیر انتظام وانصرام محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) مزار بابا فضل حسین شاہ کھچی والا کی سابقا پانچ سالوں کی آمدن واخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2009۔10	828909/۔	400813/۔
2010۔11	939002/۔	502386/۔
2011۔12	1053358/۔	670118/۔
2012۔13	1166260/۔	752164/۔
2013۔14	1290932/۔	756785/۔

(ج) محکمہ اوقاف کی جانب سے درج ذیل تفصیل کے مطابق ملازم متعین ہے۔

1۔ نگران سکیل نمبر 2 ایک اسامی
2۔ چوکیدار سکیل نمبر 2 ایک اسامی
3۔ سکیورٹی گارڈ یومیہ اجرت دو اسامیاں

ڈسکہ میں اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

373: **جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
تحصیل ڈسکہ میں اوقاف کی کل کتنی اراضی موجود ہے، کتنی اراضی کتنے عرصہ کے لئے کن شرائط پر دی گئی ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

1۔ تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 264 کنال 06 مرلے وقف اراضی موجود ہے جس میں سے 8 کنال اراضی کمرشل اور 256 کنال 6 مرلے زرعی ہے جس کی مکمل تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

2۔ کمرشل اراضی عرصہ تیس سال کے لئے کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کی گئی ہے جبکہ زرعی رقبہ ایک سالہ پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے۔

3۔ شرائط نیلام کی تفصیل بصورت گوشوارہ برنشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

محکمہ اوقاف کی اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

374:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں یہ اراضی کہاں کہاں واقع ہے اور ناجائز قابضین کب سے قابض ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) حکومت ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراوقاف ومذہبی امور(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی اراضی تعدادی 44 کنال پانچ مرلے متولیان کی 05۔2004 میں آپس کی لڑائی جھگڑے کی وجہ سے رقبہ کو محکمانہ تحویل میں دلانے والے متولی کا قتل ہو گیا تھا کی وجہ سے محکمہ کو اس رقبہ کا قبضہ حاصل نہ ہو سکا اور اس ناجائز قبضہ کے خلاف محکمانہ کوشش سے مال گزاری ایکٹ کے ذریعے 2014۔12۔18 کو ڈیمانڈ مبلغ -/1,03,836 روپے منظور ہو چکی ہے اور وصولی کا کیس تحصیلدار ڈسکہ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ محکمہ ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے وصولی کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

(ب) ناجائز کاشت کنندگان سے رقبہ کی واگزاری کا معاملہ مختلف فورمز پر اٹھایا جاتا رہا اور عدالتی کارروائی کے بعد محکمہ مورخہ 18.12.2014 کو ان سے رقم مبلغ -/1,03,836 روپے کی وصولی بذریعہ مال گزاری ایکٹ کا حکم ازاں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر سیالکوٹ سے لینے میں کامیاب ہوا۔ محکمہ اوقاف واگزاری رقبہ کے حوالہ سے اس وقت ضلعی انتظامیہ سے رابطہ میں ہے اور کوشش ہے کہ آئندہ شیڈول نیلام سے قبل رقبہ واگزار کرواتے ہوئے اس کو نیلام کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

توجہ دلاؤ نوٹسز

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!اس کے بعد پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 680 ملک فیاض احمد اعوان صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 681 میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

گجرات: دوران ڈکیتی شہری سے کار چھیننے اور نقدی لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات

681 میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9۔دسمبر 2014 کو سکنہ مراڑیاں تھانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے رہائشی شیراز محمود ولد محمد فاضل سے دن دہاڑے ڈاکوؤں نے ٹیوٹا کرولا کار اور دیگر سامان مع نقدی گن پوائنٹ پر لوٹ لی اور اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا مقدمہ تھانہ لالہ موسیٰ میں ایف آئی آر نمبر 398 درج ہے مگر ابھی تک پولیس ملزمان کا سراغ لگانے میں مکمل طور پر ناکام رہی؟

(ج) اس کیس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ سے اور ایوان سے apologize کرتا ہوں کہ میری commitments تھیں جس وجہ سے میں last two sessions میں نہیں آتا رہا اس لئے توجہ دلاؤ نوٹسز کا جواب نہیں دے سکا۔ I am very sorry for the entire House

(الف) یہ مقدمہ شیراز ولد محمد فاضل قوم گجر سکنہ مراڑیاں نے تحریری درخواست دی ہے کہ وہ نعیم پرویز ولد محمد یوسف قوم ملک سکنہ خاصاپور بسواری اپنی ذاتی ٹیوٹا کار نمبر QJ710 اسلام آباد، رنگ سیاہ، ماڈل 2010، انجن نمبر 2655 VH، چیسی نمبر NZE1402051158 سے کل مورخہ 14-12-08 بوقت تقریباً سات بجے شام اپنے گاؤں جا رہا تھا جب مراڑیاں چوک میں پہنچا تو دکانوں کے برآمدے میں سے یک دم تین اشخاص مسلح ہائے اسلحہ آتشیں آگے آئے اور آتے ہی دو اشخاص نے اپنی کلاشنکوفوں سے مجھ پر سیدھی فائرنگ کرنی شروع کر دی فائر میری کار کی سکرین پر لگے اور ایک شخص نے بائیں طرف سے سیدھے فائر کئے لیکن میرے ساتھ والا شخص خوش قسمتی سے بچ گیا۔ میں جلدی سے باہر نکلا تو مجھ سے ایک شخص نے کار کی چابی چھین لی اور تینوں اشخاص کار میں بیٹھ گئے اور نعیم پرویز کو کار سے دھکا مار کر نیچے گرا دیا۔ میں نے ایک کو شناخت کر لیا ہے جس کا نام ذرین شاہ ولد نبی شاہ قوم سید

سکنہ دیہہ ہے اور دو اشخاص کو میں سامنے آنے پر شاید شناخت کر سکتا ہوں۔ جملہ ملزمان نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کر کے زبردستی میری ملکیتی کار چھین لی ہے۔

(ب) اس درخواست پر مقدمہ نمبر 398 مورخہ 14-12-09 بجرم 411/392 ت پ تھانہ صدر لالہ موسیٰ میں درج رجسٹرڈ ہوا۔ مقدمے میں جو کار وقوعہ میں چھینی گئی وہ برآمد ہو چکی ہے۔ دو کس ملزمان ثمر عباس ولد عابد شاہ اور طلعت عباس ولد بوٹا شاہ قوم سید سکنہ مراڑیاں کو گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں بند کر دیا گیا ہے۔

(ج) اس مقدمے پر ایک SI detain ہوا ہے اور اس کی پوری تفتیش جاری ہے جس بندے کی شناخت ہو گئی ہے وہ فی الحال مفرور ہے اس کی گرفتاری کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اسے بھی پکڑ لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ جب ملزمان کار ڈکیتی کر کے جا رہے تھے تو اسی سڑک پر یونیورسٹی آف گجرات کی بس لڑکیوں کو لے کر جا رہی تھی وہ آگے آگے جا رہی تھی بس ڈرائیور اس خوف سے کہ میرے پیچھے گاڑی لگی ہوئی ہے وہ بس آگے پیچھے نہیں کر رہا تھا۔ ملزمان نے صرف یہ کام نہیں کیا بلکہ انہوں نے اس بس پر بھی فائرنگ کی ہے جو بس لڑکیوں کو لے کر جا رہی تھی۔ وزیر صاحب صرف یہ بتا دیں کہ کیا 9۔ دسمبر 2014 کو جب یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا گیا اس کے بعد یہ ملزم پکڑے گئے ہیں اور ابھی تک وہ ایک ملزم نہیں پکڑا گیا۔ کار کی ڈکیتی کا واقعہ تو علیحدہ ہے لیکن انہوں نے جو بچیوں کی بس پر فائرنگ کی ہے اور بس نے جس جگہ پر پہنچنا تھا وہ اُدھر نہیں پہنچی۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ گاڑی ہم نے اس طرح recover کی ہے کہ ان لوگوں نے گاڑی بڑی تیزی سے چلائی، یہ بس جہاں پر جا رہی تھی وہاں راستہ تنگ تھا، یہ بس سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا اور اسی کوشش میں اس کی گاڑی نالے میں گر گئی۔ جب گاڑی وہاں پر گر کر پھنس گئی تو یہ لوگ بھاگ گئے۔ انہوں نے بس پر فائرنگ کیوں کی ہے؟ اس کا جواب تو wanted ملزم کی گرفتاری پر ہی دیا جا سکتا ہے۔ جب وہ گرفتار ہو گا تو اس کے بعد ہی ہماری interrogation شروع ہو گی لیکن ان کا سارا اسلحہ پولیس نے recover کر لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 687 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ فرمادیں کہ کب تک یہ مفرور ملزم گرفتار کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ انشاء اللہ جلد ہی اس کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے صرف دو باتیں منسٹر صاحب کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اب تشریف رکھیں اور اگر آپ کو کسی بات کی وضاحت درکار ہے تو منسٹر صاحب سے مل لیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس وقت پولیس افسران میرے چیمبر میں بیٹھے ہیں۔وہ ایوان کی کارروائی دیکھ رہے ہیں اگر معزز ممبر کسی بات کی وضاحت چاہتے ہیں تو یہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں اور ان افسران کے ساتھ بات کر لیں۔ان کی ہر مثبت تجویز پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ عمل کریں گے۔ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ منسٹر صاحب کے چیمبر میں ان سے ملیں وہ آپ کا مسئلہ ہر صورت میں حل کریں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 681 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔صرف پندرہ منٹ توجہ دلاؤ نوٹسز کے لئے ہوتے ہیں۔جی، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!

سرگودھا: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہری اور خاتون کی ہلاکت

687 چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 12-01-2015 کی خبر کے مطابق سرگودھا تھانہ پھلروان کے علاقہ رتوکالا میں مسلح افراد نے فائرنگ سے محمد یار اور اس کی عزیزہ خالدہ پروین کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ بھی اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ واقعہ میری constituency کا ہے اور چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بھی اس پر بات کر لیں پھر منسٹر صاحب سے اکٹھا جواب لے لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لٹ گئے، ڈکیت سڑکوں پر ہیں جبکہ پولیس کچھ نہیں کر رہی۔ پولیس کو اس ایوان کی طرف سے جو 70۔ارب روپے کا بجٹ دیا گیا وہ کس کے لئے ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو اس دن آپ یہ ساری باتیں کر لیجئے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معظم آباد کے بھرے بازار میں ساٹھ مسلح لوگ آئے، انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کی، لوگوں کو زخمی کیا اور پورے بازار کو لوٹا لیکن آج تک ایک ملزم نہیں پکڑا گیا۔ صوبہ میں امن وامان کی یہ صورتحال ہے تو ہم کہاں جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! چودھری طاہر احمد سندھو صاحب کو اپنے چیمبر میں بُلائیں، ان کی پوری بات سُنیں اور پھر متعلقہ افسر سے بات کر کے ان کا مسئلہ resolve کرائیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں ذاتی وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ چودھری طاہر احمد سندھو میرے بھائی ہیں۔ میں اپنے میڈیا کے بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جب چودھری طاہر احمد سندھو ایوان میں بات کرتے ہیں تو وہ ان کی جگہ میرا نام خلیل طاہر سندھو لکھ دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میڈیا کے سب ساتھی اپنی یہ اصلاح کر لیں۔ منسٹر صاحب! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دے دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری صاحب!توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آنے دیں پھر میں آپ کو بات کرنے کے لئے floor دیتا ہوں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!معزز ممبر چودھری طاہر احمد سندھو صاحب نے کہا ہے کہ پولیس کو 70۔ارب روپے دیئے گئے ہیں اور وہ کوئی کام نہیں کر رہے۔میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی performance کافی دنوں سے improve ہوتی جا رہی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!کیا یہ improvement ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!دیکھیں،آپ کی ایک اپنی opinion ہو گی اور میں اس کا احترام کرتا ہوں لیکن جب ہم پولیس کی کارکردگی کو پنجاب کی سطح پر دیکھتے ہیں تو اس میں improvement آئی ہے۔ہمارا جو National Action Plan آیا ہے اس میں فوج،intelligence agencies،حکومت پنجاب اور باقی سب لوگ ایک پلیٹ فارم پر ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا generally crime rate decline ہوا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!کیونکہ کوئی پرچہ درج ہی نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر:سندھو صاحب!یہ مناسب طریق کار نہیں ہے۔آپ منسٹر صاحب کی بات سُنیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!اس وقت ہمارا crime rate decline ہے۔میں street crimes کے حوالے سے کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا کہ وہ بالکل ختم ہو جائیں گے کیونکہ یہ ساری دنیا میں ہو رہے ہیں لیکن یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کو دہشت گردی کے خطرے سے مکمل طور پر neutralize کر کے رکھ دیں گے۔اس وقت یہ ہماری اوّلین ترجیح ہے اور اگر ہم دہشت گردی کو beat نہ کر سکے تو پھر پاکستان میں کافی مسائل پیدا ہوں گے اور ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔پوری قوم نے عزم کیا ہے کہ اس ملک سے دہشت گردی کو ختم کریں گے اس وقت ہماری ترجیح دہشت گردی کی لعنت کو ختم کرنا ہے۔یہ سب crimes جو آپ دیکھ رہے ہیں sprinter groups of terrorist organization کی وارداتیں ہیں۔ان ساری وارداتوں کو آپ terrorism کے ساتھ link کر سکتے ہیں۔ہم نے National Action Plan کی

implementationشروع کر دی ہے۔آپ دیکھیں گے کہ انشاءاللہ اس میں بہت زیادہ improvementہو گی۔اگر زندگی رہی تو انشاءاللہ تعالیٰ دسمبر تک آپ کے ملک اور صوبے میں امن وامان کی صورتحال بہت بہتر ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب!توجہ دلاؤنوٹس کا جواب بھی دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا توجہ دلاؤنوٹس ہے۔

(الف) مورخہ 10-01-2015 کو عمر حیات ولد سخی محمد قوم تارڑ نے بیان کیا کہ بوقت 8:45 بجے رات کو خالد ولد محمد زمان قوم اعوان، منظور احمد ولد خوشی محمد قوم تارڑ سکنہ رتوکالا ایک موٹر سائیکل پر سوار ہو کر جبکہ محمد یاور ولد سخی محمد اور مسماۃ خالدہ پروین زوجہ طارق حسین قوم اعوان دوسرے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر موضع سردار عالم کی طرف جا رہے تھے۔محمد یار اور خالدہ پروین ان سے تھوڑا آگے تھے جب رقبہ ازاں بشیر احمد گوندل کے پاس پہنچے تو اچانک سامنے سے پانچ چھ کس نامعلوم مسلح اشخاص آگے آئے جن کو انہوں نے موٹر سائیکل کی روشنی میں دیکھا۔نامعلوم ملزمان نے محمد یار اور خالدہ پروین پر سیدھی فائرنگ شروع کر دی جس کی وجہ سے دونوں موٹر سائیکل سے گر گئے۔ملزمان موٹر سائیکل CG-125 پر سوار ہو کر فائرنگ کرتے ہوئے بجانب سٹیشن بھاگ گئے جن کو خالد اور منظور سامنے آنے پر شناخت کر سکتے ہیں۔محمد یار اور خالدہ پروین دونوں جاں بحق ہو چکے ہیں۔

(ب) عمر حیات ولد سخی محمد قوم تارڑ سکنہ رتوکالا کے بیان پر مقدمہ نمبر 14 مورخہ 10-1-2015 بجرم 302,148,149۔ت پ تھانہ پھلروان پانچ چھ کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹر ہو چکا ہے۔مقتول محمد یار کے علاقے میں کافی لوگوں سے دشمنی تھی۔مدعی نے مقدمہ میں کسی کو نامزد نہیں کیا۔مقدمہ ہذا میں محمد اعجاز، محمد عامر، مستقیم، محمد ارشد، محمد نواز، فرحت عباس اور منظوراں بی بی کو شامل تفتیش کر کے interrogation کی گئی ہے جن سے ابھی تک کوئی مفید evidence نہیں آئی ہے۔مزید تقی عباس ولد محمد یار قوم تارڑ سکنہ رتوکالا بھی شامل تفتیش ہے۔مورخہ 04-02-2015 کو مدعی نے ملزم سرفراز ولد محمد بشیر قوم کھرل اور محمد صفدر ولد احمد قوم تارڑ سکنہ رتوکالا تتمہ بیان میں نامزد کیا ہے جبکہ احمد ولد باقری قوم تارڑ سکنہ رتوکالا کو ملزم تحریر قرار دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ یہ آخری توجہ دلاؤ نوٹس ہے جبکہ توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے لیکن شاہ صاحب کو ہم ویسے ہی ٹائم دے رہے ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 706 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کھگہ صاحب!

احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات

706: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 09-02-2015 کی خبر کے مطابق احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی یتیم طالبہ کو اوباش نوجوان نے اغواء کر کے چار دن تک زیادتی کی اور پھر ساتھیوں کے حوالے کر دیا جس سے لڑکی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب ابھی تک میرے پاس نہیں آیا لہذا اس کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بڑی اہمیت کے حامل ایک issue کو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔ اس issue پر کافی تحاریک التوائے کار بھی اسمبلی کے اندر لائی گئیں لیکن ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ آج بھی اگر آپ کوئی اخبار اٹھائیں یا میڈیا کا کوئی بھی

چینل دیکھیں تو وہاں کیبل پر عجیب و غریب قسم کے جو اشتہارات عام چل رہے ہوتے ہیں جن کے اندر سندر کالیا بابا، بنگالی بابا، سلطان مسیح، کالا جادو کا توڑ اور نہ جانے کیا کیا فضول چیزیں دکھا کر عام معصوم شہریوں کو ان جیسے لوگوں سے نمٹنا پڑ رہا ہے۔ لوگ اپنے حالات سے تنگ ان کے ہاتھوں اپنے لاکھوں روپے لُٹا رہے ہیں۔ آپ نے پہلے بھی ایسی بہت ساری تحاریک التوائے کار ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جواب پر dispose of کر دیں لیکن ابھی تک اس پر کوئی action نہیں لیا گیا جبکہ یہ لوگ سرِ عام بازاروں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں تو انشاء اللہ اس کو take up کرتے ہیں۔ ہم اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 21 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق میاں طاہر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق جناب ابو حفص محمد غیاث الدین صاحب کی ہے۔ غیاث الدین صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اذانِ مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ پہلے یہ تحریک استحقاق پڑھ لینے دیں۔

ڈی سی اونار ووال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 9۔فروری 2015 بروز سوموار بوقت تقریباً 11:00 بجے دن ڈی سی اونار ووال نجف اقبال کے پاس اے سی شکر گڑھ عمر اخان سے متعلقہ بات کرنے کے لئے گیا۔ عمر اخان اے سی شکر گڑھ نے دیوار کے جھگڑا کے سلسلہ میں میرے حلقہ شکر گڑھ کے ایک معزز گھرانے کے تین افراد کو اپنے ذاتی پستول سے گولیاں مار کر مضروب کر دیا تھا۔ ایک

مضروب موت کے منہ سے ہو کر بچا ہے جو ابھی تک زیر علاج ہے جس کی ایف آئی آر تھانہ سٹی شکر گڑھ میں اے سی کے خلاف درج ہو چکی ہے۔اے سی کے غلط اور ناروا رویّہ کے خلاف عاجز پہلے بھی تحریک استحقاق پیش کر چکا ہے جسے رسمی معذرت کے بعد استحقاق کمیٹی نے ختم کر دیا۔ بعد ازاں اے سی شکر گڑھ عمر اخان نے میرے اور میرے بچوں کے خلاف معاندانہ سلوک شروع کر دیا جس کا ذکر عاجز نے استحقاق کمیٹی کے چیئرمین چودھری محمد اقبال صاحب سے متعدد بار کیا اور التماس کی کہ اے سی شکر گڑھ کا تبادلہ کر دیا جائے وگرنہ اے سی کوئی خطرناک وقوعہ کر دے گا۔ وزیر قانون سے لے کر وزیر داخلہ تک التماس کی گئی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ حال ہی میں، میں نے اے سی شکر گڑھ کے غلط رویّہ کی شکایت وزیر اعلیٰ کے خصوصی سیکرٹری امداد اللہ بوسال سے کی اور انہیں اے سی کے خلاف تھانہ میں درج ہونے والی ایف آئی آر بھی پیش کی۔ موصوف نے اس معاملہ کو شاہد اقبال جو کہ گوجرانوالہ ڈویژن کے عوامی نمائندگان کے معاملات کو حل کروانے کے لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، کے سپرد کیا۔ شاہد اقبال نے مجاز اتھارٹی کو کہہ کر اے سی کا تبادلہ کروادیا لیکن تبادلہ پر عمل ہونے سے پہلے ہی ڈی سی اونارووال نے تبادلہ رکوادیا۔ تبادلہ رکوادینے پر جب میں نے مورخہ 9۔فروری 2015 کو ڈی سی اونارووال نجف اقبال سے بات کی تو ڈی سی اونارووال نے متکبرانہ انداز سے میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا جب تک اے سی شکر گڑھ کے خلاف درج کروائی گئی ایف آئی آر ختم نہ کرواؤ گے میں اے سی کا تبادلہ نہیں ہونے دوں گا۔ ڈی سی او سے عاجز نے کہا مجھے بھی اے سی سے جان کا خطرہ ہے، جواباً ڈی سی او نے طنزیہ اور تضحیک آمیز انداز سے کہا تیرے لئے بلٹ پروف گاڑی کا بندوبست کرتا ہوں۔ فقیر نے ڈی سی او سے کہا کہ اے سی نے ضمانت کروائی ہے، گرفتار کیا گیا ہے اور نہ ہی معطل کیا گیا بلکہ اُلٹا وہ مضروب کے ورثاء کو اور خود مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔ آپ گرفتار ہونے دیتے ہیں نہ تبدیل ہونے دیتے ہیں، آپ کا ارادہ کیا ہے؟ ڈی سی او نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف بھی ایف آئی آر درج ہوئی ہے ان کو گرفتار کیوں نہیں کرواتے؟

جناب سپیکر! ڈی سی او نارووال نجف اقبال نے تضحیک آمیز رویّہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ عوامی نمائندگان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جس کی رپورٹ دو مہینے تک ایوان کو پیش کی جائے۔ اب پندرہ منٹ کے لئے نماز کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ بعد جناب قائم مقام سپیکر 6 بج کر 40 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

اپریل 2012 میں منعقد ہونے والی پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک دو اہم باتیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ایوان کے سپیکر بہت محترم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُن کے فیصلوں پر عملدرآمد کرنا سب کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے اس میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُن کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ لاء منسٹر بھی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لاء منسٹر بھی ہیں۔ ماہ اپریل 2012 میں ایوان کی ایک فنانس کمیٹی کی میٹنگ سپیکر صاحب کی سربراہی میں ہوئی تھی تو اس میں اس ایوان کے اندر جو ہمیں look after کرتے ہیں ایک سے پندرہ سکیل اور اُس کے اوپر کے لئے تین اہم فیصلے ہوئے تھے کہ ایک سے پندرہ سکیل کے ملازمین جن کی سروس اس گریڈ میں عرصہ پانچ سال سے زیادہ ہو تو next scale میں اُس کی ترقی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر یوٹیلٹی بلز کے لئے ایک ہزار روپے ماہوار کے اضافے کا فیصلہ ہوا اور قانون سازی الاؤنس میں پانچ فیصد اضافے کی بات اُس میں ہوئی تھی لیکن اپریل 2012 سے لے

کراب2015 آ گیا ہے اور ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ مناسب سمجھیں تو اس کی کوئی یقین دہانی کرائیں کہ کب تک اس پر اس حوالے سے عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد کرواتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،انشاء اللہ تعالیٰ کرواتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر !روزنامہ "دنیا"نیوز کے رپورٹر حسن رضا کی رپورٹ کے مطابق وزیراعلیٰ کی طرف سے پابندی لگائی گئی تھی کہ افسران کے جو گھر ہیں ان کی تزئین وآرائش پر ضمنی بجٹ میں کسی قسم کے فنڈز جاری نہیں کئے جائیں گے لیکن اس رپورٹ کے مطابق تین کروڑ چھبیس لاکھ روپیہ جاری کیا گیا ہے جبکہ اس طرح وحدت کالونی میں آٹھ سو چھوٹے ملازمین کے جو گھر ہیں وہ بالکل گرنے والے ہیں اور ایک رپورٹ کے مطابق اُن کو declare کر دیا گیا ہے کہ وہ رہنے کے قابل نہیں ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ بڑے افسران کے ساتھ روّیہ اور ہے جبکہ اس پر پابندی بھی لگائی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس پر نوٹس لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی،آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں پھر بات ہو گی۔اب ہم تحاریک التوئے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! ایک تو میں درخواست کروں گا کہ تحریک التوائے کار نمبر 15/9 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے یہ

تحریک پڑھی گئی تھی لیکن غلطی سے یہ چیز آگئی ہے کہ ایوان کی میز پر اُس کی تفصیل موجود ہے فائل بروقت نہیں پہنچا سکے آج آپ کے حکم کے مطابق وہ فائل ایوان کی میز پر تحریک التوالے کار نمبر15/9 کی جتنی دستاویزات ہیں وہ پہنچادی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اگلی تحریک التوائے کار نمبر1187/14 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آیا ہے لیکن دو دن کے لئے اگر یہ تحریک التوائے کارpending کر دیں تو تفصیلی جواب آجائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئےpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شہزاد منشی صاحب!آپ کو میں تحریک التوائے کار کے بعد بات کرنے کا ٹائم دوں گا۔

میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!شکریہ۔اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری و پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں میرٹ کی بنیاد پر ایم بی بی ایس/بی ڈی ایس میں داخلے کئے جاتے ہیں اور ان داخلوں کو انتہائی میرٹ پر کیا جاتا ہے جس کے لئے ایک شفاف طریق کار وضع کیا گیا ہے جس میں میٹرک،ایف ایس سی کے نمبر میڈیکل کالجز ایڈمشن ٹیسٹ کے علاوہ شامل ہیں۔اس طریق کار کے ذریعے انتہائی قابل اور محنتی طالب علموں کو داخلہ دیا جاتا ہے اس شفاف اور بہتر طریق انتخاب کو دنیا بھر میں پذیرائی حاصل ہے۔اس بناء پر پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجوں کے گریجویٹ کی تعلیمی اور ماہرانہ قابلیت دنیا بھر میں مانی جاتی ہے۔مزید برآں عرض یہ کہ نام نہاد پرائیویٹ اکیڈمیاں جو کہ ٹیسٹوں کی تیاری کے سلسلے میں طالب علموں کو راغب کرتی ہیں اُن کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے اور MCAT کی طرز پر دوسرے تعلیمی اداروں میں

اس سسٹم کو لاگو کیا جاتا ہے۔اب تک کی صورتحال کے مطابق جو داخلے دیئے جاتے ہیں اُس میں دس فیصد میٹرک کے نمبر چالیس فیصد،ایف ایس سی کے نمبر اور پچاس فیصد انٹری ٹیسٹ کے نمبرز کو ملا کر ان کی میرٹ لسٹ تیار کی جاتی ہے۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے جو کہ پڑھی جاچکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس میں بھی ایک ڈیپارٹمنٹ کا تو جواب آیا ہے لیکن مزید اس تحریک التوائے کار کے لئے وقت دے دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر دیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/4 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے جو کہ پڑھی جاچکی ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر !اس میں بھی استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/9 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر !اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیا گیا تھا صرف ایوان کی میز پر متعلقہ ریکارڈ نہیں تھا جو کہ آج موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کی تفصیل رکھ دی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/17 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس میں رپورٹ مکمل نہیں ہے ایک ڈیپارٹمنٹ کی ہے اور پولیس کی رپورٹ نہیں ہے میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/20 چودھری عامر سلطان چیمہ،جناب احمد شاہ کھگہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے،اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ متعلقہ ٹاؤن میں بذریعہ ایک مراسلہ نمبر ایل سی اے 522 مورخہ 2014-12-23 کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ریونیو لاہور کو ہدایت کی گئی تھی کہ متعلقہ ٹاؤن میں آبادیوں کے قریب ترین نئے ہسپتال کی تعمیر کرنے کے لئے PC-1 جمع کروایا جائے مذکورہ چٹھی کے جواب میں متعلقہ ٹاؤن نے نئے تعمیر کئے جانے والے قبرستان کے PC-1 مبلغ/150.45 ملین روپے ضرورت رقبہ برائے قبرستان یونین کونسل نمبر 84 بند پار ابوبکر صدیق کالونی کے لئے 43 کنال 13 مرلے اور برائے یونین کونسل نمبر 90 بند پار شیراکوٹ بابو صابو کے لئے 32 کنال تیار کر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ریونیو کو مورخہ 6۔جنوری 2015 کو ارسال کیا ہے۔جناب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ریونیو مذکورہ بالا PC-1 کو منظور کرتے ہوئے اور حصول برائے منظوری فنڈ کے لئے مورخہ 15-01-10 کو ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس PC-1 کے مطابق متعلقہ رقم کا اہتمام کر کے اس زمین کو خرید کرنے کے بعد قبرستانوں کے لئے وقف کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/21 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو پڑھ دیں۔

بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز پر سکیورٹی کے ناقص انتظامات کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13۔جنوری2015 کی خبر کے مطابق سکیورٹی کے ناقص انتظامات کے باعث بند روڈ پر واقع سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز پر متعلقہ انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے مکمل طور پر غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق بند روڈ پر واقع انٹر سٹی سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز پر سکیورٹی کی ناقص صورتحال کی وجہ سے مسافروں کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ سرکاری بس سٹینڈ پر سکیورٹی گارڈ غائب ہیں۔ میٹل ڈیٹیکٹر نہیں ہیں اور واک تھروگیٹ نصب نہ کئے جا سکے ہیں۔ بغیر سکیورٹی چیک کے مسافروں کو سوار کرایا جا رہا ہے اور مسافروں کے سامان کو بھی چیک نہیں کیا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! مذکورہ اخباری خبروں کے حوالے سے بند روڈ کے اڈوں کی سکیورٹی کی صورتحال درست طور پر بیان نہیں کی گئی۔ تمام سرکاری و غیر سرکاری اڈوں پر واک تھروگیٹ کے علاوہ تمام سکیورٹی اقدامات مکمل کروائے گئے ہیں تمام اڈوں پر سی سی ٹی وی کیمرے آپریشنل ہیں سب کمپنیوں نے اپنے اپنے سکیورٹی گارڈز رکھے ہوئے ہیں اور بسوں پر سوار ہونے والے مسافروں کو میٹل ڈیٹیکٹر کے ذریعے چیک کر کے سوار کروایا جاتا ہے اور مسافروں میں کسی قسم کے عدم تحفظ کا احساس نہیں پایا جاتا بلکہ سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے کئی جیب تراش بھی پکڑے گئے ہیں۔ بہر حال موجودہ حالات کے پیش نظر اور حکومتی ہدایات کے تابع تمام اڈا مالکان کو اپنے اپنے اڈوں پر سکیورٹی انتظامات مزید بہتر کرنے،

مسافروں کے لئے زیادہ محفوظ بنانے کے لئے مزید متحرک ہونے کا کہا گیا ہے اور اس صورتحال کے مطابق متعلقہ اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو بتا رہے ہیں کہ سب جگہوں پر کیمرے اور واک تھرو گیٹ لگے ہوئے ہیں لیکن کئی جگہیں ایسی ہیں جہاں پر یہ نہیں ہیں۔ اگر میں نشاندہی کروں تو کیا یہ انتظامات کر دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا بتائیں گے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شہزاد منشی صاحب! آپ کافی دیر سے کھڑے ہوئے ہیں۔

سرکاری بھرتی میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد مختص کوٹا اور اقلیتی سٹوڈنٹس کے لئے بیس نمبروں کی پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایوان میں ایک سال آٹھ ماہ کے بعد انسانی حقوق و اقلیتی امور کے سوالات و جوابات آئے تھے۔ اس میں صرف چھ سوالات تھے اور ان میں سے صرف دو سوالوں پر بات ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ discrimination ہے کہ چھ سوال اور وہ بھی پورے نہیں ہو سکے۔ جناب سے التماس ہے کہ جب بھی یہ سوالات ہوں تو کم از کم ہمیں ٹائم ملنا چاہئے اور ہمیں نہیں دیا گیا۔ دوسری بات بہت اہم ہے جو میں نے پچھلے سال بھی کی تھی کہ جو ہمارا پانچ فیصد کوٹا ہے اس پر ابھی تک implementation نہیں ہو سکا۔ اب جتنے بھی اشتہارات jobs کے آئے ہیں ان پر بھی پانچ فیصد کوٹے کا نہیں لکھا گیا۔ میں ایک اور بات کرتا چلوں وہ بھی بہت ضروری ہے وہ بھی ہمارے human rights کے حوالے سے ہی ہے۔ ہمارے تمام جو مسلم سٹوڈنٹس ہیں ان کو قرآن پاک کی تعلیمات پر بیس نمبر دیئے جاتے ہیں لیکن ہمارے جو minorities کے سٹوڈنٹس ہیں ان کو ابھی تک ان کی دینی

تعلیمات کے لحاظ سے بیس نمبروں کی privilege نہیں مل رہی ہے۔آج ہمارے تمام وزراء یہاں پر بیٹھے ہیں میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں request کرتا ہوں کہ ہمارے سٹوڈنٹس کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے براہ مہربانی اس ناانصافی کو ختم کیا جائے اور ان کو بھی بیس نمبروں کی رعایت دی جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کیبنٹ میں یہ بات پاس ہوئی تھی اور میرے پاس یہ 9۔فروری 2015 کا نوٹیفکیشن ہے۔ پہلے اس میں یہ ہوتا تھا کہ:

> Vacancies reserved for minorities of which qualify candidates are not available these vacancies shall be cheater as unreserved and filled on merit.

اس وقت بھی شہزاد صاحب نے point raise کیا تھا، میرے تمام سینئرز نے بھی میرا ساتھ دیا اور چیف منسٹر صاحب نے سمری پاس کی جو باقاعدہ ہمیں بھجوائی گئی ہے۔ یہ نوٹیفکیشن میرے پاس ہے اور اس میں یہ ہے کہ:

> The vacancies reserved for minorities (non-Muslims) for which qualify candidates are not available shall be carried forward and filled through appointment of persons belong to minorities (non- Muslim)

یہ ابھی ہو گیا ہے اور یہ بہت بڑی ایک achievement ہے۔ ہم پوری کیبنٹ اور چیف منسٹر کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس حوالے سے کام کیا۔ جہاں تک انہوں نے دوسری بات کی ہے کہ اشتہارات میں پانچ فیصد کوٹے کا لکھا ہوا نہیں آتا تو میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کچھ جگہوں پر ایسا ہو رہا ہے حالانکہ چیف سیکرٹری صاحب کی اس حوالے سے standing instructions ہیں۔ میں ان کو ensure کرواتا ہوں کہ میں کل دوبارہ چیف سیکرٹری صاحب سے مل کر ان کی طرف سے circular جاری کراؤں گا اور جو ادارہ ایسا نہیں کرتا تو وہ violation کرتا ہے کیونکہ یہ Law کا حصہ ہے Article 260(3) Constitution of Islamic Republic of Pakistan تیسری بات انہوں نے بیس نمبروں کی کی ہے تو یہ کوئی قانون نہیں ہے بلکہ اس وقت ضیاء الحق صاحب نے اپنے طور پر اس کو کر دیا تھا اور اس کی پریکٹس اسی طرح سے چل رہی ہے۔اس بارے میں بھی ہمارے تمام ممبران نے اور

شہزاد منشی صاحب کو بھی پتا ہے کہ ہم سب نے دستخط کر کے اپنے سیکرٹری کو بھیجا اور ان سے سارا کچھ منگوا کر سمری وزیر اعلیٰ آفس بھیجی تھی۔ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک ہفتہ پہلے لاہور کے دوسرے مذہبی راہنماؤں کو بلایا تھا اس میں چیف سیکرٹری صاحب بھی تھے اور وزیر اعلیٰ نے صدارت کی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا کہ curriculum میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جس کی وجہ سے اس قسم کی intolerance پائی جاتی ہے جس کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے بیس نمبروں کے بارے میں نصاب مانگا ہے کہ کون سا نصاب ہے کیونکہ ہمارے بھی مختلف قسم کے Sects ہیں United Pentecostal Church Roman Catholics Protestant مختلف چرچ ہیں ان سب کو بلا کر ایک Minority Advisory Committee بھی بنادی ہے جو notified ہو چکی ہے کہ کم از کم نصاب کے بارے میں بتایا جائے تاکہ بیس نمبر ہو سکیں۔ میں اس کے خلاف نہیں ہوں جو بھی ہمارے مسلمان بہن بھائی قرآن پاک کے حافظ ہیں ان کو بیس نمبر ملنے چاہئیں لیکن آرٹیکل 25 کے مطابق باقی Minorities کے سٹوڈنٹس کو بھی ملنے چاہئیں۔ اس میں عرفان جمیل، پاسٹر مجید صاحب اور تبسم شاہ کی کمیٹی بنائی ہے۔ سمری move ہو چکی ہے اور ہم اس کے انتظار میں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ بڑی detail میں جواب آگیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ قرآن مجید کے بارے میں بات ہوئی ہے تو صدر ضیاء الحق (مرحوم) کے زمانہ سے پانچ نمبر حافظ قرآن کے لئے دیئے گئے تھے۔ بیس نمبر نہیں ہیں یہ پانچ نمبر ہیں لیکن اِس وقت جو اساتذہ کی تقرری ہو رہی ہے تو وہ طلباء یا candidate جو قرآن پاک حفظ کی سند پیش کر رہے ہیں ان کے پانچ نمبر بھی نہیں لگائے جا رہے ہیں اس کے لئے میری گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں واضح پالیسی بنائی جائے اگر وہ آرڈیننس کے ذریعے سے نمبر لگتے تھے تو آج ہمیں اجازت دی جائے ہم ایک متفقہ قرارداد پیش کر دیں تاکہ جو قرآن پاک کے احترام کا ایک طریقہ چل رہا ہے اس کے مطابق وہ پانچ نمبر ضرور دیئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ وہ قرارداد لے کر آئیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جس طرح پہلے مولانا صاحب نے بات کی ہے وہ actually پچیس نمبر ہیں بیس نمبر بھی نہیں ہیں۔ پانچ نمبر اس وقت دیئے جاتے ہیں جب انٹرویو ہوتا ہے اور بیس نمبر حفظ قرآن پاک کے دیئے جاتے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ قرارداد لے کر آئیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

سرگودھا میں گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے گورنمنٹ پالیسی کے تحت بروقت ادائیگیوں کا مطالبہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! I am really grateful کہ آپ نے ٹائم عنایت فرمایا ہے۔ میں نہایت احترام سے اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ شوگر ملیں کسانوں کو payment نہیں کر رہی ہیں۔ I am sure کہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب بھی چاہتے ہیں کہ cane growers کو payments ہوں لیکن practically at sight کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ میں سرگودھا کی شوگر ملوں کے حوالے سے بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی ارب ہا روپے کی payments pending ہیں۔ یقین کریں کہ سرگودھا میں اس وقت اتنی resentment ہے کہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ کسی وقت آکر موٹروے بلاک نہ کر دیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ براہ مہربانی اگر منسٹر صاحب موجود ہیں، اگر نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوموار کو متعلقہ وزیر سے اس پر جواب لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: وہ Friday کو ہوں گے یا جس دن بھی ہوں گے ان سے اس چیز کا جواب لیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مختصراً ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔
جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! مختصر ہی کیجئے۔

ممانعت لاؤڈ سپیکر ایکٹ پر عملدرآمد کے سلسلے میں پولیس کا تجاوز کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے پاس پرسوں کا اخبار ہے اس میں یہ خبر چھپی ہے کہ ہر بنس پورہ کے علاقے کی ایک مسجد میں غالباً کوئی مولانا صاحب نے تقریر وغیرہ کی اور اوپر کا سپیکر بند کرنا بھول گئے جس پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔ میں اس کے طریق کار کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ظاہر ہے کہ اس وقت دہشت گردی پوری قوم کا مسئلہ ہے اور ہم سب اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ افواج پاکستان اور سب مل کر جدوجہد کر رہے ہیں میں اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اب پولیس ہر چیز کو جس طرح deal کرتی ہے، وہاں پولیس مسجد میں داخل ہوئی ہے اور جوتوں سمیت گئی ہے۔ وہاں جا کر شیشے توڑے ہیں، الماری توڑی ہے اور ایمپلی فائر اٹھا کر لے گئے۔ حجرے کے اندر جو مولانا صاحب سوئے ہوئے تھے وہ اصل نہیں تھے اصل مولانا صاحب کہیں اور گئے ہوئے تھے ان کو اٹھایا اور مارتے ہوئے، تشدد کرتے ہوئے تھانے لے گئے۔ علاقے کے معززین تھانے گئے اور وہاں کافی uproar ہوا جس کے نتیجے میں ان کو چھڑوا کر لے آئے۔ اس شور مچانے پر تھانے دار صاحب دوبارہ سے آئے اور مسجد کے اوپر سے سارے سپیکر اتار لئے۔ متعدد مقامات پر یہ سلسلہ اسی طرح جاری و ساری ہے۔

جناب سپیکر! یہ لاء سے متعلق معاملہ ہے اور لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ میں اس کی implementation کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اگر آپ اس طرح implement کروائیں گے اور پولیس کے اس روایتی طریق کار کے مطابق implement کروائیں گے تو یہ اس حوالے سے counter productive ہوگا۔ بیس سے پچیس سال پہلے جو روس کے خلاف ایک معاملہ تھا اور حکومت کی پالیسی تھی یہاں کے لوگوں کو جہاد کے نام پر trained کر کے وہاں بھجوایا گیا اور جو کچھ ہوا یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ یہ قصہ ختم ہو گیا لیکن اب ان کو A,T,B لیبل کر دیا گیا ہے، افغان ٹرینڈ بوائز اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو شیڈول۔4 کے اندر ڈال دیا، یہ ایک مسلسل ریکارڈ چل رہا ہے جس کی بنیاد پر محکمہ داخلہ اور محکمہ قانون نے ان کے Detention Order جاری کئے ہوئے ہیں اس حوالے سے لوگوں کو کافی تنگی اور پریشانی کا سامنا ہے ان میں سے کچھ لوگ ڈاکٹر بن گئے، کچھ انجینئر بن گئے، کچھ لوگ کاروبار کر رہے ہیں اور کچھ لوگ استاد بن گئے ہیں اور اب پولیس ان کے پیچھے ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس طرح کی غلط رپورٹوں پر جو کارروائی ہو رہی ہے اس سے ایک نفرت جنم لیتی ہے۔ خدارا آپ لوگ چیزوں کو صحیح طریقے سے thrash out کریں۔ اس طرح نیچے سے جو رپورٹ آجاتی ہے اس پر اوپر تک بغیر سوچے سمجھے کارروائی شروع ہو جاتی ہے تو اس کی درستی کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے بھی ٹائم دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بولیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ منسٹر صاحب کے بعد بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے جس مسئلہ پر بات کی ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور میرے خیال میں انہیں اس پر تحریک التوائے کار دینی چاہئے تھی۔ مگر پھر بھی میں معزز ممبر کو explain کرنا چاہوں گا کہ اس وقت جو existing situation ہے اور آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف federal اور provincial level پر جس طرح Apex Committee کے سکیورٹی کے حوالے سے اجلاس ہو رہے ہیں، وزیر اعظم صاحب خود اس میں جس طرح involve ہیں اور صوبے میں وزیر اعلیٰ جس طرح اس میں involve ہیں، ہماری کیبنٹ کمیٹی وغیرہ بنی ہوئی ہیں ہم اس میں نئے laws لے کر آئے ہیں اور ہم نے اس کی properly اخبارات میں تشہیر کی۔ اس طرح initially لاؤڈ سپیکر کا غلط استعمال ہوتا ہے تو اس میں ہم پہلے ان کو warning دیتے ہیں۔ جب اس وقت ملکی حالات کے مطابق لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے لئے ایک Law بنا دیا گیا ہے اور تمام علماء کرام کی مشاورت کے ساتھ ان Laws میں ترامیم کی گئی ہیں اور اس میں Law کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر معزز ممبر further incident کے حوالے سے detail چاہتے ہیں تو یہ تحریک التوائے کار لے آئیں اور ہم ان کو پوری detail دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!آپ کا بے حد شکریہ۔ سندھو صاحب نے ابھی جوsugarcane growers کے حوالے سے بات کی ہے میں اس کوendorse کرتا ہوں۔ یہ نہ صرف سرگودھا بلکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اوراسی طرح دیگراضلاع میںsugarcane growers کوpayment نہیں ہورہی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے اس سلسلے میں خاص طور پر سندھو صاحب کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا ہوں۔ یہ کاشتکار کی سوچ یاان کے خدشات کے حوالے سے اس طرح سے ہے کہ:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جوایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Appropriation Accounts of Forest Department, Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Forest Department, Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

MR ACTING SPEAKER: The Appropriation Accounts of Forest Department, Government of the Punjab for the financial year 2012-13 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 1 for examination and report within the period of one year.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت لینا چاہتا ہوں کہ یہ Appropriation Accounts ہمیشہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پیش ہوتے ہیں۔ اس سے پچھلے سال 12-2011 میں بھی حسابات اس طرح سے پیش ہوئے لیکن ان کی رپورٹس کبھی ہماری نظر سے نہیں گزریں۔ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔ ویسے بھی Rule-178 کے تحت اس کی رپورٹس ایک سال بعد ایوان میں پیش ہونا ضروری ہیں لیکن ایک سال گزرنے کے بعد بھی ہم نے یہ رپورٹس ایوان میں کبھی نہیں دیکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی extension لے لیتے ہیں پھر اس معاملے کو بھی دیکھتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اب اس پر کچھ نہ کچھ فیصلہ ہونا چاہئے۔ نئے قوانین بھی بنا رہے ہیں اور اس پر کمیٹی بھی بنی ہے۔ اب اس کی کم از کم رپورٹس ایوان میں ضرور آنی چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔

حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال 13۔2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

MR ACTING SPEAKER: The Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2012-13

has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 1 for examination and report within the period of one year.

حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب اور پی ٹی آئی کے ممبران نے تو resigns دیئے ہوئے ہیں اور کافی عرصے سے PAC-1 کی meetings نہیں ہو رہی۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر انہوں نے resigns دیئے ہوئے ہیں اور آپ قبول نہیں کر رہے تو یہ سیاسی جھگڑا ہے لیکن جو ایک routine کا کام ہے وہ کیوں نہیں ہو رہا اس کا بیٹھ کر کوئی راستہ نکالنا چاہیئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! جس طرح پہلے rules چلتے رہے، rules of procedure بھی یہی ہے کہ جب کسی بھی کمیٹی کا چیئرمین available نہیں ہوتا تو پھر کمیٹی کے ممبران میں سے کوئی بھی ممبر میٹنگ چیئر کر لیتا ہے۔ ہم نے اس پر سیکرٹری اسمبلی سے بھی بات کی تھی کہ rules and regulations دیکھ کر کچھ کریں۔ اب یہ کام suffer ہو رہا ہے اگر کسی کو allow کر دیا جائے اور میٹنگ بلا لی جائے، اگر میٹنگ چیئر اپوزیشن نے ہی کرنی ہے تو بے شک ڈاکٹر سید وسیم اختر کر لیں لیکن اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! جب PAC-1 کے معزز ممبران نے میرے ساتھ بات کی تھی تو میری اس سلسلے میں سیکرٹری اسمبلی سے تفصیلاً میٹنگ ہوئی تھی۔ سیکرٹری

اسمبلی کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں لاء منسٹری سے اس پر advise چاہئے تو ہم ان سے advise کے لئے کہیں گے۔Legally اس پر کوئی ایسی بندش تھی کہ could not any one of member preside. So اس پر لاء ڈیپارٹمنٹ سے اس کی clarification چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء ڈیپارٹمنٹ کو اس کی clarification کے لئے لکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کی کوئی time limit ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی سیشن میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم انشاءاللہ تعالیٰ within week لاء ڈیپارٹمنٹ سے مل کر اس کا کوئی حل نکالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2012-13.

MR ACTING SPEAKER: The Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2012-13 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.1 for examination and report within the period of one year.

حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Audit report on the Accounts of Government of the Punjab, Civil Department for the Audit year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, Civil Department for the Audit year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, Civil Department for the Audit year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within the period of one year.

حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Audit Report on the Accounts of the Revenue receipt Government of the Punjab for the Audit year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of the Revenue receipts Government of the Punjab for the Audit year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of the Revenue receipts Government of the Punjab for the Audit year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within the period of one year.

حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab regarding Public Sector Enterprises for the audit year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab regarding Public Sector Enterprises for the audit year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, regarding Public Sector Enterprises for the

audit year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within the period of one year.

حکومت پنجاب کے محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، پنجاب دانش سکولوں اور سنٹرز آف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال 14۔2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab regarding C & W, HUD & PHE, Irrigation Department and Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority for the Audit Year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab regarding C & W, HUD & PHE, Irrigation Department and Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority for the Audit Year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab regarding C & W, HUD & PHE, Irrigation Department and Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority for the Audit Year 2013-14 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within the period of one year.

فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، گوجرانوالہ کے ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹیں برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Annual Activity Reports of Faisalabad, Multan, Rawalpindi, and Gujranwala Development Authority for the year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Activity Reports of Faisalabad, Multan, Rawalpindi, Gujranwala Development Authority for the year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: The Annual Activity Reports of Faisalabad, Multan, Rawalpindi, Gujranwala Development Authority for the year 2013-14 has been laid.

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Annual Activity Reports of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2013-14.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Activity Report of Parks and Horticulture authority Lahore for the year 2013-14.

MR ACTING SPEAKER: The Annual Activity Report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2013-14 has been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19۔فروری2015 بوقت3:00بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of corruption of two billion rupees by using of substandard material in construction of Barala Branch Canal Faisalabad 179
-Disclosure of embezzlement of millions of rupees granted for control over Small Pox in Lahore 351
-Disclosure of leasing precious lands of Auqaf Department at very low rates in Sargodha and other details 178

Call attention Notice REGARDING 416
-Death of citizens by firing of unknown person in Sargodha 324

questions REGARDING- 321
-Details about embezzlement in purchase of wheat *(Question No. 4478*)*
-Details about non-payment to farmers by sugar mills owners in Sargodha *(Question No. 4150*)* 172

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 105
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 31 of 2014) 109

Resolutions REGARDING-
-Demand for taking action against factories making spurious medicines
-Demand for taking action against sellers of Army/Police uniforms without licence

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.

point of order REGARDING- 198
-Misuse of powers by Police in implementation of Amplifier Act 421

privilege motion REGARDING-
-Insulting behaviour of DCO Narowal with MPA

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst patients due to closure of Angiography Department of DHQ Hospital Gujranwala 176
-Anxiety amongst students and parents due to condition of entry test for admission in medical and engineering Colleges 425

PAGE NO.

-Declaring water of 21 factories of mineral water as injurious to health 89
-Demand for registration of case of baby girl died by falling from third floor of Zinwa Mall, Hussain Chowk Lahore 258
-Deprivation of farmers of Chak No.77 R.B Jarranwala from irrigation water 256
-Deprivation of residents from drinking water due to illegal possession over water tank of Chak No. 69 R.B Jarranwala 175
-Disclosure of corruption of two billion rupees by using of substandard material in construction of Barala Branch Canal Faisalabad 179
-Disclosure of embezzlement of millions of rupees granted for control over Small Pox in Lahore 351, 426
-Disclosure of leasing precious lands of Auqaf Department at very low rates in Sargodha and other details 178
-Failure of Fisheries Department in framing of rules for quality control of fish 182
-Failure of government in implementation of by-laws of construction of plazas and marriage halls in Lahore 181
-Non-compliance rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA 83
-Problems faced by passengers due to substandard security measures at government bus stands situated at Bund Road Lahore 428
-Problems faced by people in burial of dead bodies due to non– availability of space in graveyards of Lahore 259, 427
-Substandard marking of examination papers of matric and intermediate classes 95

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-10th February, 2015 5
-11th February, 2015 119
-12th February, 2015 195
-13th February, 2015 267
-16th February, 2015 357

AHMAD KARIM QASWAR LANGRIAL, MALIK *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*

Answers to the questions REGARDING- 146

-Details about offices of IT Department in Sahiwal *(Question No. 3550*)* 136
-Details about provision of development funds to MPAs of the Opposition *(Question No. 2720*)* 125
-Details about provision of water in Cholistan, district Bahawalpur *(Question No. 1913*)* 149
-Details of allocation of funds for district Kasur in annual development budget *(Question No. 3711*)* 129
-Sanction of health projects for Bahawalpur and other details

PAGE NO.

(Question No. 2022)*
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

Call attention Notice REGARDING
-Details about gang rape of ten years old orphan girl who lost her mental balance in Ahmedpur Sharqia 420

404

questions REGARDING- 405
-Details about land of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No. 87)* 54
-Details about shrines in district Pakpattan *(Question No. 88)*
-Water supply to area of Malka Hans district Pakpattan and details about payment of electricity bills *(Question No. 1368*)*
AHMED KHAN BALOCH, MR.

question REGARDING-
-Details about start of District Public School in Mianwali *(Question No. 1679*)* 61
AHMED KHAN BHACHER. MR.

questions REGARDING- 246
-Details about Dar-ul-Aman in Mianwali *(Question No. 67)*
-Details about institutions of women welfare in district Mianwali *(Question No. 66)* 245
-Details about offices of Social Welfare Department in Mianwali *(Question No. 4333*)* 238
-Details about rehabilitation of beggars in the province *(Question No. 4335*)* 239
330
-Details about staff for inspection of boilers in factories *(Question No. 65)* 318
-Details about technical institute in Mianwali *(Question No. 4229*)*
-Details about vocational/technical institutes in district Mianwali *(Question No. 4228*)* 316
AHMED SAEED, QAZI

privilege motion REGARDING-
-Refusal by Dy. District Officer (Education) to attend the telephone of MPA 79

question REGARDING- 398
-Details about property of Jamia Masjid Hanfia Farooqia Lahore *(Question No. 2296)*
AKHTAR ALI, BAO

242

PAGE NO.

questions REGARDING- 272
-Details about Aafiat Institute Lahore *(Question No. 4885*)*
-Details about legislation for awarding punishment to sellers of meat of sick and dead animals *(Question No. 3000*)*
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

questions REGARDING-
-Details about vehicles of Food Department district Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 4466*)* 323 326
-Details about wheat godowns in district Rajanpur *(Question No. 4558*)*
ALIA AFTAB, DR.

questions REGARDING- 250
-Details about old age homes in district Lahore *(Question No. 332)*
-Details about report of Committee of UNO on children rights *(Question No. 3890*)* 361
ALLAUDDIN, SHEIKH

point of order REGARDING-
-DISCLOSURE OF EMBEZZLEMENT OF MILLION OF RUPEES IN LOCAL PURCHASE 185
OF MEDICINES IN THE NAME OF MPAS 131

question REGARDING-
-Details about issuance of route permits in district Kasur and income therefrom *(Question No. 1042*)*
AMJAD ALI JAVAID, MR.

questions REGARDING-
-Details about buildings of Social Welfare Institutions in Toba Tek Singh *(Question No. 3938*)* 237
-Details about building of working women hostels in Toba Tek Singh *(Question No. 3937*)* 236
-Details about establishment of Poly Technical College in district Toba Tek Singh *(Question No. 2124*)* 284
-Details about land of Auqaf Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 391
-Details about vacation of state land from “Qabza Groups” in Toba Tek Singh *(Question No. 1721*)* 63
-Details about wheat kept in open air in district Toba Tek Singh 338

PAGE NO.

(Question No. 392)
-Procedure for establishment of government poly technical college *(Question No. 4807*)* 319

AUQAF DEPARTMENT-

questions REGARDING- 385

-Details about Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 4002*)* 413
-Details about illegal occupants of land of Auqaf Department in tehsil Daska *(Question No. 374)* 394
-Details about income and expenditures of Data Darbar Lahore *(Question No. 1876*)* 370
-Details about income and expenditures of shrines in Sahiwal *(Question No. 3556*)* 412
-Details about land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 373)* 381
-Details about land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 409
-Details about land of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 247)* 378
-Details about land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3990*)* 391
-Details about land of Auqaf Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 404
-Details about land of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No. 87)* 407
-Details about land of Auqaf Department in PP-222 Sahiwal *(Question No. 136)* 410
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas *(Question No. 361)* 403
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 3965*)* 374
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Raiwind, Lahore *(Question No. 3581*)* 408
-Details about mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore *(Question No. 239)* 402
-Details about property of Auqaf Department in Tandlianwala *(Question No. 3584*)* 398
-Details about property of Jamia Masjid Hanfia Farooqia Lahore *(Question No. 2296)* 405
-Details about shrines in district Pakpattan *(Question No. 88)* 411
-Details about shrine of Baba Faal Shah Lal Khichi in Bahawalnagar *(Question No. 367)* 410
-Details about shrine of Hazrat Khawaja Muhammad Panah (RHA) *(Question No. 248)* 400
-Details about vacating the commercial land of Darbar Sheikh Muhammad

PAGE NO.

Fazil (RHA) *(Question No. 2894*)*
-Details about worse condition and irregularities at shrines under administrative control of Auqaf Department in district Bahawalpur *(Question No. 2017*)* 397
-Details of house and property of Hazrat Mian Meer (RHA) situated in New Anarkali Lahore *(Question No. 2519*)* 399
-Number of employees of Auqaf Department and details about shrines in Bahawalpur *(Question No. 2016*)* 396
-Number of mosques of Auqaf Department in Lahore and other details *(Question No. 1877*)* 395

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*
ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)* **–**
-The Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015 263
-The Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015 190
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015 262
-The Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015 **190**
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 262
-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015 191
-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015 **189**
-The Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015 263
-The Punjab Sound System (Regulation) Ordinance 2015 261

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 232
-Details about beggars *(Question No. 3910*)* 313
-Details about establishment of industrial estate in district Gujranwala *(Question No. 3704*)* 303
-Implementation of Trade Agreement and Preferential Trade Agreement and other details *(Question No. 2868*)*

ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

Answers to the questions REGARDING- 385
-Details about Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 4002*)* 413
-Details about illegal occupants of land of Auqaf Department in tehsil Daska *(Question No. 374)* 395
-Details about income and expenditures of Data Darbar Lahore

PAGE NO.

(Question No. 1876)*
-Details about income and expenditures of shrines in Sahiwal 371
(Question No. 3556)* 412
-Details about land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 373)*
-Details about land of Auqaf Department in district Layyah 382
(Question No. 3991)*
-Details about land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan 378
(Question No. 3990)*
-Details about land of Auqaf Department in district Sahiwal 409
(Question No. 247)
-Details about land of Auqaf Department in district Toba Tek Singh 391
(Question No. 3568)* 404
-Details about land of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No. 87)*
-Details about land of Auqaf Department in PP-222 Sahiwal 407
(Question No. 136)
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas 411
(Question No. 361)
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas, 403
Bahawalnagar *(Question No. 3965*)*
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Raiwind, Lahore 375
(Question No. 3581)*
-Details about mosques under administrative control of 408
Auqaf Department in district Lahore *(Question No. 239)*
-Details about property of Auqaf Department in Tandlianwala 402
(Question No. 3584)*
-Details about property of Jamia Masjid Hanfia Farooqia Lahore 399
(Question No. 2296) 405
-Details about shrines in district Pakpattan *(Question No. 88)*
-Details about shrine of Baba Faal Shah Lal Khichi in Bahawalnagar 412
(Question No. 367)
-Details about shrine of Hazrat Khawaja Muhammad Panah (RHA) 410
(Question No. 248)
-Details about vacating the commercial land of Darbar Sheikh Muhammad 401
Fazil (RHA) *(Question No. 2894*)*
-Details about worse condition and irregularities at shrines under
administrative control of Auqaf Department in district Bahawalpur 398
(Question No. 2017)*
-Details of house and property of Hazrat Mian Meer (RHA) 400
situated in New Anarkali Lahore *(Question No. 2519*)*
-Number of employees of Auqaf Department and details about 397
shrines in Bahawalpur *(Question No. 2016*)*
-Number of mosques of Auqaf Department in Lahore and other 395
details *(Question No. 1877*)*

AUTHORITIES-
-Of the House 7

PAGE NO.

AYESHA JAVED, MRS.

questions REGARDING- 34

-Details about removing encroachments from Lahore *(Question No. 534*)* 24
-Performance of Solid Waste Management Lahore and other details *(Question No. 360*)*

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 312

-Area of godowns of Food Department in Lahore *(Question No. 3164*)* 326
-Details about embezzlement in funds granted to Food Department district Layyah *(Question No. 4551*)* 324
-Details about embezzlement in purchase of wheat *(Question No. 4478*)* 322
-Details about flour mills in district Sahiwal *(Question No. 4308*)*
-Details about granting permission of money deposit in nearly situated NBP by flour mills owners for purchase of wheat *(Question No. 2137*)* 287
-Details about Help Line for registration of complaints against Food Department *(Question No. 340)* 331
-Details about legislation for awarding punishment to sellers of meat of sick and dead animals *(Question No. 3000*)* 273
-Details about non-payment to farmers by sugar mills owners in Sargodha *(Question No. 4150*)* 321
-Details about purchase of wheat during 2013 *(Question No. 4021*)* 319
-Details about sale of adulterated cooking oil *(Question No. 5011*)* 329
-Details about steps taken for control over adulteration of edibles *(Question No. 3012*)* 310
-Details about sugarcane cess fund in Layyah *(Question No. 3766*)* 304
-Details about sugar cess funds in Faisalabad *(Question No. 358)* 333
-Details about sugar mills in Faisalabad *(Question No. 359)* 334
-Details about vehicles of Food Department district Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 4466*)* 324
-Details about wheat centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 423)* 340
-Details about wheat godowns in district Rajanpur *(Question No. 4558*)* 327
-Details about wheat godowns in Shorkot *(Question No. 3780*)* 315
-Details about wheat godowns in tehsil Fort Abbas *(Question No. 368)* 336
-Details about wheat purchase centres in district Vehari *(Question No. 4850*)* 328
-Details about wheat kept in open air in district Toba Tek Singh *(Question No. 392)* 338
-Target of wheat purchase in 2013 in Sargodha *(Question 3974*)* 317

PAGE NO.

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

Call attention Notices REGARDING 416
-Death of citizens by firing of unknown person in Sargodha 420
-Details about gang rape of ten years old orphan girl who lost her mental balance in Ahmedpur Sharqia 414
-Details about snatching car and money by robbers in Gujrat

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)***-
-For the deceased persons died in result of terrorism in Imam Bargah in Shikarpur Sindh 115
-On the sad demises of husband of Mrs. Shameela Aslam MPA and mother of Mr. Amjad Ali Javed MPA 123
-On the sad demise of sister of Mrs. Sultana Shaheen MPA 199

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of farmers of Chak No.77 R.B Jarranwala from irrigation water 256

question REGARDING-
-Details about installation of water purification plants in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1404*)* 55

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON- 16, 29, 45
-10th February, 2015 350, 354
-13th February, 2015 369
-16th February, 2015

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 311
-Area of godowns of Food Department in Lahore *(Question No. 3164*)*
-Details about income and expenditures of Data Darbar Lahore 394

PAGE NO.

(Question No. 1876)*
-Details about institutions of women development in Lahore *(Question No. 3615*)* 225
-Details about Punjab Metro Bus Services *(Question No. 3174*)* 165
-Number of mosques of Auqaf Department in Lahore and other details *(Question No. 1877*)* 395
-Provision of budget to Punjab Metro Bus Authority for the year 2012-13 and other details *(Question No. 3175*)* 166

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

questions REGARDING-
-Funds granted for development works of PP-166 Sheikhupura *(Question No. 1194*)* 42
-Inquiries pending with DCO Sheikhupura and other details *(Question No. 327*)* 23

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING- 311
-Area of godowns of Food Department in Lahore *(Question No. 3164*)* 326
-Details about embezzlement in funds granted to Food Department district Layyah *(Question No. 4551*)* 324
-Details about embezzlement in purchase of wheat *(Question No. 4478*)* 322
-Details about flour mills in district Sahiwal *(Question No. 4308*)* 287
-Details about granting permission of money deposit in nearly situated NBP by flour mills owners for purchase of wheat *(Question No. 2137*)* 330
-Details about Help Line for registration of complaints against Food Department *(Question No. 340)* 272
-Details about legislation for awarding punishment to sellers of meat of sick and dead animals *(Question No. 3000*)* 321
-Details about non-payment to farmers by sugar mills owners in Sargodha *(Question No. 4150*)* 319
-Details about purchase of wheat during 2013 *(Question No. 4021*)* 329
-Details about sale of adulterated cooking oil *(Question No. 5011*)* 310
-Details about steps taken for control over adulteration of edibles *(Question No. 3012*)* 304
-Details about sugarcane cess fund in Layyah *(Question No. 3766*)* 333
-Details about sugar cess funds in Faisalabad *(Question No. 358)* 334
-Details about sugar mills in Faisalabad *(Question No. 359)* 323
-Details about vehicles of Food Department district Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 4466*)* 339
-Details about wheat centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 423)* 326

PAGE NO.

-Details about wheat godowns in district Rajanpur *(Question No. 4558*)* 315
-Details about wheat godowns in Shorkot *(Question No. 3780*)* 336
-Details about wheat godowns in tehsil Fort Abbas *(Question No. 368)*
-Details about wheat kept in open air in district Toba Tek Singh *(Question No. 392)* 338 327
-Details about wheat purchase centres in district Vehari *(Question No. 4850*)* 317
-Target of wheat purchase in 2013 in Sargodha *(Question 3974*)*

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

questions REGARDING-

-Details about provision of water in Cholistan, district Bahawalpur *(Question No. 1913*)* 124
-Details about worse condition and irregularities at shrines under administrative control of Auqaf Department in district Bahawalpur *(Question No. 2017*)* 397
-Number of employees of Auqaf Department and details about shrines in Bahawalpur *(Question No. 2016*)* 396
-Sanction of health projects for Bahawalpur and other details *(Question No. 2022*)* 128

G

GHAZANFAR ABBAS CHHEENA, MR.

privilege motion REGARDING- 173

-Insulting behaviour of DCO Bhakkar with MPA

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

question REGARDING-

-Details about Help Line for registration of complaints against Food Department *(Question No. 340)* 330

h

HAROON AHMED SULTAN BOKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING- 242

-Details about Aafiat Institute Lahore *(Question No. 4885*)*
-Details about Bait-ul-Maal Committees in Gujranwala Division *(Question No. 480)* 252
-Details about buildings of Social Welfare Institutions in Toba Tek Singh *(Question No. 3938*)* 237
-Details about building of working women hostels in Toba Tek Singh 236

PAGE NO.

(Question No. 3937)* 244
-Details about Dar-ul-Aman in district Vehari *(Question No. 2)* 241
-Details about Dar-ul-Aman in Lahore *(Question No. 4720*)* 247
-Details about Dar-ul-Aman in Mianwali *(Question No. 67)* 240
-Details about Dowry Fund in district Lahore *(Question No. 4710*)*
-Details about funds annually granted to Bait-ul-Maal in district Mianwali *(Question No. 159)* 248
-Details about funds granted to Bait-ul-Maal Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 424*)* 251
-Details about handicraft schools for women in PP-234 Vehari *(Question No. 4846*)* 242 250
-Details about institutions of women welfare *(Question No. 282)*
-Details about institutions of women welfare in district Mianwali *(Question No. 66)* 246
-Details about jail projects in Social Welfare Department *(Question No. 4157*)* 238 243
-Details about Marriage Grant in Lahore *(Question No. 5021*)*
-Details about offices of Social Welfare Department in Mianwali *(Question No. 4333*)* 238 251
-Details about old age homes in district Lahore *(Question No. 332)*
-Details about rehabilitation of beggars in the province *(Question No. 4335*)* 239
-Details about vocational training of women in Lahore *(Question No. 215)* 248 247
-Details of Dar-ul-Amanin district Mianwali *(Question No. 158)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 75
-Details about cleanliness in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 126)*
-Details about government fee at parking stands in Lahore *(Question No. 128)* 76
-Number of staff of food squad of City District Government Lahore and other details *(Question No. 1656*)* 62 317
-Target of wheat purchase in 2013 in Sargodha *(Question 3974*)*

HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING- 405
-Details about Advisory Council for Minority Affairs *(Question No. 270)* 367
-Details about Missionary Schools in the province *(Question No. 4980*)*
-Details about report of Committee of UNO on children rights *(Question No. 3890*)* 361
-Details about utilization of discretionary funds by Minister for Human Rights and Minority Affairs *(Question No. 271)* 406

PAGE NO.

I

IJAZ AHMAD, SHEIKH

point of order REGARDING-

199

-CONGRATULATIONS TO PRIME MINISTER PAKISTAN, CHIEF MINISTER PUNJAB AND ALL NATION ON DISCOVERY OF SUBSOIL TREASURES IN CHINIOT

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about establishment of industrial estate in district Gujranwala *(Question No. 3704*)* 313

-Details about establishment of Poly Technical College in district Toba Tek Singh *(Question No. 2124*)* 284

-Details about government technical institutes in district Vehari *(Question No. 235)* 340

-Details about Government Training Centre Samundari Faisalabad *(Question No. 329)* 341

-Details about industrial estates in the province *(Question No. 143)* 337

-Details about installation of water treatment plants in textile mills situated at Khurarianwala–Jarranwala Road Faisalabad *(Question No. 2557*)* 294

-Details about institutions of TEVTA in district Mianwali *(Question No. 140)* 335

-Details about registered factories and workshops in district Mianwali *(Question No. 168)* 338

-Details about staff for inspection of boilers in factories *(Question No. 65)* 330

-Details about students of institutions of TEVTA in district Rawalpindi *(Question No. 1487*)* 308

-Details about technical institute in Mianwali *(Question No. 4229*)* 318

-Details about training in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 138)* 331

-Details about vacant posts in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 139)* 333

-Details about vocational/technical institutes in district Mianwali *(Question No. 4228*)* 316

-Establishment of Small Industrial Estate in Bahawalpur and other details *(Question No. 2004*)* 279

-Implementation of Trade Agreement and Preferential Trade Agreement and other details *(Question No. 2868*)* 303

-Number of institutions of TEVTA in district Gujrat and other 290

PAGE NO.

details *(Question No. 2224*)* 319
-Procedure for establishment of government poly technical college *(Question No. 4807*)*

IRFAN DAULTANA, MIAN

questions REGARDING-
-Details about government technical institutes in district Vehari *(Question No. 235)* 340
-Details about handicraft schools for women in PP-234 Vehari *(Question No. 4846*)* 241
-Details about wheat purchase centres in district Vehari *(Question No. 4850*)* 327

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

question REGARDING-
-Details about property of Auqaf Department in Tandlianwala *(Question No. 3584*)* 402

JAVED AKHTAR, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of drains, bridgelets and streets in Multan and other details *(Question No. 294*)* 49
-Details about budget granted to District Government Multan during 2008 to 2010 *(Question No. 295*)* 52
-Details about dilapidated streets and roads in Kahna, Kasur *(Question No. 1341*)* 46
-Funds allocated for carpeting of roads in Multan during 2012-13 and other details *(Question No. 293*)* 48

K

KASHIF ALI CHISHTY, PIR

question REGARDING-
-Sanction of projects of Local Government in PP-231 Pakpattan *(Question No. 729*)* 53

KASHIF RAHIM KHAN, RAO

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about Government Training Centre Samundari Faisalabad *(Question No. 329)* 341

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for registration of case of baby girl died by falling from third floor of Zinwa Mall, Hussain Chowk Lahore 258

-Failure of Fisheries Department in framing of rules for quality control of fish 182

-Failure of government in implementation of by-laws of construction of plazas and marriage halls in Lahore 181

-Problems faced by passengers due to substandard security measures at government bus stands situated at Bund Road Lahore 428

-Problems faced by people in burial of dead bodies due to non– availability of space in graveyards of Lahore 259

question REGARDING-

-Details about Bait-ul-Maal Committees in Gujranwala Division *(Question No. 480)* 251

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

-11th February, 2015 189

-12th February, 2015 261

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

question REGARDING-

-Details about wheat godowns in Shorkot *(Question No. 3780*)* 315

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

questions REGARDING-

-Details about worst condition of cleanliness in Daska City, Sialkot *(Question No. 1758*)* 67

-Sanction of projects of Local Government Jhang and other details *(Question No. 1776*)* 70

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 405

Answers to the questions REGARDING- 368

-Details about Advisory Council for Minority Affairs *(Question No. 270)*

-Details about Missionary Schools in the province *(Question No. 4980*)* 362

-Details about report of Committee of UNO on children rights *(Question No. 3890*)* 406

-Details about utilization of discretionary funds by Minister for Human Rights and Minority Affairs *(Question No. 271)* 110, 113

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 430

point of order (ANSWER) REGARDING-

-DEMAND FOR IMPLEMENTATION ON 5% QUOTA OF MINORITIES IN RECRUITMENTS AND GRANTING 20% NUMBERS TO STUDENTS OF MINORITIES 114, 111

Resolutions REGARDING-

-Show of deep grief and sorrow on the sad demise of King of Saudi Arabia Shah Abdullah Bin Abdul Aziz

-Strong condemnation of publication of blasphemous drawings in the French Journal

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING-

-Expenditures incurred upon Metro Bus Service track Lahore and other details *(Question No. 3200*)* 168

-Number of buses running at Metro Bus route Lahore *(Question No. 3199*)* 167

L

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction and repair of drains, bridgelets and streets in Multan and other details *(Question No. 294*)* 49

-Details about allocation of land for graveyards in Gulshan-e-Ravi 62

	PAGE NO.
Lahore and other details *(Question No. 1720*)*	
-Details about Baildars deputed on roads of PP-130 Sialkot *(Question No. 1723*)*	65
-Details about budget granted to District Government Multan during 2008 to 2010 *(Question No. 295*)*	52
-Details about cleanliness in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 126)*	75
-Details about cleanliness in Badar Colony Lahore *(Question No. 1760*)*	68
-Details about closure of pond made for public welfare in Kotli Nawanian, district Narowal *(Question No. 1761*)*	69
-Details about completion of construction of roads in PP-194 Multan *(Question No. 307*)*	49
-Details about construction and repair of roads of PP-134 district Narowal *(Question No. 1883*)*	72
-Details about dilapidated streets and roads in Kahna, Kasur *(Question No. 1341*)*	46
-Details about funds allocated for graveyards in UCs 84 and 90 Lahore *(Question No. 50)*	73
-Details about garbage in streets of Badar Colony Badami Bagh Lahore *(Question No. 1759*)*	67
-Details about government fee at parking stands in Lahore *(Question No. 128)*	76
-Details about holding elections of local bodies in the Punjab *(Question No. 705*)*	37
-Details about installation of water purification plants in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1404*)*	55
-Details about irregularities in contracts of construction works in district Nankana Sahib *(Question No. 583*)*	49
-Details about parking stands in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 273)*	77
-Details about patch-work of roads in PP-69 Faisalabad *(Question No. 1275*)*	51
-Details about removing encroachments from Lahore *(Question No. 534*)*	34
-Details about roads of tehsil Minchinabad district Bahawalnagar *(Question No. 662*)*	50
-Details about sewerage drains of Chak No. 61/5 Nankana Sahib *(Question No. 24)*	73
-Details about shifting cattle out of Lahore City *(Question No. 1600*)*	60
-Details about sources of income of municipal town Haveli Lakha, district Okara *(Question No. 1548*)*	56
-Details about start of District Public School in Mianwali *(Question No. 1679*)*	61
-Details about street lights in UC 28 Lahore *(Question No. 78)*	74
-Details about vacation of state land from "Qabza Groups" in Toba Tek Singh *(Question No. 1721*)*	63
-Details about work of drains, bridges and soling in Multan	50

PAGE NO.

(Question No. 308)*
-Details about worst condition of cleanliness in Daska City, Sialkot *(Question No. 1758*)* 67
-Dilapidation of building of TMA Bahawalpur and other details *(Question No. 707*)* 39
-Expenditures incurred upon repair of tube wells in Jhelum City *(Question No. 1846*)* 71
-Funds allocated for carpeting of roads in Multan during 2012-13 and other details *(Question No. 293*)* 48
-Funds granted for development works of PP-166 Sheikhupura *(Question No. 1194*)* 42
-Inquiries pending with DCO Sheikhupura and other details *(Question No. 327*)* 23
-Installation of street lights in streets of municipal town Haveli Lakha and other details *(Question No. 1549*)* 57
-Matter about construction of dilapidated roads of PP-241 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1722*)* 65
-Matter about construction of road from Miraj Chowk to post No. 8 Daska Sialkot *(Question No. 1724*)* 66
-Matter about saving the attendants of patients admitted in Victoria Hospital Bahawalpur from accidents *(Question No. 68*)* 17
-Number of mobile phone towers in district Lahore and other details *(Question No. 412*)* 26
-Number of staff of food squad of City District Government Lahore and other details *(Question No. 1656*)* 62
-Number of water filtration plants in UC-37 Lahore and other details *(Question No. 414*)* 30
-Performance of Solid Waste Management Lahore and other details *(Question No. 360*)* 24
-Procedure of settlement of matters of Local Government Department *(Question No. 136*)* 18
-Recruitments in union councils of Lahore and other details *(Question No. 1599*)* 59
-Sanction of projects of Local Government in PP-231 Pakpattan *(Question No. 729*)* 53
-Sanction of projects of Local Government Jhang and other details *(Question No. 1776*)* 70
-Water supply to area of Malka Hans district Pakpattan and details about payment of electricity bills *(Question No. 1368*)* 54

LUBNA FAISAL, MRS.

question REGARDING- 163
-Details about reservation of seats for ladies in wagons *(Question No. 2336*)* 310

PAGE NO.

-Details about steps taken for control over adulteration of edibles *(Question No. 3012*)*
LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-
-Details about students of institutions of TEVTA in district Rawalpindi *(Question No. 1487*)* 308
-Details about sources of income of municipal town Haveli Lakha, district Okara *(Question No. 1548*)* 56
-Installation of street lights in streets of municipal town Haveli Lakha and other details *(Question No. 1549*)* 57
-Number of handicraft institutions in Rawalpindi and other details *(Question No. 1353*)* 203
-Provision of funds to D.G Social Welfare and details of development projects *(Question No. 1354*)* 206

M

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Details about construction and repair of roads of PP-134 district Narowal *(Question No. 1883*)* 72
MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS
-See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)
MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND EXCISE & TAXATION
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian
MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs
-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-SEE UNDER MUHAMMAD SHAFIQUE, CH.
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar,Raja
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Sher Ali Khan, Mr.

PAGE NO.

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-*See under Haroon Ahmed Sultan Bokhari, Syed*
MOEEN NAWAZ WARRAICH, MAJOR (RETD)

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 171
-Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 33 of 2014)
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 110, 113
MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING-
-Details about funds allocated for Bahawalpur in ADP for the year 2013-14 *(Question No. 3712*)* 164
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 172
-The NUR International University Lahore Bill, 2014 (Bill No. 25 of 2014) 172
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2014 (Bill No. 26 of 2014)
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING-
-Details about acquisition of property at Murree road for Metro Bus Service Rawalpindi *(Question No. 29)* 169
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-
-Details about income and expenditures of shrines in Sahiwal *(Question No. 3556*)* 370
-Details about land of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 247)* 409
-Details about land of Auqaf Department in PP-222 Sahiwal *(Question No. 136)* 407 146
-Details about offices of IT Department in Sahiwal *(Question No. 3550*)*
-Details about shrine of Hazrat Khawaja Muhammad Panah (RHA) *(Question No. 248)* 410
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-
-Details about Baildars deputed on roads of PP-130 Sialkot *(Question No. 1723*)* 65
-Details about illegal occupants of land of Auqaf Department in tehsil Daska *(Question No. 374)* 413 412
-Details about land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 373)*

PAGE NO.

-Matter about construction of road from Miraj Chowk to post No. 8 Daska Sialkot *(Question No. 1724*)* 66
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING- 68
-Details about cleanliness in Badar Colony Lahore *(Question No. 1760*)*
-Details about funds allocated for graveyards in UCs 84 and 90 Lahore *(Question No. 50)* 73
MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

Answers to the questions REGARDING- 232
-Details about beggars *(Question No. 3910*)* 226
-Details about institutions of women development in Lahore *(Question No. 3615*)* 214
-Details about provision and utilization of budget of Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2840*)* 208
-Details about welfare institutions helping flood victims *(Question No. 2491*)* 210
-Funds granted to NGOs by Bait-ul-Maal Department during 2012 and other details *(Question No. 2606*)* 221
-Matter about production of Marriage Certificate in advance for getting Dowry Fund *(Question No. 3374*)* 203
-Number of handicraft institutions in Rawalpindi and other details *(Question No. 1353*)* 219
-Ongoing projects of Social Welfare Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2841*)* 206
-Provision of funds to D.G Social Welfare and details of development projects *(Question No. 1354*)*
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 163
-Details about legislation for loaded vehicles *(Question No. 2293*)* 162
-Details about starting AC bus service at Chiniot–Faisalabad route *(Question No. 2292*)*
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

Report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 171
-Privilege Motions No. 9 of 2013,7,23,24,28,29,30 & 35 of 2014
MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

questions REGARDING-
-Details about funds granted to Bait-ul-Maal Department district 251

PAGE NO.

Rahim Yar Khan *(Question No. 424*)* 339
-Details about wheat centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 423)*
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas *(Question No. 361)* 410
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 3965*)* 403
-Details about shrine of Baba Faal Shah Lal Khichi in Bahawalnagar *(Question No. 367)* 411
-Details about wheat godowns in tehsil Fort Abbas *(Question No. 368)* 336
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Transport)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about issuance of route permits in district Kasur and income therefrom *(Question No. 1042*)* 131
-Details about provision of transport in northern Lahore according to ratio of population *(Question No. 1425*)* 141
-Number of vehicles running from Sadar Rawalpindi to Islamabad and other details *(Question No. 2586*)* 157
MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA

question REGARDING-
-Matter about construction of dilapidated roads of PP-241 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1722*)* 65
MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about establishment of industrial estate in district Gujranwala *(Question No. 3704*)* 313
-Details about establishment of Poly Technical College in district Toba Tek Singh *(Question No. 2124*)* 284
-Details about government technical institutes in district Vehari *(Question No. 235)* 341
-Details about Government Training Centre Samundari Faisalabad *(Question No. 329)* 341 337
-Details about industrial estates in the province *(Question No. 143)*
-Details about installation of water treatment plants in textile mills situated at Khurarianwala–Jarranwala Road Faisalabad *(Question No. 2557*)* 295
-Details about institutions of TEVTA in district Mianwali 335

PAGE NO.

(Question No. 140) 339
-Details about registered factories and workshops in district Mianwali *(Question No. 168)* 330
-Details about staff for inspection of boilers in factories *(Question No. 65)* 309
-Details about students of institutions of TEVTA in district Rawalpindi *(Question No. 1487*)* 318
-Details about technical institute in Mianwali *(Question No. 4229*)* 332
-Details about training in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 138)* 334
-Details about vacant posts in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 139)* 316
-Details about vocational/technical institutes in district Mianwali *(Question No. 4228*)* 279
-Establishment of Small Industrial Estate in Bahawalpur and other details *(Question No. 2004*)* 303
-Implementation of Trade Agreement and Preferential Trade Agreement and other details *(Question No. 2868*)* 291
-Number of institutions of TEVTA in district Gujrat and other details *(Question No. 2224*)* 320
-Procedure for establishment of government poly technical college *(Question No. 4807*)*

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction and repair of drains, bridgelets and streets in Multan and other details *(Question No. 294*)* 49
-Details about acquisition of property at Murree road for Metro Bus Service Rawalpindi *(Question No. 29)* 169
-Details about allocation of land for graveyards in Gulshan-e-Ravi Lahore and other details *(Question No. 1720*)* 63
-Details about Baildars deputed on roads of PP-130 Sialkot *(Question No. 1723*)* 65
-Details about budget granted to District Government Multan during 2008 to 2010 *(Question No. 295*)* 52
-Details about cleanliness in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 126)* 75
-Details about cleanliness in Badar Colony Lahore *(Question No. 1760*)* 68
-Details about closure of pond made for public welfare in Kotli Nawanian, district Narowal *(Question No. 1761*)* 69
-Details about completion of construction of roads in PP-194 Multan *(Question No. 307*)* 50
-Details about construction and repair of roads of PP-134 district Narowal *(Question No. 1883*)* 72
-Details about funds allocated for Bahawalpur in ADP for the 165

PAGE NO.

year 2013-14 *(Question No. 3712*)* 74
-Details about funds allocated for graveyards in UCs 84 and 90 Lahore *(Question No. 50)* 68
-Details about garbage in streets of Badar Colony Badami Bagh Lahore *(Question No. 1759*)* 76
-Details about government fee at parking stands in Lahore *(Question No. 128)* 56
-Details about installation of water purification plants in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1404*)* 170
-Details about institutions of IT Department in Lahore Division *(Question No. 207)* 50
-Details about irregularities in contracts of construction works in district Nankana Sahib *(Question No. 583*)* 168
-Details about launching passenger train in Lahore *(Question No. 4023*)* 163
-Details about legislation for loaded vehicles *(Question No. 2293*)* 77
-Details about parking stands in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 273)* 51
-Details about patch-work of roads in PP-69 Faisalabad *(Question No. 1275*)* 166
-Details about Punjab Metro Bus Services *(Question No. 3174*)* 164
-Details about reservation of seats for ladies in wagons *(Question No. 2336*)* 51
-Details about roads of tehsil Minchinabad district Bahawalnagar *(Question No. 662*)* 73
-Details about sewerage drains of Chak No. 61/5 Nankana Sahib *(Question No. 24)* 61
-Details about shifting cattle out of Lahore City *(Question No. 1600*)* 57
-Details about sources of income of municipal town Haveli Lakha, district Okara *(Question No. 1548*)* 62
-Details about start of District Public School in Mianwali *(Question No. 1679*)* 162
-Details about starting AC bus service at Chiniot–Faisalabad route *(Question No. 2292*)* 74
-Details about street lights in UC 28 Lahore *(Question No. 78)* 64
-Details about vacation of state land from "Qabza Groups" in Toba Tek Singh *(Question No. 1721*)* 50
-Details about work of drains, bridges and soling in Multan *(Question No. 308*)* 67
-Details about worst condition of cleanliness in Daska City, Sialkot *(Question No. 1758*)* 168
-Expenditures incurred upon Metro Bus Service track Lahore and other details *(Question No. 3200*)* 71
-Expenditures incurred upon repair of tube wells in Jhelum City *(Question No. 1846*)* 48
-Funds allocated for carpeting of roads in Multan during 2012-13

PAGE NO.

and other details *(Question No. 293*)* 58
-Installation of street lights in streets of municipal town Haveli Lakha and other details *(Question No. 1549*)* 65
-Matter about construction of dilapidated roads of PP-241 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1722*)* 66
-Matter about construction of road from Miraj Chowk to post No. 8 Daska Sialkot *(Question No. 1724*)* 167
-Number of buses running at Metro Bus route Lahore *(Question No. 3199*)* 62
-Number of staff of food squad of City District Government Lahore and other details *(Question No. 1656*)* 166
-Provision of budget to Punjab Metro Bus Authority for the year 2012-13 and other details *(Question No. 3175*)* 59
-Recruitments in union councils of Lahore and other details *(Question No. 1599*)* 54
-Sanction of projects of Local Government in PP-231 Pakpattan *(Question No. 729*)* 70
-Sanction of projects of Local Government Jhang and other details *(Question No. 1776*)* 55
-Water supply to area of Malka Hans district Pakpattan and details about payment of electricity bills *(Question No. 1368*)*

MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

question REGARDING- 74
-Details about street lights in UC 28 Lahore *(Question No. 78)*

MUHAMMAD YOUSAF KASELYIA, CHAUDHARY
QUESTION regarding-
-Details about vacating the commercial land of Darbar Sheikh Muhammad Fazil (RHA) *(Question No. 2894*)* 400

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs and Excise & Taxation)*

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Misuse of powers by Police in implementation of (Regulation) Sound System Act 2015 434

Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 441
-Annual activities of Faisalabad, Multan Rawalpindi and Gujranwala Development Authorities for the year2013-14 441
-Annual activities of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2013-14 435
-Appropriation Accounts of Forest Department Government of the Punjab for the financial year2012-13 436

PAGE NO.

-Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2012-13 438
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab, Civil Departments for the Audit year 2013-14
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab regarding C&W, HUD & PHE, Irrigation Department and Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority for the Audit year 2013-14 440
439
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab regarding Public Sector Enterprises for the Audit year 2013-14 439
-The Audit on the Accounts of the Revenue receipts Government of the Punjab for the Audit year 2013-14 438
-The Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2012-13

MURAD RAAS, DR.

QUESTIONS regarding-

-Details about Dar-ul- Aman in Lahore *(Question No. 4720*)* 241
-Details about Dowry Fund in district Lahore *(Question No. 4710*)* 240
-Details about garbage in streets of Badar Colony Badami Bagh Lahore *(Question No. 1759*)* 67
-Details about institutions of IT Department in Lahore Division *(Question No. 207)* 169
-Details about vocational training of women in Lahore *(Question No. 215)* 248

MURTAZA MEHMOOD, MAKHDOOM, SYED

QUESTION regarding-

-Details about land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3990*)* 378

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-10th February, 2015
-11th February, 2015
-12th February, 2015 **14**
-13th February, 2015 122
-16th February, 2015 198
270
360

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING-

-Details about flour mills in district Sahiwal *(Question No. 4308*)*

PAGE NO.

-Details about Marriage Grant in Lahore *(Question No. 5021*)* **322**
-Details about sewerage drains of Chak No. 61/5 Nankana Sahib *(Question No. 24)* **243**

73

NABIRA INDLEEB, MRS.

questions REGARDING-

-Details about institutions of women welfare *(Question No. 282)*
-Details about mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore *(Question No. 239)* **249**

408

NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING-

-Details about parking stands in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 273)* 77

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 60

-Details about shifting cattle out of Lahore City *(Question No. 1600*)*
-Recruitments in union councils of Lahore and other details *(Question No. 1599*)* 59

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Anxiety amongst patients due to closure of Angiography Department of DHQ Hospital Gujranwala

-Anxiety amongst students and parents due to condition of entry test for admission in medical and engineering Colleges 176

-Declaring water of 21 factories of mineral water as injurious to health 425

-Deprivation of farmers of Chak No.77 R.B Jarranwala from irrigation water 89

-Deprivation of residents from drinking water due to illegal possession over water tank of Chak No. 69 R.B Jarranwala 257

-Disclosure of corruption of two billion rupees by using of substandard material in construction of Barala Branch Canal Faisalabad 175

-Disclosure of embezzlement of millions of rupees granted for control over Small Pox in Lahore 180

-Disclosure of leasing precious lands of Auqaf Department at very low rates in Sargodha and other details 352, 426

-Failure of Fisheries Department in framing of rules for quality control of fish 178

-Non-compliance rejection of government condition of free education to 10 percent poor students in private educational institutions by President PPSMA 183

-Problems faced by passengers due to substandard security measures at government bus stands situated at Bund Road Lahore 83

-Problems faced by people in burial of dead bodies due to non– availability of space in graveyards of Lahore 428

427

-SUBSTANDARD MARKING OF EXAMINATION PAPERS OF MATRIC AND INTERMEDIATE CLASSES **95**

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Details about launching passenger train in Lahore *(Question No. 4023*)*

-Details about purchase of wheat during 2013 *(Question No. 4021*)* 168

-Details of house and property of Hazrat Mian Meer (RHA) situated in New Anarkali Lahore *(Question No. 2519*)* **319**

Resolution REGARDING-

-Demand for annual audit of all private educational institutions **399**

PAGE NO.

107

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker
-Summoning of 12th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th February, 2015 **3**

1

O

OFFICERS-
-Of the House

11

ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)* **–**
-The Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015 263
-The Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015 190
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015 262
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 **190**
-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015 262
-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015 191
-The Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015 **189**
-The Punjab Sound System (Regulation) Ordinance 2015 263
261

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 12th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th February, 2015 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ramzan Siddique Bhatti, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT
-See under Ahmad Karim Qaswar Langrial, Malik

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Ilyas Ansari, Haji

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TRANSPORT
-See under Muhammad Nawaz Chohan, Mr.

PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about funds allocated for Bahawalpur in ADP for the year 2013-14 *(Question No. 3712*)* 164
-Details about institutions of IT Department in Lahore Division *(Question No. 207)* 169
-Details about offices of IT Department in Sahiwal *(Question No. 3550*)* 146
-Details about provision of development funds to MPAs of the Opposition *(Question No. 2720*)* 136
-Details about provision of water in Cholistan, district Bahawalpur *(Question No. 1913*)* 124

-Details of allocation of funds for district Kasur in annual development budget *(Question No. 3711*)* 149
-Sanction of health projects for Bahawalpur and other details *(Question No. 2022*)* 128

PAGE NO.

points of order REGARDING- 346

-COMMENTS ON VALUABLE MINERALS DISCOVERED FROM RAJOA CHINIOT 199

429

-CONGRATULATIONS TO PRIME MINISTER PAKISTAN, CHIEF MINISTER PUNJAB 423
AND ALL NATION ON DISCOVERY OF SUBSOIL TREASURES IN CHINIOT 432

185

-DEMAND FOR IMPLEMENTATION ON 5% QUOTA OF MINORITIES IN 201, 433
RECRUITMENTS AND GRANTING 20% NUMBERS TO STUDENTS OF MINORITIES 187

-DEMAND FOR IMPLEMENTATION UPON DECISIONS OF FINANCE COMMITTEE OF THE PUNJAB ASSEMBLY

-DEMAND FOR IN TIME PAYMENT TO FARMERS BY SUGAR MILLS OWNERS IN SARGODHA

-DISCLOSURE OF EMBEZZLEMENT OF MILLION OF RUPEES IN LOCAL PURCHASE

OF MEDICINES IN THE NAME OF MPAS

-Misuse of powers by Police in implementation of (Regulation) Sound System Act 2015

-Non–availability of angiography machine in Cardiac Centre and minority machine in ICU of Mayo Hospital Lahore

privilege motions REGARDING- 343

-Insulting behaviour of District Officer Planning Rawalpindi with MPA 173

-Insulting behaviour of DCO Bhakkar with MPA 421

-Insulting behaviour of DCO Narowal with MPA

-Refusal by Dy. District Officer (Education) to attend the telephone of MPA 79

Q

questions REGARDING-

AUQAF DEPARTMENT- 385

PAGE NO.

-Details about Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 4002*)* 413
-Details about illegal occupants of land of Auqaf Department in tehsil Daska *(Question No. 374)* 394
-Details about income and expenditures of Data Darbar Lahore *(Question No. 1876*)* 370
-Details about income and expenditures of shrines in Sahiwal *(Question No. 3556*)* 412
-Details about land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 373)*
-Details about land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 381
-Details about land of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 247)* 409
-Details about land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3990*)* 378

-Details about land of Auqaf Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3568*)* 391
-Details about land of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No. 87)* 404
-Details about land of Auqaf Department in PP-222 Sahiwal *(Question No. 136)* 407
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas *(Question No. 361)* 410
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 3965*)* 403
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Raiwind, Lahore *(Question No. 3581*)* 374
-Details about mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore *(Question No. 239)* 408
-Details about property of Auqaf Department in Tandlianwala *(Question No. 3584*)* 402
-Details about property of Jamia Masjid Hanfia Farooqia Lahore *(Question No. 2296)* 398
-Details about shrines in district Pakpattan *(Question No. 88)* 405
-Details about shrine of Baba Faal Shah Lal Khichi in Bahawalnagar *(Question No. 367)* 411
-Details about shrine of Hazrat Khawaja Muhammad Panah (RHA) *(Question No. 248)* 410
-Details about vacating the commercial land of Darbar Sheikh Muhammad Fazil (RHA) *(Question No. 2894*)* 400
-Details about worse condition and irregularities at shrines under administrative control of Auqaf Department in district Bahawalpur *(Question No. 2017*)* 397
-Details of house and property of Hazrat Mian Meer (RHA) situated in New Anarkali Lahore *(Question No. 2519*)* 399

PAGE NO.

-Number of employees of Auqaf Department and details about shrines in Bahawalpur *(Question No. 2016*)* 396
-Number of mosques of Auqaf Department in Lahore and other details *(Question No. 1877*)* 395
FOOD DEPARTMENT- 311
-Area of godowns of Food Department in Lahore *(Question No. 3164*)*
-Details about embezzlement in funds granted to Food Department district Layyah *(Question No. 4551*)* 326 324
-Details about embezzlement in purchase of wheat *(Question No. 4478*)* 322
-Details about flour mills in district Sahiwal *(Question No. 4308*)*
-Details about granting permission of money deposit in nearly situated NBP by flour mills owners for purchase of wheat *(Question No. 2137*)* 287
-Details about Help Line for registration of complaints against Food Department *(Question No. 340)* 330

-Details about legislation for awarding punishment to sellers of meat of sick and dead animals *(Question No. 3000*)* 272
-Details about non-payment to farmers by sugar mills owners in Sargodha *(Question No. 4150*)* 321 319
-Details about purchase of wheat during 2013 *(Question No. 4021*)* 329
-Details about sale of adulterated cooking oil *(Question No. 5011*)*
-Details about steps taken for control over adulteration of edibles *(Question No. 3012*)* 310 304
-Details about sugarcane cess fund in Layyah *(Question No. 3766*)* 333
-Details about sugar cess funds in Faisalabad *(Question No. 358)* 334
-Details about sugar mills in Faisalabad *(Question No. 359)*
-Details about vehicles of Food Department district Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 4466*)* 323 339
-Details about wheat centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 423)* 326
-Details about wheat godowns in district Rajanpur *(Question No. 4558*)* 315
-Details about wheat godowns in Shorkot *(Question No. 3780*)* 336
-Details about wheat godowns in tehsil Fort Abbas *(Question No. 368)*
-Details about wheat kept in open air in district Toba Tek Singh *(Question No. 392)* 338
-Details about wheat purchase centres in district Vehari *(Question No. 4850*)* 327 317
-Target of wheat purchase in 2013 in Sargodha *(Question 3974*)*
HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS DEPARTMENT- 405
-Details about Advisory Council for Minority Affairs *(Question No. 270)* 367
-Details about Missionary Schools in the province *(Question No. 4980*)*
-Details about report of Committee of UNO on children rights *(Question No. 3890*)* 361
-Details about utilization of discretionary funds by Minister for 406

PAGE NO.

Human Rights and Minority Affairs *(Question No. 271)*

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

-Details about establishment of industrial estate in district Gujranwala *(Question No. 3704*)* 313

-Details about establishment of Poly Technical College in district Toba Tek Singh *(Question No. 2124*)* 284

-Details about government technical institutes in district Vehari *(Question No. 235)* 340

-Details about Government Training Centre Samundari Faisalabad *(Question No. 329)* 341

-Details about industrial estates in the province *(Question No. 143)* 337

-Details about installation of water treatment plants in textile mills situated at Khurarianwala–Jarranwala Road Faisalabad *(Question No. 2557*)* 294

-Details about institutions of TEVTA in district Mianwali *(Question No. 140)* 335

-Details about registered factories and workshops in district Mianwali *(Question No. 168)* 338

-Details about staff for inspection of boilers in factories *(Question No. 65)* 330

-Details about students of institutions of TEVTA in district Rawalpindi *(Question No. 1487*)* 308

-Details about technical institute in Mianwali *(Question No. 4229*)* 318

-Details about training in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 138)* 331

-Details about vacant posts in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 139)* 333

-Details about vocational/technical institutes in district Mianwali *(Question No. 4228*)* 316

-Establishment of Small Industrial Estate in Bahawalpur and other details *(Question No. 2004*)* 279

-Implementation of Trade Agreement and Preferential Trade Agreement and other details *(Question No. 2868*)* 303

-Number of institutions of TEVTA in district Gujrat and other details *(Question No. 2224*)* 290

-Procedure for establishment of government poly technical college *(Question No. 4807*)* 319

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Construction and repair of drains, bridgelets and streets in Multan and other details *(Question No. 294*)* 49

-Details about allocation of land for graveyards in Gulshan-e-Ravi Lahore and other details *(Question No. 1720*)* 62

-Details about Baildars deputed on roads of PP-130 Sialkot 65

PAGE NO.

(Question No. 1723)*
-Details about budget granted to District Government Multan during 2008 to 2010 *(Question No. 295*)* 52
-Details about cleanliness in Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 126)* 75
-Details about cleanliness in Badar Colony Lahore *(Question No. 1760*)* 68
-Details about closure of pond made for public welfare in Kotli Nawanian, district Narowal *(Question No. 1761*)* 69
-Details about completion of construction of roads in PP-194 Multan *(Question No. 307*)* 49
-Details about construction and repair of roads of PP-134 district Narowal *(Question No. 1883*)* 72
-Details about dilapidated streets and roads in Kahna, Kasur *(Question No. 1341*)* 46
-Details about funds allocated for graveyards in UCs 84 and 90 Lahore *(Question No. 50)* 73
-Details about garbage in streets of Badar Colony Badami Bagh Lahore *(Question No. 1759*)* 67

-Details about government fee at parking stands in Lahore *(Question No. 128)* 76
-Details about holding elections of local bodies in the Punjab *(Question No. 705*)* 37
-Details about installation of water purification plants in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1404*)* 55
-Details about irregularities in contracts of construction works in district Nankana Sahib *(Question No. 583*)* 49
-Details about parking stands in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 273)* 77
-Details about patch-work of roads in PP-69 Faisalabad *(Question No. 1275*)* 51
-Details about removing encroachments from Lahore *(Question No. 534*)* 34
-Details about roads of tehsil Minchinabad district Bahawalnagar *(Question No. 662*)* 50
-Details about sewerage drains of Chak No. 61/5 Nankana Sahib *(Question No. 24)* 73
-Details about shifting cattle out of Lahore City *(Question No. 1600*)* 60
-Details about sources of income of municipal town Haveli Lakha, district Okara *(Question No. 1548*)* 56
-Details about start of District Public School in Mianwali *(Question No. 1679*)* 61
-Details about street lights in UC 28 Lahore *(Question No. 78)* 74
-Details about vacation of state land from "Qabza Groups" in Toba Tek Singh *(Question No. 1721*)* 63
-Details about work of drains, bridges and soling in Multan 50

PAGE NO.

(Question No. 308)*
-Details about worst condition of cleanliness in Daska City, Sialkot *(Question No. 1758*)* 67
-Dilapidation of building of TMA Bahawalpur and other details *(Question No. 707*)* 39
-Expenditures incurred upon repair of tube wells in Jhelum City *(Question No. 1846*)* 71
-Funds allocated for carpeting of roads in Multan during 2012-13 and other details *(Question No. 293*)* 48
-Funds granted for development works of PP-166 Sheikhupura *(Question No. 1194*)* 42
-Inquiries pending with DCO Sheikhupura and other details *(Question No. 327*)* 23
-Installation of street lights in streets of municipal town Haveli Lakha and other details *(Question No. 1549*)* 57
-Matter about construction of dilapidated roads of PP-241 Dera Ghazi Khan *(Question No. 1722*)* 65
-Matter about construction of road from Miraj Chowk to post No. 8 Daska Sialkot *(Question No. 1724*)* 66

-Matter about saving the attendants of patients admitted in Victoria Hospital Bahawalpur from accidents *(Question No. 68*)* 17
-Number of mobile phone towers in district Lahore and other details *(Question No. 412*)* 26
-Number of staff of food squad of City District Government Lahore and other details *(Question No. 1656*)* 62
-Number of water filtration plants in UC-37 Lahore and other details *(Question No. 414*)* 30
-Performance of Solid Waste Management Lahore and other details *(Question No. 360*)* 24
-Procedure of settlement of matters of Local Government Department *(Question No. 136*)* 18
-Recruitments in union councils of Lahore and other details *(Question No. 1599*)* 59
-Sanction of projects of Local Government in PP-231 Pakpattan *(Question No. 729*)* 53
-Sanction of projects of Local Government Jhang and other details *(Question No. 1776*)* 70
-Water supply to area of Malka Hans district Pakpattan and details about payment of electricity bills *(Question No. 1368*)* 54

PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Details about funds allocated for Bahawalpur in ADP for the year 2013-14 *(Question No. 3712*)* 164
-Details about institutions of IT Department in Lahore Division *(Question No. 207)* 169 146

PAGE NO.

-Details about offices of IT Department in Sahiwal *(Question No. 3550*)* 136
-Details about provision of development funds to MPAs of the Opposition *(Question No. 2720*)* 124
-Details about provision of water in Cholistan, district Bahawalpur *(Question No. 1913*)* 149
-Details of allocation of funds for district Kasur in annual development budget *(Question No. 3711*)* 128
-Sanction of health projects for Bahawalpur and other details *(Question No. 2022*)* 242
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT- 251
-Details about Aafiat Institute Lahore *(Question No. 4885*)* 232
-Details about Bait-ul-Maal Committees in Gujranwala Division *(Question No. 480)* 237
-Details about beggars *(Question No. 3910*)* 236
-Details about buildings of Social Welfare Institutions in Toba Tek Singh *(Question No. 3938*)* 244
-Details about building of working women hostels in Toba Tek Singh *(Question No. 3937*)* 241
-Details about Dar-ul-Aman in district Vehari *(Question No. 2)* 246
-Details about Dar-ul- Aman in Lahore *(Question No. 4720*)* 240
-Details about Dar-ul-Aman in Mianwali *(Question No. 67)* 248
-Details about Dowry Fund in district Lahore *(Question No. 4710*)* 251
-Details about funds annually granted to Bait-ul-Maal in district Mianwali *(Question No. 159)* 241
-Details about funds granted to Bait-ul-Maal Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 424*)* 225
-Details about handicraft schools for women in PP-234 Vehari *(Question No. 4846*)* 249
-Details about institutions of women development in Lahore *(Question No. 3615*)* 245
-Details about institutions of women welfare *(Question No. 282)* 237
-Details about institutions of women welfare in district Mianwali *(Question No. 66)* 243
-Details about jail projects in Social Welfare Department *(Question No. 4157*)* 238
-Details about Marriage Grant in Lahore *(Question No. 5021*)* 250
-Details about offices of Social Welfare Department in Mianwali *(Question No. 4333*)* 214
-Details about old age homes in district Lahore *(Question No. 332)* 239
-Details about provision and utilization of budget of Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2840*)* 248
-Details about rehabilitation of beggars in the province *(Question No. 4335*)*

PAGE NO.

(Question No. 215)
-Details about welfare institutions helping flood victims 208
(Question No. 2491)* 247
-Details of Dar-ul-Aman in district Mianwali *(Question No. 158)*
-Funds granted to NGOs by Bait-ul-Maal Department during 2012 210
and other details *(Question No. 2606*)*
-Matter about production of Marriage Certificate in advance for 221
getting Dowry Fund *(Question No. 3374*)*
-Number of handicraft institutions in Rawalpindi and other details 203
(Question No. 1353)*
-Ongoing projects of Social Welfare Department in Faisalabad 218
and other details *(Question No. 2841*)*
-Provision of funds to D.G Social Welfare and details of development 206
projects *(Question No. 1354*)*

TRANSPORT DEPARTMENT-
-Details about acquisition of property at Murree road for 169
Metro Bus Service Rawalpindi *(Question No. 29)*
-Details about issuance of route permits in district Kasur and 131
income therefrom *(Question No. 1042*)* 168
-Details about launching passenger train in Lahore *(Question No. 4023*)* 163
-Details about legislation for loaded vehicles *(Question No. 2293*)*

-Details about provision of transport in northern Lahore according 141
to ratio of population *(Question No. 1425*)* 165
-Details about Punjab Metro Bus Services *(Question No. 3174*)*
-Details about reservation of seats for ladies in wagons 163
(Question No. 2336)*
-Details about starting AC bus service at Chiniot–Faisalabad route 162
(Question No. 2292)*
-Expenditures incurred upon Metro Bus Service track Lahore 168
and other details *(Question No. 3200*)*
-Number of buses running at Metro Bus route Lahore 167
(Question No. 3199)*
-Number of vehicles running from Sadar Rawalpindi to Islamabad 157
and other details *(Question No. 2586*)*
-Provision of budget to Punjab Metro Bus Authority for the year 2012-13 166
and other details *(Question No. 3175*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-
-10th February, 2015 16, 29, 45
-11th February, 2015 189
-12th February, 2015 261
-13th February, 2015 350, 354
-16th February, 2015 369

PAGE NO.

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

point of order REGARDING-

-Non–availability of angiography machine in Cardiac Centre and minority machine in ICU of Mayo Hospital Lahore 187

questions REGARDING- 141

-Details about provision of transport in northern Lahore according to ratio of population *(Question No. 1425*)* 71

-Expenditures incurred upon repair of tube wells in Jhelum City *(Question No. 1846*)* 26

-Number of mobile phone towers in district Lahore and other details *(Question No. 412*)* 30

-Number of water filtration plants in UC-37 Lahore and other details *(Question No. 414*)*

RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about dilapidated streets and roads in Kahna, Kasur *(Question No. 1341*)* 46

-Details about holding elections of local bodies in the Punjab *(Question No. 705*)* 37

-Details about removing encroachments from Lahore *(Question No. 534*)* 34

-Dilapidation of building of TMA Bahawalpur and other details *(Question No. 707*)* 39

-Funds granted for development works of PP-166 Sheikhupura *(Question No. 1194*)* 43

-Inquiries pending with DCO Sheikhupura and other details *(Question No. 327*)* 23

-Matter about saving the attendants of patients admitted in Victoria Hospital Bahawalpur from accidents *(Question No. 68*)* 17

-Number of mobile phone towers in district Lahore and other details *(Question No. 412*)* 27

-Number of water filtration plants in UC-37 Lahore and other details *(Question No. 414*)* 31

-Performance of Solid Waste Management Lahore and other details *(Question No. 360*)* 25

-Procedure of settlement of matters of Local Government Department *(Question No. 136*)* 19

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	13
-10th February, 2015	121
-11th February, 2015	197
-12th February, 2015	269
-13th February, 2015	359
-16th February, 2015	
Reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Annual activities of Faisalabad, Multan Rawalpindi and Gujranwala Development Authorities for the year2013-14	441
-Annual activities of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2013-14	441
-Appropriation Accounts of Forest Department Government of the Punjab for the financial year 2012-13	435
-Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2012-13	436
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab, Civil Departments for the Audit year 2013-14	438
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab regarding C&W, HUD & PHE, Irrigation Department and Punjab Daanish Schools and Centres of Excellence Authority for the Audit year 2013-14	440
-Audit on the Accounts of Government of the Punjab regarding Public Sector Enterprises for the Audit year 2013-14	439
	171
	171
-PRIVILEGE MOTIONS NO. 9 OF 2013,7,23,24,28,29,30 & 35 OF 2014	439
-Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 33 of 2014)	437
-The Audit on the Accounts of the Revenue receipts Government of the Punjab for the Audit year 2013-14	172
-The Financial Statement of Government of the Punjab for the financial year 2012-13	172
-The NUR International University Lahore Bill, 2014 (Bill No. 25 of 2014)	172
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill, 2014 (Bill No. 31 of 2014)	
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2014 (Bill No. 26 of 2014)	
Resolutions REGARDING-	107
-Demand for annual audit of all private educational institutions	107
-Demand for imposing ban on spray of injurious pesticides on vegetables	105
-Demand for taking action against factories making spurious medicines	109
-Demand for taking action against sellers of Army/Police uniforms without licence	114

PAGE NO.

-Show of deep grief and sorrow on the sad demise of King of Saudi Arabia Shah Abdullah Bin Abdul Aziz 111
-Strong condemnation of publication of blasphemous drawings in the French Journal

S

SAIF UL MALOOK KHOKHAR, MALIK

question REGARDING-
-Details about allocation of land for graveyards in Gulshan-e-Ravi Lahore and other details *(Question No. 1720*)* 62

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

questions REGARDING-
-Details about funds annually granted to Bait-ul-Maal in district Mianwali *(Question No. 159)* 248
-Details about industrial estates in the province *(Question No. 143)* 337
-Details about institutions of TEVTA in district Mianwali *(Question No. 140)* 335
-Details about registered factories and workshops in district Mianwali *(Question No. 168)* 338
-Details about training in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 138)* 331
-Details about vacant posts in vocational training centres in district Mianwali *(Question No. 139)* 333
-Details of Dar-ul-Aman in district Mianwali *(Question No. 158)* 247

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

questions REGARDING-
-Details about embezzlement in funds granted to Food Department district Layyah *(Question No. 4551*)* 326
-Details about land of Auqaf Department in district Layyah *(Question No. 3991*)* 381
-Details about provision of development funds to MPAs of the Opposition *(Question No. 2720*)* 136 304
-Details about sugarcane cess fund in Layyah *(Question No. 3766*)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.

point of order REGARDING-
-DEMAND FOR IMPLEMENTATION ON 5% QUOTA 429

PAGE NO.

OF MINORITIES IN RECRUITMENTS AND GRANTING 20% NUMBERS TO STUDENTS OF MINORITIES 405

374

367

questions REGARDING-

-Details about Advisory Council for Minority Affairs *(Question No. 270)* 406

-Details about land of Auqaf Department in tehsil Raiwind, Lahore *(Question No. 3581*)*

-Details about Missionary Schools in the province *(Question No. 4980*)*

-Details about utilization of discretionary funds by Minister for Human Rights and Minority Affairs *(Question No. 271)*

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-

-Details about Dar-ul-Aman in district Vehari *(Question No. 2)* **244**

-Details about jail projects in Social Welfare Department *(Question No. 4157*)*

237

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*

point of order REGARDING-

-COMMENTS ON VALUABLE MINERALS DISCOVERED FROM RAJOA CHINIOT **346**

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

question REGARDING-

-Details about roads of tehsil Minchinabad district Bahawalnagar *(Question No. 662*)* 50

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

Call attention Notices REGARDING

-Death of citizens by firing of unknown person in Sargodha

-Details about snatching car and money by robbers in Gujrat

419

414

PAGE NO.

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.

privilege motion REGARDING-
-Insulting behaviour of District Officer Planning Rawalpindi with MPA **343**

SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING- 242
-Details about Aafiat Institute Lahore *(Question No. 4885*)* 251
-Details about Bait-ul-Maal Committees in Gujranwala Division *(Question No. 480)* 232
-Details about beggars *(Question No. 3910*)* 237
-Details about buildings of Social Welfare Institutions in Toba Tek Singh *(Question No. 3938*)* 236
-Details about building of working women hostels in Toba Tek Singh *(Question No. 3937*)* 244
-Details about Dar-ul-Aman in district Vehari *(Question No. 2)* 241
-Details about Dar-ul- Aman in Lahore *(Question No. 4720*)* 246
-Details about Dar-ul-Aman in Mianwali *(Question No. 67)* 240
-Details about Dowry Fund in district Lahore *(Question No. 4710*)* 248
-Details about funds annually granted to Bait-ul-Maal in district Mianwali *(Question No. 159)* 251
-Details about funds granted to Bait-ul-Maal Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 424*)* 241
-Details about handicraft schools for women in PP-234 Vehari *(Question No. 4846*)* 225
-Details about institutions of women development in Lahore *(Question No. 3615*)* 249
-Details about institutions of women welfare *(Question No. 282)* 245
-Details about institutions of women welfare in district Mianwali *(Question No. 66)* 237
-Details about jail projects in Social Welfare Department *(Question No. 4157*)* 243
-Details about Marriage Grant in Lahore *(Question No. 5021*)* 238
-Details about offices of Social Welfare Department in Mianwali *(Question No. 4333*)* 250
-Details about old age homes in district Lahore *(Question No. 332)* 214
-Details about provision and utilization of budget of Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2840*)* 239
-Details about rehabilitation of beggars in the province *(Question No. 4335*)* 248
-Details about vocational training of women in Lahore

PAGE NO.

(Question No. 215)
-Details about welfare institutions helping flood victims *(Question No. 2491*)* 208 247
-Details of Dar-ul-Aman in district Mianwali *(Question No. 158)*
-Funds granted to NGOs by Bait-ul-Maal Department during 2012 and other details *(Question No. 2606*)* 210
-Matter about production of Marriage Certificate in advance for getting Dowry Fund *(Question No. 3374*)* 221
-Number of handicraft institutions in Rawalpindi and other details *(Question No. 1353*)* 203
-Ongoing projects of Social Welfare Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2841*)* 218
-Provision of funds to D.G Social Welfare and details of development projects *(Question No. 1354*)* 206

SULTANA SHAHEEN, MRS.

question REGARDING-
-Matter about production of Marriage Certificate in advance for getting Dowry Fund *(Question No. 3374*)*

221

SUMMONING-
-Notification of summoning of 12th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th February, 2015

1

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-
-Details about irregularities in contracts of construction works in district Nankana Sahib *(Question No. 583*)*
-Details about patch-work of roads in PP-69 Faisalabad *(Question No. 1275*)*
-Details about provision and utilization of budget of Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2840*)* **49**
-Details about sugar cess funds in Faisalabad *(Question No. 358)* 51
-Details about sugar mills in Faisalabad *(Question No. 359)*
-Ongoing projects of Social Welfare Department in Faisalabad and other details *(Question No. 2841*)* 214 333

PAGE NO.

334

218

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

point of order REGARDING-

-DEMAND FOR IN TIME PAYMENT TO FARMERS BY SUGAR MILLS OWNERS IN SARGODHA **432**

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING

-DETAILS ABOUT SNATCHING CAR AND MONEY BY ROBBERS IN GUJRAT **414**

questions REGARDING-

-Details about Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 4002*)* **385**

-Details about granting permission of money deposit in nearly situated NBP by flour mills owners for purchase of wheat *(Question No. 2137*)*

-Number of institutions of TEVTA in district Gujrat and other details *(Question No. 2224*)*

287

290

TEHSEEN FAWAD, MRS.

question REGARDING-

-Number of vehicles running from Sadar Rawalpindi to Islamabad and other details *(Question No. 2586*)* 157

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about acquisition of property at Murree road for Metro Bus Service Rawalpindi *(Question No. 29)* 169

-Details about issuance of route permits in district Kasur and income therefrom *(Question No. 1042*)* 131

-Details about launching passenger train in Lahore *(Question No. 4023*)* 168 163

PAGE NO.

-Details about legislation for loaded vehicles *(Question No. 2293*)* 141
-Details about provision of transport in northern Lahore according to ratio of population *(Question No. 1425*)* 165
-Details about Punjab Metro Bus Services *(Question No. 3174*)* 163
-Details about reservation of seats for ladies in wagons *(Question No. 2336*)* 162
-Details about starting AC bus service at Chiniot–Faisalabad route *(Question No. 2292*)* 168
-Expenditures incurred upon Metro Bus Service track Lahore and other details *(Question No. 3200*)* 167
-Number of buses running at Metro Bus route Lahore *(Question No. 3199*)* 157
-Number of vehicles running from Sadar Rawalpindi to Islamabad and other details *(Question No. 2586*)* 166
-Provision of budget to Punjab Metro Bus Authority for the year 2012-13 and other details *(Question No. 3175*)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about closure of pond made for public welfare in Kotli Nawanian, district Narowal *(Question No. 1761*)* 69
-Details about installation of water treatment plants in textile mills situated at Khurarianwala–Jarranwala Road Faisalabad *(Question No. 2557*)* 294
-Details of allocation of funds for district Kasur in annual development budget *(Question No. 3711*)* 149

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)***-

-For the deceased persons died in result of terrorism in Imam Bargah in Shikarpur Sindh 115

points of order REGARDING- 423

-DEMAND FOR IMPLEMENTATION UPON DECISIONS OF FINANCE COMMITTEE 433

PAGE NO.

OF THE PUNJAB ASSEMBLY 37

-Misuse of powers by Police in implementation of (Regulation) Sound System Act 2015 329

questions REGARDING- 208

-Details about holding elections of local bodies in the Punjab *(Question No. 705*)* 39

-Details about sale of adulterated cooking oil *(Question No. 5011*)* 279

-Details about welfare institutions helping flood victims *(Question No. 2491*)*

-Dilapidation of building of TMA Bahawalpur and other details *(Question No. 707*)* 210

-Establishment of Small Industrial Estate in Bahawalpur and other details *(Question No. 2004*)* 17

18

-Funds granted to NGOs by Bait-ul-Maal Department during 2012 and other details *(Question No. 2606*)* 107

-Matter about saving the attendants of patients admitted in Victoria Hospital Bahawalpur from accidents *(Question No. 68*)*

-Procedure of settlement of matters of Local Government Department *(Question No. 136*)*

Resolution REGARDING-

-Demand for imposing ban on spray of injurious pesticides on vegetables

Z

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

questions REGARDING-

-Details about completion of construction of roads in PP-194 Multan *(Question No. 307*)* **49**

-Details about work of drains, bridges and soling in Multan *(Question No. 308*)* 50

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعرات 19، جمعۃ المبارک 20، سوموار 23، منگل 24، جمعۃ المبارک، 27۔فروری 2015)
(یوم الخمیس 29، یوم الجمع 30۔ربیع الثانی، یوم الاثنین 3، یوم الثلاثہ، 4، یوم الجمع، 7۔جمادی الاوّل 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد 12 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارہواں اجلاس

جمعرات،19۔فروری2015

جلد 12:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	----------	443
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	445
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	446
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	قانون استحقاقات میں دیئے گئے ممبران اسمبلی کے استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ	----------	448

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
5۔	سانحہ پولیس لائن لاہور اور راولپنڈی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	449
	پوائنٹ آف آرڈر	
6۔	معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کے حوالے سے بل اسمبلی میں لانے کا مطالبہ	450
	سوالات (محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	452
8۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	494
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	499
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10-	احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات	511
	تحاریک استحقاق	
11۔	وائس چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز رویّہ	513
	تحاریک التوائے کار	
12۔	کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ جاری	515
13۔	پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف	516
14۔	لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سرعام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ	518
15۔	کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے اساتذہ کو مستقل کرنے کا مطالبہ	519

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	محکمہ تعلیم کی عدم توجہی کے باعث لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تعلیمی سہولتوں سے محروم	520
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
17۔	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015	521
18۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015	532
	پوائنٹ آف آرڈر	
19۔	گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے بروقت ادائیگی نہ کرنے کے معاملے کو نمٹانے کے لئے ایوان کی سپیشل کمیٹی بنانے کا مطالبہ	550
20۔	کورم کی نشاندہی	552
	جمعتہ المبارک، 20۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 7	
21۔	ایجنڈا	555
22۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	557
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ	558
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	559
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	598
26۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	618
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	اسمبلی روایت کے مطابق سوالنامہ اجلاس منعقد ہونے سے ایک روز قبل جاری کرنے کا مطالبہ	626

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28۔	قانون استحقاقات میں دیئے گئے استحقاق کے تحت ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ ----------	630
	تحاریک التوائے کار	
29۔	لاہور میں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان ----------	632
30۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں مشینری کی خرابی ----------	634
31۔	گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ کے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا ----------	636
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
32۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 ----------	637
33۔	کورم کی نشاندہی ----------	640
34۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015(---جاری)----------	641
35۔	کورم کی نشاندہی ----------	666
	سوموار، 23۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 8	
36۔	ایجنڈا ----------	669
37۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	671
38۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	672
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
39۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	673
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	705
41۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	713

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
42۔	ممبران پنجاب اسمبلی کی تنخواہ دیگر صوبوں کی اسمبلیوں کے ممبران کے برابر کرنے کا مطالبہ ----------	722
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	724
44۔	نشان زدہ سوال نمبر 1569 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	725
	تعزیت	
45۔	سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان رانا بھگوان داس کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنا ----------	726
	توجہ دلاؤ نوٹس	
46۔	لاہور: پولیس لائن کے گیٹ پر خودکش دھماکا سے متعلقہ تفصیلات ----------	728
47۔	قصور: دوران ڈکیتی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ----------	729
	تحاریک استحقاق	
48۔	ایڈیشنل آئی جی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ ----------	731
	تحاریک التوائے کار	
49۔	ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا(---جاری) ----------	734

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50۔	حسین چوک گلبرک لاہور میں واقع ژینوامال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	736
51۔	لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سر عام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ (۔۔۔جاری)	738
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
52۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 (۔۔۔جاری)	739
53۔	کورم کی نشاندہی	740
54۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 (۔۔۔جاری)	740
55۔	مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015	766
56۔	کورم کی نشاندہی	767
57۔	مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015 (۔۔۔جاری)	768
	منگل، 24۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 9	
58۔	ایجنڈا	795
59۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	797
60۔	نعت رسول مقبول ﷺ	798
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
61۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	799
62۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	832
63۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	847
64۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	856

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
65۔	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ----------	864
	تحاریک التوائے کار	
66۔	گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ کلے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا(---جاری) ----------	867
67۔	پتوکی شہر اور منڈی عثمان والا ضلع قصور میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت ----------	868
68۔	محکمہ صحت کی نااہلی کی وجہ سے سرگودھا اور صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولتوں کے معیار کو بہتر کرنے کا منصوبہ شروع نہ کرنے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا ----------	870
69۔	نجی سکولوں میں خواتین اساتذہ مزدور کے لئے مقرر تنخواہ سے بھی کم لینے پر مجبور ----------	871
	پوائنٹ آف آرڈر	
70۔	صوبہ میں سینئر سٹیزن کے لئے وزیراعلیٰ کی جانب سے دی جانے والی سہولیات جلد از جلد دینے کا مطالبہ ----------	874
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
71۔	نجی سکولوں کے مالکان کی جانب سے سکیورٹی کے نام پر فیسوں میں اضافے کو روکنے کا مطالبہ ----------	875
72۔	کچی آبادیوں میں پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ ----------	875
73۔	چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دینا ----------	877
74۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ ----------	878

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
75۔	صوبہ کے تمام انڈسٹریل زون میں خاتون لیبر انسپکٹرز کی تعیناتی کا مطالبہ----------	881
	جمعۃ المبارک، 27۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 10	
76۔	ایجنڈا ----------	885
77۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	887
78۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	888
	سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ وعشر اور قانون وپارلیمانی امور)	
79۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	889
80۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	916
	تحاریک استحقاق	
81۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	920
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
82۔	مسودات قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015، آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015اور آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	920
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
83۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال05-2004،06-2005، 08-2007اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال04-2003،06-2005اور08-2007کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔IIکی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	921
84۔	سوال نمبر14/2338کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	922

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
85۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013اور 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	923
	تحاریک التوائے کار	
86۔	بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	924
	پوائنٹ آف آرڈر	
87۔	ڈیوٹی فری شاپ لاہور سے ملحقہ رائٹرز گلڈ کی پراپرٹی پر ایم پی اے ہاسٹل بنانے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	926
88۔	انڈکس	

443

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

444

3۔ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر26بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2015منظور کیا جائے۔

445

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

جمعرات،19۔فروری2015

(یوم الخمیس،29۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر5منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 154 تا 157

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنادو (155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بھر دو جھولی میری یا محمد لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کے سوالی
حق سے پائی وہ شانِ کریمی مرحبا دونوں عالم کے والی
کچھ نواسوں کا صدقہ عطا ہو در پہ آیا ہوں بن کے سوالی
زندگی بخش دی بندگی کو آبرو دین حق کی بچا لی
وہ محمد کا پیارا نواسہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی
حشر میں اُن کو دیکھیں گے جس دم اُمتی یہ کہیں گے خوشی سے
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمد جن کے کاندھے پہ کملی ہے کالی
عاشق مصطفٰی کی اذاں میں اللہ اللہ کتنا اثر تھا
عرش والے بھی سنتے تھے جس کو کیا اذاں تھی اذانِ بلالیؓ

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات امداد باہمی اور سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میں پچھلے ایک ہفتہ سے آپ سے request کر رہا ہوں کہ میری ایک تحریک التوائے کار کا issue ہے۔غالباً ڈپٹی سیکرٹری،پنجاب اسمبلی میری تحریک التوائے کار کو شاید صحیح طرح پڑھ نہیں سکے۔آپ اُن سے کہیں کہ وہ اس کو review کریں انہوں نے جس rule کے تحت میری تحریک التوائے کار کو reject کیا ہے اُس rule کے تحت میری تحریک التوائے کار کی rejection بنتی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!آپ اپنی تحریک التوائے کار دوبارہ جمع کروادیں اس کو دوبارہ examine کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار پر میری آپ سے یہ request ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ لوگ 6۔جنوری سے سڑک پر پڑے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اُس دن جب آپ نے ایوان میں بات کی تھی تو میں نے حافظ شفیق عادل، سپیشل سیکرٹری،پنجاب اسمبلی کے ذمہ لگایا تھا یہ آپ کو ڈھونڈتے رہے لیکن آپ یہاں پر آئے نہیں۔

(اذانِ عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!مجھے یہاں پر ایک تو یہ assurance دے دی جائے کہ میرے اس مسئلہ کو solve کیا جائے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی تحریک التوائے کار جمع کروادیں تو اس کو ایجنڈا پر لے کر آئیں گے۔

قانون استحقاقات میں دیئے گئے ممبران اسمبلی کے استحقاق پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے یہاں پر پہلے بھی ایک بات کی تھی اور میں نے تحریک استحقاق بھی جمع کرائی تھی کہ ایوان کے members کا Privileges Act کا sub Section-3, Section-4(1) کہتا ہے کہ:

4(1) the salary mentioned in sub-section (1) shall automatically be increased by the Government proportion to the increase in the salary of the civil servants.

جناب سپیکر! 2007 کے بعد سے اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اس چیز سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں میری اُس تحریک استحقاق کو کہیں پر put up نہیں کیا جا رہا۔ Kindly میری اُس تحریک استحقاق کو put up کیا جائے تاکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہونا بند ہو جائے تاکہ ہم اس ایوان کے اندر آ کر پورے پنجاب کے مسائل حل کر سکیں۔ میں اس سے بڑی incompetence and bad governance کیا کہہ سکتا ہوں کہ اس ایوان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین یہ ایوان اپنے لئے enforce کرا کر عملدرآمد نہیں کرا سکا۔ میں یہاں پر آپ کی توجہ ایک اور چیز کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں وہ چیز اس معزز ایوان سے related ہے جس سے اس پورے ایوان کی عزت پامال ہو رہی ہے۔ اپریل 2012 کے اندر فنانس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی جناب سپیکر نے خود اُس کی سربراہی کی تھی۔ فنانس کمیٹی نے اُس میٹنگ میں پنجاب اسمبلی کے گریڈ 1 سے 15 کے سرکاری ملازمین کے لئے کچھ perks دیئے تھے۔ وہ غریب لوگ ہیں اور مہنگائی کی وجہ سے اُن کے کچھ مسائل ہیں تو اس حوالہ سے اُس میٹنگ میں کچھ فیصلے کئے گئے تھے تو اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں پر وہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر ایک کام کر لیتے ہیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly یہ assurance دی جائے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اس پر عملدرآمد کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس کو examine کراتا ہوں۔آپ نے جو دوسری بات privileges والی کی ہے تو آپ کی تحریک استحقاق سپیکر صاحب کے پاس موجود ہے۔اس کو آج ہی بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اگر ایک ممبر اپنا استحقاق نہیں لے سکتا اور اپنے rules enforce/implement نہیں کرا سکتا تو عوام کے ساتھ کیا ہونا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ معاملہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے۔اس کو انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!ایک اور humble request پورے پنجاب کے کسانوں کی طرف سے ہے کہ ہمیں کماد کی payment نہیں ہو رہی۔ ہم لوگ بڑے تنگ ہیں اور ہم لوگوں نے اگلی فصل لگانی ہے۔Kindly Cane Commissioner کو بلوایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر زراعت آجائیں گے تو اس پر بات کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر خوراک سے کہا جائے اور یہ ensure کیا جائے کہ payment ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی یہ قرارداد جمع کرا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!شکریہ

تعزیت

سانحہ پولیس لائن لاہور اور راولپنڈی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!پولیس لائن لاہور اور امام بارگاہ راولپنڈی کے حادثات میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کے حوالے سے بل اسمبلی میں لانے کا مطالبہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے 241 ممبران کے دستخط کروا کر ایک بل جمع کرایا تھا اور on the floor of the House کھڑے ہو کر میں نے یہاں بات بھی کی تھی۔ آج پھر میرے بھائی احسن فتیانہ صاحب تنخواہوں کے متعلق بات کر رہے تھے تو میں نے سوچا کہ میں بھی اپنی طرف سے اپنا حصہ ڈال لوں۔ اس پر 241 ممبران نے دستخط کئے لیکن آج تک اس بل کو ایوان میں نہیں لایا گیا۔ آپ اس بات کی assurance دے دیں اور مہربانی کر کے اس کو ایوان میں لائیں۔ اس پر ووٹنگ کروالیں تو جو ایوان کی رائے ہو گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،۔۔۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تنخواہوں کے متعلق بل تھا۔ میری اس بل میں یہ گزارش تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے پتا کرتے ہیں۔ ہم نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو آپ کی proposal بھجوا دی تھی۔ میں نے ذمہ لگا دیا ہے۔ یہ آج ہی feedback لے کر صبح آپ کو بتائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ممبران اگر اپنا حق نہیں لے سکتے تو پھر ہم کسی کو کیا حق لے کر دیں گے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اگر وہ بل لاء ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور اس میں اگر کوئی غلطی ہے تو بتایا جائے تاکہ میں اس کو درست کر کے دوبارہ جمع کراؤں۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ پچھلے چھ ماہ سے بل جمع ہوا ہوا ہے لیکن اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ یہاں بنک کی اے ٹی ایم مشین موجود ہے۔ مہربانی کر کے اس اے ٹی ایم مشین کو install کرنے کے آرڈر فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: حافظ صاحب! سیکرٹری لاء اور سیکرٹری فنانس کو سوموار والے دن 3:00 بجے اجلاس سے پہلے اِدھر بلائیں۔ میں انشاء اللہ اس بارے میں ان سے بات بھی کرتا ہوں اور اس کو take up بھی کرتا ہوں۔ ہم انشاء اللہ آپ کو آگاہ بھی کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

حافظ صاحب! اے ٹی ایم مشین کے حوالے سے بھی سوموار تک جو بھی معاملات ہیں وہ طے کر کے مجھے بتائیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! صرف اتنی سی گزارش ہے کہ جیسے باقی صوبوں کے ممبران کے ساتھ تنخواہوں کے معاملہ میں جو سلوک کیا جاتا ہے مہربانی کر کے ان ممبران کے ساتھ بھی اُس کے برابر سلوک کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! سوموار تک آپ wait کر لیں۔ میں سوموار کو ان کو بلا کر پوچھتا ہوں اور اس کے بعد میں انشاء اللہ ایوان کو بھی بتاؤں گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ 13,14 اور 15۔فروری کو بہاولپور چولستان میں Desert Rally کا انعقاد کیا گیا جو سالہا سال سے منعقد کی جا رہی ہے۔اس دفعہ اخلاقیات اور قانون کی اتنی دھجیاں اڑائی گئیں جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔اس ریلی میں حصہ لینے کے لئے سندھ اور بلوچستان سے وڈیروں اور نوابزادوں کے صاحبزادے تشریف لائے۔ اس ریلی سے دس بارہ دن پہلے چولستان کے لوگوں کو محصور کیا گیا، اسی دوران وہ بغیر custom paid گاڑیاں لائے۔اس ریلی کی تیاری کے دوران وہاں چولستان میں ڈانس اور اخلاقیات سے گری ہوئی محفلیں منعقد کی گئیں، وہاں پر غیر اسلامی اور غیر شرعی پروگرام بنائے گئے۔اس ریلی کے دوران بہت بڑا جوا لگایا گیا اور اسلحہ کی نمائش کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! آپ اس پر مہربانی کریں اور کوئی قرارداد لے کر آئیں۔ اُس پر بات ہو جائے گی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں قرارداد بھی لاؤں گا۔اگر مسجد میں ایک کے بجائے دو سپیکر لگائیں تو پولیس مسجد میں گھس جاتی ہے اور اگر لاؤڈ سپیکر پر الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ دیا جائے تو پولیس

موذن کو اُٹھالیتی ہے۔آر پی او اور ڈی پی او بہاولپور کہاں تھے؟ یہ لوگ دندناتے پھرتے رہے، شراب اور ڈانس کی محفلیں چلتی رہیں۔اس وقت پنجاب حکومت اور آئی جی صاحب کہاں تھے؟

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ پہلا سوال نمبر 1346 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: وائیٹتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3870: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائیٹتھ ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم، موضع ہلو کی رائیونڈ روڈ لاہور کب رجسٹرڈ ہوئی، اس کے رجسٹریشن کے وقت کیا کیا فارملٹی کا معاہدہ ہوا؟

(ب) یہ سکیم کتنے رقبہ پر منظور کی گئی اور اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنانے کی اجازت دی گئی؟

(ج) اس کی انتظامیہ نے موقع پر کتنے رقبہ پر سکیم بنائی ہے اور کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے ہیں؟

(د) اس کی انتظامیہ اس سکیم میں کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کی کب تک پابند ہے؟

(ہ) اس کی انتظامیہ جو پلاٹ موقع پر بنا چکی ہے اس کی بکنگ یا فروخت کرنے کے لئے محکمہ سے اجازت لینے کی پابند ہے؟

(و) اب تک اس کی انتظامیہ نے کتنے پلاٹ کس کس سائز کے فروخت کئے ہیں اور کتنی رقم خریداروں سے وصول کر چکی ہے؟

(ز) اس سکیم میں اب تک انتظامیہ نے کیا کیا سہولیات موقع پر فراہم کی ہیں اور ان کی موقع پر جا کر محکمہ کے کس کس اہلکار/افسر نے چیکنگ کی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) وائیٹھ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی محکمہ کوآپریٹوز میں زیر نمبری 1321 مورخہ 31-07-1989 کے تحت رجسٹرڈ ہوئی ساتھ ہی اس کے بائی لاز بھی رجسٹرڈ ہوئے۔ سوسائٹی کی انتظامیہ منظور شدہ بائی لاز سوسائٹی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو سوسائٹیز رولز 1927 کے تحت کام کرنے کی پابند ہے۔ سوسائٹی کے اغراض و مقاصد میں ممبران کی مشکلات کو حل کرنا اور ان کے لئے ترقیاتی سہولیات سے مزین رہائشی کالونی کا قیام عمل میں لانا ہوتا ہے۔ تاہم دیگر کسی فارمیلٹی کا معاہدہ ہوا اور نہ ہی قانون میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

(ب) سوسائٹی کا ماسٹر پلان/نقشہ ایل ڈی اے لاہور نے مورخہ 18-08-1990 کو منظور کیا، یہ سکیم 785 کنال پر محیط ہے تفصیل پلاٹ ہائے حسب ذیل ہے:

رقبہ	تعداد پلاٹ
2 کنال	239
10 مرلہ	146
05 مرلہ	18
ٹوٹل	403

403 پلاٹ اور 14 کنال رقبہ کمرشل مقاصد کے لئے مختص ہے۔

(ج) جز (ج) کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) سوسائٹی اپنے ممبران کو تمام رہائشی سہولیات مثلاً سڑکیں، سیوریج، پارکس، بجلی، گیس، پانی اور قبرستان کی سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہے تاہم سوسائٹی سہولیات فراہم کرنے کا انحصار ممبران سوسائٹی کی طرف سے ترقیاتی اخراجات جمع کروانے کے ساتھ مشروط ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سوسائٹی امداد باہمی کے زریں اصولوں کے مطابق ممبران کے مالی تعاون سے کاروبار انجمن چلاتی ہے۔ سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ)

1990۔08۔18 کو ایل ڈی اے سے منظور ہو چکا ہے۔اس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو1993 میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت میں پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر2008 میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ20 کنال رقبے پر پارک بنایا جارہا ہے جبکہ ایک ٹیوب ویل مع KVA 200 ٹرانسفارمر چالو حالت میں ہے۔مزید برآں بجلی اور گیس کی فراہمی لیسکو اور سوئی گیس کا محکمہ کرتا ہے جن کے ساتھ سوسائٹی نے پہلے ہی رابطہ کر رکھا ہے۔

(ہ) وائیٹھ ایمپلائز کوآپریٹوز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور محکمہ کوآپریٹوز پنجاب کے زیر سایہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ جس میں انتظامیہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور دیگر ترقیاتی کام سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے مطابق خود کرتی ہے۔ جہاں تک پلاٹوں کی فروخت کا سوال ہے۔اس سلسلے میں سوسائٹی نے ایل ڈی اے سے نقشہ پاس کرواکر اس کے الاٹمنٹ ممبران کو کی ہے۔اس کے بعد پلاٹوں کی فروخت ممبران خود کرتے ہیں اور سوسائٹی صرف ان پلاٹوں کو ٹرانسفر کرتی ہے۔ ممبران کو پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے کسی محکمہ کی اجازت لینا ضروری نہ ہے۔تاہم کمرشل یا مخصوص پلاٹوں کی فروخت سوسائٹی جنرل باڈی کے اجلاس عام میں اور محکمانہ منظوری کے بعد کرتی ہے۔

(و) سوسائٹی نہ ہی کمرشل ادارہ ہے اور نہ ہی عام کاروباری طریقہ سے پلاٹوں کی خرید وفروخت کرتی ہے بلکہ انتظامیہ کمیٹی پلاٹوں کی الاٹمنٹ بمطابق بائی لاز بذریعہ قرعہ اندازی ممبران کو کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ سوسائٹی اپنے ممبران کو الاٹ کر چکی ہے جس کی مد میں-/5,07,11523 روپے وصول ہوئے۔

02کنال	72پلاٹ
01کنال	234پلاٹ
10کنال	143پلاٹ
05مرلہ	18پلاٹ
ٹوٹل	467پلاٹ

(ز) سوسائٹی کا ماسٹر پلان (نقشہ)1990۔08۔18 کو ایل ڈی اے سے منظور ہوااس کے مطابق سڑکیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور واٹر ٹینک جو1993 میں شروع کیا گیا تھا وہ مقررہ وقت

میں پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے جبکہ چار دیواری اور مین گیٹ کی تعمیر 2008 میں شروع کی تھی اور دو سال کی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔ بجلی کی تنصیب کا کام ترجیحی بنیادوں پر جاری ہے۔

محکمہ کوآپریٹوز کا فیلڈ سٹاف (سب انسپکٹر، اسسٹنٹ رجسٹرار اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز / سرکل رجسٹرار) وقتاً فوقتاً سوسائٹی کی سائٹ کا دورہ کر کے درج بالا ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جواب جھوٹ پر مبنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب موجود ہیں۔ آپ مسئلہ بتائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوسائٹی کے بارے میں جو معلومات میرے تک آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اس سوسائٹی میں جتنے بھی پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہے وہ غیر قانونی طریقے سے کی گئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ جو جواب سوسائٹی نے دیا ہے کیا اس کی verification محکمہ نے کی ہے اور کیا چیک کیا ہے کہ یہ کوآپریٹو سوسائٹیز جو خاص طور پر ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں وہاں پر جو گھپلے ہو رہے ہیں ان گھپلوں کو حکومت پنجاب کس طرح verify کرتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جواب کی میں نے بھی باقاعدہ تسلی کی ہے۔ یہ سوسائٹیز ہمارے محکمہ کے تابع نہیں ہوتیں بلکہ ان کی اپنی انتظامیہ ہوتی ہے۔ ان کے اپنے الیکشن ہوتے ہیں۔ ہم ان کو schedule model by laws دیتے ہیں۔ یہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہ اپنا رقبہ purchase کرتے ہیں اور اس پر یہ ڈویلپمنٹ charges لے کر ڈویلپمنٹ کرتے ہیں۔ اگر کسی بندے کو کوئی شکایت ہو تو وہ ہمارے محکمہ سے رجوع کر سکتا ہے۔ متاثرین سیکشن 54 کے تحت رجسٹرار کو شکایت کر سکتے ہیں اور اگر رجسٹرار ان کے خلاف فیصلہ کر دے تو پھر یہ سیکرٹری کے پاس appeal میں جا سکتے ہیں۔ یہ ان کے آپس کے معاملات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ تک کوئی شکایت پہنچی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت تک ہمیں اس ہاؤسنگ کوآپریٹو سوسائٹی کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان سوسائٹیز سے ان کے محکمہ کا تعلق نہیں ہے۔ جب ایل ڈی اے نقشہ جات اور سوسائٹیز کے by laws منظور کرتا ہے تو یہ ایل ڈی اے کی سوسائٹی consider ہوتی ہے۔ ایل ڈی اے حکومت پنجاب کے under آتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ پچھلے ایک دو مہینوں کے اندر اس سوسائٹی کے بارے میں مختلف اخبارات میں 2 سے 3۔ارب روپے کی کرپشن کے معاملات سامنے آئے ہیں۔ اس کے بعد اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیں اور انوسٹی گیشن کرا لیں کیونکہ یہ حکومت پنجاب کے under آتی ہے اور ہر وہ سوسائٹی جس کے by laws اور نقشہ جات ایل ڈی اے منظور کرتا ہے اس لئے جب ایل ڈی اے حکومت پنجاب کے under ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے کوئی شکایت وہاں نہیں پہنچی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوسائٹی میں جو پبلک ویلفیئر کے پلاٹس پارک مسجد اور سکول کے لئے رکھے گئے تھے وہ بھی بیچ دیئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ایک کام کریں آپ کے نوٹس میں تو ہو گا کیونکہ آپ نے اتنی محنت کر کے یہ سوال دیا ہے۔ اگر کوئی شکایت ہے تو وہ منسٹر صاحب کو دے دیں وہ اس کی verification بھی کرتے ہیں اور اس حوالے سے ایوان کو بھی بتا دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب میں نے سوال جمع کروایا ہے تو ظاہر ہے اس کے بعد verification کر کے ان کو جواب دینا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے verify کیا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے تو جواب دے دیا ہے کہ یہ معاملہ ان کے under ہی نہیں آتا۔ گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ ایل ڈی اے کے under آتا ہے تو ظاہر ہے کہ پھر ان کے under تو خود ہی آ گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کے knowledge میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے کے جتنے بھی پلاٹس ہیں اور وائیتھ ایمپلائیز کوآپریٹو سوسائٹی ایل ڈی اے کے تابع نہیں ہے لیکن ہمارے محکمے کے تابع بھی نہیں ہے، اگر یہ مسجد، قبرستان اور پلے گراؤنڈ کے لئے زمین نہ چھوڑیں یا وہاں پر سول ڈسپنسری موجود نہ ہو یا کسی ممبر کی جو کہ ممبر بنتے ہیں ان کی اگر کوئی شکایت ہو، dispute ہو تو وہ ہمیں تب رجوع کر سکتے ہیں، پھر ہم اس پر look after کرتے ہیں اور ہم اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کلو صاحب! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اسی طرح کی اور بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز بنی ہوئی ہیں اور میں اس بارے میں particularly منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کوآپریٹو لاء کے تحت بنتی ہیں۔ پلاٹ الاٹ کر دیئے جاتے ہیں وہ particular cooperative society ان کا ریکارڈ رکھتی ہے لیکن کیا ان کے پاس کوئی ایسا سلسلہ ہے کہ ریکارڈ جو پٹواری کا ہے اس میں وہاں تتمہ پلاٹ نہیں ہوتا، جن مالکان کو یہ پلاٹ دیئے جاتے ہیں وہ ہوا اور فضا میں ہوتے ہیں جس طرح محترمہ فرما رہی تھیں کہ فراڈ ہوئے ہیں تو وہ فراڈ کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ پلاٹ کا صحیح ریکارڈ یہاں پر ہونا چاہئے لیکن وہ زمین کا ریکارڈ پٹواری کے پاس ہوتا ہے تو وہاں تتمہ کٹوانے کا کوئی پروگرام کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا ہے یا نہیں ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنے colleague کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ خود اپنا رقبہ purchase کرتی ہے اور 1925 کے under section 10, کے تحت یہ sale کرواتے ہیں۔ اس کی باقاعدہ سیکشن 43,44(a) کے تحت inspection ہوتی ہے اور اگر کسی ممبر کو کوئی complaint ہو تو وہ ہمارے محکمے سے رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ میں پہلے بھی اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں۔ سیکشن 54 کے تحت رجسٹرار کے پاس اس ممبر کی اپیل سننے کا اختیار ہے اور سیکشن 64 کے

تحت سیکرٹری صاحب کے پاس اختیار ہے۔ ہر سال سیکشن 22 کے تحت audit کیا جاتا ہے اور audit میں اگر کوئی غلطی ہو تو پھر اس کے تحت ہم ایکشن لیتے ہیں۔ ماشاءاللہ ہماری اب جو ساری سکیمیں ہیں ان سب کا ہمارے پاس computerization record بھی موجود ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہمارے پاس ریکارڈ موجود نہ ہو۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب تو نہیں ہے بہر حال محترمہ بات کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک تو میں آپ سے request کروں گی کہ منسٹر صاحب سے کہیں کہ اس کی investigation کریں۔ میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ یہاں پر پارک، سکول اور نہ ہی مسجد کے لئے پلاٹ چھوڑے گئے ہیں۔ سوسائٹی کی تمام انتظامیہ نے اپنے own پر ان کو sale کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ سب سے بڑا allegation کسی بھی کوآپریٹو سوسائٹی پر بنتا ہے کہ وہاں پر پبلک ویلفیئر کے پلاٹس کو اس طرح illegal طریقے سے sale کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی مزید انکوائری کروائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ خود محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ ایل ڈی اے سے ان کا پلان منظور ہوتا ہے، نقشہ بھی پاس ہوتا ہے اور کسی بھی سوسائٹی کی بنیاد رکھنے کا تمام process ایل ڈی اے منظور کرتا ہے۔ اگر ایل ڈی اے اس کو own نہیں کرے گا تو پھر کون اس کا جواب دہ ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے 467 رہائشی اور 14 کنال کمرشل پلاٹس رکھے ہیں، open space ہم نے 55 کنال رکھی ہے، پبلک بلڈنگ کے لئے 16 کنال رکھی ہے، قبرستان کے لئے 18 کنال اور roads کے لئے 216 کنال زمین رکھی ہے۔ باقاعدہ ایل ڈی اے سے یہ نقشہ approve ہوتا ہے، اس کے مطابق اگر انتظامیہ کام نہ کرے اور یہ پلاٹس نہ چھوڑے جائیں تو پھر وہ ہمارے پاس آ جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کروالیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محترمہ میرے پاس چیمبر میں آ جائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس معاملے کو کمیٹی کے حوالے کر دیں یا اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیونکہ جواب غلط ہے میں تو مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے مل لیں اس کی وہ باقاعدہ انکوائری کروالیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے confirmation کی ضرورت ہے اور نہ ہی مجھے ملنے کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! چلیں وہ اپنے level پر اس کی انکوائری کروالیتے ہیں اگر کہیں پر کوئی بے ضابطگی ہوئی تو ایوان کو بھی آکر اس حوالے سے آگاہ کریں گے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 363 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر شادمان کی رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین سرکاری افسران کی تفصیلات

*363: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر نزد جناح ہسپتال اور جی او آر شادمان لاہور میں کتنے کتنے گھر ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ رہائش گاہوں میں ایسے افسران ہیں جن کی ٹرانسفر ہو چکی ہے یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن وہ پھر بھی رہائش گاہوں پر قابض ہیں اگر ہاں تو ان قابض اور ریٹائرڈ افسران کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ایسے سی ایس پی افسران بھی مذکورہ رہائش گاہوں پر قابض ہیں جو لاہور کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا کسی دوسرے صوبے میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اگر ہاں تو کتنے عرصہ سے وہ ناجائز قابض ہیں، مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سرکاری افسران کی رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) جی او آر۔IV ماڈل ٹاؤن، جی او آر۔V نزد جناح ہسپتال اور جی او آر۔III شادمان لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہ ملازمین جو ریٹائرڈ ہو چکے ہیں یا لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں ان کو قواعد و ضوابط کے مطابق مختلف عرصہ تک الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سرکاری گھر رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ تبادلہ کی صورت میں دو سال اور ریٹائرمنٹ کے بعد آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش رکھ سکتے ہیں، البتہ چند افسران ایسے ہیں جنہوں نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو پی اے ایس افسران لاہور یا صوبہ پنجاب سے تبدیل ہو چکے ہیں وہ قواعد و ضوابط کے مطابق دو سال تک گھر رکھ سکتے ہیں۔ ناجائز قابضین کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ناجائز قابضین سے گھر خالی کروانے کے لئے پر عزم ہے اور خالصتاً میرٹ پر معاملات چلا رہی ہے۔ جو افسران سرکاری گھروں پر ناجائز قابض ہیں ان کو مجاز اتھارٹی کے حکم کے مطابق پینل رینٹ ڈالنے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے یہ میرے سامنے ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کئی گھروں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی extension policy کے مطابق میعاد ختم ہو چکی ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتانا پسند کریں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ اس بارے میں کیا کیا جا رہا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب کدھر ہیں ؟ جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب کی الاٹمنٹ کی جو 2009 کی پالیسی ہے، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی جو پالیسی notify ہو چکی ہے اس کے مطابق ان کو extension دی جاتی ہے جو کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پہلے دو ماہ تک ہوتی ہے اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب جو کہ اتھارٹی ہیں وہ اس کو آٹھ ماہ تک یعنی مزید چھ ماہ extend کر سکتے ہیں ان کو یہ اختیار پالیسی کے تحت حاصل ہے۔ جب ان کا extension period ختم ہو جاتا ہے تو ان کے خلاف باقاعدہ proceeding initiate کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا جو سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ ہے وہ ان کی بے دخلی کے لئے چودہ دن کا نوٹس اور اس کے بعد بے دخلی کی جو proceeding ہے اور penal rent ان کو ڈالا جاتا ہے، وہ ہم وصول کر رہے ہیں اور جو جو illegal occupant ہیں ان کے خلاف ہماری بے دخلی کی proceeding شروع ہو چکی ہے اور penal rent کے لئے ان کے خلاف proceeding initiate ہو چکی ہے۔ بہت بہت شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے آپ کو شروع میں عرض کی تھی کہ محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے اس میں کئی ایسے گھروں کی اور ایسے افسران کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن کو extension policy کے تحت extension ملی تھی وہ مدت بھی ختم ہوئے کم از کم چار سے پانچ سال کا عرصہ گزر گیا ہے. And this is on record میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور یہ ذرا exact بتا دیں کہ penal rent کتنا پڑتا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی بھی شخص ہماری الاٹمنٹ پالیسی کی کارروائی یا جو ہماری legal proceeding ہے اس سے exempt نہیں ہے، جو بھی illegal occupant ہے جس نے بھی اپنی entitlement کے against اگر کوئی ناجائز قبضہ رکھا ہوا ہے تو اس کے خلاف ہم نے باقاعدہ proceeding initiate کی ہوئی ہے اور ہم ان سے penal rent لے رہے ہیں، ان کے خلاف penal rent کی proceeding جاری ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ رہ گئی ہے کہ کچھ case ایسے بھی ہیں کہ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر موجود ہے، کچھ case ایسے ہیں جو کہ کورٹس میں موجود ہیں۔ کورٹس میں ہمارے افسران کے جو case pending ہیں ان پر penal rent کی proceeding ہم نے نہیں کی جبکہ ویسے ہم نے اُن سے penal rent لینا شروع کر دیا ہے۔ محترمہ کے دوسرے ضمنی سوال کا حصہ یہ تھا کہ یہ penal rent کس ratio سے وصول کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی بھی illegal occupant کی basic pay کا 60 فیصد penal rent کی شکل میں لیا جاتا ہے یعنی اس افسر کی جو basic pay ہو گی اس کا 60 فیصد اس کی salary سے deduct کیا جائے گا جو ہم کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس پر مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس میں انہوں نے کسی بھی ایسے کیس کی نشاندہی نہیں کی۔ چار چار، پانچ پانچ سال سے اُن کی میعاد بھی ختم ہو چکی ہے جبکہ یہ فرما رہے ہیں کہ case to case ہے لہذا یہ case to case کوئی discretion پر نہیں بنتا۔ اگر کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو یہ کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جن کا معاملہ عدالت میں ہے وہ عدالت نے ہی decide کرنا ہے انہوں نے تو decide نہیں کرنا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جو معاملہ عدالت میں ہے اس کے علاوہ انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ کے پاس detail ہے کہ کتنے کیس کورٹ میں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ہم نے اپنے جواب کے ساتھ annex کی ہے جو میرے پاس فائل میں

موجود ہے اور ایوان کی میز پر بھی پڑی ہے جس میں تمام detail موجود ہے۔اس میں اگر ممبر صاحبہ کو مزید detail چاہئے یا extra کاپی چاہئے اور اگر ایوان کی میز سے بھی نہیں لینا چاہتیں تو میں ان کو کاپی دے دیتا ہوں۔ یہ اجلاس کے بعد مجھ سے مل لیں اور جس پر ان کو اعتراض ہو گا وہ discuss کر لیتے ہیں۔ یہ کوئی specific case point out کریں کیونکہ ہم نے مکمل تفصیل بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے۔ایک بات یہ بھی ہے کہ جو افسر دوسرے صوبہ میں ٹرانسفر ہو جائے گا تو وہ پانچ سال تک اپنے پاس موجودہ گھر کو legally retain کر سکتا ہے اور یہ پالیسی کے مطابق ہے کوئی against the policy نہیں ہے۔ جب پانچ سال اس افسر کے گزر جائیں گے اور گھر خالی نہیں کرتا تب ہم اس کے خلاف penal rent اور بے دخلی کی کارروائی قانون کے مطابق کریں گے اور پہلے بھی کر رہے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس تفصیل کے اندر سے ہی نکال کر ان کو بتایا ہے۔اگر یہ دیکھنا پسند کریں تو 12 اور 13 سیریل پر محکمے نے جو جواب دیا ہے یہ پڑھ لیں کہ ان افسران کی ٹرانسفر کب کی expire ہو چکی ہے اور یہ ابھی تک وہاں پر موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں چھوٹی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے اسی تفصیل سے ہی سوال نکالا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ میں بڑی معذرت کے ساتھ اس پر وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جون 2011 سے پہلے تک پانچ سال کی مدت تھی اور جون 2011 کے بعد ہم اس مدت کو کم کر کے دو سال تک لے آئے ہیں۔ ہم نے یہ نیا کام کیا ہے کہ دو سال تک مذکورہ افسران گھر خالی نہیں کرتے تو ہم ان کے خلاف پنجاب حکومت کی 2009 کی رائج پالیسی کے مطابق penal rent اور بے دخلی کی کارروائی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی تک کسی کو وہاں سے قانون کے تحت بے دخل کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کتنے گھر آپ نے خالی کروائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے یہ نیا سوال کیا ہے۔ یہ اس پر نیا سوال دے دیں یا میں اجلاس کے بعد ان سے بات کر لیتا ہوں کیونکہ یہ نیا سوال بنتا ہے کہ کتنے لوگوں کے خلاف ہم نے penal rent وصول کیا ہے اور کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ میں اجلاس ختم ہونے کے بعد ان کو detail دے دیتا ہوں یا پھر یہ نیا سوال دے دیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اگر یہ جواب دینا نہیں چاہ رہے تو الگ بات ہے لیکن جز (د) میں میرا سوال ہی یہی تھا کہ کیا سرکاری افسران کی رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ اسی سوال کا ضمنی سوال بنتا ہے کوئی fresh question نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ جز (د) کی detail محترمہ کو provide کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو detail پہنچا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: کوآپریٹو بنکوں میں گھپلوں کی تفصیلات

*1420: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سال 13-2012 کے دوران کوآپریٹو بنکوں میں تقریباً 20 لاکھ کے گھپلوں / فراڈ کا انکشاف ہوا ہے کیا اس سلسلہ میں متعلقہ منیجر و دیگر اہلکاران کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے جس میں سال 13-2012 کے دوران کسی قسم کے گھپلے / فراڈ کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2146 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2476 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2153 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3456 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2216 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4894: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) کوآپریٹو بنک کن کن سکیموں کے تحت قرض جاری کرتا ہے اور اس کی مالیت کتنی ہوتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض واجب الادا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر درج ذیل مقامات پر چل رہے ہیں:

ٹوبہ ٹیک سنگھ:

سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز — جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز — پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

گوجرہ (تحصیل):

اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز — پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ گوجرہ

کمالیہ (تحصیل):
اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کمالیہ

رجانہ (سب تحصیل):
کوآپریٹو سوسائٹیز سٹاف انسپکٹرز وغیرہ سمندری روڈ رجانہ

پیر محل (سب تحصیل):
پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ پیر محل

(ب) کوآپریٹو بنک جن سکیموں کے تحت قرض جاری کر رہا ہے ان کے نام اور مالیت کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	مالیت (زیادہ سے زیادہ)
1۔	فصلی قرضہ جات (ربیع و خریف) کوآپریٹو سوسائٹیز	سوسائٹی کی مقرر شدہ حد قرضہ کے مطابق
2۔	زیورات پر قرضہ شخصی (زرعی مقاصد)	500,000
3۔	لائیو سٹاک بھیڑ بکریاں فارمنگ شخصی	200,000
4۔	لائیو سٹاک پروجیکٹ شخصی و سوسائٹی	500,000
5۔	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹرز زرعی آلات وغیرہ)	ٹریکٹر کی اصل قیمت کے مطابق
6۔	ایگریکلچر رننگ فنانس شخصی	500,000
7۔	کراپ پروڈکشن لون (ربیع و خریف) شخصی	300,000
8۔	سمال بزنس مین فنانس شخصی	200,000

(ج) مورخہ 31.08.2014 کے مطابق ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیفالٹر سوسائٹیز کی کل تعداد 222 ہے اور ان کے ذمہ مبلغ 15 کروڑ 7 لاکھ 89 ہزار 323 روپے قرضہ واجب الادا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمے کتنا قرض واجب الادا ہے۔ اس کی ایک طویل فہرست دی گئی ہے۔ یہ 15 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے جناب منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو مقروض/ڈیفالٹر انجمنیں ہیں یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کہ کتنے ڈیفالٹر تھے لیکن بنک نے تمام ڈیفالٹرز کو بنک کی پالیسی کے مطابق notice جاری کر دیئے ہیں، کچھ ڈیفالٹرز

سے ہم نے recovery بھی کر لی ہے، کچھ ڈیفالٹرز کی زمین pledge تھی وہ بنک کے نام کروالی ہے اور کچھ recovery ہونے والی ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز کی جو انجمنیں ہوتی ہیں وہ سیزن ربیع اور خریف کے ساتھ ہمیں payment کرتی رہتی ہیں۔ اتنا قرض بقایا نہیں ہے کیونکہ ایک سیزن میں ہمیں وہ ادا کر دیتے ہیں تو دوسرے سیزن کے لئے renew کروالیتے ہیں۔ اس وقت تقریباً 8 کروڑ 10 لاکھ روپے کی recovery کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور بقیہ recovery ہم نے کر لی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا یہ جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ٹریکٹر اور زرعی آلات وغیرہ پر قرضوں کی میعاد پانچ سال کے لئے ہوتی ہے تو recovery بھی پانچ سال کے لئے ہوتی ہے اور کچھ قرضوں کی مدت کم ہوتی ہے۔ اس وقت 222 سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں جن سے ہم نے تقریباً 7 کروڑ روپے recover کر لئے ہیں اور 8 کروڑ روپے recover کر رہے ہیں۔ بنک اور کوآپریٹو سوسائٹیز والے مل کر کوشش کر رہے ہیں کہ ہم recovery کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں، کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اس کا جواب نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ کوئی chronic ڈیفالٹر نہیں ہیں کہ ادائیگی نہ کریں بلکہ یہ ہماری فصلات کے ساتھ ساتھ دیتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پانچ یا دس سال کے یہ chronic ڈیفالٹر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم نے ڈیفالٹر کی تعریف تو ایک ہی پڑھی ہے۔ منسٹر صاحب chronic اور کوئی الگ تعریف بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے detail بتا دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: وہ کہہ دیں کہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے ڈیفالٹر کی لسٹ رکھ دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو detail دے دیں کہ یہ کب سے ڈیفالٹر ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ کل یا آج اجلاس کے بعد میرے پاس آ جائیں تو تفصیل فراہم کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی تفصیل امجد علی جاوید صاحب کو مہیا کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 222 افراد کی یہ فہرست ہے جن میں سے 12 لوگوں کا تعلق تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے اور وہ بھی تحصیل کمالیہ کے adjoining علاقہ سے ہی ہیں جبکہ باقی 210 لوگ کمالیہ اور گوجرہ سے ہیں تو کیا ان خاص علاقوں پر کوئی خاص شفقت ہے کہ یہ سارے ڈیفالٹر اور قرض کی نوازشیں انہی کے گرد گھوم رہی ہیں، کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ آپ کے حلقے میں لوگوں نے قرض لینا کم کر دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا منسٹر صاحب جواب دے دیں ورنہ میں بتاؤں گا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کا سوال سمجھا نہیں ہوں۔ وہ ذرا دوبارہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 12 لوگوں کو قرضہ دیا ہے جبکہ دو تحصیلوں میں زیادہ قرضہ دیا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تمام کاشتکار ہمارے لئے برابر ہیں۔ ہمارے پاس جو آدمی بنک میں آئے گا، اگر وہ default نہیں کرتا تو ہم اسے قرضہ دینے کے پابند ہیں اور ہم قرضہ دیتے رہیں گے۔ ہمارے لئے کمالیہ یا گوجرہ کا کوئی مخصوص طبقہ نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے سب کاشتکار برابر ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو ڈیفالٹر ہیں انہوں نے پہلی مرتبہ کب قرض حاصل کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو آپ کا نیا سوال بنتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آگے سوال بھی اسی سے related آ رہا ہے اور یہ بڑا ضروری سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس کے لئے نیا سوال دے دیں کیونکہ اس میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ کب یہ قرض لیا گیا تھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آگے سوال ہے اور میں اسی سے link کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کی آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں، جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کوآپریٹو بنک کن کن سکیموں کے تحت قرض جاری کرتا ہے اور جز (ج) میں انہوں نے ڈیفالٹر سوسائٹیز کے بارے میں پوچھا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ان کا اگلا سوال آ رہا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں اور ان کے ذمہ کتنا قرض واجب الادا ہے؟ اس کا جواب ہم نے بتا دیا ہے کہ سوسائٹیز 15 کروڑ 7 لاکھ روپے کی ڈیفالٹر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ کا اگلا سوال ہے تو آپ اس پر بات کر لیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Although recover کر لئے ہیں اور باقی بھی recovery کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ڈیفالٹرز ہیں، انجمنیں ہیں منسٹر صاحب ان کے ڈائریکٹرز کی کوئی تفصیل دے سکیں گے تاکہ پتا چل جائے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی طرف نوازشوں کا دریا بہہ رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس ان کی کوئی تفصیل ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل فی الحال میرے پاس نہیں ہے لیکن یہ fresh question کریں تو جواب میں آ جائے گا۔ معزز ممبر اگر مجھ سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ہم انہیں لسٹ فراہم کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی خدمت میں اسی حوالے سے ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے یہ شعر میاں صاحب سے تو نہیں پوچھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس شعر کے بعد اگلے سوال پر آ جاؤں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شعر عرض ہے:

جنہیں پیاس تھی انہیں کم سے کم جو نہ تھی پیاس تو خم پہ خم
ساقیا! تیرے مے کدے کا یہ نظام ہے یا مذاق ہے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2985 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Point of clarification ہے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب کوئی محرک یا ممبر موجود نہیں ہوتا تو جو tradition ہے اور Rules بھی ہیں کہ اسے dispose of کیا جاتا ہے pending نہیں کیا جاتا۔ اس میں چونکہ ان کی طرف سے کوئی request بھی نہیں آئی ہے اس لئے آپ ایسا نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، امجد علی جاوید صاحب، اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4895 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن امداد باہمی کو جاری شدہ قرضہ سے متعلقہ تفصیلات

*4895: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو بنک نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کس کس انجمن امداد باہمی کو کتنا قرض جاری کیا؟

(ب) قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سالوں سے مخصوص انجمن امداد باہمی نے کوآپریٹو بنک سے قرض حاصل کیا ہوا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے اور کاغذوں میں جاری ہوتا ہے؟

(د) کیا محکمہ اس صورتحال کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ چند مخصوص انجمنوں کے علاوہ حقیقی انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کیا جائے تاکہ امداد باہمی کی روح کے مطابق اس کے فوائد معاشرے کو حاصل ہو سکیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 30.06.2014 کے مطابق کوآپریٹو بنک نے گزشہ پانچ سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انجمن ہائے امداد باہمی کو مبلغ 53 کروڑ 46 لاکھ 97 ہزار 294 روپے کا قرض جاری کیا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ابتدائی سطح پر برصغیر پاک و ہند میں سنٹرل کوآپریٹو بنک ثانوی درجے پر اور صوبائی بنک اوّل درجے پر تھے۔ سنٹرل کوآپریٹو بنکس ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر قائم کئے گئے اور پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک بطور اپیکس سوسائٹی 1924 میں رجسٹرڈ ہوا تاکہ کوآپریٹو سوسائٹیز اور سنٹرل کوآپریٹو بنکس کی فنڈنگ / ضروریات کو بالترتیب پورا کیا جا سکے۔ پنجاب پراونشل

کوآپریٹو بنک نے 1955 میں شیڈولڈ بنک کی حیثیت حاصل کی۔ سال 1976 میں سنٹرل کوآپریٹو بنکس کو ختم کر کے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک میں ضم کر دیا گیا۔اس طرح انجمن ہائے امداد باہمی نے بنک ہذا سے پہلی مرتبہ قرض 1976 میں حاصل کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ کئی سالوں سے مخصوص انجمن امداد باہمی کو قرض جاری کیا جارہا ہے اور یہ قرض جون اور دسمبر میں کاغذوں میں واپس ہوتا ہے بلکہ تمام قرضہ جات بنک کی جاری کردہ پالیسی کے تحت جاری کئے جارہے ہیں۔

(د) فصلی قرضہ جات کی پالیسی کے تحت محکمہ امداد باہمی کے اہلکار انجمن ہائے امداد باہمی کو قرض جاری کرنے کے لئے کاغذات تیار کرنے میں انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کی مدد کرتے ہیں اور بنک عملہ جانچ پڑتال کے بعد قرض جاری کرتا ہے۔قرضہ پالیسی کے تحت جن انجمن ہائے کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا نہ ہے وہ زرعی قرضہ حاصل کر سکتی ہیں۔اس طرح مخصوص انجمن ہائے کو قرض جاری کرنے کا کوئی تصور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں تھا کہ "قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا" جو میں پہلے link کر رہا تھا کیونکہ اس کے پیچھے ایک کہانی گھوم رہی ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے الف لیلیٰ کی پوری ایک داستان لکھ دی ہے جو کہ سوال کا جواب نہیں ہے اور کوآپریٹو کی پوری تاریخ لکھ دی ہے۔ سوال کو address نہیں کیا صرف یہ بتا دیا کہ 1976 میں یہ قرض جاری ہوئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کے جو ڈیفالٹر چل رہے ہیں یا مقروض ہیں وہ کب سے یہ قرض حاصل کر رہے ہیں؟ اس کے پیچھے میرا جو theme ہے اور میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وہی لوگ ہیں، ہم تو سنتے تھے کہ ہر مرتبہ نئی بوتل ہوتی ہے اور شراب پرانی ہوتی ہے لیکن یہاں پر بوتل بھی پرانی ہے اور شراب بھی پرانی ہے۔ وہی لوگ ہیں اور انہیں ہی قرضے جاری ہو رہے ہیں اور کوآپریٹو کا جو concept ہے اس کے ساتھ یہاں یہ کھلواڑ ہو رہا ہے کہ اب لوگ اس کی افادیت سے ویسے ہی۔۔۔(شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, Order in the House.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بار بار وہی لوگ کاغذوں کے اندر جس کے قرض ایڈجسٹ ہوتے ہیں اور کاغذوں میں جاری ہوتے ہیں، میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بتا دیں کہ پہلی مرتبہ ان

انجمنوں نے کب قرض حاصل کیا، آج تک وہی چلی آ رہی ہیں یا اس میں کوئی نئے لوگ شامل ہوئے ہیں، اس سے کہانی کھل کر سامنے آ جائے گی کہ یہاں ہو کیا رہا ہے؟ بڑے لوگوں کے کچھ نام۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد صاحب! آپ نے اس کی تفصیل پوچھی ہے جو کہ منسٹر صاحب نے بتا دی ہے کہ 1964 سے لے کر 1976 اور یہ سارا کچھ۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کوآپریٹو کی history ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال بھی تو یہی کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ theme کی بات کر رہے ہیں اور اگر اس حوالے سے آپ اکیلے میں منسٹر صاحب کو سمجھا دیتے تو وہ شاید سمجھ جاتے کہ theme کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ وہ انجمنیں جو آج قرض حاصل کر چکی ہیں یا اس وقت مقروض ہیں، انہوں نے پہلی مرتبہ کب قرض حاصل کیا تھا جو آج ان کے پاس لسٹ میں ہے۔ اگر تو وہ بدل گئی ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر 1976 سے وہی ہیں تو پھر بات سامنے ہے جو میں بتانا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا point of view یہ ہے کہ ایک ہی انجمن ہے جو repeat ہو رہی ہے اور انہیں ہی قرض دیا جا رہا ہے وہ اس کی تفصیل چاہتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو انجمن پہلے ہی رجسٹرڈ ہے انہیں قرضہ بھی دیتے ہیں اور ڈیفالٹرز سے clear کروا کر دوبارہ قرضہ بھی انہیں دیتے ہیں۔ نئی انجمن کو آپریٹو پر ابھی تک ban ہے اور محکمہ رجسٹرڈ نہیں کر رہا اور اب پورے نظام کو review کیا جا رہا ہے۔ قرضوں کی واپسی کو یقینی بنایا جائے گا۔ انجمنیں قرضہ واپس کرتی ہیں اور دوبارہ اجراء بھی کرواتی ہیں۔ اس وقت تک جو انجمنیں dead ہیں وہ dead پڑی ہیں اور جو in circle ہیں یا جن کا رابطہ ہے اور وہ clearance دیتے ہیں تو پھر وہ اپنے پیسے لے لیتے ہیں۔ ہر انجمن کے باقاعدہ ممبر ہوتے ہیں اور ان کے پیسے مقرر ہیں، کسی کے دو لاکھ ہیں، کسی کا ایک اور کسی کا ڈیڑھ لاکھ ہے، کسی کے چار لاکھ ہیں اور کسی کے پانچ لاکھ ہیں اُسی حساب سے قرضہ لیتے اور دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر پابندی کوئی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ 53 کروڑ 46لاکھ روپے انہوں نے قرض جاری کئے ہیں۔ بنک کی سکیموں کے مطابق یہ سونے کے عوض بھی قرض جاری کرتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنا قرض سونے کے عوض دیا ہے، اس 53 کروڑ 46لاکھ روپے کی رقم میں کتنا سونے کے عوض قرض دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اس حوالے سے fresh question دے دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔ ہم سونے کے عوض بھی ٹریکٹر دیتے ہیں اور وہ ہم باقاعدہ زر ضمانت رکھتے ہیں۔ ایک ضمانت آ گئی تو ہم ٹریکٹر دیتے ہیں یا زرعی آلات دے دیتے ہیں۔ یہ ان کا نیا سوال ہے لہذا یہ دوبارہ تیاری کر لیں تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے 53 کروڑ روپے کی پوری تفصیل دے دی ہے اور میں اس میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور یہ نیا سوال نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بتایا بھی ہے کہ یہ یہ سکیمیں ہیں تو اس سکیم کے تحت کتنے لوگ اس میں ہیں۔ یہ فہرست موجود ہے اور ان کا سٹاف بھی موجود ہے جو کہ بوٹی دے دیتے ہیں تو بتائیں کہ یہ کتنے لوگ ہیں؟ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس 53 کروڑ روپے کے قرض میں سونے کے عوض ایک بھی نہیں ہے اور وجہ یہی ہے کہ وہ سارا کام کاغذوں میں چھ ماہ بعد مکمل ہوتا ہے اور آخری تاریخ کو اربوں روپے کی الٹ پلٹ ہوتی ہے، کہیں نیا قرض جاری نہیں ہوتا اگر یہ ریفارمز آئیں، نئے لوگ آئیں تو اس کی روح کے مطابق کوآپریٹو سسٹم کام کرے، یہاں بھی کسان کی حالت بدلے اور لوگوں کو فوائد حاصل ہوں، یہ بڑی بڑی big guns جو محکمہ کے ڈائریکٹر تھے یا لوگ تھے جو کہ قرض حاصل کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور کاغذوں میں ہر چھ ماہ بعد ان کا قرض renew ہوتا ہے۔ میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ اس سسٹم پر غور کریں اور اس کی خامیاں دور کریں تاکہ یہ سسٹم بنانے والوں نے جس کام کے لئے بنایا ہے اس کا انہیں فائدہ حاصل ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! بالکل ٹھیک ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس پورے نظام کو review کر رہے ہیں۔ جو پرانا سسٹم تھا اسے review کر کے ہم کاشتکار کی بہتری کے لئے اور farmer کی بہتری کے لئے اس کو مزید reform کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! امجد علی جاوید صاحب کو بھی شامل کریں اور ان سے بھی تجاویز لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ۔ اس سوال کے جز(ب) میں واضح طور پر سوال کیا گیا ہے کہ "قرض حاصل کرنے والی انجمن ہائے امداد باہمی نے پہلی مرتبہ کس سال میں قرض حاصل کیا۔" جو لسٹ تتمہ (الف) میں وزیر صاحب نے درج فرمائی ہے یا محکمہ نے دے دی ہے تو اس میں صرف ڈیفالٹرز انجمنوں کا ذکر ہے، قرض کس سال میں جاری ہوا اس کا ذکر نہیں ہے اس لحاظ سے سوال کا جواب درست نہیں ہے۔ میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم بھی خوش اور تم بھی خوش۔ اس میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ قرض کس سال میں جاری ہوا۔ اگر یہ درج کر دیں تو سارا پول کھل جائے کہ یہ قرضے واپس کیوں نہیں ہوتے۔ کیا مگر مچھوں کی طرح یہ قرضے بھی write off تو نہیں ہو جاتے؟

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پارلیمانی سیکرٹری تو نہیں ہیں؟

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر! جی، نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب کرم الہیٰ بندیال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب محکمہ زمینداروں کے قرضوں کو review کر رہا ہے تو بارانی اضلاع کے لئے ٹریکٹر کی سکیم ہوا کرتی تھی جو کہ بغیر سود کے پیسے ہوتے تھے تو کیا منسٹر صاحب اس review میں ان بارانی اضلاع کے کاشتکاروں کو بھی consider کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سوال تو یہ fresh بنتا ہے لیکن آپ اس کا جواب دے دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان کا سوال تو نہیں ہے لیکن انہوں نے ایک ضمنی سوال کر دیا ہے تو کاشتکار کی بہتری ہماری حکومت کی priority ہے۔ Farmer کی بہتری کے لئے ہماری پنجاب حکومت کی priority ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بارانی علاقوں میں ٹریکٹر بلا سود دینے کے لئے تیار ہیں اور اس سے پہلے بھی پنجاب حکومت نے ہر کاشتکار کو گرین ٹریکٹر دیئے تھے جو کہ بلا امتیاز اور بلا تفریق

دیئے تھے۔ ہماری حکومت نے سبسڈی دی تھی اور ان کو ہم نے ٹریکٹر جاری کئے تھے اور بندیال صاحب نے جو point raise کیا ہے انشااللہ تعالیٰ ہم اس پر غور کریں گے اور بارانی علاقوں کے لئے بلاسود ٹریکٹر دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3054 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ و دیگر تفصیلات

*3054: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2002 سے اب تک لاہور کی مختلف سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری گھروں میں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں، ان ملازمین کا رجسٹریشن نمبر، تاریخ الاٹمنٹ، اسٹیٹ آفس میں سنیارٹی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں کس مجاز اتھارٹی نے الاٹ کی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ)

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران مرمت سول سیکرٹریٹ و اسٹیٹ آفس کی دوسری جگہ منتقلی کے باعث اسٹیٹ آفس کا سال 2007 تک کا ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے۔ البتہ بوقت ضرورت متعلقہ ریکارڈ دوبارہ مرتب کیا جاتا ہے۔ سال 2008 کے بعد کی معلومات متمم (الف) ایوان کی میز پر دی گئی ہیں۔

(ب) ان ملازمین کو وزیر اعلیٰ صاحب اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تمام ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے تو آپ کے توسط سے میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ یہ ریکارڈ کیسے ضائع ہوا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے، کیا اس کی

تحقیقات محکمہ نے کروائی، کیا اسے چیک کیا کہ ریکارڈ کس طرح ضائع ہوا اور کب سے کب تک کے عرصہ کا ریکارڈ ضائع ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! ان کا سوال ہے کہ یہ کیسے ریکارڈ ضائع ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دفتر کی shifting کے دوران کچھ ریکارڈ ضائع ہوا ہے اُس کو ہم دوبارہ مرتب کر رہے ہیں وہ سارا ریکارڈ اگلے اجلاس میں ہم پیش کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کب سے لے کر کب تک کتنے سال کا ریکارڈ ضائع ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ 2007 سے پہلے کا ریکارڈ ہے میں وضاحت سے پھر دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ 2007 سے پہلے کا ریکارڈ خراب ہوا ہے اور اُس میں بھی کچھ ضائع ہوا ہے اُس کو ہم دوبارہ reconstruct کر رہے ہیں اُس کو دوبارہ مرتب کر رہے ہیں تو اگر محترمہ چاہیں گی تو ہم اگلے اجلاس میں ریکارڈ کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بے شک pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں تو ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں میرا سوال کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اس میں تفصیل سے ایوان کو بتایا جائے کیونکہ یہ بڑا sensitive معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ کی منتقلی کے دوران ریکارڈ ضائع ہو جاتے ہیں اور جو ریکارڈ available ہوتا ہے اُس کو دوبارہ reconstruct کیا جاتا ہے اس میں ایسا کوئی غیر قانونی یا پالیسی کے against کام نہیں ہوا اور وہ بھی 2007 سے پہلے کا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب !اگلے اجلاس کے لئے اس سوال کو pending کریں ۔جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح کے جواب آتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے پہلے بھی میرے سوال کا جو جواب آیا اور اب بھی میرے سوال کا جو حشر ہوا میرا خیال ہے کہ اگر ایسے جواب آنے ہیں تو ہمیں سوال کرنے ہی نہیں چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! میں نے آپ کے سوال کا حشر نہیں کیا میں نے اُس کو pending کر دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر pending کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی detail لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب detail آنی نہیں ہے اور جواب نے ایسے ہی آنا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Next session میں detail آئے گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب detail آنی نہیں تو میں اگلا سوال کر بھی لوں گی تو مجھے کیا جواب ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب محکموں کی کارکردگی زیرو ہے اور اگر ہم زیرو کارکردگی میں سوال کرتے ہیں تو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال پر رہیں یہ تو تقریر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انٹی کرپشن پنجاب میں کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات

*3165: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب لاہور میں ہیڈ آفس کو سال12۔2011اور13۔2012کے دوران کتنی رقم سالانہ مدوار فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ملازمین کو تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت، پٹرول اور ڈیزل پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران خُورد بُرد ہوئی اور اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کون کون ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ہیڈ کوارٹر لاہور کو مالی سال12-2011 میں کل بجٹ -/66137000 روپے ملا مدوار تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور مالی سال13-2012 میں کل بجٹ -/83117720 روپے ملا اس کی مدوار تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال12-2011 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر -/44523579 روپے خرچ ہوئے جبکہ ٹی اے ڈی کی مد میں -/525195 روپے خرچ آئے، تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال13-2012 میں ملازمین کی تنخواہوں پر -/58406219 روپے خرچ ہوئے اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں -/819757 روپے خرچ ہوئے اخراجات کی مدوار تفصیل پرچم (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال12-2011 اور13-2012 کے دوران سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر -/1183044 روپے خرچ کئے گئے پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/4876302 روپے خرچ ہوئے، تفصیل پرچم (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال13-2012 میں گاڑیوں کی مرمت پر -/1523682 روپے خرچ ہوئے اور پٹرول اور ڈیزل کی مد میں -/6199821 روپے خرچ ہوئے تفصیل پرچم (ث) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال12-2011 اور13-2012 کے دوران کوئی خُورد بُرد ہوئی اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی ایکشن کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ یہاں محکمہ نے عادت سے مجبور ہو کر جس طرح سے جواب دیا ہے میرا خیال ہے کہ احتجاجاً مجھے اس پر ضمنی سوال کرنا ہی نہیں چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال کا جو جواب آنا ہے اُس سے بہتر ہے میں سوال نہ کروں کیونکہ میرا خیال ہے کہ ہماری حکومت جو اس وقت ہے وہ حکومت اپنے محکموں کی کارکردگی کو درست کرنے کے لئے بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جیسے آپ کی مرضی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3334 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 11-2010 میں ناجائز قابضین سرکاری ملازمین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3334: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 11-2010 کے دوران لاہور کی تمام سرکاری رہائشی کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا۔ اگر نہیں تو کیوں، نیز اس کے ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تمام کالونیوں میں اس وقت متعدد رہائش گاہیں ایسی ہیں جو ناجائز قابضین کے پاس ہیں، ان کو متعلقہ ذمہ دار افسران، اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر صاحبان جان بوجھ کر خالی نہیں کروا رہے۔ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) سال 2010 میں 15 اور 2011 میں 49 غیر قانونی رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں جن میں سے زیادہ تر الاٹیوں نے مقررہ میعاد کے اندر ہی گھر خالی کر دیئے۔ ناجائز قابضین کی تفصیل مع پینل رینٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ GOR سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ سالوں کے دوران خالی کرائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سرکاری رہائش گاہیں جو ناجائز قابضین کے قبضہ میں تھیں، خالی کروالی گئی ہیں سوائے ان سرکاری گھروں کے جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالتوں سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واگزار کرالئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ سال 11-2010 میں کتنی ناجائز قابضین سے رہائش گاہیں خالی کروائی گئی ہیں تو جو تفصیل مجھے ملی ہے میں اس میں پہلے یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا اس کے علاوہ کوئی ایسی رہائش گاہ نہیں ہے جس پر ابھی تک ناجائز قابضین قابض ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): محترمہ! سوال دوبارہ repeat کر دیں میں understand نہیں کر سکا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ 11-2010 کی جو آپ نے مجھے تفصیل فراہم کی ہے جو کہ ناجائز قابضین سے آپ نے رہائش گاہیں خالی کروائی ہیں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بات sure کر وا سکتے ہیں کہ 11-2010 کے بعد کوئی ایسی سرکاری رہائش گاہ نہیں ہے جہاں پر ناجائز قابضین ابھی تک قبضہ کئے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو detail اس وقت تک available تھی، جو ریکارڈ پر تھی اور جو صورتحال اس وقت سرکاری ملازمین کے ناجائز قابضین کی تھی وہ ہم نے 2011 تک annex کر دی ہے۔ اب محترمہ کا اگر یہ ضمنی سوال ہے کہ اس وقت تک کوئی بھی ناجائز قابض نہیں ہے تو میں نے پہلے ایک سوال میں بڑی detail کے ساتھ جواب دیا تھا کہ بالکل لوگوں کے پاس ناجائز قبضے ہیں اُن کے خلاف ہم نے قانون اور پالیسی کے مطابق proceeding initiate فوری طور پر کر دی ہیں، بغیر کسی تاخیر کے ہم نے وہ شروع کر دیئے ہیں اُس میں بے دخلی کی proceeding Special Judicial Magistrate کے پاس pending ہیں اور جن لوگوں کے ناجائز قبضے کا issue ہے اُن کے خلاف چودہ دن کا نوٹس دینا mandatory ہے وہ ہم نے دے دیا ہے legal proceeding شروع ہے اُن کی salary سے as per policy, as per law penal rent deduct کیا جا رہا ہے تو میں یہ تو نہیں کہتا کہ کسی کے پاس ناجائز قبضہ نہیں ہے اگر کسی کے پاس ناجائز قبضہ ہے تو قانون نے اُس کے لئے طریق کار مہیا کیا ہے وہ proviso ہے ہم اُس کے مطابق اُس پر عمل کر رہے ہیں اور جس طرح محترمہ کہہ رہی تھیں کہ کوئی تیاری نہیں کرتے۔ میں پچھلے سوال پر تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ پوری عرق ریزی کے ساتھ ایک جواب تیار کر کے اسمبلی تک پہنچاتا ہے اُس کو پڑھنا ہی کوئی گوارہ نہ کرے تو اُس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے اور اگر کسی نے صرف میڈیا کی زینت بننے کے لئے اپنے آپ کی projection کرنے کے لئے اگر کوئی اس طرح کی بات کرنی ہے تو وہ ایک الگ بات ہے اُس کے لئے اور بہت سے فورم موجود ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!تشریف رکھیں۔ محترمہ موجود ہیں،اُن کا سوال ہے،انہوں نے محنت کی ہے،اُن کا حق بنتا ہے۔وارث کلو صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر !میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو لسٹ مجھے provide کی گئی ہے اُس میں2008اور2010کے دوcasesہیں جن میں ابھی تک اُن سےof recovery outstanding rent is under process تواس کوunder processہونے میں کتنا وقت لگتا ہے اگر چار سال میںunder process ختم نہیں ہوا تو وہrent کس شرح سے وصول کیا جائے گا پہلی بات اور دوسری بات یہ ہے کہ یہrecovery اتنیslowکیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر !میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور پہلے سوال میں بھی میں نے یہ کہا ہے کہ اگر penal rent کی کوئیdetailچاہئے تواس پرfresh questionکرلیں یا میں اگلے اجلاس میں جب ڈیپارٹمنٹ کے سوالوں کا دن آئے گا تواس میں پوریdetailدے دوں گا۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ رہی کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے جو قانونی کارروائی ہے وہ فوری طور پر جاری کر دی ہے اور کارروائیpendingہے وہ کسی تاخیر کے بغیر ہم کر رہے ہیں اُس میں جو قانونی طریق کار ہے اسے ہمیںadoptکرنا پڑے گا اور اُس طریق کار کوadoptکر کے ہم اُن سے60فیصد جو اُن کیbasic payکا ہے اگر کوئی نائب قاصد ہے تو اُس کیbasic payکا اگر کوئی21سکیل کا آفیسر ہے یا18سکیل کا آفیسر ہے جو اُس کیbasic payہے اُس کا60فیصد ہے جو اُس کیbasic payہے وہ ہم اُس کاpenal rentاُس کیsalaryسےdeductکرتے ہیں وہ ہمیں کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔وہ ہم نے ایک لیٹر لکھنا ہے جو وہاں سےdeductہو کے آرہا ہے اور اس کی تفصیل میں اس اجلاس کے بعد بھی دے سکتا ہوں،اگلے اجلاس میں بھی دے سکتا ہوں جو آپ کیdirectionہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر !میں منڈا صاحب کی بڑی عزت کرتی ہوں لیکن یہ fresh question کسی صورت نہیں بنتا اس لئے میں اس کوchallengeکرتی ہوں کہ میرے سوال کے اندر موجود ہے مجھے جو لسٹ provideکی گئی ہے میں نے ایکsimpleسوال پوچھا ہے کہ2010سے

2015 آگیا ہے، پانچ سال ہونے کو ہیں، جو under process ہے recovery ابھی تک وہ مکمل کیوں نہیں ہوئی تو یہ fresh question نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو recovery ہے پانچ سال کے اندر میں نے پوچھا تھا کہ ابھی جو منڈا صاحب نے process بتایا ہے کہ وہ تنخواہ سے بھی deduct ہو جاتا ہے تو پھر اس میں پانچ سال لگنا ناقابل فہم ہے کہ کیسے پانچ سال لگ سکتے ہیں یہ پہلی بات ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ابھی میرے اگلے جز کے اندر جو 14-2013 بلکہ 2012 کے بھی کچھ cases ہیں جس پر ہمارے ملک کے اندر stay order کا ایک رواج ہے پہلے ہی جو سرکاری رہائش گاہیں ہیں اُن کی کمی ہے اُس پر یہ دیکھا گیا ہے اور یہ بڑی ایک کھلی بات ہے کہ محکمہ pursue نہیں کرتا اُن cases کو جن cases پر وہ خود چاہتے ہیں کہ حکم امتناعی مل جائے اور وہ کیوں چاہتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں اس کو on the floor of the House نہ کہوں تو بہتر ہے۔ جب یہ حکم امتناعی ملتے ہیں اور محکمہ اس کو pursue نہیں کرتا تو یہ محکمے کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ یہ recovery بھی نہیں کرتے اور لوگوں کو حکم امتناعی بھی بڑی آسانی سے مل جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے جو اس وقت لائن میں کھڑے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں تقریر کا جواب تقریر میں ہی دے دوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ جواب دے دیں یہ اُن کی تقریر نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر بطور پارلیمانی سیکرٹری میں نے ضمنی سوال کا جواب دینا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ میں نے تمام تفصیل دے دی ہے۔ ان میں کورٹ کا نام، پارٹی نام، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کا بتایا ہے۔ جب ہم قانون کی بات کرتے ہیں اور ہم قانون کے طالب علم ہیں تو پھر ہمیں کورٹ کے فیصلے کا انتظار تو کرنا پڑے گا۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا ایک پورا wing ہے جو عدالتی امور، عدالتوں میں pending cases کو بڑے vigilant طریقے سے proceed کرتا ہے اور ہم پہلے سے زیادہ proceed کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو 2009 کی الاٹمنٹ پالیسی ہے وہ بڑی comprehensive ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم ناجائز قبضہ رکھے گا تو اس کی basic pay سے

60فیصد لیا جائے گا، اگر کوئی شخص ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے legal extension period سے exceed کرے گا تو اس کی پنشن سے penal rent deduct کیا جائے گا۔ میں ensure کرتا ہوں اور on the floor of the House undertake کرتا ہوں کہ عدالتوں میں جو معاملات pending ہیں ہم ان کو زیادہ اچھے انداز سے تیز چلوانے کے لئے پہلے بھی بھرپور کوشش کر رہے تھے اور مزید بھی کریں گے کیونکہ قانون سے مبرّا کوئی چیز نہیں ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آخری ضمنی سوال ہو گا اور مختصر کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر سوال دو لائنوں میں کیا جائے تب بھی سمجھ نہ آئے اور اگر چار لائنوں میں کیا جائے تو وہ تقریر بن جاتی ہے۔ بہر حال ہمیں تقریریں کرنے کا بہت موقع ملتا ہے منڈا صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا to the point جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان کی efficiency کے بارے میں پہلے مجھے یہ بتایا جائے کہ 2008 سے جو stay orders ابھی تک اس لسٹ میں موجود ہیں وہ ابھی تک vacate کیوں نہیں کرائے گئے ؟ پہلے اس efficiency کا بتا دیں پھر recovery کی بات جو میں نے کی ہے اس efficiency کی بات بعد میں کریں گے۔ آج تک یہ پانچ سالوں میں وہ recovery نہیں کر سکے تو پھر مجھے اپنی efficiency تو نہ بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! بہت بات ہو گئی ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس efficiency پر بہت بحث ہو سکتی ہے اور بہت ساری بات کی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں حکم امتناعی پر آج بھی categorically کہہ رہی ہوں کہ جس کا دل چاہتا ہے اس کا کیس pursue نہیں کیا جاتا اور اندر ہی اندر deal کر کے اس کو حکم امتناعی دلایا جاتا ہے۔ میں اس کو on the floor of the House کہہ رہی ہوں اور میں اس کو چیلنج کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب! آپ بھی کھڑے ہیں ضمنی سوال کر لیں پھر وہ مشتر کہ جواب دے دیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ جو الاٹمنٹ پالیسی ہے اس کے مطابق یہ کہیں کہہ رہے ہیں کہ ہم 60 فیصد deduction کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ہم پالیسی میں ejectment کرا رہے ہیں۔ 2005 کے گھر ابھی تک ان سے خالی نہیں ہوئے میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا یہ پالیسی کو revise کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی پالیسی soft ہے، occupant کو favour کرنے کے لئے ہے اور یہ پالیسی illegal occupant کو favour کر رہی ہے تو کیا یہ پالیسی revise کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! کیا آپ پالیسی کو revise کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ محترمہ کے سوال کا بھی جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی strict policy ہے، اس کو بڑی عرق ریزی اور غور و خوض کرنے کے بعد تیار کیا گیا ہے اور باقاعدہ لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس کو vet کیا پھر یہ notify ہوئی۔ فی الحال تو ہمیں اس پالیسی میں کوئی ایسا lacuna یا خرابی نظر نہیں آ رہی ہے۔ اگر میرے ممبر بھائی کو اس میں کوئی lacuna یا خامی نظر آتی ہے تو ہمیں بتائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلو صاحب بڑے تجربہ کار ممبر ہیں یہ اس پر اپنا out put یا بل لے کر آ جائیں ہم اس کو دیکھ لیں گے اور ان کی رائے کا پوری طرح احترام کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! محترمہ نے جو بات کی ہے اس کا بھی جواب دے دیں وہ کہتی ہیں کہ کورٹ میں جو کیس pending ہیں ان کا محکمہ کچھ نہیں کرتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترمہ بھی قانون کی طالب علم ہیں، وہ بھی ایک ایڈووکیٹ فیملی سے belong کرتی ہیں اور خود بھی ایڈووکیٹ ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ سائلان کے وکیل کس طرح سے delaying tacts استعمال کرتے ہیں۔ ملکی قانون، عدالتی procedure، ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کے rules سے باہر تو ہم کوئی پریکٹس کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہم ان کو proceed کر سکتے ہیں۔ ہم نے detail دی ہے اس کو دیکھا

جائے کہ سول کورٹس میں 34 کیس pending ہیں اس کی detail دی ہے، سیشن کورٹ میں 6 کیس pending ہیں ان کی detail بھی دی ہے اور سپریم کورٹ میں 17 کیس pending ہیں ان کی detail بھی دی ہے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم ان کو clear کروانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔ شیخ صاحب! ٹائم بھی بالکل ختم ہونے والا ہے لیکن آپ کا سوال ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو آپ کا ویسے ہی شکر گزار ہوں کہ خدا خدا کر کے میرا ایک سوال آیا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں سپیکر صاحب کو کہا تھا کہ میرے اتنے سوال pending ہیں، میں تو جب سے بیٹھا ہوں یہی سوچ رہا ہوں کہ یہ آ کیسے گیا ہے؟ (قہقہہ)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے پاس جب بھی آپ کا سوال آتا ہے میں اسی دن sign کر کے واپس بھجوا دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہاں اسمبلی سٹاف بیٹھا ہے میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ میرا سوال پتا نہیں آ کیسے گیا۔ بہر حال بہت شکریہ۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ ہماری سفارش سے آیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بھی قرب قیامت ہے کہ خواتین کی سفارش سے میرا سوال آیا ہے۔ (قہقہہ)

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3591 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتابوں کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتابوں کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی 1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لئے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لئے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

i. مقبرہ انار کلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔ یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔ سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکرٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔

ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لئے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔

iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لئے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔

iv. مقبرہ انار کلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔

v. آرکائیوز اینڈلائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔

vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔ 09-2008 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 09-2008 میں سیکرٹریٹ کے (ایچ)بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکرٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک "یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکرٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک "قرار دیئے دیا۔2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ (منسلکہ۔1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)اس مقصد کے لئے سول سیکرٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتابوں کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ "بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جا سکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکرٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لئے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ پی اینڈ ڈی محکمے سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لئے 100.00 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96۔اے، اپر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لئے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جا سکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی۔ انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی (منسلکہ۔II)۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا (منسلکہ۔III)

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لئے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے اس لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنا دی جائے۔ سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ سکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجاء کی گئی۔ اس سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ سکیم کے نفاذ کے لئے وسائل و طریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23۔اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ۔ivایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ:

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔ون تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لئے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی مکرر تعین(Re-Allocation) سے ہو گا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔ون تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ نسلوں کے لئے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود اس جواب کو تھوڑا سا دیکھ لیجئے یہ بڑا اہم سوال ہے۔یہ کتابوں کا وہ خزانہ ہے جس میں احمد شاہ ابدالی کے نو کے نو حملے بھی آئیں گے کیونکہ اس میں 1640 کی کتابیں بھی ہیں۔میں اپنے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوآپریٹو کی کرائے کی بلڈنگ لے کر اس ریکارڈ کو وہاں پہنچایا۔جواب میں بھی کہا گیا کہ یہ واقعی ایک خزانہ ہے اور ایسا خزانہ ہے کہ جو شاید ہندوستان کے پاس بھی نہ ہو۔یہ خزانہ ہمارے پنجاب کے پاس ہے اور ریکارڈ ہے۔کیا منسٹر بلاک جو خالی پڑا ہوا ہے ان کتابوں کے لئے وہ بہترین جگہ نہیں تھی؟منسٹر بلاک کے علاوہ ایل ڈی اے کی پوری بلڈنگ جو سول کورٹ کو دی گئی اس کے اوپر کے فلور خالی پڑے ہیں۔اس میں جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ سکھ دور میں اصطبل تھا۔میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے کہتا ہوں کہ جو سول سیکرٹریٹ ہے وہ سکھ دور میں اصطبل تھا اور یہ منٹورا کی رہائش گاہ تھی۔اصل معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے مان لیا ہے کہ ہم ان کتابوں کی صحیح نگرانی نہیں کر سکتے، ADP میں پیسا مانگا گیا نہیں دیا، minutes of the meeting بھی ساتھ لگائے گئے لیکن پیسا نہیں مل رہا ہے۔میرا ایک simple سا سوال ہے کہ منسٹر

بلاک کی جو بلڈنگ خالی پڑی ہے کیا یہ ریکارڈ اس قابل نہیں ہے کہ وہاں پہنچایا جائے؟ باقی بات میں پھر کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب! وہاں پر شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں شیخ علاؤالدین صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بہت اہم issue اسمبلی floor پر لے کر آئے ہیں لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوا ہے کہ ان کی جو معلومات ہیں وہ بڑی poor ہیں۔ پتا نہیں ان کا source of information پرانا ہو گیا ہے یا پھر ان کا رابطہ آج کل کم ہے۔ (قہقہہ) جس طرح گیارہ لاکھ کتابیں انمول چیز ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ کتابیں ہمیں ماضی سے بہتر آگاہ رکھتی ہیں، یہ ہمیں future کی planning میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): یہ کتابیں زندہ اور باشعور قوموں کے لئے بڑی نعمت اور بڑا تحفہ ہوا کرتی ہیں۔ جس طرح انہوں نے گیارہ لاکھ کتابوں کی بات کی ہے، مزید یہ بات کی ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ان کتابوں کو جمع کرے تو یہ بالکل غلط ہے اور یہ صرف 70 ہزار کتابیں ہیں۔ اگر ان کو یہ detail چاہئے تو یہ note فرما لیں اور اگر ان کے پاس کاغذ پنسل ہے تو وہ بھی لے لیں۔ سول سیکرٹریٹ کی ڈسپنسری کی 40 ہزار کتابیں ہیں، پنجاب آرکائیوز لائبریری کی گیارہ ہزار کتابیں ہیں، چیف سیکرٹری لائبریری کی چار ہزار کتابیں ہیں، بورڈ آف ریونیو کی پندرہ ہزار کتابیں ہیں اور یہ ٹوٹل پندرہ ہزار کا پورا کیٹلاگ ہے اور پوری کیٹیگری ہے۔ یہ کوئی آئیں بائیں شائیں والی بات نہیں ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کا جواب irrelevant ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ وہ جواب ذرا خاموشی سے تو سن لیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ جواب صحیح دیں میرا یہ سوال ہے ہی نہیں، میرا سوال یہ ہے کہ گیارہ لاکھ کتابیں تھیں یا نہیں تھیں؟ یہ بالکل گیارہ لاکھ کتابیں تھیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! یہ بڑے تجربہ کار اور بڑے علم دوست ہمارے دوست ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میری بات سنیں۔ یہ گیارہ لاکھ ہیں یا دس ہزار ہیں یا پانچ ہزار ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! یہ گیارہ لاکھ نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میری بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! آگے رہ گیا ہمارا ضمنی سوال جو میرے دوست ممبر نے کیا ہے کہ کیا ان کے لئے منسٹر بلاک۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ relevant رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر! جب ان کتابوں کی حالت خراب ہو رہی تھی تو ان کو شفٹ کیا گیا۔ ان کی وہاں پر صفائی وستھرائی اور وہاں رکھنے کی problem آ رہی تھی کیونکہ بلڈنگ پرانی اور بوسیدہ تھی۔ کوآپریٹو یونین جو کہ ایک autonomous body ہے اس کی بلڈنگ کرائے پر لے کر ہم نے کتابوں کو محفوظ کیا ہے۔ منسٹر بلاک اس لئے نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ صرف منسٹر صاحبان کے لئے specific ہے اور اس کا نقشہ اور ڈیزائن منسٹرز کے دفاتر کی شکل میں ہے ہم نے لائبریری کی شکل میں chief architect سے ڈیزائن کروا کر اس کا process تیز کر دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! بس ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے پتا ہے کہ اس سوال پر کافی بحث ہونی ہے لہذا میں اس سوال کو pending کر دیتا ہوں اور next session میں اس کا جواب لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بے شک سوال pending کر دیں لیکن میری ایک گزارش سن لیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending نہ کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب یہ آخری سوال تھا لیکن توفیق بٹ صاحب کا written آیا ہے لہذا سوال نمبر 4294 کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور ساتھ ہی سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ملتان: کسانوں کو قرض کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1346: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کو آپریٹو بنکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے کتنی گرانٹ بطور قرض کسانوں کو فراہم کی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ گرانٹ کس شرح سود پر کسانوں کو فراہم کی گئی؟

(ج) یہ گرانٹ کس مجاز اتھارٹی کی منظوری سے دی گئی اور کتنے عرصہ کے لئے قرض فراہم کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع ملتان میں کو آپریٹو بنکوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹریکٹر اور دیگر زرعی آلات کے لئے جتنی رقم بطور قرض کسانوں کو فراہم کی اس کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	سال	رقم قرضہ (روپے میں)
1	2008-09	۔
2	2009-10	۔
3	2010-11	۔
4	2011-12	3,731,000/-
5	2012۔13	۔
	میزان	3,731,000/-
	سال 12۔2011	مبلغ 37 لاکھ 31 ہزار روپے

(ب) یہ قرضہ 18 فیصد مارک اپ سالانہ پر جاری کیا گیا۔

(ج) یہ قرضہ زونل ہیڈ ملتان کی منظوری سے عرصہ پانچ سال کے لئے فراہم کیا گیا۔

لاہور:اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام ودیگر تفصیلات

*2476:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔ اس کے بانی صدر وسیکرٹری کون کون تھے اس سوسائٹی نے کب اور کتنی زمین اپنے ممبران کے لئے خریدی اور یہ زمین اوسطاً کس قیمت پر خریدی گئی؟

(ب) سوسائٹی کے کل ممبران کتنے ہیں،ان میں سے کتنے ممبران کو زمین کس قیمت پر الاٹ کی گئی اور کتنی قیمت بطور ترقیاتی اخراجات وصول کی گئی، کتنی زمین الاٹ ہوئی اور کتنی سوسائٹی کے پاس بقایا ہے سوسائٹی کا رقبہ کس جگہ واقع ہے کتنے ممبران کو قبضہ پلاٹ فراہم کیا گیا ہے اگر قبضہ فراہم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) گزشتہ عرصہ میں سوسائٹی نے کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کروائے کتنا خرچ ہوا اور کتنا کام تاحال بقایا ہے سوسائٹی کی آڈٹ رپورٹ کی صورتحال اور آخری اجلاس عام کب منعقد ہوا سوسائٹی کے موجودہ عہدے دار کون ہیں اور یہ کب، کتنے عرصہ کے لئے منتخب ہوئے اور کیا سوسائٹی میں ایک عہدیدار کو بار بار منتخب کرنے کی اجازت ہے؟

(د) کیا سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ سوسائٹی کے عہدیداران نے ممبران کی اجازت کے بغیر بالا بالا، زمین کو فروخت کرنے کی کوشش کی، اگر یہ درست ہے تو محکمہ نے سوسائٹی عہدیداران کے خلاف کیا کارروائی کی محکمہ نے سوسائٹی کے ممبران کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اولمپیئنز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کا قیام 10۔ ستمبر 1989 کو عمل میں آیا۔ اس کے صدر سعید الحسن اور سیکرٹری قاسم ضیاء تھے سوسائٹی نے کل زمین 956 کنال 12 مرلے خریدی جس کی قیمت فی کنال -/39,000 روپے اوسطاً تھی۔

(ب) سوسائٹی کے کل ممبران کی تعداد 292 ہے۔ ان ممبران کو فی کنال -/75,000 روپے زمین کی لاگت کے حساب سے اور -/90,000 روپے فی کنال اخراجات کے حساب سے

الاٹ کی گئی ہے۔1990 سے لے کر 2012-06-30 تک -/6,84,10,923 روپے بطور ترقیاتی اخراجات وصول کئے گئے۔

الاٹ شدہ ایریا	510 کنال 8 مرلے
جو الاٹ نہیں کیا گیا	76 کنال 4 مرلے
سڑکیں	265 کنال
مسجد	1 کنال 11 مرلے
ہیلتھ کلینک	1 کنال 13 مرلے
پرائمری سکول	3 کنال 14 مرلے
سوسائٹی دفتر	2 کنال 1 مرلہ
پٹرول پمپ	2 کنال 3 مرلے
پانی کی ٹینکی کے لئے	10 کنال 6 مرلے
کھلی جگہ	22 کنال 10 مرلے
گندے پانی کا پمپ	1 کنال 17 مرلے
قبرستان	3 کنال 16 مرلے
کل میزان	901 کنال 3 مرلے
زمین چاردیواری کے باہر	55 کنال 9 مرلے
کل رقبہ سوسائٹی	956 کنال 12 مرلے

سوسائٹی کا رقبہ موضع رکھ جھیڈو کا ہنہ نولاہور کینٹ میں واقع ہے۔کسی بھی ممبر کو ابھی تک قبضہ نہ دیا گیا ہے کیونکہ ابھی سوسائٹی کے ترقیاتی کام مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) مکمل کئے گئے کام کی تفصیل

- کنکریٹ سے بنی بتیوں سے پلاٹوں کی نشاندہی۔
- مین بلیوارڈ۔
- مارکیٹنگ آفس۔
- چاردیواری کو مکمل کیا گیا۔
- مین گیٹ کو دوبارہ اچھے ڈیزائن میں بنا کر لگایا گیا۔
- پانی کے پمپ سٹیشن بنائے گئے۔
- سوسائٹی کو جانے والے راستوں کی نشاندہی کے بورڈ۔
- پانی کی نکاسی اور سپلائی کی دوبارہ سے بحالی۔
- مین بلیوارڈ میں پودوں، درختوں کی آبیاری۔
- سوسائٹی کی ویب سائٹ بنائی گئی۔
- بجلی کے کھمبوں کی تنصیب کا کام اور مین بلیوارڈ پر بجلی کے کھمبوں تاروں کا کام مکمل ہوا اور اس کے علاوہ تمام ضروری آلات برائے برقی رو لگا دیئے گئے ہیں۔

اگر سوسائٹی کو فنڈز کی فراہمی یقینی ہو تو مندرجہ ذیل مزید یہ کام ہو سکتے ہیں۔

- بلند جگہ پر بنی پانی کی ٹینکی کی صفائی۔
- پانی کے پمپ اور ان کی تنصیب کو اپ ڈیٹ رکھنا۔
- ٹیوب ویل کی بورنگ اور انسٹالیشن۔
- سیوریج کی صفائی، دیکھ بھال اور ٹیسٹنگ کرنا۔
- سڑکوں اور گلیوں کی لائٹس۔
- نکاسی آب کے نالے اور گٹر سسٹم جو کہ مین بلیوارڈ پر موجود تھے، اس کی دوبارہ ریپیرنگ۔
- صاف پانی کی سپلائی سسٹم کو بحال کرنا۔
- پانی کے ٹینک۔
- بقایا سڑکیں جو ابھی زیر تعمیر ہیں۔
- بجلی کا بقایا کام۔
- سوئی گیس کا کام۔
- برساتی نالوں کی صفائی اور پانی کی گزرگاہ کو درست کرنا۔
- مین بلیوارڈ میں یوٹرن بنانا۔

اب تک جو سوسائٹی میں اخراجات ہوئے ہیں وہ آڈٹ رپورٹ 30۔جون2012 کے مطابق مبلغ -/6,14,44,318 روپے بنتے ہیں۔

سوسائٹی کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے اور اس سال کا آڈٹ ہو رہا ہے۔آخری آڈٹ 30۔جون2012 تک ہوا ہے۔

سوسائٹی کا آخری اجلاس عام 11۔اپریل2013 کو منعقد ہوئی تھی۔

سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران جسٹس (ریٹائرڈ) ملک سعید حسن صدر، مسٹر عمران علی بھٹی نائب صدر، علی مظہر الحق جنرل سیکرٹری، خالد محمود بٹ فنانس سیکرٹری، مسعود علی جعفری ایگزیکٹو ممبر، فہد عزیزالدین ایگزیکٹو ممبر، مس زونیرا راٹھور ایگزیکٹو ممبر ہیں۔

عہدے دار 30۔جون2011 کے الیکشن میں منتخب ہوئے تھے اور ایک عہدیدار دو مرتبہ منتخب ہو سکتا ہے اور تیسری بار منتخب ہونے کے لئے رجسٹرار سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

(د) سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو اختیار کر لیا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔سوسائٹی کی زمین کسی بھی عہدیدار نے فروخت کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ٹیکنیکل محکموں میں ٹیکنیکل سینئر افسران لگانے کی تفصیلات

*2216:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے؟

(ب) ایسے محکموں کے جب نان ٹیکنیکل سیکرٹریز لگائے جاتے ہیں تو انتظامی امور کے علاوہ وہ ٹیکنیکل معلومات نہیں رکھتے، نتیجتاً عوامی مفاد کے بہترین مفاد میں فیصلے نہیں ہو سکتے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ انتظامی امور کے حوالہ سے محکمہ تعمیرات، محکمہ ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ / محکمہ صحت / محکمہ زراعت میں سپیشل سیکرٹریز ایڈمن لگائیں جائیں جبکہ ہر محکمہ کا مکمل سیکرٹری اسی محکمہ میں سے ٹیکنیکل سینئر افسران لگایا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں!یہ درست ہے کہ ٹیکنیکل محکموں کے سیکرٹریز اسی محکمہ کے سینئر افسران میں سے نہیں لگائے جاتے کیونکہ ان محکموں کے سیکرٹریز کی اسامیاں جنرل کیڈر کے افسران کے لئے مختص ہیں اس لئے ان اسامیوں پر جنرل کیڈر کے افسران ہی تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ کہنا درست ہو گا کہ ان محکموں کے سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس اور اکیس کے سینئر افسران میں سے ہی لگائے جاتے ہیں یہ افسران اپنے وسیع انتظامی تجربہ کے باعث جلد ہی ٹیکنیکل امور پر دسترس حاصل کر لیتے ہیں۔بہترین عوامی مفاد میں بہتر فیصلے کرنے کا وسیع تجربہ اور صلاحیت رکھنے کی وجہ سے یہ افسران بہترین عوامی مفاد میں ہی فیصلے کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ ان محکمہ جات کے سپیشل سیکرٹریز، جنرل کیڈر کے گریڈ بیس کے سینئر آفیسرز میں سے لگائے جاتے ہیں جبکہ ان محکمہ جات کے مکمل سیکرٹریز بھی جنرل کیڈر کے ہی لگائے جاتے ہیں۔جو کہ اپنے تجربہ کے باعث ٹیکنیکل امور میں بھی کافی معلومات رکھتے ہیں اور ٹیکنیکل معاملات کو بھی احسن طریقہ سے سرانجام دیتے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ڈی جی خان میں محکمہ انٹی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

118:جناب احمد علی خان دریشک:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ انٹی کرپشن کے کتنے تھانے ہیں؟

(ج) ضلع ہذا میں سال 14۔2013 کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر کس کس تھانہ میں مقدمات درج ہوئے؟

(د) ضلع ہذا میں کس محکمہ کے ملازمین کے خلاف زیادہ مقدمات درج ہوئے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کے عملے کی تعداد 100 ہے جس میں سے 58 اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ 42 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ انٹی کرپشن کے دو تھانے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا کے تھانہ ہیڈ کوارٹر انٹی کرپشن ڈی جی خان میں سال 14-2013 کے دوران 15 ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے جبکہ تھانہ انٹی کرپشن ڈی جی خان میں سال 14-2013 کے دوران 19 ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔

(د) ضلع ہذا میں محکمہ پولیس کے خلاف سب زیادہ مقدمات درج ہوئے۔

ضلع بہاولنگر:امداد باہمی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

362:جناب محمد نعیم انور:کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں،ان میں کتنے ملازمین ہیں،ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ضلع بھر میں محکمہ ہذا کی کتنی پوسٹیں کون کون سے گریڈ کی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) محکمہ کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں امداد باہمی کے 18 دفاتر مندرجہ ذیل جگہ پر واقع ہیں:

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو سوسائٹیز ضلع بہاولنگر
2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل بہاولنگر
3۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل منچن آباد
4۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل چشتیاں
5۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل ہارون آباد
6۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل فورٹ عباس
7۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز بہاولنگر
8۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مدرسہ بمقام بہاولنگر
9۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈونگہ بونگہ بمقام بہاولنگر
10۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز منچن آباد تحصیل منچن آباد
11- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز میکلوڈ گنج تحصیل منچن آباد
12۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز چشتیاں تحصیل چشتیاں
13۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز شہر فرید تحصیل چشتیاں
14۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں
15۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز ہارون آباد تحصیل ہارون آباد
16۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فقیر والی تحصیل ہارون آباد
17۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز فورٹ عباس تحصیل فورٹ عباس
18۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مرکز مروٹ تحصیل فورٹ عباس

ضلع بہاولنگر میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو	1
2	اسسٹنٹ رجسٹرار	5
3	اسسٹنٹ	1
4	انسپکٹر	12
5	سینئر کلرک	2
6	جونیئر کلرک	22
7	سب انسپکٹر	46
8	ڈرائیور	1
9	نائب قاصد	18
10	چوکیدار	5
11	مالی	1
12	خاکروب	1
	میزان: تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	115

(ب) خالی اسامیوں کی تعداد حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
1	انسپکٹر BS-11	3
2	سب انسپکٹر BS-6	10
	میزان (تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)	13

(ج) انسپکٹر کو آپریٹو سوسائٹیز کی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اشتہار برائے بھرتی دیا ہوا ہے اور سب انسپکٹر کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے پابندی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہو گی تمام اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

فیصل آباد: انٹی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

305: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن میں عملہ کی کل تعداد 96 ہے۔

گریڈ 19	01
گریڈ 18	04
گریڈ 17	08
گریڈ 16	05
گریڈ 01 تا 15	78
ٹوٹل میزان	96

(ب) ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن کے عملہ کے تنخواہوں کا اوسطاً ماہانہ خرچہ -/25,55,000 روپے ہے۔

ضلع فیصل آباد انٹی کرپشن کے دیگر اوسطاً ماہانہ اخراجات -/5,52,000 روپے ہیں۔

فیصل آباد: کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

378: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کے نام کیا ہیں، یہ کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ب) ہر کوآپریٹو سوسائٹی میں پلاٹوں کی تعداد سائز وار بتائیں؟

(ج) محکمہ نے ان کوآپریٹو سوسائٹیز کی کون کون سی شرائط پر رجسٹریشن کی تھی، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا محکمہ ان کوآپریٹو سوسائٹیز کو چیک کر سکتا ہے تو کون چیکنگ کرتا ہے، ان کی چیکنگ کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کس کس کوآپریٹو سوسائٹی میں محکمہ نے کیا کیا بے ضابطگیاں پائی ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	رقبہ K M S
1	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	733 03 04
2	ٹیلی کام انجینئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	156 Acres
3	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1400.95 Kanal
4	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72 Acres
5	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	461 Kanal 6 Marla
6	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	97.95 Acres
7	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1506 Kanal 12 Marla
8	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	216 Kanal 4 Marla
9	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85 Acres, 7 Kanal & 4 Marla
10	فیصل آباد کرسچین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	131 Kanal 4 Marla
11	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	NIL
12	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	A K M 644 7 16

(ب) ان میں پلاٹوں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاؤسنگ سوسائٹی کے مقاصد اپنے ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا اور بالخصوص:

a) رہائشی آبادی قائم کرنا اور حسب ضرورت اس میں توسیع کرنا اور اس غرض کے لئے دیگر ضروری اقدامات کرنا۔

b) زمین، مکانات، عمارات یا دیگر منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد خریدنا۔ رہن یا پٹہ پر لینا یا قانون حصول اراضی کے تحت حاصل کرنا۔

c) رہائشی آبادی کی منصوبہ بندی اور اس کے قیام کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔ نیز سڑکات، فراہمی و نکاسی آب، بجلی، سوئی گیس، ٹیلیفون، سکول، شفاخانہ، مسجد، تفریحی پارک، ٹرانسپورٹ اور قبرستان وغیرہ کا اہتمام اور نگہداشت کا بندوبست کرنا۔

d) اراضی، مکانات، مقامات، تعمیر عمارات اور دوسری منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں جو انجمن کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہوں۔ بیچنا، رہن رکھنا، ٹھیکہ پر دینا۔
e) انجمن کی اپنی ضرورت اور مفاد عامہ کے لئے ضروری تعمیرات کرنا۔
f) انجمن کی آبادی میں مکانات اور عمارات کے نقشے تیار کرنا اور ان کی منظوری دینا اور ممبران کی خواہش پر ان کے مکانات کی تعمیر کے لئے معقول کفالت پر قرضہ کی سہولت فراہم کرنا۔
g) ممبران کو رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے معقول کفالت پر قرضہ کی سہولت فراہم کرنا۔
h) دیگر ایسی تدابیر اختیار کرنا۔ جن سے ممبران میں کفایت شعاری، باہمی امداد اور مدد ذاتی کی روح اور جذبہ عمل کو ترقی دی جا سکتی ہو۔

(د) ہر سوسائٹی کے حالات کا سالانہ آڈٹ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ 22 کے تحت رجسٹرار کوآپریٹوز کے حکم پر رجسٹرار کا مقرر کردہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کرتا ہے اور دوران آڈٹ کوئی بے ضابطگی پائی جائے تو رجسٹرار کے حکم پر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت محکمے کا مقامی عملہ متعلقہ سوسائٹی کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعہ 44 کے تحت رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب لاہور کے حکم پر مقامی مجاز افسران سوسائٹی کا معائنہ کرتے ہیں جس میں سوسائٹی کے جملہ امور کی چیکنگ کی جاتی ہے جس کے لئے رجسٹرار کے دفتر نے باقاعدہ ایک پروفارمہ جاری کیا ہوا ہے۔

(ہ) دی ریلوے ہاؤسنگ سوسائٹی کے آڈٹ کے دوران پائی جانے والی بے ضابطگیوں پر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹوز فیصل آباد نے جاری کیا۔ جس میں انتظامیہ کمیٹی کے خلاف کارروائی کرنے کے ساتھ ساتھ تقریباً چھ سو کے قریب پلاٹ منسوخ کر دیئے تھے جس پر مزید کارروائی مختلف عدالتوں میں زیر التواء ہے۔

ای ایس ٹی ٹیچر کے لئے پیکیج سے متعلقہ تفصیلات

365: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ای ایس ٹی ٹیچر کو حکومت پنجاب کی جانب سے مورخہ 09-12-01 سے پے پیکیج سکیل نمبر 16 دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کے ملازمین کی کٹوتی گروپ انشورنس اور جی پی فنڈ بھی سکیل نمبر 16 ریگولر کے مطابق ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کو بنوولینٹ فنڈ، ایجوکیشن وظائف، میرج گرانٹ اور تجہیز و تکفین اخراجات کی مد میں امتیازی سکوک کیا جاتا ہے اور انہیں اس سلسلے میں گریڈ16 ریگولر کے مطابق سہولت نہیں دی جاتی، اگر ہاں تو اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت کب تک اس تفاوت کو دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ صرف اس حد تک درست ہے کہ حکومت پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری SO(SE-III)2-16/2007 مورخہ 09-11-06 ایلیمنٹری سکول ٹیچرز جن کا بینادی سکیل 14 ہے، کو ہر ضلع میں ان کی کل تعداد کے 15 فیصد کو بنیادی سکیل 16 اور 35 فیصد کو بنیادی سکیل 15 دیا گیا ہے جبکہ بقایا 50 فیصد اپنے ابتدائی بنیادی سکیل 14 میں رہیں گے۔ نقل نوٹیفکیشن بطور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گروپ انشورنس اور بنوولینٹ فنڈ کی کٹوتی تنخواہ کے بنیادی سکیل سے منسلک ہے۔ مذکورہ کیٹیگری ESTs (BS-16) کی تنخواہ سے گروپ انشورنس ضمیمہ (ب) اور بنوولینٹ فنڈ ضمیمہ (ج) کی کٹوتی بنیادی سکیل 16 کے تحت کی جاتی ہے۔

(ج) جن ملازمین کی تنخواہ میں سے بہبود فنڈ کٹوتی بنیادی سکیل 16 گزیٹڈ کے مطابق ہو رہی ہے ان کو تعلیمی وظائف، میرج گرانٹ اور تجہیز و تکفین وغیرہ کی ادائیگی بی ایس 16 کے حساب سے ہو رہی ہے۔ ان کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک یا تفاوت نہیں برتا جا رہا۔

فیصل آباد میں پراونشل کوآپریٹو بنک سے متعلقہ تفصیلات

379: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں اس وقت کتنے پراونشل کوآپریٹو بنک کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان بنکوں نے سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس شرح سود پر دی ہے اور کس کس سکیم کے لئے دی ہے؟

(ج) اس وقت ان بنکوں کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے جن افراد سے پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ رقم وصول کرنی ہے ان کے نام، پتاجات بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 2015-01-12 کے ریکارڈ کے مطابق ضلع فیصل آباد میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی سات برانچیں ہیں جو کہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام برانچ	پتا
1	فیصل آباد	قیصری گیٹ، ریل بازار فیصل آباد
2	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3	ڈجکوٹ	سمندری روڈ ڈجکوٹ
4	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ، جڑانوالہ
5	سمندری	غلہ منڈی، سمندری
6	تاندلیانوالہ	غلہ منڈی تاندلیانوالہ
7	ماموں کانجن	بنک بازار، ماموں کانجن

(ب) ان بنکوں نے سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس شرح سود اور کس سکیم کے لئے دی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرح سود	مالیت
1	فصلی قرضہ (ربیع و خریف) کوآپریٹو سوسائٹیز	16 فیصد	256,928,679
2	طلائی زیورات کے عوض شخصی قرضہ (زرعی مقاصد)	17 فیصد	85,820,736
3	لائیو سٹاک بھیڑ، بکری فارمنگ شخصی قرضہ	17 فیصد	43,578,207
4	لائیو سٹاک پراجیکٹ شخصی و سوسائٹی	18 فیصد	902,400
5	درمیانی مدت قرضہ (ٹریکٹر و زرعی آلات وغیرہ)	18 فیصد	6,000
6	ایگریکلچر رننگ فنانس شخصی	18 فیصد	5,213,000
	میزان		392,449,022

(ج) مورخہ 2015-01-12 کے مطابق ضلع فیصل آباد میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے ڈیفالٹرز کی تعداد 691 ہے جن میں سے پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ کے مقروضان کی تعداد 13 ہے ان کے نام و پتاجات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال: بنو ولینٹ فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

381: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2013 سے آج تک بنو ولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ، الوداعی گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں جمع ہوئیں۔ درخواستیں جمع کروانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور درخواست کی نوعیت بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی درخواستوں پر چیک جاری ہو چکے ہیں، کتنی درخواستیں ابھی تک فنڈز کی کمی کی وجہ سے زیرالتواء ہیں؟

(ج) کیا حکومت باقی ماندہ درخواستوں پر بھی کارروائی کرتے ہوئے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری سے آج تک بنو ولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ، الوداعی گرانٹ کی جمع کرائی گئی درخواستوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	سکالرشپ	شادی گرانٹ	تجہیز وتکفین	الوداعی گرانٹ	ٹوٹل
2014میں جمع کرائی گئی درخواستوں کی تعداد	1648	415	262	39	2364
2013میں جمع کرائی گئی درخواستوں کی تعداد	1914	504	341	47	2806
ٹوٹل	3562	919	603	86	گرینڈٹوٹل5170

درخواستیں جمع کرانے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور درخواست کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری2013 سے اب تک جمع کرائی گئی 5170 درخواستوں میں سے 4322 پر چیک جاری ہو چکے ہیں۔ کوئی درخواست فنڈ کی کمی کی وجہ سے زیرالتواء نہ ہے۔

(ج) زیرالتواء درخواستوں پر بہبود فنڈ سے مختلف گرانٹس کے لئے جمع کرائی گئی درخواستیں صرف مطلوبہ ضروری دستاویزات کی عدم فراہمی کے باعث زیر التواء رکھی جاتی ہیں جونہی درخواست گزار کی جانب سے مطلوبہ دستاویزات فراہم کی جاتی ہے اس کی درخواست منظور کر کے چیک جاری کر دیا جاتا ہے۔

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

449: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

گالف لین، کلب روڈ، بروم ہیڈ روڈ پر کل کتنی گورنمنٹ کی رہائش گاہیں ہیں نیز ان رہائش گاہوں میں کون کون افراد کن کن محکموں کے رہائش پذیر ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ سے اس ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر ون لاہور میں گالف لین بلاک میں انیس سرکاری رہائش گاہیں، کلب روڈ بلاک میں بیس سرکاری رہائش گاہیں جبکہ بروم ہیڈ روڈ بلاک میں پانچ سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔ان سرکاری گھروں میں رہائش پذیر افراد کے بارے میں تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

انٹی کرپشن گوجرانوالہ میں موصول شدہ درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

451:چودھری اشرف علی انصاری :کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری2011 سے آج تک محکمہ انٹی کرپشن ضلع گوجرانوالہ کو کون کون سے سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف درخواستیں موصول ہوئیں اور ایف آئی آر درج ہوئیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن کن سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں لیکن ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے کن کن سرکاری افسران واہلکاران کی انکوائریاں زیرالتواء ہیں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کن کن سرکاری افسران واہلکاران کو دوران انکوائری بری یا بے گناہ قرار دیا گیا، معززایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جنوری2011 سے سال2014 تک ضلع گوجرانوالہ کے افسران واہلکاران کے خلاف کل 4329 درخواستیں وصول ہوئیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے اور مذکورہ بالا عرصہ کے دوران انٹی کرپشن گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں 517 مقدمات درج ہوئے۔ جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران گوجرانوالہ ضلع کے افسران واہلکاران کے خلاف 1708 انکوائری ہائے الزام ثابت نہ ہونے کے باعث داخل دفتر ہوئیں جبکہ 517 انکوائری ہائے میں الزامات ثابت ہونے پر مقدمات کے درج کرنے پر حکم ہوااور 481 انکوائریاں زیر تفتیش ہیں۔یہ تمام

کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ب وج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ضلع گوجرانوالہ کے افسران واہلکاران کے خلاف 481 انکوائری ہائے زیر التواء ہیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں کل 1708 انکوائری ہائے بوجہ بے گناہی افسران واہلکاران ضلع گوجرانوالہ داخل دفتر کی گئیں جن کی بلحاظ محکمانہ تفصیل تتمہ (د) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈویژن گوجرانوالہ میں انٹی کرپشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

452: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژن گوجرانوالہ میں محکمہ انٹی کرپشن کے دفاتر کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ دفاتر میں کس کس گریڈ کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) محکمہ انٹی کرپشن میں Recruitment, induction, deputation کے Criteria سے متعلق تفصیلات بتائیں؟

(د) مذکورہ دفاتر میں کون کون سے افسران واہلکاران کب سے تعینات ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈویژن گوجرانوالہ میں محکمہ انٹی کرپشن کے درج ذیل دفاتر ہیں:

دفتر	پتاجات
علاقائی دفتر/ہیڈ کوارٹرز	ڈائریکٹر انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ گوجرانوالہ پرانا سیشن کورٹ روڈ گوجرانوالہ
ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
تھانہ انٹی کرپشن ہیڈ کوارٹرز	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
تھانہ سرکل آفیسر انٹی کرپشن گوجرانوالہ	ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن حافظ آباد	پرانا سول ہسپتال علی پور روڈ حافظ آباد
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن سیالکوٹ	برقلعہ سیالکوٹ
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن نارووال	تھانہ انٹی کرپشن نارووال
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی کرپشن گجرات	ریسٹ ہاؤس محکمہ بلڈنگ نزد 15 آفس جی ٹی روڈ گجرات
ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن اور تھانہ انٹی گرپشن منڈی بہاؤالدین	دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر تفتیش، سابقہ ڈی سی او آفس منڈی بہاؤالدین تھانہ، سرکل آفیسر کمیٹی باغ منڈی بہاؤالدین

(ب) علاقائی دفتر ڈائریکٹرانٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ میں Induction، recruitment اور deputation پنجاب انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کے تحت کی جاتی ہے اور بھرتیاں recruitment حکومت پنجاب کے پابندی اٹھنے پر کی جائیں گی۔ پنجاب انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) علاقائی دفتر ڈائریکٹرانٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں جو افسران واہلکاران کار سرکار سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی تاریخ تعیناتی مع ان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب اس پر تفصیل سے بات ہو گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب لے کر آئیں کیونکہ آپ نے سوال pending کر دیا ہے۔ یہ بات کہاں سے نکلی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی value نہیں؟ ان کو کتنے کروڑ چاہئیں؟ میں 70 ہزار کتابوں کی ایک این جی او کی طرف سے offer کرتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ یہ کتنا پیسا مانگتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ انہوں نے correction کی ہے کہ اتنی نہیں ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں اس کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ ہماری اسمبلی کی بلڈنگ پر ایک ارب روپیہ لگ گیا ہے یہ کتابیں اس بلڈنگ کے اندر منتقل کر دی جائیں کیونکہ یہ اسمبلی تو یہاں بنتی نہیں ہے۔ اگر یہ کر دیں گے تو یہ مشکل حل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔ جی، شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ پاکستان بھر میں مختلف۔۔۔(شور وغل)
House in order کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Order ,order in the House معزز خواتین ممبران اگر گپ شپ کرنی ہے تو آپ لابی میں چلی جائیں۔ فرزانہ بٹ صاحبہ! میں آپ سے مخاطب ہوں۔ جی، شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ اس وقت آپ کی شفقت سے آپ کے سپیکر باکس میں دو تین گیسٹ بیٹھے ہیں جنہیں میں یہاں پر welcome کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف این جی اوز جو ایجوکیشن کے حوالے سے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں جس میں میرے سمیت تمام ممبران کا بڑا concern ہے تو اس میں ایک "الف اعلان" این جی او ہے جس کی ملک پاکستان میں بہت زیادہ خدمات ہیں۔ ان کا ایک وفد یہاں پر اس وقت موجود ہے ان میں شبلی شبغیز، محمد علی اور محمد احسن ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے شہر سے پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری شاہد بیگ صاحب بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ نے بلوایا ہے۔ میں ان کو welcome کرتا ہوں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 706 ہے۔

احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات

706:جناب احمد شاہ کھگہ:جناب سپیکر!کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 9-02-2015 کی خبر کے مطابق احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی یتیم طالبہ کو اوباش نوجوان نے اغواء کر کے چار دن تک زیادتی کی اور پھر ساتھیوں کے حوالے کر دیا جس سے لڑکی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے؟

(ب) کیا اس واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے؟ تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!مورخہ 7۔فروری 2015 کو انم غفور بعمری 19/20 سال کی والدہ مسرت عزیز نے تھانے پر درخواست دی کہ اس کی بیٹی احمد پور شرقیہ سے کتابیں لے کر گھر واپس آ رہی تھی کہ ان کے محلہ دار رضوان نے اسے اپنی کار میں بٹھا کر اپنے گھر لے گیا۔ اسے نشہ آور چیزیں کھلائیں اور تین چار دن تک زنا حرام کرتا رہا پھر اس نے اسے اپنے دوستوں جس میں حسو، حماد اور ایک نامعلوم کے حوالے کر دیا۔ جنہوں نے انم غفور کے ساتھ باری باری زنا حرام کیا۔ مورخہ 5۔فروری 2015 کو ملزمان اسے کار میں ڈال کر لے جا رہے تھے کہ victim کے شور کرنے پر ملزمان اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور وہ اپنے ایک رشتے دار رانا جمیل کے گھر چلی گئی۔ یہ سارا واقعہ متاثرہ لڑکی نے رانا جمیل کے گھر پہنچنے کے بعد اپنی والدہ کو بلا کر بتا دیا تھا۔

جناب سپیکر!پولیس تھانہ چنی گوٹھ نے متاثرہ لڑکی کی والدہ کی اطلاع پر فوری مقدمہ نمبر 28/15 مورخہ 07-02-2015 بجرم 3762 365B 1 of 337 ت پ درج کر کے قانونی کارروائی کا آغاز کیا۔ انوسٹی گیشن آفیسر نے جائے واقعہ دیکھا،نقشہ وغیرہ بنایا،Victim کے گواہان اور متاثرہ لڑکی کے بیانات ریکارڈ کئے گئے۔Victim کو علاقہ مجسٹریٹ احمد پور شرقیہ کی عدالت میں پیش کیا گیا،میڈیکل کروانے کی اجازت لی گئی اور victim کا میڈیکل ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ سے بذریعہ لیڈی ڈاکٹر کرایا گیا۔ میڈیکل کے نتائج میں وصول ہونے والے sample برائے examination کے لئے PSSA لاہور بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مقدمے کے متعلق فون نمبر کا پورا ڈیٹا نکال لیا گیا ہے اور ملزمان

کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے مگر ملزمان پانچ کس عمیر، سنی، حسنین حسو، حماد، رضوان اور جمیل نے عدالت سے عبوری ضمانت حاصل کرلی ہے۔اس طرح ملزمان کی گرفتاری کا معاملہ عدالت میں چلا گیا ہے۔ ملزمان حماد کی تاریخ پیشی مورخہ 15-02-24 ہے اور دیگر ملزمان کی تاریخ15-02-26 ہے۔آئندہ ملزمان کی ضمانت عبوری عدالت سے خارج کراکر ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔ مقدمے کو میرٹ اور جلد از جلد دائر کرنے کے لئے افسران کی ٹیم بنادی گئی ہے جو اس پر دن رات کام کر رہی ہے اور تفتیش کے دیگر مراحل مکمل کر کے انشاءاللہ تعالیٰ ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر!وزیراعلیٰ نے بھی اس پر سخت نوٹس لیا ہے ۔ یہ ایک بڑاtragic incident ہوا ہے اور میں آپ کو امید دلانا چاہتا ہوں کہ جو بھی اس میں ملوث ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے اب اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 711 چودھر عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر716 سردار شہاب الدین خان کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق نمبر15/31 میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق سے پہلے ایک منٹ کے لئے اپنی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پہلے بات نہیں کر سکتے، پہلے اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

وائس چانسلر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 10۔دسمبر 2014 کو بوقت 12:00 بجے دن میں مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں وائس چانسلر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو ملنے کے لئے ان کے دفتر گیا۔ میں جب یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچا تو یونیورسٹی کا گیٹ بند تھا، میں نے گیٹ کھولنے کے لئے گیٹ کیپر سے کہا موصوف نے جواب دیا کہ وائس چانسلر نے منع کیا ہوا ہے کہ مجھ سے اجازت لئے بغیر کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ میں نے اپنا تعارف کروایا اور وائس چانسلر سے ملاقات کرنے کے لئے کہا تو گیٹ کیپر نے کہا میں پہلے اجازت لے کر آتا ہوں پھر اندر جانے دوں گا۔ بیس منٹ انتظار کے بعد مجھے اندر جانے کی اجازت ملی۔ میں وائس چانسلر سے ملاقات کرنے کے لئے اس کے دفتر چلا گیا۔ میں نے وائس چانسلر کو اپنا تعارف کرواتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بتایا اور ابھی میں اپنی بات کر ہی رہا تھا کہ موصوفہ نے مجھے ٹوکتے ہوئے انتہائی کرخت اور توہین آمیز لہجہ میں کہا میں اس وقت بہت مصروف ہوں آپ بلاوجہ منہ اٹھائے چلے آتے ہیں یہ کوئی ملاقات کا وقت ہے۔ آپ لوگ ایم پی اے کا رعب ڈال کر ہمیں پریشان کرنے آ جاتے ہیں۔ میں نے موصوفہ سے کہا میں عوامی نمائندہ ہوں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر آنا پڑتا ہے۔ سرکاری دفاتر میں ملاقات کے اوقات بھی 2:00 بجے کے بعد ہی شروع ہوتے ہیں۔ میں عین وقت پر آیا ہوں اور آپ کا فرض ہے کہ ایک عوامی نمائندہ کے استحقاق کا خیال رکھتے ہوئے آئین اور قانون کے مطابق بات سنیں اور عوامی مسائل کے حل کے لئے سعی بھی کریں۔ جس پر موصوفہ مزید سیخ پا ہو گئی اور مجھے فوری طور پر اپنے دفتر سے باہر جانے کا کہہ کر ریٹائرنگ روم میں چلی گئی اور میں اس کا منہ دیکھتا رہ گیا۔

جناب سپیکر! میں عوامی نمائندہ ہوں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری دفاتر جانا میرا آئینی اور قانونی حق ہے جس پر تمام سرکاری افسران عوامی نمائندوں کے مسائل سننے اور حل کرنے کے پابند ہیں۔ وائس چانسلر کے نامناسب رویہ اور توہین آمیز لہجہ سے بات کرنا اور مجھے نظر انداز کر کے اپنے دفتر سے باہر نکل جانا اور عوامی مسائل نہ سننا اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس

تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ مجھے اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے پر اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک تھوڑی سی گزارش کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس معاملے پر تو بات ہو گئی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے دو دن پہلے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس دن آپ نے کہا تھا وزیر قانون تشریف فرما نہیں ہیں، اس وقت وزیر موصوف تشریف فرما ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد شہر سے ہے، فیصل آباد شہر کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کراچی سے ملتی جلتی ہوتی جا رہی ہے۔ آج دو دن ہو گئے ہیں میرے حلقہ پی پی۔69 میں تھانہ ڈی ٹائپ بھی آتا ہے۔ وہاں پر 26 منٹ فائرنگ ہوتی رہی، ڈاکو لوٹ مار کرتے رہے، دکانوں کو لوٹتے رہے لیکن وہاں سے صرف سو گز کے فاصلے پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس معاملے پر آپ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے متعلقہ پولیس سٹیشن۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے اس معاملے پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کے بعد اس کا جواب لیں گے۔ شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/22 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ جاری

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور انٹر سٹی روٹوں پر 15 فیصد کرایوں میں کمی کے باوجود بند روڈ پر واقع سرکاری بس سٹینڈز پر اوور چارجنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ کرایہ نامے آویزاں ہی نہیں کئے گئے ہیں جبکہ اے سی بسوں کا کرایہ مقرر کرنا محکمہ ٹرانسپورٹ کے دائرہ کار سے باہر ہے، ان کا کرایہ ٹرانسپورٹرز خود مقرر کرتے ہیں اور پرائیویٹ بس سٹینڈز نے کرایوں میں 15 فیصد کمی کر دی ہے۔ اس کمی کے باوجود سرکاری بس سٹینڈز پر مختلف ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی بسیں اوور چارجنگ کر رہی ہیں جس میں راولپنڈی کا کرایہ -/900 روپے سے کم کر کے -/840 روپے اور پھر مزید کم کر کے -/790 روپے کر دیا گیا ہے مگر سرکاری بس سٹینڈز پر راولپنڈی کا کرایہ -/900 روپے سے -/1000 روپے تک وصول کیا جا رہا ہے۔ اس طرح پشاور کا کرایہ -/900 روپے مقرر ہے اور مسافروں سے ایک ہزار روپے سے لے کر -/1200 روپے تک وصول کیا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! حکومت پاکستان کی طرف سے پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے تناظر میں حکومت پنجاب نے اسی تناسب سے کرایوں کی شرح میں کمی کر دی ہے جس کی رو سے non A. C پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 1.06 فی کلو میٹر فی سواری سے کم ہو کر 0.79 فی کلو میٹر فی سواری ہو چکے ہیں، نئی شرح کے مطابق کرایہ نامے جاری ہو کر تمام اڈوں اور گاڑیوں میں آویزاں کروا دیئے گئے ہیں۔ نئی شرح پر عملدرآمد کروانے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کارروائی جاری ہے۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے اس ضمن میں کارروائی کرتے ہوئے گزشتہ تین ماہ کے دوران 2100 گاڑیوں کے چالان کئے، ان کے مالکان و ڈرائیورز پر مبلغ 21 لاکھ 24 ہزار 500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جہاں تک AC بسوں کے کرایوں اور اوور چارجنگ کا تعلق ہے ان کا کرایہ deregulated ہے اور ہر کمپنی نے اپنی بسوں کے معیار اور

سہولت کے مطابق اپنا کرایہ مقرر کر رکھا ہے جو کہ پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے بعد اتنی شرح سے کم کروائے گئے ہیں۔مزید برآں بند روڈ والے سٹی ٹرمینل پر راولپنڈی اور پشاور کے کرایوں کو بھی چیک کیا گیا ہے ۔ اس وقت وہاں سے کوئی بھی کمپنی راولپنڈی کے لئے 900روپے اور پشاور کے لئے 1000روپے یا1200 روپے کرایہ وصول نہیں کر رہی بلکہ اس وقت راولپنڈی کا کرایہ 710روپے اور پشاور کا کرایہ 880روپے وصول کیا جارہا ہے۔تاہم بند روڈ والے اڈوں کی مانیٹرنگ کے لئے خصوصی escort بھی تشکیل دے دیئے گئے ہیں تاکہ ان اڈوں پر کرایوں میں کمی کا اطلاق یقینی بنایا جائے۔کوئی بھی بس مالک یا ٹرانسپورٹ کمپنی اگر مروجہ قانون اور قاعدہ کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اب اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/23 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔جی، چیمہ صاحب!

پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 13۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا میں خزانہ سرکار کو عارضی ورک چارج قلی سپروائزر رکھنے کی مد میں بالائے طاق رکھتے ہوئے پالیسی کے خلاف بھرتیوں کا عمل تاحال جاری و ساری ہے۔پنجاب حکومت کے قواعد و ضوابط کے مطابق محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی تعمیری پراجیکٹ پر ایک عرصہ کے لئے تعیناتی کی جو ضرورت ہوتی ہے وہ ایک مختص عرصہ کے لئے ہوتی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ اخبار اشتہار دیا جاتا ہے اور اخبار اشتہار میں ٹینڈر سے لے کر پراجیکٹ مکمل ہونے تک کی تفصیلات اور مدت کا ذکر ہوتا ہے اور پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے مطلوبہ نتائج مقررہ وقت میں حاصل کرنے اور افرادی قوت کو پورا کرنے کے لئے عارضی طور پر ورک چارج ملازمین کو مخصوص عرصہ کے لئے ہائر کیا جاتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی آواز نہیں آ رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔Order in the House.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! محکمہ پراونشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا نے من پسند سیاسی اور اپنے ناجائز کاموں کی تکمیل کے لئے مستقل عارضی ورک چارج ملازمین کو سالہا سال سے رکھا ہوا ہے جن کی تنخواہیں نکلوا کر سالانہ خزانہ کو کروڑوں کا جھٹکا لگایا جارہا ہے جبکہ مذکورہ عارضی ورک چارج ملازمین کو افسران نے ذاتی ملازم بنا کر رکھا ہوا ہے۔ ان میں سے اکثر تو صرف تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔ مذکورہ اوورسیئر کی آشیر باد سے ان عارضی ورک چارج ملازمین نے نہ صرف سرکاری دفاتر کے کمروں پر قبضہ کر رکھا ہے بلکہ سرکاری بجلی و گیس استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ان دفاتر میں منشیات کا استعمال بھی کیا جاتا ہے جبکہ ریگولر سٹاف جو کہ ہر ماہ تنخواہ خزانہ سرکار سے لیتے ہیں ڈیوٹی کرنے سے انکاری ہیں حالانکہ ریگولر سٹاف کے ہوتے ہوئے عارضی ورک چارج ملازمین کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ سرکاری رپیئرنگ کا کام جو کہ ریگولر ملازمین نے کرنا ہوتا ہے وہ ٹھیکیدار کر رہے ہیں جبکہ ان کی فلسنگ ہوتی ہے وہ خزانہ سرکار میں جمع ہونا ہوتا ہے لیکن وہ بھی ٹھیکیدار وصول کر کے سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/24 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کی اجازت چاہوں گا کہ پچھلی دفعہ میری چھ سات تحاریک التوائے کار اس بنیاد پر decline کی گئیں کہ ان پر عام بحث ہو گی لیکن ان پر عام بحث نہیں ہوئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری تحاریک التوائے کار کو decline کرنے کے لئے یہ کہہ دیا گیا کہ ان پر بحث ہو گی۔ اب کل اور پرسوں دو چھٹیاں کی ہیں اگر آپ ان دنوں میں لاء اینڈ آرڈر، ایجوکیشن اور صحت پر بحث رکھ لیتے تو شاید لوگوں کے لئے کچھ بہتر ہو جاتا۔ میری استدعا ہے کہ میری جو پانچ چھ تحاریک التوائے کار decline ہوئی ہیں براہ مہربانی ان کو دیکھ لیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں دیکھتا ہوں۔

لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سر عام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ اس سال بھی نئے سال کی خوشی میں ہوٹلوں اور دیگر ذرائع سے منوں کے حساب سے شراب فروخت اور استعمال کی گئی ہے۔دیسی شراب بھی بیچنے والے پیچھے نہ رہے۔پچھلے دس سالوں میں ہزاروں افراد شراب نوشی سے مر چکے ہیں جس کا کوئی ریکارڈ نہ ہے۔شراب اور دوسرے نشوں کی وجہ سے مرنے والے لوگوں کو دفنا دیا جاتا ہے اور رشتے دار مرنے والے کی بے حساب تعریفوں اور صفتوں کے ساتھ فاتحہ خوانی میں مصروف ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوکین،افیون اور شراب کے پینے والوں کی تعداد اس وقت کروڑوں میں پہنچ چکی ہے اور ان میں ہر عمر کی عورتیں بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔خود وفاقی حکومت کے ایک سروے میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں منشیات اور شراب کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے جس میں پنجاب پہلے نمبر پر ہے۔شراب نوشی کرنے والے افراد میں 30 فیصد افراد branded wine استعمال کر رہے ہیں جو کہ مختلف سفارتخانوں یا بھارتی بارڈر سے آ رہی ہے، 55 فیصد شراب جعلی تیار ہو رہی ہے جو کہ جگر اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔لاہور کے تھانہ مزنگ،لٹن روڈ،مغلپورہ،گجر پورہ،پرانی انارکلی،مناواں،برکی،باٹاپور میں سر عام انڈین شراب فروخت ہو رہی ہے۔لاہور میں تکے کباب اور سوسے زائد ہوٹلوں کے باہر شراب نوشی عام ہے جو گاڑیوں میں بیٹھ کر کی جا رہی ہے اس میں فائیو سٹار ہوٹل بھی شامل ہیں۔زمینی حقائق یہ ہیں کہ محکمہ ایکسائز اور پولیس منشیات اور شراب کی فروخت روکنے میں قطعی ناکام ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ بے حساب ناجائز منافع بھی ہے۔صرف لاہور میں دس ہزار غیر مسلموں کے پاس بھی شراب کے لائسنس ہیں المیہ یہ ہے کہ شراب اور منشیات استعمال کرنے والے لوگ خود تو مر رہے ہیں لیکن پورے کے پورے خاندان بھی اس سے شدید متاثر ہو رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ next week میں اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/26 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے اساتذہ کو مستقل کرنے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے سابقہ دور حکومت کے آخری ایام اور موجودہ حکومت کے شروع میں صوبہ میں کام کرنے والے تمام عارضی ملازمین گریڈ ایک تا16 کو مستقل کرنے کے احکامات کی تعمیل میں تمام محکمہ جات نے اپنے عارضی ملازمین کو مستقل کر دیا ہے مگر ضلع قصور، گجرات اور سرگودھا بلکہ کئی اضلاع میں محکمہ تعلیم میں کام کرنے والے اساتذہ جو کہ عارضی / کنٹریکٹ پر 13-2012 اور بعد میں بھرتی ہوئے ہیں ان کو مستقل نہیں کیا جارہا جبکہ یہ تمام اساتذہ میرٹ اور حکومت کے قواعد وضوابط اور پالیسی پر بھرتی ہوئے ہیں۔ان اساتذہ کو کاغذات اور دیگر مختلف پالیسیوں کی نذر کیا جارہا ہے جبکہ ان اساتذہ نے ٹریننگ اور دیگر formalities بھی پوری کر دی ہیں۔اس طرح ان اساتذہ کو ذلیل وخوار کیا جا رہا ہے۔یہ معاملہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے اجلاس میں فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ صوبہ بھر میں 2008 تک بھرتی ہونے والے تمام ایجوکیٹرز کو 09-10-19 کو regular کر دیا گیا تھا اس کے بعد بھرتی ہونے والے اساتذہ جو کہ 13-2012 اور 2014 میں بھرتی ہوئے۔ایک پالیسی کے تحت ایجوکیٹرز کی بھرتی کا عمل اس وقت بھی جاری ہے اور توقع ہے کہ یہ اپریل 2015 تک پورے صوبہ پنجاب میں بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا جس کے بعد صوبہ بھر کے تمام ایجوکیٹرز بشمول اضلاع قصور، گجرات، سرگودھا جو کہ 2012 یا 2013 میں بھرتی ہونے کے لئے پالیسی مرتب کی جارہی ہے تاکہ ان کو regular کر دیا جائے۔جب پنجاب کے دیگر اضلاع میں ہوں گے تو گجرات، قصور اور سرگودھا کے جتنے اساتذہ ہیں ان کو regular کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/28 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

محکمہ تعلیم کی عدم توجہی کے باعث لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تعلیمی سہولتوں سے محروم

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 6۔جنوری2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ سکول ایجوکیشن کی عدم توجہی کے باعث پنجاب کے 22ہزار سے زائد گرلز سکولوں کی لاکھوں طالبات بنیادی ضرورتوں اور تدریسی سہولتوں کے بغیر تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے پر مجبور ہیں۔ذرائع کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں قائم 89 فیصد اور شہری علاقوں کے 11 فیصد سکولوں میں اساتذہ کی 18ہزار سے زائد خالی اسامیوں کے باعث طالبات کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔تین ہزار سے زائد پرائمری سکولوں میں چھ جماعتوں کو پڑھانے کے لئے صرف ایک ٹیچر موجود ہے۔پنجاب میں قائم سینکڑوں پرائمری، مڈل، ہائی و ہائر سیکنڈری سکول پانی بجلی، بلڈنگ، چار دیواری سے محروم ہیں۔40 فیصد سکولوں میں فرنیچر ضروریات کے مقابلے میں انتہائی کم ہے جس کی وجہ سے شدید سردی میں بھی طالبات کو ٹھنڈے فرش پر بیٹھنا پڑتا ہے۔دیہات کے 45 فیصد سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہیں جس کی وجہ سے طالبات واساتذہ کو رفع حاجت کے لئے قریبی گھروں میں جانا پڑتا ہے جبکہ 25 فیصد سے زائد سکولوں میں 200 سے زائد طالبات کے لئے صرف ایک ٹائلٹ ہے۔سات ہزار سے زائد سکولوں میں پینے کے صاف پانی کا بندوبست نہیں جس کی وجہ سے طالبات بیماریوں کا شکار ہو رہی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر!پنجاب میں گرلز سکولوں کی کل تعداد 26613 ہے اور 90 فیصد سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔جہاں تک پینے کے پانی، ٹائلٹس اور چار دیواری کا تعلق ہے اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ 99 فیصد سکولوں میں یہ سہولیات موجود ہیں۔جہاں تک پرائمری سکولوں کی چھ جماعتوں کو ایک ٹیچر کے پڑھانے کا

تعلق ہے تو اس حوالے سے یہ عرض ہے کہ 2316 سکول ایسے ہیں جہاں یہ مسئلہ درپیش تھا لیکن حکومت پنجاب کی خصوصی توجہ سے حال ہی میں کی گئی rationalization policy اور اس کے بعد جو کہ اس وقت بھرتی کا process شروع ہے یہ مکمل ہونے کے بعد جو اساتذہ کرام کی کمی کا مسئلہ ہے یہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ موجودہ مالی سال میں تقریباً 9963 ملین روپے کی لاگت سے سکولوں میں missing facilities دی گئی ہیں جن میں چھت ٹائلٹس، پانی اور بجلی کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جون تک یہ تمام ضرورتیں پوری کرنے کی ازحد کوشش کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوئی تو پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس بل کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں لیکن ہم point out نہیں کرتے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development

and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بہت important بات ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہر روز ایک نئی اتھارٹی بنتی ہے، ہر روز نئی کمیٹیاں بنتی ہیں لیکن implement کچھ بھی نہیں ہے۔اب انہوں نے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی میں کمشنر صاحب کو adjust کرنے کے لئے یہ بورڈ قائم کیا ہے۔ اگر آپ اس کی حالیہ صورتحال دیکھیں تو اس وقت اس کا بہت بُرا حال ہے۔ اس پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن اگر آپ صفائی کا overall حال دیکھیں تو جگہ جگہ پر گند پڑا ہوا ہے اور کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارا جو موجودہ set up ہے ہم اس کو بہتر کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ ہم نئی چیزیں کیوں add کرتے جا رہے ہیں؟ یہ غریب عوام پر بوجھ ہے اور انہی کے taxes کے پیسے کو غلط طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم یہ سب کچھ اس وجہ سے کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے لوگوں کو adjust کرنا ہوتا ہے، مختلف لوگوں کو accommodate کرنا ہوتا ہے اور انہیں accommodate کرنے کے چکر میں اس طرح کی مزید Authorities بنا کر لوگوں کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے میری لاء منسٹر صاحب سے التجا ہے کہ اس وقت جو existing set up ہے اس پر غور کریں اور اسے improve کریں نہ کہ نئے لوگوں کو accommodate کرنے کے چکر میں اس کا مزید بیڑہ غرق کر دیں۔ اس کی موجودہ کارکردگی بالکل zero ہے۔ اس وقت چند جگہوں کے علاوہ آپ کو لاہور میں جگہ جگہ پر کوڑے کے ڈھیر نظر آئیں گے۔ ہم اتنی جلدی میں Bills بناتے ہیں کہ بعد میں ہمیں اس میں چیزیں add on کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ ہم پہلے ہی سوچ سمجھ کر کیوں نہیں کرتے اور ہم experiments کیوں کرتے رہتے ہیں؟ اس طرح قوم کا پیسا، وقت اور اس اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ ہمیں ایک بڑا اہم task دیا گیا ہے، ہم جہاں پر بیٹھے ہیں یہ بڑی ذمہ داری کا task ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم سوچ سمجھ کر فیصلے کریں۔ لوگوں کو accommodate کرنے کے لئے قوم کا پیسا فضول

میں برباد نہ کریں۔ میری التجا ہے کہ عوام کو on board لیا جائے، عوام کی رائے لی جائے اور اس پر دوبارہ غور کیا جائے۔ بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کسی اور معزز ممبر نے بھی بات کرنی ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میری طرف سے اجازت ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اس میں صرف دو تین چیزیں add کرنی چاہوں گا۔ یہ بات on record ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جب تک میونسپل کارپوریشن کے under تھی تو اس کا almost ایک ارب روپے کا بجٹ تھا اور لاہور سے روزانہ چھ ہزار ٹن garbage collect کیا جاتا تھا۔ جب یہ اتھارٹی بن گئی تو اس کا بجٹ بڑھ کر تقریباً 9۔ارب روپے ہو گیا اور ابھی بھی exactly six thousand ton garbage کی collection ہو رہی ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہر محکمے کے اندر progression ہونی چاہئے اس سے کسی کا، at least میرا کوئی اختلاف رائے نہیں ہے لیکن progression اس وقت ہونی چاہئے جب اس کی ضرورت ہو۔ اب اگر پی ایچ اے لاہور کی خوبصورتی میں، پھول لگانے میں، گرین بیلٹس بنانے اور لائٹیں لگانے میں already کام کر رہی ہے تو ہمیں اس میں ترمیم کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ضرورت اس ایوان میں پیش کی جائے کیونکہ اس اتھارٹی میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں tax payers نے دینی ہیں۔ یہاں پر جو خوبصورتی کی جاتی ہے وہ عوام کے پیسوں سے ہوتی ہے اس لئے عوام کے نمائندے ہونے کے ناتے ہمارا اتنا حق تو ہے کہ ہم پوچھیں کہ اس ترمیم کے بعد اس کی working میں کیا بہتری آ جائے گی؟ کیا پھول خود ہی سے اگنا شروع ہو جائیں گے اور کیا گرین بیلٹس خود ہی بننا شروع ہو جائیں گی؟ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے اندر public opinion کو ضرور incorporate کیا جائے اور بتایا جائے کہ اگر ہم یہ steps لے رہے ہیں تو کیوں لے رہے ہیں؟ اگر اس کی ضرورت ہے تو بالکل ہونا چاہئے لیکن اگر صرف خانہ پُری ہے، ہم نے صرف لوگوں کو adjust کرنا ہے، ہم نے صرف ایک اور اتھارٹی بنا دینی ہے چونکہ حکمرانوں کو اتھارٹی کا لفظ بہت پسند ہے تو میں اس سے بالکل اختلاف کرتا ہوں میں on the floor of the House یہ کہوں گا کہ ہم یہ بات ذمہ داری سے آگے لے کر چلیں نہ کہ کسی کا خواب تھا تو ہم اس کی تعبیر پوری کرنے کے لئے شروع ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!یہ کوئی نیا بل نہیں بلکہ already پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کام کر رہی ہے۔آپ نے دیکھا ہو گا کہ لاہور اور جہاں جہاں پر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹیز ہیں وہ وہاں کی خوبصورتی، سبزے، پھولوں کی ضرورت اور صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں۔اس وقت اتھارٹیز کو جو problems آ رہے تھے ان کے تدارک کے لئے چند amendments propose کی گئی ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ ترمیم بلا جواز ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،قاضی صاحب!

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development

and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-

1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
4. Mrs Ayesha Javed, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
8. Dr Murad Raas, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-

1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
4. Mrs Ayesha Javed, MPA
5. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA

7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
8. Dr Murad Raas, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر 6 بج کر 34 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کب بنی اور اس اتھارٹی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نہیں کر سکتے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں بلکہ اس کا جواب بھی میں دینا چاہتا ہوں۔ یہ اتھارٹی اسی گورنمنٹ نے بنائی تھی جس کو تقریباً آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب اس میں کون سی قباحت اور کون سے مسائل ہیں کہ سات آٹھ سال کام کرنے کے بعد اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے؟ یہ حکومت اتھارٹیاں بنانے میں بہت جلدی کرتی ہے اور آئے دن بغیر کسی ضرورت کے ترامیم لے آتی ہے۔ اس اتھارٹی میں ترمیم اس لئے حاصل نہیں کی جا رہی کہ ان کو مفاد عامہ کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے لائی جا رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کئے جائیں، اپنے بندوں کو نوازا جائے اور اس میں کھپایا جائے۔ کلاز 2 میں ترمیم کر کے Rules and Regulations کے ذریعے اتھارٹی حاصل کی جائے اور اس میں اب کمشنر کو شامل کیا جا رہا ہے۔ کمشنر کو اس لئے شامل نہیں کیا جا رہا کہ اس کے پاس کوئی اختیارات ہیں بلکہ اس کے پاس کوئی اور مصروفیت نہیں ہے اس لئے اس کی مصروفیت کے لئے اس کو اس اتھارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے

قانون میں ترمیم کے لئے اگر Select Committee کے پاس اسے بھیج دیا جائے تاکہ مکمل چھان بین کے بعد اس اسمبلی میں پیش کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ آٹھ سال پہلے نہیں بلکہ 2012 کے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ایکٹ میں ترامیم کر رہے ہیں۔ دوسرا جہاں تک ان کی Select Committee کے حوالے amendment ہے تو میں اس پر یہی کہوں گا کہ already اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس Bill پر غور و خوض کر کے سفارش کی ہے اور جو ترامیم درکار تھیں کہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی اپنے فرائض بہتر انجام دے سکے وہ ترامیم ہم لے کر آئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم بلاجواز ہے لہذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:-
>
> 1. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 2. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
> 3. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
> 4. Mrs Ayesha Javed, MPA
> 5. Ch Aamar Sultan Cheema. MPA
> 6. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
> 7. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 8. Dr Murad Raas, MPA
> 9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
> 10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA

11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, the Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!آپ نے مجھ سےcommitmentکی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،مجھے یاد ہے مگر مجھے اس پر آپ ایک موقع دے دیں۔اس بل کے بعد ایک اور بل بھی ہے تو میں اس کے بعد آپ کو ضرور موقع دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی،ٹھیک ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!ابھی جو بل پاس ہوا ہے میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہارٹیکلچر اتھارٹی بننے سے پہلے سستی روٹی اتھارٹی بھی بنی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب!آپ کو پورا موقع دیا گیا ہے آپ اس وقت یہ بات کر سکتے تھے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!وہ اتھارٹی بنی تھی لیکن اب اس کا کوئی کام نہیں رہا مگر تنخواہوں کی مد میں قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو بہتر ہے کہ اس طرح کی اتھارٹی بنانے کی بجائے اس کوwind upکر دیا جائے اورwind upکے لئے بھی حکومت کوئی قرارداد لے آئے تو میرا خیال ہے کہ مناسب رہے گا۔

مسودہ قانون(ترمیم)سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

Since there are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! اسے لاء منسٹر نے oppose کیا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس بل کی 5 Clause پڑھ کر آپ کو سناؤں گا:

> The Special Secretary, Home Department apprised the Committee about the aims and objects of the Bill. He said that the Punjab Strategic Coordination Act 2014 was enacted to provide institutional mechanism

جناب سپیکر! کون سا institutional mechanism، میری جو ترمیم ہے اس میں specifically کہا گیا ہے کہ eliciting opinion circulate کی جائے۔ بات یہ ہے کہ اس وقت جو کمیٹی کی کمپوزیشن ہے اس میں وزیر اعلیٰ چیئرپرسن ہیں، وائس چیئرپرسن کی ترمیم آچکی ہے جو کہ منسٹر ہوں گے، چیف سیکرٹری جو کہ سیکرٹری to the Government، ہوم ڈیپارٹمنٹ، صوبائی پولیس آفیسر ہیں، ان کو کس Mechanism کی ضرورت ہے؟ وزیر اعلیٰ یا منسٹر صاحب کو اس institutional mechanism یا جو یہ overall کمیٹی کام کرے گی کیونکہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے صرف بیٹھ کر اس کے اندر کچھ چیزیں concrete کرنی ہیں تو وہ ہمارے ساتھ share کی جائیں، ممبر پارلیمنٹ کے ساتھ کی جائیں اور عوام کے ساتھ share کی جائیں کہ strategic Committee یہ یہ کام کرے گی۔ اس میں صرف تین لفظوں کے اندر provide institutional mechanism کر دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران میں مسز کنول نعمان، چودھری رفاقت صاحب، رانا محمد افضل صاحب، محمد احسان الحق اویس قاسم خان even چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مطلب ان سے پوچھا تو جائے کہ کیا بتایا گیا تھا کہ یہ جو بل ہے اس کا purpose کیا ہوگا، یہ کیا کرے گا اور کس طرح سے کرے گا؟ اس لئے ہماری یہ request ہے کہ جو ترمیم ہم نے پیش کی ہے کہ اس کو مفاد عامہ کے لئے circulate کیا جائے، عوام کو بتایا جائے اور پارلیمنٹیرین کو sensitize کیا جائے کہ یہ کیسے ہو گا، اس کی deliverables کیا ہیں، achievements کیا ہوں گی تو اس کے بعد اسے آگے لے کر جائیں۔ اگر ایک چیز اچھی ہے تو بالکل ہونی چاہئے لیکن کم از کم اس میں ایک ٹائم دیا جائے hot thought process دیا جائے اور جلد بازی نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اس بل کو مشتہر کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ محکمہ کی ویب سائٹ پر پہلے ہی مشتہر کیا گیا تھااور متعلقہ افراد اس قانون سے پوری طرح سے باخبر ہیں۔اس کے علاوہ قائمہ کمیٹی میں انہوں نے معزز ممبران کے حوالے سے بات کی ہے تو قائمہ کمیٹی میں بھی پہلے ہی بہت زیادہ غور وخوض ہوا ہے۔آج کل جس طرح کے موجودہ ملکی حالات ہیں اس میں counter terrorism پر جو ہماری پالیسی ہے،اس کے حوالے سے یہ بہت اہم بل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جو ترامیم ہیں وہ بلا جواز ہیں لہذاان کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31stMarch 2015.
>
> 1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
> 2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
> 3. Mrs Ayesha Javed, MPA.

4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Strategic Coordination Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2015.

1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
3. Mrs Ayesha Javed, MPA.
4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!اسےoppose کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس ایوان کے اندر حسب معمول stereo type کارروائی رواں دواں ہے اور رٹا رٹایا جواب منسٹر پارلیمانی امور کی طرف سے ترمیم کے حوالے سے آئے گا اور پھر اکثریت کی بنیاد پر وہ ترمیم reject ہو جائے گی۔ یہ کھیل تماشا کافی عرصے سے اس ایوان کے اندر چل رہا ہے۔ میں ابتدا میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس پر بھی غور و فکر کرنا چاہئے اور اس میں بہتر طریق کار یہ ہے کہ جب یہ بل ایوان میں lay ہو تو اسی وقت اس پر open بحث کی جائے۔ حکومتی بنچز بھی اس پر بات کر لیں، اپوزیشن بنچز بھی بات کر لیں اور اس وقت جو تجاویز مرتب ہوں تو ان کی روشنی میں سٹینڈنگ کمیٹی اسے دیکھے اور اس کے بعد وہ formulate ہو جائے۔ دیکھیں اس وقت اپوزیشن کی طرف سے جتنے بھی درد دل کے ساتھ، جتنے بھی غور و فکر کے ساتھ اور جتنی بھی بہتری لانے کے حوالے سے جتنی بھی ترامیم پیش کی جائیں گی وہ اکثریت کی بنیاد پر اس حوالے سے bulldoze ہو جائیں گی اس لئے ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ روایتی طور پر ditto type اور stereo type کارروائی سے تھوڑا سا ہٹتے ہوئے اگر ہم ایک ایسی کمیٹی بنا دیتے ہیں جس میں بہت سارے ممبرز ہوں تو اس پر دوبارہ از سر نو بل اسمبلی کی طرف جائے تو اس پر غور و خوض کریں اور اپوزیشن کی طرف سے آنے والی مختلف تجاویز پر بھی corporate in کریں تو اس بل کی بہتر شکل و صورت بن سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پر کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ دہشت گردی نے اس ملک کے اندر ہر چیز کو منفی سمت میں لے جانے کے حوالے سے پریشان کیا ہوا ہے اور اس ملک کی اٹھارہ، انیس کروڑ کی آبادی اور اس ملک کی دینی و سیاسی پارٹیاں بھی اس پر commitment رکھتی ہیں کہ دہشت گردی کی جو لعنت ہے جسے لانے کے لئے ہمارے موصوف سابق ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف صاحب کا بڑا ہاتھ ہے جو امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کے ایک ٹیلیفون پر صاحب بہادر ڈیہہ گئے اور اس ملک کی تمام فضائیں، تمام انٹیلی جنس معلومات بھی اور full cooperation امریکہ کو فراہم کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس کے فرنٹ مین اتحادی ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بات کہی کہ یہ جو کشمیر کا جہاد ہے یہ اس سے مبرا ہو گا اور ہم کشمیر کی آزادی کے ساتھ committed ہیں جو کہ جاری و ساری۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!اسی پر آ جائیں تو بہتر رہے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!وہ ساری باتیں ادھر ادھر رہ گئی ہیں اور جب امریکہ کی physical presence افغانستان کے اندر آ گئی تو اس کے سارے شاخسانے ہیں کہ اس وقت پورا ملک بھگت رہا ہے اور یہ جنگ ظاہر ہے کہ اب پورے ملک کی جنگ بن گئی ہے اور پورا ملک بھگت رہا ہے۔ اس وقت پنجاب

کے اندر بھی دھماکے ہوئے ہیں اور باوجود اس وقت بہت ہی محنت ہماری پاک افواج قربانیاں دیتے ہوئے اس دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے کر رہی ہے جسے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود معاملہ جاری وساری ہے اور مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔تو اس میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مثلاًBill میں گورنمنٹ نے جوproposeکیا ہے وہ بھی اسی طرح پاس ہو جائے گا کہ دو ممبر اس ایوان کے جن کو گورنمنٹ nominate کرے گی تو ظاہر ہے گورنمنٹ انہی کو nominate کرے گی جو وہاں چپ کر کے خاموشی کے ساتھ ایسے ہاتھ کھڑا کر دیں۔ اب دیکھیں یہ سب دوست احباب بیٹھے ہیں انہیں غور وفکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے غور و فکر کرنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں ہے ان کی جو voice box ہے[******]یہ بول نہیں سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!آپ مہربانی کر کے اسی پر بات کریں۔

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! This is strongly objectionable. This is totally irrelevant.

ان کی جو اپنی amendment ہے اُس پر بات کریں۔pointing کرنے کی بجائے اور اس طرح منسٹرز اور ممبران کو نیچا دکھانا.this is not the way

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!آپ نے مجھے اجازت دی ہے منسٹر صاحب کو یاد کروانے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ جب آپ ایوان کو run کر رہے ہیں کسی منسٹر کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!آپ relevant بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں relevant بات یہ کر رہا ہوں کہ انہوں نے بل کے اندر جو بات کی ہے کہ اس میں دونوں ممبرز گورنمنٹ ڈالے گی، ہمارا opinion یہ ہے کہ یہ آپ کا اختیار ہونا چاہئے، سپیکر کا اختیار ہونا چاہئے، یہی اس ایوان کا حسن ہے کہ ایک ممبر حکومتی اور ایک ممبر اپوزیشن بنچوں سے لیا جائے اور اس طرح بہتر طریقے سے یہ معاملہ چل سکتا ہے۔اس طرح کی اور بہت ساری باتیں ہیں اس لئے سپیشل کمیٹی کا ہم نے propose کیا ہے ہماری پورے ایوان کو رائے تو یہی ہے کہ اس کی منظوری دے دیں لیکن ظاہر ہے یہ کہاں منظوری دینے والے ہیں۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 541 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر ڈاکٹر صاحب کو کہنا چاہوں گا کہ جو ترمیم انہوں دی تھی اُس سے ہٹ کر اگلی ترمیم پر انہوں نے ابھی بات کرنا شروع کر دی اب آیا اس پر جو انہوں نے اگلی ترمیم بل میں دی ہوئی ہے کیا دوبارہ پھر وہی بات repeat کریں گے تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ پھر دوبارہ اس کو دیکھ لیں کہ معزز ممبر دوبارہ اس چیز کو repeat نہ کریں۔یہ جو ان کی ترمیم تھی کہ Select Committee کے سپرد کیا جائے تو اُس کے متعلق میں یہی کہوں گا کہ بل ہذا پر Standing Committee اپنے منعقدہ ہائے اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور اس بل کو Select Committee کے سپرد کرنے سے مزید کسی فائدے کا امکان نہ ہے لہذا ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:

1. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA.
2. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA.
3. Mrs Ayesha Javed, MPA.
4. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
5. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
6. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA.
7. Dr Murad Raas, MPA.
8. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA.
9. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA.
10. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
11. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Strategic Coordination amendment Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

QAZI AHMED SAEED: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (d) of the proposed sub-section (1) of section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for para (d) of the proposed sub-section (1) of section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اس بل کی Clause 2(d) کے ذریعے دو ممبران صوبائی اسمبلی کو اس بل میں شامل کیا گیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی ترمیم ہے جس میں ممبران کو گورنمنٹ شامل کرے یا گورنمنٹ اُن کو nominate کرے۔ مناسب یہی ہے کہ اس بل میں جن دو ممبران صوبائی اسمبلی کو شامل کیا جا رہا ہے ان دونوں کا اختیار سپیکر کو ہونا چاہئے Provincial Coordination Board کی meeting میں باقاعدہ مدعو کیا جائے تاکہ وہ اپنا صحیح رول آزادی کے ساتھ ادا کر سکیں بصورت دیگر اس بورڈ کی صحیح معنوں میں کوئی حیثیت یا نمائندگی نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ نے بات کرنی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ Standing Committee کی meeting میں کافی غور و خوض کیا ہے میں منسٹر صاحب کو challenge کرتا ہوں جو کچھ ایوان کے اندر اس حوالے سے پیش ہوا تھا اور جس طرح کمیٹی کو چلا گیا یہ کہتے ہیں ہم نے بڑا غور و خوض کیا کوئی ایک زیر زبر، کوئی کومے اور کوئی فل سٹاپ کا فرق اگر انہوں نے اُس کمیٹی کی میٹنگ میں ڈالا ہو تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اُس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا بس ایک exercise اس حوالے سے فضول سی ہو جاتی ہے۔ دیکھیں قاضی احمد سعید صاحب نے بھی اس پر بات کی ہے اس میں کیا

حرج ہے کہ گورنمنٹ کی جگہ اگر ہم سپیکر نوٹ کر دیں؟ سپیکر کو بھی گورنمنٹ ہی nominate کرتی ہے پھر ایوان اس کو approve کر دیتا ہے الیکشن کے بعد پھر وہ سپیکر بن جاتے ہیں اور حکومتی بنچ ہی سپیکر کو بھی nominate کرتے ہیں لیکن اس حوالے سے ایوان کا وقار بڑھتا ہے اور اس ایوان کی جو اتھارٹی ہے وہ تسلیم ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ عوام کو بھی احساس ہوتا ہے کہ جو اتنا خرچ ہم اسمبلی پر کرتے ہیں اسمبلی کی بھی کوئی حیثیت ہے، اس کے سپیکر کی بھی کوئی حیثیت ہے تو آپ کی حیثیت کو undermine کرنے کی کوشش ہے میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پیچھے جو انہوں نے بات کی تھی [**********] وہ غیر پارلیمانی لفظ ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہماری Standing Committee ہے اُس میں اپوزیشن کے ممبران بھی اُس کے ممبر ہیں میں اُن کے نام آپ کو بتا دیتا ہوں اپوزیشن سے عامر سلطان چیمہ صاحب بھی اُس کمیٹی کے ممبر تھے اور اس کے علاوہ بھی ممبران اُس میں موجود تھے جس میں ان ساری ترمیم پر غور ہوا دوسرا میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ قانون جو حال ہی میں پاس کیا گیا ہے کیونکہ جو اس وقت ملکی حالات ہیں اور اُس میں specially وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں آپ کی پنجاب سٹریٹجک کوآرڈینیشن کی جو کمیٹی بنائی گئی ہے اُور اس میں اس وقت جب ہم نے یہاں ترمیم کی تھی تو چونکہ اُس وقت پنجاب میں وزیر داخلہ کا چارج کسی کو نہیں دیا گیا تھا تو وہ اس میں سے رہ گئے تھے۔ اِس میں ہم نے یہی main amendment دی ہے کہ وزیر اعلیٰ اس کمیٹی کے چیئرمین اور وزیر داخلہ وائس چیئرمین ہوں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک انہوں نے ممبران کی تقرری کے بارے میں بات کی ہے تو وہ حکومت کا اختیار ہے اور اِس میں دیا گیا ہے کہ دونوں ممبران کو حکومت nominate کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بابت کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے، ترمیم ہذا بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for Para (d) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(d) Two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one each from Opposition and Treasury, to be nominated by the Speaker of the Assembly.

These Members shall invariably be invited to attend the meetings of Provincial Strategic Coordination Board."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any member may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years, and."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for Para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following, be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش یہ ہے کہ آج کل جس طرح دہشت گردی کا سلسلہ شروع ہوا ہے اب حال ہی میں لاہور میں ایک دہشت گردی کا واقعہ ہوا اور اس سے اگلے دن اسلام آباد میں ہو گیا۔ اس ترمیم کے ذریعے ایک صوبائی کونسل بنائی جا رہی ہے جس میں ایسے افراد کا تعین کرنا چاہتے ہیں جن کو اس سارے سلسلے میں علم ہونا چاہئے۔ ہماری اس میں یہی گزارش ہے کہ اس کونسل میں دہشت گردی کی روک تھام کے لئے وسیع علم رکھنے والے لوگوں کو رکھا جائے۔ اس میں وہ تین لوگ ہوں جن کو پتا ہو کہ کس طرح اس دہشت گردی سے نمٹنا ہے، اُن کا اِس حوالے سے experience ہو تاکہ اس کونسل کی سفارشات ایسی ہوں جن پر عمل کر کے واقعی فائدہ ہو سکے۔ یہ دہشت گردی کافی دیر سے ہو رہی ہے لیکن کیا ہم نے اس دہشت گردی کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟ میں کل ہی ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ لاہور میں جو واقعہ پیش آیا اور وہاں جو کیمرے لگے ہوئے تھے ان کیمروں سے وہ scene لیا ہی نہیں گیا جہاں سے دہشت گرد آ رہا تھا۔ ٹی وی پر بتا رہے تھے کہ وہ CCTV کیمرہ اُس وقت کسی دوسری جگہ کی picture لے رہا تھا اس لئے اس دہشت گرد کی picture نہیں آ سکی۔ دہشت گردی کے حوالے سے یہ کیسے نقائص ہیں اور کیسی ہماری خامیاں ہیں حالانکہ ہمیں پتا ہے کہ ہم پچھلے دس بارہ سال سے اس مسئلے سے دوچار ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے حوالے سے ایک وسیع آپریشن ہوا اور فوج اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ کیا پاک فوج کی طرح حکومت وقت پر کوئی فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ سابقہ واقعات سے سبق سیکھتے ہوئے کچھ کرے؟ یہ لاہور میں کوئی پہلا

واقعہ نہیں ہوا۔اس موجودہ حکومت کو سات سال ہو گئے ہیں اور ان سات سالوں میں لاہور میں یہ آٹھواں واقعہ ہے۔کیااس سے پہلے ہم نے سبق نہیں لیا، ہم نے ایسی چیزوں کو کیوں نہیں ترتیب دیا؟اگر ہم میٹرو بس بنا سکتے ہیں، ہم ڈینگی کی روک تھام کر سکتے ہیں،ڈینگی کا بہت بڑا عذاب آیا تھااور میں اس پر مبارکباد دوں گا کہ اِن کی حکومت نے اس پر دن رات کام کر کے اس کو ختم کیا۔ جس طرح وزیر اعلیٰ نے ڈینگی پر کام کیا تو کیا وہ دہشت گردی کے ان معاملات سے نمٹنے کے لئے کام نہیں کر سکتے تھے، وہ ان سات سالوں میں کوئی ایسی strategy نہیں بنا سکے، کوئی ایسی پالیسی وضع نہیں کر سکے جس سے دہشت گردی کے اقدامات رک سکتے تاکہ پنجاب میں امن و سکون ہو؟ ہمیں پریشانی ہے کیونکہ جب کوئی شخص صبح گھر سے اپنے کسی کام کاج کے لئے جاتا ہے تو پتا نہیں وہ گھر میں واپس سلامتی سے لوٹ سکتا ہے یا نہیں؟ یہ ایسے معاملات ہیں کہ حکمرانوں نے اپنی حفاظت کے لئے،اپنے خاندانوں کی حفاظت کے لئے ایلیٹ فورس لگا رکھی ہے حالانکہ یہ ایلیٹ فورس اور ایسے دوسرے ادارے دہشت گردی کی روک تھام کے لئے بنائے گئے تھے اور اب وہ ان حکمرانوں کی حفاظت کے لئے ہیں۔ حکمران جو اپنی حفاظت کے لئے ان کو استعمال کر رہے ہیں کیا وہ ان کو عوام الناس کی حفاظت کے لئے استعمال نہیں کر سکتے تھے؟اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ اس دہشت گردی کے خاتمے کے لئے جو متعلقہ پالیسیاں بنائی جائیں اس میں تجربہ کار اور علم رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے تاکہ بہتر نامزدگی ہو سکے اور کونسل کی کارکردگی کو واضح کیا جا سکے۔ ہمیں دہشت گردی کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اقدامات نظر آنے چاہئیں۔ان اقدامات کے حوالے سے ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ کہیں واقعہ ہوتا ہے تو ہم چند دن تک اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کے ذریعے جن تین افراد کو صوبائی سکیورٹی کونسل میں نامزد کیا جائے ان کے experience اور ایسے سلسلے جن کو واضح کرنا ضروری ہے تو یہ اس کو واضح کریں تاکہ دہشت گردی کے اقدامات رک سکیں۔آج حکومت،اپوزیشن، علماء کرام اور تمام سیکٹر اکٹھے ہیں۔انہوں نے گورنمنٹ کو اختیارات دیئے ہیں۔ ہم سب دہشت گردی کے معاملے پر حکومت کے ساتھ اکٹھے ہیں لیکن ہمیں اس سارے سلسلے کا کوئی عملی ثبوت بھی نظر آنا چاہئے جو کہ آج تک نظر نہیں آیا۔اس سلسلے میں حکومت ابھی تک ناکامی سے دوچار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ آج specialization کا دور ہے اور ہمیں specialization ہی کی طرف جانا چاہئے۔ جو terrorists ہیں وہ ہوم ورک کرتے ہیں، ریکی کرتے

ہیں اور اس کی مشق کرتے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ آپ دیکھیں جو پشاور کا واقعہ ہوا ہے جس میں معصوم بچوں کو کچل کر شہید کر دیا گیا اور سارے کے سارے خاندان اس حوالے سے اب بھی کرب سے گزر رہے ہیں۔ اس میں جو ISPR کے ڈی جی تھے ان کی live پریس کانفرنس آ رہی تھی جس کو میں دیکھ رہا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان دہشت گردوں نے سکول کے قریب رہائش اختیار کی، سکول کی ریکی کی، آنے جانے کے حوالے سے روٹ کا تعین کیا، پلاننگ کی، رینجرز کی وردی پہن کر گاڑی میں آئے، چار پانچ ناکوں سے گزرے اور پھر آ کر یہ بہیمانہ واردات کی جس پر پوری قوم دکھی ہوئی۔ یہ ایسا واقعہ تھا جس نے ہر دل کو move کیا اور اس حوالے سے بہت ہی رونے کا مقام تھا۔ اس میں ہم نے یہ بات نہیں کی کہ ان تین ممبران کو اپوزیشن nominate کرے یا آپ nominate کریں بلکہ ان کو گورنمنٹ ہی nominate کرے۔ یہ بل تو مستقل ایکٹ بن جائے گا اور یہ چلے گا لیکن اگر کوئی چیز مزید specify ہو جاتی ہے تو اس کے اندر اچھائی ہو جائے گی۔ جب بھی کسی نے ان کو nominate کرنا ہے اس کے سامنے یہ سارے parameters بھی آ جائیں گے کہ صوبائی اسمبلی نے اس بل کو پاس کرتے ہوئے یہ راہنمائی کی ہے کہ اس طرح کے لوگ اس میں شامل کئے جانے چاہئیں۔ ہم نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ دیکھیں ہمارے ہاں کابینہ بنتی ہے، میرے بھائی وزیر زراعت یہاں روز آ کر بیٹھتے ہیں۔ By profession he is a medical doctor. اگر ایک میڈیکل ڈاکٹر اسمبلی کے اندر آ گیا ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو محکمہ صحت دیا جائے جس شعبہ میں انہوں نے پانچ چھ سال پڑھا ہے اور اس کے بعد میڈیکل کی پریکٹس کی ہے۔ اس کے پاس ایسا knowledge خود بخود اس حوالے سے generate ہو جاتا ہے کیونکہ وہ پانچ چھ سال پڑھتا ہے اس کی بہت سی terminology یہ ایوان نہیں سمجھتا لیکن ڈاکٹر سمجھ رہا ہوتا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ اسی طرح ایک ہمارے صوبائی وزیر صحت ہوتے تھے۔ اب میں ان کا نام نہیں لیتا تو وہ اپنے آفس میں بیٹھ ہوئے تھے۔ ہماری medical faculty کے تین سینئر افراد جن میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کا پرنسپل، علامہ اقبال میڈیکل کالج کا پرنسپل اور ایک سینئر پروفیسر the head of department منسٹر صاحب کے کمرے سے نکلے۔ وہ سیڑھیاں اتر کر چلے گئے اور اس کے فوراً بعد میں enter ہوا تو منسٹر صاحب سے ملا اور بیٹھے تو منسٹر صاحب سابقا کسی گفتگو کا ریفرنس دے رہے تھے تو مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب یہ جو ابھی تین آدمی میرے آفس سے باہر نکلے ہیں آپ ان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ایک کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں، ایک علامہ اقبال میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں اور ایک میڈیسن کے head of

the department ہیں۔ یہ تینوں ہمارے پنجاب کے pride ہیں اور medical faculty کے experienced لوگ ہیں۔ منسٹر صاحب کیونکہ specialized یا اس field کے نہیں تھے تو مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب یہ چھولے دے کر پاس ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ آپ نے کیسے کہہ دیا تو کہنے لگے ڈاکٹر صاحب یہ مجھے بتا رہے تھے کہ ہیپاٹائٹس سوئی چبھنے سے بھی ہو جاتا ہے، اتنی بڑی بیماری جس سے بندہ مر جائے کیا وہ سوئی چبھنے سے ہو جاتی ہے؟ اب میں بڑا حیران ہوا اور منسٹر صاحب سے کہا کہ میرے بھائی اگر آدمی کا علم نہ ہو تو ایوان کے اندر ڈاکٹر صاحبان بھی موجود ہوتے ہیں ان سے بندہ پوچھ لیتا ہے اور یہ بیماری اس سے ہوتی ہے تو منسٹر صاحب بڑے حیران ہوئے۔ اب مجھے بتائیں کہ اس طرح کا انچارج بندہ بیٹھا ہو تو اس میں وہ پالیسی making میں involve ہے، equipment's کی purchase میں involve ہے، میڈیسن کی purchase میں involve ہے اور اگر ایک knowledgeable آدمی نہ بیٹھا ہو اور specialize نہ ہو تو اس حوالے سے کیسے فیصلے کر سکتا ہے؟ میں نے پچھلا ایک نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور ایک نمونہ یہ پیش کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو وزیر صحت ہونا چاہئے اور ان کو وزیر زراعت بنا دیا ہے۔ معاملات کو چلانے کا یہ ہمارا طریق کار ہے اسی لئے ہمارے ہاں بہت ساری خرابیاں جنم لیتی ہیں کہ right man for the right job نہیں کرتے۔ ہم نے اس لئے اس میں specify کیا ہے۔ آپ نے ابھی amendment پڑھی ہے اور میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے کہ:

> Three person having extensive experience and comprehensive knowledge of counterterrorism and policy formulation

اب اس کے اندر کیا اعتراض ہے؟ یہ مزید specify ہو جاتی ہے اور جس نے بھی nominate کرنے ہیں، چاہے وزیر اعلیٰ نے کرنے ہیں یا ہمارے منسٹر جو بیٹھے ہیں یہ وائس چیئرمین ہوں گے انہوں نے کرنے ہیں تو اس حوالے سے ان کو سہولت ہو جائے گی کہ یہ راہنمائی اس معزز ایوان کی طرف سے آئی ہوئی ہے کہ ہم نے اس طرح کے لوگوں کو اس میں nominate کرنا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ pick and choose کرنا ہے اور سیاسی طور پر کسی کو نوازنا نہیں ہے کہ اپنے کسی دوست کو نوازنے کے لئے اسے اس میں ڈال دے۔ اس سے اپوزیشن کی طرف سے بہتری مطلوب ہے۔ اس میں یہ چھوٹی سی ترمیم دے کر اپوزیشن کی طرف sincerity آتی ہے اور اتنے بے ضرر الفاظ ہیں کہ اس حوالے سے ان کی منظوری سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن Bill کے اندر آجانے سے اس کی قدر و قیمت اور قدر و منزلت

بھی بڑھتی ہے۔اسمبلی کی طرف سے یہ ایک positive contribution add ہو جاتی ہے۔یہاں پر جو معزز خواتین اور میرے بھائی بیٹھے ہیں میری بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔ ہم اس میں کوئی point scoring نہیں کر رہے اور یقیناً آپ لوگ اس اچھی بات کو اس میں شامل کرنے کی منظوری دیں گے اور میں آپ کا مشکور ہوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پہلے ایک شعر سے بات شروع کروں گا جو کہ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور مسلم لیگ (ق) کے تمام ممبران کی نذر کرتا ہوں کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خون اگلتی ہے تو شکوہ کیسا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب معزز ممبر ہیں اور یہ اس دور میں پانچ سال تک منسٹر تھے جب دہشت گردی اس ملک میں شروع ہوئی اور اسی معزز ایوان میں یہ اور ان کے قائد کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم دس سال تک ایک ڈکٹیٹر کو۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! I object this منسٹر صاحب Bill پر بات کریں لیکن منسٹر صاحب personal matter پر آ رہے ہیں اور منسٹر صاحب نے personally میرا نام لیا ہے I am on personal explanation...

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چلیں! آپ کی بات مان لیتا ہوں میں بات نہیں کرتا۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: منسٹر صاحب! ہم تو پانچ سال حکومت کر کے گھروں کو چلے گئے۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: No, cross talk جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چلیں! میں Bill پر بات کر لیتا ہوں۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ Bill پر ہی بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبران حزب اختلاف نے بار بار یہی کہا ہے کہ حکومت اس ضمن میں کچھ نہیں کر رہی تو یہ اسی مقصد کے لئے سکیورٹی کونسل بنائی گئی ہے۔ آج اس ملک میں جو دہشت گردی اپنے عروج پر ہے یہ اس وقت شروع ہوئی جب اس ملک پر ایک ڈکٹیٹر کا راج تھا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ حکومت نے کوئی کام نہیں کیا تو اے کاش کہ اس وقت جب ان کی حکومت تھی اور یہ دہشت گردی اپنے عروج پر تھی تب یہ بھی اس کو شروع کرتے تو آج شاید اس میں کمی واقعی ہوتی۔ اب اس وقت موجودہ حکومت کی کارکردگی آپ کے سامنے ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب بلکہ تمام صوبوں کے وزیر اعلیٰ صاحبان کی اپیکس کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں ہماری عسکری قیادت ان کے ساتھ ہے اور اپیکس کمیٹیاں اس ملک سے دہشت گردی کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس میں صوبہ پنجاب نے سب سے زیادہ lead لی ہے۔ ہماری counterterrorism force جو بنائی گئی ہے تو پورے پاکستان میں صوبہ پنجاب نے اس میں lead لی ہے۔ اس فورس پر پچھلے دو سال سے کام ہو رہا تھا اور اب اس کا پہلا badge اسی مہینے آیا ہے اور already لاہور میں counterterrorism police station بھی بن چکا ہے اور اسی طرح یہ اگلا badge اپریل میں آ رہا ہے پھر اس سے اگلا badge پھر دو مہینے بعد آ رہا ہے۔ اس طرح پورے پنجاب میں counterterrorism force کے علیحدہ سے پولیس سٹیشن بنیں گے اور وہ اس پر کام کریں گے۔ Counterterrorism force کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس میں intelligence unit, investigation unit اور operational unit ہیں اور اسی ضمن میں Coordination Committee constitute کی گئی ہے۔ میں بتانا یہ چاہوں گا کہ حکومت پوری طرح اس پر کام کر رہی ہے اور اس ترمیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ extensive, experience اور comprehensive knowledge کے حامل افراد اس سکیورٹی کمیٹی کے ممبر ہوں۔ اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ extensive experience اور comprehensive knowledge کی کوئی جامع تعریف نہ ہے۔ اگر یہ ترمیم قبول کر لی جائے تو اس سے نہ صرف عدالتی کیسوں میں اضافہ ہو جائے گا بلکہ جو ممبر بھی اس شق کے

تحت مقرر ہو گا، ان دو مبہم معیار اہلیت کی وجہ سے چیلنج ہو جایا کرے گا جو کہ کسی بھی طرح سے کونسل کے مفاد میں نہ ہو گا اس لئے یہ ترمیم بلا جواز ہے اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, for Para (h) of the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following be substituted:

"(h) Three persons having extensive experience and comprehensive knowledge of counter terrorism and policy formulation to be nominated by the Government, each for a term of two years, and."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, Third reading start.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

The motion moved and question is:

"That the Punjab Strategic Coordination (Amendment) bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015.

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے بروقت ادائیگی نہ کرنے کے معاملے کو نمٹانے کے لئے ایوان کی سپیشل کمیٹی بنانے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ ہم بھی پوری cooperation کے ساتھ سارے معاملے کو نبھا رہے ہیں۔ یہ پنجاب کا ایوان ہے، پنجاب کی جو اسی فیصد آبادی ہے وہ دیہاتوں اور کسانوں پر مشتمل ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ مسلسل حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی طرف سے گنے کے حوالے سے باتیں سامنے آئی ہیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ زراعت پر ہم ایک دن بحث کے لئے رکھیں گے۔ اس اجلاس کے اندر بھی یہ بازگشت سنی گئی لیکن ابھی تک اس پر کوئی معاملہ نہیں

ہوا۔ حقیقت حال یہ ہے، میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ میں جماعت اسلامی پنجاب کا صوبائی امیر ہوں اس لئے مختلف اضلاع میں جانے کا موقع ملتا ہے۔ کم و بیش ہر مل نے پچھلے اور اس سے پچھلے کرشنگ سیزن کے اربوں روپے کسانوں کے دبائے ہوئے ہیں، ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اس وقت وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں، زراعت پر تو پتا نہیں بحث ہونی ہے یا نہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایوان کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور آپ خود اس کمیٹی کو بنائیں۔ کسانوں کے اربوں روپے یہ جو مل مالکان دبائے بیٹھے ہیں اس بارے میں ہم بیٹھ کر کوئی گفت وشنید کریں اور کسان جو اس وقت مشکل کے اندر ہے اس کی کوئی دادرسی ہو سکے۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو دیکھا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے ایک دن مختص کیا گیا تھا، اس دن بلال یٰسین صاحب جو کہ فوڈ منسٹر ہیں، کین کمشنر ان شوگر ملز کے ساتھ coordinate کرتے ہیں جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے under کام کرتے ہیں۔ بلال یٰسین صاحب نے ایک دن بڑی coordination کی تھی مگر شاید اس دن یہاں پر کورم point out ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس معاملے پر بحث نہیں ہو سکی۔ آپ اگر اس اجلاس میں اس معاملے پر بات کرنے کے لئے کوئی دن مختص کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر ایک دن رکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وزیر خوراک نے already اس پر working کی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم اس کو discuss کر کے ایک دن اسی اجلاس میں مختص کر دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20۔فروری 2015 صبح 9.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعتہ المبارک،20۔فروری2015

(یوم الجمع،30۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 7

555

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ 19۔فروری2015 کی باقی ماندہ کارروائی اگر کوئی ہو۔

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر26 بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون نورانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015(مسودہ قانون نمبر25 بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نورانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نورانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015 منظور کیا جائے۔

557

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،20۔فروری2015

(یوم الجمع،30۔ربیع الثانی1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9:00 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورة إبراهيم آيت 32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا(32)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ جو چاہیں چاند کو توڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
وہ پھر اس کے ٹکڑوں کو جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
جو علیؓ کی عصر قضا ہوئی تو وہ وقت پر ہی ادا ہوئی
چھپے آفتاب کو موڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
لکھو نازش ان کا یہ معجزہ کہ کسی کی آنکھ نکل گئی
وہ لعاب پاک سے جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 90 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 171 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 281 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے، انصاری صاحب کی request آئی ہوئی ہے کہ ان کے سوال pending کئے جائیں لہذا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 282 بھی حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر 353 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ مورخہ 10۔دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

لاہور کے پوش علاقوں میں غیر قانونی کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*353: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں بااثر شخصیات نے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کھول رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کیفے کلبز اور نائٹ کلبز قواعد و ضوابط اور کس قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں اگر ہاں تو کون سے قواعد و ضوابط اور قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں موجود کیفے کلبز اور نائٹ کلبز میں سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے اور وہاں مرد و خواتین کی ڈانس پارٹیاں بھی چلتی ہیں، اگر ہاں تو اس کی قانونی حیثیت سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر درج بالا کاروبار کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکومت ایسے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور سول لائنز زڈویژن میں جم خانہ کلب، کاسموپولیٹن کلب، پنجاب کلب، رائل پام کنٹری کلبز واقع ہیں۔ دیگر ڈویژن ہائے میں کوئی بھی کیفے کلبز اور نائٹ کلبز ہیں اور نہ ہی کوئی بااثر شخصیت سربراہی کر رہی ہے۔

(ب) سول لائنز ڈویژن میں چاروں کلب گورنمنٹ سے منظور شدہ اور رجسٹرڈ ہیں۔ دیگر ڈویژن میں کوئی کیفے کلب اور نائٹ کلب قواعد و ضوابط اور کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ج) سول لائنز ڈویژن کے کلب ہائے میں خواتین کی ڈانس پارٹیاں یا دیگر عیاشی کے سامان فراہم کئے جانے کی بابت کوئی بات نوٹس میں نہ آئی ہے تاہم کوئی شکایت ملنے پر فوری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ دیگر ڈویژن ہائے لاہور میں ایسا کوئی کلب ہے اور نہ ہی سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) سول لائنز ڈویژن میں مندرجہ بالا کلب ہائے گورنمنٹ سے منظور شدہ اور رجسٹرڈ ہیں۔ علاوہ ازیں ڈویژن ہائے میں کوئی ایسا غیر رجسٹرڈ یا غیر قانونی نائٹ کلب یا کیفے کلب وغیرہ نہ ہے تاہم اگر کوئی دیگر غیر قانونی کلب وغیرہ نوٹس میں آیا تو بمطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ سوال پہلے آ چکا ہے۔I am satisfied with answer and no more question from my side.

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1113 لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1207 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 1478 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 283 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 284 بھی حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کلبز اور ریسٹورنٹس میں شیشہ نوشی کی تفصیلات

*355: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں چھوٹے بڑے ہوٹلوں، کلبز اور ریسٹورنٹس میں شیشہ نوشی (شیشے کا حقہ) کی جارہی تھی جس پر پابندی عائد کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پابندی کے باوجود اب بھی شیشہ نوشی کی جارہی ہے۔

(ج) لاہور میں جنوری 2012 سے اب تک کتنے غیر قانونی شیشہ نوشی کے مقامات پر کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مہتمم پولیس صاحبان ڈویژن ہائے لاہور کی رپورٹ کے مطابق ڈویژن ہائے لاہور میں جتنے بھی شیشہ نوشی کے اڈے تھے ان کے خلاف قانونی کارروائی کر کے بند کروا دیئے گئے ہیں اور مزید نگرانی جاری ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) ڈویژن ہائے میں کڑی نگرانی جاری ہے شیشہ نوشی کرنے والوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) ڈویژن ہائے لاہور میں سال 2012 سے اب تک صدر ڈویژن میں 40 مقدمات، سٹی میں 14 مقدمات، کینٹ میں 35 مقدمات، اقبال ٹاؤن میں 79 مقدمات، ماڈل ٹاؤن میں 88 مقدمات، سول لائنز میں 16 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: یہ سوال پہلے آ چکا ہے اس دفعہ repeat ہوا ہے I am satisfied with answer

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈویژن: خواتین پر تیزاب پھینکنے کے واقعات و دیگر تفصیلات

*356: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2012 سے اب تک لاہور ڈویژن میں خواتین پر تیزاب پھینکنے کے کتنے کیس کس کس تھانہ میں رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) متذکرہ بالا کیسوں میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے اور کتنے افراد کو کیا کیا سزائیں ہوئیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس حوالے سے جو قانون بنا ہوا ہے اس پر عملدرآمد نہیں کیا جا رہا جس کی وجہ سے تیزاب پھینکنے کے واقعات کی شرح بڑھتی چلی جا رہی ہے؟

(د) حکومت تیزاب پھینکنے کے واقعات میں کمی لانے کے لئے کیا لائحہ عمل اپنایا جا رہا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) کل کیسز گیارہ، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال 2012 سے لے کر اب تک تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں 1۔ تھانہ اسلام پورہ 1، تھانہ گوالمنڈی 1، تھانہ مانگا منڈی 1، تھانہ شمالی چھاؤنی 1، تھانہ فیکٹری ایریا 2، تھانہ لیاقت آباد 1، تھانہ سول لائن 1، تھانہ قلعہ گجر سنگھ 1، تھانہ مزنگ 1 رپورٹ Annex A,B,C,D,E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مقدمہ نمبر 12/480 بجرم 7ATA/336/324 تھانہ گوالمنڈی میں عرفان اللہ ولد محمد یونس 14 سال قید مع 10 لاکھ روپے جرمانہ۔

مقدمہ نمبر 12/288 مورخہ 12-07-02 بجرم ATA 7/324، تھانہ مانگا منڈی عصمت علی مقدمہ ہذا انڈر ٹرائل ہے۔

مقدمہ نمبر 6.6.2012/702 بجرم 334 تھانہ شمالی چھاؤنی، شمیم وغیرہ تین کس چالان انڈر ٹرائل ہے۔

مقدمہ نمبر 22.03.13/365 بجرم ATA 7/324/336 تھانہ فیکٹری ایریا زیر تفتیش ہے۔

مقدمہ نمبر 27.03.13/386 بجرم ATA 7/324/336-B فیکٹری ایریا زیر تفتیش ہے۔

مقدمہ نمبر 12/576 مورخہ 12-06-28 بجرم 324 ت پ تھانہ لیاقت آباد انڈر ٹرائل ہے۔

تھانہ سول لائن تھانہ قلعہ گجر سنگھ اور تھانہ مزنگ ان تینوں مقدمات میں دو کس ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہو چکے ہیں جبکہ ایک ملزم تاحال مفرور ہے کیس انڈر ٹرائل ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ خواتین پر تیزاب پھینکنے کے کیسز میں اضافہ ہوا ہے۔

(د) ایسے واقعات کی روک تھام کے سلسلہ میں بروقت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تمام جملہ ایس ایچ اوز اور ایس ایچ اوز صاحبان کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ تیزاب کے کیسوں میں اب تک کتنی سزائیں مل چکی ہیں اور اس کو آگے کس طرح لے کر چلیں گے؟ جواب کافی تفصیل سے ہے لیکن میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ اب اس بارے میں ان کا کیا plan ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ایک بڑا serious matter ہے اس پر ہماری کافی میٹنگز ہو چکی ہیں تاکہ اس قسم کی violence نہ ہو۔ ابھی ہم violence against women ایک قانون لانا چاہتے ہیں۔ پہلے domestic violence کا قانون تھا لیکن اب ہم نے اس کی terms کو broad کر کے اسے violence against women کر دیا ہے۔ ہم اس کی سزائیں سخت کرنا چاہتے ہیں اور سزا کے ساتھ ساتھ ہم سوسائٹی میں awareness بھی لانا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ اس قسم کی وارداتیں نہ ہوں۔ حکومت کی پوری کوشش ہے کہ اس چیز کو totally روکا جائے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر488جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر701ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1197جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1329 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1422 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1445جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1446بھی جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1601ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1607 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1696 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1917جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہذااس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1918بھی جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2059 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2144 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2145میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2160بھی میاں طاہر صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2239 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ترقی سے محروم ہیڈ کانسٹیبلان کی تفصیلات

*2239: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہیڈ کانسٹیبل سے اے ایس آئی ترقی کے لئے کیا طریق کار ہے اور اس کے لئے کون کون سا کورس اور ٹریننگ درکار ہے؟

(ب) کورس اور ٹریننگ پاس کرنے کے بعد کتنے عرصہ میں ہیڈ کانسٹیبل کو بطور اے ایس آئی ترقی دی جاتی ہے؟

(ج) اس وقت صوبہ میں کل کتنے ہیڈ کانسٹیبلان نے یہ کورس اور ٹریننگ پاس کر رکھا ہے مگر ان کو ترقی نہیں دی جا رہی ہے؟

(د) ان کو کب تک حکومت ترقی دے گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف)

(I) پولیس رولز 1934 کے فقرہ نمبر 13.9 کے تحت لوئر سکول کورس اور انٹر میڈیٹ کلاس کورس پاس ہیڈ کانسٹیبلان، ASI عہدہ پر ترقی پانے کے اہل ہوتے ہیں۔

(ii) سنٹر میڈیٹ کلاس کورس کے نتیجہ کے آرڈر آف میرٹ کے مطابق ریجن کے ہیڈ کانسٹیبلان کی لسٹ D مرتب کی جاتی ہے۔ اس لسٹ کے میرٹ اور پولیس رولز 1934 کے فقرہ نمبر 13.1 کو مدنظر رکھ کر ترقی کے اہل ہیڈ کانسٹیبلان کو ASI عہدہ پر ترقی دی جاتی ہے۔ فقرہ نمبر 13.1 کے مطابق اہلیت اور دیانتداری کو سنیارٹی پر فوقیت دی جاتی ہے۔

(ب) ہیڈ کانسٹیبلان کی کورس مکمل کر لینے کے بعد اے ایس آئی عہدہ کے لئے ترقی کی کوئی مدت مقرر نہ ہے۔ خالی سیٹوں کے مطابق ہیڈ کانسٹیبلان کو اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی دی جاتی ہے۔

(ج) اس وقت صوبہ پنجاب کے دس ریجن ہائے میں کل 8104 ہیڈ کانسٹیبلان کورس مکمل کر چکے ہیں جن کی تفصیل ریجن وار درج ذیل ہے:

نمبر شمار	رینج	لسٹ "D" ہیڈ کانسٹیبلان
1	ساہیوال	318
2	ملتان	638
3	سرگودھا	410
4	گوجرانوالہ	1384
5	ڈیرہ غازی خان	528
6	راولپنڈی	213
7	لاہور	2602

8	شیخوپورہ	511
9	بہاولپور	468
10	فیصل آباد	1032
	ٹوٹل	8104

(د) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے ضلعی پولیس افسران کو ہیڈ کانسٹیبلان کو جلد از جلد ترقی کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اس طرح ان تمام ہیڈ کانسٹیبلان کو جو اے ایس آئی ترقی کے لئے مطلوبہ معیار پر پورا اتریں گے ان کے کیسز کو ڈیپارٹمنٹ پروموشن کمیٹی جائزہ لینے کے بعد اپنی سفارشات مرتب کرے گی اور اس طرح ان کو کوٹا کے مطابق جلد از جلد ترقی دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ ہیڈ کانسٹیبلان کو کورس مکمل کر لینے کے بعد اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی دی جاتی ہے۔ وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ کیا اس محکمے کی اعلیٰ کارکردگی والے حوالدار اور نیچے والے یا جن کے پاس qualification ہوتی ہے کیا یہ ان کی hardship نہیں ہے کہ ان کو ترقی کا کوئی موقع ہی نہ ملے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پولیس رولز 1934 کے مطابق جب ایک دفعہ پولیس میں induction ہوتی ہے، جب ایک کانسٹیبل آتا ہے تو اسے اپنی پروموشن کے لئے چند کورسز کرنے پڑتے ہیں لیکن جہاں تک ہیڈ کانسٹیبل سے لے کر اے ایس آئی کی پروموشن کی باری آتی ہے وہاں پر جو بھی vacancies جتنی تعداد میں available ہوتی ہیں ان کے مطابق promotions ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے lower courses کئے ہوتے ہیں اور جتنے بھی qualified لوگ ہوتے ہیں ان کی پوری لسٹ بن جاتی ہے اور جس جس سنیارٹی کے لوگ ہوتے ہیں جب بھی ان کی پروموشن due ہوتی ہے تو انہیں اے ایس آئی کے عہدے پر پروموشن دی جاتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈویژن میں 1384 لوگ qualified ہیں اب میرا simple سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ٹائم مقرر ہے کہ اس حد تک ان کی پروموشن ہو جائے گی یا اس کے لئے کوئی ٹائم ہی نہیں ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! فی الحال اس کے بارے میں کوئی time limit نہیں دیا جا سکتا۔ اگر کسی ضلع میں اسامیاں موجود ہوں تو وہ جلدی promote ہو

جاتے ہیں اور اگر اسامیاں نہیں ہیں تو پھر backlog لگا رہتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال کافی backlog clear ہو جائے گا اور بہت سے لوگ اے ایس آئی promote ہو جائیں گے۔ یہ moral sector ہے اور وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے ان کی promotion execute کی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہم اسی سال میں کافی backlog نکال لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2278 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں اغواء برائے تاوان کے واقعات و دیگر تفصیلات

*2438: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں اغواء برائے تاوان کے کتنے واقعات رونما ہوئے اور کتنے معنوی قتل کر دیئے گئے؟

(ب) کیا کسی اغواء ہونے والے کو تاوان لینے کے باوجود قتل کیا گیا؟

(ج) متذکرہ بالا گھناؤنے واقعات کا سدباب کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) گزشتہ دو سال کے دوران صوبہ پنجاب میں اغواء برائے تاوان کے 324 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 19 معنویان کو قتل کر دیا گیا ہے۔

(ب) دو معنویان کو تاوان لینے کے باوجود قتل کر دیا گیا۔

(ج) اغواء برائے تاوان جیسی سنگین وارداتوں کی سنسنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں دہشتگردی کی دفعات لگائی جاتی ہیں اور مقدمات کی تفتیش کے لئے مشترکہ تحقیقاتی ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں تاکہ ملزمان تک جلد سے جلد پہنچ کر معنویان کو بازیاب کروایا جا سکے اور بعد ازاں گرفتار ملزمان کو کڑی سے کڑی سزا دلوائی جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گزشتہ دو سالوں کے حوالے سے سوال کیا ہے اور میری معلومات کے مطابق اغواء برائے تاوان کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی تفصیل سے آگاہ فرمادیں کہ حکومت نے ان وارداتوں کے سدباب کے لئے کیا خصوصی اقدامات کئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس معاملے کو اپنے سوال میں point out کیا ہے یہ واقعی ایک serious matter ہے۔ یہ سنگین صورتحال صرف صوبہ پنجاب میں نہیں بلکہ صوبہ خیبر پختونخواہ، بلوچستان اور سندھ میں بھی ہے۔ یہ وارداتیں کافی serious قسم کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ ہمارے معزز ایم پی اے رانا جمیل بھی اغواء ہو گئے تھے اور اب recover ہو چکے ہیں۔ پنجاب میں اب تک تقریباً اغواء کے 324 واقعات ہوئے ہیں جس میں زیادہ تر تاوان کے لئے تھے۔ اس میں ایسے خاندان بھی ہیں کہ جنہوں نے تاوان ادا کر دیا تھا لیکن پھر بھی اغواء کئے گئے لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ ان وارداتوں کی روک تھام کی جائے۔ یہ وارداتیں کرنے والے 90 فیصد خیبر پختونخوا کے لوگ ہیں، خاص طور پر مردان، درگئی اور مالاکنڈ کے علاقوں میں ان کے بہت بڑے بڑے gangs موجود ہیں اور یہ وہاں سے operate کرتے ہیں۔ ان کا initial base اٹک تھا جہاں پر یہ لوگ آکر رہتے تھے۔ یہ لوگ دہشت گردی اور اغواء کی وارداتیں کرتے ہیں۔ ہم نے ان کے کافی gangs already eliminate کر لئے ہیں۔ رانا جمیل کے اغواء کا جو واقعہ ہوا تھا اس میں عیسیٰ اور سلمان نامی دو لوگ ملوث تھے۔ عیسیٰ ایک habitual kidnaper تھا، وہ already eliminate ہو گیا اور پولیس والوں نے اس کو مار دیا ہے۔ اس کی فیملی کے آٹھ نو افراد جنہوں نے معزز ممبر کو اغواء کیا تھا وہ اب بھی سرگودھا جیل میں بند ہیں۔

جناب سپیکر! جتنے بھی inlets خیبر پختونخوا یا بلوچستان سے پنجاب میں داخل ہو رہے ہیں ان پر CCTV کیمرے لگا دیئے ہیں۔ وہاں پر scanner لگائے جا رہے ہیں اور اس کا پہلے ہی ٹینڈر issue ہو چکا ہے۔ وہاں پر ہم نے گاڑیوں کی checking بڑی سخت کی ہوئی ہے۔ ہم نے وہاں پر joint intelligence کے لوگ بٹھا دیئے ہیں تاکہ دہشت گردی اور اغواء کی وارداتیں کرنے والے لوگوں کو پکڑا جا سکے۔ اسی طرح موٹروے پر جتنے inlets or exits ہیں وہاں پر CCTV کیمرے لگانے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں اور اس حوالے سے already موٹروے کو funds بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کی monitoring ہو سکے۔ حکومت کی طرف سے یہ اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں ان وارداتوں میں بہت کمی آئے گی مجھے علم ہے کہ یہ ایک انتہائی

serious مسئلہ ہے لیکن ہماری پولیس اور law enforcing agencies نے اس پر پورا focus کیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ پولیس کے سارے نظام کو جانتے ہیں اور ہم بھی اس کو سمجھتے ہیں۔ ہر قسم کے جرائم تھانے میں ہی رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور اس کے بعد اس تھانے کے ایس ایچ او یا انسپکٹر جو کہ پہلے ہی multiple duties دے رہے ہوتے ہیں اُن کے ذمے یہ کام بھی لگ جاتا ہے۔ تھانوں میں کوئی duty hours نہیں ہیں۔ ایک تھانے دار اور اس کے نیچے والا عملہ چوبیس گھنٹے on duty ہوتے ہیں۔ محکمہ پولیس کے ملازمین کے ساتھ بہت زیادہ inhuman treatment ہوتا ہے۔ جب ہم اُن کو قریب سے دیکھتے ہیں تو اس کے بعد ہمیں اس چیز کا اندازہ ہوتا ہے اور اسی frustration کے نتیجے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ میں ایک انسپکٹر سے بات کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں تین دن سے سویا نہیں ہوں۔ اب ڈی پی او صاحب کا فون آئے گا تو میں نے وردی پہن کر، جا کر اُن کو salute کرنا ہے اور Yes sir کہنا ہے۔ اگر وہ اگلی ڈیوٹی پر بھیج دیں گے تو مجھے جانا ہے کیونکہ میں ان کو انکار نہیں کر سکتا اور اگر میں انکار کروں گا تو لائن حاضر یا suspend ہو جاؤں گا۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے اور یہ اتنا آسان معاملہ نہیں ہے اس کو کس نے ٹھیک کرنا ہے؟ ہم نے ہی ٹھیک کرنا ہے۔ یہ سارا معاملہ خود بخود تو ٹھیک نہیں ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک دن محکمہ داخلہ پر بحث رکھیں اور تمام معزز ممبران کو اس پر بات کرنے کے لئے کھلا وقت دیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب سے off the record بات ہوتی رہتی ہے اور یہ بھی بڑے دُکھ کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس حوالے سے کب تک انتظار کریں گے؟ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ منتخب ہونے کے بعد قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف سے جو پہلی ملاقات ہوئی تو اس میں یہی topic زیر بحث رہا۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس کے اُوپر تشویش کا اظہار کرتے تھے کہ واقعی یہ معاملہ بہت سنگین ہے اور اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کی صورتحال میں پولیس میں کرپشن بھی بہت بُرے طریقے سے پائی جاتی ہے۔ میں بار بار اظہار کرتا ہوں کہ ہر مقدمہ میں پولیس پیسے لیتی ہے۔ یہ ایک cocktail سی بنی ہوئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر داخلہ سے پوچھنا چاہوں گا کیونکہ وہ خود بھی ان سارے حالات و واقعات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اس کی اصلاح کے لئے کب بیٹھ کر کوئی فکر کریں گے؟ میرا خیال ہے کہ ان ساری چیزوں سے متعلق ایک comprehensive discussion ضرور ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی احمد سعید صاحب! آپ بھی بات کر لیں پھر منسٹر صاحب اکٹھا ہی جواب دے دیں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے دو باتیں عرض کرنی چاہوں گا اور منسٹر صاحب مجھے اس حوالے سے update دیں۔ پنجاب اور پاکستان کی دو اہم شخصیات کے بیٹوں کو اغواء کیا گیا ہے، محترم سلمان تاثیر (مرحوم) کے بیٹے اور سابق وزیر اعظم مخدوم یوسف رضا گیلانی کے بیٹے کو اغواء کیا گیا ہے اور ان واقعات کو کئی سال گزر گئے ہیں۔ کیا ان کو باز یاب کرانے کے حوالے سے حکومت پنجاب محکمہ داخلہ کے افسران اور اعلیٰ انتظامی افسران بے بس ہیں؟ منسٹر صاحب اس حوالے سے updates دیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنی چاہتا ہوں کہ اس وقت پورا ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور ہر طرف خوف وہراس ہے۔ آج محکمہ داخلہ کے سوالات take up ہو رہے ہیں اور یہاں گیلری میں پنجاب پولیس کے اعلیٰ افسران کا موجود ہونا ضروری تھا لیکن وہ نظر نہیں آ رہے جس پر مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ وزیر داخلہ ہیں اور وہ ایوان میں موجود ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں بالکل ان کے ساتھ ہوں۔ دیکھیں، naturally جو بھی واردات ہوتی ہے، جس علاقے میں ہوتی ہے تو responsibility اسی تھانے کی بن جاتی ہے اور ہمارے طریق کار کے مطابق وہاں پر ایف آئی آر درج ہوتی ہے۔ جہاں تک پولیس ملازمین کی ڈیوٹی کا تعلق ہے تو اس کو ہم streamline کرنا چاہتے ہیں اور ہم already اس پر کام کر رہے ہیں۔ پولیس کی ideal ratio per population one constable to 450 personals ہوتی ہے۔ یہ average strength ہے۔ یہ ایک effective mechanism ہے۔ ہمارے پاس یہاں پر one constable for 1250 persons ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ آپ یہ تعداد کیوں نہیں بڑھاتے ہو؟ ہم اس تعداد کو بڑھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن retirements ہوتی ہیں آپ لوگوں کو induct کرتے ہیں اُن کو trained کرتے ہیں تو یہ ایک cycle ہے جو time consuming ہے۔ دنیا کے چھوٹے یا بڑے ممالک جنہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر کنٹرول کیا ہے اُن کے پاس IT کا mechanism ہے اور یہاں پر آئی ٹی کا نام و نشان ہی نہیں تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے Police Reforms میں سب سے پہلی آئی ٹی

کی intervention کی ہے۔قربان لائن میں ہمارا command and control system بن رہا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح کے command and control system ہونے چاہئیں۔اس پر پہلے phase میں ہمارا کوئی تین ہزار کیمرہ لگے گا اور لاہور میں تقریباً دس پندرہ ہزار کیمرہ لگے گا جس سے آپ کی traffic management بھی ہو گی۔آپ کو باہر کے ملکوں میں پولیس کہیں نظر ہی نہیں آتی اور جب واردات ہوتی ہے تو پولیس موقع پر پہنچ جاتی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا سارا سسٹم IT based ہوتا ہے جبکہ ہمارا سارا سسٹم human resource based ہے۔یہاں پر جس طرح ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے کہا کہ ہمارے پولیس ملازمین چوبیس چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہوتے ہیں تو ہمیں اس human resource based system کو ترک کرنا ہو گا کہ ان کی IT responsibility لے لے، جب یہ ہو جائے گا تو یہی ہمارے پولیس ملازمین آٹھ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی پر آ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں Turkish National Police کا نہایت شکر گزار ہوں جو command and control sector میں ہماری مدد کر رہی ہے۔اُن کا سب سے پہلا cause یہ تھا کہ آپ eight hour duty streamline کر لیں اُس کے لئے ہماری کوششیں جاری ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اگر کبھی لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ ہو جائے تو میں آپ کو کافی depth میں detail بتا دوں گا کیونکہ اس معزز ایوان کو پتا ہی نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کون کون سی چیزیں on ground آ چکی ہیں۔میں تو ایوان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم نے ٹھوکر نیاز بیگ پر top کی Forensic Lab بنائی ہے۔میں آپ سے بھی request کروں گا کہ معزز ممبران کی ایک ٹیم بنا کر وہاں پر بھیجیں جو ہماری Forensic Lab کے standards کو دیکھے، وہ دیکھے کہ وہاں پر کس طرح سے کام ہو رہے ہیں اور believe me, between the judiciary and investigation ایک بہت بڑا link بن گیا ہے۔اس Forensic Lab میں چیف جسٹس صاحبان اور ججز صاحبان آئے ہیں اُن کو پورا سسٹم دکھایا گیا ہے کہ ہمارا سسٹم کس طرح سے کام کرتا ہے and they are fully confident on this Lab now. یہاں پر جو reports تیار ہوتی ہیں اُن کی بنیاد پر courts لوگوں کو convict or release کرتی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک سابق وزیر اعظم اور سابق گورنر پنجاب کے بیٹوں کے اغواء کا تعلق ہے تو اُس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں جس طرح کہ میں نے اپنے معزز ممبر جناب جمیل حسن

خان کو recover کرنے کے لئے ذاتی کوشش کی۔ میں نے اُن دونوں بچوں کی recovery کے لئے بھی کوششیں کی ہیں تو جو ہمیں پتا لگا ہے وہ افغانستان کے اندر ہیں۔ افغانستان گورنمنٹ کے ساتھ ہمارے جو dialogs ہوتے ہیں، وہاں پر ابھی بھی ہمارے چیف آف آرمی سٹاف گئے تھے تو پنجاب حکومت کی پوری کوشش ہے کہ ہم ان دونوں بچوں کو recover کر سکیں اور میں اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صوبہ پنجاب کو ایک peaceful صوبہ دیکھنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ کر کے دکھائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ اغواء برائے تاوان کے علاوہ اغواء کی اور بھی وارداتیں ہوتی ہیں۔ سروسز ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر محمد سرفراز شیخ صاحب میرے دوست ہیں وہ اس وقت بھی سروسز ہسپتال میں ڈی ایم ایس ہیں اُن کا بیٹا بھی وہیں سروسز ہسپتال میں ہی house job کر رہا تھا جو ساڑھے چار سال پہلے kidnap ہو گیا، اُس کو ہسپتال میں سے اُٹھا لیا گیا۔ میں بھی اُس وقت اُس کے اندر involve ہوا، اُس وقت سی سی پی او لاہور محمد اسلم ترین صاحب ہوتے تھے اُن سے میری بھی بات ہوئی اور انہوں نے کہا کہ یہ سب off the record ہے اس کو ایجنسی لے گئی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایجنسی لے گئی ہے، ٹھیک ہے لیکن ہمیں پتا لگے کہ ان کا بیٹا زندہ بھی ہے یا نہیں ہے اُس کی والدین سے بات کراؤ تو انہوں نے کہا کہ میں کوشش کرتا ہوں اور اُن سے بات کرا دیتا ہوں لیکن بعد میں انہوں نے بات کرانے سے معذرت کر لی۔ اُس واقعہ کو ساڑھے چار سال ہو گئے ہیں تو اب آپ اُس والد اور اُس والدہ کے کرب کا اندازہ لگائیں؟ اگر بندہ مر جاتا ہے تو دس دن، پندرہ دن یا بیس دن کے بعد صبر آ جاتا ہے۔ جس ماں کا لختِ جگر ساڑھے چار سال سے غائب ہے اور کوئی پتا نہیں کہ وہ کدھر ہے؟ اس طرح کی متعدد وارداتیں ہوتی ہیں۔ کرنل صاحب فوج سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور وزیر داخلہ بھی ہیں میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر میں اس کے اوپر بات کرنا شروع کروں گا تو آدھا پونا گھنٹہ case to case بتا سکتا ہوں کہ کس طرح لوگوں کو اُٹھا کے لے جاتے ہیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے تو میں آپ کے توسط سے کرنل صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے معاملات میں اس عوام کا والی وارث کون ہے حکومت یا ادارے عوام کے والی وارث نہیں ہیں؟ کرنل صاحب اپنی سربراہی میں کوئی ایسا cell قائم کریں جہاں پر اس طرح کے کیس آ جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کسی تھکے سے تھکے

تھانیدار کو بھی کوئی ملزم دے دیں تو وہ آپ کو دو دن میں بتا دے گا کہ یہ مجرم ہے یا نہیں ؟اُس ڈاکٹر کو اغواء ہوئے ساڑھے چار سال ہو گئے ہیں تو یہ کون سا پاکستان ہے اور یہ کون سی انسانیت ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ kidnapping کا مسئلہ صرف پاکستان میں نہیں ہے۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس مسئلہ پر بات کرنی ہے تو میں انہیں یورپ، امریکہ اور ٹوکیو کے kidnapping کے figures دکھا دیتا ہوں تو اگر ڈاکٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف پنجاب یا پاکستان میں ہے تو یہ غلط ہو گا۔

جناب سپیکر! پہلے ہمارے پاس equipments نہیں تھے اب ہمارے پاس ایسے locaters آ گئے ہیں جو ہمیں بتا دیتے ہیں کہ یہ call کدھر سے آ رہی ہے جس کے ذریعے ہم نے کافی gangs arrest بھی کئے اور کافی gangs کو eliminate کر کے رکھ دیا ہے جن کا ہمارے پاس پورا data ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب جس بچے کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو اُس حوالہ سے آپ کے پاس کوئی information ہے ؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس وقت اُس بارے میں میرے پاس کوئی information نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ ڈاکٹر صاحب کو اپنے پاس بٹھا کر اس کیس کو discuss کر لیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایجنسیاں بندے اُٹھا کر لے جاتی ہیں یہ غیر قانونی فعل ہے تو کرنل صاحب کو اس کے حوالہ سے ایک سسٹم بنانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کرنل صاحب کے نوٹس میں تو کوئی چیز دیں کیونکہ اُن کو تو ایک چیز کا پتا ہی نہیں ہے۔ آپ کرنل صاحب سے مل لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی تھی کہ اغواء برائے تاوان کے کیسوں کو ہم eliminate کر دیتے ہیں۔ میرے علم میں یہ بات آئی تھی تو میں floor پر ان سے یہ confirmation چاہوں گا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ executive order ہے کہ جتنے اغواء برائے تاوان کے ملزمان ہوں اُن سب کو encounter کر دیا جائے کیا یہ بات درست ہے؟ secondly میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی معزز وزیر صاحب نے ذکر کیا تھا کہ پولیس آرڈر کے تحت 400 people کے لئے ایک کانسٹیبل ہونا چاہئے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ فیصل آباد میں 80 لاکھ لوگوں کے لئے پولیس کی 6000 total strength ہے تو کیا یہ inadequate نہیں ہے تو کیا پولیس آرڈر جو ایک given law ہے اُس پر عملدرآمد کر کے چار سو بندوں کے لئے ایک کانسٹیبل لگانے کا کب تک ارادہ رکھتے ہیں، مزید یہ کہ کیا executive order والی بات بھی درست ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! کوئی executive order نہیں ہے کہ آپ نے بندے کو eliminate کرنا ہے لیکن self defense میں جب آپ پر فائر ہوتا ہے تو پھر اس کو eliminate کرنا ہماری duty بن جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی کہا ہے کہ we have eliminate اور ہم نے کافی زیادہ groups ختم کر دیئے ہیں۔ کیا یہ بات ایسے ہی ہے کہ ہر بندے کو جسے پکڑنے جاتے ہیں وہ پولیس پر فائرنگ ہی کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہ بات contradictory ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر آپ کے پاس ایسی کوئی بات ہے تو وہ notice میں لائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں تو پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بتا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں تو یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ we have eliminate them اور ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ جو فائر کرتا ہے۔ کیا مجھے منسٹر صاحب یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ کتنے اغواء برائے تاوان کے ملزمان اس وقت under arrest ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ نیا سوال لے کر آئیں میں کرنل صاحب سے جواب لوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا کوئی قانون کسی کو یا پولیس کو اجازت دیتا ہے کہ اغواء برائے تاوان یا جتنا بھی heinous crime کا مجرم ہو اس کو direct shoot کر دے تو عدالتیں کس لئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی ایسی مثال ہے تو لے کر آئیں اور نیا سوال دے دیں۔ اس پر بات کر لیں گے۔ کرنل صاحب! آپ اس کا جواب دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سوال کریں تو میں ان کو جواب دے دیتا ہوں لیکن جو eliminate کی بات ہے تو میں نے self defense کی بات کی ہے۔ elimination ایک broader term ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ intentionally اس کو eliminate کرتے ہیں، آپ اس کو self defense میں eliminate کرتے ہیں اور وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کا حق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: 279 ٹریفک وارڈنز کو نوکری سے نکالنے کی تفصیلات

***2642: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹریفک پولیس میں 279 وارڈنز کو ستمبر کے پہلے ہفتہ میں نوکری سے اس بناء پر نکال دیا گیا ہے کہ ان کے مختلف قسم کے کاغذات جعلی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اہلکار آٹھ دس سال سے بطور وارڈنز لاہور ٹریفک پولیس میں فرائض سرانجام دے رہے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نکالے گئے ان ملازمین نے کہا ہے کہ ان کی تمام تعلیمی اسناد اور دیگر کاغذات درست ہیں مگر ان کو کوئی صفائی کا موقع نہ دیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی ہے؟

(د) ان افراد کے نام، ولدیت، پتاجات اور ان کے جعلی کاغذات کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سٹی ٹریفک پولیس لاہور سے 279 نہیں 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز نے SRC برانچ کے عملہ کے ساتھ مل کر بد دیانتی سے ریکارڈ میں ردوبدل کر کے خود کو غلط طور پر کنفرم کروایا جو کہ جرم ثابت ہونے پر ان کو ڈسمس کر دیا گیا تھا۔

(ب) یہ ٹریفک وارڈنز عرصہ تقریباً سات سال سے لاہور ٹریفک پولیس میں فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

(ج) گزارش ہے کہ اپریل 2012 میں سٹی ٹریفک پولیس، لاہور کے ٹریفک وارڈنز کی کنفرمیشن عمل میں لائی گئی جس میں اس ضمن میں شکایات سامنے آنے پر 13-06-01 کو ایک سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے ذمہ کنفرمیشن لسٹ میں کنفرمیشن معیار پر پورا نہ اترنے والے ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز کو پوائنٹ آؤٹ کرنا تھا۔ جنہوں نے اپنی سکروٹنی رپورٹ پیش کی جس کے مطابق 334 ٹریفک وارڈنز کے اعمال نامہ میں محکمانہ سزاؤں سمیت مختلف قسم کے ردوبدل اور اندراج کے نہ ہونے کا انکشاف ہوا جس پر قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فوراً تھانہ چوہنگ میں مقدمہ نمبر 13/909 مورخہ 13-08-21 بجرم 471/468/420 ت پ اور 155(C) پولیس آرڈر 2002 درج رجسٹرڈ کروایا گیا۔ مزید یہ کہ تمام مذکورہ 334 ٹریفک وارڈنز کو متعلقہ ایس پیز صاحبان کی طرف سے حسب ضابطہ شوکاز نوٹس جاری کئے گئے اور فرداً فرداً سماعت کیا گیا جن میں سے 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز کا جرم ثابت ہونے پر تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے محکمہ سے ڈسمس کر دیا گیا لہذا مذکورہ ٹریفک وارڈنز کو جعلی اسناد کی وجہ سے نہیں بلکہ ریکارڈ میں ردوبدل کرنے کی بناء پر ڈسمس کیا گیا تھا مگر فی الوقت ان میں سے 210 ٹریفک وارڈنز کو بحال کر دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا ٹریفک وارڈنز میں سے کسی کے بھی کاغذات جعلی نہ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ٹریفک وارڈنز بھرتی کئے گئے ہیں گورنمنٹ نے ان کی promotion کے حوالے سے کیا کوئی service structure بھی بنایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس پر ایک کمیٹی بن گئی ہے۔ ان کے service اور promotion کے کافی مسائل تھے۔ ان کا بڑا مسئلہ promotion کا ہے جس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جس نے ایک دو میٹنگز کر بھی لی ہیں۔ وہ کمیٹی انشاء اللہ دس پندرہ دنوں میں اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کر دے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم ان کی promotion کا system streamline کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2721 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: تھانہ ڈنگہ میں درج کئے گئے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2721: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات اگست 2013 میں کتنے مقدمہ جات کس کس جرم کے تحت درج ہوئے، تفصیل مقدمہ وار بتائیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران قتل کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، ان مقدمہ جات کے نمبر اور ان نامزد ملزمان کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ج) ان قتل کے مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، کتنے ملزمان کس کس مقدمہ کے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتاجات بتائیں نیز یہ مفرور ملزمان کب تک پکڑے جائیں گے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات ماہ اگست 2013 میں 51 مقدمات درج رجسٹر ہوئے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات ماہ اگست 2013 میں تین مقدمات قتل درج رجسٹر ہوئے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قتل کے ان مقدمات میں آٹھ ملزمان نامزد ہوئے جن میں سے تین ملزمان گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل ہوئے جبکہ مقدمہ نمبر 13/366 میں دو ملزمان اشتہاری ہیں جن کی گرفتاری کے لئے شب و روز کوششیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ جلد از جلد بقایا دو مجرمان اشتہاری کو گرفتار کر کے مقدمہ کے اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مقدمہ نمبر 13/366 بجرم 302 ت پ ہے اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ کل چھ ملزمان نامزد ہوئے جن میں سے چار ملزمان کو مقامی پولیس نے انتھک کوششوں کے بعد گرفتار کیا جبکہ مقدمہ ہذا میں صرف دو ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے جن کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کرتے ہوئے ہر دو ملزمان کو اشتہاری قرار دلوایا جا چکا ہے انشاء اللہ جلد از جلد بقایا دو مجرمان اشتہاری کو گرفتار کر کے مقدمہ کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان دو اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے حکومت اور محکمہ پولیس نے کیا کیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جتنے بھی اشتہاری ہوتے ہیں سب سے پہلے ان کی ہم head money لگاتے ہیں، اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں کہ کوئی اس کے حوالے سے معلومات فراہم کرے یا اس کے traces ہمیں بتائے تو پھر پولیس اس کے مطابق کام کرتی ہے۔ میرے پاس اس وقت figures نہیں ہیں لیکن کافی اشتہاری ملزمان گجرات میں ہیں جن کی گرفتاری کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس وقت ہم نے خاص طور پر آرڈرز دیئے ہیں اور Apex Committee میں بھی اس پر کافی focus کیا گیا ہے کہ جتنے بھی proclaim effectors ہیں ان کو جلد سے جلد پکڑا جائے۔ اس میں پاکستان کی جتنی بھی intelligence agencies ہیں وہ ساری اس میں cooperate کر رہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہم بہت جلد ان کو round up کر کے رکھ دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہاں ایک توجہ دلاؤ نوٹس میں اکرم اشتہاری سیکراں والی تھانہ ڈنگہ کے بارے میں پوچھا تھا۔ انہوں نے اسی طرح کہا تھا کہ بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی بات ہے کہ پولیس کچھ کر رہی ہے اور نہ کچھ کر سکتی ہے اس لئے کہ پولیس بے بس ہے۔ ہماری سب ڈویژن کھاریاں ہے اس میں ملک منظور حسین ڈی ایس پی لگا ہوا ہے اور ڈی پی او گجرات نے اس کے بارے میں لکھ کر بھیجا ہے کہ یہ وہ آدمی ہے جو اپنے دفتر سے باہر تک نہیں جاتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ میری بات سنیں کہ چار ملزمان گرفتار ہو گئے ہیں۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ کیا ہے تو انہوں نے تو on the floor of the House assurance دی تھی اس پر بھی کچھ نہیں ہوا۔ میری ان سے صرف گزارش ہے کہ اس بارے میں کیا کیا گیا ہے جو کیا گیا ہے وہ بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے بتایا ہے کہ چار ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وہ ملزمان پہلے دن خود بخود پیش ہو گئے تھے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہ بندہ جس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں، وہ اپنے گھر بیٹھا ہوا تھا تو بڑی دردناکی سے اسے قتل کیا گیا لیکن اس پر کچھ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے جہاں تک ڈی ایس پی ملک منظور کی بات کی ہے تو معزز ممبر نے on the floor of the House کہہ دیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ I will go in to depth and check up on this کہ جو معزز ممبر نے کہا ہے اس میں حقائق کتنے ہیں۔ اس کے علاوہ چھ ملزمان already جیلوں میں ہیں۔ ہماری پولیس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ تمام اشتہاریوں کو گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے ابھی یہ سوال اٹھایا ہے تو میں خود اس کو attention pay کروں گا۔ I will check up from the DPO اور اس سے timeline لوں گا کہ یہ لوگ کب تک گرفتار ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میاں صاحب کو اپنے پاس بلا لیجئے گا۔ میاں صاحب! آپ کرنل صاحب کے ساتھ اس سوال کے حوالے سے بیٹھ جائیے گا اور ڈی ایس پی کے بارے میں بھی جو شکایت ہے وہ بھی انہیں بتائیے گا۔ اگلا سوال سردار نصر اللہ خان دریشک صاحب کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2730 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سردار نصر اللہ خان دریشک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: ریسکیو 1122 کے ملازمین کی تین ماہ کی تنخواہوں کی ادائیگی کی تفصیلات

***2730: سردار نصر اللہ خان دریشک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دنیا نیوز ٹی وی چینل مورخہ 20۔ ستمبر 2013 کی خبر کے مطابق روجھان ضلع راجن پور کے ریسکیو 1122 کے ملازمین کو عرصہ تین ماہ سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی جارہی ہے؟

(ب) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو جلد از جلد تنخواہوں کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) چونکہ تحصیل روجھان میں ریسکیو 1122 کا قیام ایک ترقیاتی منصوبہ تھا جس کی تکمیل جون 2013 کو مکمل ہونا تھی لہذا محکمہ خزانہ کو اپریل 2013 میں درخواست کی گئی کہ ملازمین کی تنخواہوں کا بجٹ 14-2013 غیر ترقیاتی بجٹ سے فراہم کیا جائے جس پر محکمہ خزانہ نے یہ شرط عائد کی کہ منصوبہ کی تکمیل کے ساتھ اس کی جانچ پڑتال محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی ادارہ سے مکمل کروائی جائے تاکہ مطلوبہ فنڈز فراہم کئے جائیں لہذا اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے منصوبہ کی جانچ پڑتال کا عمل شروع کیا جو کہ ایک وقت طلب عمل تھا جس کی وجہ سے تنخواہوں میں تاخیر پائی گئی۔

(ب) ان کی تنخواہوں میں تاخیر کی وجہ سے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی ادارہ کا مانیٹرنگ اینڈ اویلوایشن سیل کا منصوبہ کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کو مکمل کرنا تھا جس کی وجہ سے محکمہ خزانہ

نے ان کی تنخواہوں کو روکا ہوا تھا۔ جن کی رپورٹ کے مکمل ہونے کے بعد محکمہ ہوم اور فنانس کی مدد سے ضلعی راجن پور کے ضلعی ایمرجنسی آفیسر ریسکیو1122 نے تمام ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کر دی ہے۔

(ج) ملازمین کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 1122 کے ملازمین کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ تنخواہیں کتنی تاخیر کے بعد ادا کی گئیں۔ یقیناً جس نے نوکری لی ہے وہ غریب آدمی ہے اس کے پاس روزگار کا اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ 1122 کے ملازمین کو کتنے ماہ تنخواہ نہیں ملی اور وہ کئی ماہ تنگ رہے اس کا گورنمنٹ نے کیا ازالہ کیا ہے؟ اگر گورنمنٹ کے محکمہ نے تاخیر کی اور اسے مکمل نہیں کیا تو وہ گورنمنٹ کی ذمہ داری تھی ان غریب ملازمین کی کیا غلطی ہے جن کو نوکری پر رکھا گیا ہے؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تنخواہوں کی ادائیگی کتنے عرصہ کے بعد کی گئی اور ان کو اس delay پر incentive دیا گیا ہے یا نہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!یہ بات درست ہے کہ ان لوگوں کو تین ماہ بعد تنخواہ مل گئی تھی۔ اس میں محکمہ خزانہ، پولیس اور 1122 کے چینل میں accounts کی طرف سے delay ہو گیا تھا لیکن اب سب کو تنخواہ مل چکی ہے اور آئندہ ان کو باقاعدگی سے تنخواہ ملتی رہے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا یہ point نہیں تھا لیکن یہ اچھی بات ہے کہ ان کو تنخواہ مل گئی ہے میں نے بھی یہ جواب پڑھ لیا ہے۔ میں نے وجہ بھی پڑھ لی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا ان غریب لوگوں کی یہ غلطی تھی کہ انہوں نے سرکاری ملازمت کے لئے apply کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!ان کو تنخواہ مل گئی ہے اور وہ مطمئن ہیں۔ روجھان میرا ضلع ہے میرا وہاں interaction ہوتا رہتا ہے۔ روجھان ضلع راجن پور صوبہ پنجاب کی آخری تحصیل ہے جو سندھ کے ساتھ attach ہے۔ بہر حال یہ بھی ایک اچھا initiative ہے کہ وہاں پر بھی 1122 قائم کیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!واقعی یہ بڑا اچھا initiative ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب ہے وہاں کے لوگوں کو پہلے ہی کچھ نہیں ملتا اور اگر غلطی سے ان کو نوکریاں مل گئی ہیں تو اتنی دیر سے تنخواہیں نہیں ملیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے وہاں کے لوگ ملے ہیں۔وہ بہت خوش ہیں اور وہ راجن پور کے مقامی لوگ ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!آپ ماشاءاللہ ہمارے سپیکر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ میرا ضلع ہے اور اس سے متعلقہ سوال تھا اس لئے میں آپ کے علم میں یہ بات لایا ہوں۔اگلا سوال محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!سوال نمبر 2899 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ لبنیٰ فیصل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پولیس چوکی ریواز گارڈن میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2899: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے تھانہ سانده کی پولیس چوکی ریواز گارڈن میں کل کتنے پولیس اہلکار اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریواز گارڈن پولیس چوکی کے پاس کوئی بلڈنگ نہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پولیس چوکی پر تعینات پولیس اہلکاران جنہوں نے اس علاقہ میں 24 گھنٹے ڈیوٹی کرنی ہوتی ہے انہیں اپنا سرکاری و غیر سرکاری سامان رکھنے اور سنبھالنے میں انتہائی دقت اور مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ ریواز گارڈن پولیس چوکی کے لئے نئی بلڈنگ بنانے یا کرائے کی بلڈنگ لینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) چوکی پولیس میں دس اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) چوکی ریواز گارڈن کے پاس اپنی بلڈنگ نہ ہے۔

(ج) مناسب بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے اپنا سرکاری اور نجی سامان رکھنے اور سنبھالنے میں کافی دقت اور دشواری کا سامنا ہے۔

(د) بڑھتی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور کرائم کنٹرول کرنے کے لئے یہ چوکی بنائی گئی تھی۔ بلڈنگ کی تعمیر کرنے کے لئے زمین کا سرکاری / محکمہ پولیس کا ہونا لازمی ہے۔تاہم اس کی تلاش کے لئے کوشش جاری ہے جونہی زمین الاٹ ہو جائے گی، بلڈنگ کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا تھا کہ تھانہ ساندہ کی پولیس چوکی ریواز گارڈن کے بارے میں پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ چوکی کی اپنی بلڈنگ نہ ہے۔ یہ چوکی بڑھتی ہوئی آبادی اور بڑھتے ہوئے crimes کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائی گئی ہے۔وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ لاہور کے اندر جتنی بھی پولیس چوکیاں بنی ہیں جن کو میں بھی جانتا ہوں اس سوال میں بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ کسی ایک کے پاس بھی اپنی بلڈنگ ہے اور نہ جگہ ہے۔انہوں نے جس طرح سوال کے اندر فرمایا ہے کہ یہ چوکی crime کو کنٹرول کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ میری observation اور اس ایوان میں بیٹھے اکثر ممبران کی observation یہی ہے کہ یہ چوکیاں عوام کے تحفظ کی بجائے پولیس کی دہاڑیوں کے کھوکھے بنتی ہیں تو جب آپ یہ چوکیاں بناتے ہیں تو جہاں کوئی چوکی بنانی ہو تو کیا اس کا کوئی SOP ہے؟ان کے پاس کم از کم اور کچھ نہیں تو جگہ، سامان بلڈنگ کوئی چیز تو وہاں پر ہو۔ اگر کوئی SOP ان چوکیوں کے بنانے پر ہے اور جو بنتی جا رہی ہیں وہ کیا ہیں وہ ذرا منسٹر صاحب فرما دیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے یہ بہت sensitive issue ہے اور خاص طور پر لاہور شہر کا ہے۔اس پر ہماری کافی میٹنگز ہو چکی ہیں یہ صرف چوکی کی بات نہیں ہے بلکہ اس میں پولیس سٹیشن کو بھی include کریں۔ police station are equally rental accommodation یا کوئی deploy accommodation میں ہیں اور اسی طرح چوکیاں ہیں وہ بالکل درست فرما رہے ہیں۔اس آنے والے 2015-16 کے بجٹ میں چیف منسٹر

نےalreadyآئی جی کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ آپ کے جتنے بھی پولیس سٹیشن اور چوکیاں ہیں جو کہ temporary accommodationہیں یا make shift arrangementsمیں ہیں۔ ان کے لئے فٹا فٹ PC(1) بنایا جائے اور اس کو اگلے ADP میں شامل کیا جائے۔چیف منسٹر نے کہا ہے کہ میں اس کو approveکر دوں گا۔ جہاں تک چوکیوں کی بات ہے تو چوکیاں پولیس سٹیشن کی jurisdictionمیں آئی ہیں۔جہاں پر پولیس سٹیشن ایک علاقے کو directly influenceنہیں کر سکتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ immediate reachسے باہر ہے تو وہاں پر پولیس سٹیشن اپنی چوکی بنا لیتی ہے۔ایک پولیس سٹیشن میں دو چوکیاں ہو سکتی ہیں۔ایسا بھی ممکن ہے کہ وہاں پر چوکی نہ بھی ہو، تین چوکیاں بھی ہو سکتی ہیں اور ایک چوکی بھی ہو سکتی ہے۔اس کا کوئی hard and fast ruleنہیں ہے۔ جہاں پر ہم سمجھتے ہیں کہ جس علاقے میں کرائم زیادہ ہیں اور وہ بڑھ رہے ہیں اور ان کو کنٹرول کرنا چاہئے وہاں پر make shiftیا permanentچوکی بنا دی جاتی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جہاں پر کرائم کا issueہو گا وہاں پر چوکی بنے گی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ لاہور کے اندر جتنی پولیس چوکیاں بنی ہوئی ہیں وہ اس میں بیٹھے ہوئے پولیس سٹاف کو facilitateکرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ان کا وہاں پر صبح، دوپہر اور شام دہاڑی بنانے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے۔آپ کے پاس پورے لاہور کے اندر کسی ایک پولیس چوکی کے لئے جگہ نہیں ہے۔اس پورے ایک کروڑ کی آبادی کے شہر کے لئے اتنا بجٹ نہیں ہے کہ آپ ان کو بلڈنگ بنا کر دے سکیں تو آپ کیا پولیس کو facilitateکرنے کے لئے چوکیاں بناتے ہیں؟PC(1)بنانے کا پچھلی دفعہ بھی اسی طرح بتایا گیا تھا اور آج بھی آدھے سے زیادہ لاہور شہر کے تھانوں کی بلڈنگیں موجود نہیں ہیں۔ جب لاہور کے تھانے کی اپنی بلڈنگ موجود نہیں ہے تو پھر یہ چوکی کیوں بناتے ہیں؟ جس تھانے کے پاس اپنی بلڈنگ موجود نہیں ہے اس کی چوکی بنانے کے لئے آگے چلے جاتے ہیں۔دلچسپ بات یہ ہے حالانکہ یہ چوکیاں کرائم کنٹرول کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں مگر جس علاقے میں ان چوکیوں کو بنانے کی بات کرتے ہیں وہاں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جا کر requestکرتے ہیں کہ اسیں کرائم چھڈ دیاں گے پولیس چوکی ایتھے نہ بناؤ۔یہ چوکیاں بنانے کی وجہ سے اتنے لوگ خوف زدہ ہوتے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ جب یہ چوکیاں بناتے ہیں تو کیا اس چیز کا arrangementکیا جاتا ہے کہ پولیس والے جا کر کہاں پر بیٹھیں گے، کن کے گھروں میں بیٹھیں گے اور کس جگہ پر جا کر قبضہ کریں گے۔ آج لاہور کے اندر ایک بھی ایسی چوکی نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہم منسٹر صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ PC(1) کے بعد کوئی ٹائم فریم ہے کہ ہم نے کس طرح ان کو جگہ دینی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے کہا ہے کہ وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! لاہور میں جو ہم پولیس سٹیشن بنانا چاہتے ہیں اس میں problem جگہ کی ہے کہ ایسی کوئی سرکاری جگہ نہیں ہے کہ جہاں پر ہم پولیس سٹیشن بنا سکیں۔ میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس پر ہمارا already focus ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ معزز ممبر نے بھی رپورٹ کیا ہے۔اس کے علاوہ ہمارے elected representative اور سوشل ورکروں نے بھی اس کے بارے میں directly وزیر اعلیٰ صاحب کو بتایا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس معاملے پر serious طریقے سے focus کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں کافی پیسا آئے گا جس سے پولیس سٹیشن بھی بن جائیں گے اور جہاں جہاں چوکیوں کی ضرورت ہے وہ بھی انشاء اللہ بن جائیں گی۔ جہاں تک معزز ممبر کا یہ کہنا ہے کہ وہاں چوکیوں پر پولیس والے دہاڑیاں لگاتے ہیں اگر معزز ممبر in writing ان کے نام دے دیں تو میں ان کی انکوائری کر کے ان کے خلاف ایکشن لوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان سے معصوم اور بچگانہ سوال پوچھ لیا جائے کہ میں ان کو بتاؤں کہ پولیس کسی کام میں ملوث ہے کیونکہ میرے سے تو یہ سوال ہی نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نشاندہی کرنا آپ کا بھی حق بنتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد صاحب! اب فیضان خالد ورک بھی کھڑے ہیں اور آپ بھی کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر آپ کے علاقے میں بھی کوئی چوکیوں کے حوالے سے مسئلہ ہے تو آپ بھی کرنل صاحب کے نوٹس میں دیں وہ اس کو بھی انشاء اللہ consider کروا دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے حلقے میں تو تھانہ ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہر حال۔ جی، میاں صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 488 تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ورک صاحب! آپ موجود نہیں تھے لہذا میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ورک صاحب! اس کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں بس ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ورک صاحب! نہیں، ابھی نہیں۔ کرنل صاحب موجود ہیں آپ Question Hour کے بعد بات کر لیجئے گا وہ جواب دیں گے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب! آخری ضمنی سوال۔ ورک صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور کے تھانہ سانده کی پولیس چوکی ریواز گارڈن میں کل کتنے پولیس اہلکار اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟ کرنل صاحب نے ابھی ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ پنجاب کے اندر 1200، 1250 یا 1270 افراد پر ایک پولیس ملازم ہے جو international standard سے کم ہے۔ رات ایک talk show میں یہ بات discuss ہو رہی تھی کہ لاہور کے اندر 2750 پولیس اہلکار ہیں۔ اس حساب سے یہ 370 افراد پر ایک پولیس ملازم بنتا ہے۔ جو international standard سے بہتر ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ پورے پنجاب اور لاہور کے درمیان یہ ایک اور چار کا فرق کیوں ہے۔ کیا لاہور کے لوگوں کی زندگیاں زیادہ قیمتی ہیں اور باقی پنجاب کے لوگوں کی زندگیاں قیمتی نہیں ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ پورے علاقے کی average لی جاتی ہے اور پورے پنجاب کی ہم نے average لی ہے کہ ایک ملازم 1250 لوگوں پر ہے۔ یہ ہماری ایک average آ رہی ہے۔ یہ کہیں کم ہو گی اور کہیں زیادہ ہو گی۔ یہ بھی ممکن ہے کسی علاقے میں شاید یہ تعداد 1250 سے زیادہ ہو۔ کسی علاقے میں انہوں نے کہا کہ 370 average ہے

جو کہ بہت بہتر ہے تو یہ ratio ضروری نہیں ہے، آپ تمام ممالک میں جائیں آپ نیٹ پر دیکھ لیں اور آپ لندن کا دیکھ لیں۔ دیکھیں میں بھی اس چیز کو study کرتا رہتا ہوں۔ آپ آج نیٹ پر دیکھ لیں۔ Home land Police آپ British والوں کی دیکھ لیں ان کی ratio کیا بنتی ہے، North میں کیا بنتی ہے اور South میں کیا بن رہی ہے۔ دیکھیں یہ جرائم آبادی پر منحصر ہے کہ کتنی concentration کہاں پر ہے اور کتنا crime rate کہاں پر ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پنجاب کے کلچر کو دوسروں کے ساتھ compete نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ تشریف رکھیں، منسٹر صاحب کی بات تو سن لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد صاحب! منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔ میرے خیال میں بہت ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ چونکہ نفری required standard کے مطابق نہیں ہے اس لئے جرائم کنٹرول نہیں ہو رہے تو یہاں لاہور میں نفری standard سے بھی بہتر ہے تو یہاں جرائم کنٹرول ہو گئے ہیں، وجہ صرف نفری ہے یا کچھ اور ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ایک standard yardstick اگر آپ کو public policing چاہئے تو 124.50 ایک normal ratio آ رہی ہے جو average ہے۔ اس سے بہتر 250 بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جتنے لوگ زیادہ ہوں گے اتنا کرائم کنٹرول زیادہ ہو گا۔ کرائم کنٹرول میں اور بھی بڑے بڑے steps ہیں جو کہ آپ کو لینے پڑتے ہیں لیکن یہ تو ایک average police strength ہے کہ پبلک پر کتنی ہونی چاہئے مگر یہ کرائم کے ساتھ directly related بالکل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2911 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!۔۔۔ڈاکٹر صاحب!۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔ اسی سے related سوال ہونا چاہئے ذرا مہربانی کیجئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ہو گا کیونکہ شیخ علاؤالدین صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نہیں، میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے۔اگلا سوال نمبر 2993 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2994 بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3018 ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ: تھانہ ستراہ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3018: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ ستراہ (ضلع سیالکوٹ) میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان ملازمین میں سے کس کس کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے؟

(ج) کتنے ملازم اسی تھانہ کی حدود میں رہائشی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے اگر نہیں تو پھر حکومت ان کے خلاف کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ سترا ہ میں کل 52 ملازمان تعینات ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج ذیل تفتیشی افسران کے خلاف محکمانہ کارروائی کے لئے شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں:

1۔شہنشاہ بخاری SI، GL/875	i.	شوکاز نوٹس مقدمہ نمبر 13/121 جرم 392 ت پ تھانہ صدر پسرور میں ملزمان کو ٹریس کرنے کی کافی کوشش کی گئی۔
	ii.	شوکاز نوٹس دوران ملاحظہ تھانہ صدر پسرور ریکارڈ کی تکمیل نہ کی۔
	iii.	مجرمان اشتہاری کو گرفتار کیا لیکن ان کے تتمیہ چالانہ نہ بجھوانے پر شوکاز نوٹس
2۔غلام احمد SI، GL/112	i.	مقدمہ نمبر 13/354 جرم 376 ت پ اور مقدمہ نمبر 13/383 جرم 149/148/337-L2/324 ت پ تھانہ سترا ہ کی ناقص تفتیش شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔
	ii.	مقدمہ نمبر 13/255 میں ملزمان کو بے گناہ ہونے کے باوجود چالان کر دیا۔
	iii.	دوران مہم مجرمان اشتہاری کی گرفتاری نہ کرنے پر شوکاز نوٹس
3۔وارث علی ASI، RWP/344	i.	دوران مہم مجرمان اشتہاری کی گرفتاری نہ کرنے پر شوکاز نوٹس
4۔محمد حفیظ ASI، NWL/139	I۔ مجرمان اشتہاری کو گرفتار کیا لیکن ان کے تتمیہ چالان نہ بجھوانے پر شوکاز نوٹس II۔ مقدمہ نمبر 10/277 تھانہ قلعہ کالروالہ میں ملزمان کو گرفتار کیا لیکن بغیر ریکوری کے جوڈیشل بجھوایا گیا۔	
5۔خضر حیات ASI، GL/582	I۔ مجرمان اشتہاری کو گرفتار کیا لیکن ان کے تتمیہ چالان نہ بجھوانے پر شوکاز نوٹس	

(ج) تھانہ میں تعینات ملازمان میں سے کوئی بھی ملازم اس تھانہ کی حدود میں رہائشی نہ ہے۔

(د) مجموعی طور پر ملازمان کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ جن افسران / ملازمان کی کارکردگی ناقص ہو ان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس میں مختلف نوعیت کی محکمانہ سزائیں دی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ۔۔۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر پلیز۔ میں خواتین ممبران سے بار بار request کر رہا ہوں کہ اگر گپ شپ کرنی ہے تو لابی میں چلی جائیں۔ خاموشی اختیار کریں ورنہ باہر بیٹھ کر گپ شپ کریں۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جتنے بھی ملازمین کے خلاف کارروائی جواب میں بتائی ہے وہ ساری مجرمان اشتہاری کے خلاف کارروائی نہ کرنے کی reason ہے۔ انہوں نے تھانہ ستراہ کے باون ملازمین کا بتایا ہے جبکہ یہ تھانہ constituency wise تحصیل ڈسکہ کا سب سے بڑا تھانہ ہے اور وہاں پر صرف باون ملازمین ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح پہلے بھی میرے دوست نے کہا کہ comparatively لاہور اور دیگر علاقوں میں پولیس کانسٹیبل کی کتنے لوگوں کے ساتھ ڈیوٹی لگتی ہے۔ تھانہ ستراہ کے علاقہ میں دن دہاڑے دوپہر کے وقت نہر کے کنارے وہاں کوئی سفر نہیں کر سکتا خصوصاً شام کے بعد وہاں پر سفر کرنا قطعی محال ہے۔ وہاں کے اشتہاری جن کو یہ گرفتار نہیں کرتے وہ روزانہ وہاں سینکڑوں لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ وہ شام 7:00 بجے سے شروع کرتے ہیں اور 8:00 بجے تک تیس چالیس آدمیوں کے ہاتھ باندھ کر انہیں بٹھائے رکھتے ہیں اور پھر اُن کو لوٹتے ہیں لیکن جس آدمی سے پیسے نہیں ملتے اس پر تشدد کیا جاتا ہے۔ تھانے کے باون ملازمین میں سے پانچ سات چھٹی پر چلے جاتے ہوں گے۔ میری گزارش ہے کہ تحصیل ڈسکہ کے پانچ تھانوں میں ملازمین کی تعداد بڑھائی جانے کے لئے خصوصی مہربانی فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ اس چیز کو note کریں اور اپنی بات کریں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے علاوہ کرائم کنٹرول کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہاں پر پولیس چوکیاں بھی بنائی جائیں اور جہاں ملازمین کم ہیں وہاں پر ان کی تعداد پوری کی جائے۔ شکریہ

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ تھانوں میں ملازمین کی تعداد authorize strength کے مطابق ہو مگر shortage کی مجبوریاں ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس پر آج ہی وہاں کے ڈی پی او سے بات کر لیتا ہوں۔ میں یہاں ensure کرتا ہوں کہ انہوں نے جو بھی بات کی ہے اُس پر ان کی satisfaction ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب ضلع سیالکوٹ میں ٹریفک وارڈنز چلے گئے ہیں جبکہ وہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں ٹریفک کانسٹیبلوں کا پورا ایک setup موجود ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر سیالکوٹ شہر میں ٹریفک وارڈنز کی ڈیوٹیاں لگ چکی ہیں تو وہاں پر ٹریفک کانسٹیبلوں کو ڈسکہ شہر میں تعینات کر دیا جائے تاکہ وہ بھی بیٹھ کر کام نہ کریں بلکہ اپنی ڈیوٹی دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ باجوہ صاحب کو بلا کر ان کے تمام معاملات دیکھ لیجئے گا۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹریفک وارڈنز سیالکوٹ میں چلے گئے ہیں جس وجہ سے اب ٹریفک پولیس کے کانسٹیبل فارغ بیٹھے ہوئے ہیں لہذا گزارش ہے کہ ان کو سٹی ڈسکہ میں تعینات کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے note کر لیا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3022 ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3041 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3075 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹریفک چالان جمع کروانے کے لئے پانچ بجے تک کا وقت کرنے و دیگر تفصیلات

*3075: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک وارڈنز چالان کرتے وقت متعلقہ فرد سے گاڑی وغیرہ کے کاغذات اپنے قبضے میں لے کر اسے ہدایت کرتے ہیں کہ چالان متعلقہ بنک میں جمع کروا کر کاغذ ٹریفک دفتر سے واپس لے لیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بنک متعلقہ میں چالان کی رقم صرف ایک بجے تک وصول کی جاتی ہے جس سے ایسے افراد جن کا تعلق دوسرے شہروں سے ہو انہیں چالان کی رقم جمع کروانے اور کاغذات واپس لینے کے لئے دوبارہ آنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا متعلقہ محکمہ ٹریفک چالان کی رقم جمع کروانے والے بنکوں سے یہ طے نہیں کر سکتا کہ چالان کی رقم شام 5:00 بجے تک وصول کریں؟

(د) کیا یہ بھی ممکن ہے کہ چھٹی کے دن بھی چالان کی رقم کی وصولی اور کاغذات واپسی کا قابل عمل انتظام ہو؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ بات بالکل درست ہے کہ متعلقہ violator کو بوقت چالان نہ صرف زبانی طور پر متعلقہ بنک اور واپسی کاغذات سنٹر کی جگہ کے متعلق اچھی طرح بریف کیا جاتا ہے بلکہ ٹریفک violation ٹکٹ پر وہ بنک برانچ جس میں جرمانہ جمع ہونا ہوتا ہے اور بعد از ادائیگی جرمانہ جس ٹریفک سیکٹر / جگہ سے ضبط شدہ کاغذات واپس لینے مقصود ہوتے ہیں اس بارے میں چالان ٹکٹ پر واضح طور پر اردو میں تحریر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مہر بھی ثبت کی جاتی ہے تاکہ violator کو ادائیگی جرمانہ اور واپسی کاغذات کے لئے کسی قسم کی دقت / تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کاپی ٹریفک violation ٹکٹ برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے نیشنل بنک آف پاکستان میں چالان جمع کرنے کی منظوری دی ہے جہاں طے شدہ اوقات میں صبح 9:00 بجے سے دوپہر 1.30 شام تک ٹریفک violation ٹکٹ پر جرمانہ وصول کیا جاتا ہے اور اس میں ہفتہ اتوار کی چھٹی ہوتی ہے۔ ٹریفک violator جرمانہ جمع کروانے کے بعد چالان شدہ چالان چٹ متعلقہ برانچ / دفتر میں لا کر دکھاتا ہے تو اس کو کاغذات واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سٹی ٹریفک پولیس لاہور کا سٹاف کاغذات واپسی سنٹرز میں کاغذات واپس کرنے کے لئے صبح

8 بجے سے لے کر رات 11:00 بجے موجود ہوتا ہے تاکہ کاغذات واپسی کے لئے عوام الناس کو کسی قسم کی دقت / تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

عوام الناس کو مزید سہولت دینے کے لئے جناب آئی جی پولیس پنجاب کی جانب سے جناب چیف منسٹر پنجاب کو ایک سمری بھی ارسال کی جا چکی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 میں ضروری ترامیم کر کے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ماتحت تمام بنکوں کو ٹریفک violation ٹکٹ پر جرمانہ جمع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ مزید اس ضمن میں زیر دستخطی خود بھی کمشنر لاہور کو بذریعہ لیٹر درخواست کر چکا ہے کہ عوام الناس کی سہولت کے پیش نظر بنک آف پنجاب کو بھی نیشنل بنک کے ساتھ جرمانہ جمع کئے جانے کی اجازت دی جائے۔

(ج) جہاں تک بنک میں چالان جمع کرانے کا تعلق ہے یہ چالان قبل ازیں طے شدہ اوقات میں صبح 9:00 بجے سے 5:00 بجے شام تک جمع ہوتے ہیں۔

(د) جہاں تک چھٹی والے دن ٹریفک کی خلاف ورزی پر چالان ہونے اور جرمانہ جمع کروانے کا تعلق ہے تو چھٹی کے اگلے دن جرمانہ کی رقم جمع کروانے کے بعد کاغذات کی واپسی کی جاتی ہے اس کے علاوہ چھٹی والے دن ٹریفک چالان کی رقم کی وصولی ٹریفک پولیس از خود کرنے کی مجاز نہ ہے تاہم حکومت پنجاب اس بارے میں بنک انتظامیہ سے رابطہ کر کے کوئی متبادل اور قابل عمل انتظام عمل میں لا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (ب) میں ٹریفک وارڈنز کے چالان کرنے کے حوالے سے پوچھا ہے کہ جو وہ جرمانہ کرتے ہیں اس کا چالان بنک میں جمع ہوتا ہے لیکن چالان جمع کرنے کا صبح نو بجے سے دوپہر ایک بجے تک کا ٹائم ہوتا ہے جبکہ بنک کا ٹائم شام 5:00 بجے تک ہوتا ہے۔ جو لوگ دوسرے اضلاع سے آتے ہیں اُن کو اگلے دن کے لئے رکنا پڑتا ہے اس صورتحال میں، میں چاہوں گا کہ اگر ان کو اس طرح سے facilitate کیا جا سکتا ہے تو منسٹر صاحب ذرا واضح پالیسی بیان فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں عامر سلطان چیمہ صاحب کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ یہ بالکل ایک مسئلہ ہے۔ ہمارا جو نیا ٹریفک مینجمنٹ سسٹم آ رہا ہے اس میں ہم اس سسٹم کو بڑا streamline کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ چالان ہو تو جلد fine ہو جس طرح باقی ممالک میں ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے گھر میں ہی خط مل جاتا ہے جس کے مطابق آپ payment کر دیتے ہیں۔ اس پر ہم already کام کر رہے ہیں لیکن فی الحال یہی پرانا سسٹم maintain ہوتا رہے گا جب تک کہ نیا سسٹم عمل میں نہیں آتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ چالان جمع کروانے کا ٹائم بڑھا دیں کیونکہ ان کی بات جائز ہے۔ آپ کوشش کریں کہ جب تک نیا سسٹم نہیں آتا تب تک بنک کے اندر چالان جمع کروانے کا ٹائم extend کروا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں یہ بات کر لوں گا اور چالان جمع کروانے کا ٹائم extend کروا دوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو ارسال کی ہے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ وہ سمری کس ضمن میں ہے، کیا وہ نئی facilities کے حوالے سے ہے یا چالان کا ٹائم بڑھانے کے حوالے سے ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): ہماری جو سمری گئی ہے اس میں پوری detail ہے کہ اس پر cost کتنی آئے گی بلکہ اس میں ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سے لوگ facilitate ہوں۔ جب ہم لوگوں کو facilitate کریں گے تب یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے سمری کب سے move کی ہوئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): میرے خیال میں سمری بھیجے تقریباً مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔ اس پر ابھی تک کام چل رہا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ منسٹر صاحب کی یقین دہانی ہے کہ کام چل رہا ہے۔ کام تو ہمیشہ چلتا ہی رہتا ہے لیکن اس میں یہ کوئی time-frame دے سکتے ہیں آپ نے بڑا اچھا کہا ہے کہ لوگوں کی سہولت کے لئے چالان جمع کروانے کا بنک ٹائم بڑھ جائے۔ منسٹر صاحب نے جو یقین دہانی کرائی ہے اس پر کب تک عمل ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر کوئی time-frame دے سکتے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس وقت off the hand ٹائم نہیں دے سکتا لیکن میٹنگ کر کے چیمہ صاحب کو بتا دوں گا۔ اگر اگلی دفعہ اس کے اوپر discussion ہو جائے تو سب کی سہولت کے لئے میں in House بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بتا دیجئے گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری سوال ہے اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3223 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: چوری وڈکیتی کی وارداتوں کی تفصیلات

*3223: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 میں تھانہ عطاء شہید، تھانہ جھال چکیاں اور تھانہ صدر ضلع سرگودھا کے علاقہ جات میں اب تک مویشی چوری اور ڈکیتی کی کتنی وارداتیں درج ہو چکی ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات میں ان وارداتوں کے سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

(ج) کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنی وارداتیں ایسی ہیں جن کی ابھی تک کوئی برآمدگی نہ ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت ایسے افسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے تھانوں میں ہر ماہ پانچ سے زیادہ چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف)

1) تھانہ عطاء شہید مقدمات مویشی چوری 37، مقدمات ڈکیتی 08
2) تھانہ جھال چکیاں مقدمات مویشی چوری 43، مقدمات ڈکیتی 14
3) تھانہ صدر مقدمات مویشی چوری 59، مقدمات ڈکیتی 07

(ب) ان تھانہ جات میں وارداتوں کے سلسلے میں گشت کا نظام مؤثر بنایا گیا ہے اور سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کر کے مقدمات کو یکسو کیا گیا ہے۔

(ج)

نام تھانہ	گرفتار ملزمان مویشی چوری	گرفتار ملزمان ڈکیتی
1) عطاء شہید	42	08
2) جھال چکیاں	43	14
3) صدر	59	07
نام تھانہ	برآمدگی نہ ہوئی مویشی چوری	برآمدگی نہ ہوئی ڈکیتی
1) عطاء شہید	08	01
2) جھال چکیاں	17	09
3) صدر	09	02

(د) جن تھانہ جات میں ہر ماہ مویشی چوری اور ڈکیتی کی پانچ یا پانچ سے زیادہ وارداتیں ہو رہی ہیں ان تھانہ جات کے ایس ایچ او کے خلاف حکومت کی ہدایات کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سرگودھا میں مویشیوں کی چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔ انہوں نے جز (د) میں بتایا ہے کہ جن تھانہ جات میں ہر ماہ پانچ سے زیادہ وارداتیں ہو رہی ہیں ان تھانوں کے ایس ایچ اوز کے خلاف حکومت کی ہدایت کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے، یہ بتایا جائے کہ اس دوران کن کن ایس ایچ اوز کے خلاف حکومت کارروائی عمل میں لائی ہے اور ان پر کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! متعلقہ تھانے جن کی حدود میں مویشیوں کی چوری بہت زیادہ ہو رہی ہے وہاں کے دو ایس ایچ اوز کا مجھے پتا ہے کہ وہ suspend ہو چکے ہیں اور ان پر کارروائی جاری ہے۔ اگر یہ detail چاہتے ہیں تو سوال کریں پھر وہ ایس ایچ اوز جن کے

خلاف کیا کچھ کارروائی ہوئی ہے وہ بھی میں ایوان میں پیش کر سکتا ہوں۔ ہم نے اس پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور بڑے strict actions لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر کیا کڑی نظر رکھی جا رہی ہے اور اس کا انہوں نے کیا mechanism اپنایا ہے اس پر مجھے تھوڑی سی وضاحت چاہئے کیونکہ جز (د) میں انہوں نے صاف کہا ہے کہ ہم حکومت کی ہدایت پر ایس ایچ اوز کے خلاف کارروائی کرنے پر عمل پیرا ہیں جہاں ہر ماہ پانچ پانچ وارداتیں ہوئی ہیں اور منسٹر صاحب نے admit بھی کیا ہے کہ دو ایس ایچ اوز کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دو ایس ایچ اوز کے خلاف کب کارروائی ہوئی ہے، وہ کون دو لوگ ہیں، متعلقہ ڈی پی اوز کیا mechanism اپنا رہے ہیں اور کس طریق کار کے تحت یہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہاں پر میں اس وقت شاید ان کے نام نہ بتا سکوں کیونکہ میرے پاس data نہیں ہے لیکن وارداتوں کو کنٹرول نہ کرنے میں ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، ان کو suspend کر چکے ہیں اور مزید بھی ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔ اگر معزز ممبر مجھے ٹائم دیں تو میرے پاس آ جائیں، میں ان کو detail بتا دوں گا کہ کون کون سے ایس ایچ اوز ہیں، ان کے نام کیا ہیں اور ان کے خلاف کیا کیا کارروائی ہو رہی ہے؟ اس وقت ان ایس ایچ اوز کے نام وغیرہ میرے پاس نہیں ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈھلوں صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں سرگودھا کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں ہمارے فاطمہ جناح روڈ بنک میں بیس لاکھ روپے کی ڈکیتی ہوئی ہے اور بلاک نمبر چار جو تاجروں کا حلقہ ہے وہاں پر 18 لاکھ روپے کی ان سے نقدی رقم لوٹی گئی ہے لیکن ابھی تک ایسا کوئی action ہو سکا ہے اور نہ ہی لوگ پکڑے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے بہر حال آپ کرنل صاحب کے notice میں لائیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں کرنل صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر بھی فوری action لیا جائے کیونکہ وہاں پر بہت ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور: ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*171: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری سے مئی 2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانہ کی حدود میں درج ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے بے گناہ افراد قتل ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان وارداتوں میں کتنی رقم اور دیگر کون کون سا سامان لوٹا گیا ہے؟

(د) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بروئے رپورٹ جملہ SDPO صاحبان عرصہ ہذا کے دوران ڈکیتی / رابری مع قتل کی چار وارداتیں ہوئیں۔ یہ وارداتیں تھانہ سول لائن، ریس کورس اور پرانی انار کلی کی حدود میں سرزد ہوئیں۔

(ب) ان وارداتوں میں دو افراد دوران واردات قتل ہوئے۔

(ج) ان چار وارداتوں میں-/7930000 روپے کی رقم لوٹی گئی۔

(د) ان وارداتوں میں تین کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا اور مورخہ 30-04-13 کو چالان عدالت کیا گیا ان مقدمات میں پندرہ کس نامعلوم ملزمان تاحال مفرور ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

ایسی وارداتوں کے انسداد، تدارک کے سلسلہ میں گشت، ناکہ بندی کو بہتر بنایا گیا ہے نیز علاقہ کی مجاہد سکواڈ، ٹائیگرز اور محافظ سکواڈز سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پولیس چوکی بھنگو کی بحالی کی تفصیلات

*1113: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس چوکی بھنگو موڑ تھانہ رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں عارضی طور پر بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس عارضی چوکی سے کم از کم 16/15 دیہاتوں کے عوام مستفید ہوتے تھے، لیکن باقاعدہ بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے وہ عارضی چوکی بھی ختم کردی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس چوکی بھنگو موڑ کی بلڈنگ بنانے کے لئے feasibility report تیار کی گئی تھی اسے پایۂ تکمیل تک کیوں نہ پہنچایا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھنگو موڑ ایک گنجان راستہ ہے جس کی وجہ سے وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر وارداتیں ہوتی ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں کی عوام کو چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں سے نجات دلانے کے لئے پولیس چوکی بھنگو موڑ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ بھنگو موڑ پر کوئی پولیس چوکی عارضی طور پر نہ بنائی گئی تھی اور نہ ہی اس کی اجازت دی گئی تھی۔ تاہم بھنگو موڑ پر پولیس چوکی بنانے کا کیس زیر غور ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ بھنگو موڑ پر کوئی پولیس چوکی عارضی طور پر نہ بنائی گئی تھی اور نہ ہی اس کی اجازت دی گئی تھی۔

(ج) پولیس چوکی بھنگو موڑ کی بلڈنگ بنانے کے لئے کوئی feasibility report موصول نہیں ہوئی۔

(د) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مطابق بھنگو موڑ پر کوئی ایساseriousوقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

(ہ) محکمہ داخلہ نے پولیس چوکی بھنگو موڑ تھانہ رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ منظوری کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ میں غیر قانونی بھرتیوں کی تفصیلات

*1478: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ لاہور میں 650 غیر قانونی بھرتیوں کا انکشاف ہوا ہے جس کی نشاندہی کمانڈنٹ پولیس ٹریننگ سکول چوہنگ نے کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رپورٹ کے مطابق 211 کانسٹیبل ڈرائیور، خاکروب 83، سابق فوجی، واٹر مین کو غیر قانونی طور پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھرتیوں کے لئے اخبارات میں اشتہار تک دیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے انٹرویو/ٹیسٹ ہوا ہے؟

(د) یہ بھرتیاں کن کن افسران کے دور میں ہوئی ہیں، ان کی بھرتی کی مجاز اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا ان غیر قانونی بھرتیوں کی تحقیقات کروائی گئی ہیں اگر ہاں تو انکوائری کرنے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں اور یہ کہاں تعینات ہیں؟

(و) کیا حکومت ایسے وسیع پیمانہ پر بھرتیوں اور حکومتی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانے کے ذمہ داران کے خلاف انکوائری ایف آئی اے یا دیگر کسی وفاقی غیر جانبدار ادارے سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس، لاجسٹک، سی پی او نے رپورٹ دی کہ دوران انسپکشن پولیس کالج چوہنگ، لاہور میں کافی تعداد میں کانسٹیبل اور درجہ چہارم کی غیر قانونی بھرتیوں کا انکشاف ہوا ہے۔

(ب) اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس، لاجسٹک، سی پی او کی رپورٹ کے مطابق کانسٹیبل اور درجہ چہارم کے ملازمین کو غیر قانونی طور پر بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) کمانڈنٹ،پولیس کالج چوہنگ، لاہور کے لیٹر نمبر7135/OS/PTCL مورخہ 13-07-09 کے مطابق کوئی اخبار اشتہار نہ دیا گیا ہے۔

(د) بمطابق رپورٹ کمانڈنٹ پولیس کالج چوہنگ لاہور درج ذیل افسران کے دور میں سامنے درج شدہ ملازمین بھرتی ہوئے۔

(1) میجر ریٹائرڈ مبشر اللہ (BS-20)، کانسٹیبل / ڈرائیور کانسٹیبل211، سابقا فوجی 81، لانگری 127، خاکروب178، واشر مین 57، درجہ چہارم 17، کارپینٹر01، مالی01، میسن01۔

(2) محمد فیصل رانا،ایس ایس پی(BS-19)، سابقا فوجی01،کارپینٹر01۔

(3) ڈاکٹر سلیمان سلطان رانا ایس ایس پی(BS-19)، سابقا فوجی01،پلمبر فٹر01۔

(ہ) اخبار میں خبر چھپنے پر جناب صوبائی محتسب، پنجاب نے رپورٹ طلب کی جس پر جناب سرمد سعید Addl: IGP (BS-21) پنجاب کو انکوائری دی گئی تھی جو مورخہ 14-09-12 سے ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔ بحوالہ حکم نمبری DISC-I/11566 مورخہ 14-10-01 جناب نسیم الزمان صاحب،ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس، ٹریفک، پنجاب اور ڈاکٹر محمد عابد خان صاحب،ایس ایس پی، ٹریفک ہیڈ کوارٹر، پنجاب انکوائری کر رہے تھے جو ڈاکٹر محمد عابد خان صاحب، ایس ایس پی 60 یوم Ex-Pakistan Leave از مورخہ 14-12-08 روانہ ہو گئے ہیں جن کی جگہ پر بحوالہ آرڈر نمبر DISC-I/15672 مورخہ 12-24-2014 کو کیپٹن(ریٹائرڈ) محمد سہیل چودھری، ایس ایس پی، ٹیکنیکل، سی ٹی ڈی، پنجاب کو ممبر انکوائری مقرر کیا گیا ہے جن کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ کاپی آرڈر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ اس بارے میں ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس، ٹریفک، پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی انکوائری کر رہی ہے۔

ضلع شیخوپورہ: تھانہ جات میں تعینات ایس ایچ اوز کے نام و دیگر تفصیلات

*488: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ کے تھانہ جات میں تعینات ایس ایچ اوز کے نام، عہدہ سے گریڈ وار آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایس ایچ اوز کی پوسٹ پر تعینات زیادہ تر سب انسپکٹر ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان پوسٹوں پر انسپکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں تعینات ایس ایچ اوز کے نام، عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام تھانہ	نام نمبر	عہدہ
1	سٹی اے ڈویژن	انسپکٹر محبت علی،C/1966	BS-16
2	سٹی بی ڈویژن	انسپکٹر محمد اعظم SA/278	BS-16
3	صدر شیخوپورہ	انسپکٹر فاروق احمد GL/320	BS-16
4	ہائی سنگ کالونی	انسپکٹر سمیع اللہ GL/399	BS-16
5	سٹی فاروق آباد	انسپکٹر محمد نیاز SA/281	BS-16
6	صدر فاروق آباد	انسپکٹر محمد اعظم SA/250	BS-16
7	بھکھی	انسپکٹر فیصل عباس SA/284	BS-16
8	صفدر آباد	انسپکٹر احسان الحق SA/279	BS-16
9	خانقاہ ڈوگراں	SI رب نواز SA/38	BS-14
10	مانانوالہ	انسپکٹر معظم علی C/1275	BS-16
11	فیروزوالہ	انسپکٹر محمد اقبال C/1729	BS-16
12	فیکٹری ایریا	انسپکٹر سلیم اختر SA/296	BS-16
13	شرقپور	انسپکٹر انصر فاروق مان GL/492	BS-16
14	سٹی مریدکے	SI شبیر حسین SA/370	BS-14
15	صدر مریدکے	SI محمد اعظم GL/293	BS-14
16	نارنگ	انسپکٹر غلام مرتضیٰ SA/280	BS-16

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ایس ایچ اوز کی پوسٹ پر زیادہ تر سب انسپکٹر تعینات ہیں بلکہ ضلع ہذا میں کل سولہ تھانہ جات میں سے تیرہ تھانہ جات میں انسپکٹرز جبکہ تین تھانوں میں سب انسپکٹرز بطور ایس ایچ او تعینات ہیں۔

(ج) پنجاب پولیس آرڈر (ترمیمی) آرڈیننس نمبر II آف 2013 کی رو سے انسپکٹر کے ساتھ ساتھ سب انسپکٹر کو بھی بطور ایس ایچ او تعینات کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ میں نئی چیک پوسٹوں کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*701:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہات میں پٹرولنگ پولیس کی وجہ سے دیہاتی راستوں پر جرائم کی شرح کم ہوتی ہے؟

(ب) صوبہ میں 2008 سے 2013 میں کتنی نئی چیک پوسٹیں تعمیر کی گئیں اور اب 14-2013 میں کتنی نئی چیک پوسٹیں تعمیر کی جائیں گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جن شاہراہوں پر پٹرولنگ پولیس تعینات ہے وہاں یقینی طور پر جرائم میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔ پٹرولنگ پولیس کے قیام سے اب تک پٹرولنگ پولیس نے مختلف شاہراہوں پر سنگین جرائم کی 338 وارداتیں ناکام بنائیں اور مختلف دفعات کے تحت 25604 مقدمات درج کروا کر 27223 افراد کو گرفتار کیا جن میں سے 667 اشتہاری / عدالتی مفرور بھی شامل ہیں:

مزید تفصیل درج ذیل ہے:

1. پٹرولنگ پولیس نے 121 کلاشنکوف، 878 رائفل، 1039 بندوق / کاربین، 3972 پسٹل / ریوالور برآمد کئے۔
2. 1089362 افراد کو مختلف قسم کی ہیلپ / سروس فراہم کی گئی۔
3. 101265 مستقل و عارضی تجاوزات متعلقہ محکمہ کے توسط سے ختم کرائی گئیں۔
4. 2720 گم شدہ بچوں کو ان کے ورثاء کے حوالے کیا گیا۔
5. 15440 حادثات میں 38373 زخمیوں کو امداد فراہم کی گئی۔

(ب) گزارش ہے کہ 2008 سے پہلے 207 پوسٹیں آپریشنل تھیں اور 2008 سے لے کر اب تک 128 نئی پوسٹیں تعمیر ہو چکی ہیں اور اب تک ٹوٹل 335 پوسٹیں آپریشنل ہو چکی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 9 پوسٹیں زیر تعمیر ہیں۔ اس سال 14-2013 میں 9 پوسٹوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا اور وہ بھی آپریشنل ہو جائیں گی۔

شیخوپورہ: سول ڈیفنس کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1197: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں سول ڈیفنس کے کل کتنے مراکز ہیں؟

(ب) شیخوپورہ میں سول ڈیفنس میں کل کتنا سٹاف ہے، نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سول ڈیفنس کے مراکز میں دہشت گردی اور ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے جو آلات فائر بریگیڈ اور گاڑیاں، بم ڈسپوزل کٹس، سیڑھیاں وغیرہ ناکافی ہیں اور ان کی تعداد کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا مراکز میں مزید آلات فائر بریگیڈ بم ڈسپوزل کٹس، آلات اور سیڑھیاں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) شیخوپورہ میں سول ڈیفنس کا ایک ہی دفتر ہے۔

(ب) شیخوپورہ میں موجود عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1	شہادت علی خان	DO سول ڈیفنس	گریڈ16
2	محمد صادق، چیف انسٹرکٹر		گریڈ14
3	بم ڈسپوزل کمانڈر، خالی		گریڈ15
4	عبدالاسلام، بم ڈسپوزل ٹیکنیشن		گریڈ12
5	محمد ذوالفقار، انسٹرکٹر گریڈII		گریڈ8
6	محمد حنیف، انسٹرکٹر گریڈII		گریڈ8
7	محمد سلیمان، انسٹرکٹر گریڈII		گریڈ9
8	محمد حنیف، سینئر کلرک		گریڈ9
9	جونیئر کلرک، خالی		گریڈ7
10	ساجد علی، ڈرائیور		گریڈ4
11	محمد عنایت، نائب قاصد		گریڈ2
12	محمد عمران، چوکیدار		گریڈ1
13	امیر مسیح، سینٹری ورکر		گریڈ2

نوٹ: دو عدد ڈیلی ویجز بم ڈسپوزل ٹیکنیشن بھی کام کر رہے ہیں۔

(ج) فائر بریگیڈ کا انتظام کرنا ٹی ایم اے اور ریسکیو1122 کی ذمہ داری ہے۔ سول ڈیفنس شیخوپورہ میں بم ڈسپوزل عملہ کے پاس موجودہ سامان ناکافی ہے۔ بہتری کے لئے سامان خرید کیا جانا درکار ہے۔ موجودہ سامان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	بم بلینکٹ (کمبل)	2	2۔	بم بن	1
3۔	مائن ڈیٹیکٹر	1	4۔	ایکسپلوزو ڈیٹیکٹر	1
5۔	واک تھرو گیٹ	4	6۔	میٹل ڈیٹیکٹر	30
7۔	وہیکل سرچنگ یونٹ	1	8۔	وہیکل سرچنگ مررز	5
9۔	ریموٹ ریموول پول	1	10۔	پراب راڈ	1
11۔	ٹول کٹ	1	12۔	ڈائموکنڈنسر	1

مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہے۔

1۔	ڈسرپٹر	1	2۔	ای او ڈی بم سوٹ	1
3۔	ای او ڈی بلانکٹ	1	4۔	سٹاپ واچ	2
5۔	فیبر سکوپ	1	6۔	ای او ڈی وہیکل	1
7۔	میگنٹ سٹاپر	1	8۔	جیمز	1
9۔	نان میکینیک کٹ	1	10۔	پورٹ ریبل ٹائم ایکسرے ریڈیوگرافی	1
11۔	لیڈر ایکسٹنڈ ایبل ایلومینیم	1	12۔	واٹر کینن گن	1
13۔	ڈیجیٹل کیمرہ	1	14۔	ڈیمولیشن کٹ	1

(د) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شیخوپورہ اپنے وسائل کے مطابق بجٹ فراہم کر رہی ہے اس سال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شیخوپورہ نے مذکورہ سامان کی خریداری کے لئے فنڈ مختص نہیں کئے جونہی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز ملیں گے مزید سامان بم ڈسپوزل خرید کر لیا جائے گا۔

ضلع لاہور: چائلڈ پروٹیکیشن بیورو کے دفاتر، بجٹ واخراجات کی تفصیلات

*1422: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 2012 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کل کتنے بچے داخل کئے گئے نیز ان کو کہاں کہاں رکھا گیا اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

(ج) سال 13-2012 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں پر خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا ایک ادارہ ہے جو کہ انگوری باغ سکیم شالامار لنک روڈ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں سال 2012 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں کل 1291 بچے داخل کئے گئے اور کورٹ سے ان کو قانونی تحویل میں لیا گیا اور ان کو بوائز اور گرلز ہاسٹلز میں رکھا گیا ان کو خوراک، فنی، دینی اور رسمی تعلیم و تربیت، طبی، نفسیاتی، تفریحی سہولتوں کے ساتھ ساتھ بچوں کو ان کے خاندانوں میں بحال کیا گیا۔

(ج) سال 13۔2012 میں کل رقم تیس کروڑ پینتیس لاکھ ستاسی ہزار سات سو روپے رکھی گئی۔ اخراجات کی مد میں گیارہ کروڑ اڑتالیس لاکھ چھپن ہزار چار سو چھبیس روپے استعمال کئے اس میں سے تنخواہوں کی مد میں سات کروڑ ترپین لاکھ اٹھانوے ہزار سات روپے دیگر انتظامی امور میں خرچ کئے۔ ہیڈوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع پاکپتن: پی پی۔229 کے تھانوں میں پولیس ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1445: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے تھانوں میں انسپکٹر، سب انسپکٹر، اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبلوں کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور اس وقت ان تھانوں میں موجود نفری کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنی پولیس چوکیاں ہیں اور کیا یہ وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت اس حلقہ میں مزید پولیس چوکیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے تھانوں اور پولیس چوکیوں میں موجودہ نفری منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سے کم ہے، کیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں واقع چار تھانہ جات میں منظور شدہ اور موجود نفری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظوری نفری

انسپکٹر	:	6
سب انسپکٹر	:	12
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	:	25
ہیڈ کانسٹیبل	:	14
کانسٹیبل	:	87
ٹوٹل	:	144

موجودہ نفری

انسپکٹر	:	6
سب انسپکٹر	:	12
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	:	25
ہیڈ کانسٹیبل	:	14
کانسٹیبل	:	87
ٹوٹل	:	144

(ب) حلقہ پی پی۔229 میں کوئی پولیس چوکی نہ ہے جبکہ چار تھانہ جات قائم ہیں جو کہ حلقہ میں ہونے والی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے ان تھانہ جات میں موجود نفری کی تعداد منظور شدہ اسامیوں کے مطابق پوری ہے۔

ضلع پاکپتن: تھانوں وچوکیوں کی تعداد و مقدمات کے اندراج کی تفصیلات

*1446: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔229 پاکپتن میں پولیس کے کتنے تھانے اور چوکیاں موجود ہیں؟

(ب) ان تھانوں اور چوکیوں میں تعینات عملے کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) 2008 سے اب تک ان تھانوں میں درج ہونے والے پرچوں کی تعداد کیا ہے، کتنے زیر التواء ہیں اور کتنوں کا فیصلہ ہو چکا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں کل چار تھانے موجود ہیں جبکہ کوئی پولیس چوکی نہ ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں تعینات عملے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انسپکٹر	:	6
سب انسپکٹر	:	12
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	:	25
ہیڈ کانسٹیبل	:	14
کانسٹیبل	:	87
ٹوٹل	:	144

(ج) سال 2008 سے لے کر اب تک ان تھانہ جات میں کل 6289 مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں سے 1862 مقدمات زیر التواء ہیں جبکہ 4427 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

صوبہ میں گردہ فروشی کے واقعات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1696: سردار وقاص حسن مؤکل: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2012 سے جولائی 2013 تک پنجاب میں گردہ فروشی کے کتنے واقعات سامنے آئے اور کتنے مقدمات کا اندراج ہوا؟

(ب) اس عرصہ میں گردہ فروش مافیا کے کتنے افراد کو قانون کی گرفت میں لایا گیا ہے اور کتنے ملزمان کو سزا دلوائی گئی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) صوبہ بھر میں گردہ فروشی کا کوئی واقعہ رپورٹ نہ ہوااور نہ ہی کوئی ایسی شکایت وصول ہوئی ہے کہ جس پر مقدمہ درج کیا جائے لہذااس ضمن میں کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) ضلعی سطح پر تمام SDPOs/SHOs کو ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ صوبہ میں ایسا کوئی وقوعہ رونما ہونے کی صورت میں فوری کارروائی کر کے ملوث ملزمان کے خلاف مروجہ قوانین کے تحت سخت کارروائی عمل میں لائیں۔

ضلع فیصل آباد:پولیس مقابلوں کی تفصیلات

*1918:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2013 سے آج تک ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنے پولیس مقابلے کس کس تھانہ کی حدود میں ہوئے؟

(ب) ان پولیس مقابلوں میں کن کن پولیس ملازمین نے حصہ لیا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان مقابلوں میں کتنے ملزمان مارے گئے، کتنے زخمی ہوئے اور کتنے فرار ہوئے؟

(د) کیاان پولیس مقابلوں کی اصلی یا نقلی ہونے کی انکوائری کروائی گئی اگر ہاں تو کتنے مقابلے نقلی ثابت ہوئے؟

(ہ) کس کس پولیس مقابلہ کی انکوائری ابھی زیر کارروائی ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(و) نقلی پولیس مقابلہ پر کن کن پولیس ملازمین کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یکم جنوری2013 سے لے کر آج تک ضلع فیصل آباد میں26 پولیس مقابلے ذیل تھانہ جات کی حدود میں ہوئے:

1۔	تھانہ جھنگ بازار	2۔	تھانہ گلبرگ
3۔	تھانہ پیپلز کالونی	4۔	تھانہ مدینہ ٹاؤن
5۔	تھانہ سرگودھا روڈ	6۔	تھانہ چک جھمرہ
7۔	تھانہ بٹالہ کالونی	8۔	تھانہ سمن آباد
9۔	تھانہ صدر	10۔	تھانہ صدر تاندلیانوالہ

11۔ تھانہ ماموں کانجن 12۔ تھانہ صدر سمندری
13۔ تھانہ سٹی جڑانوالہ 14۔ تھانہ صدر جڑانوالہ
15۔ تھانہ روڈالہ روڈ 16۔ تھانہ کھرڑیانوالہ
17۔ تھانہ بلوچنی۔

(ب) تفصیل نام افسران وملازمان مع عہدہ وگریڈ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مقابلوں میں بیس ملزمان ہلاک ہوئے، چار ملزمان زخمی ہوئے اور چالیس ملزمان فرار ہوئے۔

(د) جن پولیس مقابلہ جات میں ڈاکو ہلاک ہوئے کے اصل یا نقلی ہونے کے بابت جوڈیشل انکوائری کروانے کے لئے فوراً تحرک کیا جاتا ہے۔ یکم جنوری 2013 سے لے کر آج تک چار جوڈیشل انکوائری ہائے کے فیصلہ جات ہوئے ہیں جو جوڈیشل انکوائری کے مطابق تمام پولیس مقابلے اصل ثابت ہوئے ہیں۔

(ہ) یکم جنوری 2013 سے لے کر آج تک کے پولیس مقابلہ جات کی بابت صرف ایک مقدمہ نمبر 568 مورخہ 13-09-12 جرم 186/353/324ت پ 65/20/AO13 تھانہ صدر جڑانوالہ کی جوڈیشل انکوائری بعدالت جناب سید الیاس صاحب سینئر سول جج جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں زیر سماعت ہے جبکہ مقدمات کی جوڈیشل انکوائری کروانے کے لئے درخواست ہائے جناب آئی جی صاحب پنجاب کو بجھوائی جاچکی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ابھی تک کوئی بھی پولیس مقابلہ جعلی ثابت نہ ہوا ہے۔

لاہور: چوروں سے برآمد ہونے والی موٹر سائیکلیں فروخت کرنے والے کانسٹیبل کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2059: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ نومبر 2011 میں مسروقہ موٹر سائیکلیں سرکاری ملازمین کو سستے داموں بیچنے والے کانسٹیبل کے خلاف ایس ایس پی ڈسپلن اینڈ انسپکشن لاہور نے محکمانہ کارروائی کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس کانسٹیبل نے موٹر سائیکلیں بیچیں اس کا نام شفقت علی تھا اور وہ موٹر سائیکل سکواڈ علاقہ اقبال ٹاؤن لاہور میں تعینات تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کانسٹیبل چوروں سے برآمد ہونے والی موٹر سائیکلیں سرکاری ملازمین کو سستے داموں بیچ دیتا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اینٹی موٹر سائیکل سکواڈ نے ایلیٹ فورس کے ایک کانسٹیبل ظہیر سے چوری کی موٹر سائیکل برآمد ہونے کے بعد یہ کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ کانسٹیبل کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی، اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جی ہاں! کانسٹیبل محمد اشفاق C/13843 کے خلاف مسروقہ موٹر سائیکلیں سرکاری ملازمین کو سستے داموں بیچنے پر جناب ڈی اینڈ آئی / ایس ایس پی صاحب لاہور نے محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے محکمہ پولیس سے برخاست کیا۔

(ب) جی نہیں! موٹر سائیکلیں بیچنے والے کانسٹیبل کا نام محمد اشفاق C/13843 تھا اور وہ انٹی موٹر سائیکل لفٹنگ سٹاف سول لائن ڈویژن میں تعینات تھا۔

(ج) دوران انکوائری سابقا کانسٹیبل محمد اشفاق C/13843 نے کانسٹیبلان ظہیر اشرف C/18742 اور کانسٹیبل شفاقت علی C/13728 کو فروخت کرنا ثابت ہوا ہے۔

(د) دوران انکوائری کانسٹیبل ظہیر اشرف C/18742 متعینہ ایلیٹ فورس کو اور کانسٹیبل شفاقت علی C/13728 آپریشن ونگ تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور کو موٹر سائیکل فروخت کرنا ثابت ہوا ہے۔

(ہ) دوران انکوائری سابقا کانسٹیبل محمد اشفاق C/13843 متعینہ AMCLS سول لائن ڈویژن لاہور گنہگار پایا گیا۔ مذکورہ کانسٹیبل کو گنہگار ہونے کی بناء پر محکمہ ہذا سے برخاست کیا گیا۔

لاہور: تھانہ ہنجر وال وچو کی مرغزار میں پولیس ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2144: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوکی مرغزار اور تھانہ ہنجروال لاہور میں کتنے ایس آئی اور اے ایس آئی کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور پتاجات بتائیں؟

(ب) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) جن ملازمین کے خلاف لوگوں کے گھروں میں بغیر قانون/قاعدہ کے داخل ہونے کی شکایات ہیں۔ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں اور ان کے خلاف یہ شکایات کس کس نے درج کروائی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ ہنجروال اور چوکی مرغزار میں آپریشن ونگ کے SI-04 اور ASI-08 تعینات ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ ہنجروال اور چوکی مرغزار کالونی آپریشن ونگ کے کسی پولیس آفیسر کے خلاف قانونی/محکمانہ کارروائی نہ ہو رہی ہے تاہم ناقص گرفتاری POs کی بابت شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) تھانہ ہنجروال اور چوکی مرغزار کالونی آپریشن ونگ کے افسران کے خلاف گھروں میں بغیر قانون/قاعدہ داخل ہونے کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اگر ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) حکومت یا افسران بالا کی جانب سے پولیس افسران کے تبادلہ کے احکامات موصول ہوئے تو فوری تعمیل حکم کی جائے گی۔

فیصل آباد: قبضہ گروپوں کے خلاف مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*2145: میاں طاہر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2013سے آج تک فیصل آباد شہر کے کس کس تھانہ میں قبضہ گروپوں کے خلاف پرچہ جات درج ہوئے،ایف آئی آر کے نمبرز اور جن افراد کے خلاف یہ مقدمہ جات درج ہوئے ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) کیا ان ایف آئی آرز/مقدمہ جات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے تو کتنے مقدمہ جات جھوٹے ثابت ہوئے اور کتنے مقدمہ جات سچ ثابت ہوئے؟

(ج) ان میں سے کس کس مقدمہ کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، کتنے اور کون کون سے مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں؟

(د) کیا حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سال2013میں ضلع فیصل آباد میں کسی بھی تھانہ میں قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) NIL

(ج) NIL

(د) چونکہ کسی قبضہ گروپ کے خلاف ضلع فیصل آباد میں سال2013میں کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا اس لئے کوئی مفرور نہیں ہے جس کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جائے۔

فیصل آباد:زہریلی شراب پینے سے اُنیس افراد کی ہلاکت کی تفصیلات

*2160:میاں طاہر:کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست2013میں فیصل آباد شہر میں زہریلی شراب پینے سے اُنیس افراد ہلاک ہو گئے۔یہ واقعہ کس تھانہ کی حدود میں ہوا اور اس میں کون کون افراد ہلاک ہوئے؟

(ب) اس سانحہ کے ذمہ داران کون کون سے افراد کو ٹھہرایا گیا اور کس کس کو اس سانحہ میں گرفتار کیا گیا؟

(ج) اس سانحہ پر محکمہ پولیس نے کیا ایکشن لیا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری ملازم ٹھہرے،ان کے نام،عہدہ،گریڈ اور جگہ تعیناتی بیان کریں؟

(د) اس سانحہ کا مقدمہ کس تھانہ میں کن کن دفعات کے تحت درج ہوا؟

(ہ) کیا ضلعی حکومت فیصل آباد یا صوبائی حکومت نے اس سانحہ میں ہلاک ہونے والے افراد کے وارثان کی کوئی مالی مدد کی ہے اگر ہاں تو کتنی کی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) درست ہے۔ یہ وقوعہ تھانہ بٹالہ کالونی کی حدود میں ہوا۔ جس میں ذیل افراد ہلاک ہوئے۔

1۔ قیصر ولد بشیر سکنہ وارث پورہ گلی نمبر 2،
2۔ عنایت عرف نیامت مسیح ولد شانا مسیح سکنہ گلی نمبر 5 وارث پورہ،
3۔ ندیم ولد بوٹا مسیح سکنہ برکت پورہ گلی نمبر 1،
4۔ سجاد علی عرف شیخ کاکا ولد عبداللطیف قوم انصاری سکنہ برکت پورہ گلی نمبر 2،
5۔ سلیمان ولد عبدالستار سکنہ راجہ پارک گلی نمبر 2،
6۔ محمد شہباز ولد محمد سلیم سکنہ ذوالفقار کالونی وارث پورہ،
7۔ گلزار عرف بابا ہیرو ولد غلام محمد قوم چیر سکنہ محلہ جیلانی ستیانہ روڈ،
8۔ ہارون عرف نونا ولد یوسف مسیح سکنہ وارث پورہ،
9۔ ندیم مسیح ولد سعید مسیح سکنہ گلی نمبر 3 برکت پورہ A بلاک،
10۔ رضا ولد رمضان قوم راجپوت سکنہ گلی نمبر 2 پروفیسر بلاک شالامار پارک،
11۔ قمر مسیح ولد لارنس مسیح سکنہ گلی نمبر 4 برکت پورہ،
12۔ رشید ولد منیر جٹ سکنہ گلی نمبر 3 دستگیر کالونی فیصل آباد،
13۔ اعجاز ولد عبدالرشید قوم گجر سکنہ گلی نمبر 4 وارث پورہ غربی،
14۔ یعقوب مسیح ولد عزیز مسیح سکنہ گلی نمبر 3 برکت پورہ،
15۔ رانا رزاق ولد رانا بشیر قوم راجپوت سکنہ گلی نمبر 3 محلہ وارث پورہ،
16۔ شہزاد ولد عبدالوکیل قوم راجپوت سکنہ گلی نمبر 2 محلہ برکت پورہ،
17۔ عمران ولد عبدالرشید قوم گجر سکنہ گلی نمبر 4 وارث پورہ،
18۔ جارج مسیح ولد پیٹر مسیح سکنہ برکت پورہ گلی نمبر 4،
19۔ شہباز ولد منیر احمد سکنہ چشتیہ پارک گلی نمبر 5۔

(ب) اس سانحہ میں ذیل افراد کو ذمہ دار ٹھہرا کر گرفتار کیا گیا۔

1۔ بابر عرف لنگڑا مسیح ولد نور مسیح قوم عیسائی سکنہ گلی نمبر 6 وارث پورہ،
2۔ ظفر عرف کالا ولد جیمس مسیح سکنہ گلی نمبر 3B داؤد نگر،
3۔ حبیب اللہ ولد عبداللہ قوم آرائیں، سکنہ روشن والی جھال فیصل آباد،
4۔ محمد ارشد ولد حبیب اللہ قوم آرائیں سکنہ روشن والی جھال فیصل آباد،
5۔ یونس مسیح ولد یوسف مسیح سکنہ گلی نمبر 6 وارث پورہ،
6۔ سنی ولد فرانسسز قوم عیسائی سکنہ گلی نمبر 6 وارث پورہ،
7۔ ارشاد عرف بھٹو مسیح ولد میگی سکنہ گلی نمبر 3 محلہ داؤد نگر،
8۔ ماجد عرف نائی ولد غفور مسیح سکنہ گلی نمبر 4 محلہ براکت پورہ۔

(ج) اس سانحہ پر محکمہ پولیس نے مقدمہ نمبری 699 مورخہ 13-07-26 بجرم 302 ت پ، مقدمہ نمبر 711 مورخہ 13-07-28 بجرم 324/302 ت پ تھانہ بٹالہ کالونی درج کئے اور اس سانحہ میں کوئی سرکاری ملازم ملوث نہ پایا گیا۔ تاہم انسپکٹر عابد حسین ایس ایچ او تھانہ بٹالہ کالونی کو معطل کیا گیا۔

(د) اسی سانحہ کے مقدمات نمبر 699 مورخہ 13-07-26 بجرم 302 ت پ، مقدمہ نمبر 711 مورخہ 13-07-28 بجرم 324/302 ت پ تھانہ بٹالہ کالونی میں درج ہوئے۔

(ہ) ضلعی حکومت نے اپنی سطح پر متوفیان کے ورثاء کی کوئی مالی معاونت کی ہے اور نہ ہی صوبائی حکومت کی جانب سے مالی معاونت بذریعہ ضلعی حکومت فیصل آباد عمل میں آئی ہے۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2278: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ہیڈ کوارٹر میں کل کتنی اسامیاں کس کس کیٹیگری کی خالی ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کل کتنے مراکز ہیں۔ یہ مراکز کن کن اضلاع میں ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے دس یونٹس اور انسٹیٹیوٹ میں کل 50 فیصد انتظامی و دیگر اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان خالی اسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں کل 74 اسامیاں خالی ہیں کیٹیگری وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کل چھ مراکز ہیں۔ یہ مراکز ضلع لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد اور سیالکوٹ میں ہیں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے صوبہ بھر میں چھ یونٹس کام کر رہے ہیں جن میں چالیس فیصد انتظامی و دیگر اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(د) 1تا10 سکیل پر بھرتی پر گورنمنٹ نے پابندی لگا رکھی ہے ان میں سے ضروری اسامیوں کو پر کرنے کے لئے بھرتی میں نرمی کے لئے حکومت پنجاب کو متحرک کیا گیا ہے جبکہ دیگر اسامیوں پر بھرتی بذریعہ PPSC عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور:13۔2012میں گاڑی چوری کے مقدمات و برآمدگی کی تفصیلات

*2911: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Anti Car Lifting Department کے مطابق سال13۔2012میں کتنی گاڑیاں چوری ہوئیں اور کتنی چوری شدہ برآمد ہوئیں؟

(ب) لاہور میں Anti Car Lifting Department کے سٹاف کی کارکردگی اور برآمدگی کتنے فیصد رہی؟

(ج) تھانہ شالامار لاہور میں 2012۔12۔01تا2013۔06۔30 گاڑی چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا، ان کی ایف آئی آرز، گاڑی نمبرز کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کون کون سے پولیس اہلکاران وافسران تفتیش کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ہ) ان میں سے کتنی گاڑیوں کی برآمدگی ہوئی اور کیا یہ گاڑیاں ان کے مالکان کے حوالے کر دی گئی ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

(و) کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو ابھی تک برآمد نہیں ہوئی ہیں، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ز) ان گاڑیوں کی برآمدگی کروانے کے لئے متعلقہ تفتیشی پولیس اہلکاران نے کون کون سے مثبت اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ح) مذکورہ تھانہ کے متعلقہ ایس پی (Anti Car Lifting) نے ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سال 2012 ضلع لاہور میں 1943 کاریں چوری ہونا پائی گئی ہیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران شعبہ AVLS لاہور نے 1294 مقدمات ٹریس کر کے ان مقدمات میں چوری شدہ کاریں برآمد کیں۔ اسی طرح سال 2013 کے دوران 1898 کاریں چوری ہونا پائی گئی ہیں۔ اسی عرصہ کے دوران شعبہ AVLS لاہور نے 1025 مقدمات ٹریس کر کے ان مقدمات میں چوری شدہ کاریں برآمد کیں۔

(ب) عرصہ زیر بحث میں شعبہ AVLS سٹی لاہور کی برآمدگی متعلق مسروقہ وہیکلز تقریباً 60 فیصد رہی ہے۔

(ج) تھانہ شالامار لاہور میں مورخہ 2012-12-01 تا 2013-06-30 تک کل 15 گاڑیاں چوری ہونے کے متعلق مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے متعلق شعبہ AVLS سول لائن ڈویژن لاہور کے افسران سب انسپکٹر مہدی حسن، اے ایس آئی امجد حسین، اے ایس آئی غلام رسول، اے ایس آئی محمد اقبال اور دیگر ملازمان پر مشتمل ٹیم کوشاں ہے۔

(ہ) عرصہ زیر بحث میں تھانہ شالامار لاہور سے چوری ہونے والی گاڑیوں میں سے تین گاڑیاں برآمد کی جا کر حوالے اصل مالکان کی جا چکی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) عرصہ زیر بحث میں تھانہ شالامار لاہور سے چوری ہونے والی گاڑیوں میں سے 14 گاڑیاں تاحال برآمد نہ ہوئی ہیں جو نامعلوم چور چوری کر کے لے گئے۔

(ز) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے ضلع لاہور کے داخلی و خارجی راستوں پر ناکہ بندی کروائے جانے کے ساتھ ساتھ دیگر اضلاع میں بھی حسب ضابطہ چیکنگ کروائی جا رہی ہے۔

(ح) سرقہ شدہ گاڑیوں کی برآمدگی کے سلسلہ میں شعبہ AVLS لاہور درج ذیل اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

1. مقدمہ درج ہونے کے بعد فوری طور پر سرقہ شدہ گاڑی کے کوائف بذریعہ وائرلیس اناؤنس کئے جاتے ہیں تاکہ گشت پر مامور افسران مطلع ہو سکیں۔
2. گاڑی چوری ہونے کے بعد گاڑی کے مکمل کوائف CIA/CRO کمپیوٹر میں فیڈ کروائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی تمام سٹاف متعینہ AVLS بریف کیا جاتا ہے۔

3. علاوہ ازیں دیگر اضلاع کی پولیس کو خصوصاً ACLC سٹاف کو بھی مسروقہ گاڑیوں کے مکمل کوائف نوٹ کروائے جاتے ہیں۔
4. AVLS سٹاف لاہور افسران بالا کی اجازت سے دیگر اضلاع پولیس کی معاونت سے مسروقہ گاڑیوں کی چیکنگ بذریعہ ٹیم دیگر اضلاع میں بھجوائی جاکر عمل میں لائی جاتی ہے۔
5. اپنی مدد آپ کے تحت وہیکلز ہائے میں ٹریکرز لگوائے گئے ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر کھڑی کی جاتی ہیں اور ان کی supervision کے لئے افسران بھی مامور کئے گئے ہیں۔
6. ریلوے حکام اور SHO صاحب تھانہ ریلوے سٹیشن لاہور کے ساتھ میٹنگ کی گئی ہے کہ ایسی وہیکلز ہائے جو دیگر اضلاع کے لئے ٹرینوں پر بک کی جاتی ہیں ان کو شعبہ AVLS/AMCLS لاہور کو چیک کروایا جائے جو تاحال یہ پریکٹس جاری ہے۔
7. آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ یونین اور آل پاکستان ٹرک ڈرائیورز یونین کے عہدہ داران کے ساتھ میٹنگ بھی کی گئی ہے کہ ایسی وہیکلز ہائے جو دیگر اضلاع کے لئے بک کی جاتی ہیں ان کو شعبہ AVLS/AMCLS لاہور کو ضرور چیک کروایا جائے۔ تاکہ اس بات کا پتا لگایا جا سکے کہ وہیکلز چوری شدہ تو نہ ہے۔
8. اہم شاہراؤں خصوصاً موٹروے اور جی ٹی روڈ کے داخلی و خارجی راستوں پر بھی ناکہ بندی کی جاتی ہے۔
9. ضلع لاہور کے پارکنگ سٹینڈز جہاں سے وہیکلز چوری ہونا پائی جاتی ہیں۔ وہاں سفید پارچات میں ملازمان مامور کئے جاتے ہیں اور چیکنگ عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ میں ٹائر جلانے پر پابندی عائد کرنے کی تفصیلات

*3041: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاج کرنے والے افراد سڑکوں کو ٹائر جلا کر بلاک کرتے ہیں جس سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹائروں کے خطرناک دھوئیں سے بے شمار افراد کینسر اور دوسرے امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹائر جلانے پر پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ اکثر احتجاج کرنے والے ٹائر جلا کر سڑکوں کو بلاک کر دیتے ہیں جس سے آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے تاہم انتظامیہ فوری طور پر موقع پر پہنچ کر ٹائروں کو لگی آگ بجھاتی ہے تاکہ آلودگی میں اضافہ نہ ہو سکے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹائروں کا دھواں خطرناک ہے اور بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

(ج) پیرا (ج) کے بارے میں تحریر ہے کہ چونکہ ٹائر جلنے سے آلودگی پیدا ہوتی ہے اور یہ بذات خود ایک جرم ہے لیکن دیئے گئے سوال میں چونکہ احتجاج کا ذکر ہے تو ان حالات میں اگر کوئی دوران احتجاج ٹائر جلاتا ہے تو باقاعدہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی میں 13-2012 میں ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

28: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں سال 13-2012 میں قتل، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان، گاڑی چوری اور عورتوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے کیسز کا اندراج ہوا؟

(ب) مذکورہ بالا واقعات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے ملزمان کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے اور ان کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع ہذا کے راول ڈویژن میں دوران سال 2012 قتل کے 38، ڈکیتی کے 8، اغواء برائے تاوان تین، گاڑی چوری کے 324 اور عورتوں سے زیادتی کے 17 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال 2013 میں قتل کے 76، ڈکیتی کے 12، گاڑی چوری کے 421، عورتوں سے زیادتی کے 12 مقدمات درج ہوئے۔ تاہم اغواء برائے تاوان کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

(ب) مذکورہ بالا واقعات میں قتل کے 247، ڈکیتی کے 70، اغواء برائے تاوان کے 12، گاڑی چوری کے 167، عورتوں سے زیادتی کے 46 ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف چالان عدالت ہائے مجاز میں بھجوائے گئے ہیں۔ اب تک قتل کے مقدمات میں 16 ملزمان، اغواء

برائے تاوان کے چھ ملزمان، کار چوری کے اٹھارہ ملزمان، عورتوں سے زیادتی کے چار ملزمان اور ڈکیتی کے ایک ملزم کو سزا ہوئی۔

گوجرانوالہ میں ماڈل تھانوں سے متعلقہ تفصیلات

30: **جناب محمد توفیق بٹ**: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں کتنے ماڈل تھانے ہیں؟

(ب) کیا عام تھانوں اور ماڈل تھانوں کے مالی اخراجات میں کوئی فرق ہوتا ہے؟

(ج) کیا کبھی ان ماڈل تھانوں میں کسی بھی ممبر اسمبلی کو ان کی کارکردگی کے متعلق بریف کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے؟

(د) کیا ماڈل تھانوں کے قیام کے بعد جرائم میں دوسرے تھانوں کی نسبت کمی واقع ہوئی ہے؟

(ہ) ماڈل تھانوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا کیا سپیشل اقدامات کئے گئے، تفصیل بتائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) گزارش ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں کل تین ماڈل تھانے ہیں۔
(تھانہ کینٹ، تھانہ ماڈل ٹاؤن اور تھانہ صدر کامونکی)

(ب) ماڈل تھانوں میں آپریشنل فنڈ مبلغ 60000 روپے ماہانہ آتا ہے جس سے تھانہ میں آنے والے سائلان کو چائے، بوتل وغیرہ سے تواضع کی جاتی ہے حوالات میں بند ملزمان کو کھانا اسی فنڈ سے کھلایا جاتا ہے مزید تھانہ کی مرمت کا کام بھی اسی فنڈ سے کروایا جاتا ہے۔

(ج) جب بھی کوئی ممبر اسمبلی یا وزراء صاحبان تشریف لاتے ہیں ان کو ماڈل تھانوں کی کارکردگی کے متعلق بریف کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں! ماڈل تھانوں کے قیام کے بعد دوسرے تھانوں کی نسبت جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے۔

(ہ) ماڈل تھانوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے جس کے لئے ہر ماڈل تھانہ کو تین گاڑیاں اور 17 موٹر سائیکلز دی گئی ہیں جس سے روزانہ کی بنیاد پر جگہ و مقام بدل کر ناکہ بندی کی جاتی ہے اور موٹر سائیکل گشت مؤثر انداز میں کی جاتی ہے۔PO کی

گرفتاری کے لئے ٹاسک فورس بنائی گئی ہے۔ماڈل تھانوں میں پڑھا لکھا قابل اور بااخلاق عملہ تعینات کیا گیا ہے۔

سرگودھا: سال13-2012میں ہونے والے جرائم سے متعلقہ تفصیلات

42:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سال13-2012میں قتل، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان، گاڑی چوری اور عورتوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے کیسز کا اندراج ہوا؟

(ب) مذکورہ بالا واقعات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے ملزمان کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے اور ان کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سال2012کے دوران ضلع ہذا میں درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

قتل	ڈکیتی	اغوا برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
213	119	02	63	74

سال2013کے دوران ضلع ہذا میں درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل ذیل ہے:

قتل	ڈکیتی	اغوا برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
227	116	05	72	79

(ب) سال2012کے دوران ضلع ہذا میں درج ہونے والے مقدمات میں ملزمان گرفتار کر کے ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قتل	ڈکیتی	اغوا برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
526	272	03	26	108

سال2013کے دوران ضلع ہذا میں درج ہونے والے مقدمات میں ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قتل	ڈکیتی	اغوا برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
477	129	12	13	107

(سزا) سال2012

قتل	ڈکیتی	اغوا برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
110	35	Nil	05	23

(سزا) سال2013

قتل	ڈکیتی	اغواء برائے تاوان	گاڑی چوری	عورتوں کے ساتھ زیادتی
92	26	Nil	04	11

پولیس لائن سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات

55: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس لائن سرگودھا میں ضلعی حکومت کی طرف سے تعمیر کئے جانے والے ڈسپوزل ورکس کی تعمیر حکام کی عدم توجہی کی وجہ سے درمیان میں ہی چھوڑ دی گئی ہے؟

(ب) حکومت مذکورہ ڈسپوزل کی جلد از جلد تکمیل کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) پولیس لائن سرگودھا میں ڈسپوزل ورکس کی تعمیر جاری نہ تھی جو حکام کی عدم توجہی کی وجہ سے درمیان میں چھوڑ دی گئی ہو۔ اندریں بارے ضلعی آفیسر بلڈنگ سے استفسار کیا گیا جنہوں نے تحریری طور پر جواب دیا ہے کہ محکمہ پولیس کے متعلق تعمیر کا کام ضلعی محکمہ بلڈنگ کے متعلقہ نہ ہوتا ہے لہذا صوبائی محکمہ بلڈنگ سے دریافت کیا جائے۔
لہذا ایکسئین بلڈنگ پنجاب ضلع سرگودھا سے دریافت کیا گیا جو ایس ڈی او بلڈنگ پنجاب سرگودھا نے تحریری جواب دیا ہے کہ پولیس لائن سرگودھا میں ڈسپوزل ورکس کی کوئی سکیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ب) پولیس لائن سرگودھا میں کوئی ڈسپوزل ورکس کی تعمیر جاری ہی نہ تھی۔

راجن پور میں محکمہ پولیس کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات کی تفصیلات

56: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ پولیس کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل پولیس سٹیشن وار، پولیس چوکی وار اور پولیس موبائل وار الگ الگ بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں POL کی مد کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال 14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب)

الاٹمنٹ	12,27,27,000/- روپے
کل خرچہ	12,27,23,000/- روپے
بیلنس	4000/- روپے

(ج)

الاٹمنٹ	92,81,000/- روپے
خرچ	74,24,300/- روپے
انکم ٹیکس / سیلز ٹیکس	18,56,200/- روپے
کل خرچ	92,80,500/- روپے
بیلنس	500/- روپے

ڈی جی خان اور راجن پور کے اضلاع میں بی ایم پی کی اسامیاں و دیگر تفصیلات

116: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی ایم پی کے اغراض و مقاصد اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

(ب) ضلع وار تمن کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اسامی وار بتایا جائے نیز ان خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی کی جائے گی، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ضلع وار آخری دفعہ بھرتی کب ہوئی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بارڈر ملٹری پولیس قبائلی علاقہ میں پولیس فورس کے طور پر کام کرتی ہے، لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داریاں پوری کرتی ہے غیر قانونی بارڈر کراسنگ کو روکنا اور بوقت ضرورت دوسری فورسز کی امداد کرنا۔

(ب) بارڈر ملٹری پولیس راجن پور میں خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھرتیوں کا عمل حکومت پنجاب کی جانب سے اجازت ملنے پر شروع کیا جائیگا۔

(ج) بارڈر ملٹری پولیس راجن پور میں آخری بار بھرتی 1989-12-21 کو ہوئی تھی۔

تحصیل کی سطح پر ریسکیو1122 کی سروس شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

262: جناب آزاد علی تبسم: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت تحصیل کی سطح پر1122 ریسکیو سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل چک جھمرہ میں ابھی تک ریسکیو1122 سروس شروع نہ کی گئی ہے؟

(ج) حکومت کب تک متذکرہ بالا تحصیل میں1122 سروس شروع کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جی ہاں!

(ب) چک جھمرہ میں ایمرجنسی رسپانس مختلف حادثات کی صورت موجودہ ریسکیو سٹیشن بمقام کھرڑیانوالہ سے فراہم کیا جارہا ہے جو کہ چک جھمرہ سے صرف10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ج) چک جھمرہ میں اب تک550 حادثات کی صورت میں لوگوں کو ریسکیو کیا جاچکا ہے۔جہاں تک تحصیل میں1122 کے آغاز کا تعلق ہے تو وہ فیز بیلٹی اور موجودہ ریسکیو سٹیشن کے فاصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا جس کے لئے ضروری ہے کہ دو ریسکیو سٹیشنز کا درمیانی فاصلہ 45 سے50 کلومیٹر سے کم نہ ہو۔

صوبہ بھر میں پولیس سٹیشنوں سے متعلقہ تفصیلات

280: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کون کون سے ماڈل اور وومن پولیس سٹیشن ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پنجاب کے ماڈل اور وومن پولیس سٹیشنوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز کیا تمام تھانوں میں یکساں سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام ماڈل اور وومن تھانوں میں جنریٹر کی سہولت میسر ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ماڈل تھانوں میں جنریٹر کی سہولت دینے کے ساتھ ساتھ یکساں سہولیات دینے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ضلع لاہور میں کتنے وومن پولیس سٹیشن ہیں اور ان میں تعینات نفری کی تعداد کتنی ہے کیا یہ نفری مقررہ strength کے مطابق پوری ہے اگر نہیں تو اس کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں ماڈل پولیس سٹیشن واقع ہیں جن کی کل تعداد 100 ہے اور ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے تمام ماڈل پولیس سٹیشنز میں انفارمیشن ٹیکنالوجی equipment جس میں CCTV کیمرے، کمپیوٹر، پرنٹرز، سکینرز اور بمطابق ایس او پی نئی گاڑیاں اور موٹر سائیکل مہیا کئے گئے ہیں جبکہ تمام ماڈل پولیس سٹیشن میں نیا فرنیچر مہیا کیا گیا ہے نیز ان کی عمارت کی تزئین و آرائش بھی کی گئی ہے۔

(ج) صوبہ بھر کے 100 ماڈل پولیس سٹیشن میں سے 63 سٹیشنز پر جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔ باقی ماندہ ماڈل پولیس سٹیشن پر جنریٹر کے لئے PITB کوشاں ہے۔

(د،ہ) پنجاب حکومت صوبہ بھر میں عوام کی فلاح کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے اور جون 2015 تک تمام ماڈل پولیس سٹیشن پر یکساں سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری فیضان خالد ورک صاحب! آپ نے کوئی بات کرنی تھی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ میں on the floor of the House اِدھر ایک دن اسی پولیس اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بولا تھا جس کے بعد مجھے punish ملی۔ اس punish پر میں آپ کو چند الفاظ میں کچھ بتانا چاہوں گا کہ میں نے ایک بزرگ انسپکٹر جو ضعیف ہو چکے ہیں ان کی گوجرانوالہ سے شیخوپورہ range change کروانی تھی۔ میں اُن کے پاس گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کن کے پاس گئے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! آئی جی آفس میں ایڈیشنل آئی جی صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے مختصر الفاظ میں کہا کہ "آپ وہی شخص ہیں جو on the floor of the house ہمارے خلاف بات کر رہے تھے"۔ میں نے تو یہی کہا تھا کہ قانون کو قانون کا کام کرنا چاہئے۔ لاء اینڈ آرڈر کی

صورتحال کو بہتر کرنا چاہئے۔ میں نے کوئی اپنی ذات کے لئے نہیں کہا تھا اور وہی شخص جس نے مجھے کہا کہ یہ کام ہو ہی نہیں سکتا اور ممکن ہی نہیں ہے تو وہی کام very next day کسی اور بندے نے جا کر بڑا easily approach کر کے کروا لیا۔ کام صرف یہ تھا کہ ایک بزرگ اور ضعیف آدمی کی range change ہونی تھی جو کہ next day range بھی change ہوئی اور posting بھی ہوئی۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ ادھر floor پر بولنا آیا گنہگاری ہے، پہلی بات ہے کہ یہ غلط ہے کیا اس کی سزا ہمیں ملنی چاہئے، یہ کیا بات ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ چودھری صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق لے آئیں جو کہ کمیٹی میں بھجوادی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق لے کر آئیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہاں بولنے پر punish مل گئی تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ چودھری صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق لے کر آئیں جسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں یہ بات یہاں سب کے notice میں لانا چاہ رہا تھا کہ بولنے سے یہ ہوتا ہے اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ چودھری صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق اس حوالے سے لے کر آئیں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری سرفراز افضل: شکریہ۔ جناب سپیکر! سانحہ شکریال ہوا تو میں چاہوں گا کہ ایک تو وہاں پر ہونے والی casualties پر فاتحہ خوانی کی جائے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فاتحہ خوانی ہم نے کل کر لی تھی۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! آج چونکہ وزیر داخلہ صاحب یہاں پر موجود ہیں اور ان کا تعلق بھی راولپنڈی ڈویژن سے ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ مہربانی فرما کر راولپنڈی کی سکیورٹی صورتحال پر خصوصی توجہ دیں اور جو پوسٹیں عرصہ دراز سے خالی ہیں انہیں fill کیا جائے۔ راولپنڈی پولیس کے انتظامی معاملات کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ unsatisfactory ہیں لہذا ان پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں پر کھڑی ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پکارنے لگیں)

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ خاص طور پر میں خواتین سے مخاطب ہوں۔ اگر انہوں نے یہی روّیہ رکھا تو میں کسی کو بھی floor نہیں دوں گا۔ اپنی باری پر بات کریں۔ جی، شیخ صاحب فرمائیں!

اسمبلی روایت کے مطابق سوالنامہ اجلاس منعقد ہونے سے ایک روز قبل جاری کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج پھر میرا صفحہ 31 پر سوال تھا جو کہ ایک سال کے بعد آیا ہے اور یہ سوال گاڑیوں کی چوری کے بارے میں تھا۔ میں نے بارہا عرض کیا ہے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جس کا سوال ہو اسے ایک دن پہلے نہ بتایا جائے اور جنہوں نے جواب دینا ہو انہیں آٹھ دن پہلے بتایا جائے کہ یہ سوال آ رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ Rules نکال لیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ not for publication اس کا مطلب ہے کہ پریس کو نہیں جائے گا۔ آپ اس بات پر ذرا غور کریں کہ اگر اس ایوان کو اسی طرح بے توقیر کرنا ہے اور لوگوں کا interest اسی لئے ختم ہوا ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر کوئی معاملہ اٹھاتا ہے، میں دعوے سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ سوال take up ہوتا، میں اپنے بھائی وزیر داخلہ کو ایک ایسی تجویز دیتا جس سے گاڑیوں کی چوری 90 فیصد رک جاتی لیکن میں نے بارہا یہ کہا کہ اگر کسی کا بھی سوال آ رہا ہے تو اسے ایک دن پہلے اور یہ اس اسمبلی کی tradition رہی ہے کہ سوالنامہ ایک دن پہلے distribute

ہوتا تھا۔اگر نااہلیت کا اس طرح defense کرنا ہے تو یہ بڑا ظلم ہے اور میں اسی لئے آپ کو بتاتا ہوں کہ Legislative Council جب بنی تھی، آپ میری بات سنئے اس ملک کے لئے آپ کے بھی بڑوں کی قربانیاں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کے بعد آپ میری بھی بات سنیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی بھی بات سنوں گا۔جب Legislative Council بنی تھی تو آج میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں اور ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے معزز ممبران کو اس بات کا علم ہے، میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس طرح کیا بات کر سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔آپ بات کریں، میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہیں احساس ہونا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ Legislative Council جب بنی تھی تو گورے کا دماغ خراب نہیں تھا کہ اس نے سیکرٹریٹ کے اندر اس کا دربار ہال بنایا اور سب سیکرٹریوں سے کہا کہ جب تک اس کا اجلاس ہو گا وہ موجود رہیں گے۔آج یہاں پر ہمیں کسی سیکرٹری سے ملنا پڑتا ہے، خدا کی قسم یہ جذبات ہیں، میرا اگر اس سے ذاتی تعلق ہے تو وہ مل جائے گا ورنہ نہیں ملے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ آپ کو مزید عزت دے۔آپ اس ایوان کی وجہ سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ جتنے میرے وزراء بھائی یہاں بیٹھے ہیں یہ بھی ایوان کی وجہ سے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر میں یا کوئی بھی ممبر کوئی اچھی بات یا عوام کے فائدے اور لوگوں کی ویلفیئر کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے تو اسے بُرا سمجھا جاتا ہے۔اب یہ سوال جو ایک سال کے بعد آیا ہے جس کے اندر اتنے مبہم جواب دیئے گئے ہیں تو میں یہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں اور آپ کے بھی علم میں ہے کہ جو گاڑیاں recover بھی ہو جاتی ہیں، وہ بھی کس کے استعمال میں ہوتی ہیں، وہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ کون استعمال کرتا ہے اور وہ اصل مالکان کو نہیں ملتیں، بہت کم ملتی ہیں اور لوگ رو دھو کر بیٹھ جاتے ہیں۔یہ particular میں اس سوال کے بارے میں عرض نہیں کر رہا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ جیسے پہلے سوالنامہ distribute ہوتا تھا آپ صرف وہ کر دیں کیونکہ یہاں تک پہنچنے کے لئے ایک عام ممبر کو "پل صراط" پار کرنا پڑتا ہے، چار جگہ

گاڑی چیک ہوتی ہے، کبھی ڈگی دیکھتے ہیں اور کبھی کچھ دیکھتے ہیں۔ پھر ہمارے اور بھی معاملات ہیں، کوئی روٹی روزگار کا بھی میں نے کام کرنا ہے اور اس کے بعد آنا ہے پھر اپنے حلقے کی یا لوگوں کی بات جو بھی میں کر سکتا ہوں وہ کرنی ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اس ایوان کی عزت اور respect میں اضافہ چاہتے ہیں اور یقیناً آپ چاہتے ہیں۔ آپ کے لئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں تو خدا کے لئے ایسا کیجئے کہ انتظامیہ کو ایک message دیجئے کہ یہ جو لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں یہ ذمہ دار ہیں پہلے اللہ کو بھی جواب دہ ہیں اور پھر اپنے حلقے میں جواب دہ ہیں تو خدا کے لئے ہمارا خیال کیجئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ گزشتہ اسمبلی میں لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان تھے تو انہوں نے ایک دن on the floor of the House وعدہ فرمایا تھا کہ دو چار سیکرٹریز ہر روز اسمبلی اجلاس میں موجود ہوا کریں گے، پورے محکمے نہ آئیں لیکن دو چار سیکرٹری ضرور آ جائیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ چالیس پچاس محکمے ہیں جن پر کوئی discussion بھی نہیں ہوتی اور پتا نہیں کس مشکل سے کوئی سوال آ جاتا ہے تو اس ممبر کو اس کا پتا نہیں ہوتا تو وہ کیا جواب دے گا؟ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ جس کا سوال ہے اسے پتا ہی نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب میری بات سنیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج جمعہ ہے اور 9:00 بجے کا وقت اجلاس شروع کرنے کا ہم نے رکھا تھا اور آپ 10:50 بجے تشریف لائے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ جب آپ نے سوال دیا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ صبح یہ take up ہونا ہے کیونکہ ہم ایک دن پہلے ایجنڈا circulate کرتے ہیں اور میں 9:00 بجے کا آیا بیٹھا ہوں اور پانچ معزز ممبران کے ساتھ ہم نے اجلاس شروع کیا ہے۔ یہ آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر آپ نے اس ایوان کو چلانا ہے تو پھر آپ لوگ وقت پر تشریف بھی لے کر آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جب 9:00 بجے سے پانچ منٹ پہلے آیا تو اس دن اجلاس 10:15 بجے شروع ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اس دن سپیکر اپنے چیمبر میں موجود نہیں تھے تو اس کے ذمہ دار پھر سپیکر ہیں۔ اگر آپ ہی نہ آئیں تو سپیکر اکیلے ایوان میں آکر بیٹھ جائیں تو بتادیں پھر کل سے ہم ایسے ہی شروع کر دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس بات کو مانتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں مانتا ہوں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ممبر کا سوال اس کو پہلے دے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بن گئی ہے اور رولز میں ہم ترامیم کر رہے ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! رولز میں ترامیم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت جلد ہم۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بہت قابل آدمی ہیں اور میں ابھی نکال دیتا ہوں کہ رولز میں ترمیم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری بات سنیں۔ بہر حال یہ ہم سب کے لئے بہتر ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر کمیٹی بن گئی ہے تو پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ نہیں ہوتا۔ میری بات سنیں کہ آپ کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ آپ وقت پر آجایا کریں۔

(اس موقع پر تمام معزز خواتین ممبران حزب اقتدار پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہو گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: No point of order کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

(اس مرحلہ پر کئی معزز مرد ممبران حزب اقتدار بھی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے یہ تو بیٹھیں، کیا ہو گیا ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں معزز ممبران پنجاب اسمبلی کے قانون استحقاقات کے متعلق بات کرنا چاہ رہی ہوں۔۔۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: اگر خاموشی اختیار کی جائے گی تو میں سن سکتا ہوں۔ اگر خاموش ہو جائیں تو آپ کی بات سن سکتا ہوں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرے ساتھ تمام معزز ممبران اظہار یکجہتی کے لئے کھڑے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خیریت ہے، کیا ہوا ہے؟

قانون استحقاقات میں دیئے گئے استحقاق کے تحت ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں سیکشن 3 کی بات کر رہی ہوں کہ:

3(4) **The salary mentioned in sub-section** (1) shall automatically be increased by the Government in proportion to the increase in the salary of the civil servants.

جناب سپیکر! جوں جوں سول سرونٹ کی تنخواہیں بڑھیں گی تو ہماری تنخواہ میں بھی اضافہ ہو گا۔ 2006 کے بعد ابھی تک ہماری تنخواہوں میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میری بھی تحریک استحقاق تھی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے بل بھی پیش کیا تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "تنخواہوں میں اضافہ نامنظور" کی آوازیں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کرتے کیا ہیں کہ ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ تنخواہیں بڑھانے کی ضرورت نہ ہے اور میں اس چیز کی مخالفت کرتا ہوں۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ میری بات سنیں گے۔ محترمہ! میری ایک بات سنیں کہ کل بھی یہاں پر بات ہوئی تھی اور فتیانہ صاحب کی اس حوالے سے تحریک استحقاق بھی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں سوموار کو سیکرٹری قانون اور سیکرٹری خزانہ کو بلایا ہوا ہے تو میں ان سے update لیتا ہوں اور انشاء اللہ سوموار کو اس پر بات کر کے میں ایوان کو بتاؤں گا۔ اب آپ سارے تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کوئی suggestion دینا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب سپیکر !میں آپ سے گزارش یہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ improve governance اس حکومت کی بڑی ترجیح ہے اگر آپ نے governance کو improve کرنا ہے تو آپ کو اپنی policy making بھی improve کرنی ہے آپ نے اچھے لوگ لے کر آنے ہیں جو اس وقت salary structure ہے اُس میں professional لوگوں کے پاس encouragement نہیں ہے کہ وہ اگر legislation میں حصہ لیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم Legislators جو ہیں ہم ہر طبقہ جو صوبہ میں ہے اُس کو represent کر رہے ہیں اُس میں middle class بھی ہے اور lower middle class بھی ہے اگر ہم salary structure اس طرح کے رکھیں گے جو ابھی ہمارے پاس ہیں تو اُن لوگوں کو کبھی incentive نہیں ملے گا کہ وہ آئیں اور اپنا role play کر سکیں اس فورم پر جو کہ اس صوبہ کے لئے policy making کر رہا ہے تو میرے خیال سے equity کی وجہ سے باقی صوبوں نے بھی salaries بڑھائی ہیں، equity بھی require کر رہی ہے اور آپ کی technical reasons بھی ہیں کہ آپ salaries بڑھاتے جائیں اور آپ کی improved governance کا جو objective ہے وہ attain اسی طرح ہوگا کہ ہم encourage کریں and professional technocratic لوگ آئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! میں نے آپ کی بات سن لی ہے، سوموار والے دن میں نے سب اتھارٹیز کو بلا لیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس پر بات نہ کریں تو زیادہ بہتر ہے، سوموار والے دن آپ بھی میرے چیمبر میں آجائیں۔ بہت شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! میں نے اس پر بات کر لی ہے، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کے لئے ممبران اکٹھے نہیں ہوتے ہیں اور اپنی تنخواہوں کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! بہت شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر![*******]

جناب قائم مقام سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 30/15 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ محترمہ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

لاہور میں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "ایکسپریس" مورخہ 8۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں پچھلے پچیس سالوں میں کوئی نیا بڑا سرکاری ٹیچنگ ہسپتال نہ بن سکا۔ اس کے باعث شہر کے گیارہ ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں روزانہ 14ہزار سے زائد آنے والے مریضوں میں 60 فیصد کو علاج کی سہولتیں نہیں ملتیں۔آبادی اور مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ایک بیڈ پر بارہ مریضوں کی شرح نکلتی ہے جبکہ ہسپتال کی ایمر جنسی میں سر جنز اور پروفیسر کی تعیناتی آج تک نہیں ہو سکی۔ ہسپتالوں میں آنے والے انتہائی نگہداشت کے مریضوں کو سینئر رجسٹرار پی جی ٹرینیز ہی چیک کرتے ہیں۔ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان نے سہولتوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مکمل اقدامات نہیں کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے میو ہسپتال 2000، جناح ہسپتال 1800، گنگا رام ہسپتال 1500، سروسز ہسپتال 1300، جنرل ہسپتال 1600 چلڈرن ہسپتال 1600، پی آئی سی ہسپتال 400، لیڈی ایچی سن 300، لیڈی ولنگڈن ہسپتال 400 اور گلاب دیوی ہسپتال 900، شیخ زید ہسپتال میں 300 کے قریب مریض روزانہ ایمر جنسی میں آتے ہیں۔ مگر ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں دل کے مریضوں کے لئے پرائمری انجیو پلاسٹی کی سہولت بھی دستیاب نہیں۔ کالے یرقان، خون کی الٹیاں کرنے والے مریضوں کے لئے اینڈوسکوپی اور ویریو اینڈوسکوپی کی سہولت کا بھی فقدان ہے۔ گردے کے عارضہ میں مبتلا مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی سہولت دستیاب نہیں۔ حادثے کے شکار ہونے والوں کو وینٹی لیٹرز دستیاب نہیں ہوتا

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جبکہ پاگل کتے کے کاٹے کی ویکسین کسی بھی ٹیچنگ ہسپتال میں موجود نہیں۔ جان بچانے والے ٹیکوں کی عدم فراہمی ایمرجنسی میں ایک بڑا مسئلہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ حکومت پنجاب نے دو سو beds پر مشتمل شاہدرہ ہسپتال خطیر رقم سے بنایا ہے جس کو فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں سی ٹی سکین سمیت تمام جدید سہولیات مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں۔ اس ہسپتال کے قیام سے شیخوپورہ، گوجرانوالہ مرید کے، نارنگ منڈی اور نارووال تک مریض استفادہ کر رہے ہیں، میو ہسپتال سمیت دیگر ہسپتالوں کی ایمرجنسی پر کافی حد تک بوجھ کم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال، محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ اور سید مٹھا ہسپتال کو بھی تدریسی ہسپتالوں کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ یہ بات درست نہ ہے انجیو پلاسٹی کی سہولت میسر نہ ہے بلکہ یہ سہولت جناح ہسپتال پی آئی سی لاہور اور میو ہسپتال میں دستیاب ہے۔ جہاں تک اینڈوسکوپی کا تعلق ہے وہ تمام تدریسی ہسپتالوں میں موجود ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کی Emergencies میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کا ثبوت ہے کہ ایمرجنسی میں مریضوں کو خاطر خواہ سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ایڈہاک پر بھرتی شروع کر دی گئی ہے جبکہ نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے 1450 نرسوں کی اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جارہا ہے جہاں پر اس وقت اُن کے انٹرویو ہو رہے ہیں۔ اسی طرح پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھی بھرتی پر سے پابندی اُٹھالی گئی ہے انشاء اللہ طریق کار کے مطابق تمام عملہ کی بہتر طریقے سے recruitment کر کے عوام کی سہولت کے لئے بہتری کا بندوبست کیا جارہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے ساتھ ابھی چلیں کہ چلڈرن ہسپتال میں ایک بیڈ پر چھ چھ بچے لیٹے ہوئے ہیں تو یہ جو میں نے ان کو point out کیا ہے یہ پہلے بھی point out کیا تھا تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ ہم کر رہے ہیں اور

ابھی ہو رہا ہے۔اس بات کو چھ ماہ گزر گئے ہیں تو kindly یہ کب تک اس طرح کرتے رہیں گے وہاں اسی طرح بچے ایک دوسرے کے ساتھ infection catch کر لیتے ہیں اور وہ اموات کا شکار ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 32/15 بھی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کو پڑھ دیں۔

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں مشینری کی خرابی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" لاہور مورخہ 7۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق سرکاری ہسپتالوں میں خراب مشینری کو ٹھیک کرانے کے لئے لمبا طریق کار اختیار کرنے کے باعث مریض علاج معالجے کی سہولتوں سے محروم ہونے لگے اور آئے روز خراب مشینری ٹھیک نہ ہونے پر قیمتی جانوں کا ضیاع ہونے لگا۔ سرگودھا ہسپتال میں نومولود بچوں کی ہلاکت خراب مشینری کی وجہ بن سکتی ہے لاہور کے 9 ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ ہسپتالوں میں خراب مشینری کوڑا کرکٹ کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ میو ہسپتال، جناح ہسپتال، گنگا رام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، سروسز ہسپتال، جنرل ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے مشین، سی ٹی سکین، ای سی جی، وینٹی لیٹرز، میمو گرافی، ایم آر آئی، خون کے ٹیسٹ میں استعمال ہونے والی متعدد مشینیں درجنوں کی تعداد میں خراب ہیں۔ سرکاری ہسپتال میں خراب مشینری کو ٹھیک کرانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے اس سے خراب پڑی پڑی مشینوں کی عمر پوری ہو جاتی ہے۔ بعض مشینیں ٹھیک کرانے کے لئے ایسے طریقے سے گزرتی ہیں کہ مشین کی لائف ختم ہو جاتی ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں مشینوں کو ٹھیک کرنے کے لئے maintenance anti repair کا شعبہ ہی موجود نہیں۔ گزشتہ کئی برسوں سے سرکاری ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے پرنسپلز صاحبان نے بائیو میڈیکل انجینئرز کے شعبے کی طرف توجہ نہیں دی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! سرکاری ہسپتالوں میں تمام مشینیں تین تا پانچ سال کی وارنٹی کے ساتھ خریدی جاتی ہیں مذکورہ عرصہ میں

مشین خراب ہونے کی صورت میں سپلائی کردہ فرم یا تو مشین نئی فراہم کرتی ہے یا مفت مرمت کر دینے کی پابند ہوتی ہے کیونکہ مشین کی کل قیمت میں چالیس تا ساٹھ فیصد حصہ warrantee کے عرصہ میں سروس یا مرمت کا ہوتا ہے۔ حال ہی میں محکمہ صحت نے ایسی کچھ کمپنیوں کی نشاندہی ہونے پر انہیں blacklist بھی کیا ہے اور دیگر کمپنیوں کی prequalification کا عمل بھی شروع کر دیا ہے تاکہ صرف مالی طور پر مستحکم اور انجینئرنگ مرمت اور سروس کی سہولیات سے آراستہ کمپنیاں ہی مشینری فراہم کر سکیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے دو بڑے شعبے ادویات اور مشینری ہیں جو ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کو علاج کے حوالے سے مدد فراہم کرتے ہیں۔ ادویات کے شعبے میں محکمہ صحت پنجاب کے پانچ سو سے زائد pharmacist کام کر رہے ہیں جبکہ مشینری کے شعبہ سے متعلق بائیو میڈیکل انجینئر کی تعداد صرف سترہ ہے جس میں سے صرف تین مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جبکہ دیگر contract کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی متعلقہ کمپنیاں ہیں ان سے رابطہ کر کے یہ کمی پوری کی جائے گی۔ محکمہ صحت مزید بائیو میڈیکل انجینئر کی تعیناتی کا ارادہ رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں جلد محکمہ خزانہ کی سفارشات کے مطابق کام کیا جائے گا۔ موجودہ دور کی جدید ترین کمپیوٹرائزڈ مشینری فراہم کرنے والی کمپنیاں ہی ان متعلقہ مشینری کو مرمت کر سکتی ہیں لیکن بائیو میڈیکل انجینئر supplier کی نگرانی کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر حضرات بھی ان مشینوں کی خرابیوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور سپلائی کرنے والی کمپنیاں بآسانی درست طور پر ان کی خرابی دور کر سکتی ہیں۔ Warrantee کا عرصہ ختم ہونے پر مشینریوں کی مرمت اور maintenance contract کیا جاتا ہے جس کے لئے پہلے سے بجٹ مختص کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ہسپتالوں کے سربراہان بجٹ مختص کرانے میں تاخیر کرتے ہیں جس وجہ سے یہ مشین بروقت چالو نہیں ہوتی۔ اس معاملے پر سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ مروجہ قواعد کے مطابق اور اپنے اپنے طریق کار کے مطابق جتنی بھی خراب شدہ مشینیں ہیں ان کو درست طور پر maintain رکھا جائے اور عوام کی سہولت کے لئے بہتر اقدامات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 33/15 میاں طارق محمود کی ہے۔

گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ ککے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ ککے زئی تحصیل پسرور کی بلڈنگ پچھلے دو سال سے مکمل ہو چکی ہے، انسٹیٹیوٹ functional نہ ہونے کی وجہ سے عمارت تباہ ہو رہی ہے۔ عمارت میں کئی مرتبہ چوری کی وارداتیں بھی ہو چکی ہیں جس کے باعث انسٹیٹیوٹ کا قیمتی سامان بھی چوری ہو چکا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مذکورہ انسٹیٹیوٹ کی SNE بھی مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود کلاسز کا اجراء نہیں کیا جا رہا ہے۔ جب ضلعی انتظامیہ سے اس بارے میں بات کی جاتی ہے تو لیت ولعل سے کام لیتے ہیں۔ اس بلڈنگ کی تعمیر پر حکومت کے لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اہل علاقہ کے مکینوں نے انتظامیہ کی سرد مہری کے خلاف بھرپور احتجاج کیا اور مطالبہ کیا ہے کہ ان کے بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے۔ مزید تاخیر کے بغیر سٹاف کی بھرتیاں مکمل کر کے کلاسز کا اجراء کیا جائے تاکہ جس مقصد کے لئے یہ انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے اس کے ثمرات غریب عوام تک پہنچ سکیں اور وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوا سکیں۔ بلڈنگ functional نہ ہونے کے باعث اہل علاقہ کے مکینوں میں حکومت کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کی استدعا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015. Now, Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into the consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any member may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on

the Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015.

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بل بہت ہی important ہے اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کیونکہ یہ سلیبس سے متعلقہ ہے جس سے ہمارے بچوں کا future involve ہے۔ آج کل جو حالات و واقعات ہیں اس کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہے کہ اس بل کو بہت سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کر کے لایا جائے۔ اس میں ہماری چند گزارشات ہیں اگر لاء منسٹر صاحب اس پر غور کر لیں گے تو بہت اچھا ہو گا۔ چونکہ اس میں ہمارے بچوں کے مستقبل کا سوال ہے تو اگر سلیبس اچھا ہو گا، بین الاقوامی معیار کا ہو گا، بامقصد ہو گا، ہماری معاشرتی اور اسلامی روایات کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے گا تو پھر دور جدید کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے گا۔ اس طرح سے مستقبل میں آنے والے ہمارے بچے اپنی قابلیت کے معیار کو پالیں گے۔ کافی عرصے سے دیکھا جا رہا ہے کہ اس ادارے میں بہت سے کرپشن، لوٹ مار اور چھپوائی کے حوالے سے cases سامنے آئے ہیں چونکہ یہ ایک important subject ہے اس لئے تمام stakeholders کو شامل کر کے ان کی رائے لی جائے اور دوبارہ سے اس کو review کیا جائے۔ اس بل کو ایسے ہی دوسرے بلوں کی طرح نہ لایا جائے جس میں ہمیں پھر بار بار تبدیلی کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ اس بل کی کلاز 25 اور 26 ہے جس میں ہے کہ گورنمنٹ rules بنائے گی اور بورڈ ضوابط بنائے گا۔ یہ بہت ہی sensitive معاملہ ہے کیونکہ قانون تو اسمبلی بنائے گی لیکن rules and regulations بورڈ بنائے گا۔ اب ہمارے ساتھ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ rules and regulations ہمارے بیوروکریٹس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں، وہ ایسے بناتے ہیں جس سے وہ خود طاقتور رہتے ہیں اور ہمارے اسمبلی ممبران، سیاسی حکومتیں ان کے تابع رہتی ہیں جس کی وجہ سے ہم خود کچھ نہیں بلکہ ہم

bound ہو جاتے ہیں۔ ہم جس فورم پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا کام legislation کرنا ہے تو میری گزارش یہ ہو گی کہ جس طرح دوسرے صوبوں میں جیسے خیبر پختونخوا میں بھی پہلے سٹینڈنگ کمیٹی میں باقاعدہ discussion ہوتی ہے، اس میں کمیوں کوتاہیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کے بعد لایا جاتا ہے۔ یہاں ہم اس پر discussion نہیں کرتے اور ہماری کمیٹیاں بے کار پڑی ہوئی ہیں ان کمیٹیوں کا کیا فائدہ جب ان کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ یہ بہت important چیز ہے کہ جس طرح دوسرے صوبوں میں یہ پریکٹس ہے اسی طرح یہاں بھی چاہئے کہ پہلے کمیٹیوں میں لایا جائے، اس پر discussion ہو اور اس کی کمیوں کوتاہیوں کو دور کر کے سب کی مشاورت کے بعد اس کو لایا جائے پھر ہی اس میں بہتری آ سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو improve کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اس ادارے میں بہت سی شکایات ہیں، بہت سی problems ہیں، بہت سے لوٹ مار کے cases ہیں، چھپوائی کے حوالے سے cases ہیں اور اس curriculum میں ہمارے بچوں کا future involve ہے۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ تمام subordinates legislation کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس لانا بہت ضروری ہے اور اس میں ایک بہت important چیز ہے جسے دیکھ کر مجھے بہت حیرانی ہوئی کہ preamble تو بہت لمبا چوڑا لکھا گیا ہے مگر اس بل کے آخر میں statement of objects and reasons کو لکھا ہی نہیں گیا جو بہت ہی important ہے۔ ہم کیوں اس بل کو پیش کر رہے ہیں، کیا ضرورت پیش آئی، وہاں پر کیا ایسے معاملات ہوئے جس کی وجہ سے ہمیں اس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہاں پر ایسے بہت سے معاملات ہیں جو واقعی بہت خوفناک ہیں لیکن پورے ایوان کو اس کا علم ہونا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ ہم یہاں پر عوام کی بہتری کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے یہاں آنا اور آ کر صرف بیٹھ کر ہی نہیں چلے جانا بلکہ ہم نے اپنی رائے دینی ہے کیونکہ ہمارا تعلق direct عوام سے ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر کیا problems ہیں۔ یہ subject بھی ایسا ہے کہ اس میں بچوں کے future اور carrier کا سوال ہے۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ بل کے آخر میں statement objects and reasons کو ضرور لکھا جائے تاکہ ہم اس میں بہتری لا سکیں۔ ہمیں پتا ہو تاکہ اس کے مطابق ہم ان معاملات کو دیکھ سکیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ جو Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015 پیش کیا گیا ہے اس میں ہم نے request کی ہے کہ کمیٹی کی سفارشات کو

circulate کیا جائے تاکہ عوام الناس اس کو دیکھ سکیں اور پرکھ سکے کیونکہ یہ ہماری نسلوں کی تعمیر کے متعلق معاملات ہیں۔ Naturally syllabus اچھا اور بامقصد ہو گا جس میں قومی اور بین الاقوامی، معاشرتی اور اسلامی روایات کو مدنظر رکھا جائے گا تو انہی چیزوں کو دیکھنے کے لئے یہ چیزیں ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! کل میں نے اسی وجہ سے کورم کی نشاندہی کی تھی کہ ہمارے معزز ممبران کی دلچسپی نہیں تھی۔ دیکھیں! یہاں پر Bill پیش ہوا ہے اور معزز ممبران کا یہ حال ہے، خاص طور یہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے ایسا Bill ہے جو آئندہ نسلوں کے پڑھنے کے حوالے سے ہے۔ معاشرے میں ایک اچھا مقام حاصل کرنے کے لئے ایک اچھا طالب علم ہونا اور اچھی تعلیم ہونا ضروری ہے اور خاص طور پر اسلامی روایات کے حوالے سے بھی دیکھا جائے تو یہ چیزیں ضروری ہیں لیکن ہماری یہ دلچسپی ہے کہ ہم اپنی تنخواہوں کو بڑھانے کے لئے تو سب اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس وقت کورم بھی پورا نظر آ رہا تھا لیکن اب اس میں ممبران کی دلچسپی کا یہ حال ہے۔ جب گورنمنٹ کا Bill آتا ہے تو ہاتھ کھڑا کر کے سب پاس کر دیتے ہیں۔ اس میں بھی participation سے ہمیں پتا تو چلے گا کہ یہ کس نوعیت کا Bill ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے۔ مجھے کل بھی بڑا دکھ ہوا اور اسی وجہ سے میں نے کورم point out کیا۔

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آج میں پھر کورم point out کرتا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ممبران یہاں پر موجود ہوں اور یہ ہمارا اتنا important مسئلہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری صاحب! فرمائیں۔

مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔آپ نے کورم پورا کروادیا کیونکہ میں بھی یہی چاہ رہا تھا کہ یہ لوگ یہاں پر بیٹھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے تو پوری کوشش کی کہ کورم پورا نہ ہو لیکن کورم پورا ہو گیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ لوگ توجہ دیں، جب ابھی تنخواہوں کا معاملہ تھا تو اس وقت کورم پورا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب آپ اسی پر آ جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس پر کہہ رہا تھا اور ہم نے اس لئے request کی ہے کہ ایک اچھا اور بامقصد سلیبس ہو جس میں بین الاقوامی، قومی، معاشرتی اور اسلامی روایات کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔اگر دیکھا جائے تو آئے دن ٹیکسٹ بک بورڈ میں جو غیر معیاری کتب کی چھپائی ہوتی ہے، سلیبس کی different categories جس میں پبلک سکول کا سلیبس کچھ ہے، اگر اس طرح معیار تعلیم کے حوالے سے دیکھا جائے تو جو ہمارے معاشرے میں برائیاں اور مسائل پیدا ہو رہے ہیں وہ یہی ہے کہ ہمارا دہرا معیار تعلیم ہے، پھر اس طرح ٹیکسٹ بک بورڈ میں چھپائی کے حوالے سے بہت سارے scandals منظر عام پر آتے ہیں، ان کی تیاری اور پیپر کا use معیاری نہیں ہوتا اور شفاف عمل احسن طریقے سے نہیں اپنایا جاتا یہی وہ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں پبلک کی opinion لے لی جائے۔منسٹر صاحب تو بڑی آسانی سے کہہ دیں گے کہ ہم نے اس کو website پر ڈالا ہوا ہے۔کم از کم اخبارات میں اشتہار دے کر لوگوں کو یہ بتایا جائے، عوام الناس کی رائے لی جائے بلکہ ممبران بھی اس میں participation کریں۔اس کے بعد ایک اچھا، معیاری سلیبس تیار ہو سکے، ہمارے ٹیکسٹ بک بورڈ کا معیار بہتر ہو سکے اور معیار تعلیم میں جو نقائص ہیں وہ دور ہو سکیں اور ہم نے جو دہرا معیار تعلیم اپنا رکھا ہے وہ بہتر ہو سکے۔بیکن ہاؤس جیسے جو اچھے اور بڑے سکول ہیں، ایلیٹ کلاس کے جو سکول ہیں ان کا سلیبس کچھ اور ہے، غریب کے بچے کے لئے کتابوں کا سلیبس کچھ اور ہے۔اس معیار کو

بہتر کیا جائے تاکہ معاشرے میں دہرا پن ختم ہو سکے اور معاشرے میں ایک اچھا شہری بننے کے لئے اسے پتا ہو کہ میرے کیا حقوق ہیں، میں نے کس طرح اس معاشرے میں اچھے طریقے سے جینا ہے۔ علم جو ہے وہی بہت کچھ سکھا دیتا ہے اور اس کے علاوہ اسلامی روایات کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں ایک اسلامی ملک ہونے کی حیثیت سے اسلامی چیزوں کا بھی پتا ہونا چاہئے کہ ہم اس کو کس طرح سے پرکھ رہے ہیں۔ محض قرآن مجید کو پڑھ لینا لیکن اس کے ترجمے کا پتا نہ ہونا، اس کے الفاظوں کا صحیح پتا نہ ہونا درست نہیں ہے۔ کیا صرف رٹنے سے ہمیں اس کے concept کا پتا چل سکتا ہے؟ یہ وہ چیزیں ہیں، یہ وہ مثالیں ہیں جو میں نے یہاں پر دی ہیں، ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر ایک اچھا معیار تعلیم قائم کرنے کے لئے، بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے اس بل کو circulate کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو یہاں پر ترمیم پیش کی ہے، اس سلسلے میں بتانا چاہوں گا کہ یہ جو بل ہے اس کو بطور آرڈیننس 19۔ ستمبر 2014 کو نافذ کر دیا گیا تھا، اسی روز ہی اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر بھی کر دیا گیا تھا اور آج تک یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس کے بعد آرڈیننس اسمبلی میں پیش ہونے پر آرڈیننس ایک بل کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ متعلقہ افراد اس قانون سے پہلے ہی باخبر ہیں اس لئے عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجاویز نہ آئی ہیں کہ اس بل ہذا میں ترامیم کی جائیں اور اس کو مشتہر کیا جائے۔ مزید انہوں نے کمیٹی کے حوالے سے بھی بات کی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں پہلے ہی اس پر کافی غور و خوض ہو چکا ہے اس لئے مزید تشہیر کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ترمیم بلاجواز ہے اس لئے اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2015."

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: The second amendment is from: Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza

Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:
>
> 1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
> 4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
> 5. Mrs Ayesha Javed MPA
> 6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
> 8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 9. Dr Murad Raas, MPA
> 10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
> 11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
> 12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015:
>
> 1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA

3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Dr Murad Raas, MPA
10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! بات پھر وہیں آ جائے گی کہ اس بل میں کسی قسم کی کوئی جائز ترمیم یا رائے بھی ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ اپوزیشن کی طرف سے ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بل بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس بل سے پنجاب کے کروڑوں بچوں کا مستقبل وابستہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہاں سپیکر گیلری میں ہماری سینیٹر آپا نجمہ حمید صاحبہ تشریف لائی ہیں میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! کروڑوں بچوں، طالب علموں کا مستقبل وابستہ ہے کہ مختلف کلاسوں میں پڑھانے کے لئے سلیبس کیا ہونا چاہئے، کیا وہ سلیبس ہماری قومی امنگوں اور معاشرتی اسلامی اقدار کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ وزیر موصوف ابھی فرما رہے تھے کہ یہ بل محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر موجود ہے، اگر موجود بھی رہا ہے تو ایک بار پھر اگر circulate کر دیا جائے تو اس میں کوئی عذر مانع نہیں ہو سکتا۔ یہ تعلیمی معاملہ ہے اور بڑا sensitive matter ہے کہ اس کو پنجاب کی عوام کے لئے مشتہر یا سلیکٹ کمیٹی کے پاس نہ بھیجا جائے اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ یہ بڑا اہم اور sensitive issue ہے پہلے اس بل کو مشتہر کیا جائے کیونکہ یہ آپ کے بچوں کی تعلیم کے لئے سلیبس سلیکٹ کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میری یہ گزارش بھی ہو گی کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے اور ان ترامیم پر غور و خوض کے بعد یہ بل اس اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تاخیر سے سہی لیکن بہرحال ایک صحیح سمت کے اندر یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔اب یہ Curriculum National Level سے صوبوں کی طرف devolve ہو گیا ہے تو اس کا کوئی سسٹم وضع کیا جائے،اس سے پہلے جو نظام یہاں پر چل رہا تھا اس سلسلے میں جو میری براہ راست معلومات ہیں اس میں جو donor agencies ہیں وہ بھی intrigue کرتی ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق چیزیں induct کروانے کی کوشش کرتی ہیں۔مجھے یاد ہے پچھلے سال جو نصاب محکمہ تعلیم نے چھاپا تھا، جماعت اسلامی پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس میں وہ بازار سے نصاب کو purchase کرتی ہے،اس سلسلے میں ہماری دو تین میٹنگیں بھی ہوئیں،اس کو ہم نے examine کیا اور اس پر پھر ہم نے سفارشات طے کیں۔اس کے بعد وہ تمام سفارشات کو تحریری شکل کے اندر لا کر چیف سیکرٹری صاحب کے پاس گیا اور ان سے میں نے discuss کیا۔انہوں نے اس پر تشویش کا اظہار کیا کہ یہ چیزیں واقعی اس کے اندر قابل اعتراض آ گئی ہیں،اس پر بات ہونی چاہئے۔انہوں نے اس معاملے کو اتنا seriously لیا کہ انہوں نے اسی وقت اپنے پی اے سے کہا کہ سیکرٹری تعلیم سے میری بات کروائیں۔ سیکرٹری تعلیم کسی میٹنگ میں ہوں گے، پی اے نے واپسی پر میرے سامنے جواب آ کر دیا کہ وہ ایک میٹنگ کے اندر مصروف ہیں اور انہوں نے یہ message دیا ہے کہ جیسے ہی میٹنگ ختم ہوتی ہے تو میں آپ کو کال کرتا ہوں۔چیف سیکرٹری صاحب نے واپس اسے message دلوایا کہ جس میٹنگ میں ہو اس سے باہر نکلو اور باہر نکل کر مجھ سے موبائل پر بات کرو۔ تھوڑی دیر میں سیکرٹری تعلیم کا فون آ گیا کہ جی حکم؟ چیف سیکرٹری صاحب نے سیکرٹری تعلیم سے کہا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں serious concern ہے یہ ابھی آپ کے پاس آ رہے ہیں،آپ میٹنگ سے فارغ ہو کر دفتر پہنچیں اور ان کے ساتھ میٹنگ کریں۔ میں نے کہا چلیں آج یہ میٹنگ میں مصروف ہیں دو دن بعد کا ٹائم میں ان کو دے دوں گا۔ میں نے کہا کہ یہ ایجنڈا انہیں بتا دیں کہ یہ جو نصاب بنایا ہے اس پر discussion ہونی ہے لہذا یہ تیاری کر کے بیٹھیں۔چنانچہ دو دن بعد میٹنگ کا ٹائم طے ہوا تو میں اپنی ٹیم کے ساتھ سیکرٹری تعلیم کے پاس گیا، وہ بھی چار بندوں کی ٹیم لے کر ساتھ بیٹھے اور ڈیڑھ دو گھنٹے ہماری وہ میٹنگ پنجاب سیکرٹریٹ کے اندر ہوئی محکمہ تعلیم کا جو میٹنگ روم ہے اس کے اندر ہماری میٹنگیں ہوئیں۔ وہ ساری چیزیں ہم نے ان کو دیں، سیکرٹری صاحب نے اس مسئلے کو بڑا positively لیا اور انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم بھی پاکستانی

ہیں، ہم بھی مسلمان ہیں۔ واقعی آپ نے جن چیزوں پر اعتراض کیا ہے یہ قابل اعتراض ہیں۔ چنانچہ اسلامیات کی وہ کتاب جو اس وقت چھپ چکی تھی اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے جو چیئرمین آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ساڑھے چھ کروڑ روپے اس پر ہمارا خرچ ہو چکا ہے اور انہوں نے اس کو admit کیا کہ ہم اس کو واپس لیتے ہیں اور سابقا کتاب بحال کرتے ہیں پھر دس روز کے بعد دوسری میٹنگ طے ہوئی اور اس نے کہا کہ ہم اس میٹنگ میں آپ کو اس کا update بھی دیں گے، compliance بھی دیں گے۔ دس روز بعد ہماری دوبارہ میٹنگ ہوئی اور اس میں انہوں نے پرانی کتاب لا کر دکھائی کہ اب یہ تقریباً پرنٹ ہو گئی ہے اور ہم نے پچھلی کتاب اس حوالے سے forfeit کر لی ہے اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ اس حوالے سے اس طرح کی ایک اتھارٹی بن جائے جو ان ساری چیزوں کو اس حوالے سے بغور دیکھے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ Curriculum سے ہی قوم بنتی ہے، تعلیم نے ہی قوم کو بنانا ہے۔ اب devolution کے بعد سندھ اپنا بنائے گا، پنجاب اپنا بنائے گا، خیبر پختونخوا اپنا بنائے گا، بلوچستان اپنا بنائے گا اور وہاں جو بھی حکومتیں ہوں گی مثلاً خیبر پختونخوا میں پچھلی حکومت نے خان عبدالغفار خان صاحب کے حوالے سے چیزیں اس کے اندر شامل کرنا شروع کر دیں۔ سندھ والوں نے الطاف حسین صاحب کے حوالے سے شامل کرنا شروع کر دیں، میں اس وقت سندھ کی تنظیم ایم کیو ایم کے حوالے سے تبصرہ نہیں کرتا چونکہ serious گفتگو ہے۔ علیحدگی پسندوں نے جی ایم سید اور ڈاکٹر قادر مگسی کی چیزیں اس میں شامل کیں۔ اس کے نتیجے میں کافی مشکل معاملہ بن جائے گا اور ہمارا جو ایک پورا وفاقی سسٹم ہے جو ایک پوری قوم ہے، تعلیم کے ذریعے اس کے اندر رخنے پڑنے شروع ہوں گے۔ میں جس حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں وہاں سے ایم این اے انجینئر بلیغ الرحمٰن صاحب کے ساتھ میرا اور ان کا آپس میں collaboration تھا give and take تھا۔ انجینئر صاحب اس وقت وزیر مملکت برائے تعلیم ہیں اس issue پر ہماری کئی دفعہ کافی serious discussion ہوئی ہے اور وہ بھی اس پر بڑے concerned ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کا بیڑا اٹھاتا ہوں کہ ہم National Curriculum Authority بنائیں پھر انہوں نے اس کے لئے میاں محمد نواز شریف سے بھی بات کی وہ بھی اس پر agree ہوئے کہ یہ بات بالکل درست ہے اور ہمیں کم از کم Curriculum کا معاملہ قومی سطح پر لانا چاہئے لیکن چونکہ اب یہ معاملہ devolve ہو گیا ہے تو اب آسان بات نہیں ہو گی۔ انجینئر صاحب نے میرے ذمے لگایا کہ ڈاکٹر صاحب چونکہ آپ

خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کے ساتھ collaborate کر رہے ہیں اور آپ کے سینئر منسٹر سراج الحق صاحب جواب ہمارے امیر جماعت بھی ہیں ان سے بات کریں تو ہم اس کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ میں نے یہ بات ان سے کی تو انہوں نے agree کیا پھر انہوں نے یہ بات عمران خان صاحب سے بھی کی تو عمران خان صاحب بھی agree ہوئے کہ یہ بات ٹھیک ہے اور ہمیں اس کے اندر seriously کوئی محنت کرنی چاہئے چنانچہ اس کے نتیجے کے اندر یہ کاوش شروع ہوئی تو الحمد للہ خیبر پختونخوا بھی agree ہو گیا، بلوچستان بھی agree ہو گیا، پنجاب بھی agree ہو گیا، پچھلے مہینے میٹنگ ہوئی تو سندھ نے تین نمائندے بھیجے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم یہ باقاعدہ participation نہیں کر رہے بلکہ ہمارے یہ ممبر ابھی ابتداءً آ رہے ہیں ہم اس idea سے تو agree کرتے ہیں لیکن ابھی ہماری کابینہ نے اسے approve نہیں کیا۔ ہماری کابینہ اسے دیکھے گی تو اس کے بعد ہم اس کے بارے میں کوئی approval دیں گے۔ اس حوالے سے صحیح سمت میں یہ قدم چل رہا ہے چونکہ آج اس حوالے سے بحث ہو رہی ہے لیکن میں اس پر دکھ کا اظہار کرتا ہوں کہ وزیر تعلیم ایوان کے اندر موجود نہیں ہیں ہم بار بار یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ اتفاق سے حکومت کے ہاتھ گوندل صاحب آ گئے ہیں وہ ساری کی ساری تحاریک التوائے کار جو کسی بھی محکمے سے متعلق ہوں کے جواب دے رہے ہوتے ہیں حالانکہ میں اصولی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا حسن بڑھے گا کہ اگر وزیر نہیں تو کم از کم اس ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری آ جائیں وہ زیادہ informed ہوتے ہیں اگر آج وزیر تعلیم ہوتے تو اس حوالے سے یہ serious بات ہوتی وہ کچھ باتیں براہ راست بھی سن لیتے ورنہ کہاں ٹائم ہوتا ہے کہ یہاں سے کوئی رپورٹنگ جائے گی اور وہ اسے اس حوالے سے دیکھیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ ساری لمبی تمہید بہت ہی درد دل کے ساتھ اس حوالے سے رکھی ہے کہ اپوزیشن نے جو ترمیم دی ہے کہ اس میں ایک کمیٹی بنائی جائے مثلاً میں اس میں یہ suggest کرتا ہوں کہ ہم وفاق سے بھی ایک نمائندہ Punjab Curriculum Authority کے اندر opt کریں تاکہ اس حوالے سے ایک national harmony پیدا ہونے کی کیفیت بن سکے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ ہمارے آئین کا سیکشن A-2 یہ کہتا ہے کہ اس ملک کے اندر sovereignty اللہ رب العالمین کی ہو گی اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ سات سال کے اندر اندر تمام قاعدے قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ اس حوالے سے یہ سیکشن A-2 operative ہے، جب اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے تو تعلیم ہی کے ذریعے ہم اپنے بچوں کو آگاہی دے

سکتے ہیں کہ رب کون ہے اور رب کو رب ماننے کے نتیجے کے اندر اس حوالے سے ایک بندے پر کیا کیا obligations عائد ہو جاتی ہیں اور اللہ کے نبی کی کیا حیثیت ہے، کیا اتھارٹی ہے اور اس کے بارے میں کیا آگاہی ہے۔ ہمارا یہ قرآن اللہ کے نبی کی جو سیرت ہے یہ کس قسم کی تعلیم ہمیں دینے کی اجازت دیتا ہے اور اس حوالے سے کس کس چیز کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ایک اچھا خاصا لمبا معاملہ ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ جو دور ہے this is the age of specialization جیسا کہ میں نے کل ایوان میں ایک موضوع پر بات کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ ڈاکٹر فرخ صاحب میرے بھائی ہیں ہم یہاں اکٹھے ہی ساتھ ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں، میری myth ہے کہ یہ وزیر صحت کے طور پر بہت زیادہ اچھی performance دے سکتے ہیں لیکن انہیں وزیر زراعت بنایا ہوا ہے۔ میں صرف اس بات کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ دینی تعلیم کے حوالے سے ہماری یونیورسٹیز سے جو لوگ مختلف سبجیکٹس کے اندر PhDs ہو جاتے ہیں وہ اس حوالے سے معاملات کے اندر insight نہیں رکھتے۔ اس بل کے اندر پانچ افراد تو لکھے ہوئے ہیں لیکن ان کی کوئی specification نہیں رکھی گئی کہ اس میں دینی تعلیم کے حوالے سے بھی ایک دو سپیشلسٹ ہوں گے وہ نہیں ڈالے گئے۔ اس کے اندر یہ تجویز بن سکتی ہے کہ پاکستان کے اندر پانچ وفاق ہیں جن کو گورنمنٹ recognize کرتی ہے جن کی تعلیمی ڈگریوں کو باقاعدہ سرکاری ملازمت کے لئے بھی entertain کیا جاتا ہے۔ اگر ان میں سے ایک ایک نمائندہ اس بورڈ کے اندر ڈال لیتے تو اس کے نتیجے کے اندر دینی تعلیم کے حوالے سے جو یہ پہلو تشنہ رہ جاتا ہے اور بعض اوقات اس میں کچھ ایسی چیزیں آ جاتی ہیں جو اللہ کے احکامات اور رسول اللہ کی سیرت اور اس حوالے سے جو آپ کی directions الرغم چلی جاتی ہیں تو ان کا سدباب ہو سکتا تھا۔ اب اگر اس قسم کی کوئی چیزیں اس کے اندر آ جائیں گی ظاہر ہے اتھارٹی تو نیک نیتی کے ساتھ اسے ڈال رہی ہو گی لیکن جو اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی ہو جائے گی تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا۔ اس کے بعد ہماری پوری نسل اس تعلیم کو حاصل کرے گی اور اگر اس حوالے سے کوئی غلط چیز induct ہو جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری حکومت، اس پورے ایوان اور ہم سب پر عائد ہو جائے گی کہ ہم اس ساری چیز کو facilitate کرنے کی بنیاد بنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر یہ پہلو تشنہ رہ گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جب یہ بل ایوان میں پیش ہوا تو وہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس چلا گیا اس میں انہوں نے recommend کیا کہ گورنمنٹ ایک ممبر کو nominate کرے گی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ تعلیم کا شعبہ بہت اہم ہے جب یہ قانون بن جائے گا تو یہی کہا جائے گا کہ یہ قانون اس اسمبلی نے پاس کیا ہے اور یہی اس کی ذمہ دار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی کی participation جس کو گورنمنٹ nominate کرے میں اسی حوالے سے کل والی بات دوبارہ عرض کروں گا کہ جب یہ ایوان ہے تو آپ سپیکر ہیں آپ ایوان کے custodian ہیں، آپ گورنمنٹ اور اپوزیشن side کے بھی custodian ہیں۔الحمدللہ میں بڑا اطمینان رکھتا ہوں کہ آپ بڑے اچھے طریقے سے ایوان کو چلا رہے ہیں اللہ آپ کو اس کی جزا دے۔ ظاہر ہے اگر آپ کو ڈپٹی سپیکر بنایا گیا ہے تو گورنمنٹ کے فیصلے کے تحت بنایا گیا ہے اور اس حوالے سے آپ گورنمنٹ کو بھی represent کرتے ہیں لیکن یہ اس ایوان کا حسن ہو جاتا ہے اور اس حوالے سے اس کی اتھارٹی بڑھتی ہے اور اداروں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ذمہ دار ایوان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اہم ترین بل ہے اگر اس میں اس ایوان کے چار پانچ ممبر ڈال دیئے جاتے دو ممبران اپوزیشن سے لے لیتے، دو گورنمنٹ بنچز سے لے لیتے اور اس میں دونوں اطراف سے ایک خاتون ممبر ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں مردوں اور خواتین میں سے بہت سارے ایسے ممبر بیٹھے ہیں جو کہ سکول چلا رہے ہیں اور ایجوکیشن کا ایک پورا تجربہ رکھتے ہیں اگر ان کو اس بورڈ میں شامل کیا جائے تو یہاں ایوان کے اندر سے ایک اچھی reflection اس Curriculum Authority کو چلی جاتی۔ ہمارے لئے اس ایوان کے معزز ممبران سے interaction کرنا بڑا آسان ہوتا ہے۔اب ایوان کے اندر منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ہم یہاں آپس میں discussion کر رہے ہوتے ہیں، تلخیاں بھی ہوتی ہیں لیکن جب اجلاس ختم ہوتا ہے تو ہم سب آپس میں ملتے ہیں اور problems بھی share کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایوان کا حُسن ہے۔اب ہم جتنی frank discussion کسی منسٹر سے کر سکتے ہیں وہ کسی سیکرٹری سے نہیں کر سکتے۔ بیوروکریسی کا جو رویّہ ہوتا ہے اسے آج صبح شیخ علاؤالدین صاحب نے بیان کیا تھا اور معزز ممبران حزب اقتدار نے بھی ڈیسک بجا کر اس کی تائید کر دی تھی۔ ہم اپنے بھائیوں سے زیادہ بہتر طریقے سے interaction کر کے ان کو اچھی تجاویز دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے درد دل کے ساتھ آپ کی خدمت میں چار پانچ بہت ہی سنجیدہ باتیں عرض کی ہیں۔ میں معزز ممبران کا مشکور ہوں کہ انہوں نے تسلی کے ساتھ اس debate کو سماعت بھی کیا ہے۔ میں وزیر قانون سے عرض کروں گا کہ جو باتیں میں نے اور میرے بھائی قاضی احمد سعید صاحب نے point out کی ہیں اُن پر غور کیا جائے۔ آپ اس Bill کو مؤخر کر لیں اور اپنی ہی کمیٹی میں اس سارے معاملے کو revisit کر لیں۔ میں نہیں کہتا کہ آپ اس پر کوئی خصوصی کمیٹی تشکیل دیں۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ ہماری point out کی گئی ساری باتوں کو دوبارہ discuss کر لیں اور پھر اس Bill کو مزید بہتر کر کے ایوان میں پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قوم کے مستقبل کا سوال ہے۔ یہ روایتی Bill نہیں، یہ لاء اینڈ آرڈر یا صحت سے متعلق Bill نہیں بلکہ اس سے پوری نسل نے بننا ہے۔ میں مودبانہ گزارش، سفارش، التجا یا جو بھی آپ لفظ کہیں وہی کہنے کو تیار ہوں لیکن اللہ کے لئے آپ اس Bill کو واپس لے لیں۔ آپ ان ساری تجاویز کی روشنی میں اس پر دوبارہ غور کر لیں۔ بے شک اس حوالے سے اور لوگوں سے بھی inputs لے لی جائیں۔ اس طرح یہ پورے پنجاب کے لئے ایک بہتر قانون سازی ہو سکے گی۔ آپ کی بڑی مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبران نے بات کی ہے کہ یہ تعلیم کے حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل Bill ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو محکمے devolve ہوئے ہیں اس میں Curriculum and Text Book Board بھی شامل ہے اور اسی لئے یہ Bill پیش کیا گیا ہے۔ جس طرح معزز ممبر نے بتایا ہے کہ جب وفاقی حکومت تبدیل ہوئی اور میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان بنے تو اس کے بعد یہ بات وفاقی حکومت میں بالکل take up ہوئی اور اب final stage پر ہے کہ National Curriculum Board or Authority بنائی جائے گی تاکہ صوبوں کے تحفظات کو دُور کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی ابھی اس حوالے سے بات کرتے ہوئے خیبر پختونخوا اور سندھ حکومت کے تحفظات کا ذکر کیا ہے۔ پنجاب میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وفاقی حکومت اسی طرح National Curriculum Board or Authority بنانے کی کوشش کر رہی ہے اور انشاء اللہ وہ constitute ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! جہاں تک اس Bill کا تعلق ہے تو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مورخہ 19-09-2014 کو بطور آرڈیننس اس کو نافذ کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی اس پر بڑی سیر حاصل

discussionہوئی اور بہت سے لوگ اس میں involveہوئے ہیں۔اس Billکی تیاری میں ان لوگوں نے بھی حصہ لیا کہ جن کا تعلق شعبہ تعلیم سے ہے۔اسی طرح جن لوگوں نے Curriculum Authority یا اس طرح کے دوسرے اداروں میں کام کیا تھا ان سے بھی مشاورت کی گئی ہے، lawyersبھی بیٹھے اور اس کے بعد یہ Billتیار کیا گیا ہے۔ مجلس قائمہ میں حزب اختلاف کے ممبران موجود تھے اور اس کی میٹنگز میں بھی اس Billپر تفصیلی بحث ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس Billکو Select Committeeکے سپرد کرنے کی مزید کوئی ضرورت نہیں اور اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے تو ترمیم ہذا بلا جواز ہے اس لئے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 28th March 2015.

1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Dr Murad Raas, MPA
10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That The Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3, in sub-Clause (5), para (m) be re-numbered as para (b) and the subsequent paras be renumbered accordingly and so renumbered para (b), be substituted with the following:
>
> "(b) two members of the Provincial Assembly, one of whom shall be a woman member, to be nominated by the Speaker, Punjab Assembly who are academicians, professionals or technocrats having known expertise relating to curricula or textbooks development;"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved:

> "That in Clause 3, in sub-Clause (5), para (m) be re-numbered as para (b) and the subsequent paras be renumbered accordingly and so renumbered para (b), be substituted with the following:
>
> (b) two members of the Provincial Assembly, one of whom shall be a woman member, to be nominated by the Speaker, Punjab Assembly who are academicians, professionals or technocrats having known expertise relating to curricula or text Books development;"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!اس Clause کے تحت حکومتی Bill میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اور اس میں ایک ممبر صوبائی اسمبلی کو نامزد کیا گیا ہے۔اس مقدس ایوان کے تمام معزز ممبران قابل احترام ہیں اور ہمارا اوّلین فرض اس ایوان اور اس کے معزز ممبران کی عزت کرانا ہے۔اگر ہم اپنے آپ کو degrade کریں گے اور اپنی importance کو کھو دیں گے تو پھر یہ اس ایوان کے وقار کے منافی ہو گا۔یہ بات میں اس لئے بھی کر رہی ہوں کہ ہمارے اس ایوان کے ممبر کو بالکل آخر میں لکھا گیا ہے جس سے یوں لگتا ہے کہ یہ بڑا غیر ضروری سا ہے۔یہاں پر ہر روز تحاریک استحقاق آتی ہیں کہ ہمارے ساتھ نامناسب روّیہ اختیار کیا گیا ہے۔اگر ہم اس مقدس ایوان اور اس کے معزز ممبران کی importance نہیں بتائیں گے تو پھر ہمارا یہی حال ہو گا۔میری درخواست ہے کہ معزز ممبر کا نام چیئرپرسن کے نیچے آنا چاہئے اور اس کو بالکل آخر میں نہیں رکھنا چاہئے۔میری دوسری درخواست یہ ہے کہ اس بورڈ میں دو معزز ممبران کو شامل کیا جائے اور ان کو جناب سپیکر نامزد کریں۔اسی طرح اس بورڈ میں ایک educationist خاتون کو بھی شامل کیا جائے۔ابھی حال ہی میں The Punjab Fair Representation of Women Bill پاس ہوا ہے۔اگر اس بورڈ میں کسی خاتون کو ممبر نامزد نہ کیا گیا تو یہ خواتین کے ساتھ بہت زیادتی ہو گی۔پہلے بھی بات ہوئی ہے کہ جو بھی بورڈ تشکیل دیا جائے وہ اس ایوان کے معزز ممبران کے سامنے answerable ہو۔اگر ہم اپنی اہمیت ان کو بتائیں گے تو تب ہی

یہ ہو سکے گا،اگر ایسا نہ ہوا تو وہ ہمیں ignore کریں گے ،ہماری حیثیت کو بالکل accept نہ کریں اور ہمیں ہر روز embarrassment ہو گی۔ میری گزارش ہے کہ اس بورڈ میں خاتون ممبر کا ہونا بہت ضروری ہے اور اس کا تعلق شعبہ تعلیم سے ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں اس بورڈ میں اس مقدس ایوان کے دو ممبران شامل کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!(3) Clause کی sub Clause (5)(j) کے تحت خواتین کو پہلے ہی اس میں متناسب نمائندگی دی جا چکی ہے۔اس میں ایک ایم پی اے کو بورڈ کا ممبر لیا گیا ہے تو اُس میں بھی ایسی کوئی قید نہیں ہے کہ خاتون یا مرد ایم پی اے ہو۔اس پر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی کافی بحث کے بعد finalize کیا گیا ہے اس لئے یہ ترمیم بلا جواز ہے لہذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That In Clause 3, in sub-Clause (5), Para (m) be re-numbered as Para (b) and the subsequent Paras be renumbered accordingly and so renumbered Para (b), be substituted with the following:
>
> (b) two members of the Provincial Assembly , one of whom shall be a woman member, to be nominated by the Speaker, Punjab Assembly who are academicians, professionals or technocrats having known expertise relating to curricula or text Books development.

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais

Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3, in sub-Clause (5), the following new Para (n) be added:

(n) One religious scholar to be nominated by the Ulema Council of Pakistan."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3, in sub-Clause (5), the following new Para (n) be added:

(n) One religious scholar to be nominated by the Ulema Council of Pakistan."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مجھے اس پر کوئی لمبی بات نہیں کرنی کیونکہ میں نے ساری بات بہت ہی دردِ دل کے ساتھ سامنے رکھی ہے لیکن ظاہر ہے جتنی بھی بات عقل یا دلیل کی ہو وہ تو مانتی نہیں ہے۔اس میں اگر ایک religious scholar شامل کر دیا جائے تو اس میں حزب اختلاف کی کالر اُونچی ہونی ہے نہ حکومت کی کالر نیچے ہونی ہے کیونکہ ہم نے اس کے اندر ایک جائز بات شامل کرانے کی کوشش کی ہے کہ تعلیم کے حوالہ سے قرآن وسنت اور اللہ کے نبی کی تعلیمات کا reflection ایک عالمِ دین ہی دے سکتا ہے۔ میں نہ یہ claim کرتا ہوں کہ میں نے درسِ نظامی کیا ہوا ہے اور میں اس کے اندر کوئی specialist ہوں۔اس کے اندر جو specialist ہیں وہی زیادہ بہتر رائے دے سکتے ہیں۔ ہمارے دین اسلام کی پہلی وحی اقراء یعنی "پڑھو" سے شروع ہوئی ہے اور ہمارے پاس قرآن موجود ہے اس کا سارا تعلق پڑھنے سے ہے۔اللہ کے نبی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلماۃ کہ تمام مردوں عورتوں پر تعلیم حاصل کرنا فرض ہے یعنی ہمارا دین علم کی بات کرتا ہے اور قرآن ہمارے اندر یہ چیز اُبھارتا ہے کہ اس پر غور و خوض کرو، ارد گرد دیکھو، دنیا میں نکلو، پھرو، دیکھو،

مشاہدات کرو وغیرہ۔ابھی ہمیں رجوعہ چنیوٹ میں جو ذخائر ملے ہیں وہ کس نے بنائے ہیں، اس اسمبلی نے بنائے ہیں اور حکمرانوں نے بنائے ہیں؟ وہ سارے ذخائر رب نے بنائے ہیں اور رب نے تو قرآن کے اندر لکھا ہے کہ اگر تم میرے اس دین کو لے کر آؤ گے تو میں نیچے سے رزق نکالوں اور اُوپر سے برساؤں۔ مقالد سٰموٰت والارض یعنی دنیا کے اندر جتنے بھی خزانے ہیں اُس کی چابیاں اللہ رب العالمین کے پاس ہیں اور وہ کہتا ہے کہ تمہیں اس کو علم کے ذریعہ سے حاصل کرنا ہے تو اس حوالہ سے علم تو بنیاد ہے لیکن علم کی سمت درست رہنی چاہئے۔ میری یا اس معزز ایوان میں جتنے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان کی زندگی کا کوئی پتا نہیں ہے اور اس کے بعد ایک اور زندگی نے شروع ہونا ہے جس نے کبھی ختم نہیں ہونا۔ ہمارے تعلیمی نظام کے اندر اس کی reflection نہیں ہوتی تو ایک اچھی حکومت، اچھا لیڈر، اچھا راہنما دونوں aspects کو وزن دے گا تو یہ قوم اچھے طریقہ سے بنے گی اور دین کی بنیاد پر خدا خوفی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں معاشرہ کے اندر دیانتداری کا کلچر آئے گا اور کرپشن کا کلچر ختم ہوگا۔ میں ایک ایس ایس پی کے پاس بیٹھا تھا وہ اچھا اور نیک آدمی تھا، رشوت نہیں لیتا تھا اور میرٹ پر فیصلے کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ کہنے لگا ڈاکٹر صاحب! میں ڈی پی او ہوں۔ میرے اوپر کتنے check ہیں؟ میری family check ہے، آپ elected representative ہیں آپ بھی میرے اوپر check ہیں، میڈیا کا بھی میرے اوپر check ہے، intelligence agencies check ہیں، میرا اپنا ڈیپارٹمنٹ میرے اوپر check ہے ان کے علاوہ میرے اوپر آپ جتنے بھی checks لگالیں گے لیکن اگر میری نیت کرپشن کرنے کی ہوگی تو میں کرپشن کر جاؤں گا، ان سب checks کے باوجود کرپشن کرنے کے راستے نکال لوں گا۔ مجھے کرپشن کرنے سے صرف ایک چیز روکتی ہے وہ اللہ کا خوف ہے کہ رب مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس خوف کو پیدا کرنے کا سسٹم ہمارے اس تعلیمی نظام کے اندر موجود نہیں ہے۔ میں بھی اس تعلیمی نظام میں سے پڑھ کر آیا ہوں اور آپ بھی اسی میں سے پڑھ کر آئے ہیں لیکن اس تعلیمی نظام میں دین کی تعلیمات کا reflection اُس طریقہ سے نہیں ہے۔ دین و سنت کی تعلیمات کی راہنمائی علمائے کرام نے دینی ہے تو اس حوالہ سے اس کے اندر یہ بات شامل کرلیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ میں باقاعدہ on record میڈیا سے کہوں گا کہ آپ حذف کردیں کہ یہ ترمیم حزب اختلاف نے پیش کی ہے۔ میرے سارے دوست اس بات کو مان لیں گے ہم اس ترمیم کو واپس لے لیتے ہیں اور منسٹر صاحب خود اپنی طرف سے یہ ترمیم پیش کردیں کہ ہم اس کے اندر ایک عالم دین کو شامل کرتے ہیں اور ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے یعنی اس کو بہتر کرنا مطلوب ہے لیکن یہ ابھی مخالفت برائے مخالفت کی

بھینٹ چڑھ جائے گا اور منسٹر صاحب نے اُٹھ کے رٹے رٹائے جملے پڑھ دیئے ہیں کہ یہ کمیٹی میں discuss ہوا، ہم نے website پہ ڈال دیا، لوگوں نے discuss کر دیا اور ظاہر ہے کسی عالم دین کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ باراک اوباما پاکستان کو کھا نہیں جائے گا وہ آدم خور آدمی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے نظام کو خود چلانا ہے اور ہم اپنی مذہبی تعلیمات کے حوالہ سے مغرب سے کیوں ڈرتے ہیں؟ امریکہ اپنے بجٹ کے اندر عیسائیت کے فروغ کے لئے باقاعدہ رقم رکھتا ہے اور اس حوالہ سے ہمارے اوپر قدغنیں ہیں۔ میں اس بحث کو نہیں چھیڑنا چاہتا لیکن میں دوبارہ repeat کرتا ہوں کہ ہم اس ترمیم کو واپس لے لیتے ہیں یہ on record آ جائے گا اور آپ یہ ترمیم پیش کر دیں کہ ہم اس کے اندر ایک عالم دین شامل کر رہے ہیں، ہم اس کو قبول کرتے ہیں۔ بس یہی میری مختصر سی استدعا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ مختلف کلاسوں کے دس سے زیادہ مضامین ہوتے ہیں اُس میں اسلامیات اور عربی کے مضامین میں already علمائے کرام سے راہنمائی اور ماہرانہ رائے لینے کے بعد اُس کا curriculum develop کیا جاتا ہے تو اس لئے میں یہاں پر یہی کہوں گا کہ یہ ترمیم بلاجواز ہے اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 3, in sub-Clause (5), the following new Para (n) be added:

(n) one religious scholar to be nominated by the Ulema Council of Pakistan."

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 6, in sub-Clause (2), for the words "if he", the words "after affording him an opportunity of being heard and if it is established that he." be substituted.

MR ACTING SPEAKER: The motion move is:

> "That in Clause 6, in sub-Clause (2), for the words "if he", the words "after affording him an opportunity of

being heard and if it is established that he." be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اس بل کی مختلف Clauses میں اپوزیشن کی طرف سے بڑی سیر حاصل بات کی گئی خصوصاً ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بات کی۔ اس بل کی یہ Clause چیئرپرسن، ممبر اور ایم ڈی کو ہٹانے سے متعلق ہے۔ اگر ان کو ہٹانا بھی مقصود ہو تو یہ ترمیم لائی جانی چاہئے کہ ان کو موقع فراہم کیا جائے۔ ہماری تجویز یہی ہے کہ ان کو اپنی صفائی کا موقع ملنا چاہئے اور انہیں سننا چاہئے تاکہ کسی قسم کی ناانصافی کا شبہ نہ رہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ اس Clause میں یہ ترمیم شامل کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مذکورہ ترمیم کی ضرورت نہ ہے کیونکہ حکومت اپنی رائے کسی پر ٹھوس بنیاد پر ہی قائم کرے گی نہ کہ کسی غیر منطقی یا غیر قانونی بنیاد پر کرے گی اس لئے ترمیم ہذا بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 6, in sub-Clause (2), for the words "if he", the words "after affording him an opportunity of being heard and if it is established that he" be substituted.

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8, for Para (a) of sub-Clause (1), the following be substituted:
>
> (a) Chairperson of the Board to be elected in the first meeting of the Council by the members,."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 8, for Para (a) of sub-Clause (1), the following be substituted:
>
> "(a) Chairperson of the Board to be elected in the first meeting of the Council by the members,."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی ضروری Bill ہے۔اس ملک کو اس کی کافی عرصہ سے ضرورت تھی کیونکہ ہمارے ہاں بہت زیادہ disparity پہلے ہی پائی جاتی ہے کہ different

curriculum پڑھایا جاتا ہے۔ ہمارے public institutions اور private institutions کی وجہ سے ہمارے بچوں میں بہت زیادہ disparity create ہو رہی ہے۔ یہ حکومت کا بہت اچھا قدم ہے جو اٹھایا گیا ہے کیونکہ education system میں کوئی بھی curriculum backbone ہوتا ہے۔اسی سے ہمارے بچوں کو پڑھنا ہے اور قوم کا مستقبل اسی نے define کرنا ہے۔یہ بہت اچھی چیز ہے کہ گورنمنٹ نے آخر کار یہ initiative لیا ہے کہ quality education آسکے اور ہم اپنے بچوں کو آگے لے کر چل سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے جو ترمیم دی ہے اس کا بہت ضروری emphasis ہے۔آپ دیکھیں کہ Advisory Council کیوں بنائی گئی ہے، اس کا اصل مقصد جہاں تک مجھے سمجھ آتا ہے وہ یہ ہے کہ as a woks dog on the board یہ اس چیز کو manage رکھیں اور خیال رکھیں کہ بورڈ اپنی performance صحیح کر رہا ہے، وہ ان کو وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق advise کرتے رہیں اور بورڈ اس کے مطابق اپنے قبلہ کو درست رکھے۔اگر Advisory Council کا Head بھی چیئرمین بورڈ ہی ہو گا تو پھر اس کو بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اگر ہم نے جج بھی وہی، مدعی بھی وہی اور پولیس بھی وہی رکھنی ہے تو پھر انصاف کیا ملنا ہے؟ اسی طرح اگر Advisory Council کا Head اور چیئرمین بورڈ ایک ہی ہو گا تو پھر اس Advisory Council نے کیا advise دینی ہے؟ میرے خیال میں ان کو یہ چاہئے کہ Advisory Council کو جو بھی چیئرپرسن ہو گا وہ اسی میں سے منتخب کیا جائے اور الیکشن کرائیں اور فیصلہ کریں کہ this is the best person to lead them اس کے علاوہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہی چیئرپرسن رکھنا ہے تو پھر میرے خیال میں ان کو Advisory Council dissolve کر دینی چاہئے کیونکہ اس کی پھر کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں بلاوجہ کسی کو ٹی اے/ڈی اے دے کر یا تماشا کرنے کے لئے یہ نہیں کرنا کہ وہ دیکھیں کہ بورڈ صحیح کام کر رہا ہے۔اس میں پہلے ہی curriculum کے حوالے سے کرپشن کی بہت شکایات اور تحفظات ہیں۔ میرے خیال میں اس پورے ملک اور صوبہ کا اس پر بہت زیادہ emphasis ہونا چاہئے کیونکہ ہمارا مستقبل اس نے define کرنا ہے۔ ہماری آنے والی نسلیں اس نے آگے لے کر جانی ہیں اس لئے اس Advisory Committee کا بہت اہم کردار ہے۔اگر ہم نے اس کردار کو نام نہاد اور دکھانے کے لئے رکھنا ہے تو پھر میرے خیال میں اس کو ختم کر دیا جائے۔ میری یہ درخواست ہے کہ منسٹر صاحب اسے personal نہ لیں۔ میں خود student رہا ہوں میرے بھائی بھی اِدھر پڑھ لکھ کر آئے ہیں اور ہماری majority کے بچے ابھی پڑھ

رہے ہیں۔ان سب کو اس چیز کا احساس ہو گا کہ یہ کتنا ضروری ہے۔ میں منسٹر صاحب اور تمام حکومتی ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ ہم جو step لینے جا رہے ہیں جو ہمارے مستقبل کو define کرے گا اس میں kindly ہم لوگ اپوزیشن اور حکومتی ممبران کا difference چھوڑ کر صرف اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ ہم نے اپنے مستقبل کو بہتر کرنا ہے۔اس چیز کو بھی دیکھا جائے کہ ایک بندہ جو دو جگہ Head لگ جائے گا، اگر آپ مجھے ہی چیئرمین بورڈ اور چیئرمین Advisory Council بنا دیتے ہیں تو پھر میری ہی مرضی چلے گی۔اس کے علاوہ جو شخص وزیر اعلیٰ کی مرضی سے آیا ہو گا تو اس کے آگے پھر کس نے Advisory Council میں بولنا ہے۔ ہم سب یہ جانتے ہیں اور میں بطور سیاستدان اور کسی پارٹی کی جانب سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں ایک بطور پاکستانی آپ سے بات کر رہا ہوں۔یہ ہمارا مستقبل ہے ہم نے اپنے مستقبل کو سیاست سے باہر آ کر محفوظ کرنا ہے۔آپ kindly اس چیز کو ensure کریں۔ You are the Head of the House کہ ہم لوگ اس ملک کو صحیح سمت لے کر چل رہے ہوں۔ میری request ہے کہ اس چیز کا دھیان رکھا جائے کہ ہمارے اوپر وہ same بندہ مسلط نہ ہو اور ہم لوگ Advisory Council سے وہ کام لے سکیں جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت یہ ایوان جو پنجاب اسمبلی کا بیٹھا ہے یہ منتخب ہو کر آیا ہے۔ عوامی نمائندہ جب منتخب ہو کر ایوان میں آتا ہے تو اس کے بات کرنے اور سوچنے کا انداز بالکل independent ہوتا ہے۔ ہم لوگ اپنے حلقہ کے مسائل کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں اور وزراء اپنے اپنے محکموں میں exercise بھی کرتے ہیں اسی لئے ہمارا یہ نظام پارلیمانی جمہوریت ہے۔اس وقت دنیا میں یہی نظام چل رہا ہے اور الیکشن کے ذریعے سے حکومت بنتی ہے جو نظام کو چلاتی ہے۔آپ جب جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو اس کو بتدریج نیچے محکموں کے اندر بھی لانے کی کوشش کریں۔ اس سے performance بہتر ہوتی ہے۔آپ نے ایک body بنا دی ہے، اسمبلی پاس کر دے گی اور یہ یہ لوگ اس کے ممبر ہوں گے۔اب اگر اس کو اتنا اختیار دے دیں کہ وہ body اپنا چیئرپرسن خود منتخب کر لے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہتر طریقے سے perform کرے گا اور اسے اعتماد ہو گا کہ ایوان نے اسے منتخب کیا ہے۔ میں نے اس کو اچھے طریقے سے چلانا ہے۔ میں نے ان کی رائے کا بھی احترام کرنا ہے اور خود بھی وہ بات کرنی ہے جو sensible and responsible ہو۔ اس کے علاوہ میں نے اوپر سے کوئی direction نہیں لینی۔آپ دیکھیں کہ ہمارے ہاں جب آمریت ہوتی ہے یا جمہوری آمریت ہوتی ہے

تو کس طرح لوگ کمشنر، DCO's، DPO's اور RPO's کے ذریعے سے آرڈرز چلاتے ہیں اور وہ govern کرتے ہیں۔اس کے بعد ایک سلسلہ اس حوالے سے شروع ہو جاتا ہے مثلاً ابھی دہشتگردی کے حوالے سے جو آرڈیننس آ گیا اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے حوالے سے آ گیا ہے۔ اس میں اتنا ruthlessly implement ہوتا ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں کل ہی سارا دن سفر کر کے آیا ہوں تو پرسوں رات بہاولپور کی پینٹرز ایسوسی ایشن نے ایک میٹنگ کی ہوئی تھی مجھے بلایا کہ ہمیں سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ آپ نے کوئی چیز لکھ کر نہیں لگانی۔اب ناموس رسالت کے حوالے سے کسی نے بینر لگانا ہے، کوئی اچھی شخصیت آ رہی ہے، کوئی عالم دین آ رہے ہیں، کوئی منسٹر صاحب تشریف لا رہے ہیں تو ان کو خوش آمدید کہنا ہے یا کوئی نیا سکول یا ادارہ بنا رہا ہے تو اس کے لئے اس نے کوئی بینر لکھ کر لگانا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس سے روک دیا گیا ہے۔ اب ہم بے روزگار ہو رہے ہیں۔ میں نے ابھی منسٹر صاحب سے بات کی ہے کہ بھئی وہاں یہ کچھ ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے ہم نے تو اس پر پابندی نہیں لگائی۔ میں نے کہا کہ آپ جو sense دیتے ہیں تو یہ ایسے ہی ہے "جیسے شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار" وہ اس طرح implementation کرتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں لوگوں کا ردعمل سامنے آتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے ابھی صبح فون آیا ہے کہ ایک نابینا شخص جو کہ ان پڑھ ہے اور لاؤڈ سپیکر پر چندہ مانگ رہا تھا اس کی آپ نے اس طرح سے تشہیر کی ہے کہ اب اس کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔ ڈی ایس پی صاحب بھی بڑے پریشان ہوئے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب میں دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کسی ایجنسی کے نیٹ ورک میں نہ آ گیا ہوا تو میں کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جمہوریت میں اگر کوئی بندہ اس ایوان سے منتخب ہو کر ایڈوائزری کونسل میں لگے گا تو وہ اپنے independent mind کے ساتھ کام کرے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا ٹائم آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جمعہ کا ٹائم بھی بتا دیں، آج ہم جمعہ بھی یہاں پڑھ لیں گے۔اس طرح زیادہ بہتر طریقے سے performance ہوتی ہے۔اب یہ بھی کتنی بے ضرر سی بات ہم نے پیش کی ہے اس میں وہ جو لگ جائے گا اس میں ہمارا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر یہ اس کو منتخب کر کے بٹھا دیں گے تو اس میں اپوزیشن کا کیا فائدہ ہے؟ اس میں فائدہ یہ ہو گا کہ وہ independently چیزوں کو بہتر طریقے سے steer کر سکے گا۔ میں میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے جیب میں ٹیپ ڈالی

ہوئی ہے جس کا بٹن دب جاتا ہے اور یہ stereo type بات کر دیتے ہیں۔ وہ مہربانی کریں خواہ مخواہ بار بار کھڑے ہوتے ہیں بس وہ ایک کتبہ لے آئیں جس پر لکھا ہو "no" وہ دکھا دیا تو بات ختم ہو گئی اور آپ بھی خواہ مخواہ ووٹنگ کروانے لگ جاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اس کا حشر کیا ہونا ہے؟ آپ کہہ دیں اور آئندہ سے میں ساری اپوزیشن سے درخواست کروں گا کہ بھائی اس پر کوئی ہوم ورک کرنے اور نہ ہی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ یہ پاس کر رہے ہیں آپ بس خاموشی سے یہاں بیٹھ جایا کریں اور ان کو پاس کرنے دیا کریں۔ ہم یہ discussion یہاں پر کیوں رکھتے ہیں اگر کوئی valid چیز آ رہی ہے تو ہم کیوں اس کو take up نہیں کرتے اور کیوں ہم نے یہ سارا سسٹم رکھا ہوا ہے، جب اس کے اندر کوئی تبدیلی ہی نہیں ہونی، کوئی الف، ب، ج، د، بریکٹ اور کومہ تبدیل نہیں ہونا تو یہ ساری بحث کیوں کی جا رہی ہے اور کیوں قوم کا لاکھوں روپے کا خرچہ ہو رہا ہے؟ اس لئے میں کہوں گا کہ اس ایوان کی کوئی face saving کر لو اور کوئی تو دو چار باتیں اس میں شامل کر دیا کرو تاکہ میڈیا بھی لکھ سکے کہ یہ independent House ہے لہذا "ایہہ کچھ کر سکدا اے" اور اب کیا میں کہوں، کیوں ہم سب کہہ کہہ کر تھک گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وٹو صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! یقیناً گورنمنٹ کی طرف سے یہ بڑا important Bill ہے جو متعارف کروایا گیا ہے اور اس حوالے سے اپوزیشن کی ترامیم بھی آئی ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک احسن اقدام ہے کہ گورنمنٹ ایجوکیشن کے معاملے میں ٹیکسٹ بک اور اس کے curriculum کے حوالے سے پیشرفت کرنا چاہتی ہے۔ اب ایک اچھا اقدام اگر وہ کرنا چاہتے ہیں۔

So that is a good step from the Government.

جناب سپیکر! ایجوکیشن جو اس وقت پنجاب اور پورے پاکستان کا مسئلہ ہے لہذا آپ literacy rate کو دیکھ لیں، سٹوڈنٹس کی enrollment کو دیکھ لیں اور ایجوکیشن کے باقی تمام مسائل کو دیکھ لیں تو it has been like sixty years لیکن سب سے اہم مسئلہ اس وقت آپ کی دہشتگردی ہے اور لاء اینڈ آرڈر کی situation ہے۔ ہمارا ہر معاملہ ایجوکیشن کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور بطور قوم ہم باقی ممالک سے پیچھے ہیں۔ ہمارا آپ GDP دیکھ لیں تو per capita income آج سے دس سال پہلے

ہم 1900 ڈالر پر کھڑے ہیں، ہماری population growth rate اس وقت 2.9 فیصد ہے اور ہم speed کے ساتھ جا رہے ہیں۔ یہاں بہت سارے important issue ہیں جن پر ہم نے بطور قوم آنکھیں بند کی ہوئی ہیں جبکہ non issues میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے کہ ہماری قوم پڑھی لکھی قوم نہیں ہے۔ ہم نے ایجوکیشن پر اس طریقے سے توجہ نہیں دی جس طریقے سے ہمیں دینی چاہئے تھی۔ میں point scoring میں نہیں جاؤں گا، کسی ایک حکومت کا ذکر نہیں کروں گا بلکہ میں تمام حکومتوں کا ذکر کروں گا، تمام politicians کا ذکر کروں گا اور ان تمام dictators کا ذکر کروں گا جن کا اس ملک کی تباہی میں پورا پورا ہاتھ ہے۔ کیا ہم سابقا دور اور سابقا ادوار کا رونا روتے رہیں گے، نہیں بلکہ آج یہ ذمہ داری بطور Custodian of this House آپ پر ہے، آج یہ ذمہ داری بطور اپوزیشن ہم پر ہے، آج یہ ذمہ داری بطور حکومت آپ پر عائد ہوتی ہے اور دو تہائی سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اکثریت دی ہے۔ آج یہ ذمہ داری آپ کے ایک ایک ممبر پر ہے کہ کیا آج ہم کوئی ایسا قانون پاس کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کیجئے۔ ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن ہماری گزارش یہ ہے کہ کیا ہی بہتر ہو، کیا یہ curriculum کا مسئلہ صرف ایک حکومتی ممبر کا ہے یا یہ ہمارے کسی ایک اپوزیشن کے ممبر کا ہے، نہیں۔ یہ پوری قوم اور پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے پر ہمیں جو بھی کام کرنا ہے خدا کے واسطے کوئی کام تو ہم بطور قوم مل کے کر لیں۔ جس طرح ہم دہشت گردی اور نیشنل ایکشن پلان پر اکھٹے ہوئے ہیں اسی طرح ہم بچوں کے تعلیمی نصاب پر اکٹھے ہو جائیں۔ اس پر تو ہم سیاست نہ کریں اور اس پر تو ہم کارروائی کو bulldoze نہ کریں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ جو بھی ہم نے اس پر کام کرنا ہے خدا کے واسطے آپ سے بھی ہماری humble request ہے، آپ ہمیشہ مہربانی فرماتے ہیں اور اپوزیشن کو بات کرنے کا موقع دیتے ہیں لہذا میری آپ کے توسط سے معزز حکومتی ممبران، وزراء اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی گزارش ہے کہ اس حوالے سے جو بھی آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں یا جو بھی آگے اقدام کرنا چاہتے ہیں اس پر پوری قوم اور پنجاب کے elected representatives جن کو لوگوں نے اختیار دے کر اس ایوان میں بھیجا ہے وہ سب مل جل کر کریں۔ آج کل سینیٹ کی بڑی بول چال ہو رہی ہے۔ ہمارا ممبر ندیم افضل چن اور باقی ہماری خواتین نے nominations دیئے ہیں تو اس وجہ سے مجھے پتا لگا ہے اور شکر ہے خدا خدا کر کے کفر ٹوٹا کہ چلیں ہماری وجہ سے ہی آپ کو دو، دو کروڑ روپے اور چالیس، چالیس نوکریاں مل رہی ہیں وہ ہمیں نہ دیں ہم compromise کر جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وٹو صاحب! اسی بحث پر آ جائیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں اس کی بات نہیں کرتا۔ آپ ہمیں بھلے مت دیں۔ ہم آپ سے فنڈز نہیں مانگتے۔ ہم آپ سے صرف اور صرف اپنے بچوں کی تعلیم مانگتے ہیں کہ اس معاملے پر خدا کے واسطے ہم اکٹھے ہو جائیں اور اس پر آپ اپوزیشن کو ignore نہ کریں بلکہ اس پر ہم سب مل کر چلیں۔ بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وٹو صاحب! بہت شکریہ۔ جی، کسی اور نے بات کرنی ہے؟

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ check کر لیں ویسے میرا خیال ہے کہ اتنی اہم کارروائی ہو رہی ہے اور یہاں پر ممبران پورے نہیں ہیں۔ آپ کورم دیکھ لیں اگر پورا ہے تو ٹھیک ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورام پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 23۔فروری 2015 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،23۔فروری2015

(یوم الاثنین،3۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 8

669

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر26بابت2014)
مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2015پر غور وخوض کا(ضمن8سے)دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015منظور کیاجائے۔

2۔ مسودہ قانونNURانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015(مسودہ قانون نمبر25بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانونNURانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون NURانٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2015منظور کیاجائے۔

671

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

سوموار،23۔فروری2015

(یوم الاثنین،3۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام4بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ
مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ
أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ
الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

سورۃ الذّاریات آیات 56 تا 60

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں(56) میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں(57) اللہ ہی تو رزق دینے والا زور آور اور مضبوط ہے(58) کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کے لئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہئے(59) جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے(60)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تاجدار حرم ہو نگاہ لرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جایں گے
حامی بے کساں کیا لے گا جہاں اُپ کے در سے خالی الر جایں گے
لوی اپنا ہیں م کے مارے ہیں ہم اُپ کے در پہ فریاد لانے ہیں ہم
ہو نگاہ لرم ورنہ چو لھٹ پہ ہم اُپ کا نام لے لے کے مر جایں گے
مے لستو اوٗ اوٗ مدینے چھیں دستِ ساقی لوتر سے پینے چھیں
یاد رھو الر اٹھ ی اِک لظر جنے خالی ہیں سب جام بھر جایں گے
خوف طوفان ہے بجلیوں کا ہے ڈر سخت مشکل ہے اقا لدھر جایں ہم
اُپ ہی لر نہ یں کے ہماری خبر ہم مصیبت کے مارے لدھر جایں گے

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن سے متعلق وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ مجھے پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ علامہ اقبال کالونی میں گورنمنٹ ایم سی پرائمری سکول ہے اس کا visit کر کے اس کی missing facilities کو بھی دور کیا جائے گا اور upgrade بھی کیا جائے گا۔ یہ سکول 1972 سے منظور شدہ ہے لیکن میں on the floor of the House کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ آج تک وہاں کوئی visit نہیں کیا گیا۔ براہ مہربانی ہدایت جاری کریں کہ اس سکول کو upgrade کریں اور missing facilities کو پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں ان سے پوچھتا ہوں۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 655 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 22۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع جہلم: یوسی احمد آباد میں گرلز ہائی سکول بنانے کا معاملہ

*655: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کی یونین کونسل احمد آباد میں لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ نے سکول کے لئے جگہ گاؤں ملیار میں مختص کی ہوئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) درست نہ ہے۔یونین کونسل احمد آباد میں پہلے ہی دو گرلز ہائی سکولز موجود ہیں GGHS اتھر اور GGHS لنگر۔

(ب) لوکل کمیونٹی نے GGPS ملیار کی اپ گریڈیشن کے مقصد کے لئے 13 کنال جگہ برلب سڑک مختص کی ہوئی ہے۔

(ج) یونین کونسل احمد آباد میں پہلے ہی گورنمنٹ گرلز ہائی سکولز اتھر اور گورنمنٹ ہائی سکول لنگر تعلیمی سرگرمیاں احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لنگر میں ہائی حصہ کی کلاس نہم و دہم کی کل تعداد صرف اٹھارہ ہے۔گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق سکول صرف ایک درجہ اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے لہذا یہ سکول upgradation from (Primary to High School 2 step) کے لئے feasible نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ "لوکل کمیونٹی نے GGPS ملیار کی اپ گریڈیشن کے مقصد کے لئے 13 کنال جگہ برلب سڑک مختص کی ہوئی ہے۔"جب جگہ مختص کی ہوئی ہے تو upgradation کب تک کر دی جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یونین کونسل احمد آباد میں پہلے ہی دو گرلز ہائی سکول ہیں لہذا اس سکول کی upgradation نہیں ہو گی۔یہ زمین لوکل کمیونٹی نے مختص کر دی ہے لیکن یہاں پر پہلے ہی دو گرلز ہائی سکول موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر 1395 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1396 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1452 شیخ

علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1453 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1584 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2001 جناب جمیل حسن خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 678 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 688 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1454 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1455 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1459 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1606 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1621 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1821 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 388 گ ب کے بارے میں تفصیلات

*1821: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ نہری پانی منظور شدہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کا پانی سکول کی انتظامیہ کی ملی بھگت سے کچھ بااثر کسان اپنے کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں اور سکول انتظامیہ اپنی جیب گرم کرنے کے لئے کسانوں کو فروخت کر دیتی ہے؟

(د) کیا حکومت سکول انتظامیہ اور بااثر کسانوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) درست نہ ہے کیونکہ 388 گ۔ب سمندری ضلع فیصل آباد میں کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے جبکہ اس تحصیل میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 388 گ۔ب واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 388 گ۔ب سمندری کا سرکاری پانی 20 منٹ منظور شدہ ہے اور سکول انتظامیہ ہر ہفتہ اپنی باری پر پانی لگاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) اگر سکول انتظامیہ ایسے کام میں ملوث پائی گئی تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سکول کا کل رقبہ کتنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کون سے جز کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) ہی کے حوالے سے پوچھوں گی کہ اس سکول کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں خالی رقبہ جو گراؤنڈ وغیرہ کے لئے ہوتا ہے وہ کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! اس کا خالی رقبہ 9 کنال اور دو مرلے ہے اور Boundary wall 867 sq.ft بھی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ specify کر دیں کہ کیا اس میں کوئی گراؤنڈ وغیرہ ہے جس میں گھاس وغیرہ لگائی گئی ہو جسے grassy area کہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا اس میں grassy plot ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! میرے پاس یہ تفصیل ہے کہ اس سکول میں ایک چھوٹی اور ایک بڑی گراؤنڈ ہے جس میں درخت، پودے ہیں اور کیاریاں اور باغیچہ بنا ہوا ہے تقریباً دو کنال covered area ہے اور اس کے ساتھ بھی ایک حصہ

Admn Block کے لئے covered ہے۔یہاں پر نہری پانی دیا جاتا ہے اور وہاں بہترین چھوٹے بڑے پودے ہر لحاظ سے لگے ہوئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی جانب سے جو جواب آیا ہے اس کی یہ verification کر لیں۔ میری معلومات کے مطابق یہاں پر ایسا کوئی گراؤنڈ ہے جس میں گھاس لگی ہوئی ہو اور نہ ہی کسی قسم کے درخت ہیں۔اس کے علاوہ جواب میں دیا گیا ہے کہ بیس منٹ کے پانی کی اس کے لئے منظوری ہو چکی ہوئی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق چونکہ گھاس اور درخت نہیں ہیں تو وہ پانی سکول کا عملہ مختلف لوگوں کو بیچ رہا ہے۔ یہ بات اس لئے بہت اہم ہے کہ جب ایک سکول کے رقبہ کے لئے کوئی چیز مخصوص کر دی گئی ہے کہ وہاں پر گھاس بھی ہونی چاہئے، بچوں کے کھیلنے کی گراؤنڈ ہونی چاہئے اور سایہ دار درخت بھی سکول کا حصہ ہوتے ہیں۔ اگر ایسی صورتحال ہے کہ وہاں پر کوئی درخت لگایا گیا ہے اور نہ ہی گھاس لگائی گئی ہے تو پھر وہ پانی وہاں پر بیچا جا رہا ہے اور حکومت کے کھاتے میں نام سکول کا استعمال ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! بیس منٹ سرکاری پانی منظور شدہ ہے، جمعۃ المبارک والے دن پانی دیا جاتا ہے اور وہاں پر درخت اور پودے سب کچھ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بات یہ ہے کہ معزز ممبر کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر درخت ہیں اور نہ ہی کوئی پودے لگے ہوئے ہیں۔آپ اس کی verification کروائیں اور اس کی تفصیل محترمہ کو بھی دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! اس کی تفصیل بعد میں ہی دی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بعد میں ہی دے دیں لیکن اس کو verify کروائیں اور انکوائری کروالیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کا ایک اور پوائنٹ بھی ہے اسے بھی make sure کر لیں کہ انہوں نے boundary wall کہی ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق سکول کی boundary wall نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سکول کا فوری visit کرائیں اور اس سوال سے related جواب بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1823 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول 388 گ ب کے نہری پانی کے بارے میں تفصیلات

*1823: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا تقریباً 2 گھنٹے نہری پانی منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کے پانی سے چک نمبر 388 کے بااثر کسان اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جس میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کی انتظامیہ بھی ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سات سالوں کے دوران سکول ہذا میں پانی کی وجہ سے کسی قسم کے درختوں کی شجر کاری نہیں کی گئی ہے اور سکول کی انتظامیہ اپنی جیب گرم کرنے کے لئے بااثر کسانوں کو پانی فروخت کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت بااثر کسانوں اور سکول انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کا نہری پانی منظور شدہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کا پانی باقاعدگی سے سکول کے باغیچے، گراؤنڈ اور درختوں کو لگایا جاتا ہے۔ کوئی بااثر کسان سکول کے پانی سے اپنے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے اور نہ ہی سکول کی انتظامیہ اس میں ملوث ہے۔

(ج) درست نہ ہے اس وقت سکول ہذا میں 70 پرانے درخت ہیں۔ سال 2012 میں 200 اور سال 2013 میں 250 درخت لگائے گئے جن میں سے بالترتیب 179 اور 217 درخت پروان چڑھ چکے ہیں۔ اس وقت موجود درختوں کی تعداد 466 ہے مذکورہ سکول کی انتظامیہ نے کبھی بھی کسانوں کو پانی فروخت نہیں کیا۔

(د) جواب جز(ب) اور (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 کے گرلز سکولوں میں MISSING FACILITIES کی تفصیلات

*1834: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کتنے گرلز سکول ایسے ہیں جن کی عمارات بوسیدہ حالت میں ہیں اور چار دیواری نہ ہے اور بجلی، واش روم کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) حکومت ان سکولوں میں مذکورہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس حلقہ کے کن کن گرلز سکولوں میں یہ سہولیات فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں تمام سکولز کی عمارات اچھی حالت میں ہیں اور ان سکولز میں واش رومز، بجلی اور چار دیواری موجود ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

(ج) جنوری 2009 سے 2013-12-31 تک اس حلقہ کے 34 گرلز سکولوں میں فراہم کردہ سہولیات اور خرچ کی تفصیل سال وار ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Is the Honourable Parliamentary Secretary taking the ownership of this answer that this is correct.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل وہ بتا رہی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کو سراسر چیلنج کرنا چاہوں گا۔ میرے آگے جس طرح انہوں نے رپورٹ رکھی ہوئی ہے میں اسی رپورٹ کے مطابق ان کو پڑھ کر سنانا چاہوں گا۔ انہوں نے مجھے تقریباً 34 سکولوں کی تفصیل فراہم کی ہے. جہاں پر میرے خیال میں کسی ایک سکول میں بھی clean drinking water کی facility نہیں ہے تو یہ کیسے claim کر سکتے ہیں کہ یہاں پر تمام missing facilities complete ہیں؟ نمبر 12 تفصیل کے اندر میں ان کو چیلنج کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ گرلز پرائیویٹ سکول عالم شاہ تاجہ جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ وہاں پر missing facilities نہیں ہیں تو میں یہ بتا دوں کہ اس سکول نے already کافی عرصے سے requisition بھی کیا ہوا ہے کہ ان کے پاس فرنیچر نہیں ہے۔ وہاں پر toilet بہت خستہ حال ہیں اور school rooms کی کمی ہے جس کے لئے لکھ کر دیا ہوا ہے جبکہ یہاں پر missing facilities complete بتائی جا رہی ہیں Secondly میں اس کے اندر نمبر 14 پر گورنمنٹ گرلز پرائیویٹ سکول 558/GB کی بات کرنا چاہوں گا کہ وہاں پر بھی same یہی جھوٹ بولا گیا ہے. and the list goes on اس کے بعد میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ جب آپ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 502 کی طرف چلے جاتے ہیں تو وہاں پر boundary wall تک موجود نہیں ہے تو اس کے بعد یہ یہاں پر کیسے claim کر رہی ہیں کہ وہاں پر missing facilities پوری کر دی گئی ہیں اور یہاں پر یہ کس طرح سے اس کی ownership لے رہی ہیں کیونکہ میں باوثوق طریقے سے بتا رہا ہوں اور موقع بھی دیکھ کر آیا ہوں اگر چاہیں تو یہ میرے ساتھ موقع پر جا کر تمام سکول visit کر سکتی ہیں۔ کیا روایت کے مطابق یہاں پر جھوٹ ہی بولا جانا ہے اور جھوٹی ownership لینی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ بات آپ نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے kindly اس کا سچا جواب یہاں پر لے کر دیا جائے۔ کیا یہ یہاں پر ownership غلط لے رہی تھیں، ڈیپارٹمنٹ نے یہاں پر کیا لکھ کر بھیجا ہے اور میں یہ چیزیں جو بتا رہا ہوں یا پھر مجھے یہ چیزیں وہاں چل کر دکھا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! میں verify کرتی ہوں۔ یہ معزز ممبر ہیں اور میں اس کو دیکھتی ہوں۔ میں نے وہاں جا کر سکولز نہیں دیکھے بلکہ محکمے نے مجھے information دی ہے اس کے مطابق Construction of three class rooms, furniture اور دوسری missing facilities سال 14-2013 میں دے دی گئی ہیں۔ 15-2014 تو ابھی جاری ہے تو اس میں بھی ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان missing facilities کو پورا کیا جائے کیونکہ یہ سوال جس وقت آپ نے دیا تھا اس وقت 2013 تھا اور اب تو 2014 کا بھی financial year گزر گیا ہے لہذا جون 2015 تک missing facilities پوری کر لی جائیں گی اور میں visit بھی کر لوں گی جو بھی آپ کہیں گے۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے بے شک دو سال بعد اس کا جواب دیا جا رہا ہے لیکن جو میں آپ کو صورتحال بتا رہا ہوں یہ وہاں کی current situation ہے۔ میرا اس کے پاس جواب یہ تھا اگر آپ یاد کریں تو میں نے ابھی کہا تھا کہ اس کی یہ ownership لیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے جس پر انہوں نے کہا تھا کہ وہ ownership لے رہی ہیں۔ وہاں پر missing facilities پوری نہیں ہیں یہ یہاں پر مجھے کیسے کہہ رہی ہیں کہ وہ پوری ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ بتا رہی ہیں کہ جو سکول 15-2014 کے رہ گئے تھے اُن کو جون تک complete کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ یہ تفصیل دیکھیں جس کے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ سکولوں میں تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔ یہ مجھے کیوں لکھ کر بھیج رہے ہیں جبکہ وہاں پر تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں؟ یہ سہولیات وہاں پر موجود ہی نہیں ہیں۔ میں یہ آپ سے پوچھ رہا ہوں کیونکہ میں نے یہ جواب نہیں لکھا۔ مجھے یہ جواب انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے۔ یہ یہاں پر پھر لکھ کر بھیجتے ہیں کہ یہاں پر missing facilities موجود ہیں لہذا ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ ان کو complete کر دیں گے۔ مجھے یہاں پر سفید یا black and white کے اندر کیا جھوٹ لکھ کر دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! بس ٹھیک ہو گیا۔ اب آپ ذرا بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):جناب سپیکر! میں ان کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم verify کریں گے تو پھر ہم محکمے سے اس کا جواب لے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا میں اس سوال کو پھر pending کر دوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر! سوال نمبر 1835 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1835:جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد سکول اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کی missing facilities سکول وار بتائیں؟

(د) حکومت ان سکولوں میں یہ missing facilities کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں 39 پرائمری، 17 مڈل، 9 ہائی اور 2 ہائر سیکنڈری گرلز سکول ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولز میں 15135 طالبات زِیر تعلیم ہیں۔ سکول اور کلاس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے گرلز سکولز میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا یہ سوال بھی پہلے سوال سے related ہے اگر آپ اس کے اندر بھی دیکھنا چاہیں گے تو انہوں نے ٹوٹل مجھے بتایا ہے کہ میرے حلقے کے اندر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! ٹھیک ہے آپ کے دونوں سوال pending کر دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! دونوں سوال pending کر دیں لیکن مجھے ایوان سے یہ assurance چاہئے کہ مجھے کب تک اس کا درست جواب ملے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اگلی دفعہ جس دن بھی سکولز ایجوکیشن کے جوابات دیئے جائیں گے اُس دن آ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! دو دو سال تک جواب نہیں آتے۔ kindly آپ اس اجلاس کے اندر کوئی date دے دیں، بے شک اگلے اجلاس کے start میں دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اس اجلاس میں تو نہیں لیکن اگلے اجلاس میں جواب لے دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر اگلے اجلاس میں مجھے جواب ملے گا تو جواب درست نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ بھی خواہ مخواہ بحث کر رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ آپ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کیونکہ میرے حلقے کے بچوں کا future ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Rules کے مطابق جو بھی ہو گا میں action لوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: یہ دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1949 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے ان کی request آئی ہوئی تھی لہذا ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1951 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2035 چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہذااس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2053 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2079 قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2283 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔جناب سپیکر!سوال نمبر 2302 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:سکولوں میں MISSING FACILITIES کی فراہمی کی تفصیلات

*2302: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143،144اور 145 لاہور میں کتنے گرلز پرائمری،مڈل سکول ایسے ہیں جن کی عمارت بوسیدہ ہوچکی ہے اور چار دیواری،بجلی،واش روم کی سہولت نہ ہے؟

(ب) حکومت ان سکولوں میں یہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولزایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) حلقہ پی پی۔143،144اور 145 لاہور میں ایسا کوئی گورنمنٹ پرائمری،مڈل سکول نہ ہے جس کی عمارت بوسیدہ ہو ان سکولوں میں چار دیواری بجلی اور واش روم کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ حلقہ پی پی۔143،144اور 145 میں کتنے سکول ہیں جن کی عمارت بوسیدہ ہے اور ان کے washroom تک موجود نہیں ہیں؟ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ ایسی کوئی بات وہاں پر نہیں ہے جبکہ پی پی۔144 یونین کونسل(34) مادھولال حسین دربار کے بالکل نیچے ایک سکول موجود ہے جہاں پر washroom کے دروازے ہیں اور نہ ہی وہاں پر washroom کی سہولت

موجود ہے اور یہی same situation یونین کونسل (37) کے اندر ہمارے ایسے سکول ہیں جہاں پر washroom اور پانی کی سہولت بھی میسر نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ سکول بھی ہم visit کر لیتے ہیں جیسا کہ محترمہ کہہ رہی ہیں۔ ویسے وہاں پر چار دیواری، بجلی اور واش روم موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ پہلے آپ ایوان میں اس طرح کے جوابات دیں اور اب آپ کہیں کہ ہم visit کر لیتے ہیں آپ پہلے ہی visit کر کے جواب دے دیتیں تو بہتر تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے آئندہ ایسا ہی ہو گا یا پھر اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2304 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول کو فنڈز کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2304: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کمپری ہنسیو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ لاہور کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈز کس کس مد میں فراہم کیا گیا اور متذکرہ فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا سال وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ سکول میں کتنے ٹیچرز سائنس اور کتنے آرٹس کے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تاریخ بیان کریں؟

(ج) متذکرہ سکول میں کل کتنا کلریکل سٹاف ہے اور یہ سٹاف کب سے سکول ہذا میں تعینات ہے نام، عہدہ، گریڈ اور تاریخ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) متذکرہ سکول میں ایسے کتنے ملازمین ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں تعینات ہیں نام، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اپنی پالیسی کے مطابق تین سال سے زیادہ عرصہ تعینات ملازمین کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) سال 09۔2008، 10۔2009، 11۔2010، 12۔2011 اور 13۔2012 میں فراہم کئے گئے فنڈز اور اخراجات کی سال وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکول میں سائنس ٹیچرز کی تعداد 21 اور آرٹس ٹیچرز کی تعداد 20 ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تاریخ کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول ہذا میں کلریکل کی تعداد تین ہے جن میں ہیڈ کلرک ایک اور جونیئر کلرک دو ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ، اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکول ہذا میں چودہ ملازمین عرصہ تین سال سے زائد اسی سکول میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، اور گریڈ وار تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹیچنگ سٹاف کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسی پالیسی نہ ہے کہ ان کو تین سال بعد ٹرانسفر کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس پر میں ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔ یہ جو فنڈز کی تفصیل دی گئی ہے ان تمام سالوں میں جو فنڈز خرچ ہوئے ہیں ان کا کبھی کوئی audit کیا گیا ہے کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ان تمام اخراجات کا کبھی audit نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان فنڈز کا کبھی audit ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ ان کا fresh question بنتا ہے ویسے ان فنڈز کا budget detail اور expenditure کا پورا ضمیمہ

ساتھ میں دیا ہوا ہے لیکن اس میں audit report ان فنڈز کی موجود نہیں ہے لہذا اس سوال کو pending کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ میں نے ضمنی سوال کیا ہے۔ میں نے سوال دیا ہے اس کی تفصیل دے دیں جب تفصیل دی گئی ہے تو میں یہی پوچھتی ہوں کیونکہ محکمہ موجود ہے اور سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں تو سیکرٹری صاحب بتادیں اگر محکمہ موجود نہیں ہے تب بھی بتادیں کہ محکمہ موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ نیا سوال دے دیں یا اس سے متعلقہ اگر کوئی بات ہے تو وہ پوچھ لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چلیں، اس پر ایک اور ضمنی سوال کر لیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے آپ ایک اور ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سکول میں ایک پارکنگ سٹینڈ ہے جہاں پر سٹاف اور جو بچے آتے ہیں وہ اپنی سائیکل وغیرہ پارک کرتے ہیں۔ اس پارکنگ سٹینڈ میں پیسے وصول کئے جا رہے ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس سوال میں تو کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! نہیں، آپ اس پر ضمنی سوال نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو تو بتانا پڑے گا جو انفارمیشن میرے پاس آئی ہے۔ پارکنگ سٹینڈ بچوں کے لئے ہے اور اگر آپ بچوں یا سٹاف کے لئے پارکنگ سٹینڈ کسی بلڈنگ یا سکول میں بناتے ہیں تو وہاں پر کیا ٹھیکیدار مخصوص کرنا چاہئے یا پھر وہاں پر charges لینے چاہئیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے ویسے اس کی محترمہ انکوائری کروا لیتی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی انکوائری کروائیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2414 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ پائلٹ گرلز / بوائز ہائی سکولز کی رہائش گاہوں کا بطور دفاتر استعمال و دیگر تفصیلات

*2414: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پائلٹ بوائز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور اور گورنمنٹ پائلٹ گرلز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور میں پرنسپل کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کی گئی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ رہائش گاہیں متعلقہ پرنسپل کی رہائش کے لئے استعمال کرنے کی بجائے بطور دفاتر استعمال کی جارہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے افسران کے لئے GOR's اور دیگر سرکاری کالونیوں میں رہائش الاٹ کرنے پر پابندی عائد ہے اور اس کے باوجود پرنسپل کی رہائش گاہوں کو دیگر مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے، یہ رہائش گاہیں کب تک خالی کروا کر متعلقہ پرنسپل کے حوالہ کر دی جائیں گی، حتمی تاریخ سے مطلع فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ پائلٹ بوائز ہائی سکول اور گورنمنٹ پائلٹ گرلز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور پرنسپل کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کی گئی تھیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ پائلٹ گرلز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور کی پرنسپل اپنی فیملی کے ہمراہ سکول میں رہائش پذیر ہے جبکہ ماضی میں گورنمنٹ پائلٹ بوائز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور کی رہائش گاہ پر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا دفتر کام کر رہا تھا تاہم اب یہ دفتر یہاں سے منتقل ہو چکا ہے اور گورنمنٹ پائلٹ بوائز ہائی سکول کے پرنسپل یہاں رہائش پذیر ہیں۔

(ج) درست ہے۔ محکمہ تعلیم کے افسران کے لئے GORs اور دیگر سرکاری کالونیوں میں رہائش الاٹ کرنے پر پابندی ہے۔ سکول ہذا سے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا دفتر منتقل ہو چکا ہے اور ستمبر 2014 سے گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول فار بوائز کے پرنسپل ہاؤس میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے افسران کے لئے GOR's اور دیگر سرکاری کالونیوں میں رہائش الاٹ کرنے پر پابندی عائد ہے جس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔ پہلی بات تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ رانا مشہود صاحب ہمارے بہت ہی اچھے اور منجھے ہوئے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ وہ جب بھی آتے ہیں تو اچھے جواب دیتے ہیں لیکن پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ اب اُن کی حاضری بہت کم ہوتی ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری یہ تجویز ہے کہ جس دن جس بھی محکمے کا دن ہو اس دن اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے یا محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور خود متعلقہ وزیر کو check کر کے کہہ دیں کہ وہ تشریف لے آیا کریں تو اس سے ایوان کا وقار بھی بڑھے گا اور update answers بھی آجایا کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پابندی عائد کی گئی ہے کہ محکمہ تعلیم کے افسران کے لئے GOR's اور دیگر سرکاری کالونیوں میں رہائش الاٹ نہیں کی جائے گی تو آئین کی کس شق اور قانون کے تحت یہ پابندی عائد کی گئی ہے؟ حالانکہ یہ بات ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ کسی بھی قوم کو اساتذہ ہی بناتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں سب سے معزز ترین طبقہ اساتذہ کا ہے۔ ہر چیز کے اوپر straightaway بیوروکریسی کا قبضہ ہے جو کوئی درست اقدام نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ قانون کا حوالہ دے دیں جس کے تحت اساتذہ کے اوپر GOR's سمیت رہائشی کالونیوں میں الاٹمنٹ پر پابندی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ پالیسی محکمہ سکولز ایجوکیشن نہیں بناتا بلکہ یہ پالیسی ایس اینڈ جی اے ڈی بناتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے سوال محکمہ تعلیم سے کیا ہے جس کا انہوں نے جواب دیا ہے اور یہ اس کی وضاحت کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے حالانکہ یہ محکمہ تعلیم کو represent کر رہی ہیں۔ اصل میں تو ان کا محکمہ ہے جو ان کو جواب لکھ کر دیتا ہے۔ مجھے یہ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! ان کے سوال کے مطابق یہ الاٹمنٹ وغیرہ ایس اینڈ جی اے ڈی کرتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی گیلری سے چِٹ آ گئی ہے اور یہاں پر جان چھڑانے والی بات ہے۔ جب اس سوال کے یہ جواب دے رہے تھے تب اس کے اندر لکھ دیتے کہ اس سے ہمارا تعلق نہ ہے بلکہ یہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی دیتا ہے پھر بات ختم ہو جاتی اور میں اگلا سوال کر لیتا۔ جب انہوں نے جواب دے دیا ہے تو پھر اس حوالے سے ان کے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کی وضاحت کریں۔ میں آپ کے توسط سے ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگلے اجلاس میں یہ اس کی وضاحت لے کر ہمیں دے دیں تو میں آگے بات نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ محکمہ سے وضاحت لے کر آپ کو بتا دیں گے۔ محترمہ! آپ بھی اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ والے بھی سن لیں کہ آئندہ سے ایسے نہ ہو۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا آج پہلا question day ہے جس وجہ سے آج میں آپ سے نہیں کہہ رہا لیکن ڈیپارٹمنٹ والوں کو چاہئے کہ آئندہ سے اچھی تیاری کروایا کریں۔ یہ چیز قابل برداشت نہیں ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2416 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جوہر پبلک سکول (جی ون) کو الاٹ کی گئی اراضی و دیگر تفصیلات

*2416: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوہر پبلک سکول جی ون جوہر ٹاؤن لاہور کے لئے حکومت نے کتنے کنال زمین کب الاٹ کی تھی، یہ پلاٹ کس کے حکم پر الاٹ کیا گیا اور موجودہ مالکان کون ہیں؟

(ب) کیا یہ سکول محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ہے، یہاں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) مذکورہ پلاٹ میں کتنے کنال پر سکول بنا ہوا ہے اور کتنے کنال پر مالکان سکول نے اپنی ذاتی رہائش تعمیر کر رکھی ہے کیا کسی سکول پلاٹ پر ذاتی رہائش تعمیر کرنا قانوناً درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) جوہر پبلک سکول جی ون جوہر ٹاؤن لاہور کو تعلیمی مقاصد کے لئے 10.07.1990 کو وزیراعلیٰ کے حکم پر 7884.50 مربع میٹر زمین بعوض 1871051 روپے بنام چودھری امیر حسین ولد چودھری دیوان علی بذریعہ ایل ڈی اے الاٹ ہوئی وہی اس کے مالک ہیں۔

(ب) جوہر پبلک سکول محکمہ تعلیم سے منظور شدہ ہے۔اس میں تقریباً 300 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ طلباء سے 1200 سے 1300 روپے تک فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) مذکورہ پلاٹ میں تقریباً 17 کنال پر سکول تعمیر ہے جبکہ ایک کینال پر پرنسپل کی رہائش گاہ ہے۔جس کی تعمیر وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی اجازت سے 1996 میں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محکمے کی طرف سے جواب آیا ہے کہ 17 کنال پر سکول تعمیر ہے جو کہ بہت بڑا رقبہ ہوتا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ 300 طلباء زیر تعلیم ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ ایک کنال پر پرنسپل کی رہائش گاہ ہے جس کی اجازت 1996 میں خصوصی طور پر دی گئی تھی۔ میری براہِ راست معلومات کے مطابق یہاں جو رہائش بنائی گئی ہے یہ چودھری امیر حسین صاحب نے اپنے لئے رہائش بنائی تھی۔یہاں پر پرنسپل کے لئے ایک کنال کی بات کی گئی ہے تو اس سے زیادہ رقبے پر چودھری امیر حسین صاحب کا اپنا گھر بنا ہوا ہے لہذا میں اس جواب کو چیلنج کرتا ہوں اور میں آپ کے توسط سے یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ یہ direction دے دیں کہ جناب وزیر تعلیم، محکمہ اور میں تینوں اس کو visit کریں اور اسمبلی کو رپورٹ کریں کہ کس طرح یہاں محکمہ غلط جوابات دیتا ہے؟ بس مجھے اس میں یہی مطلوب ہے کہ میرے ساتھ چل کر visit کریں تو میں دکھاؤں گا کہ چودھری امیر حسین صاحب کی رہائش کتنے رقبے پر بنی ہوئی ہے، پرنسپل کی کتنے رقبے پر بنی ہوئی ہے اور سکول کی عمارت کتنے رقبے پر بنی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ڈاکٹر صاحب کے ساتھ آپ یا منسٹر صاحب تشریف لے جائیں اور متعلقہ آفیسر بھی ساتھ جا کر اس کو visit کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! اس کے لئے ہم نے لیٹر منگوایا ہوا ہے جو میں انہیں بعد میں دکھا سکتی ہوں کہ یہ الاٹمنٹ سکول کے نام نہیں ہے

بلکہ ان کے اپنے نام پر ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اُس وقت اس کی الاٹمنٹ کا جو لیٹر دیا تھا وہ بھی میرے پاس ہے اور انہوں نے اس کی یکمشت رقم ادا کی ہوئی ہے۔ ویسے میں انکوائری کے لئے ان کے ساتھ بھی جا سکتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ visit کرائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم ساتھ جائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ساتھ جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اگلے اجلاس میں ہم آپ کو اس کی رپورٹ دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ضرور بتائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2549 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2556 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 2583 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) کی اراضی کو واگزار کروانے کا معاملہ

*2583: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔162 شیخوپورہ موضع بابکوال میں گورنمنٹ ہائی سکول فار (بوائز) کا کل کتنا رقبہ ہے اس کی عمارت کتنے رقبہ پر بنائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول کے رقبہ پر بااثر زمیندار قابض ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سکول کی اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) پی پی۔162 گورنمنٹ ہائی سکول بابکوال تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ کا کل رقبہ 233 کنال 9 مرلے ہے جبکہ سکول کی عمارت اور گراؤنڈ 25 کنال پر مشتمل ہے جبکہ خالی رقبہ 208 کنال اور 9 مرلے ہے۔

(ب) درست نہ ہے سکول کا تمام رقبہ سکول انتظامیہ کے قبضہ میں ہے اور اس پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نہیں چاہتی کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو اتنی تکلیف دی جائے لیکن بار بار میرا سوال آ جاتا ہے۔ میں اس میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی لیکن اتنا ضرور message convey کرنا چاہتی ہوں کہ یہ کسی وقت ٹائم نکالیں تاکہ اس زمین پر جا کر visit کر لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں پر قابضین موجود ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، visit کر لیجئے گا۔اگلا سوال نمبر 2664 جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2665 بھی جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2678 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2713 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ: پی پی۔130 ڈسکہ کے سکولوں میں MISSING FACILITIES کی تفصیلات

*2713: **جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولز گرلز بوائز ایسے ہیں جہاں پر کمروں کی مزید ضرورت ہے؟

(ب) کتنے سکولز ایسے ہیں جن کی عمارتیں خستہ حال ہیں؟

(ج) کتنے سکولز ایسے ہیں جن کی زمین نیچی ہے اور بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے؟

(د) کتنے ہائی سکول (بوائز/گرلز) ایسے ہیں جہاں پر انٹرمیڈیٹ کی کلاسز شروع ہو چکی ہیں؟

(ہ) کتنے سکولز ایسے ہیں جہاں پر کمپیوٹر لیب موجود ہیں اور کتنے سکولوں میں نہ ہیں؟

(و) کتنے سکولز ایسے ہیں جن میں فرنیچر کی کمی اور سائنس لیبز نہ ہیں، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایسے سکولز جن میں کمروں کی ضرورت ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	بوائز	گرلز
پرائمری	12	23
مڈل	01	04
ہائی	07	08

دوران سال 14۔2013 گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گلوٹیاں خورد اور گورنمنٹ کر سچین ہائی سکول ڈسکہ کو پانچ پانچ کلاس روم مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) پی پی۔130 میں جن کی عمارتیں خستہ حال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	بوائز	گرلز
پرائمری	02	07
مڈل	00	01
ہائی	01	01

دوران سال 14۔2013 ان تمام سکولوں کو (Non Salary Budget (NSB کے تحت ان سکولوں کی عمارات کی حالت بہتر بنانے کے لئے فنڈ مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) پی پی۔130 میں جن سکولوں کی زمین نیچی ہے اور بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

کاپی (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	بوائز	گرلز
پرائمری	09	16
مڈل	00	04
ہائی	04	00

دوران سال 14۔2013 ان تمام سکولوں کو (NSB) Non Salary Budget کے تحت ان سکولوں کی عمارات کی نشیبی زمین کی سطح کو اونچا کرنے کے لئے فنڈ مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(د) پی پی۔130 میں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول آدم کے چیمہ کو انٹر میڈیٹ کا درجہ مل چکا ہے وہاں انٹر میڈیٹ کی کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔

(ہ) پی پی۔130 میں کل 18 ہائی سکول ہیں اور 18 سکولوں میں ہی کمپیوٹر لیب موجود ہیں اس کے علاوہ کوئی ایسا ہائی سکول نہ ہے جس میں کمپیوٹر لیب موجود نہ ہے۔(Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پی پی۔130 میں جن سکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

کا پی (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	بوائز	گرلز
پرائمری	36	08
مڈل	03	00
ہائی	00	02

پانچ ہائی سکولز ایسے ہیں جہاں سائنس لیبز نہ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں جو detail دی ہے اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ 50 فیصد درست ہے لیکن میری اس میں request یہ ہے کہ حلقہ پی پی۔130 میں چھ سکول ایسے ہیں جن کا 80 فیصد سے زیادہ construction work مکمل ہے اور عمارت بن چکی ہے لیکن گزشتہ تین سال سے ہم request کر رہے ہیں کہ بقایا 20 فیصد کام کے فنڈز دے دیئے جائیں تاکہ جو پرائمری سکولوں سے مڈل ہوئے ہیں وہاں مڈل کی کلاسیں شروع کی جائیں اور جو مڈل سے ہائی سکول ہو چکے ہیں ان میں ہائی کلاسیں شروع کی جائیں مگر آج تک اس میں کوئی progress نہیں ہے۔ وہاں 80 سے 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بلڈنگ والے taking over نہیں کر رہے جس کی وجہ سے بچوں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کی بات انہوں نے note کر لی ہے۔ محترمہ! آپ concerned آدمیوں کو بلا کر باجوہ صاحب کی reservation دُور کرائیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو بجٹ آئے اس میں ان کے لئے فنڈز رکھ لیں تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ باجوہ صاحب کو Question Hour کے بعد بٹھا کر اس معاملے کو دیکھیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ یہاں پر statement دے دیں کہ بجٹ میں فنڈز رکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بیٹھ کر ان سے بات کر لیجئے گا۔ اگلا سوال نمبر 2775 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے لیکن ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس پر دوسرا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ اب میں اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔ آپ محترمہ کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال نمبر 2782 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2783 بھی محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2791 جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔ جی، کرنل صاحب! سوال نمبر بولیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2799 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سکولوں میں اساتذہ کی تعداد، طلباء کی تعداد کے مطابق کرنے و دیگر تفصیلات

*2799: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جن بوائز و گرلز پرائمری سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد دو ہے کیا وہاں کے ٹیچر کو کسی دوسرے سکول میں ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے، اس کی ٹرانسفر پالیسی کے حوالے سے وضاحت فرمائی جائے؟

(ب) حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایسے بوائز و گرلز پرائمری سکول جہاں اساتذہ کی تعداد دو یا ایک ہے، وہاں پر اساتذہ کی تعداد کو بڑھانے کا کیا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا اساتذہ کی تعداد کا تعین طلباء کی تعداد کے مطابق کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس):

(الف) ٹرانسفر پالیسی 14۔2013 پیرا نمبر 5 شق نمبر 6 کے مطابق جن سکولز میں دو ٹیچرز ہیں۔ وہاں سے ٹیچرز کی ٹرانسفر نہیں کی جا سکتی۔

(ب) حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں Reallocation Policy 2014 کے مطابق بیس خواتین اور 74 مرد اساتذہ کی تعداد بوائز و گرلز پرائمری سکول میں طلباء کی تعداد کے مطابق بڑھائی گئی ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) Reallocation Policy کے تحت اساتذہ کی تعداد طلباء کی تعداد کے مطابق کی جاتی ہے۔

Criteria for Provision of Teaching Staff

Level Enrolment	Section No & Category of Teacher		
2	PSTs including ESEs (Sci-Math)	.....	UP to 60 Primary
3	PSTs including ESEs (Sci-Math)	.....	60 to 90
1	PSTs including ESEs (Sci-Math)	.....	Every Additional
40	Students		

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ criteria for provision of teaching staff۔ پرائمری سکول کا یہ ہے کہ ہر سکول میں سٹوڈنٹ کی تعداد کم از کم 60 ہو گی تو وہاں کم از کم دو اساتذہ ہوں گے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے request ہے کہ یہ بتایا جائے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پرائمری سکول ایسے ہیں جن میں ابھی دو ٹیچرز بھی نہیں ہیں بلکہ صرف ایک ٹیچر یا ایک کے بغیر ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ کے پاس اس کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر!اس کی تفصیل تو میرے پاس ہے لیکن میں انہیں بتا دیتی ہوں کہ یہاں پر ملٹی گریڈ ٹیچرز ہیں، ہمارے کچھ پرائمری سکولز ایسے ہیں جن میں ایک ہی ٹیچر ہے لیکن اس کے لئے ابھی ہم نے ایجوکیٹرز کی بھرتی کا جو اشتہار دیا ہے، ریکروٹمنٹ کر رہے ہیں اور انٹرویوز بھی لے لئے ہیں تو پچیس ہزار ٹیچرز ان سکولوں کو مہیا کر دیں گے تاکہ وہاں پر ٹیچرز کی requirement پوری ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سکولوں کی تعداد کا پتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر!سکولوں کی تعداد ساتھ دی ہوئی ہے جو کہ لف کر دی ہوئی ہے جسے وہ دیکھ سکتے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر!جو پرائمری سکول ہوتا ہے اس میں چھ کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں۔ پہلے کچی ہوتی ہے پھر پکی ہوتی ہے اور اس کے بعد دوسری سے پانچویں تک چھ کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں۔ چھ کلاسوں کے لئے انہوں نے دو ٹیچرز کا criteria بنایا ہے لیکن یہ دو ٹیچرز صحیح طریقے سے چھ کلاسوں کو پڑھا ہی نہیں سکتے مگر دو ٹیچرز کا جو criteria بنایا ہوا ہے تو پھر کم از کم دو ٹیچرز تو ہونے چاہئیں۔ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم ایجوکیٹرز میرٹ پر بھرتی بھی کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حد سے زیادہ بلکہ کافی زیادہ پرائمری سکول ایسے ہیں جن میں دو ٹیچرز نہیں ہیں اور ایک ٹیچر ہے۔ کافی پرائمری سکول ایسے بھی ہیں جو کہ بغیر ٹیچرز کے ہیں۔ جو ٹیچرز بھی بھرتی ہوتے ہیں وہ ہائی یا مڈل سکول میں جاتے ہیں تو میری محکمہ سے یہ گزارش ہو گی کہ انہیں چاہئے کہ پرائمری سکولوں میں زیادہ توجہ دیں کیونکہ یہی بنیاد ہے۔ یہاں سے اگر بچے کی صحیح بنیاد ہو گی تو وہ آگے تک جائے گا اور پرائمری سکول میں کم از کم ٹیچرز کی تعداد چار سے کم نہیں ہونی چاہئے لیکن اگر دو بھی کرائیٹریا میں ہے تو وہ دو تو پورے کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!آپ کی request انہوں نے سن لی ہے۔

جناب احمد سعید اعوان: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد سعید اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ سکولوں کے اندر ٹیچرز کی جو deficiency ہے تو ابھی جو ایجوکیٹرز کی بھرتی کرنے جا رہے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے پورے پنجاب کے اندر calculate کر کے اس کی سیٹیں announce کی ہیں جن کے اوپر بھرتی ہوں گے یا اس میں دوبارہ deficiency رہے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بنتا تو fresh question ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کے پاس اس کی تفصیل ہے کہ پورے پنجاب میں خالی سیٹوں پر بھرتی کرنے کا عمل شروع کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، جو خالی سیٹیں تھیں یا جن کی ضرورت تھی ان سب پر بھرتی ہو رہی ہے یا ابھی کچھ پر ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ بھرتی ساری خالی سیٹوں پر ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پورے پنجاب میں خالی سیٹوں پر بھرتی ہو رہی ہے۔

جناب احمد سعید اعوان: جناب سپیکر! شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری سوال ہو گا۔

میاں محمد رفیق: بے حد شکریہ۔ جناب سپیکر! specifically سوال تو یہ کرنل ایوب صاحب کا ہے اور عمومی طور پر یہ پورے پنجاب میں issue ہے۔ خاص طور پر اسی حلقے کو لے لیتے ہیں, reallocation, allocation, realization کے حوالے سے آدھی درجن مرتبہ اکھاڑ پچھاڑ کا عمل ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے کوئی سکول نہیں بچا جہاں سے کسی کو اکھاڑا نہیں اور کسی کو پچھاڑا نہیں بہر حال یہ دور بڑا پریشانی کا تھا۔ اب اسی حلقے میں 74 مرد اور 20 خواتین کو کسی سکول میں نامزد کیا گیا ہے اور اگر نامزد کیا گیا ہے تو کیا وہاں سے اکھاڑ پچھاڑ ہوئی ہے کہ نہیں؟ اگر اکھاڑ پچھاڑ بھی کی گئی، وہاں پر سیٹیں fill کرنے کے لئے یہ ٹیچرز بھی post کر دیئے گئے تو جو ٹیچر وہاں سے بھیجا گیا reallocation اور allocation کے حوالے سے تو وہ with post جاتا رہا ہے تو یہ کیا تماشا ہے اس کی وضاحت فرما دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ جہاں سے یہ خصوصی طور پر 74مرد اور 20خواتین ٹیچرز کو نکالا گیا ہے تو کن کن سکولوں میں وہ post create کی گئی ہے اور اس میں ضمنی سوال یہ بنتا ہے کہ یہ post create کی گئی ہے تو کیا ان سکولوں سے اکھاڑ پچھاڑ یا reallocation یا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے اس لئے آپ کوئی اور سوال دے دیں ۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

راؤ کاشف رحیم خان: شکریہ۔جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن نے پنجاب کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیا ہے کہ rationalize کے نام پر سکولوں کی rationalization کرتے ہوئے انہیں merge کیا گیا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہاں سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق rationalize کیا، اگر rationalize کے مطابق سکول بنائے گئے تو وہاں گاؤں میں پرائیویٹ سکول تو ہونا ہی نہیں چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پنجاب کے پڑھے لکھے نوجوانوں کے لئے نوکریاں ختم کر دی گئیں۔ یہ صرف اعداد و شمار کا گورکھ دھندا ہے اور آپ اس پر کمیٹی بنائیں جو یہ چیک کرے، میں صرف ضلع فیصل آباد کی بات کروں گا کہ وہاں پر ہزاروں سیٹیں rationalize کے نام پر ختم کر دی گئیں۔لوگوں کے روزگار کے مواقع ختم کر دیئے گئے۔یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر طلباء کی تعداد کم ہے تو آپ پورے ضلع فیصل آباد میں جا کر دیکھ لیں اور پنجاب کی بات نہ کریں۔اگر کسی گاؤں میں بچوں کی تعداد کم ہو تو وہاں پر پرائیویٹ سکولز تو ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ یہ صرف محکمہ کی نااہلی ہے اور یقین کریں لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزگار دیں لیکن rationalize کے نام پر نوکریاں ختم کی جارہی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راؤ صاحب!آپ اس حوالے سے fresh question دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا تھا کہ پچیس ہزار نئے ایجوکیٹرز کی بھرتیاں کر رہے ہیں اور انشاء اللہ جب وہ بھرتیاں ہو جائیں گی تو یقیناً ٹیچرز کی کمی پوری ہو جائے گی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پہلے پینتیس ہزار بھرتیاں کی گئی تھیں ان ٹیچرز کی کیا پوزیشن ہے کیونکہ آپ نے میرا سوال پچھلے سیشن میں pending کرتے ہوئے منسٹر صاحب سے کہا تھا کہ جواب چونکہ غلط ہے تو آپ اس کا صحیح جواب لائیں۔ ایک بھی ایجوکیٹر ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا اور آج بھی دو سوال جن میں ایک شیخ علاؤالدین اور دوسرا ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کے ٹیچرز کو regulate کرنے کے حوالے سے ہیں تو انہیں regular نہیں کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ایجوکیٹرز جو موجود ہیں، ان ٹیچرز کو آپ regular نہیں کر رہے تو پھر نئی بھرتیاں کرنے کا تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا، انہیں regular کر کے آپ انہیں utilize کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کی بات سن لی گئی ہے اور یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2808 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2818 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: گورنمنٹ ہائی سکول برنالی کے ٹیچر کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2818: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہلیان بریانی ضلع گجرات نے گورنمنٹ ہائی سکول بریانی ضلع گجرات کے ای ایس ٹی ٹیچر محمد اصغر (انچارج ہیڈ ماسٹر) کے خلاف مختلف قسم کی شکایات پر مبنی درخواست وزیر اعلیٰ پنجاب کو دی تھی جن پر D.S(ASSEM)CMO/13/AM/113(B) 0002835 مورخہ 31۔08۔06 کے تحت ان شکایات کی انکوائری کرنے کے احکامات جاری کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر گجرات نے اس بابت انکوائری کر کے رپورٹ اپنے مراسلہ نمبری 2363 مورخہ 13۔8۔20 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر گجرات کو پیش کی جس میں تمام شکایات / الزامات ٹیچر مذکورہ کے خلاف جو لگائے گئے تھے ان کو درست قرار دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان الزامات کی تحقیقات ای ڈی او ایجوکیشن گجرات نے بھی کی اور انہوں نے ان الزامات کو درست قرار دیتے ہوئے ان کی مزید تحقیقات کرنے اور اس ٹیچر کے خلاف قانون کے مطابق سزا دینے کے لئے اپنے مراسلہ نمبر2640 مورخہ 13۔9۔10 کے تحت پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول Guliana ضلع گجرات کو مراسلہ تحریر کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انکوائری کے باوجود اس ٹیچر کے خلاف اس کے اثر ورسوخ کی وجہ سے مزید انکوائری نہ کی جارہی ہے اور نہ ہی اسے سزا دی جارہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ای ڈی او ایجوکیشن گجرات نے ان الزامات کی محکمانہ ریگولر انکوائری PEEDA Act 2006 کے لئے ڈی ای او (ایلیمنٹری) مردانہ گجرات کو اپنے مراسلہ نمبری Admn-I/1288 مورخہ 2013۔11۔07 کے تحت ہدایت کی جس کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

(ہ) محکمہ تعلیم ضلع گجرات اس سلسلہ میں پہلے ہی اپنی کارروائی مکمل کر چکا ہے۔ اور ٹیچر مذکورہ کے خلاف انکوائری مکمل ہونے کے بعد اس کی تین سالانہ ترقیاں آنے والے تین سال کے لئے DEO(M-EE) Gujrat کے مراسلہ نمبر23/PA/M&E مورخہ 14۔01۔04 کے تحت روکی جا چکی ہیں۔ مزید برآں ٹیچر مذکورہ کو ای ڈی او (ایجوکیشن) کے آرڈر نمبری A-I/1565 مورخہ 2014۔04۔08 کے تحت گورنمنٹ ہائی سکول خونن میں ٹرانسفر بھی کر دیا گیا ہے۔ کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے گزارش ہے کہ جو انہوں نے جواب table کیا ہے جس میں PEEDA کے تحت disciplinary action ہوا ہے اور ٹیچر کے خلاف سات الزامات prove ہوئے ہیں یہ پڑھ دیں۔PEEDA کے تحت جو کارروائی ہوئی ہے اور جس کے پاس انکوائری لگی ہوئی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کس جز کی بات کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ج) میں ہے کہ جو انکوائری ہوئی ہے اور اس کی رپورٹ table کی ہوئی ہے تو اس انکوائری رپورٹ کو پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس انکوائری رپورٹ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ ایوان کی میز پر رکھنے کے لئے ہے اور لف کی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر زیادہ لمبی تفصیل نہیں ہے تو آپ اسے پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر! تفصیل کافی زیادہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ کوئی لمبی تفصیل نہیں ہے اور اس کے خلاف سات الزامات ہیں جن میں پہلا یہ ہے کہ کلاس میں جب انکوائری آفیسر گیا ہے تو وہ فارغ بیٹھ کر علیحدہ گپیں ہانک رہا تھا۔اس نے سکول سے درخت چوری کئے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ اس نے پچھلے سکول کی کتابیں لا کر اپنی table میں رکھی ہوئی تھیں جو بچوں کو مفت دینی تھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اب کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سکولز کی کھڑکیاں اس نے فروخت کر دیں اور یہ ساری انکوائری PEEDA کے تحت ہوئی اور جب رپورٹ پیش کی گئی تو ڈی ای او صاحب نے اس کی اگلے تین سالوں کی صرف انکریمنٹ بند کیں جو آنے والے تین سال ہیں۔اس پر چوری بھی ثابت ہو گئی ہے، کتابیں بھی فروخت کر دی ہیں تو میں صرف یہ محکمہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال آیا ہے تو انہوں نے نہیں دیکھا کہ اتنا بڑا blunder کیا ہے تو انہوں نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر جی، محترمہ کیا کارروائی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر !انکوائری ہونے کے بعد اس کی تین سالانہ ترقیاں روک دی گئی ہیں اور اس کے بعد اسے وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کی انکوائری ہوئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ PEEDA ACT کے تحت جو اس وقت ہے سب سے بڑی کارروائی ہے۔ چوری بھی ثابت ہو گئی، کتابیں بھی اُس کے پاس سے برآمد ہو گئیں ،بچوں کو پڑھا بھی نہیں رہا تھا، سکول میں بیٹھے ہوئے ٹیلیفون بھی کر رہا تھا اور یہ ساری چیزیں ثابت ہونے کے بعد پھر ای ڈی او صاحب نے آرام سے اس کو بالکل ساتھ والے سکول میں بٹھا دیا اور آنے والے تین سالوں کے لئے تین سالانہ ترقیاں روک دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب کیا آپ چاہتے ہیں کہ دوبارہ انکوائری کی جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ جس ای ڈی او نے یہ سارا کچھ کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ اُس نے مل کر کیا ہے پھر اُس کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟ آخر محکمہ کے پاس ساری معلومات ہیں اور ہمارا سوال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم highlight کریں کہ کیا ہو رہا ہے اگر ساری بات محکمہ کے نوٹس میں آگئی ہے تو پھر اُس کے بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے یہ میرا ضمنی سوال بنتا ہے اس کا جواب دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ !اُس پر کتنے الزامات ثابت ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جناب سپیکر !اُس پر جتنے بھی allegations ہیں ان کے مطابق اس کی انکوائری کی گئی ہے اس کی سالانہ ترقیاں روکی گئی ہیں اور اس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب !اب آپ کیا چاہتے ہیں، یہ سزا کم ہے، اس کو زیادہ سزا ملنی چاہئے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ انکوائری موجود ہے اس پر سات الزامات ثابت ہوئے ہیں سکول میں سے درخت چوری کر لئے اور سکول کی کتابیں اپنے گھر میں رکھی تھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ چیزیں ثابت ہوئی ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ثابت ہوا ہے، یہی تو میں کہہ رہا ہوں PEEDA ACT کے تحت انکوائری ہوئی ہے اور اس کے خلاف سات الزامات ثابت ہو چکے ہیں اس کے بعد اس کو آنے والے تین سالوں کی سالانہ increments بند کر کے بالکل آرام سے ساتھ والے سکول میں ای ڈی او نے ٹرانسفر کر دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس کی دوبارہ انکوائری کر کے بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جُولیس): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قصور: پی پی۔181 کے سکولوں کو فراہم کیا گیا فرنیچر و دیگر تفصیلات

*1452: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔181 قصور میں کتنے ایسے پرائمری، مڈل، بوائز ہائی سکولز/گرلز سکول ایسے ہیں، جن میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فرنیچر و دیگر اشیاء فراہم کی گئیں، ان اشیاء کے نام و اخراجات کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے سکولز ایسے ہیں جن میں missing facilities فراہم نہیں کی گئیں، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔181 تحصیل چونیاں ضلع قصور میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سولہ (بوائز/گرلز) پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کو فرنیچر و دیگر اشیاء فراہم کی گئی ہیں۔ان اشیاء کے نام و اخراجات کی سال وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔181 تحصیل چونیاں کے جن سکولوں میں missing facilities فراہم نہیں کی گئیں ان کی تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور: کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1453: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور سکولز ایجوکیشن میں کتنے کنٹریکٹ اساتذہ ایسے ہیں، جن کو ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ب) ان کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع قصور فیمیل ونگ میں کل 491 اور میل ونگ میں 475 اساتذہ ایسے ہیں جنہیں تاحال ریگولر نہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے مراسلہ نمبری DS (O&M) (S&GAD)5-3/2013 مورخہ 19-08-2013 کے ذریعے تمام محکموں اور ان کے زیر سایہ دفاتر کے ہیڈز کو کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ننکانہ صاحب: پی پی۔174 میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تفصیلات

*2001: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔174 ننکانہ صاحب میں کتنے گرلز و بوائز سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے؟

(ب) کیا محکمہ ان سکولوں کی چار دیواری کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔174 ضلع ننکانہ صاحب میں کل بیس سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری	ایلیمنٹری	کل
19	01	20

(ب) ضلعی حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر پی پی۔174 میں واقع بیس سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کے لئے اقدامات اٹھائے اور ای ڈی او (فنانس) ننکانہ صاحب سے فنڈز کی منظوری کے بعد تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

ضلع قصور: سکولوں کے نتائج کی شرح و دیگر تفصیلات

*1454: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے مڈل، ہائی سکول (بوائز/گرلز) ایسے ہیں جن کی گزشتہ پانچ سال کے دوران نتائج کی شرح پچیس فیصد سے نیچے تھی؟

(ب) کیا حکومت نے ان سکولوں کے سربراہان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر نہیں کی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کوئی ایسی پالیسی لانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ جن سکولوں میں نتائج کی شرح مسلسل تین سال تک 80 فیصد سے نیچے ہو گی، ان کے سربراہان کو ان کی ریٹائرمنٹ تک کسی بھی سکول کا سربراہ مقرر نہیں کیا جائے گا یا اسے ریٹائرمنٹ دے دی جائے گی؟

(د) موجودہ حکومت شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کر رہی ہے تو ان اقدامات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع قصور میں ایسا ایک بھی سکول نہ ہے جس کا رزلٹ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پچیس سے مسلسل نیچے رہا ہو۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) محکمہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے poor result کے حوالے سے ایک شرح مقرر کی ہوئی ہے جو جماعت نہم کے لئے دس فیصد اور جماعت دہم پچیس فیصد ہے جن سکولوں کے ہیڈ ماسٹر کا رزلٹ اس مقرر کردہ شرح سے کم ہوتا ہے ان کے خلاف PEEDA Act, 2006 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ کی سطح پر اس وقت کلاس نہم کے دس فیصد سے کم رزلٹ کے حوالے سے 367 ہیڈ ماسٹرز کے خلاف کارروائی جاری ہے اور کلاس

دہم کے پچیس فیصد سے کم رزلٹ کو لانے والے سکولوں کے اُنتیس ہیڈ ماسٹرز کے خلاف کارروائی جاری ہے اور اضلاع کی سطح پر مطلوبہ شرح سے کم رزلٹ لانے والے 1845 سربراہان ادارہ کے خلاف متعلقہ ای ڈی اوز کارروائی کر رہے ہیں۔ جہاں تک ایسے سکول جن کے نتائج 80 فیصد سے کم ہوں اور ان کے سربراہان کے خلاف جبری ریٹائرمنٹ یا کسی اور کارروائی کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس وقت سکول ایجوکیشن میں ایسی کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے۔

(د) موجودہ حکومت شرح خواندگی بڑھانے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے اور بروقت حکومتی اقدامات کے باعث نہ صرف شرح خواندگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے بلکہ سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم بھی بلند ہوا ہے۔ حکومت کی جانب سے فروغ تعلیم کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ❖ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر پلان 2013 کی منظوری
- ❖ ایک لاکھ اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی
- ❖ 90 فیصد اساتذہ اور طلباء کی یقینی حاضری کا حصول
- ❖ تمام سرکاری سکولوں کی شفاف ماہانہ مانیٹرنگ کے لئے کمپیوٹر ٹیبلٹس کا استعمال
- ❖ سکولوں کی کارکردگی کے متعلق معلومات کی بذریعہ سکول رپورٹ کارڈ کی والدین کو فراہمی
- ❖ ڈسٹرکٹ کی ماہانہ تعلیمی کارکردگی کے متعلق معلومات کی بذریعہ ڈسٹرکٹ رپورٹ کارڈ کی ڈسٹرکٹ انتظامیہ کو فراہمی
- ❖ سکولوں کے تعلیمی معیار اور عمومی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے ہر سکول کے طلباء کی تعداد کے لحاظ سے بنیادی ضروریات (NSB) کا تعین اور 10.5 ارب روپے کی فراہمی
- ❖ صوبہ بھر کے 35 اضلاع میں ایجوکیشن واؤچر سکیم کے تحت دو لاکھ سے زائد غریب بچوں کی پرائیویٹ اداروں میں تعلیم کا بندوبست
- ❖ EMIS کے ذریعے ملک کا سب سے بڑا اور قابل اعتماد تعلیمی ڈیٹا بیس
- ❖ تمام اضلاع میں پرائمری اور مڈل سکولوں میں سکول کونسلز کی تشکیل نو اور ممبران کی تربیت
- ❖ 16 اضلاع میں مڈل اور ہائی سکول کی بچیوں کے لئے ڈیڑھ ارب روپے ماہانہ وظائف کی فراہمی اور اضافی وظائف کا اجراء
- ❖ تمام سرکاری سکولوں میں ہر سال تقریباً 4 کروڑ نصابی کتب کی مفت فراہمی
- ❖ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ریشنلائزیشن پالیسی کا کامیاب نفاذ

- ❖ پنجاب ای لرن (E-Learn) پراجیکٹ کا آغاز جس کی ویب سائٹ پر سب کی سہولت کے لئے کتب کا Animated form میں اجراء
- ❖ محکمہ سکول ایجوکیشن اور اس کے ذیلی اداروں کی کارکردگی کا مکمل جائزہ لینے والی وزیر اعلیٰ پنجاب کی روڈ میپ ٹیم اور برطانوی ماہر تعلیم سر مائیکل بار بر کا وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت ہر دو ماہ بعد باقاعدہ اجلاس کا (Stock Take) انعقاد
- ❖ ہر (Stock Take) میٹنگ میں کارکردگی کی بنا پر ٹاپ پانچ اضلاع کے DCOs اور ای ڈی اوز ایجوکیشن کو بطور بونس دو تنخواہوں کی ادائیگی جبکہ غیر تسلی بخش کارکردگی والے اضلاع کی سرزنش۔

ضلع قصور: سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کی تفصیلات

*1455: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور کے تمام سکولوں میں اساتذہ کی تعداد بہت کم ہے بلکہ بعض سکولوں میں ان کی منظور شدہ strength سے 80 فیصد کم ہے؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ 2014 میں حکومت کی ہدایات کے مطابق بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے rationalization کر کے زائد اساتذہ کے حامل سکولوں سے اساتذہ کو کم اساتذہ والے سکولوں میں ٹرانسفر کر کے اساتذہ کی کمی کو پورا کر دیا گیا۔

(ب) خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے۔ حکومت کی متعین کردہ مدت یعنی مارچ 2015 تک بھرتی کا عمل مکمل ہو جائے گا اور اس طرح ضلع بھر کے تمام سکولوں میں اساتذہ کی کمی پوری ہو جائے گی۔

صوبہ کے سکولوں میں ایک جیسا سلیبس کرنے کی تفصیلات

*1459: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری و پرائیویٹ سکولوں میں ایک جیسا سلیبس نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کوئی ایسی پالیسی بنا رہی ہے کہ ان تمام پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں میں ایک جیسا سلیبس ہو جائے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔تاہم پرائیویٹ اور سرکاری سکولز جو محکمانہ یا بورڈ کے تحت اپنے طلباء وطالبات کو امتحان دلواتے ہیں ان میں یکساں نصاب (پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی نصابی کتب) پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! وفاقی اور صوبائی حکومت اضلاع کے تمام پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں میں یکساں نصاب متعارف کروانے میں کوشاں ہے۔

صوبہ کے سکولوں میں ایک جیسی یونیفارم پہننا لازمی قرار دینے کی تفصیلات

*1951: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے پرائیویٹ اور سرکاری سکول کی یونیفارم علیٰحدہ علیٰحدہ ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے لئے ایک جیسی یونیفارم پہننا لازمی قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبہ کے تمام سرکاری ہائی/ہائر سیکنڈری سکولز میں یکساں یونیفارم رائج ہے تاہم نجی تعلیمی ادارے اپنی مرضی سے یونیفارم رائج کرتے ہیں، سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں کے لئے یکساں یونیفارم بابت تجویز زیر غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ: سکولز ایجوکیشن کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2035: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے سال 11-2010 سے آج تک پی پی۔93 ضلع گوجرانوالہ میں سکولز ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے منصوبہ جات جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے تھے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا منصوبہ جات کو جلد از جلد یا بروقت تکمیل کے لئے محکمہ کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات اس تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ نے سال 11-2010 سے آج تک پی پی۔93 ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ تعلیم کے لئے چھ منصوبہ جات منظور کئے، تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور محکمہ تعلیم کے حوالے کر دیئے گئے ہیں لہٰذا مزید کسی اقدام کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع راجن پور: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شمیر کے مسائل کی تفصیلات

*2079: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی شمیر مرکز فاضل پور تحصیل و ضلع راجن پور کتنے رقبہ پر قائم ہے کتنے رقبہ پر تعمیر شدہ بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ خالی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی بلڈنگ ناقابل استعمال ہے اور کسی وقت بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ سکتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں چار دیواری اور فرنیچر بھی نہ ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سکول کے مذکورہ بالا مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سکول ہذا کا کل رقبہ دو کنال ہے جس میں ایک کمرہ ایک برآمدہ اور تین باتھ روم بنے ہوئے ہیں اور چار دیواری بھی موجود ہے۔Covered ایریا چار مرلہ ہے باقی 36 مرلے خالی ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی عمارت نئی ہے جو سال 2013 میں تعمیر کی گئی تھی۔

(ج) درست نہ ہے۔ سکول ہذا میں چار دیواری اور فرنیچر موجود ہے۔

(د) مذکورہ سکول کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں۔

ضلع نارووال: سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2791: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کیا معیار یا شرائط مقرر کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ معیار یا شرائط پر پورا اترنے والے سکولز کو حکومت خود بخود اپ گریڈ کر دیتی ہے یا اپ گریڈ کرنے کے لئے درخواست دینا پڑتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نارووال میں کئی ایسے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں جو اپ گریڈ ہو سکتے ہیں اگر ہاں تو کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تیار ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت نے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کچھ معیار اور شرائط مقرر کی ہیں اور اس حوالے سے محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے 14.02.2009 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں سرکاری سکولوں کی مختلف level پر اپ گریڈیشن کی تفصیلات دی گئی ہیں نوٹیفکیشن ہذا کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ معیار اور شرائط پورا کرنے والے سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے عام طور پر علاقہ کے لوگ یا منتخب نمائندے درخواست دیتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ مقرر کردہ معیار اور شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کی feasibility report تیار کرتا ہے اور اس حوالے سے اپ

گریڈ ہونے والے سکولوں کی recommendation دیتا ہے۔ جس کے بعد یہ سکولز اپ گریڈ کر دیئے جاتے ہیں۔

(ج) درست ہے۔ ضلع نارووال میں 53 ایسے بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، اور ہائی سکولز موجود ہیں جو مطلوبہ شرائط پر پورا اترتے ہیں اور انہیں اپ گریڈ کیا جا سکتا ہے ضرورت پڑھنے پر حکومت ان سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ان سکولوں کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور گرلز سکولوں میں 1246 خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

202: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے گرلز سکولوں میں اساتذہ کی 1246 اسامیاں عرصہ دراز سے خالی چلی آ رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ صورتحال کا ازالہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر فوری طور پر اساتذہ کی اسامیوں کو پُر کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ 1246 اسامیوں کی بجائے 1224 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

SSE/SST	SESE/EST	EST/PTC
381	118	725

(ب) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے لاہور کے تمام سکولز کی خالی اسامیاں جن کا ذکر جز (الف) میں کیا گیا ہے کو پُر کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دے دیا ہے۔ اُمیدواران سے درخواستیں وصول ہو چکی ہیں جن کی آخری تاریخ 29-01-2015 تھی۔ تمام کام ہنگامی بنیادوں پر تیزی سے جاری ہے شیڈول اور میرٹ کے مطابق بھرتی کا عمل بروقت پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول والٹن روڈ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

228: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول والٹن روڈ لاہور کینٹ موجودہ بلڈنگ سے قبل کہاں اور کون سی بلڈنگ میں واقع تھا؟

(ب) سکول میں سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی کی سہولیات میسر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سکول ہذا میں مالی اور سویپر کی تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنے یہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(د) سکول ہذا میں ٹیچرز کی تعداد اور بچوں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ہ) اگر سکول میں بچیوں کی تعداد اس کی بلڈنگ کپیسٹی سے زیادہ ہے تو کیا حکومت نئی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول والٹن روڈ لاہور کینٹ موجودہ بلڈنگ سے قبل پنجاب بوائز سکاؤٹس ہیڈ کوارٹر کی فراہم کردہ زمین پر چل رہا تھا سکول کی عمارت تین کمروں ایک آفس اور برآمدہ پر مشتمل تھی اور ڈیڑھ کنال رقبہ پر چار دیواری موجود تھی۔

(ب) سکول ہذا میں سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی اور پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی کی سہولت میسر ہے۔

(ج) سکول ہذا میں ایک مالی اور ایک سویپر کی پوسٹ ہے سویپر کام کر رہا ہے جبکہ مالی کی پوسٹ خالی ہے۔

(د) سکول ہذا میں ٹیچرز کی کل تعداد 54 ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	سینئر ہیڈ مسٹریس	01	2۔	ایس ایس ٹی	16
3۔	ایس ایس ٹی (IT)	01	4۔	ای ایس ٹی	18
5۔	پی ایس ٹی	19			

سکول میں بچوں کی کل تعداد 2480 ہے جس کی کلاس وار تفصیل درج ذیل ہے:

V	IV	III	II	I	Kachi
185	182	182	125	149	107
Xآرٹس	IXآرٹس	VIII	VII	VI	
104	137	320	297	264	
Xسائنس	IXسائنس				
209	219		2480	Total	

(ہ) چونکہ مذکورہ سکول double shift میں کام کر رہا ہے لہٰذا سکول کی بلڈنگ کی capacity بچوں کی تعداد کے مطابق ٹھیک ہے۔

حلقہ پی پی۔234 وہاڑی میں سرکاری پرائمری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

236: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔234 وہاڑی کے سکولوں میں اساتذہ اور پرنسپل کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔234 وہاڑی کے آٹھ مڈل سکولوں اور دو ہائی سکولوں میں پرنسپل / ہیڈ ماسٹر کی اسامیاں خالی ہیں جبکہ اساتذہ کی جملہ کیٹیگریز کی 130 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ریکروٹمنٹ پالیسی 2014 جاری کر دی گئی ہے جس کے تحت ضلع ہذا میں بھی 659 ایجوکیٹرز کی تقرری کی جائے گی اور تقرری کا عمل مورخہ 02.11.14 کو NTS کے اشتہار سے شروع ہو چکا ہے جو 20.03.15 تک مکمل کر لیا جائے گا اور جن سکولوں میں پرنسپل / ہیڈ ماسٹر تعینات نہ ہیں وہاں پرنسپل / ہیڈ ماسٹر کی بذریعہ transfer / posting تقرری کر دی جائے گی۔

ضلع لاہور میں سرکاری سکولز میں اساتذہ اور طلباء سے متعلقہ تفصیلات

241: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے بوائز اور گرلز ہائی سکولز ہیں اور ان میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(ب) ضلع لاہور کے ہائی سکولوں (بوائز و گرلز) میں اساتذہ کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پر کر لی جائیں گی؟

(ج) ضلع لاہور کے بوائز اور گرلز ہائی سکولوں میں کتنی سائنس لیبارٹریز کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کیا گیا ہے اور اس پر کتنی لاگت آئی ہے، سکول کا نام اور لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ضلع لاہور کے بوائز اور گرلز ہائی سکولوں میں اسلامیات اور عربی کے کتنے معلم اور معلمات ہیں، ان کی تفصیلات دی جائیں نیز یہ بھی بتائیں کہ ان معلم اور معلمات کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پُر کی جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں کل 355 ہائی سکولز ہیں جن میں سے 160 بوائز ہائی سکول اور 195 گرلز ہائی سکول ہیں اور ان میں کل 372306 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) ضلع لاہور کے بوائز اور گرلز ہائی سکولز میں اساتذہ کی منظور شدہ کل 11326 اسامیاں ہیں ان میں سے 1673 اسامیاں بوجہ نئی ریکروٹمنٹ پر پابندی کی وجہ سے خالی تھیں۔ تاہم ضلع لاہور کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اشتہار برائے بھرتی مورخہ 14۔12۔11 روزنامہ "نوائے وقت" میں دیا جا چکا ہے۔ امیدواران سے درخواستیں وصول ہو چکی ہیں اور ہنگامی بنیادوں پر شیڈول کے مطابق کام جاری ہے۔ 15۔02۔10 تا 15۔02۔14 تک انٹرویو ہوں گے اور میرٹ کے مطابق ریکروٹمنٹ ہو گی۔

(ج) ضلع لاہور کے کل 53 سکولوں کی لیبارٹریز کو جدید طریقوں کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے اور ان میں سے 37 گرلز ہائی سکول ہیں اور 16 بوائز ہائی سکول ہیں ان کو اپ ڈیٹ کرنے کے لئے کل رقم 26.100 ملین تقسیم کی گئی ہے۔ سکولوں کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور کے بوائز سکولوں میں اسلامیات اور عربی کے کل 211 معلم اور گرلز ہائی سکولوں میں کل 219 معلمات کام کر رہی ہیں جن میں سے 66 معلم اور معلمات کی اسامیاں خالی ہیں جن کو بذریعہ نئی ریکروٹمنٹ کے ذریعہ میرٹ پر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اشتہار مورخہ 14۔12۔11 کو روزنامہ "جنگ" اور "نوائے وقت" میں دے دیا گیا تھا۔ اشتہار کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور امیدواران کی درخواستیں جمع ہو چکی ہیں اور ہنگامی بنیادوں پر شیڈول کے مطابق کام جاری ہے۔ 15۔02۔10 تا 15۔02۔11 تک انٹرویو ہوں گے اور میرٹ کے مطابق ریکروٹمنٹ ہو گی۔

وحدت کالونی لاہور میں سرکاری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

243: محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کون کون سے سرکاری سکول کہاں کہاں اور کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں سال12۔2011اور13۔2012کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) ان سکولوں میں کون کون سی سہولیات میسر نہ ہیں اور پینے کا فلٹر شدہ صاف پانی، لیٹرین، UPSوغیرہ حکومت ان سکولوں میں یہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) وحدت کالونی لاہور میں مندرجہ ذیل پانچ سرکاری سکول چل رہے ہیں۔

1-Govt. Pilot Secondary School for Boys Wahdat Colony Lahore.
2-Govt. Pilot Secondary School for Girls Wahdat Colony Lahore.
3-CDG Boys High School Wahdat Colony Lahore-.
4-CDG Girls High School Wahdat Colony Lahore.
5-Govt. Model Girls High School Wahdat Colony Lahore.

(ب) مندرجہ بالا سکولز کو2011,12اور13۔2012کے دوران فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا سکولز میں سے سیریل نمبر1تا4تک کے سکولز میں تمام سہولیات موجود ہیں جبکہ گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور میں بھی تمام سہولیات موجود ہیں لیکن اس میںUPSکی سہولت موجود نہ ہے جو کہ مالی سال15۔2014میں فراہم کر دی جائے گی۔

جماعت نہم اور دہم کاامتحان میں داخلہ کی عمر سے متعلقہ تفصیلات

256: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت نے جماعت نہم اور دہم کے امتحان میں داخلے کے لئے عمر کی حد مقرر کر دی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ عمر کی حد مقرر کرنے سے صرف ایک ضلع سرگودھامیں ہی14/13 سال سے کم عمر بچے کلاس نہم اور دہم میں داخلہ سے محروم ہو گئے ہیں؟

(ج) کیاحکومت کے اس اقدام سے جن بچوں کی تعلیم متاثر ہوئی اوران کاایک تعلیمی سال ضائع ہوا اس کے لئے اب حکومت کیامربوط لائحہ عمل بنانے کے لئے تیار ہے تو اس میں کیا تجاویز زیر غور ہیں،ایوان کو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) پنجاب بورڈ کمیٹی آف چیئرمین نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ17.04.2012 کی روداد کی شق نمبر12 کے تحت درج ذیل فیصلہ فرمایاکہ:

"The matter was deliberated in detail and decided that the minimum age of regular/private candidates of 9th class on 1st August of the year in which he /

She will appear in exam SSC Part-I should be thirteen years while 14 years on

1st August of the year in which he / she will appear in 10th class (Part-II) Examination "(Annex-A.)

مذکورہ بالا فیصلہ کی روشنی میں امسال جاری شدہ شیڈول داخلہ جماعت نہم بابت تعلیمی سیشن16۔2014میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جماعت نہم میں داخلہ طلباء و طالبات کی سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ جماعت نہم کے امتحان میں شمولیت کے وقت اس سال مورخہ یکم اگست2015 کو کم از کم حد عمر تیرہ سال اور جماعت دہم کے امتحان میں شمولیت کے وقت اس سال یکم اگست2016 کو حد عمر14 سال ہونا ضروری ہے (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ دوران سیشن16۔2014میں سرگودھابورڈ کی حدود میں واقع اضلاع خوشاب، بھکر، میانوالی اور سرگودھاسے تعلق رکھنے والے 58 اُمیدواران نے عمر میں رعایت کے لئے درخواستیں دیں۔ ضلع سرگودہاسے تعلق رکھنے والے 30 طلباء وطالبات جماعت نہم ودہم میں داخلہ سے محروم رہے کیونکہ انہیں پالیسی کے مطابق 14/13 سال کی حد عمر میں کوئی رعایت نہیں دی گئی تھی۔

(ج) "پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین"(PBCC) کی طرف سے مروجہ قوانین پنجاب گورنمنٹ کی داخلہ پالیسی کی روشنی میں سرگودھابورڈ میں لاگو کئے گئے ہیں۔ موجودہ تعلیمی نصاب کے

مطابق طلباء / طالبات کی نہم دہم کلاس کے امتحان میں شمولیت کے لئے حد عمر13اور14 سال بالترتیب نہایت موزوں ہے۔ علاوہ ازیں نہم کلاس میں رجسٹریشن کے لئے عمر کی حد یکم اگست تک 12سال ہے یعنی اگلے سال نہم کے امتحان میں شمولیت کے وقت یکم اگست2015کو 13سال ہونا لازمی ہے۔ اس طرح نہم میں ریگولر داخلہ لیتے وقت طلباء وطالبات کی عمر12سال سے بھی کم بنتی ہے لہٰذا داخلہ کے لئے عمر میں مزید رعایت دینا مناسب نہ ہوگا۔

ضلع ساہیوال میں سرکاری سکولوں کی مرمت اور تعمیر کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

267: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال مالی سال14۔2013اور15۔2014میں سکولز کی مرمت اور تعمیر کے لئے کتنا فنڈز رکھا گیا، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس وقت کون کون سے سکولز کی بلڈنگ از سر نو زیر تعمیر برائے مرمت ہیں اور کتنے سکولز کی تعمیر رواں مالی سال میں کی جائے گی؟

(ج) کتنے سکولوں کی از سر نو تعمیر اور مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال مالی سال14۔2013میں 44.314ملین روپے سکولز کی مرمت اور تعمیر کی 24سکیموں کے لئے مہیا کئے گئے۔ جبکہ مالی سال15۔2014میں 109.500ملین روپے 37سکیموں برائے تعمیر ومرمت کے لئے مہیا کئے گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت 37سکولوں کی بلڈنگ از سر نو تعمیر برائے مرمت کا کام جاری ہے جو کہ رواں مالی سال15۔2014میں مکمل ہو جائے گا۔ تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال14۔2013کی24سکیموں برائے تعمیر ومرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ رواں مالی سال15۔2014کی37سکیموں کا کام جاری ہے۔

ضلع ساہیوال: حلقہ پی پی۔222 کے مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

268: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 9/108 ایل ضلع ساہیوال کی بچیاں مڈل تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور 9-L/114 بوائز مڈل سکول میں لڑکے مڈل تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق پورے پنجاب میں ہر یونین کونسل کی سطح پر بوائز/گرلز کی تعلیم کے لئے ایک ہائی سکول قائم کیا جانا ضروری ہے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں واقع تمام یونین کونسلز کے مڈل سکولز کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔222 میں واقع ہر یونین کونسل میں بوائز ہائی سکولز موجود ہیں جبکہ پانچ یونین کونسلز میں چھ گرلز ہائی سکولز بھی موجود ہیں اور باقی مرحلہ وار اپ گریڈ کر دیئے جائیں گے۔

چنیوٹ: چوکیداروں کی کمی پوری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

317: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع چنیوٹ کے پرائمری سکولوں میں سکیورٹی گارڈ/چوکیدار بھرتی نہیں کئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکولوں میں کمپیوٹرز اور دیگر قیمتی سامان موجود ہوتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع چنیوٹ میں چوکیداروں کی کمی پوری کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ ضلع چنیوٹ میں کل 534 گرلز/بوائز پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم ملازمین کی 199 اسامیاں منظور شدہ ہے جبکہ 180 ملازمین کام کر رہے ہیں اور 19 اسامیاں خالی پڑی ہیں 335 پرائمری گرلز/بوائز سکولوں میں درجہ چہارم ملازمین کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔ سال 2011 میں کل 135 درجہ چہارم ملازمین کی تقرری کی گئی جن میں سے گورنمنٹ گرلز/بوائز پرائمری سکولوں میں اکیس ملازمین کی تقرری کی گئی جبکہ چند درخواستیں برائے بھرتی درجہ چہارم ملازمین زیر قانون 17-A دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں جن پر ابھی جانچ پڑتال کا کام جاری ہے۔ پرائمری سکولوں میں چوکیدار ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

Boys Schools

Total No of School	Sanctioned Post of Chowkidar	Working Post	Vacant Post
258	43	38	05

Girls Schools

276	156	142	14
Total 534	199	180	19

(ب) ضلع چنیوٹ کے گرلز/بوائز پرائمری سکولوں میں کمپیوٹر لیب منظور نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ضرورت مند سکولوں میں زیادہ درجہ چہارم والے سکولوں سے عارضی طور پر زنانہ سکولوں میں 57 اور مردانہ سکولوں میں 22 ملازمین کو عارضی طور پر بطور سکیورٹی گارڈ تعینات کیا گیا ہے۔ محکمہ کی جانب سے مزید سکیورٹی گارڈ بھرتی کرنے کا عمل جاری ہے اور جلد ہی وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد انہیں سکولوں میں تعینات کر دیا جائے گا۔

خواتین تعلیمی اداروں/دفاتر میں مرد اہلکاروں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

318: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے مطابق خواتین کے تعلیمی اداروں یا دفاتر میں مرد اہلکار تعینات نہیں کئے جا سکتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے صوبے میں خواتین کے تعلیمی اداروں یا دفاتر میں کہیں پر بھی اس پالیسی پر عمل نہیں ہو رہا؟

(ج) کیا حکومت مستقبل میں خواتین کے تعلیمی اداروں اور دفاتر میں سے مرد اہلکاران کو ٹرانسفر کر کے وہاں پر خواتین کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں میں صرف خواتین بطور اساتذہ جبکہ مردانہ ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں میں مرد اساتذہ کو تعینات کیا جاتا ہے۔ تاہم متعلقہ قابلیت و اہلیت رکھنے والی خواتین کی عدم دستیابی کی بناء پر زنانہ تعلیمی اداروں کے صرف دفاتر میں مردانہ کلیریکل سٹاف اور درجہ چہارم ملازمین کو تعینات کیا جاتا ہے جبکہ مردانہ اساتذہ کو گرلز سکولوں میں بطور اساتذہ و ہیڈ ٹیچرز تعیناتی کی اجازت نہ ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ بات کر لیں۔

ممبران پنجاب اسمبلی کی تنخواہ دیگر صوبوں کی اسمبلیوں کے ممبران کے برابر کرنے کا مطالبہ

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں آج ایک اہم مسئلہ کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کافی دنوں سے اسمبلی میں یہ بات مختلف فورم سے چلتی رہی ہے اور ہمارے معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے اس بات کو ایوان میں بحث کے لئے بھی لانے کی کوشش کی گئی ہے جس کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں اور میری اس بات کی تائید پورا ایوان کرے گا کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران اسمبلی کی تنخواہ و الاؤنسز کو دوسرے چاروں صوبوں کے برابر کرنے کی اجازت دی جائے اور میں آپ کے سامنے

comparison پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت پنجاب اسمبلی کے ممبران تنخواہ اور الاؤنسز کی مد میں 45ہزار روپیہ لے رہے ہیں۔12ہزار روپیہ اُن کی تنخواہ ہے اور باقی الاؤنسز ہیں۔ خیبر پختونخوا صوبہ کے ممبران اسمبلی کی تنخواہ 91ہزار800روپیہ، بلوچستان کے ممبران اسمبلی کی تنخواہ ایک لاکھ 40ہزار روپیہ، سندھ کے ممبران اسمبلی کی تنخواہ 83ہزار400روپیہ، گلگت بلتستان کے ممبران اسمبلی کی تنخواہ72ہزار روپیہ اور پنجاب اسمبلی کے ممبران اسمبلی کو ڈیلی الاؤنسز کی مد میں650روپے دیئے جاتے ہیں جبکہ تمام صوبوں میں تین ہزار سے لے کر چار ہزار روپے اور 1200 تک کا ڈیلی الاؤنس دیا جاتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ پر مہربانی کر کے آج میری اس قرارداد کو ایوان کا حصہ بنایا جائے اور پنجاب اسمبلی کے ممبران اسمبلی کی سیلری اور الاؤنسز بھی دیگر صوبوں کے برابر کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب! پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات یہاں پر raise کی گئی تھی اور تمام ممبران کی طرف سے request آئی تھی آج میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور وزیر خزانہ کو اپنے چیمبر میں بلایا تھا اور اُن کے ساتھ مشاورت کے بعد ہم نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جس کو ہمارے وزیر قانون و خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن head کریں گے اس میں منسٹر خلیل طاہر سندھو صاحب ہیں اور ان کے علاوہ اس کمیٹی میں تقریباً12لوگ ہیں یہ کل صبح 10:00 بجے اپنی میٹنگ شروع کرے گی اور ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی رپورٹ ہمیں پیش کرے گی اور جو اس کمیٹی کی سفارشات ہوں گی وہ وزیر اعلیٰ کو پیش کر کے انشاء اللہ decision لے لیا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اسمبلی ملازمین کے issue کو بھی مہربانی کر کے اس میں شامل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بھی ہم نے بات کر لی ہے وہ issue بھی اسی کمیٹی کے سپرد کر رہے ہیں اُس کو بھی دیکھ لیا جائے گا اور ایک ہفتے کے اندر اندر یہ کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی جس میں تمام۔۔۔(شور وغل)

میری ایک گزارش سن لیں order in the House اس میں جتنی بھی پارٹیز اس وقت ایوان میں موجود ہیں اُن کے ایک ایک یا دو دو نمائندے ہر پارٹی سے لئے گئے ہیں اور ان کی جو متفقہ رائے ہو گی انشاء اللہ اُس کا احترام کیا جائے گا اور اُس کو وزیر اعلیٰ صاحب کو present کر کے اس پر decision لیا جائے گا۔ یہ کمیٹی ایک ہفتے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ جی، مخدوم سید مسعود عالم مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں گزارش کروں گا کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ تھوڑا سا اس میں amend کر لیں کہ جہاں پر آپ ایوان کے معزز ممبران کے لئے کر رہے ہیں وہاں پر اسمبلی ملازمین کا کیس عرصہ دراز سے pending چلا آرہا ہے اُس کا بھی اس کمیٹی میں فیصلہ کروالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس وقت ہمارے وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں انہوں نے commit کیا ہے کہ تین دن کے اندر اندر اسمبلی ملازمین کا جو معاملہ ہے اُس کو resolve کیا جائے گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! شکریہ

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! جو رہائشیں approved ہیں اُس کے مطابق دیکھیں وہاں پر نہ سونے کی جگہ ہے نہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کہاں پر؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ہاسٹل میں آپ جا کر دیکھیں پارلیمنٹ لاجز میں یا کے پی کے کے ہاسٹل میں۔۔۔

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: راؤ صاحب! آپ میرے چیمبر میں آجائیں اور بتائیں کہ ہاسٹل کے کیا معاملات ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں جی، مخدوم صاحب! رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"1. The Punjab Arms (Amendment) Bill 2015 (Bill No.3 of 2015)
2. The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015 (Bill No.4 of 2015)
3. The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015 (Bill No.6 of 2015)
4. The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.7 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ جناب ذوالفقار علی خان مجلس قائمہ برائے مال ریلیف واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 1569 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! میں

"Starred Question No 1569 moved by Mian Tahir, MPA/PP-69

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال ریلیف واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! کانجی رام صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہوئے تھے اس کے بعد پھر آپ کو موقع دوں گا۔

تعزیت

سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان رانا بھگوان داس کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنا

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! رانا بھگوان داس صاحب سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان آج وفات پاگئے ہیں میری گزارش ہے کہ ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران نے کھڑے ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی)

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! حکومت بہت توجہ دے رہی ہے کہ ٹرانسپورٹ کے ریٹ کم ہوں لیکن میں اس حوالے سے ایک اہم معاملہ ایوان میں اٹھا رہا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس میں ضرور interfere کریں اور ان کو بلائیں۔ جب 120 ڈالر کا بیرل تھا تو ائر لائن کا کرایہ لاہور سے کراچی اور کراچی سے لاہور 14 ہزار روپے کا تھا۔ آج بیرل کا ریٹ 42 ڈالر پر آگیا ہے اور ان کا ٹکٹ 32 ہزار روپے ہے۔ ائر لائن بلیو اور ائر لائن شاہین بھی اسی طرح کر رہی ہیں جس پر civil aviation کی بھی بالکل آنکھیں بند ہیں۔ آپ صرف یہ دیکھ لیجئے کہ آج عمرے کا return ticket 65 ہزار روپے کا ہے اور اس پر 15 ہزار روپے بلیک میں زائد لیا جا رہا ہے، 15 ہزار روپے ایجنٹ علیحدہ لیتا ہے۔ ہم یہ تو بڑی باتیں کرتے ہیں کہ ہم نے ٹرانسپورٹرز کو بلایا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں جو لوٹ مار ہو رہی ہے اور یہ تینوں ائر لائنز جس طرح لوگوں کو لوٹ رہی ہیں کیا اس کا بھی کوئی مداوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں یہ معاملہ وفاقی حکومت کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیجئے، مجھے قرارداد کا پتا ہے لیکن آپ میری بات سن لیں۔ دیکھیں، جو بھی کوئی بات ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!آپ بتائیں میں کس کوdirectionدوں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ میری عرض تو سن لیجئے۔آپ direction نہ دیں بلکہ آپ صرف پریس کو یہ بتائیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں پریس کو کیوں بتاؤں،آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آج میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ نے اپنا رویّہ یہی رکھا تو لوگوں کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!مجھے آپ بتا دیں کہ میں اس حوالے سے کس کو direction دوں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ اس بات کو اٹھائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کدھر اٹھاؤں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں یہ ثابت کرتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ معاملہ اٹھا رہے ہیں تو اس پر قرارداد لے آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ 42ڈالر پر 32ہزار روپے ٹکٹ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر قرارداد لے آئیں ہم ایوان کی sense لے کر وفاقی حکومت کو بھیج دیتے ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!2006کے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!مجھے بتا دیں ماشاءاللہ آپ اس ایوان کے سینئر ممبر ہیں مجھے بتائیں کہ میں کس کوdirectionدوں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!2006کی قراردادوں پر عمل نہیں ہوا۔بات یہ ہے کہ اگر عوام کو کچھ ملے گا نہیں،یہاں ابھی میرا بھائی ہاسٹل کی حالت کے بارے میں کہہ رہا تھا،آپ کبھی ان کے ہاسٹل کو وزٹ تو کریں۔یہاں ہو کیا رہا ہے؟کوئی بات بھی کریں آپ کہتے ہیں کہ جی،ٹھیک ہے آپ یہ لے آئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!میں نے اگلے دن بھی ہاسٹل کا visit کیا تھا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں نے آپ کو بتایا ہے کہ 15000روپے عمرے میں بھی کھایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن اس پر قرارداد لے آئیں اس پر ہم ایوان کی sense لے کر وفاقی حکومت کو سفارش کرتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 718 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: پولیس لائن کے گیٹ پر خود کش دھماکا سے متعلقہ تفصیلات

718: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 17۔فروری 2015 کو لاہور میں پنجاب پولیس کے دفتر پولیس لائن قلعہ گجر سنگھ کے مین گیٹ پر خود کش حملہ ہوا جس میں اٹھارہ افراد بشمول پولیس ملازمین ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہوئے؟

(ب) اس واقعہ کے بارے میں مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! 17۔فروری 2015 بوقت 12 بج کر 35 منٹ پر قلعہ گجر سنگھ کی پولیس لائن کے بالکل قریب دائیں جانب ایک دھماکا ہوا جس سے اب تک چھ لوگ شہید ہو گئے اور بتیس زخمی ہوئے۔ ان میں سے کافی لوگوں کو طبی امداد دے کر فارغ کر دیا گیا اور کچھ لوگ ابھی بھی ہسپتال میں ہیں جو اگلے ہفتے کے اندر اندر discharge ہو جائیں گے۔ ہم نے جو CCTV فوٹیج دیکھی ہے اس میں ایک موٹر سائیکل جو اسی سڑک پر تین دفعہ اوپر نیچے آئی ہے، اس کے بعد وہ ایک آدمی کو ڈراپ کرتا ہے اور وہ موٹر سائیکل غائب ہو جاتی ہے۔ جہاں پر بم بلاسٹ ہوا ہے وہاں پر ایک بہت بڑا بجلی کا کھمبا ہے وہ آدمی وہاں پر آیا اس کے ارد گرد پرائیویٹ گاڑیاں اور موٹر سائیکل کھڑی ہوئی تھیں اس شخص نے وہاں پر اپنے آپ کو بلاسٹ کیا۔ اب یہ بلاسٹ ہوا کیوں ہے؟ اس پر جو apprehensions ہیں وہ یہ ہیں کہ قلعہ گجر سنگھ کے پولیس سٹیشن پر کافی نفری ہوتی ہے اور اس نے اس جگہ اپنے آپ کو اس لئے تعینات کیا کہ پولیس سٹیشن سے جب کوئی بس یا گاڑی نکلے گی تو وہ اس کو hit کرے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اپنے کسی آلات سے کوئی ہاتھ پاؤں مارے جس سے

وہ pre maturely blast ہو گیا جس سے یہ وقوعہ ہوا۔اس پر دو ٹیمیں already تشکیل دے دی گئی ہیں جو کہ اس کی انوسٹی گیشن کر رہی ہیں۔اس شخص کا پورا سر ملا ہے، کچھ ہاتھ پاؤں ملے ہیں اور وہ سارا ڈیٹا ہم نے collect کر کے فرانزک لیب بھجوا دیا ہے۔اس suicide جیکٹ کا وزن تقریباً چھ سے آٹھ کلو گرام تھا جس میں آدھا بارود تھا اور آدھے ball bearing تھے۔ابھی فرانزک رپورٹ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر آ جائے گی جس سے ہمیں اس کے ڈی این اے ٹیسٹ سے پتا لگ جائے گا کہ یہ کون تھا، کہاں سے آیا ہے اور اس کا origin کیا تھا۔ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں اس کے finger prints بھی مل جائیں لیکن اس کے ہاتھ سارے زخمی ہو چکے ہیں اور پھٹ چکے ہیں اس لئے اس کا پتا نہیں لگ رہا ہے۔کوشش کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی ہے ہمیں ایک ہفتے کے اندر اندر رپوری detail کا پتا لگ جائے گا؟۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کرنل صاحب نے بات کی ہے کہ تین دفعہ ایک موٹر سائیکل آئی یعنی وہ شخص موٹر سائیکل پر ایک دفعہ آیا، دو دفعہ آیا اور تین دفعہ آیا۔میں آپ کے توسط سے منسٹر موصوف سے یہ کہوں گا کہ جو بھی رپورٹ آئے وہ ایوان میں پیش ہو تا کہ ہمیں پتا ہو کہ جو ہمارے ادارے ہیں کیا وہ صحیح طریقے سے اس کی monitoring بھی کر رہے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ جو رپورٹ ہوتی ہے وہ ہم اخبار کو دیتے ہیں، یہ اخبار میں publish ہو جاتی ہے۔اگر اُس وقت تک اسمبلی اجلاس جاری رہے گا تو میں بالکل اس رپورٹ کو خود لے کر آؤں گا۔پریس کو تو ہم ہر ایک رپورٹ دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ رپورٹ یہاں بھی لے آئیے گا۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 721 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

قصور: دوران ڈکیتی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

721: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 15-02-17 کے مطابق ضلع قصور میں مصطفیٰ آباد کے قریب نجی کمپنی کے سیلز مین شیخ ستار احمد کو ڈاکوؤں نے مزاحمت پر گولی مار کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ سے متعلقہ اب تک ہونے والی پیشرفت کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ واقعہ بھی 17۔فروری کا ہی ہے جو قصور میں فقیر آباد کے علاقے میں ہوا۔ ذوالفقار کا اپنا بزنس تھا اور یہ اُس دن اپنی گاڑی میں مختلف جگہوں پر پیسوں کی collection کے لئے نکلا۔ اس نے تقریباً 9 لاکھ 50 ہزار روپے collect کیا جب یہ واپس آ رہا تھا تو راستے میں ایک موٹر سائیکل کھڑی تھی اس کے پاس ہی کھڑے ایک شخص نے کلاشنکوف سے اس پر فائر کیا، وہ کلاشنکوف کے فائر سے تو بچ گیا لیکن جب وہ آگے گیا تو وہاں ایک دوسرا شخص کھڑا تھا جس کے پاس 9-MM پستول تھی اس نے فائر کیا جو اس کے سر پر لگا اور وہ وہاں شہید ہو گیا۔ اس کا مقدمہ درج ہو چکا ہے، ہم کافی CDR recover کر چکے ہیں ان پر ابھی تک تفتیش جاری ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ CDR سے اس کی location اور جہاں جہاں سے اس کو ٹیلیفون آئے ہیں ان کی location کا پتا چل گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس مقدمے کا جلد حل ڈھونڈ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پوچھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ابھی میرا پہلے توجہ دلاؤ نوٹس تھا جس میں انہوں نے CCTV فوٹیج کے بارے میں بتایا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اس سوال میں کلاشنکوف کا بتایا کہ پہلے اس شخص نے اس پر کلاشنکوف سے حملہ کیا لیکن وہ بچ گیا پھر بعد میں اس کو پستول سے گولی ماری گئی۔ کلاشنکوف کوئی چھوٹی چیز نہیں ہوتی وہ بہت بڑی چیز ہوتی ہے۔ کوئی شخص کلاشنکوف کو موٹر سائیکل پر لے کر پھر رہا ہو اور وہ شخص کسی کو نظر نہ آئے جبکہ ہر جگہ ناکے لگے ہوئے ہیں اور ہر جگہ

پر پولیس موجود ہے۔ لاہور جیسے شہر کی حالت یہ ہے کہ یہاں ہماری گاڑیوں کی چیکنگ کی جاتی ہے جن میں ہم خود بیٹھے ہوتے ہیں اور ہماری ایم پی اے کی پلیٹ لگی ہوتی ہے۔ ہماری گاڑیاں اور ہمارے سامان کھول کر چیک کئے جاتے ہیں، جب ہمیں چیک کیا جاتا ہے تو ایک آدمی کلاشنکوف لے کر موٹر سائیکل پر پھر رہا ہے تو اس وقت کسی کو پتا نہیں چلتا کہ یہ آدمی کیوں پھر رہا ہے اور یہ suspicious ہے اس کو چیک کرنا چاہئے یا اس کو پکڑنا چاہئے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس آدمی نے باقاعدہ ایک پورا کمبل اوڑھا ہوا تھا اور اس کے نیچے کلاشنکوف تھی۔ وہاں پر کافی لوگ تھے کسی نے اس کو نہیں دیکھا اور لوگوں نے اسے اس وقت دیکھا جب اس نے فائر کیا۔ اس وقت یک دم وہ موٹر سائیکل پر چڑھا اور وہاں سے بھاگ گیا۔ باقی وہ covered تھا اگر وہ سامنے ہوتا تو پکڑ لیا جاتا لیکن اس نے کلاشنکوف چھپائی ہوئی تھی۔ میں یہ بھی آپ کو بتادوں کہ آپ نے کہا کہ ایم پی ایز کی گاڑیاں چیک ہوتی ہیں جی، بالکل اس میں zero tolerance ہے۔ آپ کو حیرانی ہوگی اور خوشی بھی ہوگی کہ جس طرح لوگ ناجائز اسلحہ گاڑیوں میں لے جاتے ہیں، موٹر سائیکل پر لے جاتے ہیں یا چھپ کر لے جاتے ہیں تو ہم نے ابھی تک تقریباً 3 سے 4 ہزار ناجائز اسلحہ confiscate کر لیا ہے اور لوگوں کو arrest کر لیا ہے۔ ان لوگوں کے summery trials جاری ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو اس کے اچھے نتائج ملیں گے۔ ہم weapon brandishing کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس کلچر کو ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آج آپ دیکھ لیں کہ پورے پنجاب میں کوئی weapon display نہیں کر رہا کیونکہ قانون سخت ہو گیا ہے we have been doing this for every body. جب قانون سخت ہو گیا ہے تو کوئی display آسان نہیں ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کو اور بھی بہتر کریں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، اگلی تحریک استحقاق جناب فیضان خالد ورک صاحب کی ہے۔

ایڈیشنل آئی جی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

جناب فیضان خالد ورک:جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 11۔دسمبر 2014 کو میں مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں آئی جی پنجاب کے دفتر میں ایڈیشنل آئی جی مسٹر نسیم الزمان کو ملنے کے لئے ان کے دفتر میں گیا، میں نے جب افسر موصوف سے عوامی مسئلہ پر بات کرنا چاہی تو موصوف نے توہین آمیز لہجہ میں مجھے کہا یونہی منہ اٹھائے اندر آ گئے ہو، آپ کو میرے کمرے میں آنے سے پہلے اپنا visiting card بھجوانا چاہئے تھا، پھر میرے بلانے پر آپ کو میرے کمرے میں آنا چاہئے تھا، میں نے اسی لمحہ اپنا visiting card اس کو دے دیا جس پر موصوف افسر نے مجھے waiting room میں انتظار کرنے کا کہہ دیا۔ پندرہ منٹ کے بعد موصوف افسر نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا، جب میں دوبارہ عوامی مسئلہ بتانے لگا تو موصوف افسر نے کہا کہ آپ وہی ایم پی اے ہو جس نے کل مورخہ 10۔دسمبر 2014 کو اسمبلی کے ایوان میں وقفہ سوالات کے دوران اپنے سوال کار انٹی لفٹنگ کے متعلقہ پولیس کی کارکردگی کے بارے میں بول رہے تھے۔ میں نے اثبات میں کہا جی میں وہی ایم پی اے ہوں جس پر موصوف افسر نے کہا کہ آپ جو مسئلہ بتا رہے ہو وہ حل نہیں ہو سکتا اور اب آپ باہر تشریف لے جا سکتے ہیں۔ میں نے مسئلہ حل نہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو موصوف افسر نے کہا یا تو اپنے مسائل اپنی اسمبلی کے floor پر پولیس کے خلاف بول کر حل کروائیں یا ہمارے پاس آ کر حل کروالیں۔ موصوف نے مزید کہا کہ آپ اسمبلی کے floor پر حکومتی ایم پی اے ہوتے ہوئے پولیس کے خلاف بولے اس لئے پولیس آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کر سکتی یہ کہہ کر مجھے دوبارہ دفتر سے باہر جانے کا کہہ دیا۔

جناب سپیکر!یہی نہیں جب موصوف افسر کو یہ معلوم ہوا کہ سردار ورک انسپکٹر پولیس میرا رشتہ دار ہے تو موصوف افسر نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اس کا تبادلہ مانگٹانوالہ پولیس تھانہ سے کر کے اسے پولیس لائن میں لگا دیا اور آج تک اس کی کہیں پوسٹنگ نہیں ہونے دی جا رہی اور مجھے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اسمبلی کے floor پر پولیس کے خلاف بولنے کی سزا دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!اسمبلی کے floor پر اپنے حلقہ کے مسائل کی نشاندہی کرنا میرا حق ہے اور سرکاری محکموں کی کارکردگی میں خامیوں کو اجاگر کرنا اور ان کی اصلاح کے لئے تجاویز دینا اگر میرا جرم ہے تو یہ نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہونے کے مترادف ہے۔ موصوف افسر کا دفتر میں توہین آمیز لہجہ میں بات کرنا، کمرے سے باہر جانے کا کہنا اور خود خوش گپیوں میں مشغول ہو کر مجھے

انتظار گاہ میں بٹھائے رکھنا اور اسمبلی کے floor پر پولیس کی کارکردگی کی نشاندہی کی پاداش میں عوامی مسائل حل کرنے سے پہلو تہی کرنا، ان تمام ایکشن سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مجھے اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک استحقاق ہے جو میں out of turn لینا چاہتا ہوں جو کہ آج صبح میں نے جمع کرادی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ جمع کرادیں صبح اسے ایجنڈے پر لے آئیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج صبح میں ایک کام کے حوالے سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی گیا تھا لوگ وہاں پر کافی پریشانی کے عالم میں تھے کیونکہ وقت 11:00 بجے کے بعد کا ہو رہا تھا، دور دور سے لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑے قرب کا اظہار کر رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحبان ہڑتال پر چلے گئے ہیں۔ میں نے موقع پر اندازہ لگا لیا اور جن کے ہاتھ میں status scope تھی تو ان کے پاس چلا گیا، آؤٹ ڈور کے برآمدے کے اندر کچھ لوگ کھڑے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ

آپ ڈاکٹر ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم ڈاکٹرز ہیں اور ہم ینگ ڈاکٹرز سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ دیکھیں اس وقت یہاں پر patients کو اتنی پریشانی ہے تو آپ کو کیا مسئلہ ہے کہ آپ لوگ 11:00 بجے کے بعد یہاں ہڑتال کر رہے ہیں؟ان کی طرف سے دو باتیں آئیں انہوں نے ایک بات یہ کی کہ حکومت نے service structure کے حوالے سے ہمارے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا لیکن اس معاہدے پر عملدرآمد نہیں کیا جارہا۔

جناب سپیکر!انہوں نے دوسری بات یہ کی کہ جب کسی وقت بہت ہی نازک حالت میں مریض آتا ہے اور بیماری خطرناک ہوتی ہے جس طرح جب heart attack اور infection کیفیت میں مریض آتا ہے تو ڈاکٹرز اس پر محنت کرتے ہیں لیکن اگر اس کی زندگی کو نہیں بچا سکتے تو پھر ڈاکٹروں پر تشدد کیا جاتا ہے تو اس حوالے سے اس کا کوئی مؤثر سدباب ہونا چاہئے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ آپ لوگ اس طرح طریق کار واضح کریں کہ مریضوں کو بھی پریشانی نہ ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کے توسط سے حکومت کو بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت نے ینگ ڈاکٹروں کے ساتھ ان کے service structures کے حوالے سے کوئی معاہدہ کیا ہے تو پھر اس پر عملدرآمد کروایا جائے تاکہ مریضوں کی پریشانی کا ازالہ ہو اور انہیں پریشانی نہ ہو۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!بہت شکریہ۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1187 میاں طارق محمود صاحب کی ہے،اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

ریجنل انٹی کرپشن آفس گوجرانوالہ میں اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!شکریہ۔ محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں اب تک 4876 انکوائریاں زیر التواء ہیں۔انٹی کرپشن ضلع گوجرانوالہ میں 481 انکوائریاں زیر التواء ہیں اور محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں خالی اسامیوں کی تعداد 356 ہے جن میں ضلع

گوجرانوالہ میں خالی اسامیوں کی تعداد 16 ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں خالی اسامیوں پر بھرتی پنجاب انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کے تحت کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ دریافت کیا گیا تھا کہ ڈائریکٹر انٹی کرپشن گوجرانوالہ ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہیں تو وہ اس وقت MTDD ایک کورس پر تھے جو کہ مورخہ 15-02-10 کو انہوں نے اپنی ڈیوٹی join کر لی ہے اور اس وقت وہ اپنی ڈیوٹی پر مامور ہیں۔ اس کے علاوہ anti corruption establishment Gujranwala میں، جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ 19 افسران اور دیگر اہلکاران کی 30 اسامیاں خالی ہیں اور ان کی مکمل تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فاضل دوست جس وقت کہیں گے تو مکمل خالی اسامیوں کی تفصیل سے ان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بات تو پوری ہونے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے علاوہ مزید اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن سروس رولز 2007 کے مطابق افسران کی تعیناتی ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے عمل میں لائی جاتی ہے جبکہ دیگر اہلکاران کی تقرریاں محکمانہ قواعد وضوابط کے مطابق جناب ڈی جی اور ریجنل ڈائریکٹر انٹی کرپشن کرتے ہیں کیونکہ بھرتی پر اس وقت سرکاری پابندی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد پابندی ہٹنے کے بعد متعلقہ افسران کی اجازت سے بھرتی کے عمل کا آغاز کر کے مکمل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ جو ریجنل ڈائریکٹر ہیں انہوں نے اپنی ڈیوٹی 15-02-10 کو assume کر لی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جو متعلقہ آفیسر ہیں وہ پہلے بیماری کی وجہ سے دو ہفتے چھٹی پر رہے اور چھٹی کے دوران بھی وہ اپنے کارہائے منصبی شام کے وقت انجام دیتے رہے۔ بروز ہفتہ، اتوار کو گوجرانوالہ میں اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے تھے۔ تمام سرکاری امور، جتنے بھی افسران ہیں بدستور سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں تک ڈائریکٹر انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن کی کارکردگی کا تعلق ہے تو انہوں نے ماہ اگست 2014 سے لے کر ماہ نومبر 2014 تک 578 انکوائریاں اور 178 مقدمات کے فیصلے کئے۔ دوران کورس ڈائریکٹر انٹی کرپشن گوجرانوالہ نے سرکاری امور بھی انجام دیئے۔ انہوں نے ماہ دسمبر میں 297 انکوائریاں اور 47 انٹی کرپشن کے مقدمات کا فیصلہ کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آگیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اس کو تھوڑا سا دیکھ لیں کہ گوجرانوالہ ڈویژن کا جو انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہاں پر کتنی تعداد میں انکوائریاں pending ہیں اگر یہی حال رہا تو پھر کیا بہتری آ سکتی ہے؟ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس پر تو کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں انکوائریاں pending ہیں، یہ بڑا serious معاملہ ہے ہم نے تو اس کو highlight کرنا ہے لہذا گورنمنٹ کو اس پر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ اس وقت تیس اسامیاں خالی ہیں ان کو تو پُر کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انکوائریاں جلد مکمل کروائی جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): انشاء اللہ تمام انکوائریاں جلد مکمل کروائی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: 5۔جنوری کو یہ تحریک التوائے کار بھیجی گئی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کا مکمل جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/4 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے لئے بھی میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/17 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

حسین چوک گلبرک لاہور میں واقع ژینو امال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! پلاٹ نمبر 24/B-2 گلبرگ تھرڈ میں حسین چوک کے قریب کا یہ واقعہ ہے جس کا نقشہ محکمہ ایل ڈی اے نے 23-11-2004 کو منظور کیا اور سپریم کورٹ کے کمیشن نے 2008 میں اس کا موقع ملاحظہ کیا۔ محکمہ ایل ڈی اے کی مفصل رپورٹ اس وقت میرے پاس ریکارڈ میں موجود ہے جو کہ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ 2008 سے یہ پلازہ زیر استعمال ہے اور اس پلازہ میں ایک معصوم بچی کی حادثاتی موت واقع ہوئی ہے جو کہ والدین کی غفلت کی بناء پر ہوئی اور اس میں جب انکوائری کی گئی تو پلازہ انتظامیہ کی بے حسی بھی پائی گئی، تاہم پلازہ مالکان کو حفاظتی انتظامات کرنے کے لئے ایل ڈی اے کی طرف سے نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور یہ جو حادثاتی موت ہوئی ہے اس کے مطابق حسب ضابطہ قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کے بعد دوبارہ شکایت بھی کی گئی تھی لیکن انہوں نے شکایت کا حل نکالنے کی بجائے وہاں پر گملے رکھ دیئے ہیں لیکن احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی گئی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ احتیاطی تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں، یہ وہاں جا کر چیک کریں کہ وہاں پر صرف گملے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ایل ڈی اے کو دوبارہ ہدایت کریں کہ وہ اسے چیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تحریک التوائے کار تو move ہو چکی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے لئے بھی استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/24 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

لاہور میں نئے سال کی خوشی میں سر عام شراب نوشی اور نشے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! منشیات جیسی لعنت میں مبتلا افراد بالآخر موت کی وادی میں اتر جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ اس لعنت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے، یہاں تک کہ شادی بیاہ یا خوشی کے تہوار پر بھی عادی لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں تاہم منشیات کی بیخ کنی اور خاتمہ کے لئے قانون نافذ کرنے والے ادارے ہمہ وقت ہوشیار رہتے ہیں۔ جہاں تک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے وہ اپنے محدود وسائل کے باوجود اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے تمام ضروری اقدامات زیر قانون عمل میں لاتا ہے۔ اس سلسلہ میں پورے پنجاب میں ضلعی حکومت کی سطح پر ضلع نارکوٹکس کنٹرول کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں ضلعی کمیٹی ہر دو ماہ بعد منشیات جیسے جرائم کا جائزہ لیتی ہے اور اس سلسلے میں اپنی سفارشات واقدامات پر عمل کرواتی ہے۔ اس کمیٹی میں بالخصوص پولیس انٹی نارکوٹکس فورس محکمہ صحت و تعلیم محکمہ سوشل ویلفیئر، سپورٹس وغیرہ جیسے اہم اداروں کے نمائندگان شامل ہیں۔ یہ درست ہے کہ منشیات کی لعنت میں ہر عمر کے مرد، عورتیں شامل ہیں اور مختلف عوارض کا شکار بھی ہو جاتی ہیں۔ تاہم محکمہ ایکسائز کی کوشش ہوتی ہے کہ سوسائٹی کو اس برائی کی لعنت سے پاک کیا جائے اور اس سلسلہ میں محکمہ نے اپنی فعال ٹیمیں تشکیل دی ہوئی ہیں جو کہ مختلف علاقہ جات میں سرگرم عمل ہیں اور منشیات فروشوں کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کی جاتی ہے۔ دوران سال اس سلسلہ میں محکمہ ایکسائز کی کارکردگی بہتر رہی اور ہزاروں لٹر شراب اور بھاری مقدار میں دیگر منشیات بشمول چرس، ہیروئن وغیرہ

برآمد کر کے ذمہ داران کے خلاف مختلف تھانوں میں مقدمات درج کروائے گئے۔مزید برآں منشیات کے استعمال کے نقصانات کے بارے میں بینرز، پمفلٹ اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام میں شعور اور آگاہی پیدا کی جاتی ہے اور وہ از خود اس کا شعور اور تدارک کریں اور اپنے آپ کو اس لعنت سے دور رکھیں۔مزید یہ کہ مختلف این جی اوز جو کہ منشیات کے خلاف کام کر رہی ہیں ان کے تعاون سے ہر سال باقاعدہ واک کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اور منشیات کے خاتمہ کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔ محکمہ ایکسائز ملکی ، غیر ملکی و غیر مسلموں کو شراب کے حصول کے لئے ازروئے قانون The Prohibition (Enforcement of Hadd) Ordinance 1979 پرمٹ جاری کرتا ہے، پرمٹ ہولڈر اس پرمٹ کی بنیاد پر کسی بھی لائسنس یافتہ ہوٹل سے شراب حاصل کر سکتے ہیں، بغیر پرمٹ کے شراب کا حصول غیر قانونی ہے۔نئے سال کے شروع ہونے سے آج تک یعنی کہ 19۔فروری تک افیون، چرس اور شراب بیچنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف پولیس ڈویژن لاہور میں 935 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔شراب نوشی یا نشہ کی وجہ سے مرنے والوں کے بارے میں مکمل رپورٹ محکمہ پولیس کے پاس نہ ہوتی ہے۔جو کیس رپورٹ کئے جاتے ہیں ان کا ریکارڈ باہم موجود ہے۔عوام کو نشہ کی لعنت سے بچانے کے لئے میڈیا کے ذریعے بھرپور تشہیر کرائی جاتی ہے اور شراب بیچنے والوں کے خلاف یا رکھنے والوں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور اس نئے سال سے لے کر اب تک جتنے بھی مقدمات درج کئے گئے ہیں ان کی تعداد 935 ہے۔19۔فروری تک کی تفصیل میرے پاس موجود ہے وہ پیش کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

MR ACTING SPEAKER: Now, we resume the Clause by Clause consideration on the Punjab Curriculum and Textbook Board Bill 2015. Consideration of the Bill up to Clause 7 was completed on 20th February 2015.

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. A total of 3 amendments have been proposed in it. The first amendment was moved and discussed. Minister for Law has a right to reply. Minister for Law!

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں کل اس پر بات ہو گئی تھی۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آپ reply دیں۔

مسودہ قانون نصاب تعلیم اور ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بورڈ کے چیئرمین کی تعیناتی کا طریق کار کلاز 4 میں وضاحت سے دیا جا چکا ہے اس لئے ترمیم ہذا بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That in Clause 8, for para (a) of sub-Clause (1), the following be substituted:

"(a) Chairperson of the Board to be elected in the first meeting of the Council by the members".

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman.

Due to the loss of second amendment in Clause 3 this amendment is ruled out of order in terms of rules 106 (b) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 .

The third amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 8, the following be added at the end of sub-Clause (2):

"The resolutions by the Advisory Council shall be adopted by a majority of the members present and voting".

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved is:

That in Clause 8, the following be added at the end of sub-Clause (2):

"The resolutions by the Advisory Council shall be adopted by a majority of the members present and voting".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ بے ضرر سی ترمیم ہے اور یہ ایڈوائزری کونسل کی working کو facilitate کرنے کے لئے دی گئی ہے کہ جتنے بھی ممبران موجود ہوں وہ بحث و مباحثہ کریں اور معاملہ ان کے زیر بحث آئے۔ اس کے بعد جب اس پر کوئی فیصلہ کرنا ہو بالعموم ہوتا یہ ہے کہ اس طرح کی ایڈوائزری کونسلوں میں فیصلے اتفاق رائے سے ہو جاتے ہیں اور آپس میں اس طرح کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہوتی کہ کوئی بہت زیادہ polarization ہو جائے لیکن ہمیں تو ہمیشہ ہر فیصلے کو کرتے وقت اس بات کو دیکھنا چاہئے کہ ہمارے طریق کار اور فیصلوں میں اس طرح گنجائش ہو کہ اگر مشکل حالات بھی آ جائیں تو اس میں سے نکلنے کا راستہ موجود ہو۔ یہ بہت آسان اور سادہ سی ترمیم اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وزیر قانون صاحب کو اعتراض کیا ہے؟ ایڈوائزری کونسل میں جتنے بھی ممبران حاضر ہیں وہ بحث و مباحثہ کر لیں اور اگر polarization ہو جائے اور اختلاف رائے میں

کوئی شدت ہو تو جس طرح اس ایوان میں آپ جتنے بھی فیصلے کرتے اور کراتے ہیں ایوان کے آگے معاملہ ووٹ کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں آواز کے حوالے سے جو طریق کار ہے وہ یہ ہے کہ جو حق میں ہیں وہ "Ayes" کہیں اور جو خلاف ہیں وہ "Noes" کہیں۔ اس میں آواز کی جتنی شدت ہوتی ہے اس حوالے سے فیصلہ ہوتا ہے تو یہ ایک طریق کار ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ جب اختلاف ہو جاتا ہے ابھی تو ہماری بے چاری اپوزیشن ننھی مُنی سی ہے لیکن ماضی میں ایسا رہا ہے کہ اپوزیشن کی تعداد زیادہ ہوتی تھی اور دونوں اطراف سے ایک ہی جیسی آواز آتی تھی تو اس صورت میں قانون کے اندر گنجائش موجود ہے اور سپیکر صاحب ممبران کو کھڑا کروا کر گنتی کرواتے ہیں۔ یہ طریق کار فیصلوں کو اچھے طریقے سے نتیجہ پر پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم مخالفت برائے مخالفت کے تحت نہیں دی گئی بلکہ اس کی working کو facilitate کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح کی ترامیم کو بھی اسی روایتی طریق کار کے مطابق وزیر قانون oppose کرتے ہیں تو اس سے اس ایوان کا وقار کم ہوتا ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب کے قد کاٹھ میں کافی اضافہ ہو گا، اسمبلی کا وقار بھی بڑھے گا اور حکومت کی بھی کشادہ دلی ظاہر ہو گی کہ حکومت تنگ دل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی چیز مثبت آ گئی ہے تو اس کو engage کر لیا جائے اور ماضی میں اس طرح کی چیزیں وقتاً فوقتاً ہو جایا کرتی تھیں۔ اب اکثریت بھی تباہ کن ہے اور اس میں زعم بھی اتنا زیادہ ہے۔ یہ معصوم سی ترمیم ہے میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر دوبارہ غور کر لیں اور انہوں نے ابھی جو "No" کہا ہے اسے withdraw کر لیں تو بڑی آسانی کے ساتھ معاملہ sought out ہو جائے گا کوئی مشکل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ایجوکیشن کمیٹی میں اس ترمیم پر سیر حاصل بحث ہوئی اور اس میں اپوزیشن ممبران بھی شامل تھے۔ اس کے بعد بھی یہ ترامیم لائے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مذکورہ ترمیم کی ضرورت نہ ہے کیونکہ مجوزہ قانون کے مطابق مکمل اختیار بورڈ کا ہے اور ایڈوائزری کونسل کی حیثیت مشاورانہ ہے نہ کہ قائدانہ ہے۔ ایڈوائزری کونسل نے کوئی قرارداد پاس کرنی ہے بلکہ بورڈ کو مشورہ دینا ہے جو کہ کونسل کے ممبران بذریعہ اتفاق رائے یا کثرت رائے سے ہی دیں گے اس لئے یہ ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That in Clause 8, the following be added at the end of sub-Clause (2):

"The resolutions by the Advisory Council shall be adopted by a majority of the members present and voting".

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill. do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Mr Speaker! I move:

That for Clause 23, the following be substituted:

"(23) Annual Report.

(1) The Board shall, not later than 15th day of February in each calendar year, prepare report as to the work done by it during the preceding year ending on 31stday of December and submit the report to the Governor.

(2) The report shall be accompanied by a statement settling out, so as known to the Board:

(a) the cases, if any, in which the policy, guidelines and directions of the Government were not accepted and reasons therefore; and

(b) the matters, if any, on which the advice of the Advisory Council ought to have been sought but was not sought and reasons therefore.

(3) The Governor shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Clause 23, the following be substituted:

"(23) Annual Report.

(1) The Board shall, not later than 15th day of February in each calendar year, prepare report as to the work done by it during the preceding year ending on 31stday of December and submit the report to the Governor.

(2) The report shall be accompanied by a statement settling out, so as known to the Board:

(a) the cases, if any, in which the policy, guidelines and directions of the Government were not accepted and reasons therefore; and

(b) the matters, if any, on which the advice of the Advisory Council ought to have been sought but

was not sought and reasons therefore.

(3) The Governor shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس کوopposeکیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!اس Annual report کے لئے ہم لوگوں نے جو amendment دی تھی اس کے پیچھے ایک خاص وجہ تھی۔ Annual report ایک سال کی performance کی رپورٹ ہو گی جس سے ہمارے اس ایوان کو اور ہم سب کو پتا چلے گا کہ ہمارے اس صوبے کے اندر تعلیم کا جو نظام ہے وہ کس طرف جا رہا ہے۔ ہم نے legislation کر کے یہ بورڈ بنایا ہے جس پر ہم tax payers کا بہت سارا پیسا خرچ کریں گے۔ ہمارا نصاب جو create کرے گا وہ کس direction میں چل رہا ہے، کیا اس کی direction صحیح ہے یا غلط ہے؟ میرے خیال میں اگر یہ چیز اس میں demand کی جائے اور کوئی date fix بھی کر دی جائے کہ اس تاریخ تک اس ایوان کو بتایا جائے۔ ہمارے ساتھ اس ایوان کے اندر رہوتا یہ ہے کہ ہم لوگ یہاں پر سوالات جمع کرواتے ہیں اور دو دو سال تک ان کا جواب نہیں آتا، جب دل کرتا ہے اس کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ ایک date prescribed کر دی جائے تا کہ اس بورڈ کو پتا ہو کہ اِس دن تک اُس نے اپنی کارکردگی ایوان کو بتانی ہے کہ اس کا کیا اعمال نامہ ہے؟ اس کو پتا ہو کہ There is somebody or some organization to which it is the accountable. جب تک اس ملک کے اندر accountability کا factor نہیں ہو گا، جب تک یہاں پر احتساب کی تلوار سر پر نہیں لٹکتی ہو گی تب تک انصاف ملنا مشکل ہو گا۔ ہمارا بورڈ اُس طرح سے اپنی کارکردگی نہیں نبھا سکے گا جس مقصد کے لئے ہم نے اُس کو بنایا ہے۔ یہ جو بورڈ کی تشکیل دی جا رہی ہے اور یہ جو محنت کی جا رہی ہے یہ اس لئے کی جا رہی ہے تا کہ ہمارا future secure ہو۔ جو problems ہماری آج کی generation محسوس کر رہی ہے اور اس میں سے گزر رہی ہے جو ہمارے Dilemmas ہیں کہ اس نصاب کی وجہ سے ہمارے different social barriers create ہو چکے ہیں وہ ٹوٹ سکیں۔ یہ تب ہی ٹوٹیں گے جب ہم لوگ ایک

مثبت step لیں گے۔اگر اس amendment کو صرف اس لئے reject کر دیں کہ اس کے اندر وہ منشاء پوری نہیں ہوتی اگر ایک fix date نہیں کی جاتی تو پھر اس قوم اور صوبے کے ساتھ یہ زیادتی ہو گی۔اس میں کوئی زیادہ چیز تو نہیں مانگی گئی اس میں کیا مانگا گیا ہے، اس کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ یہ بورڈ گورنمنٹ کو یہ بتائے کہ اس نے گورنمنٹ کی کون سی بات مانی، نہیں مانی اور اس کا کیا رزلٹ نکلا ہے؟ اگر اتنی سی چیز بورڈ بتا دے گا، اس ایوان کو apprise کر دے گا کہ اُس نے اِس ایوان کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق کیا کیا یا کیا کیوں نہیں؟ میرے خیال میں اس سے کسی کی ہتک ہو گی نہ ہی کسی کے لئے مسائل ہوں گے۔ کچھ لوگوں کی یہ منشاء ہو کہ وہ اپنی من مانیاں اور من مرضیاں کر سکیں شاید اس amendment سے وہ ٹوٹ سکیں۔ شاید ہم لوگ ایک بہتر نصاب لے کر آ سکیں اور ایک بہتر system create کر سکیں۔صرف اس وجہ سے کہ اپوزیشن نے یہ amendment دی ہے لہذا اس کو oppose کرنا ہی کرنا ہے تو اُن کا اِس اپوزیشن کے ساتھ کوئی مقابلہ تو بنتا نہیں ہے۔یہ چھوٹی سی چُنّی مُنّی سی اپوزیشن ہے اور اس میں سے بھی اس وقت صرف چار پانچ لوگ ہیں۔ میرے خیال میں یہ 312 حکومتی ممبران کا ایوان ہے ان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن یہ چھوٹی سی جو change ہے یا اس چھوٹی سی requirement سے شاید ہمارے اس صوبے اور آنے والی نسلوں کی تقدیر بدل سکے۔کیا ہم یہاں پر تقدیر بدلنے کے لئے نہیں، کیا یہ ایوان اس لئے نہیں کہ ہم یہاں پر debate کر سکیں یا laws کو refine کر سکیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کا کام ہی کیا ہے کہ یہاں پر ایک idea یا law لے کر آیا جائے اس پر دونوں طرف سے یہ ایوان بات کرے، بات کر کے اس چیز کو refine کرے اور اس میں سے غلطیاں نکالے تاکہ ہم لوگ سب سے اچھا، بہترین اور احسن Law کو عوام کے لئے introduce کرائیں کیونکہ جو Law ہوتا ہے وہ کسی بھی معاشرہ کا backbone ہوتا ہے۔ کوئی بھی چیز قانون کے بغیر چلائی نہیں جا سکتی۔آج ہم جو قانون بنائیں گے اس کے لئے ہم آنے والی نسلوں کو جواب دہ ہوں گے لہذا میری استدعا ہے کہ kindly اس کو consider کیا جائے اور اس کو مخالفت برائے مخالفت کے پیٹے نہ ڈالا جائے۔یہ بہت ضروری ہے کہ ہم لوگ آج ایسا قانون بنائیں جو ہمارے کل کے لئے secure ہو۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچھلے دن بھی جب یہ Bill زیر بحث آیا تھا تو اس وقت کافی تفصیل کے ساتھ میں نے گزارش کی تھی اور گورنمنٹ کو اس پر مبارکباد اور تحسین دی تھی کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ Bill گو کہ لیٹ آیا ہے بہر حال اچھا ہے کہ گورنمنٹ لے آئی ہے اور اب پنجاب

curriculum کے حوالے سے اپنی تیاری کرے گا۔ پہلی بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایوان کے اندر آپ بہتر جانتے ہیں کہ بہت سارے ادارے جو پنجاب اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے سے وجود میں آئے ہیں جو اپنی سالانہ رپورٹ پنجاب اسمبلی کے اندر پیش کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ دیکھیں کہ وفاقی سطح پر ہماری جو نظریاتی کونسل ہے اس کی بھی سالانہ رپورٹ پنجاب اسمبلی، سندھ اسمبلی، کے پی کے اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور upper House قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں میں پیش ہوتی ہے۔ یہ بہت اچھا اقدام ہے کہ قومی اور صوبائی سطح پر عوامی نمائندگان کی معلومات میں آتا رہے کہ جو ادارے ملک کے اندر کام کر رہے ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے اور ان کی direction کیا ہے؟ تعلیم کا شعبہ بہت اہم ترین ہے اور اسی کی بنیاد پر سارا معاملہ طے ہونا ہے۔ اس کے اوپر نقب لگانے کے لئے، اس قوم کو اپنی اصل شناخت سے ہٹانے کے لئے اور نظریہ پاکستان کو دفن کر کے اس ملک کو ایک secular state بنانے کے حوالے سے جو کوششیں ہوتی ہیں وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ تعلیم اس میں بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ ملک 1947 میں جس آگ اور خون کے سمندر سے گزر کر آزادی کی منزل کو پہنچا ہے اور وہ نسل جس نے براہِ راست face کیا اس کی almost absolute majority رخصت ہو گئی ہے۔ اب ہماری نئی نسل اس کو پوری طرح سے نہیں جانتی کہ یہ آزادی ہم نے کیسے حاصل کی، کتنی عصمتوں کی چادریں تار تار ہوئیں، کتنے سینے کٹے، کتنے ننھے ننھے بچے نیزوں کے اوپر اچھالے گئے، کتنا property کا نقصان ہوا، کس طرح ہندوستان نے پاکستان کو بنتے ہی اس کو undermine کرنے، اس کو ختم کرنے اور economically strangulate کرنے کی جو کوششیں کیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ نہرو نے آزاد کشمیر کے اندر فوجیں داخل کیں تو جناب قائداعظمؒ نے جب آرمی چیف سے کہا کہ تم بھی فوجیں داخل کرو کیونکہ ہندوستان نے یہ زیادتی کی ہے تو اس کے اوپر General Gracey جو Joint Commander in Chief تھے انہوں نے عمل نہیں کیا۔ یہ ساری تفصیلات ہماری نسل کو اس لئے معلوم نہیں ہیں کیونکہ ہمارا curriculum اس حوالے سے بالکل خاموش ہے۔ اب اس ملک کے اندر امن کی آشا اور اس طرح کی تنظیمیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو کہتی ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو border بن گیا ہے یہ کس بے وقوف نے بنایا ہے حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ دونوں طرف ایک قسم کے لوگ رہتے ہیں، ایک قسم کی خوراک کھاتے ہیں، ایک قسم کا لباس پہنتے ہیں گو کہ مذہب میں فرق ہے لیکن ہم سب ایک جیسے لوگ ہیں یعنی اس قسم کی الٹی سیدھی پٹیاں پڑھائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ قائداعظمؒ کے حوالے سے کہتے تھے کہ قائداعظم تو اس ملک کو ایک secular state بنانا

چاہتے تھے اور الحمد للہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس کی پوری justification فراہم کرتے ہیں۔ ایوان میں میرے بائیں جانب میرے دوست، بہنیں اور بھائی بیٹھے ہیں جو مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلم لیگ پاکستان کی بانی جماعت ہے اور قائداعظمؒ کی سربراہی میں اس پارٹی نے محنت کر کے اس ملک کو بنایا ہے لیکن اب اس کی اصل شناخت سے ہٹانے کی بھرپور کاوش ہو رہی ہے۔ امریکہ کی ایک سیکرٹری آف سٹیٹ Condoleezza Rice رہی ہیں۔ جارج ڈبلیو بُش جو اس دنیا کا غنڈہ اعظم تھا جس نے پوری دنیا کے اندر تباہی پھیلائی اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ اس موصوف نے عراق کے اوپر چڑھائی کی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اسی ترمیم پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی topic پر ہی بات کر رہا ہوں اور حقائق بتا رہا ہوں کیونکہ نئی نسل کو یہ حقائق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے بتانے ہیں جنہوں نے curriculum بنانا ہے۔ یہ موصوفہ جارج ڈبلیو بُش کے پہلے دَور میں نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر تھیں اور دوسرے دَور میں یہ سیکرٹری آف سٹیٹ یعنی وزیر خارجہ بنی تھیں۔ جب نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر تھیں تب وہ US Senate کی Foreign Relation Committee کو briefing دے رہی تھیں جس میں انہوں نے کہا کہ we are at war ہم war against terror کر رہے ہیں اور particularly ہم پاکستان کے اندر مختلف issues پر جنگ کر رہے ہیں۔ اس نے اس بات کو بھی mention کیا کہ خصوصی طور پر ہم پاکستان کے نظامِ تعلیم پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اُس نے بدبخت مشرف کی بڑی تحسین کی اور اُس وقت کی ہماری وزیر تعلیم زبیدہ جلال کے بارے میں اُس نے تبصرہ کیا کہ she is a very wonderful lady and she is doing her job well. میں نے پچھلے دن بحث میں یہ بتایا تھا کہ ہماری جماعت اسلامی کی باقاعدہ ایک کمیٹی ہے جس کا میں ہی سربراہ ہوں اور curriculum میں جو تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہم curriculum کا باقاعدہ جائزہ لے کر چیف سیکرٹری سے ملے پھر سیکرٹری تعلیم سے ملے تو جو چیزیں curriculum میں داخل کروائی گئی تھیں ان کو ہم نے نکلوانے کی کوشش کی جن میں سے کچھ چیزیں نکل گئیں اور کچھ نہ نکل سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے بھی آپ نے اس پر بات کر لی تھی۔ آپ kindly اس amendment پر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش اس لئے کر رہا ہوں کہ بہت ساری چیزیں ہماری نظر میں نہیں آتیں لیکن جس طرح ہم نے یہ amendment دی ہے کہ پورے سال کی جو بھی کارکردگی ہو گی، جو بھی curriculum device کریں گے اور جو بھی تبدیلیاں لے کر آئیں گے وہ ساری چیزیں جب اس ایوان میں lay کریں گے تب پورے ایوان کو معلوم ہو جائے گا کہ نئی نسل کو کس سمت لے جانے کا پروگرام ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وزیر قانون صاحب کو اس میں کوئی مشکل ہے؟ آپ پھر ban کر دیں کہ کسی بھی اتھارٹی یا ادارے کی رپورٹ اسمبلی کے اندر نہیں آیا کرے گی۔ تعلیم جو سب سے اہم ترین issue ہے جس کے بارے میں وزیر اعلیٰ موصوف بھی بار بار کہتے ہیں اور وزیر اعظم نواز شریف صاحب بھی اس حوالے سے بات کرتے ہیں جو ٹھیک بات کرتے ہیں کہ تعلیم کا شعبہ سب سے اہم ترین ہے۔ اس میں بہت اہم ادارہ جو نصاب مرتب کرے گا اُس کی رپورٹ کو پنجاب اسمبلی سے چھپانے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ ابھی وزیر قانون رٹی رٹائی بات کر دیں گے کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم میں یہ سارا معاملہ پیش ہوا تھا جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی تھے اور وہاں اس پر بحث ہوئی تھی۔ انہوں نے اس میں جو بھی ترمیم کر دی تھی اُس کو دیکھ کر ہم نے یہاں پر اسے پیش کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب جواب لے لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سب چیزوں کو مان لیتا ہوں لیکن وزیر موصوف صرف اس بات کو justify کر دیں کہ جب باقی اتھارٹیوں کی رپورٹ اس ایوان کے اندر lay ہوتی ہے لیکن اس اہم ترین ادارے جس نے نئی نسل کو groom کرنا ہے اور نصاب تعلیم بنانا ہے اس کی رپورٹ اس ایوان کے اندر رکھے جانے میں کون سا پہاڑ مانع ہے؟ کیا امریکہ نے ان کو روکا ہے یا اقوام متحدہ نے روکا ہے؟ میں سیاست برائے سیاست اور مخالفت برائے مخالفت میں یہ بات نہیں کر رہا بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا یہ حق ہے اور ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ تعلیم کے حوالے سے جو کچھ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کرے گا جو بھی curriculum device کرے گا وہ ہمارے علم میں ہونا چاہئے تاکہ ہم اس کا جائزہ لے سکیں، اس میں ضروری ترامیم کر سکیں اور اچھائی کے لئے بہتری کر سکیں۔ اس میں تین ترامیم دی ہوئی ہیں تو آپ دو کو omit کر دیں۔ میں اپوزیشن کی طرف سے یہ بھی offer دینے کے لئے تیار ہوں کہ ہم یہ ساری ترامیم withdraw کر لیتے ہیں لہذا آپ اپنے طور پر یہ شامل کر لیں کہ اس کی سالانہ رپورٹ ہم یہاں اسمبلی کے اندر پیش کیا کریں گے۔ ہمیں کسی credit کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں بہت دردِ دل کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ ہم اپنی ترامیم کو واپس لیتے ہیں لیکن آپ Bill میں یہ

شامل کرلیں کہ اس کی رپورٹ ہر سال ایوان میں پیش ہو گی۔اس سے ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ ہم نے میڈیا میں کوئی سُرخی نہیں لگوانی کہ اپوزیشن کامیاب ہو گئی ہے۔آپ کامیاب ہو جائیں اور آپ صرف یہ commit کرلیں کہ ہم اس ترمیم کو قبول کرتے ہیں اور اس کی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کیا کریں گے۔میں سارے ایوان سے اس حوالے سے درخواست کروں گا کہ جو بات میں نے کی ہے یہ مخالفت برائے مخالفت نہیں ہے بلکہ یہ valid بات ہے لہذا آپ اس کو منظور کروائیں کیونکہ اس اتھارٹی اور بورڈ کی سالانہ رپورٹ ہمارے اس ایوان کے اندر آنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی اور ممبر نے بات کرنی ہے؟ جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!میں اپوزیشن کے معزز ممبران اور خصوصاً ڈاکٹر وسیم صاحب جو کہ بڑے سینئر ممبر ہیں،کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اگر بل کی Clause 23(3) نکالیں تو اس میں already شامل ہے اور شاید یہ law پڑھے بغیر اس پر بحث کرتے گئے ہیں اور جس طرح وہ بتا رہے ہیں کہ جماعت اسلامی کی Curriculum Committee کے Head بھی ہیں تو اس کی (3) Clause میں ہے:

> The Government shall, as soon may be after the receipt of the report from the Board, lay the report in Provincial Assembly of the Punjab.

اور اسی پر انہوں نے کتنی دیر کھڑے ہو کر بات کی۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر Clause 23 کو دیکھیں تو یہ بالکل مکمل ہے اور اس میں ساری چیزیں شامل ہیں۔بورڈ نے سالانہ رپورٹ حکومت کو پیش کرنی ہے اور حکومت نے سالانہ رپورٹ اس معزز ایوان میں پیش کرنی ہے لہذا یہ ترمیم بلا جواز ہے اور اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That for Clause 23, the following be substituted:
>
> "(23) Annual Report.
>
> (1) the Board shall, not later than 15th day of February in each calendar year, prepare report as to the work done by it during the

preceding year ending on 31st day of December and submit the report to the Governor.

(2) the report shall be accompanied by a statement settling out, so as known to the Board; and

(a) The cases, if any, in which the policy, guidelines and directions of the Government were not accepted and reasons therefore; and

(b) The matters, if any, on which the advice of the Advisory Council ought to have been sought but was not sought and reasons therefore.

(3) The Governor shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 26(A)

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 26(A) of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

That after Clause 26, the following new Clause 26(A), be added:

26(A) **Appointment of Officers and Employees:** Subject to the prior approval from the government, the Board may authorize the Managing Director of the Board to appoint such

officers, advisors, experts, consultants and employees as he considers necessary for the efficient performance of functions of the Board on such terms and conditions as the Board deems fit in the prescribed manner."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 26, the following new Clause 26(A) be added:

"26(A) **Appointment of Officers and Employees:** Subject to the prior approval from the government, the Board may authorize the Managing Director of the Board to appoint such officers, advisors, experts, consultants and employees, as he considers necessary for the efficient performance of functions of the Board on such terms and conditions as the Board deems fit in the prescribed manner."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اسے oppose کیا گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!اس میں بورڈ کے ایم ڈی کو تقرریاں کرنے کا اختیار دیا جانا مقصود ہے لیکن ہماری ترمیم یہ ہے اور اس ملک میں المیہ یہ ہے کہ one man show کی وجہ سے آج تک ہم بہت عرصہ سے suffer کر رہے ہیں کہ ایک ہی بندے پر اس حد تک چیزیں لاد دی جاتی ہیں اور اس طرح trust کر لیا جاتا ہے پھر اس کے بعد ہم امید یہ کرتے ہیں کہ ہر چیز میرٹ پر ہو۔پہلی بات کہ جس طرح سب لوگ جانتے ہیں کہ one man show کے نتائج اس وقت ہم صوبے کے اندر بھگت رہے ہیں کیونکہ اس سے آپ کی efficiency زیرو ہو جاتی ہے اور آپ کے اوپر چیک اینڈ بیلنس کوئی نہیں ہوتا تو اس میں ہماری یہی request ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ تقرریاں کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت

لے پھر اس کے بعد یہ عمل شروع کرے وگرنہ وہ من پسند لوگوں کو بھرتی کرے گا۔I am sure کہ میرٹ کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو میری لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ان لوگوں کو ایسی چیزیں مہیا نہیں کرنی چاہئیں اور ان لوگوں کو ایسی opportunities نہیں دینی چاہئیں جس کی وجہ سے ایک تو میرٹ پر فیصلے نہ ہوں اور اس کے بعد غلط لوگوں کی سلیکشن ہو جائے پھر اس پر چیک اینڈ بیلنس بھی نہ ہو۔ میری یہ گزارش ہے کہ وہ پہلے حکومت سے approval لیں اور اس کے بعد انہیں بالکل بے لگام نہ چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی من مانیاں کر سکیں۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!(a) 26 basically یہاں پر دینے کا ایک اور بہت ضروری مقصد یہ ہے کہ اس ملک کے اندر ہم لوگوں نے نوکریاں تو دینی ہی دینی ہیں تو جس طرح کا یہ ڈیپارٹمنٹ ہے یا جس طرح کا بورڈ create کیا جا رہا ہے، یہ ہمارے اوپر ایک امانت ہے اور ہم لوگوں نے سیاست درمیان میں رکھے بغیر اسے لے کر چلنا ہے کیونکہ اس کے اندر جو ایم ڈی ہے he is Chief Executive اور بھرتی تو ایم ڈی صاحب ہی کل کو کریں گے اور اگر ایم ڈی صاحب پر یہ چیز bound کر دی جائے کہ بھرتی کرنے سے پہلے حکومت سے specifically اجازت لینا ضروری ہو گی اور دوسرا اس کا ایک prescribed طریق کار کر دیا جائے گا کہ اس طرح سے وہ تقرری کرے اور بندے ہائر کر سکے۔ اس سے بہت سارا فرق پڑے گا اور اس کے اوپر چیک اینڈ بیلنس create ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم لوگ یہاں پر بات کرتے ہیں کہ ہم ایجوکیٹر اور کانسٹیبل سے لے کر جس مرضی بندے کی بھرتی کریں اور جب اس کی بھرتی شروع ہوتی ہے تو پھر این ٹی ایس کے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور پھر فزیکل ٹیسٹ کے علاوہ انٹرویو بھی آتے ہیں اور دس طرح سے scrutinized کر کے ہم اس بندے کو select کرتے ہیں کہ وہ بندہ job پر آ سکتا ہے کہ نہیں؟ تو اسی طرح سے کل کو اس بورڈ کا ایم ڈی اپنی powers کو use اور misuse نہ کرے اس لئے یہ چیز بہت ضروری ہے کہ ہر طرح کی بھرتی جو بھی اس کے اندر ہو گی وہ حکومت کی اجازت کے مطابق اور حکومت کے رولز کو follow کرتے ہوئے ہو۔ آج ہمارے ملک کا اس وقت سب سے بڑا المیہ کیا ہے کہ ہم لوگ ایک بندے کو over burden کر دیتے ہیں اور اسی بات کی مثال دیتا ہوں کہ دن کے اندر چوبیس گھنٹے ہی رہیں گے اور آپ جتنی مرضی کوشش کر لیں چوبیس گھنٹے سے زیادہ نہیں ہونا۔ ایک انسان جب کام کرتا ہے تو اس نے اپنی فزیکل capacity کی حد میں رہ کر کرنا ہے کہ اس نے اس میں کچھ دیر سونا بھی ہے، کھانا بھی کھانا ہے اور اس نے دیگر ٹائم بھی use کرنا ہے تو وہ ایک حد تک اپنی performance دے سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم کسی ایک

بندے کو یا ایک چیز کو over burden نہ کریں اور اتنا over authorize نہ کریں کہ کل کو وہ ہمارے لئے مسائل بن جائیں۔ مجھے جواز نہیں سمجھ آتا کہ ہمارے منسٹر صاحب کو اعتراض کیا ہو سکتا ہے کہ میرٹ پر ہی بھرتی ہونی ہے یا تو پھر ایم ڈی صاحب کی کوئی extra power ہونی ہے کیونکہ یہ بندہ nominated ہونا ہے۔ ایم ڈی ایک nominated بندہ ہو گا اگر آپ law کو پڑھتے ہیں تو اگر ایک nominated بندہ ہے اور وہ اگر اوپر سے blue eyed بھی ہو گا تو پھر اسے کل کون پوچھے گا اس لئے یہ چیز بہت ضروری ہے کہ law کے اندر prescribed کر دیا جائے تاکہ کوئی اپنی من مانی نہ کر سکے۔ بات یہ ہے کہ ایم ڈی صاحب کی ریکروٹمنٹ کے لئے ادھر لکھا ہوا ہے کہ وہ nominated بندہ ہو گا تو ایک nominated بندہ جس کے لئے انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کیا کیا qualification ہونی چاہئے سوائے اس کے کہ وہ منظور نظر ہو۔ اگر منظور نظر ہونا اس کی پچھلی qualification تھی تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جتنی بھی آگے hiring کرے گا وہ منظور نظر ہونے کی بنیاد پر کرے گا۔ کیا ہم نے اس ملک کو منظور نظر ہونے کی بنیاد پر چلانا ہے؟ یہ بہت ضروری ہے کہ اس پر میرٹ ensure کرنے کے لئے یہ چیز black & white میں لکھ دی جائے تاکہ جو کوئی ایم ڈی اس جگہ پر آ کر بیٹھے گا اسے پتا ہو گا کہ اس نے جو چلانا ہے اس پر کوئی بیٹھا ہوا ہے اور وہاں پر کوئی موجود ہے جو اس سے پوچھے گا تو kindly اس کو consider کیا جائے اور اس چیز کو ensure کیا جا سکے کہ میرٹ ہو اور جو لوگ وہاں پر نوکری پر لگنے کے اہل ہوں صرف وہی لوگ اس جگہ پر نوکری لے سکیں اور کوئی منظور نظر حق دار کا حق نہ مار سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبران نے Clause 17(2) پڑھے بغیر ہی یہ ترمیم دی ہے۔ Clause 17(2) میں پہلے سے ہی offices اور ملازمین کی تقرری کا طریق کار واضح کیا گیا ہے اور اگر یہ اسے دیکھ لیتے تو اس ترمیم کی ضرورت نہیں تھی لہذا یہ ترمیم بلا جواز ہے اور اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That after Clause 26, the following new Clause 26(A) be added:

"26(A) Appointment of Officers and Employees: Subject to the prior approval from the government, the Board may authorize the

Managing Director of the Board to appoint such officers, advisors, experts, consultants and employees as he considers necessary for the efficient performance of functions of the Board on such terms and conditions as the Board deems fit in the prescribed manner."

(The motion was lost.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 26(B)

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 26(B) of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Mr Speaker! I move:

That after Clause 26(A), the following new Clause 26(B) be added:

"**26(B) Liability for loss:** Any person employed by or serving under the Board charged with the administration of the affairs of the Board or acting on behalf of the Board or acting under a contract with the Board and is responsible for the loss, waste, misappropriation or misapplication of any money or property belonging to the Board which is a direct

consequence of his negligence or misconduct in the discharge of his duties shall be liable to pay the loss suffered by the Board and the same being determined by the Board after giving the person concerned a reasonable opportunity of being heard."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That after Clause 26(A), the following new Clause 26(B) be added:

"26(B) Liability for loss: Any person employed by or serving under the Board charged with the administration of the affairs of the Board or acting on behalf of the Board or acting under a contract with the Board and is responsible for the loss, waste, misappropriation or misapplication of any money or property belonging to the Board which is a direct consequence of his negligence or misconduct in the discharge of his duties shall be liable to pay the loss suffered by the Board and the same being determined by the Board after giving the person concerned a reasonable opportunity of being heard."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose it.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر !اگر ہم یہاں پر کسی کا احتساب مانگیں اور ہم یہ کہیں کہ احتساب ہونا چاہئے تو اس پر تو میرے خیال میں ساری پارٹیاں اور سارے لوگ agree کرتے ہیں کہ احتساب ہونا چاہئے اور ایک کرپشن فری environment ہونی چاہئے آج یہ ملک 67 سال کے بعد اس

دوراہے پر کیوں کھڑا ہے کیونکہ جب سے پاکستان بنا ہے کسی نے احتساب کی طرف تو دیکھا ہی نہیں، جب ہم احتساب کی طرف آئے بھی تو جھوٹے سچے مقدمے کر کے ہم نے ان لوگوں کے خلاف احتساب چلانے کی کوشش کی جو کہ ہمیں پسند نہ تھے۔ یہ Clause دینے کی ایک بہت ضروری وجہ ہے کہ کوئی بندہ اپنی پاور کو misuse کرتے ہوئے اس ٹیکس کا پیسا جو ہم عوام سے نچوڑتے ہیں جو ہم لوگوں نے ان پر already بہت زیادہ ٹیکسز کے burdens ڈالے ہوئے ہیں۔ ہم اس پیسے کو عوام سے لا رہے ہیں اور یہاں پر خرچ کر رہے ہیں اس پیسے کو کوئی کھا نہ سکے، کوئی خُورد بُرد نہ کر سکے اور جس مقصد کے لئے عوام نے پیسا دیا ہے اس مقصد کے لئے یہاں پر spend ہو سکے۔

جناب سپیکر! Secondly معزز منسٹر صاحب میرے خیال میں میری بات کو پچھلی دفعہ غور سے نہیں سن رہے تھے ان کا دھیان کہیں اور تھا انہوں نے آئین کی شق 72 کا مجھے یہاں پر بڑے شوق سے بتایا وہ اگر اُس کو دوبارہ پڑھیں گے تو اس کے اندر انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کس طرح سے کیا جائے گا؟ بس انہوں نے یہ کہا کہ جب چاہئے ہو وہ کر سکتے ہیں تو میں نے بھی یہی بات کی ہے کہ جب وہ چاہیں کر لیں لیکن گورنمنٹ سے پوچھ کر اُس کے prescribed manner کے مطابق کریں کیونکہ وہ بہت vague چیز چھوڑ دی گئی ہے۔ اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کیا؟ ہم قانون بناتے ہیں اُسے کھلا چھوڑ دیتے ہیں ہم اُسے proper define ہی نہیں کرتے آج اسی وجہ سے ہم اتنے زیادہ مسائل کو suffer کر رہے ہیں۔ آج صبح ہماری کمیٹیاں بھی انہی مسائل کی وجہ سے بنی ہیں کیونکہ ہم لوگوں نے قوانین کھلے چھوڑ دیئے ہیں۔ کیا ہم اسی طرح سے معاشرے کو چلائیں گے کہ ہم قوانین کو کھلا چھوڑ دیں جو جس طرح سے چاہے interpret کرتا رہے؟ یہ ترمیم اسی لئے دی گئی تھی کہ misinterpretation نہ ہو، کسی کا حق نہ مارا جائے اور اگر یہاں پر کسی بندے کا احتساب کیا جائے گا اور کوئی بندہ اگر اس بورڈ کا پیسا اور عوام کا پیسا کھا جائے گا یا اُس کو نقصان پہنچائے گا، اگر اُس بندے کو personally criminalize اور اُس کے لئے وہاں پر accountable کیا جائے تو میرے خیال میں سب کو خوش ہونا چاہئے اور سب کو اس کے لئے آواز اُٹھانی چاہئے کہ ہاں کرپشن فری environment ہو۔ اگر کوئی یہاں سے اس بورڈ کا یا کسی طرح عوام کا پیسا کھا کر جائے گا وہ بھرے گا۔ میرے خیال میں یہ ایک بالکل justified بات ہے until and unless یہاں پر جو لوگ ہیں اُن کو اس لئے رکھا جا رہا ہے اور بورڈ اس لئے بنایا جا رہا ہے تاکہ عوام کا پیسا کھایا جا سکے تو پھر definitely اس پر اعتراضات ہونے چاہئیں اور اعتراض بہت زیادہ ہونے چاہئیں کیونکہ پھر تو خُورد بُرد نہیں ہو سکے گی۔ میرے خیال میں یہ انتہائی ضروری ہے اور اس

طرح کی شق ہر قانون میں موجود ہونی چاہئے۔Anywhere جہاں پر گورنمنٹ اور tax payer کا پیسا لگے وہاں پر یہ شق موجود ہو تاکہ جو بندہ کسی قسم کی misappropriation یا کسی قسم کی کرپشن میں پکڑا جائے گا وہ اس پیسے کو دینے کا پابند ہو گا تو میرے خیال میں جو بندہ اس کو oppose کرتا ہے اُس بندے کو اپنے گریبان میں تھوڑا سا جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ خود نہیں چاہتا کہ کرپشن فری environment ہو اور کیا وہ خود نہیں چاہتا کہ ہمارا معاشرہ آگے بڑھ سکے؟ اپوزیشن کا کام صرف تنقید کرنا نہیں ہوتا اپوزیشن کا کام ہے کہ ہم یہاں پر آئیں اور بہتر سے بہتر قوانین بنا کر عوام کو دیں جس سے عوام کو بہتر سے بہتر سہولیات مل سکیں اور ان کے problems حل ہو سکیں۔ کیا ہم یہ problems حل نہیں کرنا چاہتے کیا یہاں پر بنایا گیا NAB، انٹی کرپشن اور ایف آئی اے جیسے accountability کے اتنے زیادہ ادارے کس لئے بنائے ہوئے ہیں؟ پھر اگر ہم نے accountability کے خلاف ہی احتجاج کرنا ہے مجھے تو آج انتہائی شرم آتی ہے اور میں انتہائی شرمندہ ہوں اس عوام کے آگے کہ اس ایوان کے اندر لوگ مخالفت کر رہے ہیں کرپشن کے خلاف اور کرپشن روکنے کے خلاف یہ اندھیر نگری نہیں تو کیا ہے؟ ہمیں کبھی تو اس کفر کے پیالے کو توڑنے کی ضرورت ہے۔ میری درخواست ہے کہ مہربانی کر کے کفر کے پیالے کو توڑ دیا جائے اس کرپشن فری environment کو آگے فروغ دیا جائے تاکہ ہم لوگ آگے بڑھیں اور ترقی ہو سکے، اس ملک کے وسائل بہتر طور پر خرچ ہو سکیں اور جو کسی نے لوٹ مار کر کے یہ پیسا لے کر جانا ہے وہ پیسا اس عوام پر لگنا چاہئے اس ملک کے اوپر لگنا چاہئے تو کیا اس چیز کے لئے requirement کرنا یا ایک amendment دینا کہ یہاں پر جو بندہ پیسا کھائے گا یا misuse of power کرے گا۔ اُس سے عوام کو نقصان پہنچائے گا وہ اُس کا خمیازہ بھگتے گا تو کیا اُس کو oppose کرنا جائز ہے؟ کوئی بھی ضمیر والا بندہ میرے خیال میں کرپشن کے ساتھ نہیں ہو گا تو منسٹر صاحب کو چاہئے کہ reconsider کریں اور دیکھیں کہ یہ شق میری مخالفت کے لئے نہیں ہے اس سے گورنمنٹ کا کوئی نقصان نہیں ہے، بورڈ یا کسی کا کوئی نقصان نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: احسن صاحب! منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے تو وہ خیالوں میں لگ رہے ہیں اور میرا یہ کہنے کا مطلب ہے with all due respect کہ ہم لوگوں نے یہاں پر کرپشن ختم کرنی ہے۔ اگر ہم آج پہلا قدم نہیں اُٹھائیں گے تو کب اُٹھائیں گے؟ ہم لوگوں کو میڈیا اور عوام کو یہ ایک پیغام دینا چاہئے کہ وقت بدل چکا ہے کہ جو نئی regime یا گورنمنٹ ہے یہ بھی entire corruption ہے اور یہ کرپشن کا خاتمہ چاہتی ہے۔

یہ ایک بہت اچھا step ہو گا اگر منسٹر صاحب یہ چاہتے ہیں تو میں اس کو withdraw کر لیتا ہوں۔ وہ اپنی طرف سے اس کو لے آئیں کیونکہ ہم یہاں پر point scoring کے لئے نہیں آئے ہوئے۔ میرا کسی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں یہاں پر اپنی عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب یہ سمجھیں کہ میں کسی سیاسی مفاد کے لئے یا point scoring کے لئے یہ بات کر رہا ہوں، میں ایک آزاد امیدوار ہوں، میں آزاد طریقے سے اپنے حلقے سے ووٹ لے کر آیا ہوں کہ میں اپنی عوام اور پنجاب کے مسائل کے بارے میں ایک آزاد خیال طریق کار سے بات کر سکوں اور حق سچ کی بات کر سکوں۔ میرے اوپر کسی قسم کا دباؤ نہ ہو کسی پارٹی کی affiliation کی وجہ سے کیا میرا یہاں پر کھڑے ہو کر احتساب مانگنا اور یہ چیز کہنا کہ ہم لوگوں کو accountability دی جائے کہ جو بندہ اس میں سے misappropriation کرے گا وہ جوابدہ ہو گا کیا وہ میری demand غلط ہے ؟ میں یہ کہوں گا کہ kindly منسٹر صاحب اس پر دوبارہ غور کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے تو میں ان کو پھر کہوں گا کیونکہ آپ نے already اس ترمیم پر بات کر لی تھی 17 Clause کی 2 sub-clause پڑھیں۔ یہ one man show کی بات کر رہے تھے اُس میں پورے بورڈ کا لکھا ہوا ہے کہ جس کو بھی employ کرنا ہے کریں گے۔ اب میں اس ترمیم کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ غبن کرنے یا معاشی نقصان پہنچانے پر کارروائی کے لئے تعزیرات پاکستان NAB اور Anticorruption کے قوانین پہلے سے موجود ہیں غیر مناسب طرز عمل یا فرائض کی انجام دہی میں غفلت پر کارروائی کے لئے PEEDA ACT 2006 بھی موجود ہے اور بورڈ کے ملازمین کے خلاف ان سب قوانین کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے لہذا ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That after Clause 26(A), the following new Clause 26(B) be added:

"26(B) Liability for loss: Any person employed by or serving under the Board charged with the administration of the affairs of the Board or acting on behalf of the Board or acting under a

contract with the Board and is responsible for the loss, waste, misappropriation or misapplication of any money or property belonging to the Board which is a direct consequence of his negligence or misconduct in the discharge of his duties shall be liable to pay the loss suffered by the Board and the same being determined by the Board after giving the person concerned a reasonable opportunity of being heard."

(The motion was lost.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Curriculum and Text Book Board Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up NUR International University Lahore Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar...

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!ہم لوگ بہت ضروری بل لے کر آ رہے ہیں، ہم ایک یونیورسٹی بنانا چاہ رہے ہیں اس لئے kindly کورم پورا کرادیں کیونکہ کورم پورا نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2015

(۔۔۔جاری)

MR ACTING SPEAKER: Any mover may move it

that is treated as withdrawn کوئی mover نہیں ہے۔۔؟چونکہ کوئی mover نہیں ہے

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں آ گئی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ!اب میں بول چکا ہوں وہ amendments lost ہو چکی ہیں۔

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik,

Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Mr Speaker! I move:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th March 2015.

1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Dr Murad Raas, MPA
10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

(اذان عشاء)

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th March 2015.

1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA

5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Dr Murad Raas, MPA
10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: جی،انہوں نےoppose کیاہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میرے خیال میں خاص کر لاہور شہر میں بہت ساری پرائیویٹ یونیورسٹیاںalready exist کرتی ہیں اور جب کبھی ایجوکیشن سےrelated issues آتے ہیں کہ یونیورسٹی کا یہ روّیہ ہے یا اتنے فیصدcharge کر رہی ہے تو اس وقت تو یہاں پر کھڑے ہو کر جو بھی ممبر جواب دے رہا ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ تو پرائیویٹ یونیورسٹی ہے اس پر تو ہمارا اختیار ہی نہیں چلتا ہے۔ وہ خود اپنی مرضی سےrunning کرتے ہیں جو مرضیcharge کریں اور جیسے مرضی کریں۔ ہم اس کے بعد خود بھاگ بھاگ کر ایک اور پرائیویٹ یونیورسٹی کاBill لے آتے ہیں۔یہاں پرpoint یہ ہے کہ میں اس کو بالکلoppose نہیں کرتا کہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں بہت ساری ہیں اور بھی ہونی چاہئیں لیکن اس چیز کا سیدھا سیدھا اعتراف ہے کہ ایسی یونیورسٹی کی وجہ سے ہمارے والدین بلاوجہ اتنی زیادہ فیسیں دینے پر مجبور ہیں۔ان لوگوں کی وجہ سےsocial classes create ہو رہی ہیں۔ مجھے تو اس چیز پر بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ جب میں نے سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پڑھی تھی تو اس رپورٹ کے اندر مجھے سیکرٹری صاحب کے الفاظ یاد آرہے ہیں کہ میں نےfaculty visit کی اتنی شاندارfaculty تھی وہاں پرfour plus books thousand کی لائبریری تھی لیکن میں نے تو کبھی اس یونیورسٹی کا نام نہیں سنا، میری ساری زندگی اس شہر کی ہے۔ میں نے90 فیصد زندگی اس شہر میں گزاری ہے اور میں نے اس یونیورسٹی کا نام کبھی نہیں سنا جس کی ماشاءاللہ چار ہزار کتابوں کی لائبریری ہے۔ میں نے کبھی سنا نہیں کہ یہexist بھی کرتی ہے۔ میری ایک بات سنیں گورنمنٹ کا جو پچھلاBill آیا ہوا تھا یا ابھی جو آیا ہوا

ہے اس میں گورنمنٹ کی کوشش تو یہی ہے کہ ایک criteria پر سب کو ایک جیسی تعلیم مہیا کی جا سکے۔ میرے خیال میں حکومت بہت ساری سرکاری یونیورسٹیاں بھی اس لئے کھول رہی ہے اور ان پر اتنے اربوں اور کھربوں روپے لگا بھی رہی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس یونیورسٹی کا جس کے بارے میں چار ہزار کتابوں کی لائبریری اور بہترین شاندار faculty ہے with international courses and every thing تو ہم نے آج تک اس کا نام سنا کیوں نہیں، اس سے پہلے اس کی existence کیوں نہیں تھی؟ اس کے علاوہ کیا ہماری اپنی یونیورسٹیاں یا ہمارے اپنے ادارے جو پہلے سے موجود ہیں کیا وہ inadequate ہیں؟ چلیں! inadequate ہوں گے۔ کیا ان کا اتنا بُرا ریکارڈ ہے کہ ہمیں اب انٹرنیشنل یونیورسٹی کی ضرورت ہے چلیں! انٹرنیشنل تعلیم بھی ہمیں دینی چاہئے۔ میں یہ پوچھوں گا کہ کیا چیز اس یونیورسٹی کو govern کرے گی؟ یہ بڑے مزے سے یہاں پر چارٹر دینے کے لئے لے تو آئے ہیں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ جو ہم اتنے عرصے سے یہاں پر issues face کر رہے ہیں جس کا آپ خود یہاں پر آ کر جواب دیتے ہیں کہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں پر ہمارا اختیار نہیں ہے تو کیا ہم نے اس کے لئے بھی کوئی provisions بنائی ہیں، کیا اس چیز کا یہاں پر خیال رکھا گیا ہے کہ اس یونیورسٹی سے عوام کی کھال نہیں اتاری جائے گی اور جو بچے وہاں پڑھنے کے لئے جائیں گے جن کو کسی وجہ سے سرکاری یونیورسٹی یا کسی اور یونیورسٹی میں داخلہ نہیں ملا ان سے جائز فیس لی جائے گی اور اتنی فیس جتنی پنجاب یونیورسٹی charge کرتی ہے یا جتنی فیس GC(University) charge کرتی ہے؟ آپ پرائیویٹ یونیورسٹی کا fee structures اٹھا کر دیکھ لیں تو ایک پرائیویٹ یونیورسٹی کی ایک semester کی فیس ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور میرے خیال میں GC(University) میں بچے کا پورے سال کا خرچہ جمع ہاسٹل بھی ایک لاکھ روپے شاید ہو تو کیا اتنی disparity جائز ہے اور کیا ہم لوگوں کا یہ حق بنتا ہے کہ ہم اس طرح سے عوام کو نقصان پہنچانے والے اقدامات کو support کریں؟ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ یونیورسٹی بنائیں ایک نہیں دس یونیورسٹیاں بنائیں لیکن مجھے اس چیز کی یہاں پر commitment دیں کہ ان کا نصاب تعلیم ہمارے نصاب کے مطابق ہو گا، ان کا fee structures ہمارے fee structures کے مطابق ہو گا وہ عوام کے ساتھ زیادتی نہیں کریں گے؟ مجھے اس چیز کی surety دیں۔ میں یہ پوچھوں گا کہ آج Question Hour کے اندر ایک سکول کی بات ہو رہی تھی۔ 1990 میں وہ سکول دے دیا گیا اور وہاں پر فلاں بندے نے سکول کی جگہ پر اپنا گھر بنا لیا تو کیا یونیورسٹیاں اس لئے بنا رہے ہیں کہ یہ عوام کو تعلیم دیں اور ہمارا روشن مستقبل کریں یا ہم یونیورسٹیاں اس لئے بنا رہے ہیں کہ ان

کی ایک فیکٹری نما چیز لگ جائے جس پر وہ سروس انڈسٹری کے اندر آ کر عوام سے لوٹ مار کرتے رہیں اور وہاں سے پیسا کماتے رہیں؟ مجھے یہ کوئی بتادے کہ ہماری جو اتنی اعلیٰ اعلیٰ پرائیویٹ یونیورسٹیاں یہاں پر قائم ہیں ان یونیورسٹیوں نے ہمیں ابھی تک کیا deliver کیا ہے اور ان یونیورسٹیوں نے ہمیں اب تک کیا دیا ہے؟ میں یہ پوچھوں گا کہ اچھی بات ہے کہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں بنائیں لیکن مجھے کوئی یہ بتادے کہ ایسی کیا خاص وجوہات ہیں کہ جس کی وجہ سے سیکرٹری صاحب زیادہ خوش تھے اور وہ state کرتے ہیں ۔اگر آپ کی اجازت ہو تو میں وہ پڑھ کر سنادوں۔ان کا یہاں پر stance ہے کہ:

The university had a modern library having about more than four thousand books in it. He also explained about the committee's establishment and functions etc.

جناب سپیکر! میں یہ پوچھوں گا کہ ماشاءاللہ اتنی بڑی کتابوں کی لائبریری والی یونیورسٹی کہاں چھپی ہوئی ہے؟ میں بھی چاہوں گا کہ اس کا visit کروں، میں بھی اس سے استفادہ کر سکوں اور میں بھی دیکھ سکوں کہ یہاں پر یونیورسٹی کا چارٹر دینے کے لئے پورے ایوان کو باندی بنا کر بٹھایا گیا ہے، کیا اس یونیورسٹی کی اتنی قابلیت اور اہلیت ہے؟ مجھے یہ بتادیں کہ NUR are stand for what یہاں پر کتنے educate آئے ہوئے ہیں؟ ہم اس چارٹر Bill کو پاس کر رہے ہیں، کوئی مجھے یہ تو بتادے کہ NUR international university ہے? what does NUR stand for کوئی مجھے یہاں پر یہ بتا دے کہ یہ یونیورسٹی انجینئرنگ یونیورسٹی ہے، میڈیکل یونیورسٹی ہے یا بزنس یونیورسٹی ہے یا کیا ہے؟ میرے خیال میں اگر ہم یہاں پر چارٹر دینے کے لئے آتے ہیں تو اس ایوان کو پوری انفارمیشن دینی چاہئے اور اس ایوان کو بتانا چاہئے کہ اس چیز کی کیا ضرورت ہے اور کیوں ضرورت ہے؟ میرے خیال میں اگر یہاں پر کسی نے شوگر مل کھولنی ہے یا کوئی اور مل لگانی ہے تو اس وقت حکومت کو بہت ساری اجازتیں یاد آ جاتی ہیں اور اس وقت تو یہ بھی یاد آ جاتا ہے کہ market saturated اتنی زیادہ ہے اور regulations authorities ہیں لیکن جب ہم سکول پہ سکول بناتے جائیں، ہر گلی اور محلہ میں پرائیویٹ سکول بنادیں اور کالج بنادیں اور ہم لوگ ان کو regulate کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہیں۔ میرے خیال میں آپ یونیورسٹیاں بنائیں، بہت ساری یونیورسٹیاں بنائیں لیکن اس وقت بنائیں جب آپ ان کو run کر سکیں، جب آپ ان پر نگاہ رکھ سکیں اور جب آپ اس چیز کو manage کر سکیں کہ ان کا نفاذ اور وہاں سے دی جانی والی تعلیم ایک مخصوص پرائس پر ہے تاکہ غریب کا بچہ بھی وہاں پر تعلیم حاصل کر سکے۔ کیا یہ ایوان صرف یہاں پر امراء کے لئے آیا ہوا ہے؟ یہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں تب جائز

ہونی چاہئیں جب confirm ہو کہ ان کے اندر 25 فیصد بچے غریبوں کے بھی پڑھتے ہیں تاکہ disparity ختم ہو سکے اور نصاب کے اندر equality آ سکے۔ اگر ہم لوگوں نے اس ایوان میں ان چیزوں کا خیال نہیں رکھنا تو پھر کس چیز کا خیال رکھنا ہے؟ مجھے آج اعتراض نہیں ہے اس کو لے آئیں لیکن کوئی وجوہات کی بناء پر لے کر آئیں، کوئی مجھے اس کی definition بتائے، کوئی مجھے اس کی location بتائے اور میں اس کو خود visit کر کے دیکھنا چاہوں گا کہ وہاں سے جو اتنی advocacy ہو رہی ہو یا اس اسمبلی کے ایوان سے اس کے اتنے facts state کئے جا رہے ہیں میں بھی تو جا کر دیکھوں کہ اس میں کتنی صداقت ہے؟ میرا یہ کہنا ہے کہ kindly اس چیز کو hold کیا جائے اور Select Committee کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ اسے دیکھ سکے۔ اگر کمیٹی ممبران پر اعتراض ہے تو بے شک اس میں بھی editing کر لیں، مجھے تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کہ کمیٹی کے ممبران یہی ہونے چاہئیں، آپ بے شک اپنی مرضی کے ممبران بھی اس میں شامل کر لیں۔ میرے خیال میں جب تک یہ کفر کا پیالہ ہمارے ہاتھ میں رہے گا، ہم لوگوں نے اس ایوان کو اسی طرح سے چلانا ہے کہ یہ ترامیم تو اپوزیشن کی طرف سے ہیں، ہماری تو اس کے ساتھ دشمنی ہے "بندوقاں کڈلو تے لڑلو" پھر اس ایوان کے اندر کیا ہو گا؟ اس وقت اپوزیشن ہے، ہی کتنی، اگر ہم منسٹر صاحب کو اتنے ہی ناپسند ہیں یا ہماری کی ہوئی باتوں پر اعتراضات ہیں تو ویسے ہی کہہ دیں، پی ٹی آئی تو پہلے ہی نہیں آتی، ہم لوگ بھی آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر آپ one sided House اپنی مرضی سے چلا لیں۔ کیا ہم صرف اس چیز کے لئے رہ گئے ہیں؟ میرے خیال میں اس کو personal نہیں لینا چاہئے It is nothing personal یونیورسٹی بنے یا نہ بنے اس میں میرا ذاتی نقصان یا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان میں سے بھی کسی کا فائدہ نقصان نہیں ہو گا، sorry میری بات کسی کو بُری لگ رہی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ یونیورسٹی وزیر موصوف کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کی بات بھی سن لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہم اس ایوان کے اندر آئے ہیں تو جس چیز کے لئے ہمیں عوام نے یہاں بھیجا ہے ہم پہلے اس ڈیوٹی کو تو پوری طرح سے انجام دے لیں، اگر ہم اس ڈیوٹی کو یہاں پر انجام نہیں دیں گے تو پھر اس ایوان کا کیا فائدہ ہے، اس ایوان سے کیا مل رہا ہے؟ میری آپ سے استدعا ہے کہ مہربانی فرما کر اس معاملے کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہاں پر اس کے بارے میں جو باتیں کی گئی ہیں، لائبریری کے بارے میں، اس کے structure کے

بارے میں اور infrastructure کے بارے میں اس کی صداقت بھی دیکھی جا سکے۔ یہ پتا چل سکے کہ وہ افسران یا لوگ جو اس وقت اس بل کو پاس کروانا چاہ رہے ہیں وہ اصل میں عوام کے لئے کروانا چاہتے ہیں یا اپنے مفاد کے لئے کروانا چاہ رہے ہیں، اس میں facts کتنے ہیں اور جھوٹ کتنا ہے ؟ میری اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے کہ kindly اس معاملے کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور تب تک اس یونیورسٹی کے چارٹر کو روکا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہاں پر بل کے حوالے سے، ترمیم کے حوالے سے لمبی چوڑی بات کی ہے۔ ایک تو میری گزارش ہو گی کہ ہمارے ممبر نوجوان ہیں، بہت جذباتی نوجوان ہیں لیکن بات اگلی ترمیم پر کر رہے تھے۔ کلاز 5 کی ترمیم پر انہوں نے کچھ باتیں یہاں پر کی ہیں اور کچھ ایسی باتیں بھی کی ہیں جن پر انہوں نے ترمیم ہی نہیں دی۔ پہلے یہ بل کو اچھی طرح سے پڑھیں اور انہیں تیاری بھی کر کے آنی چاہئے۔ اس بل کو اگر یہ غور سے پڑھیں تو اس میں دیا گیا ہے کہ اس میں کون کون سی faculties ہیں اور کس مقصد کے لئے یہ یونیورسٹی بن رہی ہے۔ جب کسی یونیورسٹی کو چارٹر دیا جاتا ہے تو بل میں اس کی ساری details ہوتی ہیں۔ یہاں انہوں نے جو ترمیم پیش کی تھی اس میں سلیکٹ کمیٹی کے حوالے سے جو بات کی ہے، اس کے متعلق میں صرف اتنا کہوں گا کہ انہوں نے اس پر اگلی کلاز میں ترمیم دی ہوئی ہے وہاں پر انہوں نے دوبارہ بات کرنی ہے لہذا میں اس کا جواب بھی اس وقت دے دوں گا۔ اس وقت انہوں نے جو ترمیم دی ہوئی ہے اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already Standing Committee میں اس پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی موجود تھے اس لئے یہ ترمیم بلا جواز ہے اسے مسترد فرمایا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th March 2015:
>
> 1. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Sardar Shahab-ud-Din Khan, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Dr Murad Raas, MPA
10. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
11. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
12. Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MR EHSAN RIAZ FATYANA: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5, after sub-Clause (2), the following sub-Clauses (3) and (4) be added:

"(3) Subject to Section 4(w), the University shall prepare the schedule of fees to be charged from the students and enforce the same after approval of the Chancellor. The revision, if any, in the schedule shall also be made with the approval of the Chancellor.

(4) According to the policy of the Government, the University shall be bound to ensure 10 percent of the total admissions are made from the needy and deserving students in a transparent manner."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5, after sub-Clause (2), the following sub-Clauses (3) and (4) be added:

"(3) Subject to Section 4(w), the University shall prepare the schedule of fees to be charged from the students and enforce the same after approval of the Chancellor. The revision, if any, in the schedule shall also be made with the approval of the Chancellor.

(4) According to the policy of the Government, the University shall be bound to ensure 10 percent of the total admissions are made from the needy and deserving students in a transparent manner."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose it

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرے خیال میں، مجھے اس پر وزیر موصوف کے oppose کرنے کی سمجھ نہیں آتی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اپوزیشن کی سمجھ نہیں آتی؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے oppose کرنے کی سمجھ نہیں آتی۔ یونیورسٹی اپنی مرضی سے فیس مقرر کرتی ہے، اس میں اگر ایک خاص تعداد میں deserving اور needy لوگوں کو admission دے دیا جائے تو میرے خیال میں یہ ایک بڑا جائز سا مطالبہ ہے اور عوام دوست مطالبہ ہے کہ ایک غریب آدمی جس کو اپنی زندگی میں ہائر سوشل کلاس کے ساتھ تعلیم کا موقع نہ مل سکتا ہو اس سے اس کو بھی موقع مل سکے گا۔ چلو زیادہ نہیں تو اس طبقے کے دس فیصد لوگ ہی وہاں پر جا سکیں اور ایک ایسی تعلیم حاصل کر سکیں جس کا لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جس پر اتنا بڑا issue بنایا گیا ہے، سوائے اس کے کہ وہ ایک پرائیویٹ

یونیورسٹی ہے اور اس یونیورسٹی کی آمدن میں کمی واقع ہو جائے گی اور وہ پیسے تھوڑے کم کما سکیں گے کیونکہ ان میں دس فیصد غریب اور deserving لوگ ہوں گے۔ ہر یونیورسٹی کا چانسلر گورنر صاحب کو بنایا جاتا ہے، میرے خیال میں یہ بڑی اچھی بات ہے ہر معاملے میں حکومت کہتی ہے کہ ہم فیسوں کے اضافے کے بارے میں بے بس ہیں، ہم fee structure پر کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے۔ میرے خیال میں اس بل میں یہ ایک بڑی اچھی کلاز دی گئی ہے کہ جب کبھی کسی ادارے نے اپنی فیسوں میں اضافہ کرنا ہو گا تو وہ ہمارے گورنر صاحب سے یعنی اپنے چانسلر صاحب سے اجازت مانگیں گے۔ میرے خیال میں گورنر صاحب عوام کے نمائندے ہوں گے اور state کو represent کر رہے ہوں گے۔ مجھے اس چیز پر پورا اعتماد ہے کہ جو بھی اس وقت کے گورنر ہوں گے تو وہ کبھی بھی بلاوجہ ناجائز فیس کے اضافہ کی اجازت نہیں دیں گے جو کہ عوام کی affordability سے زیادہ ہو۔ میرے خیال میں اگر اس چیز کو اتنا بھی accept کر لیا جائے کہ چانسلر صاحب کی مرضی سے فیس میں اضافہ ہو جائے تو اس سے عوام کا ہی بھلا ہو گا، اگر کوئی نقصان ہو سکتا ہے تو فیکٹری کے مالک کا ہی ہو سکتا ہے، sorry یونیورسٹی کے مالک کا نقصان ہو سکتا ہے، آپس کی بات ہے اگر دیکھا جائے تو مجھے تو یہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں فیکٹریاں ہی لگتی ہیں۔ ان کی تو موج ہے ٹیکس دینا کوئی نہیں، پوچھنے والا ادارہ کوئی نہیں، کسی سے جا کر پوچھو تو بڑے شریف آدمی بن کر کہتے ہیں کہ ہم تو educationist ہیں۔ اس سے اچھا تو اور کوئی کاروبار ہے نہیں۔ میرے خیال میں یہ عوام کے لئے تو ہے نہیں، یہ کاروبار کے لئے چیزیں ہیں۔ اگر ایک بندے کے کاروبار پر ہم لوگ sealing لگا دیں گے اور اس سے غریب لوگوں کا تھوڑا سا بھلا ہو جائے گا۔ Fee structure پر اگر ہم مانیٹرنگ کی ایک شرط رکھ دیتے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ وزیر موصوف یونیورسٹی کی favour میں چل رہے ہیں کہ اس کی فیسیں بھی وہ اپنی مرضی سے بڑھائیں، اپنی من مانی کریں تو ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں ہم اس کے اوپر بھی خاموش رہ جائیں گے وہ اپنی مرضی کر لیں کیونکہ یہاں پر ہم عوام کے لئے تو آئے ہوئے نہیں ہیں، ہم تو اس لئے آئے ہوئے ہیں کہ امیر، امیر تر ہوتے جائیں اور ہماری یونیورسٹیوں میں disparity بڑھتی جائے اور غریب لوگ وہاں پر نہ جا سکیں۔ اگر ہم لوگ چاہتے ہیں کہ social issues جو کہ پہلے ہی بہت زیادہ ہیں بلکہ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں ان پر قابو پایا جا سکے اور disparity under control ہو تو kindly اس چیز کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پانی بھی پی لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!فیسوں میں اضافے کا فیصلہ فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کی تجاویز کی روشنی میں یونیورسٹی کا بورڈ آف گورنرز کرتا ہے جس میں ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب، نمائندہ پنجاب اسمبلی اور پنجاب کی سرکاری یونیورسٹی کا وائس چانسلر بطور ممبر موجود ہیں۔اسی طرح یونیورسٹی کے قیام کی بنیادی شرائط میں سے ایک شرط دس فیصد داخلہ جات برائے ضرورتمند طلباء ہے جس کے پورا ہونے پر ہی چارٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔مزید یہ کہ مجوزہ بل کی کلاز(s)4 کے تحت یونیورسٹی کی سالانہ آمدن کا پانچ فیصد طلبا کی مالی امداد اور سکالرشپ کے لئے مختص کیا گیا ہے لہذا یہ ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 5, after sub-Clause (2), the following sub-Clauses (3) and (4) be added:

"(3) Subject to Section 4(w), the University shall prepare the schedule of fees to be charged from the students and enforce the same after approval of the Chancellor. The revision, if any, in the schedule shall also be made with the approval of the Chancellor.

(4) According to the policy of the Government, the University shall be bound to ensure 10 percent of the total admissions are made from the needy and deserving students in a transparent manner."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar,

Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 11, for sub clause (6), the following be substituted:

"(6) The Vice Chancellor shall, within three months of the close of the academic year, submit the annual report of the University through the Board to the Chancellor who shall cause a copy of the report be laid before the Provincial Assembly.".

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is

"That in Clause 11, for sub-Clause (6), the following be substituted:

"(6) The Vice Chancellor shall, within three months of the close of the academic year, submit the annual report of the University through the Board to the Chancellor who shall cause a copy of the report be laid before the Provincial Assembly."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر!لاء منسٹر صاحب سے میری استدعا ہے کہ ہر چیز پر oppose مت کریں ہماری ساری گزارشات غلط نہیں ہیں آپ صرف مخالفت برائے مخالفت والا سلسلہ نہ رکھیں۔ ہم نے اس ترمیم میں ایک simple سی request کی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہمارے تمام معزز ممبران کے فائدے کی بات ہے کیونکہ ہم عوام کو answerable ہیں۔ ہم نے اس

ترمیم میں یہ استدعا کی ہے کہ یونیورسٹی کی سالانہ رپورٹ یہاں پر پیش کی جائے۔ جس طرح باقی رپورٹیں ہمیں ملتی ہیں اگر اسی طرح اس یونیورسٹی کی سالانہ رپورٹ بھی یہاں اسمبلی کے معزز ممبران کے سامنے آئے گی تو پتا لگے گا کہ آپ نے جس یونیورسٹی کو منظور کیا تھا وہ perform کر رہی ہے، میرٹ پر کام کر رہی ہے اور اس کا فائدہ ہوا ہے یا نہیں؟ یا وہ صرف پیسے بنانے کی مشین بنی ہوئی ہے اور یہاں پر اس نے کوئی performance نہیں دی۔ یہ بہت اہم ہے کہ تمام معزز ممبران کے علم میں ہو تاکہ next time وہ ایسی یونیورسٹیز کی منظوری نہ دیں جن کا purpose ایجوکیشن دینا نہیں بلکہ صرف پیسا کمانا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہو جائے گا کہ آپ next time سوچ سمجھ کر منظوری دیں گے اور اس معزز ایوان کے ممبران کو پتا لگے گا کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ جن بچوں کو گورنمنٹ کی یونیورسٹیز میں داخلے نہیں ملتے وہ مجبور ہو کر ان پرائیویٹ یونیورسٹیز میں داخلہ لیتے ہیں اور ان کے لئے again ایک بہت مشکل مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ وہاں کی فیسیں afford نہیں کر سکتے لیکن ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ ہوتا ہی نہیں کہ وہ ان یونیورسٹیز میں جائیں۔ میں آپ کو ایسی ایسی مثالیں بتاتی ہوں کہ بے چارے بچے بہت محنتی اور لائق ہیں لیکن فیس نہیں دے پاتے اور ان بچوں کے والدین انہیں پڑھانے کے لئے اپنے گھر تک بیچ دیتے ہیں۔ جب ان بچوں کو سرکاری یونیورسٹیوں میں داخلے نہیں ملتے تو انہیں مجبوراً ان پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں جانا پڑتا ہے اور یہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں اتنی زیادہ فیسیں لے کر ان کی کھالیں اتارتی ہیں۔ انہوں نے فیسوں کی مد میں ہر دفعہ کچھ نہ کچھ نیا add کیا ہوتا ہے جس وجہ سے بچے بے چارے مجبور ہوتے ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ کم از کم اتنا تو کر لیں کہ ان کی سالانہ رپورٹ اس ہاؤس کے معزز ممبران کے سامنے آئے تاکہ ہمیں بھی پتا لگے کہ ان کی کیا کارکردگی ہے؟ کیا وہ صرف کھالیں اتار رہے ہیں اور پیسوں کی مشینیں بنائی ہوئی ہیں یا بچوں کو صحیح معنوں میں educate بھی کر رہی ہیں؟ ان کی سالانہ رپورٹ یہاں اسمبلی میں پیش کرنا اس ایوان اور معزز ممبران کے فائدے میں ہے کہ جب ہم عوام کے سامنے جائیں گے تو ہم اس حوالے سے ان کے سامنے بھی سرخرو ہوں گے اور اگر وہ وہاں پر غلطی کر رہے ہیں تو at least ان کو جواب تو دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ 11(6) original دیکھیں گے تو جو ترمیم دی گئی ہے اس میں صرف ایک چھوٹی سی demand ہے۔ وہ وہاں پر تو already agree کرتے ہیں کہ ہم لوگ یونیورسٹی کے بورڈ کے سامنے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کریں گے۔ یہاں صرف اتنی demand کی گئی ہے کہ وہ اپنے بورڈ کے علاوہ پنجاب اسمبلی کے اندر بھی سالانہ رپورٹ پیش کر دیں۔

میرے خیال میں بورڈ پنجاب اسمبلی سے تو superior نہیں ہو سکتا۔اگر پنجاب اسمبلی سے superior ہوتا تو پھر پنجاب اسمبلی کے آگے رپورٹ رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اگر پنجاب اسمبلی اس سے superior ہے اور ہم یہاں پر یہ چیز چاہتے ہیں کہ اس ایوان کے اندر لوگوں کو پتا چل سکے کہ ہم لوگوں نے جو اتنی خوبصورت یونیورسٹی بنائی ہے اور اسے چارٹر دے رہے ہیں وہ کیسا perform کر رہی ہے؟ میرے خیال میں ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم لوگ اس چیز کو دیکھیں کہ ہم جن اداروں کو یہاں پر create کرتے ہیں ان سے ہمیں کیا deliverance مل رہی ہے؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ بورڈ بہت زیادہ superior ہے اور اس learned اسمبلی سے زیادہ knowledge رکھتا ہے اور زیادہ بہتر طریقے سے سالانہ رپورٹ پڑھ سکتا ہے اور اس پر decide کر سکتا ہے تو پھر ان کی بات justified ہے اور پنجاب اسمبلی اس قابل بھی نہیں ہو گی۔اگر یہ ایوان اس صوبے کا supreme ایوان ہے، اس ایوان سے اوپر کوئی ایوان نہیں ہے اور یہ مطالبہ کیا جائے کہ اس ایوان کے اندر اس کی کارکردگی کی رپورٹ دی جائے اور ایسی چیز کی رپورٹ جو کہ اس ایوان کی اجازت سے ہی کی جا رہی ہے تو میرے خیال میں پھر یہ ناجائز مطالبہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب اسے صرف اپوزیشن کی ترمیم سمجھ کر bulldoze کرنا چاہ رہے ہیں لہذا میری استدعا ہے کہ انہیں reconsider کرنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ سب کلاز 6 پرائیویٹ سیکٹر کی دیگر یونیورسٹیوں کے قوانین کی متعلقہ کلاز کے عین مطابق ہے یعنی یونیورسٹیوں کی سالانہ رپورٹس بورڈ آف گورنرز کے سامنے پیش ہوتی ہیں۔ تمام پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے قوانین کے حوالے سے گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ کسی بھی طرح کی امتیازی شق کے اطلاق سے اجتناب کیا جائے تاکہ ایسی تمام یونیورسٹیوں کے قوانین میں یکسانیت اور برابری ہو۔تاہم اگر مستقبل میں اس بابت کوئی بھی تبدیلی ایک پالیسی کے تحت تجویز کی جاتی ہے تو وہ ایسے تمام اداروں پر لاگو ہو گی۔مزید برآں تجویز کردہ ترمیم میں سالانہ رپورٹ پیش کئے جانے کی ذمہ داری وائس چانسلر کو دی گئی ہے جو کہ درست نہ ہے چونکہ اسمبلی میں پیش ہونے والی سالانہ رپورٹس ہمیشہ گورنمنٹ پیش کرتی ہے۔ ترمیم ہذا بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That in Clause 11, for sub-Clause (6), the following be substituted:

"(6) The Vice Chancellor shall, within three months of the close of the academic year, submit the annual report of the University through the Board to the Chancellor who shall cause a copy of the report be laid before the Provincial Assembly."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 12, the following sentence, be added at the end:

"The person so appointed as the Acting Vice Chancellor shall have the similar qualifications and experience as are prescribed for the appointment of the Vice Chancellor."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 12, the following sentence, be added at the end:

"The person so appointed as the Acting Vice Chancellor shall have the similar qualifications and experience as are prescribed for the appointment of the Vice Chancellor."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہماری اس ترمیم میں تو oppose کرنے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ اس میں صرف یہ درخواست کی گئی ہے کہ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے وائس چانسلر نہیں آ سکتے تو ان کی غیر موجودگی میں جو قائم مقام وائس چانسلر تعینات ہوں گے ان کی qualification وائس چانسلر کی تعیناتی کے مطابق ہونی چاہئے اور یہ بہت اہم ہے۔ جیسا کہ یہاں پر لکھا گیا ہے کہ چار ماہ کے لئے ان کو قائم مقام وائس چانسلر تعینات کر دیا جائے تو obviously وہ چار ماہ تک وائس چانسلر کی جگہ پر کام کریں گے اور وہ تمام معاملات کو اسی طرح چلائیں گے جس طرح وائس چانسلر چلایا کرتے تھے لہذا یہ انتہائی اہم ہے کہ قائم مقام وائس چانسلر کی qualification بھی وائس چانسلر کی تعیناتی کے مطابق ہونی چاہئے تاکہ وہ کوئی غلط فیصلے نہ کر سکے۔ یہ تو بہت چھوٹی اور مُنّی سی گزارش ہے اگر اس ترمیم کو accept کر لیں گے تو اس سے یونیورسٹی کا فائدہ ہی ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس ترمیم کے پیچھے ایک بہت اہم سوچ ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر اس پنجاب حکومت نے ایک نیا گورکھ دھندا شروع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کسی اہم اسامی پر اصل اور مستقل آدمی تعینات نہیں کرنا بلکہ قائم مقام آدمی لگایا جاتا ہے یعنی نیچے والے subordinate کو لگا کر اپنی مرضی کے کام کروائے جاتے ہیں کیونکہ شاید کوئی مستقل آدمی تعینات ہو گا تو وہ ان کی مرضی کے کام نہیں کرے گا۔ یہ نیچے والے subordinate کو اختیارات کا لالچ دے کر قائم مقام لگا دیتے ہیں اور پھر اس سے اپنی مرضی کے کام کرواتے ہیں۔ ہماری ترمیم اس لحاظ سے انتہائی ضروری اور اہم ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر ایڈووکیٹ جنرل کی تعیناتی کے لئے بہت strict

requirements ہوتی ہیں۔ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی تعیناتی کی requirements ہائی کورٹ کے جج سے کم نہیں ہوتیں۔ پنجاب حکومت نے تمام قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے مصطفیٰ رمدے کو طویل عرصے تک ایڈووکیٹ جنرل کا چارج دیئے رکھا۔اس نے کیا کچھ نہیں کیا؟کیا یہ ضروری ہے کہ ہم نے اسی طرح کی قانون سازی کرنی ہے کہ پہلے اپنی پسند کے آدمی کو قائم مقام تعینات کر لیا جائے اور پھر اس سے اپنی مرضی کے کام کروائے جائیں؟ میرے خیال میں یہ بہت ضروری ہے کہ جو آدمی اس اسامی پر تعینات ہونے کا اہل ہے اسی qualification والا آدمی اس کی جگہ پر قائم مقام تعینات ہونا چاہئے۔اس وقت ہماری حکومت نے قوانین کا مذاق بنایا ہوا ہے اور یہ جس کو چاہتے ہیں اسے قائم مقام تعینات کر دیتے ہیں۔ جس طرح پہلے مصطفیٰ رمدے کو ایڈووکیٹ جنرل پنجاب تعینات کر کے تماشا لگایا گیا اور بعد میں highlight ہونے پر انہیں ہٹا دیا گیا،اسی طرح اگر وائس چانسلر نہیں ہوں گے تو یہ اپنی مرضی کے آدمی کو قائم مقام وائس چانسلر لگا دیں گے۔یہ بہت ضروری ہے کہ ایسی چیزوں کو روکا جائے اس لئے وائس چانسلر اور قائم مقام وائس چانسلر دونوں کے لئے ایک جیسی qualification ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع رحمٰن): جناب سپیکر!قائم مقام وائس چانسلر کے تقرر کا اختیار بورڈ آف گورنرز کو تفویض کیا گیا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چار مہینے مقرر کی گئی ہے۔اس کلاز کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مطلوبہ تعلیمی معیار اور تجربہ کے حامل ایک موزوں وائس چانسلر کے تقرر تک یونیورسٹی کے امور کی انجام دہی میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔-Clause 12 میں مجوزہ اضافے سے پیچیدگی بڑھے گی اور یونیورسٹی کسی بھی وقت وائس چانسلر کی عدم تعیناتی کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہو سکتی ہے۔مزید برآں مجوزہ اضافے سے عمومی تاخیر کا سامنا بھی کرنا پڑے گا لہذا ترمیم بلاجواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

> That in Clause 12, the following sentence be added at the end:
>
> The person so appointed as the Acting Vice Chancellor shall have the similar qualifications and experience as are prescribed for the appointment of the Vice Chancellor."

(The motion was lost.)

The motion moved and the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the NUR International University Lahore Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہذا اب اجلاس مورخہ 24۔فروری 2015 بروز منگل بوقت صبح 10:00 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

منگل،24۔فروری2015

(یوم الثلاثہ،4۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 9

795

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

2۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

3۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب: اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے۔

4۔ سردار وقاص حسن مؤکل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے۔

5۔ محترمہ کرن عمران: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔

797

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

منگل،24۔فروری2015

(یوم الثلاثہ،4۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح10بج کر55منٹ پر زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن زَكَّىٰهَا ۝٩ وَقَدۡ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا ۝١٠
كَذَّبَتۡ ثَمُودُ بِطَغۡوَىٰهَآ ۝١١ إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشۡقَىٰهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمۡ
رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقۡيَٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ
فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمۡ فَسَوَّىٰهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقۡبَٰهَا ۝١٥

سورة الشّمس آیات 9 تا 15

کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9)اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا(11)جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا(12)تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو(13) مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا(14)اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں(15)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یارِ غار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 497 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 498 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 878 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 879 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1350 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1757 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1780 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1819 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 677 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 727 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1015 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1603 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1609 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1782 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1854 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1857 بھی میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1915 جناب محمد

عارف عباسی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1932 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر684 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر882 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1134 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1139 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1237 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1313 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1327 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1546 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1659 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1670 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1683 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1784 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1862 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔ چودھری صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

چودھر اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر1881 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واسا گوجرانوالہ کے پاس موجود مشینری کی تفصیلات

*1881:چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت کون کون سی مشینری ہے، اس میں جو مشینری درست حالت میں ہے اور جو درست حالت میں نہ ہے اس کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) واسا گوجرانوالہ نے مشینری کی خرید آخری دفعہ کب کی، جو مشینری خرید کی گئی اس کی مکمل تفصیل فراہم کریں اور خرید کی invoice بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت Jetting Machines "Sucker Machines اور Excavator اور Self Propelled Pump کتنی تعداد میں موجود ہیں۔کیا حکومت ان کی تعداد کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف،ب،ج) واسا گوجرانوالہ کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

1۔مزداٹرک	3عدد	2۔Suction Machines	7عدد
3۔ jetting Machines	5عدد	4۔پیٹرانجن	20عدد
5۔Excavator Machines	2عدد	واٹر ٹینکر	3عدد
7۔Self Propelled Machines	1عدو	جنریٹرز	7عدد

درج بالا تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔

1۔Suction Machines	5عدد	2۔jetting Machines	5عدد
3۔Excavator Machines	2عدد	4۔Self Propelled Machines	1عدد

Invoices کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔Suction Machines	7عدد	2۔jetting Machines	5عدد
3۔Excavator Machines	2عدد	4۔Self Propelled Machines	1عدد

واسا گوجرانوالہ مشینری کی تعداد میں اضافہ کا ارادہ رکھتا ہے اس سلسلہ میں واسا نے حال ہی میں حکومت پنجاب کی وساطت سے جاپان انٹرنیشنل کارپوریشن ایجنسی JICA سے بنیادی سروے مکمل کروایا ہے جس کے مطابق JICA واسا گوجرانوالہ کو Jetting Sucker Machines مہیا کرے گا جو کہ آئندہ مالی سال 15۔2014 میں متوقع ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت Sucker Machines, Jetting Machines, Excavator اور self propelled pump کتنی تعداد میں موجود ہیں اور کیا حکومت ان کی تعداد کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے اس معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟ اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایک تو مشینری کی مزید ضرورت ہے اور انہوں نے یہاں پر اس چیز کا اعتراف کیا ہے۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ جاپان کی کمپنی JICA کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاہدہ کن بنیادوں اور شرائط پر کیا گیا ہے؟ چلیں! JICA تو مشینری فراہم کرے گی لیکن کیا حکومت اپنے وسائل سے بھی کوئی مشینری خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! JICA کی فیصل آباد میں واسا کے ساتھ بہت بڑی contribution ہے اور آج سے تین چار مہینے پہلے باقاعدہ handing and taking over ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ واسا گوجرانوالہ کے پاس کمی ہے اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے جیسے JICA کے ساتھ واسا فیصل آباد کا پراجیکٹ کامیاب ہوا ہے تو JICA کو اس طرف بھی لایا گیا ہے کہ آپ واسا گوجرانوالہ میں بھی اپنا تھوڑا سا input دیں۔ یہ سب کچھ agreement میں طے پا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ امید کرتے ہیں کہ 16-2015 کے next financial year کے اوائل تک مزید مشینری کا اضافہ ہو جائے گا اگر اس کے بعد بھی مزید کچھ ضرورت ہوئی تو حکومت اپنے source سے بھی اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا حکومت اپنے وسائل سے بھی کوئی مشینری خرید کر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے جواب دیا ہے شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! آپ دوبارہ repeat کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ JICA ایک بڑی فنڈنگ اس میں کرنے جا رہا ہے اگر اس فنڈنگ کے بعد بھی کوئی ضروریات رہ گئیں اور جن کو پورا کرنے کے لئے حکومت کو اس میں اپنے وسائل بروئے کار لانے پڑے تو انشاء اللہ تعالیٰ وسائل مہیا کئے جائیں گے اور واسا گوجرانوالہ کی ضروریات کو مزید پورا کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ اگر JICA اتنا کچھ کرنے جا رہی ہے اور وہ ہمیں کچھ نہ کچھ دے رہی ہے تو اس کے بدلے میں ہم سے کیا لیں گے، وہ کون سی شرائط ہیں، وہ کون سی بنیادیں ہیں جن پر وہ ہمیں اتنی ساری سہولیات دے رہے ہیں، آخر ان کے بھی تو کچھ مفادات وابستہ ہوں گے، یہ بات clear کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو تھوڑا سا clear کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کے کوئی مفادات نہیں ہیں۔ جاپان ہمارے اور بھی بہت سارے پراجیکٹس میں فنڈنگ کر رہا ہے، یہ ایک assistance کا پروگرام ہے اور اس میں ان کا ذاتی objective کوئی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے ہے۔ اگر آپ فیصل آباد میں جا کر دیکھیں تو انہوں نے بہت بڑی contribution کی ہے اور اس میں ان کا ذاتی interest کوئی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1896 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1929 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1963 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1964 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1997 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2000 جناب جمیل حسن خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2005 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر2006 بھی جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2023: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، اب یہ کن مراحل میں ہیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(د) کتنے منصوبہ جات تاخیر کا شکار ہیں اس کی وجوہات اور ان کے ذمہ داران کون کون ہیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کروڑوں روپے کا اضافہ کرنا پڑتا ہے جو سراسر عوامی پیسے کا ضیاع ہے؟

(و) کیا حکومت کروڑوں روپے کے ضیاع کو روکنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 بہاولپور میں سیوریج کے کل 9 منصوبوں کی منظوری دی جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا تفصیل منصوبہ جات درج ذیل ہے:

مالی سال	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت ملین روپے	تاریخ آغاز	تاریخ تکمیل

2010۔11	1۔ تعمیر نالی و سولنگ حفیظ آباد کالونی سمہ سٹہ روڈ،بہاولپور	1.001	12۔02۔2011	11۔04۔2011
2010۔11	2۔ تعمیر نالی و سولنگ بستی کریم کالونی موضع ڈیرہ عزت نزد نواز شریف ہوٹل،بہاولپور	1.532	25۔02۔2011	24۔05۔2011
2010۔11	3۔ تعمیر سیوریج،کارپٹنگ سٹریٹ ناصر قریشی والی بستی یارانزد یاراماڈل ٹاؤن بی،بہاولپور	0.251	12۔02۔2011	11۔04۔2011
2012۔13	4۔ تعمیر سیور لائن و سولنگ چاہ نور والا جیلانی کالونی درزی والی گلی،اختر والی گلی، چک نمبر9 بی سی، گلی خواجگان مقبول کالونی،بہاولپور	1.900	19۔09۔2012	18۔11۔2012
2012۔13	5۔ تعمیر سیور لائن سرور آباد گوٹھ غنی، ٹبہ بدر شیر، رفیق والی گلی،بہاولپور	1.906	19۔09۔2012	18۔11۔2012
2012۔13	6۔ تعمیر سیور لائن و سولنگ چاندی پیر نزد بستی چاہ چلی والا، شیریں والا ، کوہ بستی، بستی بھیڑواں،بہاولپور	1.637	19۔09۔2012	18۔11۔2012
2012۔13	7۔ تعمیر سیور لائن، وٹف ٹائل دلاور کالونی، مختار سٹریٹ،دیوان کالونی،بہاولپور	1.800	20۔09۔2012	19۔11۔2012
2013۔14	8۔ تنصیب برائے فور سمین از بھٹہ جات ڈسپوزل سٹیشن تابندادا خلی تحصیل،بہاولپور	171.176	29۔09۔2014	30۔06۔2016
2013۔14	9۔ سیور لائن از بی۔وی ہسپتال سے ڈسپوزل ورکس لال باغ تحصیل،بہاولپور۔	175.443	29۔09۔2014	30۔06۔2016

(ب) منصوبہ جات سال سیریل نمبر1تا7مالی سال11۔2010،13۔2012 میں شروع ہوئے اور مدت تکمیل 30.06.11 اور 30.06.13 تھی جبکہ سیریل نمبر8تا9مالی سال14۔2013 میں شروع ہوئے اور مالی سال16۔2015 میں مکمل ہوں گے۔ تفصیل سوال جز(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تخمینہ لاگت سیریل جز(الف) میں درج۔

(د) سیریل نمبر1تا7 کے منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے اور سیریل نمبر8 اور 9 پر کام جاری ہے اور ان کی مدت تکمیل 16۔06۔30 ہے لہذا ان منصوبوں میں کوئی تاخیر نہ ہے۔

(ہ) غلط ہے۔

(و) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے ہیں لہذا کوئی مالی ضیاع نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سوال کے جواب سے مطمئن ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ! آپ ہی کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2024 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: واٹر سپلائی کی سکیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2024: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، حکومت کب تک ان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی ایک سکیم مالی سال 07۔2006 میں شروع ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 282.533 ملین روپے ہے اس منصوبے میں درج ذیل چار آبادیاں شامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔	مقبول کالونی۔	2۔	اسلامی کالونی
3۔	ماڈل ٹاؤن (سی)	4۔	سنٹرل سٹی بہاولپور

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج بالا چار آبادیوں میں سیریل نمبر 1 تا 3 مکمل ہو کر ٹی ایم اے سیٹ بہاولپور کو مورخہ 30۔04۔2014 کو handover کر دیا گیا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 کا کام مکمل ہو چکا ہے اور testing کے مراحل میں ہے اور یہ سکیم موجودہ مالی سال میں چلا کر ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) حلقہ پی پی۔271 بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، حکومت کب تک ان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ کی طرف سے

جواب دیا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔271 بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس حلقہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جو چھ رورل سکیمیں ہیں apart from urban schemes وہ تمام کی تمام اس وقت functional ہیں، اگر آپ چاہیں تو ان چھ سکیموں کے نام بھی آپ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے سیٹھی صاحب اٹھے ہیں، فرمائیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جب رورل ایریا میں واٹر سپلائی سکیمیں شروع کرتا ہے تو اس پر کروڑوں روپے لاگت آتی ہے لیکن بد قسمتی سے ہوتا یہ ہے کہ سکیم مکمل کرنے کے بعد اسی گاؤں کے لوگوں کو handover کر دی جاتی ہے۔ چھ ماہ، سال بعد تک اس کی billing ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی collection ہوتی ہے جس کی وجہ سے حکومت کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کا آئندہ کے لئے اس قسم کا کوئی ارادہ ہے کہ یہ سکیمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو handover کی جائیں ورنہ یہ سکیمیں ایسے ہی تباہ و برباد ہوتی رہیں گی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ان کے سوال کا جواب تو آ لینے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ٹھیک ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کا ضمنی سوال، اصل سوال سے related تو نہیں ہے، جنرل پالیسی کا سوال ہے اور اچھا سوال ہے۔ اس وقت جو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا جو mechanism جا رہا ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ کوئی بھی سکیم بناتا ہے تو چھ ماہ تک اس کا operation اور maintenance خود کرتا ہے پھر چھ ماہ بعد

سکیم کمیونٹی کے حوالے کر دیتا ہے۔اب اس پر مختلف تجاویز، آراء آ رہی ہیں، تاہم بہت پہلے سسٹم یہی تھا کہ ڈیپارٹمنٹ خود ان سکیموں کو چلاتا تھا لیکن اس کے بعد community based system شروع ہو گیا۔ اس وقت جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے وہ یہی ہے کہ چھ مہینے کے بعد وہ سکیمیں community کو handover کر دی جاتی ہیں لیکن اس کے کچھ pros and cones چل رہے ہیں۔یہ ایک policy matter ہے ان کی جو رائے ہے اس سلسلے میں ہماری جو میٹنگیں ہو رہی ہیں اس میں اس کو بھی شامل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات valid ہے Committee users والا آپ کا جو concept ہے اس کو کسی طریقے سے ختم کریں یا پھر یہ سکیمیں بنانا بند کر دیں کیونکہ میرا ذاتی مشاہدہ یہی ہے کہ چھ مہینے تو کیا دو مہینے بھی یہ سکیمیں نہیں چل سکتیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! رورل ایریاز میں 90 فیصد سکیمیں بند پڑی ہیں، ان پر پیسا ضائع ہو رہا ہے اور میں وزیر موصوف سے یہ request کرتا ہوں کہ کسی طریقے سے محکمہ پبلک ہیلتھ خود manage کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو آپ دیکھیں۔جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ میری بہن ہیں پی پی۔271 جہاں سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں، پچھلی دفعہ بھی میں نے اس طرح کا ایک سوال دیا تھا، اب بھی جز (الف) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ اس منصوبے میں چار آبادیاں شامل ہیں۔ مقبول کالونی، اسلامی کالونی، ماڈل ٹاؤن (سی) اور سنٹرل سٹی بہاولپور شامل ہیں۔ سنٹرل سٹی بہاولپور کے حوالے سے میں عرض کر رہا ہوں، ویسے تو جتنی بھی سکیمیں ہیں کچھ چل رہی ہیں، کچھ نہیں چل رہیں اور اس میں بنیادی بات یہی ہے جو آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔ جہاں تک سنٹرل سٹی بہاولپور کی سکیم کا تعلق ہے کروڑوں روپیہ اس پر لگ گیا ہے، ماڈل ٹاؤن (بی) میں کوئی پانچ سال ہو گئے ہیں، سنٹرل سٹی بہاولپور میں بھی میرا گھر رہا ہے، پانچ چھ سال پہلے میرے گھر کے گیراج کے ساتھ کھدائی ہو رہی تھی، وہاں کالے رنگ کے پلاسٹک کے پائپ ڈال دیئے گئے میں نے پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو صاف پانی دینا ہے، میں نے کہا ٹھیک ہے تو وہ کہنے لگے کہ جلد ہم یہ سارا کام مکمل کر دیں گے۔اب پانچ چھ سال گزر گئے ہیں، وہاں پر انہوں نے پائپ کھڑے کر دیئے ہیں اور اب ان پائپوں میں سے لال بیگ نکل رہے ہیں۔Last time میں نے جب یہ سوال دیا تھا تو محکمہ نے کہا تھا کہ اب اس سکیم کا آخری سال ہے

اور اب پیسے ہمیں مل جائیں گے تو سکیم مکمل کر کے handover کر دیں گے۔ میں اس وقت بھی سوال کے جواب سے مطمئن نہیں تھا اور اس وقت بھی جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان سے play کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، تنویر صاحب میرے بھائی ہیں اور یہ شفقت کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ point raise کیا تھا تو یہ خود اسلامی کالونی بہاولپور تشریف لے گئے۔ وہاں پر لوگ اکٹھے ہوئے، انہوں نے خود بھی مشاہدہ کیا اور کچھ نہ کچھ احکامات جاری کئے جس کے نتیجہ میں گاڑی رواں دواں ہوئی۔ وہاں پر جو پہلی تین سکیمیں ہیں وہ partially operated ہیں چوتھی سکیم کی تکمیل کا وقت بھی گزر چکا ہے اور کروڑوں روپیہ اس پر لگ چکا ہے جو ضائع ہو گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے تنویر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ کوئی ٹائم مقرر کر لیں، بہاولپور تشریف لائیں ہم ان کی خدمت بھی کریں گے، سیکرٹری صاحب بھی young ہیں وہ بھی تشریف فرما ہیں یہ بھی آ جائیں، ہم وہاں پر بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ میں اس معاملے پر کوئی point scoring نہیں کرنا چاہتا لیکن حقیقت میں کروڑوں روپے ضائع ہو گئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جہاں تک چوتھی آبادی، سنٹرل سٹی بہاولپور کا تعلق ہے، ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ ابھی وہ ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے، ٹیسٹنگ کے مراحل کے بعد اس کا حتمی نتیجہ سامنے آئے گا۔ جہاں تک معزز ممبر کی request ہے، یہ ساری سکیمیں ہم عوام کی بہتری کے لئے بنا رہے ہیں۔ اگر یہ کوئی ایسی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جس سے اس واٹر سپلائی سسٹم میں بہتری کی جا سکے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوئی plan بنا لیں گے اور اس سکیم کو موقع پر بھی visit کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے مشاورت کے بعد کوئی دن مقرر کر لیں گے، سیکرٹری صاحب بھی آ جائیں، آپ بھی آ جائیں، ڈی سی او صاحب بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور ہم اس سکیم کو قابل عمل بنا لیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بات ہو رہی تھی point scoring کی، اس میں بہت بڑی investment ہو چکی ہے اب اس کا کوئی رزلٹ آنا چاہئے اور رزلٹ یہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کو اس کا فائدہ ملنا چاہئے۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے تو انشاء اللہ اس کا بھی کوئی پلان بنا لیتے ہیں، موقع پر بیٹھ کر اس کو analyze کر لیتے ہیں اور جو کمی بیشی ہو گی اس کو بھی دور کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں آپ سے tie up کرلوں گا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جز(الف) میں جواب دیا ہے کہ سیریل نمبر 4 کا کام مکمل ہو چکا ہے اور testing کے مراحل میں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ testing کے جو مراحل ہیں ان کی duration کتنی ہوتی ہے، کیا اس کی کوئی duration fix ہوتی ہے یا عوام اس کے لئے بھی لمبا انتظار کرتے ہیں؟ پانی کا مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی duration fix ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ اس میں بھی سال لگ جائے، میں منسٹر صاحب سے اس کا جواب جاننا چاہوں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال ان کا valid ہے لیکن اگر آپ اس سوال کی تاریخ پر جائیں گے تو یہ سوال بڑا پرانا ہے، اب میرے خیال میں یہ testing scheme کے مراحل سے گزر کر آگے یعنی physically طور پر شاید handover بھی ہو گئی ہے جس کی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بھی نشاندہی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! یہ سکیم handover بھی ہو گئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال چونکہ کافی پرانا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ یہ سکیم ابھی handover نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کو verify کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2061 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واسا کے نادہندہ محکمہ جات کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2061: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر 26 محکمے ایل ڈی اے (واسا) کے نادہندہ ہیں ان محکموں نے ایل ڈی اے واسا کے واجبات ادا کرنے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 19 کروڑ 85 لاکھ روپے کی وصولی کے لئے ایل ڈی اے نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان نادہندہ محکموں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اُوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر محکمے واسا لاہور کے نادہندہ ہیں۔ان محکموں کی تعداد 39 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے ہیں جس کے مطابق تقریباً پچیس کروڑ روپے کی وصولی اِن محکمہ جات سے مطلوب ہے۔

(ج) واسا لاہور اِن نادہندہ محکمہ جات کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 24۔مارچ 2014 کو آیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ واجبات کی وصولی کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے اور وصولی کے جو notices بھجوائے گئے ان میں سے کتنی وصولیاں ہو گئی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک ongoing process ہے یہ کبھی 25 کروڑ روپے ہو جاتا ہے اور کبھی کم ہو کر 20 کروڑ روپے ہو جاتا

ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ سرکاری محکمے اپنے واجبات ٹائم پر نہیں دیتے۔اس کے لئے یہی کیا جا سکتا ہے کہ ان کو regular notices issue کئے جاتے ہیں ان notices کی ایک بہت بڑی لمبی لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ہم اس سوال کے حوالے سے discuss بھی کر رہے تھے کہ اس کا کیا solution ہونا چاہئے چونکہ دوسرے بھی گورنمنٹ کے ادارے ہیں اگر ان کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں گے تو ultimately sufferer کمیونٹی ہو گی۔ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بات کریں کہ جو ڈیپارٹمنٹس اپنے واجبات ٹائم پر نہیں دے رہے فنانس ڈیپارٹمنٹ ہی at source ان کی deduction کر لے ورنہ ان سے لینا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب notice کی date قریب آ جاتی ہے تو وہ کچھ ہزاروں میں payment جمع کرا دیتے ہیں اور پھر وہ سلسلہ آگے چل پڑتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جیسے ابھی وزیر صاحب نے کہا کہ notice کی date قریب آ جاتی ہے تو وہ کچھ واجبات جمع کرا دیتے ہیں لیکن اس کا تو کوئی permanent solution ہونا چاہئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب محکمہ اس قابل نہیں کہ وہ گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس سے ہی واجبات وصول کر سکے تو پھر باقی لوگوں سے کس طرح وصول کر سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! قابل ہونے کی بات نہیں ہے ultimately وصول تو کیا ہی جا سکتا ہے۔ میں نے problem بتایا ہے کہ سرکاری ڈیپارٹمنٹس کی اکثریت ultimately beneficiary کمیونٹی ہوتی ہے۔ میں مثال دیتا ہوں کہ ہم پنجاب اسمبلی میں بیٹھے ہیں شاید اس لسٹ میں پنجاب اسمبلی کا نام بھی واجبات دینے والوں میں ہے۔آپ کیا چاہتی ہیں کہ اگر واجبات نہیں دیئے گئے تو اس اسمبلی کو بند کر دیا جائے؟ وہ practically possible نہیں ہوتا discussion سے ہی مسئلے کا حل کیا جاتا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ایک لاکھ 38 ہزار 671 روپے کے واجبات دینے ہیں۔اب practically کیا ہو گا؟ یہی ہے کہ اسمبلی کو request کی جا سکتی ہے یا at source deduct کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے notice میں نہیں تھا، ہم جلدی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو clear کریں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میں کیا سمجھتی ہوں کہ اسمبلی کو بند کر دیا جائے؟ اسمبلی ہو یا گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ بند نہیں کئے جا سکتے لیکن ایک غریب کے گھر کا کنکشن کاٹ دیا جاتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ پھر اسے بھی رعایت ملنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر محترمہ یہ رعایت چاہتی ہیں تو پھر جنگل کا قانون ہو جائے گا وہ individual کی بات ہے اور یہ individuals کی نہیں بلکہ اداروں کی بات ہے۔ جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ سسٹم چل رہا ہے اس میں flaws ہیں اسی لئے ہم یہ discuss کر رہے ہیں کہ ایسے ڈیپارٹمنٹس جن کے واجبات بہت لمبے ہو گئے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے discuss کر کے ان کی at source deduction کے لئے ایک proposal ہے اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ والے اسے مان گئے تو یہ واجبات clear ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! قانون سب کے لئے ایک جیسا ہونا چاہئے، چاہے ڈیپارٹمنٹ ہو یا کوئی غریب آدمی ہو آپ اس پر implement کرائیں۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2111 جناب محمد عارف خان سندھیلہ صاحب کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2112 بھی جناب محمد عارف خان سندھیلہ صاحب کا ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر: لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2143: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں۔ کتنے اس وقت ٹھیک اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں گٹروں کا پانی صاف پینے کے پانی میں mix ہو کر آ رہا ہے اس ضمن میں محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں واٹر سپلائی پائپ لائنز غیر معیاری ہونے کی وجہ سے پانی کا پریشر برداشت نہیں کر پاتیں اور جگہ جگہ سے پھٹ رہی ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کی، اگر انکوائری کی گئی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس وقت شہر میں کل 65 ٹیوب ویل نصب ہیں جو کہ تمام درست حالت میں ہیں۔

(ب) تاحال پینے کے صاف پانی میں گندے پانی کے شامل ہونے کی کوئی شکایت نہ ہے۔ جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اسے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔93 کے کچھ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کے کنکشن کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بعض جگہ پر واٹر سپلائی پائپ leak ہوتے تھے اس سلسلہ میں لوگوں کو پانی کے کنکشن لینے کے لئے آمادہ کیا گیا کنکشن کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے اب لائنیں پھٹنے کی شکایات ختم ہو گئی ہیں۔

(د) واٹر سپلائی پائپ حکومت پنجاب کی منظور شدہ فرموں سے خرید کر بچھائے گئے ہیں اس لئے انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں گوجرانوالہ شہر کے اندر جو ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ان کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا جس کا جواب آیا ہے کہ وہاں پر 65 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق گوجرانوالہ شہر کی آبادی تقریباً 22 لاکھ کے قریب ہے۔ اگر اس کے اعداد و شمار نکالے جائیں تو تقریباً تین ساڑھے تین لاکھ افراد کے لئے ایک ٹیوب ویل بنتا ہے۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ٹیوب ویلوں کی موجودہ تعداد آبادی کے لحاظ سے کافی ہے؟ اگر ناکافی ہے تو کیا مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ ہے اگر ہے تو کب تک؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں واسا گوجرانوالہ کا جو controlled area ہے that is 64 urban

projection around 1.8 کی present population اور اس کی union councils million ہے اور ابھی تک اس کی coverage 35 percent ہے ابھی اس میں definitely بہت ساری گنجائش موجود ہے۔ابھی کافی سارے ongoing projects چل رہے ہیں جن میں out lift pipes بھی replace کئے جائیں گے ان کی cost 166 million ہے اور اس سال ongoing projects میں پانچ نئے ٹیوب ویل شامل ہیں اس طرح 65 کو بڑھا کر ان میں چار کا addition ہو جائے گا۔یہ بات ٹھیک ہے کہ ابھی اس کا coverage 35 percent ہے اسے مزید بڑھایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کی طرف سے لگائے گئے پودوں، درختوں کی تفصیلات

*2161: **میاں طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم پودے اور پھول دار پودے لگانے پر خرچ کی؟

(ب) کہاں کہاں پودے اور درخت لگائے گئے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کس کس روڈ اور چوک پر پھولدار پودے لگائے گئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کس کس ادارے نے پی ایچ اے کو کتنی رقم کس کس چوک اور روڈ/سڑک پر پودے اور پھول لگانے کے لئے فراہم کی؟

(ہ) کیا ان سالوں کے دوران رقم جن جن کاموں پر خرچ ہوئی ہے، اس کی تحقیقات کروائی گئی ہیں، اگر ہاں تو یہ تحقیقات کس نے کی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کتنی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف ہوا ہے اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پودوں اور پھولدار پودوں پر 16.289 ملین روپے خرچ کئے۔

(ب) مذکورہ رقم سے پی ایچ اے کے زیر کنٹرول شہر کے چاروں ٹاؤنز کے پارکوں، گرین بیلٹس، سنٹرل میڈیزاور روڈ سائیڈ وغیرہ میں جہاں جہاں ضرورت تھی پودے لگائے گئے۔

(ج) چاروں شہری ٹاؤنز کے اہم پارکوں، گرین بیلٹس چوکس وغیرہ میں جہاں بھی ضرورت تھی وہاں پر پھولدار پودے لگائے گئے۔

(د) جی ڈی اے پلازہ کی طرف سے اس عرصہ کے دوران 0.100 ملین روپے ملت ٹاؤن پارکس میں پودے لگانے کے لئے فراہم کئے گئے اور 1.500 ملین روپے عبداللہ پور انڈر پاس پر پودے اور ہارٹیکلچر ورک کے لئے محکمہ پراونشل ہائی ویز نے مہیا کئے اس کے علاوہ محکمہ ڈی اور وڈز نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ترقیاتی فنڈز سے ہارٹیکلچر ورک کے لئے 2 فیصد کے مطابق 3.885 ملین روپے فراہم کئے۔

(ہ) اس بارے میں کوئی تحقیقات ہوئی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی شکایت ہی موصول ہوئی تھی۔

(و) ان سالوں کے دوران کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اور اس لئے اس بارے میں کوئی تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے جز(ب) کے حوالے سے سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا کوئی ایسی مانیٹرنگ ٹیم کام کر رہی ہے جو یہ assess کرے کہ کتنے پودے مر گئے، کیا ان کا کوئی ریکارڈ ہے کہ لگائے گئے پودوں میں سے کتنے پودے کامیابی سے چلے اور کتنے ختم ہو گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ویسے تو ہر سرکاری ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ کا procedure ہوتا ہے۔ محترمہ جو پودوں کی بات کر رہی ہیں فی

الحال ایسی کوئی شکایت محکمے کے پاس نہیں آئی، اگر کوئی ایسی شکایت آئی تو پھر اسے دیکھا جا سکتا ہے لیکن کوئی regular mechanism نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2162 بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2170: **جناب محمد انیس قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران LDA,RDA,FDA,MDA,GDA نے کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے؟

(ب) کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ان اداروں سے منظوری لئے بغیر اخبارات اور ٹی وی پر اشتہارات دے رہی ہیں؟

(ج) کیا منظور شدہ سکیموں میں 20 فیصد پلاٹس بحق ڈویلپمنٹ اتھارٹی رہن رکھے گئے ہیں یا نہیں؟

(د) ایسی کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جنہوں نے بغیر ڈویلپمنٹ کئے 20 فیصد رہن شدہ پلاٹس یعنی قبرستان، سکول، پارک اور ڈاک خانہ وغیرہ کے فروخت کر دیئے؟

(ہ) ان اداروں نے ایسی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(و) مذکورہ بالا اداروں میں کیا نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیمیں زیر غور ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ایل ڈی اے نے 29 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

آر ڈی اے نے گزشتہ پانچ سالوں میں تین سکیموں کی حتمی منظوری دی ہے جن میں ممتاز سٹی، گلشن فاطمہ اور کامنر سکائی گارڈن شامل ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے نے پچھلے پانچ سالوں میں صرف ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم،یونیورسٹی ٹاؤن، کے نام سے sanction کی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ نے پچھلے پانچ سال کے دوران کل آٹھ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

گزشتہ پانچ سالوں میں ملتان ترقیاتی ادارہ(ایم ڈی اے)نے تقریباًدس پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں منظور کی ہیں۔

(ب) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر قانونی سکیموں کے بارے میں ایل ڈی اے اپنی حدود میں ان سکیموں کے خلاف کارروائی کر رہاہے۔مزید برآں ایل ڈی اے نے ان غیر قانونی / غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں عوام کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا ہے تاکہ لوگ دھوکے میں نہ آئیں تاہم ایلیٹ ٹاؤن نے ایل ڈی اے کے اشتہار دینے کے خلاف ہائی کورٹ میں stay حاصل کیاہے۔تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

گزشتہ پانچ سالوں میں منظور شدہ سکیموں میں سے کوئی ایسی سکیم نہیں جس نے منظوری کے بغیر اخبارات اور ٹی وی پر اشتہارات دیئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے کنٹرولڈ ایریا میں کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کی اخبار میں اور نہ ہی کسی ٹی وی چینل پر تشہیر ہورہی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کی حدود میں اب تک کل 72 سکیمیں ادارہ کی منظوری کے بغیر بنی ہیں۔ ادارہ کی طرف سے ان ڈویلپر کو متعدد بار نوٹس جاری کئے گئے اور ان کے خلاف چالان مرتب کر کے سینئر سپیشل مجسٹریٹ ایف ڈی اے کی عدالت میں بھیجے گئے۔ادارہ نے ان سکیموں

کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف اخبارات میں عوام کی آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً اشتہارات شائع کروائے۔ مزید ان سکیموں میں کروائے گئے ترقیاتی کام مثلاً چار دیواری گیٹ سائٹ آفس مسمار کر دیئے گئے اور اب ان سکیموں کی کسی بھی قسم کی ایڈورٹائزمنٹ کسی بھی میڈیا پر نہ ہو رہی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

اس وقت دو ایسی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایم ڈی اے میں برائے منظوری پیش ہیں جن کے اشتہاری بورڈ کو ختم کر دیا گیا ہے

(ج) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور:

یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کسی سکیم کی منظوری کے وقت پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت ڈویلپمنٹ کی مد میں 20 فیصد پلاٹس رہن رکھتا ہے، جو ڈویلپمنٹ کے مکمل ہونے کی صورت میں ریلیزنگ رہن release کئے جاتے ہیں۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

جی ہاں!

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

جی ہاں! منظور شدہ ہاؤسنگ سکیم، یونیورسٹی ٹاؤن میں 20 فیصد پلاٹس بحق محکمہ ہذا رہن رکھے گئے ہیں۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

کل منظور شدہ آٹھ سکیموں میں سے چار کے 20 فیصد پلاٹس ایف ڈی اے کے نام ترقیاتی کاموں کی گارنٹی کے طور پر رہن ہوئے تھے جن میں سے دو سکیموں کے مالکان نے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے بعد ریلیز کروائے ہیں جبکہ بقیہ چار سکیموں میں ترقیاتی کام مکمل ہیں جس کی رپورٹ چیف انجینئر نے موقع ملاحظہ کر کے دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ سے جو بھی ہاؤسنگ سکیم پاس ہوتی ہے تو اس کے مالکان سے قانون کے مطابق 20 فیصد پلاٹ رہن رکھوائے جاتے ہیں او رقانون کے مطابق سکول، پارک، قبرستان اور پبلک بلڈنگ کے لئے رقبہ مختص کرایا جاتا ہے

(د) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں / سوسائٹیوں نے اپنے ممبران کو رہن شدہ پلاٹس ڈویلپمنٹ کام کی تکمیل کے بغیر الاٹ کئے ہیں یہ سکیمیں / سوسائٹیاں رجسٹرار کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹرڈ شدہ ہوتی ہیں ان کوآپریٹو سوسائیٹوں / سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں ناز ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے مالک نے بھی ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کئے بغیر فروخت کر دیئے ہیں اس نے ڈویلپمنٹ کا کام 60 فیصد مکمل کیا ہے تاہم سکیم کے سپانسر کا انتقال ہو چکا ہے۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

جز (الف) میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

کوئی بھی نہیں ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

منظور شدہ سکیموں میں کسی بھی سکیم میں رفاہ عامہ کے لئے مختص پلاٹوں کو فروخت نہ کیا گیا ہے اور یہ تمام جگہیں موقع پر موجود ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

گزشتہ پانچ سالوں میں ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں واقع نہ ہے جس نے رہن شدہ پلاٹس فروخت کر دیئے گئے ہوں، اگر کوئی بھی رہن شدہ پلاٹ پر تعمیر کرتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کر کے اس تعمیر کو گرا دیتا ہے۔

(ہ) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کارروائی کے بارے میں جز "ب" میں تفصیلاً جواب دیا گیا ہے تاہم ایل ڈی اے منظور منظور شدہ سکیموں میں بے قاعدگیوں کے بارے میں پہلے سے کارروائی کر رہا ہے اور ان کے خلاف چالان کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو بھیجے گئے ہیں تاہم دوبارہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور مالکان کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے جوابات کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

جز(الف) میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے جبکہ غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔ عوام الناس کی آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں غیر منظور شدہ سکیموں کو بائی لاز کے مطابق نوٹسز جاری کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ جی ڈی اے نے عوام کی آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہارات تشہیر کروائے ہیں اور محکمہ ریونیو کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ غیر قانونی سکیموں میں واقع رقبہ کی رجسٹریاں نہ کی جائیں نیز محکمہ واپڈا (گیپکو) کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ محکمہ جی ڈی اے سے این او سی کے بغیر کسی بھی ہاؤسنگ سکیم میں کنکشن نہ دیا جائے۔ جناح سٹی ہاؤسنگ سکیم کے مالک کے خلاف ایف آئی آر بابت مارٹ گیج پلاٹس درج کروا رکھی ہے جس کی ضمانت ہائی کورٹ سے بھی منسوخ کروائی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

ادارہ نے ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے چالان سینئر سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت کو بھجوائے۔ عوام الناس کو بذریعہ اخبارات مطلع کیا گیا کہ ان غیر قانونی سکیموں میں پلاٹ نہ خریدیں۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

اول تو یہ کہ ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں موجود نہ ہے اگر کوئی مالک ایسا کرتا ہے تو ایم ڈی اے قانون کے مطابق اس کو نوٹس دے کر گرائی کروا دیتا ہے اور ڈویلپر کے خلاف بھی قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(و) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

ایل ڈی اے نے "ایل ڈی اے" کے نام سے ایک سرکاری ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ پر شروع کی ہے، جس کا نوٹیفکیشن بھی ایل ڈی اے نے کیا ہے جو پنجاب گزٹ نوٹیفکیشن میں چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ ریور راوی فرنٹ اربن ڈویلپمنٹ بھی زیر غور ہے

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

آر ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں Land Sharing Formula کے تحت آر ڈی اے وزٹا کے نام سے سکیم بنانے کے لئے مقامی زمین مالکان سے مذاکرات کر رہا ہے کیونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے مطابق RDA compulsory زمین ایکوائر نہیں

کر سکتا جبکہ مارکیٹ قیمت میں زمین لینے کے لئے RDA کے پاس فنڈ نہ ہیں تاحال کسی سکیم پر کام نہ ہو رہا ہے۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

جی ہاں! جی ڈی اے نے ایک ہاؤسنگ سکیم، جی ڈی اے، کے نام سے تجویز کی ہے اس ضمن میں پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ مجریہ 1976 کے سیکشن 7(XIV) کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے سکیم بنانے کی منظوری حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کو، سمری ارسال کر دی گئی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

ایف ڈی اے کی طرف سے شہر میں بنائی گئی سکیم ایف ڈی اے سٹی کا توسیع منصوبہ زیر کارروائی ہے جو کہ 1200 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ میں اس وقت نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیموں کا منصوبہ زیر غور ہے جو کہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایم ڈی اے فاطمہ جناح ایکسٹینشن اور علامہ اقبال ہاؤسنگ سکیم کے نام سے لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ایک ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے ایونیو جائنٹ وینچر پر لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جن پر ابھی کام زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر ہاؤسنگ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایسی بے شمار ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایل ڈی اے سے منظور نہیں ہوئیں لیکن اس کے باوجود ان کے اشتہار اخباروں میں دے دیئے جاتے ہیں۔ ایل ڈی اے صرف اس پر اکتفا کرتا ہے کہ یہ ہاؤسنگ سکیم bogus ہے اس میں پلاٹ نہ خریدا جائے جبکہ بہت سارے لوگ اس وقت تک لٹ چکے ہوتے ہیں۔ لہذا میری ان سے گزارش ہے کہ کیا وہ کوئی ایسی قانون سازی لانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ فوجداری قوانین کے تحت ایسے لوگوں کے خلاف پرچے درج کروائے جائیں تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام کو دھوکا نہ دے سکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کی بڑی valid بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بالکل valid بات ہے اور اس سے لوگوں کو کافی پریشانی ہو رہی ہے۔ جس طرح mention ہوا ہے کہ

ایل ڈی اے نے اشتہارات کے خلاف بھی ایکشن لیا ہے جس طرح جواب میں بھی درج ہے کہ ایلیٹ ٹاؤن نے ایل ڈی اے کے اشتہار کے خلاف stay بھی حاصل کیا ہوا ہے لیکن definitely ایسی قانون سازی ہونی چاہئے چونکہ اس سے عام آدمی کافی effect ہو رہا ہے۔ ہم definitely اسے consider کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جب ایک سکیم پاس ہوتی ہے تو 20 فیصد پلاٹ pledge کئے جاتے ہیں اور اس وقت تک انہیں فروخت نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مکمل ڈویلپمنٹ نہ ہو جائے لیکن ڈویلپمنٹ کے دوران ہی یہ تمام کے تمام پلاٹس لوگوں کو الاٹ کر دیئے جاتے ہیں اور بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی تو ایل ڈی اے کے پاس کوئی ایسا جواز نہیں بنتا تو آپ اس کے لئے کیا action لے رہے ہیں؟ کیونکہ ایل ڈی اے نے اس کو صفحہ نمبر 51 پر تسلیم کیا ہے کہ کچھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جنہوں نے pledge کئے ہوئے پلاٹ پہلے ہی اپنے ممبران کو فروخت کر دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو سکیمیں ایل ڈی اے سے related ہیں ان میں تو اس پالیسی کو بہت strictly follow کیا جا رہا ہے لیکن کوآپریٹو سوسائٹیز میں یہ problem آ رہا ہے چونکہ کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرار کوآپریٹو کے ساتھ رجسٹرڈ شدہ ہیں اور وہاں problems آ رہے ہیں لیکن ایل ڈی اے کی جو اپنی سکیمیں ہیں یا جو ان سے related issues ہیں ان میں اس پالیسی کو بہت strongly follow کیا جا رہا ہے۔ اگر معزز ممبر کے پاس ایل ڈی اے سے related کوئی ایسی شکایت ہے کہ جس میں 20 فیصد mortgage پلاٹس کو چھوڑا گیا ہے تو ہم اس پر بھرپور action لیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز بنائی جاتی ہیں جنہیں ایل ڈی اے این او سی دیتا ہے کیا دونوں کی آپس میں کوئی concerning نہیں ہے؟ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے جس پر ہمارے منسٹر صاحب بڑا مختصر جواب دے کر بیٹھ گئے ہیں۔ لاہور میں سینکڑوں کالونیاں ایسی ہیں جہاں کے الاٹیز دس دس سال سے پیسے دے کر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ کیا ہم

لوگ اتنے helpless ہیں، کیا یہ پنجاب اسمبلی، حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان اتنی helpless ہے کہ ہم اپنے لوگوں کا تحفظ بھی نہیں کر سکتے ؟ وہ قانون سازی کہاں ہے، اس میں وہ سسٹم کہاں ہے کہ جس کے حوالے سے پچھلے دنوں پورا میڈیا چیختا رہا ہے ؟ رہائشی کالونیوں کے مسائل کے حوالے سے ہمارے پاس لوگوں کی ایک کثیر تعداد آتی ہے۔ دس دس، بارہ بارہ سال سے لوگوں نے پیسے جمع کروائے ہوئے ہیں لیکن ان کو پلاٹس ملے اور نہ ہی ان کا کوئی پُرسان حال ہے۔ کیا وہ اس ملک اور صوبے کے شہری نہیں، کیا منسٹر صاحب کی طرف سے اتنی سی statement کافی ہے کہ یہ ہاؤسنگ سکیم کوآپریٹو سوسائٹی نے بنائی ہے لہذا اس سے محکمہ ہاؤسنگ کا کوئی concern نہیں ہے ؟ اگر کوئی کوآپریٹو سوسائٹی ہاؤسنگ سکیم بناتی ہے تو وہ ایل ڈی اے کے bylaws کے مطابق ہی بنائی جا سکتی ہے۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی پہلے ایل ڈی اے سے این او سی لیتی ہے اور کوآپریٹو سوسائٹی خود ہی کوئی ہاؤسنگ سکیم منظور نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے لہذا اس بارے میں کوئی ruling دی جائے یا اس پر بحث کے لئے کوئی دن مخصوص کیا جائے۔ پورے پنجاب کے اندر کوآپریٹو اور دوسری سوسائٹیز کے نام پر پنجاب کے سادہ لوح لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے اور اس کا حکومت کو بھی نقصان ہو رہا ہے۔ حکومت کا پیسا ترقیاتی کاموں پر ان علاقوں میں لگنا چاہئے کہ جہاں حکومت کی اپنی سکیمیں ہیں یا لوگوں کی ضرورت ہے لیکن حکومت اور ممبران اسمبلی کے فنڈز کا زیادہ تر حصہ ان پندرہ پندرہ سال پرانی سکیموں کے اندر لگانا پڑتا ہے۔ سکیم کی منظوری دے دی جاتی ہے، پندرہ سال کے بعد جب وہاں پر آبادی پھیل جاتی ہے تو پھر وہ سکیم حکومت کے ذمہ پڑ جاتی ہے۔ حکومت وہاں پر بجلی کے کھمبے لگاتی ہے۔ ٹیکنیکل طریقے سے بجلی کا صرف ایک میٹر وہاں پر لگوا دیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی ترقیاتی کام سکیم میں نہیں کروایا جاتا۔ ان سکیموں میں حکومت کی طرف سے بجلی، سیوریج، سڑکیں اور دوسرے ترقیاتی کام کروائے جاتے ہیں۔ یہ سارے ترقیاتی کام developers نے کروانے ہوتے ہیں۔ یہ کام حکومت پنجاب کروا رہی ہے اور ان سکیموں پر حکومتی خزانے سے اخراجات کئے جا رہے ہیں جبکہ قانونی طور پر ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید عبدالعلیم کی بات اور قریشی صاحب کا point بالکل valid ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کے مشاہدہ میں بھی اس قسم کی کافی ساری باتیں آئی ہوں گی لہذا اس کا کوئی سدّباب ضرور ہونا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سید عبدالعلیم صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن ہم تھوڑا سا confuse ہو رہے ہیں۔ اگر کوآپریٹو سوسائٹیز سے related کوئی معاملہ ہے تو محکمہ کوآپریٹو سے پوچھا جائے۔ جب محکمہ کوآپریٹو سے متعلق سوالات take up ہوں گے تو اس دن یہ معاملہ point out کیا جائے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز کا علیحدہ setup اور محکمہ ہے۔ اصولی طور پر میں نے تسلیم کیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز میں یہ مسائل پیش آ رہے ہیں۔ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ایل ڈی اے میں اگر کوئی بیس فیصد mortgage plots کسی سکیم کی completion سے پہلے release کئے گئے ہیں اور وہ آپ کے علم میں ہیں تو مجھے point out کریں اس پر بھرپور action لیا جائے گا۔ یہ واقعی ایک serious issue ہے، اس پر deliberations ہو رہی ہیں اور اس کو مزید بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ فرما رہے ہیں کہ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی ایل ڈی اے سے علیحدہ طور پر کام کر رہا ہے حالانکہ یہ دونوں department interrelated ہیں۔ اگر کسی جگہ پر کوئی گھپلا ہوتا ہے تو ڈپٹی یا سرکل رجسٹرار ان کے cases سُنتا ہے۔ اگر ایل ڈی اے سے related کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو ان سے clarification لے کر کام کیا جاتا ہے۔ ایسا بالکل نہیں کہ رجسٹرار separate function کرتا ہے اور ایل ڈی اے علیحدہ سے کام کر رہا ہے۔ یہ دونوں interrelated ہیں اور کسی سکیم کے بارے میں اگر کوئی اس قسم کا مسئلہ آتا ہے تو دونوں مل کر اس کو طے کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! آپ اس حوالے سے منسٹر صاحب کو تجاویز دیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں تجاویز بھی دے دوں گا اس وقت میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بے شمار ہاؤسنگ سکیموں نے public utility sites مثلاً قبرستان، ڈاک خانہ اور سکول کی زمین فروخت کر دی ہے۔ مثال کے طور پر جوڈیشل ہاؤسنگ سکیم phase-I&II میں ایسا ہی ہوا ہے کہ بہت ساری public utility sites فروخت کر دی گئی ہیں جبکہ ان کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! اگر اس بات پر سارے متفق ہیں، منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں اور انہوں نے بھی بتایا ہے کہ یہ ایک serious issue ہے تو اس پر بحث کے لئے ایک دن fix کر لیتے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جی، بالکل اس پر بحث کے لئے ایک دن fix کر دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہمیں پتا ہونا چاہئے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے پاس کیا authorities ہیں؟ عام لوگوں کے ساتھ فراڈ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں آج معلوم ہو رہا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز، ایل ڈی اے اور ہاؤسنگ علیحدہ علیحدہ محکمہ جات اور chapters ہیں۔ معزز ممبران اسمبلی کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ان تینوں کے functions کیا ہیں، یہ تینوں ایک دوسرے سے کتنے interrelated ہیں اور لوگوں کے مسائل کیسے حل ہو سکیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! شیڈول دیکھ کر آپ کو بتا دیتے ہیں کہ کون سا دن اس پر بحث کے لئے fix کیا جا سکتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ Monday یا Tuesday کو اس پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ next Wednesday کو اس پر بحث رکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، next Wednesday کو اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2193 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فراہمی آب کے لئے سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2193: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے لئے حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) اس واٹر سپلائی کی کل لاگت کتنی تھی نظر ثانی شدہ تخمینہ میں اس سکیم کی لاگت کتنی ہو چکی ہے اور اس کی لاگت میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ج) اس قومی نقصان کا ذمہ دار کون ہے اور کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ میں فراہمی آب کے لئے جو پائپ اس محکمہ کے سیکرٹری (حکومت پنجاب) استعمال کرنے پر بضد ہے اس پائپ کے استعمال پر مضر صحت ہونے کی وجہ سے دیگر تینوں صوبوں میں پابندی عائد ہے اور مذکورہ بالا پائپ صرف سیوریج کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپ کی نسبت فراہمی آب کے لئے تجویز کردہ پلاسٹک پائپ کی قیمت تین گنا زیادہ ہے؟

(و) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کم قیمت کے پلاسٹک پائپ کی بجائے ازبستاس (سیمنٹ والا) پائپ ہی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی۔

(ب) سکیم کی انتظامی منظوری دسمبر 2010 کو 815.984 ملین روپے کی ہوئی اور سکیم کی نظر ثانی شدہ انتظامی منظوری 820.700 ملین روپے اپریل 2014 کو ہوئی۔ اضافہ صرف 4.716 ملین روپے کا ہے۔

(ج) سکیم ہذا تقریباً اپنی اصلی لاگت میں ہی مکمل ہو گی اور اس میں قومی نقصان نہ ہے۔ تاہم سکیم کی تکمیل میں تاخیر ہونے پر انکوائری ہوئی جس میں فیلڈ افسران ذمہ دار نہ پائے گئے کیونکہ DADEX کمپنی نے پائپ کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی تھی اور بعد میں فیکٹری بند کر دی تھی۔

(د) درست نہ ہے۔ محکمہ کے سیکرٹری AC پائپ لگوانے پر بضد نہ تھے۔ باقی تین صوبوں کا علم نہ ہے۔ تاہم AC پائپ PHE & HUD ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ ہے اور واٹر سپلائی

سکیموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ پائپ مختلف specifications کے ساتھ sewerage کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔

(و) نہیں۔ جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ہ) میں بتایا گیا ہے کہ "درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔ جواب کے جز(ج) میں محکمہ تسلیم کر رہا ہے کہ اس سکیم کے لئے DADEX کمپنی کا پائپ منظور ہوا تھا اور اس نے قیمت بہت زیادہ بڑھادی جبکہ جز(ہ) میں کہا جارہا ہے کہ GRP اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔" میری اطلاع کے مطابق ان دونوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ میں منسٹر صاحب سے on the floor of the House پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا DADEX کی موجودہ قیمت اور اس سکیم کے لئے منظور کئے گئے پائپ کی قیمت برابر ہے؟ منسٹر صاحب ایوان میں بتادیں تاکہ میں ثابت کر سکوں کہ ان دونوں کی قیمت برابر ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محکمہ بڑا واضح جواب دے رہا ہے کہ GRP پائپ اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔ میں نے محکمہ کو واضح طور پر کہا ہوا ہے کہ اگر اسمبلی کے floor پر دی گئی کوئی information justify نہ ہو سکی تو آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ یہاں جواب میں محکمہ کی طرف سے بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے اس لئے فی الحال میں اس کو own کرتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منظوری کے بعد اس سکیم کو کس سال میں مکمل ہونا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! original PC-I کے مطابق فروری 2013 میں اس سکیم کو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔ اس میں تاخیر

AC پائپ کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ صرف DADEX کمپنی ہی AC پائپ بناتی تھی۔ پہلے اس نے اپنی قیمتیں بڑھادیں اور اس کے بعد یہ فیکٹری بند ہو گئی۔اس فیکٹری کی بندش کی وجہ سے تقریباً بائیس مہینے کام رُکا رہا اور بعد میں پھر ساری سکیم revise ہوئی ہے۔اب اس سکیم پر GRP پائپ لگایا جارہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جون 2015 تک اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کی تکمیل کے بعد اس کی سالانہ کتنی running cost ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس اس کا جواب موجود ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ابھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی اور اس کو متعلقہ ٹی ایم اے کے handover کر دیا جائے گا تو پھر اس کی running cost کا اندازہ لگایا جا سکے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ نے یہ سکیم مکمل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے حوالے کرنی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، ہاں! جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی تو پھر اس کو متعلقہ ٹی ایم اے کے حوالے کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے بھی علم ہے کہ یہ سکیم ٹی ایم اے کے حوالے ہونی ہے۔ہمیں اس کی running cost چار سے پانچ کروڑ روپے سالانہ بتائی جارہی ہے جبکہ ہماری ٹی ایم اے کا کل سالانہ ترقیاتی بجٹ 4 کروڑ روپے ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ اس حوالے سے محکمہ لوکل گورنمنٹ سے سوال پوچھ لیں تو وہ آپ کو اس کا جواب دے دیں گے۔ محکمہ ہاؤسنگ نے سکیم مکمل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے حوالے کر دینی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سکیم کے PC-I میں حکومت پنجاب کے تقریباً ایک ارب روپے خرچ ہوئے ہیں اور اگر ایک ارب روپے لگانے کے بعد بھی یہ سکیم نہیں چلتی، یہ feasible نہیں رہتی تو پھر اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اسمبلی کے حوالے سے پہلے بات کی تھی اور ابھی سیکرٹری اسمبلی نے مجھے بتایا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ذمہ آپ کے کوئی واجبات نہیں ہیں۔یہ پرانا سوال ہے اور

شاید آپ کے پاس update نہ ہو۔ جنوری اور فروری کا بل 23 ہزار روپے تھا وہ بھی ہم نے جمع کروا دیا ہے تو پنجاب اسمبلی آپ کی مقروض نہیں ہے۔ امجد علی جاوید صاحب! آپ نے کیا پوچھا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سکیم پر حکومتی خزانے سے تقریباً ایک ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ جب یہ پراجیکٹ منظور کیا گیا تو اس وقت یہ نہیں دیکھا گیا کہ جو محکمہ اس کو take over کرے گا اس کے پاس اس کو چلانے کے وسائل بھی ہیں یا نہیں اور کیا یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد viable رہ سکے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے کہ جب سکیم مکمل ہو گی تو محکمہ اسے متعلقہ ٹی ایم اے کو handover کر دے گا۔ آپ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے اس بابت سوال پوچھ لیں تو ہم منسٹر لوکل گورنمنٹ سے اس کا جواب لے لیں گے۔ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق یہ ضمنی سوال بنتا نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کو اور سیکرٹری اسمبلی کو appreciate کرتا ہوں کہ آپ نے بروقت یہ clarification کر دی ورنہ میڈیا نے یہی سرخی لگانی تھی کہ پنجاب اسمبلی defaulter ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، الحمد للہ پنجاب اسمبلی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جناب امجد علی جاوید صاحب نے جو سوال کیا ہے اُس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہم سکیم handover کر دیں گے۔ میں گزارش کروں گا کہ بہت ساری سکیموں کے ساتھ یہ مسئلہ ہے اور بہاولپور کی سکیموں کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکیم مکمل کرنے کے بعد اُس کی rimming کا سارا معاملہ PC-1 میں کیوں نہیں ڈالتے ہیں؟ اگر کوئی سکیم operative نہیں ہے تو ٹی ایم اے کہتا ہے کہ ہمارے پاس تو اتنے وسائل نہیں ہیں کہ اتنے ملازم رکھ کر ٹیوب ویل چلائیں۔ وہاں پر انہوں نے ایک سکیم بنا کر نہر کے ساتھ 57 ٹیوب ویل لگائے ہیں تو اُس کے ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ میری بات سُن لیں۔ ہم نے اس معاملہ پر ایک دن مختص کر دیا ہے۔ میں بھی آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ ہمارے حلقوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ آپ تمام معزز ممبران اس معاملہ کے اوپر تجاویز لے کر آئیں تو اُس کے بعد اس پر مشاورت کرنے کے بعد اس پر legislation ہونی ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس معاملہ پر کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح PC-1 میں cost کی بات ہوئی تو first 6 months کی PC-1, cost میں شامل ہو گی۔ جس طرح معزز ممبر نے بھی بات کی جب سکیم بن جائے گی اور ٹی ایم اے اُس سکیم کو نہیں چلا سکتی تو وہ اُس سکیم کو own نہ کرے۔ آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں بیٹھ کر اس حوالہ سے کوئی نئی proposal لے کر آئیں کہ یہ سکیم بننی ہے ہم اس کی یہ proposal دیتے ہیں تو اُس پر ہم کوئی کمیٹی بنا کر اُس معاملہ کو دیکھ لیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات کسی ایک سکیم کے حوالہ سے نہیں ہے۔ راجن پور میں 90 فیصد سکیمیں بند پڑی ہوئی ہیں، بہاولپور اور پنجاب کے دوسرے شہروں کی بھی یہی حالت ہے۔ اس مسئلہ پر معزز ممبران بھی تجاویز لے کر آئیں اور آپ بھی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اس پر کوئی proposal بنائیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس معاملہ پر بہت ساری بحث کی ضرورت ہے۔ community base بہت ساری ایسی سکیمیں بھی ہیں جو بہت زیادہ successful بھی ہیں میں نے اپنی constituency میں جو سکیمیں بنائی ہیں اُن کی planning stage پر کمیونٹی کو پہلے involve کیا ہے۔ الحمد للہ وہ سکیمیں نہ صرف آج تک بہت successful چل رہی ہیں بلکہ اُن کے پاس 10/10 لاکھ روپیہ excess fund میں پڑا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے مشاہدہ کے مطابق 10 فیصد ایسی سکیمیں ہیں جو چل رہی ہیں، 90 فیصد سکیمیں بند ہیں تو اس حوالہ سے کوئی طریق کار وضع ہونا چاہئے تو اس پر تمام معزز ممبران سے میری گزارش ہے کہ آپ اس پر کوئی مثبت تجاویز دیں گے۔

اب سارے سوالات ختم ہوتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شاہدرہ میں ٹیوب ویلوں کی بندش و دیگر تفصیلات

*1350: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹیوب ویل جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند ٹیوب ویلوں اور خراب جنریٹروں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شاہدرہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں۔ شاہدرہ لاہور کے علاقے میں نصب تمام ٹیوب ویل ٹھیک اور چالو حالت میں ہیں۔ شاہدرہ کے رہائشی پینے کے پانی سے مستفید ہو رہے ہیں اور پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اکثر ٹیوب ویل جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں۔ شاہدرہ کے علاقہ میں ٹیوب ویلوں پر نصب کئے جانے والے جنریٹر ٹھیک ہیں اور ٹیوب ویلوں کو ضرورت کے مطابق جنریٹروں کے ذریعے بھی چلایا جا رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی جنریٹر خراب ہو جائے تو اسے جلد از جلد ٹھیک کروا کر قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت شاہدرہ میں تمام ٹیوب ویل اور جنریٹر درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ: سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کا معاملہ

*1757: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو حمزہ ٹاؤن رتہ باجوہ گوجرانوالہ کے علاقہ کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) نیو حمزہ ٹاؤن دو گلیوں پر مشتمل آبادی ہے جس کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ موقع کا معائنہ کیا گیا کسی گلی یا مین سٹرک پر کسی قسم کا گندہ پانی نظر نہ آیا ہے۔

حمزہ ٹاؤن میں سیوریج کی خرابی کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تاہم ڈائریکٹر انجینئرنگ واسا نے ہمراہ اپنی ٹیم موقعہ ملاحظہ کیا ہے جس کے مطابق کوئی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔ موقع کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) موقع پر سیوریج کے متعلقہ کوئی مسئلہ نہ ہے۔

قصور: پی پی۔181 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*684: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 قصور میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنی تاحال مکمل نہ ہو سکیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی نیز ان سکیموں کی تاخیر کا باعث بننے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو کن کن کے خلاف ان کے عہدے و گریڈ موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 ضلع قصور میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو کسی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

چوک نیو شاد باغ لاہور میں سڑک کی تعمیر

*1134: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شمالی لاہور میں عموماً اور چوک نیو شاد باغ لاہور میں ٹریفک کا بہت رش ہوتا ہے اور سڑک عبور کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور میں عموماً اور مذکورہ چوک پر خصوصاً ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ شمالی لاہور میں مختلف نوعیت کی ٹریفک رواں ہے جس کا غالب حصہ آہستہ چلنے والی ٹریفک (موٹر سائیکل، رکشا، تانگہ، ریڑھا، چنگ چی وغیرہ) پر مشتمل ہے جو کہ ٹریفک لائٹس کے ذریعے کنٹرول نہیں کی جا سکتی اس لئے حکومت وہاں ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور: کوپر روڈ کی از سر نو تعمیر کی تفصیلات

*1237: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) پر بارش ہونے کی صورت میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث وہاں ٹریفک کا گزرنا اور گرلز کالج کی بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ چکی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) نشیبی سڑک ہے۔یہاں پر بارش کا پانی واقعی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث ٹریفک کے گزرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کے لئے کوئی علیٰحدہ نظام موجود نہ ہے۔ کوپر روڈ پر رہائشی علاقے کے لئے سیوریج کا نظام قیام پاکستان سے پہلے بچھایا گیا تھا جو کہ اب فلیٹیز ہوٹل اور رہائشی علاقے سے نکاسی آب کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔ واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک (NESPAK) کی مدد سے سنٹرل لاہور کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہے۔اس پلان کی تکمیل کے لئے خطیر رقم درکار ہے۔اس پلان کی تکمیل کے بعد ہی کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس میں بہتری ممکن ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے لیکن اب واسا کے عملہ کی ان تھک کاوشوں کی بدولت موجودہ سیوریج سسٹم کے ذریعے کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کا عمل تین سے چار گھنٹے کے اندر مکمل کر لیا جاتا ہے۔

(ج) متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر میں سیوریج و پانی کے پائپ ڈالنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*1546: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کن کن مقامات و علاقوں میں سیوریج اور پانی کے پائپ ڈلوائے اور ان پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کن کن علاقوں میں ابھی تک سیوریج سسٹم نہیں ڈالا گیا ان مقامات علاقوں سے آگاہ کریں اور یہاں پر سیوریج سسٹم نہ ڈالنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) حویلی لکھا شہر میں کتنے محلہ جات ایسے ہیں جہاں پر انڈر گراؤنڈ سیوریج سسٹم نہ ہے بلکہ پرانا نظام نالیوں کے ذریعہ سے گندے پانی کا نکاس کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم انڈر گراؤنڈ نہ ہونے کے باعث محلہ جات و گلیوں میں جگہ جگہ گندے پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں، جس سے لوگوں کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا متعلقہ انتظامیہ ان مذکورہ بالا محلہ جات کا سروے کروانے کے بعد ان میں سیوریج کے پائپ ڈلوانے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، سال و تاریخ سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ سوال میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا سے متعلقہ ہے۔ تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 میں حویلی لکھا شہر میں سیوریج سکیم شروع کی جس کا تخمینہ لاگت 199.904 ملین روپے ہے اور اس پر اب تک 101.197 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سکیم کے تحت حویلی لکھا کے تمام محلہ جات جن میں پہلے سے سیوریج کی سہولت میسر نہ تھی وہاں سیوریج سسٹم لگایا جا رہا ہے۔ اس سکیم پر مالی سال 11-2010 سے لے کر مالی سال 14-2013 تک 101.292 ملین روپے مہیا کئے گئے اور اس پر خرچ کئے گئے سکیم اور فنڈز کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام مالی سال 11-2010 کے دوران حویلی لکھا شہر کے لئے حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی کی سکیم منظور کی جس کا تخمینہ لاگت 103.207 ملین روپے اور اب تک 87.42 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سیوریج سکیم حویلی لکھا کے تحت شہر کے تمام محلہ جات کو اس سکیم میں شامل کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل محلہ جات، موڑھے والی آبادی، پرانی حویلی، ریلوے روڈ، شکور آباد، حجرہ روڈ، بلی سائیں اور مال گودام روڈ پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور ہیڈ سلیمانکی روڈ، جمعہ خان روڈ، محلہ اسلام پورہ اور حجرہ روڈ کی ملحقہ آبادی میں سیوریج ڈالنا ابھی باقی ہے اور موقع پر کام جاری ہے اور ان تمام محلہ جات میں فراہمی فنڈز پر مالی سال 15-2014 تک کام مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بعض محلہ جات جن کی گلیاں کافی تنگ ہیں اور وہاں پر سیوریج لائن نہیں ڈالی جا سکتی۔ان گلیوں میں نکاسی نالیوں کے ذریعے کی گئی ہے اور سیوریج لائن میں ملا دیا گیا ہے۔ان محلہ جات میں محلہ ڈھکی، مین بازار، جامع مسجد گول چکر، آبادی دیوان اور محلہ اسلام پورہ شامل ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو دشواری کا سامنا ہے۔ جاری منصوبہ مکمل ہونے کے بعد تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

(ہ) سیوریج سکیم پر کام جاری ہے اور مکمل فنڈز کے اجراء کے بعد تمام محلہ جات میں سیوریج پائپ ڈال دیئے جائیں گے اور یہ منصوبہ مالی سال 15-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

لاہور میں نصب کئے گئے ٹیوب ویل واخراجات کی تفصیلات

*1659: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا لاہور نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ نصب کئے؟

(ب) ان پر کتنی رقم فی ٹیوب ویل خرچ ہوئی؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی مشینری کہاں کہاں سے خرید کی گئی؟

(د) کس کس ٹیوب ویل کی مشینری ناقص اور غیر معیاری پائی گئی؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کون کون سے ٹیوب ویل کب سے بند پڑے ہیں کیا حکومت ان کے خراب یا بند ہونے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں سال 12-2011 میں 37 عدد جبکہ 13-2012 میں 11 عدد ٹیوب ویلوں نصب کئے گئے۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 12-2011 میں 37 جبکہ 13-2012 میں گیارہ ٹیوب ویل نصب کئے گئے۔فی ٹیوب ویل خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ٹیوب ویلوں کے پمپس کے ایس بی (KSB) پمپس کمپنی لمیٹڈ سے جبکہ موٹریں سیمنز (Siemens) پاکستان انجینئرنگ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ سے خریدی گئیں۔

(د) ان میں سے کسی بھی ٹیوب ویل کی مشینری ناقص یا غیر معیاری نہیں پائی گئی۔

(ہ) اس وقت ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل خراب یا بند نہ ہے۔

لاہور: جناح باغ کے پارکوں کی صورتحال

*1896: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان سب کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے۔ وہاں تنصیب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سکیورٹی نہ ہے، جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان

چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال مبنی بر حقیقت نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہیں ہو پاتی پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جزہائے بالا کا تفصیلی جواب اُوپر دیئے گئے پیرائے میں بیان کر دیا ہے مزید برآں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حُسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگا دی جاتی ہے اور نوجوانوں کے

داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسااوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

لاہور: یو سی۔45اور46 میں سیوریج سسٹم و پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*1963: سردار وقاص حسن مؤکل: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو سی۔45اور46لاہور کے کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں پر سیوریج سسٹم نہ ہے۔ان علاقوں کو کب تک سیوریج سسٹم فراہم کر دیا جائے گا؟

(ب) کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں پینے کے پانی کی فراہمی نہ کی گئی ہے،ان علاقوں میں کب تک پانی کی فراہمی شروع کر دی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔

(ب) مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں واٹر سپلائی نظام موجود ہے۔

لاہور: لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1964: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔45اور46لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے اگر لگائے گئے ہیں تو ان مقامات کے نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔146لاہور کی کن کن یوسیز میں واٹر فلٹریشن لگائے گئے ہیں اور کتنی یوسیز ایسی ہیں جن میں تاحال واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے۔اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔146لاہور کی جن یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے۔ان پر کتنے اخراجات آئے۔یوسیز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب یا بند پڑے ہیں ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسالاہور نے یوسی 45 اور 46 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔146 میں واسالاہور نے مندرجہ ذیل جگہوں پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں:

(1) شاہ کمال روڈ مجاہد آباد مغل پورہ ٹیوب ویل UC-47

(2) جہانگیر روڈ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-48

(3) ڈرائی پورٹ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-55

(4) اقبال پارک ٹیوب ویل UC-56

پی پی۔146 کی تین یوسیز ایسی ہیں جن میں تاحال واسا نے واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے۔ جن یوسیز میں پینے والے پانی میں سنکھیا کی مقدار زیادہ ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔

(ج) واسالاہور نے پی پی۔146 میں درج بالا چار عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جن کی تنصیب پر 2.3 ملین روپے فی واٹر فلٹریشن پلانٹ خرچ آیا۔

(د) اس وقت مذکورہ بالا تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

لاہور: باغ جناح میں موجود دو پارکوں کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1997: **جناب احمد شاہ کھگہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ لاہور میں بچوں / خواتین کے لئے دو پارک ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں پارکوں میں بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور وہاں گھاس کی خوبصورتی پر کوئی توجہ نہ دی جاتی ہے؟

(ج) حکومت متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے نیز ان پارکوں میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشو و نما نہ ہو پاتی ہے تاہم پھر بھی انتظامیہ جناح باغ نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے۔

(ج) جناح باغ میں روزانہ صبح و شام سیر کرنے والے حضرات باغ جناح کی تزئین و آرائش کی بابت پی ایچ اے انتظامیہ کی معترف ہیں اور وہ اس بات کے داعی ہیں کہ پی ایچ اے انتظامیہ کے زیر کنٹرول باغ جناح کی خوبصورتی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: گاؤں سید والہ کے سیوریج سسٹم کی بندش کی تفصیلات

*2000: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔174 ننکانہ صاحب کی حدود میں ٹاؤن سید والہ کے سیوریج نظام پر 07۔2002 کے دوران میں کروڑوں روپے خرچ کئے گئے، واٹر ڈسپوزل کے لئے ٹیوب ویل نصب کیا گیا؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ سیوریج نظام کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بند پڑا ہے، آیا محکمہ نے اس کو چلانے کے لئے کوئی پلان تیار کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کام میں ناقص مٹیریل استعمال ہوا جس بناء پر مقررہ مدت سے پہلے ہی ناکارہ ہو گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے، اس کام کو مکمل کرنے اور اس کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سید والہ پی پی۔174 ننکانہ صاحب میں 2002 سے لے کر جولائی 2005 تک سیوریج کی مد میں کوئی رقم خرچ نہیں البتہ اگست 2005 میں سیوریج سکیم سید والہ 7.675 ملین روپے کی لاگت سے منظور ہوئی جو جون 2007 میں مکمل ہو گئی۔ بعد ازاں 2009 میں ترمیمی سکیم سید والہ منظور ہوئی تو تخمینہ لاگت 7.675 ملین سے بڑھ کر 8.780 ملین ہو گیا جس کی تکمیل جون 2011 میں ہوئی گندے پانی ڈسپوزل کے لئے دو عدد پمپ نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) سکیم پر کل رقم 9.106 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تکمیل کے بعد سکیم کی دیکھ بھال کا ذمہ ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کا تھا جس کے لئے ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کو بارہا درخواست کی گئی لیکن متعدد کوششوں کے باوجود سکیم ٹی ایم اے کے حوالے نہ ہو سکی نتیجاً بجلی کا بل ادا نہ ہونے کے سبب بجلی کا کنکشن منقطع ہو گیا اور سکیم عملاً بند ہو گئی محکمہ کے پاس سکیم کی دیکھ بھال کے لئے رقم موجود نہیں ہے اور اس کی مکمل بحالی کے لئے تقریباً 1.5 ملین روپے درکار ہوں گے تخمینہ لاگت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر حکومت یہ رقم مہیا کر دے تو سکیم دوبارہ بحال کی جا سکتی ہے ا

(ج) سکیم محکمہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق تعمیر ہوئی ہے البتہ تین سال سے دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب اور بجلی کا کنکشن منقطع ہونے کے باعث بند ہو گی جب یہ معاملہ ڈی سی او ننکانہ صاحب کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے ٹی ایم اے اور PHED کی مشترکہ میٹنگ بلائی اور

طے پایا کہ محکمہ سکیم چلائے گا اور ٹی ایم اے اس کو takeover کرے گا۔ ڈی سی او صاحب کی ہدایت کے مطابق بجلی کا کنکشن بحال کروا کر اور ضروری مرمت کے بعد مشینری چالو کر دی گئی لیکن ٹی ایم اے نے سکیم پھر بھی takeover نہیں کی اور مطالبہ کر دیا کہ تمام سیور پائپوں کی صفائی کروا کے دیں۔ پائپوں میں جمع شدہ گار کی صفائی کے بعد سکیم بحال ہو سکتی ہے بحالی کا تخمینہ لاگت اوپر (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

(د) تاحال محکمہ نے کسی قسم کی تحقیقات کا آغاز نہیں کیا اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے کیونکہ سکیم کی تکمیل کے بعد دیکھ بھال کی ذمہ داری ٹی ایم اے کی تھی۔ سکیم کے بند ہونے میں محکمہ کا کوئی قصور نہیں ہے اگر حکومت فنڈز مہیا کر دے تو سکیم بحال ہو سکتی ہے۔

ضلع بہاولنگر: پی پی۔284 میں قائم LOW INCOME ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*2005: **جناب محمد نعیم انور**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 فورٹ عباس شہر ضلع بہاولنگر میں low income ہاؤسنگ سکیم جو کہ عرصہ 35 سال سے نامکمل اور بند پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپمنٹ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے آج تک یہ غیر آباد ہے جبکہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور مالکان تمام اقساط جمع کروا چکے ہیں، کیا محکمہ اس کی ڈویلپمنٹ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، نہیں۔ یہ سکیم 1978 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو چکی ہے۔ تمام پلاٹوں کی الاٹمنٹ بھی مکمل ہے لیکن شہری آبادی سے مناسب فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے سکیم غیر آباد ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ اس سکیم کے تمام ترقیاتی کام 1978 میں مکمل ہو چکے ہیں لیکن سکیم کے غیر آباد ہونے اور ایک طویل عرصے سے maintenance نہ ہونے کی وجہ سے اس کی سروسز غیر فعال ہو چکی ہے جس کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

ضلع بہاولنگر: واٹر سپلائی اور سیوریج کی فراہمی کی تفصیلات

*2006: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔284 فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تقریباً سولہ واٹر سپلائی سکیمیں جو مختلف دیہاتوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہی تھیں، عرصہ دراز سے بند پڑی ہیں، جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ پینے کے پانی سے محروم ہیں، محکمہ ان کو کب تک چالو کر دے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 میں کھچی والا اور مروٹ دو اہم قصبے ہیں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج نہ ہونے کے برابر ہے کیا محکمہ ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

1۔ حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں سولہ واٹر سپلائی سکیمیں اس لئے بند پڑی ہیں۔ ان میں اکثر کینال سورس پر تھیں جن کو عوام نے بعد میں پسند نہ کیا۔ اور کچھ سکیمیں اپنا designed پیڈ ختم ہونے پر بند ہو گئی تھیں۔ محکمہ devolved ہونے کے بعد ان سکیموں کی دیکھ بھال نہ کی جا سکی جس کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو گئی تھیں۔ سال 14۔2013 میں محکمہ نے سروے کیا اور سولہ واٹر سپلائی سکیموں میں سے گیارہ واٹر سپلائی سکیمیں Rehabilitation Block برائے سال 15۔2014 میں شامل کر لی گئی ہیں۔ ان میں سے سات واٹر سپلائی سکیمیں approved ہو چکی ہیں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ باقی چار واٹر سپلائی سکیمیں منظوری کے مراحل میں ہیں محکمہ قواعد و ضوابط کو پورا کرتے ہوئے یہ سکیمیں سال 15۔2014 اور 16۔2015 میں مکمل کر کے چالو کر دے گا۔

(ب)

1۔ یہ درست ہے کہ کھچی والا اور مروٹ حلقہ پی پی۔284 میں اہم قصبے ہیں اور ان کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کھچی والا مالی سال 91۔1990 اور واٹر سپلائی سکیم مروٹ مالی سال 86۔1985 کے دوران مکمل ہوئی تھی اور دونوں سکیمیں چل رہی ہیں۔ تاہم آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے ان دونوں قصبوں کی اضافی آبادی کو پانی سپلائی نہ ہو رہا ہے اس لئے دونوں

قصبوں کی واٹر سپلائی سکیموں کی توسیع کے لئےCM Directive جاری ہو چکا ہے جس کا نمبر درج ذیل ہے Dated:10-10-2014 M Directive No. DS(REGU) CMO/AA-191/14/C/039715 Feasibility Report/one page Estimate جمع کروا دیئے ہیں۔(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ سیوریج سکیم کھچی والا اور سیوریج سکیم مروٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کیFeasibility Report /one page Estimate تیار کر کے محکمہ نے منظوری کے لئےCM Office بھجوا دی ہیں۔کیونکہ کھچی والا اور مروٹ میں محکمہ PHED نے نکاسی آب کی کوئی سکیم نہ بنائی ہے صورتحال گمبھیر ہے۔تاہم دونوں قصبوں کے وسیع تر مفاد میں نکاسی آب کے لئے ان کمپونٹس,Trunk Sewer, Lateral Sewer, Disposal Work Drain, Sullage Carrier, Street Payment کو شامل کیا گیا ہے لہذا محکمہ منظوری کے بعد قواعد وضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے دو سال کی مدت میں مکمل کر دے گا۔

فیصل آباد:پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2162:میاں طاہر:کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پی ایچ اے کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کے سال12-2011اور13-2012 کے اخراجات تنخواہوں کے اور دیگر مد وار بتائیں؟

(ج) گریڈ پانچ اور اوپر کے ملازمین میں سے کس کس کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) کس کس ملازم کے خلاف رقم کی خُورد بُرد پر کارروائی یا انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ہ) کیا جن ملازمین کے خلاف رقم کی خُورد بُرد پر کارروائی یا انکوائری ہو رہی ہے ان کو اس ضلع سے ٹرانسفر کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
(الف) تفصیل ملازمین برفلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) مالی سال 12۔2011 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز پر 192.113 ملین روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 13۔2012 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 196.658 ملین روپے خرچ ہوئے۔
(ج) کوئی نہ ہے۔
(د) کوئی نہ ہے۔
(ہ) کوئی نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: سمن آباد کی سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

9: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
سمن آباد لاہور کی سڑکات جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہیں، حکومت کب تک ان کی مرمت و بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):
سمن آباد لاہور کی سڑکات کی مرمت کے لئے تخمینہ جات تیار کئے گئے ہیں جن کی منظوری کے بعد آئندہ مالی سال میں کام شروع کروائے جائیں گے۔

یو سی۔88 ملتان روڈ لاہور میں سیوریج لائن سے متعلقہ تفصیلات

23: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ عزیز سٹریٹ (یو سی۔88 مہاجر آباد) ملتان روڈ لاہور کی مین سیوریج لائن چوک مہاجر آباد تا چھپڑ سٹاپ عرصہ دراز سے گار سے اٹی ہوئی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا پانی اکثر اوقات گٹر سے باہر آنا شروع ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ کے مکین کئی بار افسران کے نوٹس میں یہ بات لا چکے ہیں لیکن ابھی تک اس مین سیوریج کی جزوی طور پر صفائی کی جاتی رہی ہے لیکن ابھی تک مکمل طور پر صفائی نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اہل علاقہ کی اس مشکل کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ شیخ عزیز سٹریٹ (یو سی۔88 مہاجر آباد) ملتان روڈ لاہور کی مین سیوریج لائن (چوک مہاجر آباد تا چھپڑ سٹاپ) کا سیور بیٹھ جانے (settled) کی وجہ سے پانی گٹر سے باہر آجاتا تھا لیکن اب مذکورہ سیوریج لائن کے متاثرہ حصہ کو تبدیل کر کے نکاسی آب کا نظام درست کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اہل علاقہ کی طرف سے مذکورہ سیور لائن میں بندش کی شکایت موصول ہوئی اور صفائی کر کے سیور لائن کو چالو کیا گیا۔ سیور کے بیٹھ جانے کی وجہ سے بندش ہو جاتی تھی۔ سیور لائن کے متاثرہ حصہ کی تبدیلی کے بعد اب سیور بندش کی شکایت نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سیور لائن کے متاثرہ حصہ کو تبدیل کر کے نکاسی آب کا نظام درست کر دیا گیا ہے اور اب سیور بندش کی شکایت نہ ہے۔

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

40: جناب محمد آصف باجوہ، (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی حلقہ پی پی۔130 خصوصاً ڈسکہ کلاں میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت ڈسکہ کلاں میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے کہ ڈسکہ کلاں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا ہوا ہے اور ٹی ایم اے ڈسکہ اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

(ب) فی الوقت ڈسکہ کلاں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ نہیں ہے۔

لاہور: سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

77: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 میں اقبال سٹریٹ گلی نمبر9 عالمگیر پارک ملتان روڈ لاہور میں کئی سالوں سے واٹر لائن میں سیوریج کا گندہ پانی مکس ہو کر مکینوں کو مل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے اہلکاران نے سروے کر کے اپنے متعلقہ افسران کو اس واٹر لائن کی تبدیلی کی سفارش کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ متذکرہ بالا سٹریٹ میں نئی لائن بچھانے کے لئے متعلقہ افسران کو کئی بار درخواستیں بھی دے چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا سٹریٹ میں نئی پائپ لائن بچھا کر لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اقبال سٹریٹ گلی نمبر9 عالمگیر پارک (یو سی۔88) ملتان روڈ لاہور میں واٹر سپلائی لائن تقریباً 30 سے 35 سال قبل بچھائی گئی تھی جس کی تبدیلی ناگزیر تھی۔ فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب اس حوالے سے کوئی شکایت نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی کی پرانی و بوسیدہ لائنوں کی تبدیلی کے منصوبہ گیسٹر و پیکیج کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت مذکورہ گلی کی واٹر سپلائی بھی تبدیل کر دی گئی ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

علامہ اقبال ٹاؤن کریم بلاک لاہور میں سینما کے لئے مختص پلاٹ سے متعلقہ تفصیلات

91: **سید طارق یعقوب**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے کی رہائشی سکیم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے کریم بلاک میں سینما کے لئے کوئی پلاٹ مختص تھا؟

(ب) اگر سینما کے لئے پلاٹ مختص تھا تو اس کی تعمیر میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ابتدا میں ایل ڈی اے پلاٹ نمبر 56 کمرشل زون علامہ اقبال ٹاؤن سکیم سینما کے لئے مختص تھا جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد 1992-01-20 کو رہائشی پلاٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

(ب) چونکہ مجوزہ جگہ کو رہائشی پلاٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا لہذا سینما کی تعمیر ممکن نہ ہے۔

لاہور: سکیم موڑ تا سوڈیوال سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

135: **جناب احمد شاہ کھگہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکیم موڑ تا سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) میں نیا سیوریج سسٹم بنایا گیا یہ کب بنایا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھپڑ سٹاف تا سمن آباد تک بھی نیا ڈرینج سسٹم چالو کیا گیا مگر سوڈیوال سے سمن آباد تک ڈرین سسٹم بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے اس علاقہ کی تمام گلیوں (خلیل سٹریٹ، حسین سٹریٹ اور رفیق سٹریٹ) میں نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ علاقہ کے لوگ کئی بار متعلقہ افسران کو تحریری شکایت کر چکے ہیں لیکن اس مسئلے کو حل نہ کیا گیا؟

(د) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت متذکرہ بالا جگہ سوڈیوال سے سمن آباد تک نیا سیوریج سسٹم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ سکیم موڑ تا سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) میں نیا سیوریج سسٹم بنایا گیا۔ یہ نیا سیوریج سسٹم مارچ 2013 میں 7.546 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔ یہ کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے deposit work تھا جس کی تکمیل واسا لاہور نے کی۔

(ب) مذکورہ علاقے کا نیا ڈرینج سسٹم کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کیا گیا لہذا اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

(ج) مذکورہ علاقے کا نیا ڈرینج سسٹم کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کیا گیا لہذا اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

(د) اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

ضلع لاہور میں سیوریج نکاس سے متعلقہ تفصیلات

217: **ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے outlets ہیں اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں؟

(ب) لاہور میں سیوریج کے کتنے نالے موجود ہیں یہ کس کس جگہ سے گزر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض نالوں پر لینٹر ڈالا گیا ہے اور بعض کھلے ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ تعداد بتائی جائے؟

(د) لاہور سے گزرنے والے تمام نالوں کی کل لمبائی کیا ہے، الگ الگ نالہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا موجودہ نالے لاہور کے شہر کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں اور LOS سے ملتان تک نالہ کی موجودہ صورتحال بتائی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں سیوریج کے نکاس کے لئے 14 آؤٹ لٹس مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔	محمود بوٹی بند روڈ لاہور شالامار ٹاؤن	2۔	شاد باغ بند روڈ راوی ٹاؤن
3۔	کھوکھر روڈ شاد باغ راوی ٹاؤن	4۔	فرح آباد شاہدرہ
5۔	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 1 سگیاں انٹر چینج	6۔	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 2 سگیاں انٹر چینج
7۔	مین آؤٹ فال روڈ نمبر 3 سگیاں انٹر چینج	8۔	گلشن راوی بند روڈ
9۔	سبزہ زار ملتان روڈ	10۔	ماڈل ٹاؤن
11۔	نشتر کالونی فیروزپور روڈ نشتر ٹاؤن	12۔	جوہر ٹاؤن شوکت خانم ہسپتال
13۔	شاہدرہ ٹاؤن نزد پرانا راوی پل	14۔	فارسٹ کالونی بتی چوک رنگ روڈ راوی ٹاؤن

(ب) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کوئی نالہ نہ ہے۔ تاہم برساتی نالے سیوریج کے نکاس کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے:

i. کینٹ ڈرین (میاں میر ڈرین): یہ ڈرین صدر کینٹ سے شروع ہو کر دھرم پورہ، مال روڈ، ظفر علی روڈ، شادمان، نیو مزنگ، سمن آباد، گلشن راوی، سبزہ زار سے گزرتے ہوئے رنگ روڈ راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ii. سنٹرل ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر کوپر روڈ، ہال روڈ، مال روڈ (ریگل)، بیگم روڈ، مزنگ، لٹن روڈ، چوبرجی چوک سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو گلشن راوی کے مقام پر جا ملتی ہے۔

iii. ستوکتلہ ڈرین: یہ ڈرین فیروزپور روڈ کوٹ لکھپت سے شروع ہو کر پیکو روڈ، گرین ٹاؤن، امیر چوک ٹاؤن شپ، واپڈا ٹاؤن سے گزرتے ہوئے ہڈیارہ ڈرین کو ایل ڈی اے ایونیوون کے مقام پر جا ملتی ہے۔

iv. سکھ نہر ڈرین: یہ ڈرین لال پل مغلپورہ سے شروع ہو کر جی ٹی روڈ باغبانپورہ، محمود بوٹی ڈسپوزل بند روڈ، کھوکھر پنڈ، بھمپاں جھگیاں سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

v. گجر پورہ ڈرین: یہ ڈرین بھوگیوال ڈسپوزل سٹیشن سے شروع ہو کر گجر پورہ، کشمیر روڈ، بھگت پورہ، عامر روڈ شاد باغ سے گزرتے ہوئے شاد باغ ڈسپوزل سٹیشن پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vi. ہڈیارہ ڈرین: یہ ڈرین انڈیا سے بیدیاں بارڈر لاہور کی طرف سے داخل ہوتی ہے جو گجومتہ فیروزپور روڈ، رائیونڈ، ملتان روڈ مراکہ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vii. سرکلر روڈ ڈرین: یہ ڈرین لنڈہ بازار بیرون دلی گیٹ سے شروع ہو دو موریہ پل بادامی باغ لاری اڈا سے گزرتے ہوئے صدیق پورہ ڈرین کو داتا نگر پل کے مقام پر جاملتی ہے۔

viii. والڈ سٹی ڈرین: یہ ڈرین موچی گیٹ سے شروع ہو کر شاہ عالم گیٹ، لوہاری گیٹ، بھاٹی گیٹ، مستی گیٹ، موہنی روڈ سے گزرتے ہوئے چھوٹا راوی ڈرین کو جاملتی ہے۔

ix. چھوٹا راوی ڈرین: یہ ڈرین باغ منشی لدھا سے شروع ہو کر یادگار چوک (مینار پاکستان)، بند روڈ شفیق آباد، سگیاں پل بند روڈ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ سے جاملتی ہے۔

x. علامہ اقبال ٹاؤن ڈرین: یہ ڈرین نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سے شروع ہو کر دبئی چوک مون مارکٹ، راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، کھاڑک سٹاپ ملتان روڈ، ڈبن پورہ سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو سبزہ زار کے مقام پر جاملتی ہے۔

xi. لکشمی ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر میکلوڈ روڈ، نیپئر (Napier) روڈ، نیلا گنبد، ناصر باغ، آؤٹ فال روڈ ضلع کچہری سے گزرتے ہوئے آوٹ فال روڈ سیوزل سٹیشن سے جاملتی ہے۔

(ج) شہر کے گلی محلوں کے چھوٹے نالے ڈھانپے ہوئے (covered) ہیں جبکہ مذکورہ بالا نالوں میں سے چھ مکمل طور پر کھلے ہوئے، تین جزوی طور پر ڈھانپے ہوئے ہیں جبکہ دو مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے ہیں۔

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے نالوں کی کل لمبائی 86.64 کلو میٹر ہے۔ نالوں کی لمبائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی معمول کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔

(و) مالی سال 15-2014 میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے چار منصوبے زیر غور ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ LOS سے ملتان روڈ تک نالہ کی تعمیر ایل ڈی اے کروا رہا ہے لہذا اس کی تفصیل ایل ڈی اے سے لینا مناسب ہو گا۔

لاہور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

218: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں 13-2012 میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں، ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک زیر التواء ہیں اور کیوں؟

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں، ان کی چیکنگ جن اعلیٰ افسران نے کی، ان کے نام، عہدہ سے بھی آگاہ کریں۔ ان سکیموں پر جو اخراجات آئے کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پی پی۔152 لاہور میں اس وقت کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے بند پڑی ہیں، اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں 13۔2012 میں واٹر سپلائی کی پچاس سکیمیں شروع کی گئیں۔ یہ تمام سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کوئی سکیم زیر التواء نہ ہے۔

(ب) مذکورہ تمام سکیمیں درست کام کر رہی ہیں۔ ان کی چیکنگ جن اعلیٰ افسران نے کی وہ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ
غفران احمد	ڈائریکٹر شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن
چودھری محمد صدیق	ایکسئین عزیز بھٹی ٹاؤن
میاں محمد ریاض	ایس ڈی او باغبانپورہ
محمد منیر	ایس ڈی او مغلپورہ
مدثر جاوید	ایس ڈی او تاجپورہ
محمد اسلم خان نیازی	ڈائریکٹر علامہ اقبال ٹاؤن
شبیر احمد	ایکسئین جوہر ٹاؤن
بابر حبیب	ایکسئین سمن آباد
سلمان نثار	ایس ڈی او جوہر ٹاؤن
حافظ غفران احمد	ایس ڈی او سمن آباد
افتخار احمد ملہی	ڈائریکٹر اینڈ ایکسئین نشتر ٹاؤن
محمد اقبال	ایس ڈی او گارڈن ٹاؤن
اصغر علی بھلی	ڈائریکٹر راوی ٹاؤن
رانا سرفراز احمد	ایکسئین۔I راوی ٹاؤن
رانا غلام مجتبیٰ	ایکسئین۔II راوی ٹاؤن
ریاض الہیٰ	ایس ڈی او مصری شاہ
شرجیل حسین	ایس ڈی او داتا نگر
اسد علی اختر	ایس ڈی او سٹی
محمد اشرف	ایس ڈی او فرح آباد
محمد رفیق	ایس ڈی او شاہدرہ
نوید مظہر	ایکسئین، ای اینڈ ایم
عمران احمد قریشی	ایس ڈی او ای اینڈ ایم

ان سکیموں پر جو اخراجات آئے ان کا آڈٹ کروایا گیا تھا۔

(ج) پی پی۔152لاہور میں بچھائی گئی واٹر سپلائی لائنیں / سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور اس وقت کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے۔

لاہور ستوکتلہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

229: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے چار سال سے لاہور حلقہ پی پی۔153 میں ستوکتلہ ڈرین زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینے کے پانی کے پلانٹ کا بھی صرف سٹرکچر بنا ہوا ہے لیکن اس کو چالو نہیں کیا جارہا؟

(ج) اگر جزہائے (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ستوکتلہ ڈرین اور پینے کے پانی کا پلانٹ کب تک مکمل کروادے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پچھلے چار سال سے لاہور حلقہ پی پی۔153 میں ستوکتلہ ڈرین زیر تعمیر ہے۔ ستوکتلہ ڈرین کا فیروزپور روڈ سے پیکو روڈ تک حصے کا تعمیراتی کام 30۔نومبر 2012 کو شروع ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ واسا لاہور نے حلقہ پی پی۔152 میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں اور یہ دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔153 میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس واسا لاہور نے نصب کئے ہیں اور یہ دونوں چالو حالت میں ہیں جبکہ ستوکتلہ ڈرین کے تعمیراتی کام کی تکمیل جون 2015 میں متوقع ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست محترمہ کنیز اختر، ایم پی اے W-335 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"جناب عالی! گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد کی سنڈیکیٹ میٹنگ میں شرکت کے لئے مجھے مورخہ 23۔جون 2014 کی رخصت درکار ہے۔ براہ کرم میری درخواست منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد ظہور انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست **ملک محمد ظہور انور**، ایم پی اے PP-23 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Dear Sir,

"On the advice of my doctors, I have to go abroad for my treatment. It is requested that I may be granted leave from 14th February 2014 to date."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Most Respectfully,

I have to state that I have an important piece of work on Monday evening 23rd June 2014 and will be unable to attend the Assembly Session on 23rd June. Leave may be granted."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حنا پرویز بٹ، ایم پی اے W-353 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir,

"It is stated that I intend to go abroad on private visit, so I am unable to attend the current session from 24th June 2014. Therefore, the leave of the remaining session may please be sanctioned."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست بیگم خولہ امجد، ایم پی اے W-337 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Dear Sir,

"With due respect I want to state that due to swear pain in my knee, I was unable to attend the Assembly Session on 23rd, 24th & 26th June 2014. Kindly grant be leave for above mentioned dates."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید علی رضا شاہ، ایم پی اے PP-89 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ کچھ عرصے سے میں گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ دوران آٹھواں اجلاس مورخہ 16 تا 28۔ مئی 2014 میں بغرضِ انوسٹی گیشن بیماری و علاج معالجہ ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں داخل رہا ہوں۔ آٹھویں اجلاس میں شرکت نہ کر سکا، رخصت منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست بھی مخدوم سید علی رضا شاہ، ایم پی اے PP-89 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ کچھ عرصے سے میں گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ جس کی وجہ سے میں dialysis کروا رہا ہوں اور دوران نواں اجلاس مورخہ 13 تا 26۔ جون 2014 میں حاضر نہ ہو سکا۔ برائے منظور رخصت درخواست پیش خدمت ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسیم لودھی، ایم پی اے W-314 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"I am unwell, therefore I will be unable to attend the Assembly Session today 16th May 2014. Kindly accept my leave."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد علی کھوکھر، ایم پی اے PP-199 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Respected Sir,

"I beg to say that I have an urgent piece of work in PP-199. So I am busy. Kindly grant me leave for one day dated 16th May 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد نعیم انور، ایم پی اے PP-284 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ میں ذاتی کام کے سلسلہ میں مورخہ 19 تا 23۔ مئی 2014 تک ملک سے باہر رہا ہوں لہذا میں اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ میری چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شُنیلا رُوت

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شُنیلا رُوت، ایم پی اے NA-371 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"This is to inform you that I will not be available in Pakistan from 27th May to 10th June 2014 to join Lobby Delegation to UK from 26th May to 10th June 2014. Kindly grant me leave."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منان خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب منان خان، ایم پی اے PP-134 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Submitted that in order to deal with some domestic affairs, I could not attend the Assembly Session from 19th to 20th May 2014. It is, therefore, requested that leave for said days may kindly be sanctioned."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں طارق محمود

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں طارق محمود، ایم پی اے PP-113 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میں عمرے کے لئے جا رہا ہوں میری دس دن مورخہ 5 تا 14۔مارچ 2014 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عمر جعفر، ایم پی اے PP-293 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"It is intimated that I am going to be married on 20th of October 2014 because of which I will not be able to attend the session at least for a week. I shall be obliged if one week leave is granted to me w.e.f 20th of this month."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir!

"Most Respectfully, I have to state that I have a very important task in Faisalabad on 21st October 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید افتخار حسن گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید افتخار حسن گیلانی، ایم پی اے PP-267 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میرا آپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے بندہ 20۔اکتوبر 2014 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر رخصت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایم پی اے PP-271 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"مورخہ 20۔اکتوبر سے شروع ہونے والے پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 20تا22۔اکتوبر 2014 کے سیشن میں شرکت ممکن نہ ہو سکے گی۔آپ سے استدعا ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir,

"I have to state that I am in the Selection Board Committee, Allied Hospital for Burn Unit. I have to be there for interviews of candidates on 23rd October 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان، ایم پی اے W-300 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میں مورخہ 20۔اکتوبر2014 کو چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکی ہوں لہذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فوزیہ ایوب قریشی، ایم پی اے W-343 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Submitted that due to an urgent piece of work I have to return to my native city, Bahawalpur. Therefore, I would not be able to attend the Assembly Session on 23rd, 24th October 2014. It is requested that I may very kindly be granted leave for the said dates."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ سردار شہاب الدین خان صاحب!

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 23۔فروری2015 کو میں سیکرٹری سکولز عبدالجبار شاہین صاحب کے پاس ایک ٹیچر کے تبادلے کے لئے گیا، پہلے تو بہت انتظار کروایا، انتظار کے بعد جب میں حاضر ہوا تو آفیسر موصوف نے کہا کہ آپ پہلے وزیر اعلیٰ صاحب کا ڈائریکٹو لے کر آئیں پھر وہ سمری move کریں گے، میں نے سیکرٹری سکولز کو یاد دلایا کہ اس سے پہلے بھی میں ایک ٹیچر کے تبادلے کے لئے آیا تھا جو کہ ایک خالی سیٹ تھی اور آپ نے وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کا کہا تھا، میں نے ڈائریکٹو لا کر دیا تو انہوں نے سمری move کی یا نہیں لیکن جس ٹیچر کا تبادلہ میں کروانا چاہتا تھا وہ تو نہیں ہوا لیکن انہوں نے اپنی مرضی سے کسی اور کو وہاں لگا دیا لہذا آپ مہربانی کریں اور میری اس درخواست پر تبادلہ کر دیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں اس کا وقت ضائع کر رہا ہوں اور کہا کہ میں وہاں سے فوراً چلا جاؤں، میں نے ان سے کہا کہ میں ایک جائز کام کے لئے آیا ہوں، آپ مجھ سے تحمل سے بات کریں جس پر سیکرٹری سکولز سیخ پا ہو گئے اور کہا کہ وہ ایم پی ایز سے بہت تنگ ہیں، روزانہ پچیس، تیس ایم پی ایز آتے ہیں اور اسے تنگ کرتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ چونکہ آپ ایک عوامی نمائندے کی بے عزتی کر رہے ہیں، میں اس معاملہ کو اسمبلی میں اٹھاؤں گا جس پر اس نے کہا کہ اُسے کسی اسمبلی کی کوئی پروا نہیں آپ جائیں اور جو کر سکتے ہیں کریں۔ آفیسر موصوف کے اس تضحیک آمیز اور تحکمانہ روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو مہینے میں ایوان میں پیش کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر:شیخ صاحب!امید ہے کہ اسی صوبہ سے related بات ہو گی جو آپ کریں گے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!اگر آپ بھی غور کریں تو آپ پورے پاکستان کے custodian ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:کل والی بات میں نے کہی تھی۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں نے کل والی بات بھی صحیح کہی تھی۔آپ صرف خلیفہ شجاع الدین کی rulings پڑھ لیں اور پھر آپ دیکھیں کہ آپ کتنے بااختیار ہیں۔اگر آپ سمجھیں۔[**********]

جناب قائم مقام سپیکر:شیخ صاحب!میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!اب آپ میری عرض سن لیں۔کل دو students لڑکیوں کے murder کا کیس آیا۔میں نے بارہا آپ سے گزارش کی کہ آپ کو جو دن ایسے مل رہے ہیں جن میں اور کوئی ایجنڈا نہیں ہے تو اس میں آپ عام بحث لاء اینڈ آرڈر،ایجوکیشن اور ہیلتھ پر رکھ لیں۔اب اسمبلی کی کارروائی میں ممبران کا مع میرے کوئی interest نہیں ہے۔اس وجہ سے اگر آپ مختلف معاملات پر عام بحث رکھ لیں گے تو لوگ اپنا اظہار خیال کریں گے شاید اس سے کچھ بہتری ہو جائے۔میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شراب،افیون اور چرس نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا اس معاشرے کو Twitter اور موبائل نے پہنچایا ہے۔ہم صرف اپنی duties اکٹھا کرنے اور بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے جس طرح ان موبائل کمپنیوں کو سہولیات دے رہے ہیں اور جس طرح وہ قوم کو تباہ کر رہی ہیں خدارا اس کا خیال کریں۔آپ ذرا ان دو cases پر ہی بحث کروالیں میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو بہت کچھ

---

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 866 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بتانا چاہتا ہوں۔ آپ عام بحث مختلف issues پر رکھ لیں تاکہ کچھ نہ کچھ بہتری ہو۔ آپ کی 36 Standing Committees ہیں۔ آپ خود انصاف کریں کہ کسی سٹینڈنگ کمیٹی کا کوئی کام ہے۔ ہم یہاں بیٹھ کر مختلف محکموں کو کہتے ہیں کہ لاؤ اپنی اپنی کارکردگی دکھاؤ۔ ہماری اپنی Standing Committees ان دو سالوں میں کیا کر سکی ہیں؟ میں کم از کم جس سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہوں اس کا تو کوئی پتا نہیں کہ اس کا اجلاس کہاں ہوتا ہے یا کبھی ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! آپ ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آپ کوئی ایسا کام کر دیں جس سے کم از کم اس پنجاب اسمبلی کا تاریخ میں یہ نام ضرور ہو کہ انہوں نے فلاں فلاں issue پر public کو relief دیا تھا۔ میں یہ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پہلے تو آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن Chair کے بارے میں تھوڑا سا سوچ سمجھ کر مہربانی کیا کریں۔ جناب نے جو غیر پارلیمانی الفاظ بولے ہیں ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

شیخ صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس پر کوئی resolution بھی لے کر آئیں۔ ہم نے sugar cess کے لئے بھی ایک دن مختص کر دیا ہے، ہاؤسنگ سکیموں کے حوالے سے بھی ایک دن مختص کر دیا ہے، لاء اینڈ آرڈر پر بھی ایک دن مختص کرتے ہیں اور اس کو بھی انشاء اللہ دیکھتے ہیں کہ اسی اجلاس کے دوران بات ہو جائے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس اسمبلی نے موبائل فون پر پابندی کے حوالے سے پہلے بھی قرارداد منظور کی ہوئی ہے لیکن اس پر عملدرآمد تو آج تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے ایک بڑے اہم مسئلہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ آج پورے پنجاب میں پانچویں کلاس کا پیپر تھا، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بچوں تک پیپر ہی نہیں پہنچ سکے۔ پنجاب کے بچوں اور بچیوں کے ساتھ اتنا بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دوبارہ بتائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پانچویں کلاس کا پیپر ہی بچوں تک نہیں پہنچ سکا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر notice لیں یہ بچوں اور بچیوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ میں نے کل بھی بات کی تھی لیکن آپ نے مجھے اس وقت بولنے نہیں دیا۔Rationalization کے نام پر ہزاروں نوکریاں ختم کر دی گئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم اس پر بھی ایک دن مختص کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب تحاریک التوائے لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/33 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ کلے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پسرور ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کی عمارت 26۔اکتوبر 2013 کو take over کی گئی تھی اس کے کچھ کام جس میں عمارت میں power wiring جو کہ مشینری کو چلانے کے لئے ضروری ہوتی ہے کی تنصیب کے لئے ڈسٹرکٹ مینجر TEVTA نے متعلقہ محکمہ کو لکھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ wiring جلد مکمل کر دی جائے گی۔اس کے علاوہ ایک ٹرانسفارمر 50KV کا لگا ہوا تھا اس کی copper wire چوری ہو گئی جس کا مورخہ 09-01-2015 کو مقدمہ تھانہ صدر پسرور میں درج کروایا گیا ہے اس کی تفتیش جاری ہے۔اس کے علاوہ ادارے کا نیا ٹرانسفارمر جو کہ واپڈا کی تحویل میں ہے اس کی تنصیب عارضی طور پر اس لئے مؤخر کی گئی کہ GEPCO کو درخواست تحریر کی گئی تھی کہ ٹرانسفارمر کی تنصیب کالج کی حدود کے اندر کی جائے اور اس کے علاوہ ادارے کو چلانے کے لئے 50KV کے بجائے 100KV کا ٹرانسفارمر نصب کیا جائے جس کے لئے واپڈا نے گرڈ سٹیشن کی صلاحیت کے مطابق درخواست منظور کرنے کا کہا ہے۔اس کے علاوہ کسی قسم کے سامان کی چوری کا کوئی واقعہ نہیں

ہوا کیونکہ سامان کی خریداری کا مرحلہ ابھی جاری ہے اور حفاظت کے پیش نظر خریدا گیا سامان TEVTA کے دوسرے قریبی اداروں میں رکھوا دیا گیا ہے جو کہ سٹاف کی تعیناتی کے عمل کے شروع ہوتے ہی ادارہ ہذا میں منتقل کر دیا جائے گا۔ادارے میں SNE کے مطابق تدریسی عملہ کی بھرتی کا کام TEVTA Secretariat کے level پر جاری ہے جو کہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ یہ یقین دہانی محکمہ کی بنیاد پر کرانا چاہتے ہیں کہ ادارہ ہذا میں کلاسوں کا اجراء بورڈ کے شیڈول کے مطابق ستمبر 2015 میں کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/34 بھی میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، میاں صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

پتوکی شہر اور منڈی عثمان والا ضلع قصور میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 8۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق پتوکی شہر میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت، چار افراد کی گرفتاری۔ تفصیل یوں ہے کہ ضلع قصور کی تحصیل پتوکی شہر میں واقع گاؤں بھائی کوٹ میں پولیس نے ریڈ کر کے دو افراد کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔انہوں نے مردہ گدھوں کا گوشت سلاٹر ہاؤس میں چھپا رکھا تھا۔ اسی طرح کا دوسرا واقعہ منڈی عثمان والا ضلع قصور میں ہوا کہ دو افراد گدھوں کے گوشت کے ٹکڑے کر کے قصابوں کی دکانوں پر دینے کے لئے جا رہے تھے۔ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں گدھوں کے گوشت کی فروخت، مردہ جانوروں کی فروخت کے آئے روز واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن کوئی قابل گرفت قانون نہ ہونے کے باعث گرفتار ہونے والے آسانی سے اپنی ضمانتیں کروا کر رہا ہو جاتے ہیں اور دوبارہ وہی دھندہ پہلے سے زیادہ عروج اور بے دھڑک انداز سے جاری ہو جاتا ہے۔ حکومت اس معاملہ کی طرف توجہ مرکوز کر کے مثبت اقدام اٹھائے اور فوری طور پر قانون سازی کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مردہ اور حرام جانوروں کی فروخت و ترسیل کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیو سٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز مورخہ 17-10-2014 سے کیا گیا ہے۔ اب تک آٹھ اضلاع میں کل ایک لاکھ 47ہزار836 کلو گرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 735 مقدمات درج کئے گئے 960 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور ایک لاکھ 47ہزار836 کلو گرام گوشت کو تلف کیا گیا۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری و فروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں اس مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کارروائی سے جرائم پیشہ افراد کو انجام تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں عوام الناس کو ایس ایم ایس 9211 اور ٹال فری نمبر 08000-9211 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو کہ چوبیس گھنٹے سروس فراہم کر رہی ہے۔ عوام اور معزز ممبران پارلیمنٹ کی تجویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے موجود پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 میں ترمیم کر کے نیا پنجاب کوالٹی میٹ اینڈ سلاٹر ریگولیشن ایکٹ 2013 کا ابتدائی مسودہ تیار ہوا ہے۔ یہ کابینہ کے سپرد کیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ کابینہ کی منظوری کے بعد جلد ہی اسمبلی میں لایا جائے گا اور اس میں تجویز کردہ جرائم اور سزا کے مطابق عملدرآمد کرتے ہوئے مستحکم طور پر کارروائی کر کے ان افراد کے خلاف مزید مؤثر کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 36/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

محکمہ صحت کی نااہلی کی وجہ سے سرگودھا اور صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولتوں کے معیار کو بہتر کرنے کا منصوبہ شروع نہ کرنے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "آرزو" مورخہ 18۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق سرگودھا محکمہ صحت کی نااہلی سرگودھا سمیت صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے 2۔ارب 10 کروڑ کے منصوبے کو خطرے میں ڈال دیا۔ سات ماہ گزرنے کے باوجود منصوبے پر کام شروع نہ کیا جاسکا۔ ورلڈ بنک کے حکام نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے گرانٹ واپس لینے کی وارننگ دے دی۔ ورلڈ بنک کی جانب سے پنجاب کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور محکمہ صحت کی اپ گریڈیشن کے لئے ایچ آر آئی ایم ایف کی مد میں چار سالہ پروگرام کے لئے 21.5 ملین ڈالر کی گرانٹ منظور کی گئی تھی جس کے لئے 9۔ جون 2014 کو باقاعدہ معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ منصوبے کے مطابق 2017 تک پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈلیوری کے وقت خواتین کو voucher scheme کے تحت روپے ادا کئے جاتے تھے۔ ان مستحق خواتین کا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے ڈیٹا نکلوا کر شارٹ لسٹ کیا جانا تھا۔ اسی طرح عوام کے لئے ہیلتھ انشورنس، صحت کی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانا اور صحت کی مناسب سہولیات تک عوام کی رسائی سمیت صحت سے متعلقہ دیگر فلاحی منصوبے اس میں شامل تھے مگر سات ماہ گزرنے کے باوجود محکمہ صحت اور بی ایس پی کے افسران نے اس منصوبے پر ابتدائی کام بھی شروع نہیں کیا جس پر ورلڈ بنک کے حکام نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے 21 ملین کی گرانٹ واپس لینے کی بھی وارننگ دی۔ اس خبر سے سرگودھا کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ عالمی بنک نے Health Results Innovation Trust Fund(HRITF) کی گرانٹ جو کہ 21.5 ملین ڈالر ہے حکومت پنجاب کو 9۔ جولائی 2014 میں دی تھی۔ مذکورہ رقم میں سے

5ملین ڈالرvoucher scheme پر خرچ ہونے ہیں۔ محکمہ صحت نے ڈلیوریvoucher scheme کا آپریشن manual عالمی بنک کے نمائندگان کے ساتھ مل کر تیار کر لیا ہے اور منظوری کے لئے عالمی بنک کو بھیج دیا گیا ہے۔Voucher scheme کے تحت خواتین کو زچگی کے وقت سرکاری ہسپتالوں میں ایک مخصوص رقم دی جائے گی۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے سوشل ہیلتھ انشورنس پروگرام پر عملدرآمد کے لئےPunjab Health Initiative Management Company رجسٹرڈ کر لی ہے۔ سوشل ہیلتھ انشورنس پروگرام کا manual عالمی بنک کی معاونت سے مکمل کر لیا ہے اور حتمی منظوری کے لئے عالمی بنک کو بھیج دیا گیا ہے۔ عالمی بنک کے صحت کے تمام منصوبے اپنے مقررہ مدت کے مطابق چل رہے ہیں اور محکمہ صحت عالمی بنک کے ساتھ ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے مسلسل رابطے میں ہے کسی رقم کے lapse ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔انشاءاللہ مقررہ میعاد کے اندر یہ منصوبہ جات مکمل ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آگیا ہے لہذااس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر42/15 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔

نجی سکولوں میں خواتین اساتذہ مزدور کے لئے مقرر تنخواہ سے بھی کم لینے پر مجبور

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق نجی سکولوں میں قوم کی معمار خواتین اساتذہ کی تنخواہیں مزدوروں سے بھی کم ہیں۔ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھنا بھی مشکل ہو گیا۔ سکول مالکان لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔ خواتین اساتذہ کو صرف 2 سے 7ہزار روپے ماہانہ دیئے جاتے ہیں، موسم گرما، سرما کی تعطیلات میں تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر کٹوتیاں کر لی جاتی ہیں۔ ایمرجنسی میں چھٹیاں نہیں ملتیں، احتجاج بھی نہیں کر سکتیں۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں قائم پرائیویٹ سکولوں کی اکثر خواتین اساتذہ کے لئے سکول مالکان کے جبر واستحصال اور انتہائی قلیل تنخواہ کے باعث جینے کا حصول مشکل ہو کر رہ گیا ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود انہیں محنت کش کے لئے مقرر کم از کم12ہزار روپے معاوضے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا۔ گلی محلے کے اکثر سکولوں کی خواتین

اساتذہ 2000 سے 7000 ہزار روپے ماہانہ تک تنخواہ پاتی ہیں۔ اکثر سکولوں کی اساتذہ کو موسم گرما اور سرما کی چھٹیوں کی تنخواہیں نہیں ملتیں۔

جناب سپیکر! دوسری جانب طلباء وطالبات سے بھاری فیسیں بٹورنے والے اکثر سکول مالکان اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔ باقاعدہ تقرر نامہ اور مستقل ملازمت نہ ہونے کے باعث وہ اپنے حقوق کے لئے سڑکوں پر نکل کر احتجاجی مظاہرہ بھی نہیں کر سکتیں اور کوئی ایسا پلیٹ فارم بھی موجود نہیں جہاں وہ اپنی شکایت درج کروا سکیں۔ سکولز ٹیچرز کا کہنا ہے کہ ہمیں سکول ٹائم کے بعد بھی ہوم ورک اور ہفتہ وار ٹیسٹ کی جوابی کاپیوں کی چیکنگ کے علاوہ والدین کے لئے بچے کی کارکردگی رپورٹ تیار کرنا پڑتی ہے اور پھر ہم جتنا مرضی کام کر لیں ہماری تنخواہیں مہنگائی کے تناسب سے نہیں بڑھتیں اور رہی سہی کسر چھوٹی چھوٹی بات پر کٹوتیاں کر کے پوری کر لی جاتی ہے۔ تاہم ایلیٹ سکولوں میں حالات بہتر ہیں۔ بیشتر اساتذہ کا کہنا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں سٹاف کے لئے کوئی بھی سہولت میسر نہیں ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں بھی چھٹیاں نہیں ملتیں۔Maternity leave یا شادی کے لئے چھٹیاں مانگیں تو کوئی بہانہ کر کے ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے اور سالہا سال ملازمت کرنے کے باوجود ہمارا future داؤ پر لگا رہتا ہے اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ نجی سکولوں میں قوم کی معمار خواتین اساتذہ میں عدم تحفظ کی وجہ سے شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے یا پرائیویٹ سکولوں میں جن خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ حکومت نجی سکولوں کے حالات سے آگاہی رکھتی ہے اور اس بات پر کوشاں ہے کہ نجی سکولوں کو ایک وضع پالیسی کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔ نجی سکولوں کے اساتذہ، والدین اور نجی سکولوں کے مالکان کو یکساں طور پر مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے جس کی باضابطہ منظوری کے بعد یہ کمیشن پرائیویٹ سکولوں کے معاملات بشمول ان سکولوں کے اساتذہ کے مالی استحصال کو جانچنے، پرکھنے اور مراعات دینے کے لئے ایک مربوط پالیسی دستاویزات تیار کی جارہی ہیں۔ ابتدائی مسودہ وزارت تعلیم نے تیار کر لیا ہے جس کی مشاورت وزارت قانون سے ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ کی قائم کردہ کمیٹی وزیر تعلیم کی

سربراہی میں قائم کر دی گئی ہے ان کی سفارشات کی روشنی میں انشاء اللہ مربوط اور مکمل جامع پالیسی تیار کر کے منظوری ہونے کے بعد اس کے جتنے بھی by laws یا اس کی قانونی کارروائی ہو گی اس کو مکمل کرتے ہوئے اس پالیسی پر مضبوطی سے اور مفصّل طور پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آ گیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس میں ایک بات add کرنا چاہوں گی کہ جو پالیسی مرتب ہو رہی ہے اور جو مسودہ تیار ہوا ہے کیا اس ایوان کے ممبران کی آراء اس میں شامل ہیں؟ اس ایوان کا ایک ایک ممبر پبلک کو face کرتا ہے وہ ان مسائل کو زیادہ بہتر جانتا ہے لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ یہاں پر آج آپ بحث رکھنے کا کہہ رہے ہیں تو پرائیویٹ سکولوں کے issue پر بھی بحث کے لئے ایک دن رکھ لیں اور ان معزز ممبران کی طرف سے جو suggestions آتی ہیں ان کو بھی اگر اس کمیٹی میں discuss کر کے شامل کیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات بالکل valid ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم باقی issues پر بحث رکھ رہے ہیں یہ بھی بہت اہم issue ہے اس پر بھی کوئی دن بحث کے لئے رکھ لیں تو یہ بہت مناسب ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ابھی ابتدائی مسودہ تیار ہوا ہے جب یہ کابینہ سے منظور ہو کر آئے گا تو اسی ایوان کی ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا اور ان کی in put لینے کے بعد پھر ایوان میں آئے گا اور ہر ایک ممبر کا حق ہے کہ اس پر بحث کرے اور amendment بھی پیش کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

صوبہ میں سینئر سٹیزن کے لئے وزیر اعلیٰ کی جانب سے دی جانے والی سہولیات جلد از جلد دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چونکہ وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 2013 میں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے senior citizens کے حوالے سے بڑا interest لیا تھا۔ جو لوگ 60 سال سے اوپر ہو جاتے ہیں دنیا کے تمام مہذب ممالک میں ان کے لئے سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ریلوے والے 60 سال سے اوپر کے شہریوں کو کرائے میں economy class میں 50 فیصد rebate دیتے ہیں۔ 60 سال سے اوپر کے شہریوں کے لئے سارا home work ہو گیا جس کے بعد وہ معاملہ کابینہ کے پاس چلا گیا مگر 2013 سے وہ pending ہے۔ meanwhile یہ ہوا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر اسی طرح کا Bill پیش ہوا جسے منظور کر لیا گیا ہے، سندھ اسمبلی میں یہ Bill lay ہو چکا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے لہذا میں آپ کے توسط سے وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے درخواست کروں گا کہ جہاں پر بھی senior citizens کا Bill پڑا ہوا ہے اُس کو فائلوں کے انبار میں سے نکال کر یہاں لے آئیں تاکہ پنجاب کے اس ایوان کا وقار بھی بلند ہو اور senior citizens بھی مستفید ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے سن لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں مفاد عامہ سے متعلق درج ذیل قرار دادیں ہیں۔ پہلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

نجی سکولوں کے مالکان کی جانب سے سکیورٹی کے نام پر فیسوں میں اضافے کو روکنے کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اسے approve کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: دوسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔وہ اسے پیش کریں۔

کچی آبادیوں میں پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کو میں oppose کرتا ہوں کیونکہ اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے زیر دفعہ 4(1) Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 پانچ مرلہ کے رہائشی گھروں کو پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی سے ماسوائے category(A) کی آبادیوں میں واقع گھروں کے استثنیٰ دے رکھا ہے اور اس میں کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے رہائشی گھر بھی شامل ہیں۔ اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already مستثنیٰ ہیں اور صرف category(A) میں آنے والے پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ ان کی قرارداد چونکہ کچی آبادیوں کے حوالے سے ہے تو کچی آبادیوں کو already ٹیکس سے exempt کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ قرارداد اس لئے پیش کی ہے کہ عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا کیونکہ محکمہ کچی آبادیوں میں بھی notices جاری کرتا ہے اور میری فائل میں بھی اس طرح کے notices موجود ہیں۔ بعد میں محکمے کا عملہ ان سے مک مکا کرتا ہے اور under hand کچھ نہ کچھ وصولی کر لیتا ہے۔ کچی آبادیوں میں بالعموم غریب لوگ رہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ منظور کر بھی دیں گے جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ already ہمارے پاس اس کی provision موجود ہے تو جب یہ قرارداد منظور ہو جائے گی تو اس کے نتیجے میں مزید پکا کام ہو جائے گا اور اس ایوان کی طرف سے ایک اچھا message بھی جائے گا۔ وزیر قانون صاحب کو یہ قرارداد پاس کرنے دینا چاہئے تاکہ غریب آدمی جن کے ساتھ محکمہ زیادتی کرتا ہے وہ زیادتی رُک جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں دوبارہ معزز ممبر سے عرض کروں گا کہ already کچی آبادیاں exempt ہیں۔ اگر کچھ لوگوں کو notices آ رہے ہیں تو ان کے پرانے arrears ہیں جو ابھی تک چلے آ رہے ہیں۔ جب پانچ مرلہ اور اس سے چھوٹے گھروں پر ٹیکس کی چُھوٹ دی گئی تھی تو اس سے پہلے ٹیکس لیا جاتا تھا اور بہت سارے لوگ جنہوں نے اس مد میں اپنا ٹیکس

جمع نہیں کروایا تھا شاید اس کے notices محکمے کے لوگ بھیج دیتے ہوں گے۔ اس وقت category(A) کے علاوہ ہماری تمام categories ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں اور کچی آبادیاں ویسے ہی category(D and E) میں آتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب ensure کرواتے ہیں کہ میں ان کو کوئی ثبوت لاکر دوں جس پر یہ کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرواتے ہیں تو میں اس کو مزید press نہیں کرتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر صاحب کے پاس کوئی proof ہے کہ کچی آبادیوں میں کسی کو ٹیکس کا notice بھیجا گیا ہے جس کا پانچ مرلے یا اس سے چھوٹا گھر ہے تو یہ ہمیں دیں ہم اس پر بالکل کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو آپ withdraw کر لیجئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب نے اس کو withdraw کر لیا ہے۔ تیسری قرارداد ڈاکٹر عالیہ آفتاب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس قرارداد میں ایک لفظ add کرنا چاہوں گی تاکہ قرارداد کی وضاحت ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دینا

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

میں نے اس میں لفظ "مخصوص" add کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ نے "مخصوص" کا لفظ add کیا ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جی،اس میں یہ لکھا ہے کہ مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں،اس لفظ کو add کیا جاتا ہے۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اس کو approve کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: چوتھی قرارداد سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔ سردار صاحب!اسے پیش کریں۔

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے"

جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں کیونکہ already اس پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے جیسا کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کو پتا ہے کہ منافع خوری کے رجحان کو روکنے کے لئے پہلی دفعہ مارکیٹ کمیٹی کی سطح پر اصلاحات کی گئی ہیں جن کے ذریعے تھوک اور پرچون کے نرخوں کے درمیان غیر فطری فرق کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بازاروں میں نرخوں کے آویزاں ہونے اور مقرر کردہ قیمتوں پر عملدرآمد کے لئے مجسٹریٹ صاحبان شبانہ روز کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے جو کابینہ کمیٹی تشکیل دی ہے وہ پنجاب بھر میں ہنگامی دورے کر رہی ہے اور ان اقدامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ قیمتوں کا جائزہ لینے کے لئے روزانہ کابینہ کمیٹی کی meetings بھی ہوتی ہیں۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے تھوک اور پرچون کی قیمتوں پر ہر روز جائزہ لیا جا رہا ہے جبکہ ٹال فری نمبر 080002345 کا اجراء بھی کیا گیا ہے جس کے ذریعے عوام کی شکایات پر ضلع کی انتظامیہ فوری سدباب کرنے کی پابند ہے۔ پنجاب بھر میں critical بازاروں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں پر اشیاء کو 100 فیصد کنٹرول ریٹ پر فروخت کیا جاتا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر جرمانے، ایف آئی آر کا اندراج اور گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری details محکمے نے بھیجی ہیں مگر میں نے مختصراً بتایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا قرارداد پیش کرنے کا بنیادی مقصد کچھ اور تھا جبکہ منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس بات کو سمجھ سکتا ہوں کہ وہ صرف ایک جواب ہے لیکن on ground اس طرح نہیں ہو رہا۔ بس سٹینڈ کے آگے بینر لگا دینا کہ گورنمنٹ کے نرخ کے مطابق آپ کو کرایہ دینا ہو گا لیکن اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ اصل میں قیمتوں میں جو کمی آئی ہے اس کا actual ثمر سفر کرنے والے بندے تک پہنچائے۔ اسی طرح منسٹر صاحب نے جو وضاحت کی ہے وہ منڈیوں اور grass roots level تک کی ہے لیکن اس چیز کا اثر ہر چیز پر پڑتا ہے بے شک transportation ہو، اشیائے خورد و نوش ہو اور چاہے بے شک آپ کہیں سے کپڑے بھی خریدنے جا رہے ہوں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ across the board uniformity آنی چاہئے۔ صرف اتوار بازار اور بس اڈوں پر کھڑے ہونے یا چھاپے مارنے سے مقصد حل نہیں ہو گا اور مقصد یہ ہے کہ آپ اس وقت بازار میں کچھ بھی خریدنے جائیں اس پر transportation cost کی مد میں کمی آنی چاہئے۔ میں ان سے اگر یہ

سوال کروں کہ کیا ایک لٹر ڈبے والا دودھ جو انٹرنیشنل کمپنیاں یا بہتر کمپنیاں دیتی ہیں، انہوں نے اپنی قیمتیں کتنی کم کی ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ گھی اور کوکنگ آئل کی قیمتوں میں کتنی کمی آئی ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اشیائے خورد و نوش جو بہتر سٹور پر ملتی ہیں جو package goods ہیں، ان کی قیمتوں میں کتنی کمی آئی ہے؟ کوئی ایک مثال مجھے بتادیں کہ فلاں کمپنی نے بے شک وہ پرائیویٹ ہے، اگر وہ پرائیویٹ بھی ہے تو price کی distribution cost اگر کم ہو رہی ہے تو اس کا impact آتا ہے۔ صرف آلو اور ٹماٹر خریدنے سے اور کم قیمت ہونے سے حکومت کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز کے اوپر ذمہ داری ہوتی ہے۔ آپ ادویات کی قیمتوں کو دیکھ لیں، میں صرف اس لئے مثال پیش کر رہا ہوں کہ تیل کی قیمتوں میں کمی ہونے سے 2/3 specific چیزوں کے علاوہ اور کسی چیز پر اثر نہیں پڑا لہذا اگر یہ قرارداد منظور ہو جائے گی تو پرائیویٹ کمپنیوں پر بھی اس کا impact آئے گا اور عوام کے لئے بھی بہتری آئے گی۔ کوئی میرے اکیلے خریدنے سے تو فائدہ نہیں ہو گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو reconsider کریں۔ یہ صرف اشیائے خورد و نوش یا ٹریفک کے کرایوں میں نہیں ہے بلکہ یہ ہر چیز پر apply کرتی ہے اس لئے اسے reconsider کریں اور اس قرارداد کو باقاعدہ accept کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے انہوں نے گڈز ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بات کی تو گڈز ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں یکم نومبر سے اب تک ڈیزل کی قیمتوں میں 25 فیصد کمی ہوئی ہے۔ جس طرح انہوں نے گھی کی بات کی ہے تو چونکہ سردار صاحب نے مارکیٹ سے قیمتیں چیک نہیں کیں اور ویسے محکمہ خوراک زیادہ بہتر جانتا ہے اور انہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہوا ہے اور اگر ان کے منسٹر یہاں پر ہوتے تو وہ زیادہ بہتر طور پر بتا سکتے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بھی آ گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہ بھی آ ہی گئے ہیں جو کہ فوڈ کی Cabinet Committee کو بھی Head کرتے ہیں، گھی کی قیمتوں میں اب تک 20 روپے فی کلو کمی

آچکی ہے جب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں نیچے آئی ہیں اور اسی طرح اور چیزوں کی قیمتوں میں بھی کمی آرہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ کرن عمران صاحبہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام انڈسٹریل زون میں خاتون لیبر انسپکٹرز کی تعیناتی کا مطالبہ

محترمہ کرن عمران: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اسے منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27۔فروری2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعتہ المبارک، 27۔فروری2015

(یوم الجمع، 7۔ جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12: شمارہ 10

885

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور قانون و پارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث

ایک وزیر زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

887

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 27۔فروری2015

(یوم الجمع، 7۔ جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5بج کر35منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا
الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا الصُّحُفُ
نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢
وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ۝١٤

سورۃ التکویر آیات 1 تا 14

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا(1)اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے(2)اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے(3)اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی(4)اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے(5)اور جب دریا آگ ہو جائیں گے(6)اور جب روحیں (بدنوں سے)ملادی جائیں گی(7)اور جب اُس لڑکی سے جو زندہ دفادی گئی ہو پوچھا جائے گا(8)کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی؟(9)اور جب (عملوں کے)دفتر کھولے جائیں گے(10)اور جب آسمانوں کی کھال کھینچ لی جائے گی(11)اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی(12)اور بہشت جب قریب لائی جائے گی(13)تب ہر شخص معلوم کرلے گا کہ وہ کیالے کر آیا ہے(14)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لمحہ لمحہ شُمار کرتے ہیں
آپ کا انتظار کرتے ہیں
اُس پہ راضی خُدا کی ذات ہوئی
مُصطفٰی سے جو پیار کرتے ہیں
میں خطا بار بار کرتا ہوں
وہ کرم بار بار کرتے ہیں
مدحت مُصطفٰی ہے سرمایہ
ہم یہی کاروبار کرتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور قانون و پارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات زکوٰۃ و عشر اور قانون و پارلیمانی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج خیریت تھی کہ میرے خیال میں تاریخ بن گئی ہے کہ آج اجلاس ساڑھے تین گھنٹے تاخیر سے شروع ہو رہا ہے۔ ہم تو ٹائم پر یہاں آ کر پریشان تھے کہ جناب سپیکر سمیت ساری اسمبلی کو کہیں طالبان اغواء کر کے تو نہیں لے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔ پہلا سوال نمبر 2110 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 2117 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2118 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2691 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2021 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہائیکورٹ میں ججز کی تعداد اور خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2464:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہائیکورٹ میں اس وقت کتنے جج تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں؟

(ب) پنجاب کی عدالت عالیہ میں اس وقت زیر سماعت مقدمات کی تعداد کیا ہے اور ان میں کتنے ایسے مقدمات ہیں جو گزشتہ ایک سال سے معرض التواء میں پڑے ہیں؟

(ج) پنجاب ہائیکورٹ میں ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی تعداد کیا ہے ان کے تقرر کا کیا معیار ہے یکم جولائی2012سے 30۔جون2013 تک ایڈووکیٹس جنرل،ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کو کتنا معاوضہ پنجاب حکومت نے ادا کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):

(الف،ب) سوال ہذا محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلقہ ہے کیونکہ عدالت عالیہ اسی محکمہ کا(خاص ادارہ) سپیشل انسٹیٹیوشن ہے یہ دونوں جزویات مذکورہ محکمہ کو بذریعہ چٹھی نمبری-Admn III:7-1/2014/275 مورخہ 16-01-2014۔کو ارسال کر دیئے گئے ہیں تاکہ محکمہ سوالات کی بابت جوابات دے سکے۔

(ج) ایڈووکیٹ جنرل آفس میں مندرجہ ذیل اسامیاں ہیں۔

ایڈووکیٹ جنرل	01اسامی
ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	22اسامیاں
اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل	45اسامیاں

ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ آئینی ہے جس کی تقرری آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق امیدوار کی اہلیت اور کوالیفکیشن وہی ہے جو ہائیکورٹ کے جج کے لئے مقرر ہے۔

ایڈیشنل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی تقرری محکمہ قانون کے مینول کے رول 1.18 کے تحت کی جاتی ہے تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے مطابق ضروری ہے کہ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ کے لئے امیدوار ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

ہو اور اس نے سپریم کورٹ / ہائیکورٹ میں کم از کم 30 کیسز conduct کئے ہوں یا پھر وہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر تعینات ہو جبکہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کا بطور ایڈووکیٹ ہائیکورٹ سات سالہ تجربہ اور 20 کیسز کو conduct کرنا ضروری ہے مذکورہ دورانیہ کے دوران ایڈووکیٹس جنرل کو مبلغ 99 لاکھ روپے ادا کئے گئے ہیں تاہم ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل جناب مصطفیٰ رمدے رضا کارانہ طور پر بغیر معاوضہ کے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ،ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل کو مبلغ 5 کروڑ 28 لاکھ روپے اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کو مبلغ 7 کروڑ 83 لاکھ روپے معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے۔ان کی Terms & conditions کا تعین حکومت کرتی ہے تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حال ہی میں جو افسران ایڈووکیٹ جنرل آفس میں کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کو تو وزیر قانون و پارلیمانی امور نے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف refer کر دیا ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرا جو سوال ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف refer کر دیا ہے اس کا جواب کب تک موصول ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کا First Schedule Rule-36 کے مطابق ہائیکورٹ کے ججز کے جتنے بھی معاملات ہیں وہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے متعلق specified ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ سوال ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھیج دیں تو انشاء اللہ اس کا جواب جلدی منگوا لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ٹھیک ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل، ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل پر اس غریب عوام کے خزانے سے کروڑوں روپیہ لگتا ہے اور صورتحال یہ ہے کہ ہمارے دیوانی مقدمات ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے اندر کوئی دس دس

سال تک رُلتے رہتے ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ان کی جو سیاسی appointments کرتے ہیں تو نتیجے کے طور پر یہ اس حوالہ سے کوئی کارکردگی نہیں دکھاتے تو کیا ان کی کارکردگی کو ماپنے کا کوئی پیمانہ بھی مقرر ہے یا بس ایسے ہی نوازنے کے لئے یہ سب کچھ ہوتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ پنجاب میں ایڈووکیٹ جنرل کی ایک اسامی ہے، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کی 22 اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی 45 اسامیاں ہیں۔ ان تمام ایڈووکیٹس کو گورنمنٹ کے behalf پر مقدمات کی پیروی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے تو اس کا criteria مقرر ہے۔ اس کے ضمنی رول 1.18 کے تحت ان کی qualification مقرر ہے اُس qualification کے مطابق ان کی تقرری کی جاتی ہے۔ اس میں ایک qualification ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ ان پر اس لحاظ سے گورنمنٹ کا trust کتنا ہے چونکہ انہوں نے گورنمنٹ کے behalf پر عدالتوں میں بیان بھی دینے ہوتے ہیں اور کارروائی بھی کرنی ہوتی ہے تو جو رولز کے مطابق qualification پوری کرتا ہو، ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کی practice اور اُس پر گورنمنٹ کا trust بھی ہو تو اُس کے مطابق تقرری کی جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ qualify نہ کرتا ہو اور اُس کا تقرر کر دیا جائے۔ گورنمنٹ کے behalf پر وہ تمام مقدمات کی پیروی کرتے ہیں اور اگر کوئی ایڈووکیٹ معیار پر پورا نہیں اُترتا تو اُسے تبدیل بھی کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہو تو میں اپنے فاضل دوست سے یہ عرض کروں گا کہ وہ محکمہ کے علم میں لائیں تو محکمہ اُس کو دیکھ لے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ آخری ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں اور یہ ہاؤس بھی جانتا ہے کہ پوری عوام اس مسئلہ کو face کرتی ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارا سول جج پہلے دن جب عدالت کے اندر آتا ہے اور ایک مہینے بعد جو تنخواہ وصول کرتا ہے وہ ایک لاکھ روپیہ سے اوپر ہوتی ہے اور یہ بھی شُنید ہے کہ گورنمنٹ سول ججز کو گاڑیاں دینے پر بھی غور و خوض کر رہی ہے۔ ہماری higher judiciary تو آٹھ آٹھ، نو نو لاکھ روپیہ تنخواہیں لیتے ہیں اور پنشن کے علاوہ بھی اُن کی بہت ساری مراعات ہیں لیکن صورتحال یہ ہے کہ 40/35,40/35 سال سول مقدمات چلتے ہیں اور 15/10,15/10 سال فوجداری مقدمات کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پاتے ہیں تو اُس کے نتیجے میں معاشرے کے اندر ایک unrest پیدا ہوتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بالخصوص فوجداری مقدمات جیسے کسی واردات

میں کسی کا قتل عمد کیا جاتا ہے اور میں خود بھی ایسے کیسوں کو جانتا ہوں کہ جن کا قتل ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنا کیس تھانہ یا عدالت میں درج نہیں کرانا چاہتے، ہم اپنا فیصلہ خود کر لیں گے تو اُس کے نتیجے کے اندر جب انہوں نے بدلہ لیا تو ایک کی بجائے چار نعشیں گرا دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس تمہید کے ساتھ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارا Judicial System بروقت انصاف دینے سے قاصر ہے۔ Justice delayed is justice denied. میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سارے سسٹم کو renovate کرنے کے لئے آیا گورنمنٹ کوئی منصوبہ بندی رکھتی ہے یا ہمارے ملک کے اندر اسی طرح گدھی گیڑا چلتا رہے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! فاضل دوست کے خدشات اپنی جگہ لیکن الحمدللہ پنجاب گورنمنٹ اپنے تمام معاملات کو بہتر طریقے سے سمجھتی ہے۔ قاعدہ و قانون کے مطابق تقرری کی جاتی ہے اور قاعدہ و قانون کے مطابق ہی اُن کو معاوضات دیئے جاتے ہیں اور جہاں مناسب ہو وہاں تبدیلی بھی کر دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ غریب عوام کا اتنا خرچہ ہوتا ہے لیکن مقدمات کے فیصلے بہت delay ہوتے ہیں تو کیا حکومت اس سسٹم میں کوئی تبدیلی لانے کے حوالہ سے کسی منصوبہ بندی پر سوچ رہی ہے کہ عوام کو بروقت انصاف میسر آ سکے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مقدمات کی سماعت میں جو تاخیر ہوتی ہے اُس کی وجہ صرف ہمارے ایڈووکیٹ جنرل یا اسسٹنٹ ایڈووکیٹس نہیں ہے۔ تمام وکلاء برادری کا اپنا اپنا input ہے، ہمارے ایڈووکیٹس انشاء اللہ vigilant ہیں، ہر جگہ درست طور پر کام کر رہے ہیں اور کہیں پر کسی ایسی خامی کی نشاندہی نہیں ہوئی۔ اگر ایسی کوئی بات آئی تو ہم ترمیم بھی کریں گے اور درست اقدامات بھی اُٹھائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر 2693 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3082 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3082: میاں طاہر: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا کوئی ذیلی دفتر ہے تو کہاں ہے؟

(ب) اس دفتر کو سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم حکومت نے فراہم کی؟

(ج) اس دفتر میں کتنے ملازم کام کرتے ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) اس دفتر نے یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنے مقدمہ جات کی پیروی کی ہے؟

(ہ) اس دفتر سے عوام کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا کوئی ذیلی دفتر نہ ہے۔

(ب) چونکہ جز (الف) کا جواب اثبات میں نہ ہے

لہذا جزہائے (ب) تا (ہ) غیر متعلقہ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ضلع فیصل آباد میں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کا کوئی ذیلی دفتر ہے اگر ہے تو کہاں ہے؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی ذیلی دفتر موجود نہ ہے۔ میرا آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کیا ایڈووکیٹ جنرل کا کوئی ملازم فیصل آباد میں کام کر رہا ہے اگر کر رہا ہے تو اس کا گریڈ یا عہدہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ایڈووکیٹ جنرل یا ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل یا اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل وہاں کام کرتے ہیں جہاں ہائیکورٹ کی پرنسپل

سیٹ ہے یا ان کے بنچز ہیں۔ فیصل آباد میں چونکہ ہائیکورٹ کا بنچ نہیں ہے اس لئے وہاں پر ایڈووکیٹ جنرل کا عملہ تعینات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر 2694 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3083 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ قانون کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3083: **میاں طاہر:** کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کو سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سال اور مد وار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) ان دفاتر کے سال 13-2012 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں عوام کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں یا قانونی مشورہ جات دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس کے نام سے کام کر رہا ہے۔اس دفتر ایک ڈسٹرکٹ اٹارنی دو ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی پانچ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی متعین ہیں جو کہ دیوانی مقدمہ جات میں قانونی مشورہ جات دیتے ہیں اور حکومت کی طرف سے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔

(ب) اس دفتر کو سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران جو رقم فراہم کی گئی ہے اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر ڈسٹرکٹ اٹارنی فیصل آباد میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس دفتر کے سال 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل ضمنہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس دفتر میں گورنمنٹ کے سول مقدمہ جات کی پیروی کی جاتی ہے اس وقت گورنمنٹ کے جو سول مقدمات سول کورٹس اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کے پاس زیر سماعت ہیں ان کی تعداد 571 ہے جن کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کے متعلق قانونی مشورہ جات بھی دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہ ادارہ حکومت کی طرف سے مقدمات کی پیروی کرتا ہے اس لئے کسی پرائیویٹ شخص کو کوئی مشورہ دیا جاتا ہے اور نہ ہی یہ محکمہ پبلک ڈیلنگ کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس کے نام سے کام کر رہا ہے۔ ابھی پچھلے سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی آفس موجود نہیں ہے اور اس سوال میں یہ جواب دیا جا رہا ہے کہ محکمہ ہذا کا ایک ہی دفتر ہے۔ اس میں ملازمین کی تعداد چار ہے جو حکومت پنجاب کی جانب سے تعینات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ نے پہلے ایڈووکیٹ جنرل کا پوچھا تھا اور اس سوال میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کے بارے میں پوچھا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ایڈووکیٹ جنرل کے چار ملازمین اسی دفتر میں بیٹھ کر کام کر رہے ہیں میں ان کی نشاندہی پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے سوال میں ایڈووکیٹ جنرل یا ان کے ماتحت عملہ کے متعلق سوال پوچھا گیا تھا اور اس سوال میں ڈسٹرکٹ اٹارنی، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ان کے ماتحت ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں۔ ہم نے درست جواب دیا ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ اٹارنی، دو ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور پانچ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی ہیں جن کے وہاں دفاتر ہیں اور وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ ایڈووکیٹ جنرل یا ان کے عملہ کا وہاں بیٹھنے کا کام ہی نہیں ہے کیونکہ

وہاں ہائیکورٹ کا بنچ نہیں ہے اور کسی مقدمہ کی پیروی نہیں کرنی۔اس کے علاوہ انہوں نے اخراجات کی تفصیل پوچھی تھی تو میرے پاس فہرست ہے جس وقت کہیں گے انشاء اللہ ان کو بتادیں گے کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر میں کتنا خرچ ہوا، کس کس مد میں ہوا اور کب ہوا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کس کے ماتحت کام کرتا ہے اور اس کی ACR کون لکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ اٹارنی لاء ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہمارے لاء سیکرٹری ان کے سارے معاملات deal کرتے ہیں یعنی ان کی transfer and posting کرتے ہیں اور وہی ان کی ACR لکھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ لاء سیکرٹری کے ماتحت ہوتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ان کو جو فنڈز دیئے جاتے ہیں جن کی تفصیل بھی دی گئی ہے کیا ان فنڈز کا کوئی آڈٹ بھی کرایا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کے فنڈز جہاں کہیں بھی خرچ ہوتے ہیں تو اس کو مکمل طور پر چیک کیا جاتا ہے۔ میرے پاس تمام عملہ اور ان کے تمام اخراجات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ حسب ضابطہ گورنمنٹ کے mechanism کے مطابق ان کا بھی آڈٹ ہوتا ہے اور پوری جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جن سرکاری مقدمات میں ان کے دفتر کے ملازمین پیش ہوتے ہیں کیا اس کا ان کو TA/DA بھی دیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ اسی دفتر میں کام کرتے ہیں اور وہاں ان کی تعیناتی ہوتی ہے۔ میرے پاس اخراجات کی مکمل تفصیل ہے جس میں ان کی تنخواہیں، ماتحت عملہ کی تنخواہیں، کرایہ مکان، کنوینس الاؤنس، میڈیکل الاؤنس، انٹرٹینمنٹ الاؤنس، سپیشل الاؤنس، میڈیکل چارجز، سروس ٹکٹ، ٹیلیفون، ٹیلی گراف، بجلی اور TA/DA بھی ہے۔ یہ جب کسی دوسری جگہ جاتے ہیں تو ان کو TA/DA بھی دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2785 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اس لئے ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3110 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے ان کی بھی request آئی ہوئی ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2786 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3002 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت چلنے والے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3002: **باؤ اختر علی:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کوئی ادارے چل رہے ہیں اگر ہاں تو یہ ادارہ جات کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں مذکورہ کونسل کے تحت کوئی بھی ادارہ نہ ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت اس علاقہ میں کوئی ادارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت دس فنی تعلیمی ادارہ جات چل رہے ہیں جن کے نام و پتا جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	نام ادارہ		
1۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمن آباد	2۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ شادمان
3۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گورنر ہاؤس	4۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ نین سکھ
5۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سپیشل ہاؤس	6۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مانگا
7۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کاہنہ نو	8۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ والٹن
9۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گرین ٹاؤن	10۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ٹاؤن شپ

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کوئی ادارہ نہ ہے جس کی وجہ سرکاری عمارت کی عدم دستیابی ہے لیکن پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل شمالی لاہور میں ووکیشنل ٹریننگ کاادارہ کھولنے کاارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤاختر علی: جناب سپیکر! جز(ب) جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ:

"جی ہاں! یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کوئی ادارہ نہ ہے جس کی وجہ سرکاری عمارت کی عدم دستیابی ہے لیکن پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل شمالی لاہور میں ووکیشنل ٹریننگ کا ادارہ کھولنے کاارادہ رکھتی ہے۔"

میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس پر documentary کام ہو رہا ہے یا صرف زبانی جمع خرچ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال relevant ہے۔ ہم نے اس پر تفصیلی رپورٹ طلب کی تھی۔ ان کے لئے اور ایوان کے لئے عرض ہے کہ ہمیں سرکاری عمارات ڈی سی او یا کمشنر کے ذریعے ملتی ہیں تو ہم نے اس علاقہ کے لئے already letter لکھ کر request بھیج دی ہے جیسے ہی ہمیں کوئی سکول کی یا کوئی اور عمارت ملتی ہے تو ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ وہاں پر ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھولیں۔ میرے پاس letter کی کاپی موجود ہے جو ہم نے forward کر دی ہے۔ اس کے علاوہ معزز ممبر صاحب کا یہاں بہت تعلق ہے اور ان کا حلقہ بھی ہے اگر یہ بھی ہمیں اس میں help out کریں تو یقیناً اس میں بہت جلد پیشرفت ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤصاحب!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے کہا ہے تو میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ اگر میں کسی سرکاری جگہ کی نشاندہی کر دوں تو پھر یہ ہاؤس کو یقین دلا سکتے ہیں کہ یہ وہاں پر دو ووکیشنل انسٹیٹیوٹ کھول دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جگہ کی نشاندہی کر دیں گے تو ہم پوری کوشش کریں گے اور ہم جو legal procedure ہے اس کو adopt کر کے اس میں پیشرفت کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3546 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3546: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں واقع ہسپتالوں کو سال 2010 سے آج تک کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ادا کی گئی، تفصیل ہسپتال وار فراہم کریں؟

(ب) اس رقم سے کن کن مریضوں کا فری علاج کیا گیا؟

(ج) اس رقم سے علاج کے لئے مریضوں کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے؟

(د) مذکورہ بالا ہسپتالوں کو فراہم کردہ کتنی رقم کے دوران آڈٹ خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(ہ) جو ملازمین اس خُورد بُرد میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع ساہیوال میں واقع ہسپتالوں کو سال 2010 سے آج تک جتنی رقم تقسیم کی گئی ہے اس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ہسپتال	2010۔11	2011۔12	2012۔13	2013۔14	2014۔15
DHQ ساہیوال	24لاکھ 87ہزار 840روپے	16لاکھ 38ہزار 120روپے	15لاکھ 06ہزار 720روپے	30لاکھ روپے	40لاکھ روپے
گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال	3لاکھ 19ہزار 500روپے	2لاکھ 11ہزار 500روپے	1لاکھ 95ہزار 750روپے	4لاکھ 10ہزار 625روپے	04لاکھ 14ہزار روپے
THQ تحصیل وطنی	2لاکھ 55ہزار 600روپے	1لاکھ 69ہزار 200روپے	0	02لاکھ 98ہزار 80روپے	05لاکھ 96ہزار 160روپے
میزان	30لاکھ 62ہزار 940روپے	20لاکھ 18ہزار 820روپے	17لاکھ 02ہزار 470روپے	37لاکھ 08ہزار 705روپے	50لاکھ 10ہزار 160روپے

(ب) اس رقم سے جن مریضوں کا فری علاج معالجہ کیا گیا ان کی تفصیل ستمہ (الف) تا (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مستحق مریض اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے اپنے استحقاق کا تعین کرانے کے بعد استحقاق فارم ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کو جمع کرواتا ہے جس پر اسے زکوٰۃ فنڈ سے علاج معالجہ کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ بالا ہسپتالوں میں دوران آڈٹ کسی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

(ہ) جواب جز(د) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں واقع ہسپتالوں کو سال 2010 سے آج تک کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ادا کی گئی، تفصیل ہسپتال وار فراہم کریں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 14-2013 میں ڈی ایچ کیو ساہیوال کو 30 لاکھ روپے دیئے گئے اور گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال کو 4 لاکھ 10 ہزار 625 روپے دیئے گئے۔ اسی طرح 15-2014 میں ڈی ایچ کیو ساہیوال کو 40 لاکھ روپے اور گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال کو 4 لاکھ 14 ہزار روپے دیئے گئے۔ الحمد للہ میرا تعلق اور منسٹر صاحب کا تعلق بھی ساہیوال سے ہے تو میرا آپ کے توسط سے جناب منسٹر سے یہ سوال ہے کہ یہ discrimination کیوں ہے کہ ڈی ایچ کیو کو زیادہ پیسے دیئے گئے اور حاجی عبدالقیوم ہسپتال جس میں زیادہ دیہی آبادی آتی ہے اسے وہی پچھلے سال والی رقم دی گئی اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! انہوں نے جو نشاندہی کی ہے اس میں، میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال دیہی آبادی کی طرف ہے اور گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم ہسپتال شہر کے وسط میں ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 40 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں اور اضافہ کیا گیا ہے۔ ساہیوال میں جب میڈیکل کالج بنا تو اسے ڈی ایچ کیو کے ساتھ attach کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ہم نے پورے پنجاب میں 44 ہسپتال ایسے ہیں جن کو بڑا ہسپتال consider کر کے یا صوبائی سطح کے ہسپتال consider کیا ہے اور جن میں خصوصاً میڈیکل کالجوں کے ساتھ منسلک ہسپتال ہیں۔ ان کے فنڈز ہم ایک سپیشل فنڈ سے دیتے ہیں تاکہ ان کو زیادہ سے زیادہ سہولیات مل سکیں۔ اس کے علاوہ وہاں میڈیکل کے students بھی آتے ہیں اور وہاں بستروں کی تعداد کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ

سے یہ 40لاکھ روپے دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں سے لوگ مستفید ہو سکیں۔وہ جگہ علاج معالجہ کے لئے بہترین ہے اس لئے وہاں زیادہ فنڈز کی ضرورت ہے جو دیئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! بہت شکریہ۔منسٹر صاحب کی مہربانی انہوں نے بتایا ہے لیکن مجھے یہ پتا ہے کہ دیہی علاقہ جو کہ عارف والا کی side پر ہے یہ تمام MLC,s عبدالقیوم ہسپتال میں آتے ہیں اور ڈی ایچ کیو میں city کے یا دوسرے علاقے آتے ہیں تو یہ تھوڑی سی تصحیح کر لیں۔ میری اس سے ہٹ کر یہ submission ہے کہ حاجی عبدالقیوم ہسپتال ساہیوال میں بہت اچھا علاج ہو رہا ہے اور اس کی نسبت ڈی ایچ کیو میں حالت بہت خستہ ہے۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ حاجی عبدالقیوم ہسپتال کو بھی اتنا ہی فنڈ دیا جائے کیا یہ ایسا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!ملک صاحب اور آپ بھی ساہیوال کے رہائشی ہیں تو اس کو آپس میں ہی بیٹھ کر طے کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر! میں ضرور چیک کروں گا اور دو تین چیزیں بہت اہم ہیں جو کہ بتانے والی ہیں۔ ہمارے محکمہ زکوٰۃ پر لاگو نہیں کہ ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے ہم فنڈز فراہم کریں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کا سارا بوجھ اٹھاتا ہے اور ان کو پیسے بھی دیتا ہے۔ ہم کچھ نہ کچھ پیسے chip in کرتے ہیں جو کہ ہم نے زکوٰۃ کی مد میں رکھے ہوتے ہیں تاکہ اس کو ہم cater کر سکیں اور وہاں پر لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکے لہذا میں یہ پھر repeat کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو معزز ممبر نے عارف والا کی بات کی ہے تو عارف والا وہاں سے تیس چالیس کلو میٹر دور ہے اور حاجی عبدالقیوم ہسپتال شہر کے سنٹر میں واقع ہے اور سب سے زیادہ یہاں پر ہی شہر کے لوگ مستفید ہوتے ہیں اس کا زیادہ بوجھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اٹھاتا ہے۔ ہم نے ایک پالیسی بنائی ہوئی ہے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتال یہ All over Punjab ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر! میں یہ بتا رہا تھا کہ ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے ہمارا طریق کار الگ ہے جس سے ہم اس کو cater کرتے ہیں چونکہ یہ دونوں ہسپتال میرے ہی شہر

میں اور میرے ہی حلقے میں موجود ہیں اس لئے ان کو جس طریقے سے ہم چلاتے آرہے ہیں اسی طریقے سے آگے بھی لے کر جارہے ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال چونکہ teaching hospital کے ساتھ منسلک ہو گیا ہے جب teaching hospital کے ساتھ کوئی بھی hospital منسلک ہوتا ہے تو اس کے لئے فنڈز جتنے بھی زیادہ دے دیئے جائیں وہ کم ہی ہوتے ہیں اور ڈی ایچ کیو پورے ڈسٹرکٹ کا ہسپتال کہلاتا ہے اور سب سے زیادہ وہ ہی مریضوں کو cater کرتا ہے اس لحاظ سے وہاں پر زیادہ فنڈز دیئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بیس منٹ کے لئے نماز مغرب کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر شام 6 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! آخری ضمنی سوال کا جواب منسٹر صاحب دے رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے سوال کا جواب مکمل دے دیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ ابھی اس کا ایک point رہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں ہے کہ اس رقم سے علاج کے لئے مریضوں کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے تو بتایا گیا ہے کہ مستحق مریض اپنے علاقے کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے اپنے استحقاق کا تعین کرانے کے بعد استحقاق فارم ہسپتال میں جمع کرواتے ہیں۔ اس میں میری ایک گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب اپنے جواب میں بتا رہے تھے کہ عارف والا 30/40 کلو میٹر دور نہیں ہے، وہ کمیر والا جو میرے حلقے کا end ہے اس کے بعد عارف والا شروع ہوتا ہے جو کہ ساہیوال سے 35 کلو میٹر دور ہے اور وہ حاجی عبدالقیوم ہسپتال میں fall کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ جیسے دیہاتوں میں لوگوں کو awareness نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کیسے ملتی ہے تو کیا وزیر صاحب مہربانی کریں گے کہ وہاں پر زکوٰۃ کے out let یا ہسپتال میں لوگوں کو awareness کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یقیناً یہ بڑی اچھی تجویز ہے اور ہم پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اس کی awareness نہیں ہے کہ کیسے زکوٰۃ وہاں سے حاصل کی جا سکتی ہے اور زکوٰۃ کے ذریعے علاج کروایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پورے پنجاب میں جہاں پر بھی ہم ہسپتالوں میں یہ رقم فراہم کر رہے ہیں تو وہاں پر کاؤنٹرز بنا رہے ہیں اور پہلے ہی ایم ایس کے دفتر کے ساتھ ایک سوشل ویلفیئر کا دفتر ہوتا ہے جہاں پر تین نمائندگان ہوتے ہیں جو verification کے بعد علاج کرواتے ہیں لیکن اس کی ایڈورٹائزمنٹ یا وہاں پر proper arrangement نہیں ہے تو میں ensure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ ہر جگہ پر ایسے کاؤنٹرز بنا دیئے جائیں جہاں پر ہسپتالوں میں داخل ہوتے ہی انہیں پتا چلے کہ وہ یہاں سے مستفید ہو سکتے ہیں اور طریق کار کے مطابق انشاء اللہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال کا نمبر 3982 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زکوٰۃ کے عارضی ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3982: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ زکوٰۃ میں عارضی / ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے یہ ملازمین کس کس عہدہ پر اور کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کے مطابق دیگر محکمہ کے ملازمین کو مستقل کر چکی ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ملازمین کو بھی مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم کام نہ کر رہا ہے البتہ عارضی معاہدہ ملازمت پر درج ذیل زکوٰۃ پیڈ سٹاف جس کی تعداد اٹھانوے کام کر رہا ہے جس کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔اس سٹاف کے نام، عہدہ اور عرصہ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عہدہ	تعداد
آڈٹ آفیسر	01
آڈیٹر	02
آڈٹ اسسٹنٹ	01
فیلڈز زکوٰۃ کلرک	48
کل تعداد	52

(ب) جی ہاں!وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کے مطابق کنٹریکٹ پالیسی2004کے تحت محکمہ زکوٰۃ وعشر میں بھرتی کئے گئے ملازمین کو مستقل کیا جا چکا ہے۔

(ج) جی نہیں۔کیونکہ محکمہ زکوٰۃ میں غیر مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کی بھرتی عارضی معاہدہ ملازمت پر کی جاتی ہے۔معاہدہ ملازمت کی شرائط کے مطابق زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی ملازمت مکمل طور پر عارضی، غیر سرکاری، ناقابل پنشن اور کسی بھی وقت ختم کی جا سکتی ہے۔بھرتی کے وقت یہ شرائط شٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں اور متعلقہ اہلکاران شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے۔اس سٹاف کو حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی اور مجوزہ طے شدہ شرائط پر بھرتی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے لہٰذا اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر2010/15) میں مورخہ2012-11-21کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پید سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری Adv-LA-238/2013 T-18607/09/13 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جا چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ جی ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کے مطابق کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت محکمہ زکوٰۃ و عشر میں بھرتی کئے گئے ملازمین کو مستقل کیا جا چکا ہے۔ وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ وہ کون سے ملازم ہیں اور ان لوگوں کا گریڈ کیا تھا جن لوگوں کو آپ نے پالیسی کے تحت مستقل کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سلسلے میں 2004 کی پالیسی کے مطابق ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے 2253 فیلڈ کلرکس کو مستقل کیا گیا اور اس کے علاوہ ایک کمپیوٹر پروگرامر گریڈ 17 کو مستقل کیا گیا ہے، آڈٹ آفیسر گریڈ 17، اسسٹنٹ سیکرٹری، گریڈ 14 کے تین اسسٹنٹ، 18 سٹینو گرافرز، گریڈ 11 کے 6 اکاؤنٹنٹ، 18 جونیئر کلرک گریڈ 7، 26 ڈرائیور، مشین آپریٹر، 26 نائب قاصد، ایک اردلی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! انہیں تفصیل دے دینا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں انہیں تفصیل دے دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب پہلے فیلڈ کلرکوں کو مستقل کیا گیا ہے تو اب کیا امر مانع ہے کہ باقی ماندہ لوگوں کو کیوں مستقل نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جو باقی ماندہ لوگ ہیں وہ کنٹریکٹ پر رکھے جاتے ہیں اور جب اُن کو رکھا جاتا ہے تو اُن کو تنخواہ زکوٰۃ سے دی جاتی ہے اور جن کو مستقل کیا گیا ہے ان کو گورنمنٹ تنخواہ pay کرتی ہے اور جو کنٹریکٹ پر ہوتے ہیں اُن کا کنٹریکٹ ہم sign کرتے ہیں وہ کنٹریکٹ خاص پیریڈ کے لئے لکھا جاتا ہے اُس میں ہم اُن کو پہلے بتا دیتے ہیں کہ آپ کو اتنے عرصہ کے لئے کنٹریکٹ پر رکھا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں متعدد بار یہ سوال بھی اٹھایا گیا اور اس کے لئے پیس رفت بھی کی گئی لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں 21-11-2012 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے از خود نوٹس لیا تھا اور اُس نوٹس کے بعد ان کی جو درخواست تھی یا جو issue تھا اُس کو reject کر دیا گیا ہے۔ اُس کے بعد سپریم کورٹ کے decision کے مطابق ہم اس کو آگے لے کر چل رہے ہیں ابھی تک اس فیصلے کو کسی نے چیلنج نہیں کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کو سپریم کورٹ کی طرف سے reject کیا گیا تھا یا محکمہ کی طرف refer کیا گیا تھا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کو ایک لحاظ سے refer کیا گیا تھا کہ آپ اس پر بہتر فیصلہ کر سکیں کیونکہ میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ جتنے بھی ملازمین ہوتے ہیں یہ full time job نہیں کرتے اور اس لحاظ سے ان کے لئے وہ مراعات نہیں دی جا سکتیں جو دیگر ملازمین کے لئے دی جاتی ہیں اس لحاظ سے اس کو محکمہ اور پنجاب حکومت نے defer کر دیا تھا اور رٹ کو dismiss کر دیا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خود ہی فرمادیا ہے کہ یہ full time job نہیں کرتے تو یہ full time job کی explanation کر دیں کہ full time job سے ان کا کیا مطلب ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! full time کا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے لئے دس کمیٹیوں کے اوپر ایک فیلڈ کلرک کو لگایا جاتا ہے اور وہ اُن کے لئے کام کرتے ہیں اور یہ daily basis پر کام نہیں ہوتا ان کا بہت مختصر سا کام ہوتا ہے جو مہینے کا کام ہوتا ہے وہ چار پانچ روز میں بھی کر سکتے ہیں اگر وہ delay کریں تو delay بھی کر سکتے ہیں اس لئے یہ full time نہیں ہوتا کہ یہ صبح سے لے کر شام تک یا آٹھ گھنٹے جو ڈیوٹی کا ٹائم ہوتا ہے اتنا ٹائم ان سے نہیں لیا جاتا بلکہ وہ ایک مختصر وقت میں یہ اپنا کام کر سکتے ہیں چونکہ یہ کنٹریکٹ sign کر کے آتے ہیں اُس پر واضح ہوتا ہے اس لئے اُن کو خود پتا ہے کہ ہماری job اسی طرح چلے گی اس کے علاوہ نہیں چلے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس پر ابھی میں نے بات مکمل کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آخری ضمنی سوال کریں آپ کا چوتھا ضمنی سوال ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ یہ چونکہ full time job نہیں ہوتی یہ پورا ہفتہ کام نہیں کرتے تو یہ فیلڈ کلرک ہوتے ہیں اس میں دو category ہیں فیلڈ کلرک اکیلا نہیں ہے یہ Audit Officers ہیں Auditors ہیں Audit Assistants ہیں یہ پورے تیس دن آفس میں ہوتے ہیں ہفتہ کے سات دن ہوتے ہیں اور یہ مستقل ملازمین کی طرح پورا کام کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے دوسرا یہ فرمایا ہے کہ چونکہ ان کا کنٹریکٹ ہوتا ہے اور جو پہلے مستقل کئے گئے تھے کیا اُنہیں مستقل کرنے کے وعدہ پر رکھا گیا تھا یا وہ بھی اسی طرح کنٹریکٹ پر تھے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان دونوں کا detail میں جواب دے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اسی طرح ان کا کنٹریکٹ چلتا آرہا ہے اور جس طرح میرے دوست معزز ممبر نے یہ فرمایا ہے کہ اس کو already دو تین دفعہ take up کیا گیا ہے سپریم کورٹ کے level پر بھی take up کیا گیا ہے وفاقی محتسب کے level پر بھی take up کیا گیا ہے اور اس کو پنجاب حکومت کے level پر بھی take up کیا گیا ہے تو جو پالیسی بنتی تھی اُس کے مطابق ہی اس کو چلایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تمام مرتبہ ان چیزوں کو mix کیا جاتا ہے وہ فیلڈ کلرک کو آگے رکھ کر اُس کو بنیاد بنا کر دوسروں کا بھی حق غصب کیا جاتا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ ان کی category کو الگ کریں جو اتنے سالوں سے سارا دن اور پورا مہینہ کام کرتے ہیں اُن کو تو مہربانی کر کے مستقل کریں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کی تجویز کو نوٹ کریں اور اگر ہو سکتا ہے تو اس کو کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں نوٹ کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ کنول نعمان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4195 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں زکوٰۃ فنڈز سے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4195: **محترمہ کنول نعمان:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گنگارام ہسپتال، جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال اور میو ہسپتال لاہور میں زکوٰۃ فنڈز سے کتنی رقم غریب مریضوں کے علاج کے لئے کس فارمولے کے تحت مختص کی جاتی ہے؟

(ب) ہسپتالوں میں زکوٰۃ کی مد سے غریب مریضوں کے علاج کا طریقہ علاج کیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتالوں میں ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے زکوٰۃ سے علیٰحدہ علیٰحدہ رقم مختص کی جاتی ہے؟

(د) مستحق غریب مریضوں کے لئے زکوٰۃ کی ایک مخصوص رقم مختص کی جاتی ہے یا بیماری کے مطابق رقم دی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ان ہسپتالوں کو سال 15۔2014 کے دوران حسب ذیل رقم جاری کی گئی:

	نام	جاری کردہ رقم
1۔	گنگارام ہسپتال	35لاکھ روپے
2۔	جنرل ہسپتال	65لاکھ روپے
3۔	سروسز ہسپتال	60لاکھ روپے
4۔	میو ہسپتال	2کروڑ10لاکھ روپے

ان ہسپتالوں کا شمار صوبائی سطح کے ہسپتالوں میں ہوتا ہے جنہیں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے فنڈز کے اجراء کے لئے کوئی خاص فارمولا وضع نہیں کیا گیا بلکہ مریضوں کی تعداد، بیماری کی نوعیت اور محکمہ کے پاس دستیاب فنڈز کو مدنظر رکھتے ہوئے رقم جاری کی جاتی ہے۔ ہاں البتہ ضلعی اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں کو بستروں کی تعداد کی بنیاد پر فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ب) ہسپتالوں / طبی ادارہ جات میں زیر علاج مستحق مریض اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد، استحقاق فارم ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کو جمع کرواتا ہے جس پر ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی مستحق مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت بہم پہنچاتی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم کا اجراء کسی مخصوص شعبہ یا ڈیپارٹمنٹ کے لئے نہیں کیا جاتا بلکہ متعلقہ ہسپتال کی ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی زکوٰۃ کی جاری کردہ رقم ہسپتال میں دستیاب مختلف شعبہ جات میں داخل مستحق مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ کر سکتی ہے۔

(د) جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! محترمہ مطمئن ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اُن کا مطمئن ہونا اپنی جگہ لیکن میرا تو سوال موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی مطمئن ہو جائیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کے اندر جس طرح بتایا گیا ہے کہ گنگا رام ہسپتال، جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال میں علاج کی مد میں جو رقم مختص کی جاتی ہے اور بارہا دفعہ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ علاج کے لئے specially پیسے مختص کرنا ان کے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے جتنے بھی اس کے اندر جواب آئے ہیں اُس کے اندر انہوں نے دو تین گرانٹس دی ہیں جس میں گزارہ الاؤنس ہے، عید گرانٹ ہے، شادی گرانٹ ہے، اور ایک ٹیکنیکل گرانٹ ہے میری گزارش ہے کہ 35 سال پہلے ضیاء الحق صاحب نے زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی تھیں issue یہ ہے کہ جب آپ گزارہ الاؤنس دیتے ہیں تو وہ پانچ سو روپے فی بندہ دیا جاتا ہے اس کے لئے وہ بنک بھی جاتے ہیں، اکاؤنٹ بھی کھلواتے ہیں اور ایک لمبی پریکٹس ہے لین میں بھی لگتے ہیں اور اُن کو خجل خواری بھی ہوتی ہے اور پھر پانچ سو یا چھ سو روپیہ ملتا ہے۔ یہ پچھلی دفعہ بھی بحث ہوئی تھی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ زکوٰۃ کمیٹیاں براہ راست پانچ چھ سو روپے دینے کی بجائے ان کو علاج کی فری سہولت مہیا کر دی جائے پیسا دینے کی بجائے کہ یہ ہسپتال جائیں اور اپنا علاج کروالیں کیونکہ اگر آپ پورے سوالوں کا جواب پڑھیں تو ہیلتھ کیئر کے لئے جتنے پیسے مختص کئے جاتے ہیں وہ صرف پانچ فیصد ہیں اس میں شادی گرانٹ اور عید گرانٹ بھی ہیلتھ کیئر گرانٹ سے زیادہ ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ جو ہم ساٹھ فیصد پیسے گزارہ الاؤنس میں دیتے ہیں وہ براہ راست کیش دینے کی بجائے ان غریب لوگوں کو علاج کروانے کے لئے دے دیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ انہوں نے چند ایک چیزوں کی نشاندہی کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم مختلف جگہ پر بہت پیسے دیتے ہیں اور ہمارا ایک طریق کار ہے۔ جب ہمارا بجٹ بنتا ہے تو اس میں رکھا ہوا ہوتا ہے کہ آٹھ فیصد اس جگہ میں ہم نے صرف کرنا ہے دو فیصد اس جگہ پر صرف کرنا ہے اور مختلف جگوں پر ہم یہ پیسے دیتے ہیں۔ اگر میں تھوڑی سی ان کو تفصیل بتا دوں تو انہوں نے صرف عید گرانٹ کی بات کی ہے یا گزارہ الاؤنس کی بات کی ہے تو پہلے میں یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ گزارہ الاؤنس جو پانچ سو روپیہ رکھا گیا تھا ابھی recently ہم نے اُس کو پانچ سو

روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کر دیا ہے اور اس سے ہم تقریباً 82 ہزار کے قریب لوگوں کو مستفید کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ بڑی مشکل سے پیسے پہنچتے ہیں تو اس کے لئے بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ایک revolutionary step اُٹھایا ہے کہ ہم نے Telenor کے ساتھ سمجھوتہ کر کے Easy Paisa کے message کے ذریعے نیا سسٹم شروع کر دیا ہے۔ پرانا سسٹم ختم کر دیا ہے کہ پہلے چیک بنا کر دیا جائے، پھر وہ چیک بنک لے جائیں بنک میں اکاؤنٹ کھلوائیں اور اُس کے بعد وہ پیسا حاصل کریں۔ آج بھی اتفاق سے ہماری ایک میٹنگ تھی ہم نے اس کو پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر تین اضلاع سے شروع کیا تھا لیکن الحمدللہ کامیابی کی وجہ سے اٹھارہ اضلاع تک چلا گیا ہے اور ہم باقی اضلاع تک بھی اسی طریقے سے اس کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہیلتھ کا معاملہ ہے میں نے پہلے سوال میں بھی یہ بات کی تھی کہ یہ responsibility زکوٰۃ ڈیپارٹمنٹ کی نہیں ہے کہ وہ ہسپتال کو چلائے یا وہاں پر مریضوں کو سو فیصد مستفید کرے۔ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق پیسے دے لیکن چونکہ ہم نے زکوٰۃ کے پیسوں کو صحیح استعمال کرنا ہے اور غریب لوگوں کے لئے استعمال کرنا ہے تو ہم مختلف ہسپتالوں میں کچھ نہ کچھ رقم chip in کرتے ہیں تاکہ اس رقم سے علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ یہ رقم ہر مریض پر استعمال نہیں کی جا سکتی یہ صرف اس مریض کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے جو خود اپنے آپ کو پیش کرے کہ میں نے زکوٰۃ کے پیسوں سے اپنا علاج کروانا ہے جو اس کو accept کرے گا وہی ان پیسوں سے علاج کروانے کا مستحق ہو گا۔ ہمارا بجٹ اور بہت سی جگہوں پر لگ رہا ہے چونکہ یہاں پر صرف لاہور کے چار ہسپتالوں کا پوچھا گیا تھا اس لئے چار ہسپتالوں کا ہی بتایا گیا ہے جبکہ ہم یہ بجٹ 44 ہسپتالوں کو دے رہے ہیں۔ تقریباً 25 کروڑ روپے کا ہمارا ایک فنڈ ہے اس کے علاوہ 10 کروڑ روپے کا ایک اور فنڈ ہے یہ تقریباً 35 کروڑ روپے کے لگ بھگ پیسا ہے جو ہم مختلف ہسپتالوں کو دیتے ہیں۔ یہ پیسا تقریباً پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں جاتا ہے۔ یہ پیسا رحیم یار خان، بہاولپور، فیصل آباد، سرگودھا اور مختلف شہروں کے ہسپتالوں میں جاتا ہے جہاں لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کام زکوٰۃ ڈیپارٹمنٹ یہ کر رہا ہے کہ ہمارے VTIs ہیں جہاں پر بچوں اور بچیوں کو برابری کی سطح پر داخلہ دیتے ہیں، انہیں ہنر

سکھایا جاتا ہے اور پھر ان کو قیمتی سرمایہ بنا کر معاشرے کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ skilled ہوتے ہیں اس لئے انہیں نوکری بھی مل سکتی ہے، اگر وہ اپنا کاروبار کرنا چاہیں تو ہنر ہونے کی وجہ سے وہ اپنا کاروبار بھی comfortable طریقے سے کر سکتے ہیں اس کے لئے بھی ہم ایک ارب 5 کروڑ دیتے ہیں اور یہ رقم مختلف جگہ پر دی جاتی ہے۔ اسی طرح شادی گرانٹ ہے جس کے لئے پہلے ہم دس ہزار روپیہ دیتے تھے لیکن اب ہم نے بڑھا کر 20 ہزار روپے کر دیا ہے۔ بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم ان پیسوں سے کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4212 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ کے صوابدیدی فنڈز اور تقسیم زکوٰۃ کی تفصیلات

*5413: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیر زکوٰۃ کی صوابدید پر کتنا فنڈ رکھا گیا اور ان کی ڈائریکشن پر کتنے لوگوں کو کتنی کتنی رقم زکوٰۃ فنڈ میں سے ادا کی گئی؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں محکمہ کے پاس کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اکٹھی ہوئی، کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ اضلاع کو آبادی کی بنیاد پر تقسیم کی جاتی ہے، مالی سال 14-2013 میں محکمہ نے ہر ضلع کی کتنی کتنی آبادی طے کی اور کتنی کتنی رقم ہر ضلع کو دی گئی، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں کس کس ضلع میں، کتنی کتنی رقم خرچ نہ کی جا سکی اور کیوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) وزیر زکوٰۃ و عشر کی صوابدید پر کوئی فنڈ نہ تو رکھا گیا اور نہ ہی قانون و قواعد کے تحت وزیر زکوٰۃ و عشر کی ڈائریکشن / ہدایت پر لوگوں کو زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی کی جا سکتی ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 کے دوران محکمہ کو وفاقی حکومت کی جانب سے مبلغ 2۔ارب 16 کروڑ 23 لاکھ 68 ہزار روپے موصول ہوئے جس میں مبلغ 72 کروڑ 23 لاکھ 49 ہزار روپے شامل

کر کے 2۔ارب 88 کروڑ 47 لاکھ 17 ہزار روپے کا بجٹ مرتب کیا گیا۔ یہ درست ہے کہ زکوٰۃ فنڈز اضلاع کو آبادی کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں۔ محکمہ اضلاع کی آبادی کا خود تعین نہیں کرتا بلکہ 1998 کی مردم شماری کی بناء پر آبادی کے لحاظ سے فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ ہر ضلع کو جاری کردہ فنڈز اور آبادی کی شرح کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 14۔2013 میں اضلاع کی جانب سے خرچ نہ ہونے والی رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی بنیادی وجوہات مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تین سالہ مدت کار کی تکمیل، ان کی دوبارہ تشکیل کا عمل اور چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہائے کے استعفیٰ جات وغیرہ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ یہ جو تبدیلیاں محکمے میں ہوئی ہیں اور جو انہوں نے محکمے کے ذریعے بہتری لانے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے پانچ سو روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کر دیا ہے یہ خوش آئند ہے لیکن اس کو مزید بھی بڑھنا چاہئے کیونکہ ایک ہزار روپے سے بھی گزارہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے یہ بھی اچھا کیا کہ شادی گرانٹ کے لئے دس ہزار روپے سے بڑھا کر بیس ہزار روپے کر دیا۔ منسٹر صاحب نے یہ اچھا قدم اٹھایا ہے میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو 14-2013 کی تفصیل دی ہے میں نے اس میں تین چار اضلاع کو نوٹ کیا ہے۔ اٹک میں 4 کروڑ 31 لاکھ روپے میں سے ایک کروڑ 8 لاکھ روپے lapse ہو گیا، بہاولپور میں 20 لاکھ روپے lapse ہو گیا، ملتان میں ایک کروڑ 8 لاکھ روپے lapse ہو گیا اور راولپنڈی کا ایک کروڑ روپے lapse ہو گیا۔ اس میں محکمے نے اپنی reasons تو دی ہوئی ہیں کہ کسی چیئرمین نے استعفیٰ دے دیا یا کمیٹیاں بنانے میں دیر ہوئی۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس طرح کی جو ناکرنیاں ہیں کیا یہ سب کچھ غریبوں کے لئے ہے، مجھے بتایا جائے کہ کیا کبھی سیکرٹری صاحب اور افسران کی تنخواہوں میں بھی delay ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ان سے جواب تو لے لیں۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حوالے سے محکمے کی طرف سے lapse ہے، غریبوں کے حقوق پر ڈاکا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ان کا جواب تو سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے اس کے آئندہ سد باب کے لئے کیا اقدامات سوچے ہیں تاکہ غریبوں کا پیسا اس طرح lapse نہ ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو نشاندہی کی ہے اس کے مطابق ہم نے جواب حاضر کر دیا ہے۔ اس میں یقیناً بہت سا پیسا ایسا تھا جو کہ استعمال ہو سکتا تھا لیکن وہ واپس چلا گیا۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ پیسا اس طرح سے lapse نہیں ہوتا جس طرح گورنمنٹ کے پیسے lapse ہو جاتے ہیں کہ دوبارہ استعمال کے قابل نہیں ہوتے بلکہ یہ پیسے ہمارے پاس ہی آتے ہیں اور ہم دوبارہ ان کو جاری کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ lapse نہیں ہوئے لیکن اس میں یہ ہے کہ یہ پیسے اُس وقت خرچ ہونے چاہئیں جب خرچ ہو رہے ہوں۔ اس میں چند ایک reasons ہیں جو ہم نے یہاں پر بیان بھی کی ہیں۔ یہاں پر جو انک اور دیگر اضلاع کے بارے میں ذکر کیا گیا تو جب یہ کمیٹیاں بنتی ہیں اور ان کو ٹائم پر پیسے نہیں جاتے تو یقیناً اس وقت یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ اب ہم ان تمام معاملات کو computerized کر رہے ہیں جیسے ایزی پیسے کے ذریعے کر رہے ہیں۔ آج ہی ہم نے اس کی ویب سائٹ بھی launch کر دی ہے۔ اس طرح کے steps اٹھائے جا رہے ہیں جن کو ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے۔ یہ computerized ہوں گے جب ایک دفعہ click کریں گے تو سارا کچھ پتا چل جائے گا کہ کہاں پر delay ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ ایسی چیزیں نہ ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب کے اندر جتنے بھی بنک ہیں وہ زکوٰۃ کی کٹوتی کرتے ہیں لیکن یہ رقم بہت تھوڑی ہے جو ان غربا کے لئے آ رہی ہے اور یہ 2۔ارب روپے کے قریب ہے جو پورے پنجاب میں تقسیم ہوتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے بنکوں کے اندر جو زکوٰۃ کٹتی ہے کیا وہ ساری کی ساری محکمہ زکوٰۃ کی disposal پر آتی ہے یا اس میں کوئی کٹوتی لگتی ہے اور یہ کسی دوسری جگہ بھی چلی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس کا طریق کار ایسا ہے کہ یکم رمضان کو صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں تمام بنک اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کاٹتے ہیں اور وہ سٹیٹ بنک کے پاس چلی جاتی ہے۔ سٹیٹ بنک سے پنجاب کا حصہ جو آبادی کے حساب سے بنتا ہے وہ رقم ہمارے پاس آتی ہے، نہ کہ وہ رقم ہمارے پاس آتی ہے جو پنجاب میں کاٹی جاتی ہے۔اس پر ہمارا آپس میں issue چل رہا ہے کہ جتنی رقم صوبہ کاٹے اتنی ہی رقم صوبہ procure کرلے لیکن اس میں ابھی تین جگہ سے resentment آرہی ہے کیونکہ اس میں گلگت بلتستان کو بھی حصہ جاتا ہے، آزاد کشمیر کو بھی حصہ جاتا ہے اور فاٹا کو بھی حصہ جاتا ہے۔جب یہ issue وہاں پر common interest meeting میں آیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو پیسے ہی نہیں کاٹے جاتے تو اس کا مطلب ہے کہ جو ہمیں دو، چار یا سات فیصد ملتا ہے وہ بھی بند ہو جائے گا۔اس لحاظ سے تمام صوبوں نے ابھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ 2015 تک اسی طرح collection کرتے جائیں تاکہ وہ لوگ جو وہاں سے مستفید ہو رہے ہیں وہ اس support سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ ابھی چل رہا ہے جب common interest کی میٹنگ میں فیصلہ ہو جائے گا تو جو صوبہ اپنے پیسے کاٹے گا وہ یقیناً اسی کے پاس ہوں گے اور وہ خود ہی اس کو استعمال کرے گا۔ یہ ابھی ہمیں تھوڑا سا delay کرنا پڑے گا جیسے ہی سارے consensus build ہو جائیں گے اس کے بعد اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں آخری ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں ، چلیں اس کو تو انہوں نے explain کر دیا لیکن پنجاب کے اندر بہت سارے اہل خیر، سرمایہ دار، کاروباری، کارخانہ دار اور زمیندار ایسے ہیں جو بنکوں کے علاوہ زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ زکوٰۃ بنکوں کے علاوہ بھی اس طرح کے اہل خیر سے کوئی زکوٰۃ اکٹھی کر کے غریبوں تک پہنچانے کے لئے کوئی campaign launch کرتا ہے، اگر نہیں کرتا تو کیا ایسی campaign کو ڈیزائن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!جو بات ڈاکٹر صاحب نے کی ہے وہ بڑی صحیح ہے۔ ہم نے پچھلے سال اس پر ورکنگ کی تھی کیونکہ بہت کم لوگوں کو پتا ہے کہ یہ محکمہ کہاں کہاں پیسے استعمال کرتا ہے۔ ہم نے پچھلے ایک سال میں لوگوں کو اس کا knowledge دیا، لوگوں کے ساتھ meetings کی ہیں اور ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر میں خود گیا ہوں۔ ہم وہاں جا کر چیمبر کے لوگوں، ٹریڈرز اور دیگر صاحب

حیثیت لوگوں کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں، ہم نے یہ کام پچھلے سال شروع کر دیا تھا۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے پچھلے سال یکم رمضان سے آٹھ دن فیصلہ کیا اور آٹھ دن کے اندر اندر 14لاکھ روپے کی رقم ہمارے پاس آئی،اس کے لئے ایک علیحدہ account بنا دیا گیا اور website launch کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ جو شخص اس کٹوتی کے علاوہ اس میں پیسے ڈالے گا تو وہ ہمارا ایک account خود چیک کر سکتا ہے،اس بارے میں پوچھ گچھ کر سکتا ہے اور سوال کر سکتا ہے۔اب ہم نے یہ campaign پورے پنجاب میں launch کر دی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو move کر رہے ہیں اس میں سب لوگوں کو شامل ہونے کی request کر رہے ہیں کہ ہم جہاں جہاں پیسا خرچ کر رہے ہیں تو آپ دیکھیں کہ یہ صحیح جگہ استعمال ہو رہا ہے کیونکہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ دینے والے لوگ بہت ہیں لیکن ان کو اعتماد ہونا چاہئے تو ہم نے اس عتماد کی بحالی اور اس کی proper جگہ پر utilization کے لئے already campaign کو launch کر دیا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد اس کا اچھا رزلٹ آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 5562 رانا لیاقت علی صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ: زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2110: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زکوٰۃ کمیٹیاں بنانے کا کیا طریق کار ہے اور زکوٰۃ کے مستحقین کو کس طرح اہل قرار دیا جاتا ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ج) زکوٰۃ کی مد میں رقم کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ سال 13-2012 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم تقسیم کی گئی، ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے، ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق یہ ٹیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات کا انعقاد کر کے سات مرد اور تین خواتین کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں جبکہ قواعد و ضوابط کے تحت کسی بھی مستحق شخص کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کل 1302 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ج) زکوٰۃ کی مختلف مدات میں تقسیم کا طریق کار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 13۔2012 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں مبلغ 12 کروڑ 54 لاکھ 8 ہزار 402 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مد	تقسیم کردہ رقم
1	گزارہ الاؤنس	6 کروڑ 49 لاکھ 43 ہزار 500 روپے
2	نلیتا الاؤنس	70 لاکھ 32 ہزار 564 روپے
3	تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 87 ہزار 416 روپے
4	دینی مدارس	45 لاکھ 77 ہزار 850 روپے
5	ہیلتھ کیئر	34 لاکھ 34 ہزار 104 روپے
6	شادی گرانٹ	45 لاکھ 70 ہزار روپے
7	عید گرانٹ	91 لاکھ 15 ہزار 468 روپے
8	تعلیمی وظائف (فنی)	2 کروڑ 16 لاکھ 47 ہزار 500 روپے
	میزان	12 کروڑ 54 لاکھ 08 ہزار 402 روپے

محکمہ زکوٰۃ و عشر کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4212: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں تمام فیلڈ کلرکس 1983 سے اور آڈٹ سٹاف 1990 سے کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیبنٹ ڈویژن اسلام آباد کے نوٹیفکیشن نمبری 2008۔IIR مورخہ 2008۔08۔29 کے تحت گلگت بلتستان میں محکمہ ہذا کے 25 ایل ڈی سی اور 9 دوسرے افسران و اہلکاران کو مذکورہ نوٹیفکیشن کے مطابق ریگولر کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 21۔نومبر 2012 کو پنجاب کے تمام فیلڈ کلرکس، آڈٹ افسران واہلکاران کے مسئلہ کو حل کرنے کا حکم دے چکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فیلڈ کلرکس اور آڈٹ افسران و اہلکاران کو گلگت بلتستان کی طرح ریگولر کرنے اور مذکورہ کیبنٹ ڈویژن کے نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ وعشر میں فیلڈ کلرکس اور آڈٹ سٹاف عارضی معاہدہ ملازمت پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے معاہدہ جات قطعی عارضی، ناقابل پینشن اور تین سالہ مدت کے لئے شٹام پیپر پر کئے جاتے ہیں جن کی باقاعدہ حاضری اور تسلی بخش کارکردگی کی صورت میں تجدید کی جاتی ہے۔

(ب) کیبنٹ ڈویژن کے جس نوٹیفکیشن کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے وہ صوبہ پنجاب میں زکوٰۃ فنڈ سے بھرتی شدہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف سے متعلق نہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں صرف ڈویژن کی سطح پر جونیئر کلرک کام کر رہے ہیں۔ بادی النظر میں متعلقہ cadre یا اہلکاران کا پنجاب کے زکوٰۃ پیڈ سٹاف سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا اور نہ ہی پنجاب کے علاوہ کسی دیگر صوبے میں زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو ریگولر کیا گیا ہے نیز اس سے یہ بات بھی عیاں نہ ہوتی ہے کہ یہ نوٹیفکیشن زکوٰۃ پیڈ سٹاف کے متعلق ہے یا ایسے ملازمین کے متعلق ہے جن کو حکومتی فنڈ Consolidated / Fund سے تنخواہ دی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے از خود نوٹس (کیس نمبر 15/2010) کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی regularization کا معاملہ زیر سماعت آیا اور سپریم کورٹ نے تمام درخواستوں کو اپنے فیصلہ مورخہ 21.11.12 کے تحت خارج کر دیا تھا۔ مزید برآں صوبائی سطح پر بھی اس معاملہ کے حوالہ سے ضروری کارروائی کی گئی لیکن چونکہ اس سٹاف کو Contract Appointment Policy, 2004 کے تحت بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں تنخواہ صوبائی Consolidated Fund سے دی جاتی ہے اس لئے حکومت پنجاب بھی ان کو ریگولر کرنے کا معاملہ مسترد کر چکی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5562: رانا لیاقت علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کمیٹیوں کو بنانے کا طریق کار کیا ہے نیز ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں زکوٰۃ و عشر کے کتنے ملازم ہیں، ملازموں کی تعداد نیز کتنے مستقبل ملازم ہیں اور کتنے عارضی ملازم ہیں، جو عارضی ہیں کب تک مستقبل ہوں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 852 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی تین یا زیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع کمیٹی کا ممبر شامل ہوتے ہیں پر مشتمل ایک چناؤ ٹیم تشکیل دیتی ہے، ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق یہ ٹیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی حدود میں مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات کا انعقاد کر کے سات مرد اور تین خواتین کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے میں سے کسی ایک شخص کو چیئرمین منتخب کرتے ہیں جبکہ قواعد و ضوابط کے تحت کسی بھی مستحق شخص کے استحقاق کا تعین اس کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں سات مستقل جبکہ 91 عارضی (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) ملازمین ہیں جن کی عہدہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

مزید برآں محکمہ میں غیر مستقل بنیادوں پر کام کرنے والے ملازمین (زکوٰۃ پیڈ سٹاف) کی بھرتی عارضی معاہدہ ملازمت پر کی جاتی ہے۔ معاہدہ ملازمت کی شرائط کے مطابق زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی ملازمت مکمل طور پر عارضی، غیر سرکاری، ناقابل پنشن اور کسی بھی وقت ختم کی جا سکتی ہے۔ بھرتی کے وقت یہ شرائط شٹام پیپر پر تحریر کی جاتی ہیں اور متعلقہ اہلکاران شرائط کو قبول کرتے ہوئے اس معاہدہ ملازمت پر دستخط کرتا ہے۔ اس سٹاف کو نہ ہی حکومت کی منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں حکومتی فنڈ سے تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کی جا چکی ہے کہ یہ سٹاف مکمل طور پر عارضی اور مجوزہ طے شدہ شرائط پر بھرتی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے لہٰذا اس سٹاف کو ریگولر کرنا ممکن نہ ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس معاملہ کا از خود نوٹس (کیس نمبر

15/2010) میں مورخہ 21.11.12 کو فیصلہ کرتے ہوئے زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو ریگولر ملازمین کا درجہ دینے کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں۔ مزید برآں صوبائی محتسب پنجاب نے بھی اپنے فیصلہ مورخہ 31۔اکتوبر 2013 کے تحت زکوٰۃ پیڈ سٹاف کی طرف سے دائر کردہ شکایت نمبری T-18607/09/13 Adv-LA-238/2013 کو اس بنیاد پر داخل دفتر کر دیا کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے ایسی درخواست مسترد کی جا چکی ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کی ہے اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015، آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 اور آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں

"1. The Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015(Bill No.1 of 2015)

2. The Information of Temporary Residents Bill 2015(Bill No.2 of 2015) and
3. The Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015(Bill No.5 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب میاں طاق محمود صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، 06-2005 اور 08-2007 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 04-2003، 06-2005 اور 08-2007 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، 06-2005، 08-2007 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 04-2003، 06-2005 اور 08-2007 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، 06-2005، 08-2007 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 04-2003، 06-2005 اور 08-2007 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، 06-2005، 08-2007 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 04-2003، 06-2005 اور 08-2007 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب میاں نصیر احمد صاحب مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 14/2338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 اور 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر: اب چودھری محمد اقبال صاحب تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر12 بابت سال2013، 32,27,26,25,20,15 بابت سال2014 اور 2,1 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر12 بابت سال2013، 32,27,26,25,20,15 بابت سال2014 اور2,1 بابت سال2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، 32,27,26,25,20,15 بابت سال 2014 اور 2,1 بابت سال 2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ شیخ صاحب! آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! PAC-I کے بارے میں فیصلہ کب ہو گا؟

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا بھی کچھ کر دیتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 43/2015 چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 44/2015 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔

بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 19۔جنوری 2015 کی اشاعت میں ہے کہ بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف، تفتان کے راستے غیر قانونی طریقے سے لائی جانے والی گیس کی سر عام فروخت جاری، گیس میں زہریلے کیمیکلز کے مضر اثرات کینسر سمیت دیگر ملک امراض بڑھنے لگے۔ تفصیل یوں ہے کہ بلوچستان تفتان بارڈر کے راستے سے سمگل ہو کر ملک میں آنے والی ایل پی جی گیس کا لیبارٹری ٹیسٹ کرایا گیا جس کے رزلٹ آنے پر معلوم ہوا کہ سمگل ہونے والی ایل پی جی گیس

درحقیقت گیس نہیں بلکہ زہریلے کیمیکلز ہیں جو کہ مضر صحت ہیں لیکن ان کو ایل پی جی سلنڈروں میں ڈال کر بیچا جارہا ہے۔اس بدبودار کیمیکل میں سب سے زیادہ سلفر کی مقدار استعمال کی جارہی ہے اور اس زہریلے کیمیکل سے سب سے زیادہ کینسر کی بیماری پھیل رہی ہے۔کچھ عناصر چند پیسوں کے عوض اس بدبودار زہریلے کیمیکل کو ایل پی جی کا نام دے کر سمگل کرتے ہیں اور مارکیٹ میں سستے داموں فروخت کر رہے ہیں اور اس زہریلے کیمیکل پر ٹیکس بھی چوری کر رہے ہیں۔اس خبر کے مطابق چند مخصوص عناصر صرف اور صرف اپنی تجوریاں بھرنے کے لئے اس انتہائی مکروہ دھندے میں ملوث ہیں اور غریب عوام کو مختلف مہلک امراض میں مبتلا کرنے کا موجب ہیں۔ایک طرف تو وہ انسانیت کے دشمن ہیں اور دوسری طرف وہ سمگلنگ کے ساتھ ساتھ ٹیکس چوری جیسے جرائم میں بھی ملوث ہیں لیکن افسوس کہ انہیں کوئی پوچھنے والا بھی نہیں جس سے ان کے حوصلے بڑھ چکے ہیں اور وہ کھلے عام اس گھناؤنے کاروبار میں مشغول ہیں۔اس خبر سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 46/2015 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر پہلے گنے کے کاشتکاروں کے مسائل سمیت خوراک پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ بات کرلیں۔

ڈیوٹی فری شاپ لاہور سے ملحقہ رائٹرز گلڈ کی پراپرٹی پر ایم پی اے ہاسٹل بنانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ بہت مختصر الفاظ میں ایک اہم معاملے کی طرف کرانا چاہتا ہوں۔ یہ بالکل اسمبلی کی جو construction ہے اس کا تو ایک لمبا معاملہ ہے لیکن بات یہ ہے کہ سندھ اسمبلی ہمارے بعد شروع ہوئی اور بن گئی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ وہاں پر کتنی اچھی اسمبلی بنی۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا اگر ہم اس پراجیکٹ کو trim کر کے چلا دیتے اور اسے ختم کر دیتے۔ اب ایک اہم مسئلہ جس پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر! اسمبلی کے بالکل ساتھ ایک انتہائی اہم پراپرٹی ہے جو محترم قدرت اللہ شہاب صاحب نے Writer's Guild کو دی تھی۔ وہ پراپرٹی اس وقت بہت بُری حالت میں ہے۔ ادیبوں کے لئے وہ پراپرٹی تھی، آج بیشتر ادیب اس حالت میں ہیں کہ ان پر رحم آتا ہے اور ان کو وہاں سے کوئی مفاد نہیں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں، وہ financially بھی viable project ہے۔ آپ کے تمام ایم پی ایز کی وہاں residence بن سکتی ہیں آپ جتنے چاہیں۔ وہ viable ہے، اس کا ایک حصہ ایک صاحب نے بیچ دیا تھا میں اس کا نام نہیں لوں گا اور بڑا ظلم کیا تھا اور وہاں پر ایک ڈیوٹی فری شاپ بنی۔ حالانکہ وہ ٹرسٹ پراپرٹی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر آج نہیں تو کل کمیٹی میں ایک دو منسٹر صاحبان کو بٹھا کر اس کو خود Chair کریں اور اس میں چیف سیکرٹری صاحب کو بٹھائیں۔ آپ بے شک وہاں ایم پی ایز ہاسٹل اور باقی چیزیں بنا لیں یہ بالکل آپ کی اسمبلی بلڈنگ کے ساتھ ہے اور یہ پراپرٹی اسی طرح کسی دن کوئی لے جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ سوموار والے دن اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں آ جائیں اور میں متعلقہ منسٹر صاحب کو بھی بلا لوں گا اور اس پر بیٹھ کر بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دونوں میں سے پہلے کون بات کرنا چاہے گا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ متعدد مرتبہ ایوان میں یہ رولنگ دے چکے ہیں کہ اگر محکموں کی طرف سے سوالوں کے غلط جوابات آئیں تو ممبران اس پر تحریک استحقاق لے آئیں تاکہ کارروائی ہو سکے۔ میرا ایک سوال جس میں state کے اربوں روپے کا معاملہ تھا، وہ میں نے point out کیا ہے، متعلقہ محکمہ نے اس پراپرٹی کی قیمت آٹھ کروڑ روپے لگائی جبکہ میں نے اسے prove کیا کہ یہ کوئی 5۔ارب روپے کی پراپرٹی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہم نے آپ کے اس سوال کو pending کر دیا تھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ سوال pending نہیں ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی اس سوال پر تحریک استحقاق آج آئی تھی، آپ میرے پاس چیمبر میں تشریف لے آئیں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ ملک ارشد صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ پشاور سانحہ کے بعد میں نے اپنے حلقہ کے سکولوں کا visit کیا۔ جب میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 57 جی۔ ڈی گیا تو وہاں پر میں نے دیکھا کہ بچیوں کے کھیلنے اور اسمبلی کی جو جگہ ہے، اسے محکمہ تعلیم کے ذمہ داران نے ٹھیکے پر چڑھایا ہوا ہے۔ اسی طرح میرے حلقہ میں، چھینا کرم علی گاؤں میں ایک گرلز پرائمری سکول ہے، محکمہ تعلیم کے افسران نے وہاں سرے سے کسی استاد یا استانی کو appoint تک نہیں کیا اور وہ سکول کافی عرصہ سے بند پڑا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آخری بات عرض کروں گا کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا جو وژن ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کا وژن پڑھا لکھا پنجاب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں اس کو take up کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ خود دیکھیں کہ یہ ان کے وژن پڑھا لکھا پنجاب کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I was supposed to move for general discussion on Agriculture and Food including Grievances of Sugarcane Growers. Sir, both the Honourable Ministers are present. They have agreed and so as the Opposition. We would request you that because of the constraint of the time and attendance we would like to have more members to be present because both the subjects of Agriculture and Food are very important. So we request you to fix another day for the discussion.

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے بلکہ اپوزیشن کی request پر ہی آج کا دن ہم نے مختص کیا تھا لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ آج ان کی جو حاضری ہے، بہر حال اب ان کی طرف سے یہ request آ گئی ہے، میرے خیال میں اس کو ہم سوموار تک pending کر دیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو کوئی request نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 2۔مارچ2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst people due to not starting projects of Health Insurance and improvement of health facilities in the province by Health Department 870
-Disclosure of recruitments against policy in Provincial Buildings Division Sargodha 516
BILLS *(Discussed upon)***-**
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 639
-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015 542

questions REGARDING-
-Details about age limit for admission in 9th & 10th classes *(Question No. 256)* 717
-Details about crimes during 2012-13 in Sargodha *(Question No. 42)* 620
-Details about Police Line Sargodha *(Question No. 55)* 621
-Fixing time for deposit of traffic challans till 5:00 PM and other details *(Question No. 3075*)* 592
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON- 552
640
-19TH FEBRUARY, 2015
-20th February, 2015 875

Resolution REGARDING-
-Demand for stoppage of increase in fee of private schools in the name of security charges
ABDUL ALEEM, SYED

point of order REGARDING- 722
-DEMAND FOR BRINGING THE SALARY OF MEMBERS OF PUNJAB ASSEMBLY EQUAL TO THE SALARY OF MEMBERS OF OTHER ASSEMBLIES
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst applicants due to vacant posts in office of

PAGE NO.

Anti Corruption Gujranwala Region 734
-Anxiety amongst local people due to not starting Government Technical Institute Noshehra Kakey Zaee despite of completion of building 636, 867
-Anxiety amongst people due to not starting projects of Health Insurance and improvement of health facilities in the province by Health Department 870
-Compulsion of lady teachers to receive less salary than fixed for labourers 871
-Continuous increase in number of deaths due to drinking on the eve of new year night in Lahore 738
-Continuously increase in deaths due to openly drinking on the eve of new year night in Lahore 518
-Demand for registration of case and taking action against responsibles for death of girl fallen from third floor of Zinwa Mall, Hussain Chowk Gulberg Lahore 736
-Demand for regularization of teachers recruited at contract basis 519
-Deprivation of students from basic educational facilities due to carelessness of Education Department 520
-Discovery of poisonous chemicals in smuggled LPG 924
-Dilapidation of machinery in government hospitals of Lahore 634
-Disclosure of recruitments against policy in Provincial Buildings Division Sargodha 516
-Non–availability of facilities in government hospitals of Lahore according to number of patients 632
-Over charging by transporters at Bund Road Lahore despite of decrease in fares by Government 515
-Sale of meat of dead donkeys in Pattoki and Mandi Usmanwala district Kasur 868

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-19th February, 2015 443
-20th February, 2015 555
-23rd February, 2015 669
-24th February, 2015 795
-27th February, 2015 885

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-

-Details about Anti Corruption Department in district D.G Khan *(Question No. 118)* 499
-Number of posts of Border Military Police in Dera Ghazi Khan and Rajanpur and other details *(Question No. 116)* 622

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

Call attention Notice REGARDING

PAGE NO.

-Gang rape of orphan girl student of 10th class who lost her mental balance in Ahmedpur Sharqia 511

questions REGARDING- 850

-Details about sewerage system from Scheme Morr to Sodiwal Lahore *(Question No. 135)* 841

-Details about worst condition of parks of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1997*)* 605

-Number of employees in Police stations of PP-229 district Pakpattan and other details *(Question No. 1445*)* 607

-Number of Police stations and check posts and registration of cases in district Pakpattan *(Question No. 1446*)*

AHMED SAEED, QAZI

BILL *(Discussed upon)***-**

-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 643

question REGARDING-

-Details about problems of Government Girls Primary School Sameer district Rajanpur *(Question No. 2079*)* 711

AKHTAR ALI, BAO

QUESTION regarding-

-Number of institutions running by Punjab Vocational Training Council in district Lahore *(Question No. 3002*)* 898

ALI ASGHAR MANDA, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about collection of books in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 488

-Details about employees of Anti Corruption Department Lahore *(Question No. 3165*)* 479

-Details about officers illegally occupying over government residences in Lahore *(Question No. 363*)* 460

-Details about steps taken for vacation of government residences from illegal occupant government servants *(Question No. 3334*)* 481

-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 476

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

question REGARDING-

-Number of vehicles in the use of Police Department Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 56)* 621

ALI RAZA SHAH, MAKHDOOM SYED

-Leave of absence 858

PAGE NO.

ALIA AFTAB, DR.

Resolution REGARDING-

-Declaring the special blood test for six month pregnant women as mandatory 877

ALLAUDDIN, SHEIKH

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Continuously increase in deaths due to openly drinking on the eve of new year night in Lahore 518

points of order REGARDING- 926

-DEMAND FOR CONSTRUCTION OF MPAS HOSTEL AT THE LAND OF WRITERS GUILD LAHORE 626

-Demand for issuance of Assembly Question List one day earlier as per tradition of the Assembly 833

questions REGARDING- 832

-Approval of water supply and sewerage projects for PP-181 Kasur *(Question No. 684*)* 615

-Break down of tube wells in Shahdara and other details *(Question No. 1350*)* 487

-Details about cases of car theft and recovery during 2012-13 in Lahore *(Question No. 2911*)* 705

-Details about collection of books in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 706

-Details about provision of furniture etc. to schools of PP-181 Kasur *(Question No. 1452*)* 709

-Details about regularization of teachers working on contract basis in district Kasur *(Question No. 1453*)* 840

-Details about shortage of teachers in schools of district Kasur *(Question No. 1455*)* 707

-Number of water filtration plants installed in Lahore and other details *(Question No. 1964*)* 832

-Ratio of result of schools in district Kasur and other details *(Question No. 1454*)*

-Repair of sewerage system in New Hamza Town, Ratta Bajwa Gujranwala *(Question No. 1757*)*

AMJAD ALI JAVAID, MR.

questions REGARDING- 471

PAGE NO.

-Details about loans issued to Cooperative Societies in district Toba Tek Singh *(Question No. 4895*)* 465
-Details about performance of Cooperatives Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4894*)* 826
-Details about water supply scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 2193*)* 904
-Details about temporary employees of Zakat Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3982*)*

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-

-Details about complaints received in Anti Corruption Office Gujranwala *(Question No. 451)* 507
-Details about employees of Zakat & Ushr Department *(Question No. 4212*)* 917
-Details about machinery with WASA Gujranwala *(Question No. 1881*)* 800
-Details about offices of Anti Corruption Department in Gujranwala Division *(Question No. 452)* 508
-Number of tube wells installed in Gujranwala city and other details *(Question No. 2143*)* 813
-Sanction of projects of Schools Education in Gujranwala and other details *(Question No. 2035*)* 710

AWAIS QASIM KHAN, MR.

question REGARDING-

-Details about upgradation of schools in district Narowal *(Question No. 2791*)* 712

AYESHA JAVED, MRS.

point of order REGARDING- 630
-Demand for increase in salary of MPAs as provided in the Privileges Act

questions REGARDING- 559
-Details about action taken against illegal cafe's and night clubs in posh areas of Lahore *(Question No. 353*)* 459
-Details about officers illegally occupying over government residences in Lahore *(Question No. 363*)* 561
-Details about shisha smoking in clubs and restaurants of Lahore *(Question No. 355*)* 562
-Incidents of throwing acid on women in Lahore and other details *(Question No. 356*)*

AZAD ALI TABASSUM, MR.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about starting Rescue 1122 service at tehsil level *(Question No. 262)* 623

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

question REGARDING-

-Details about steps taken for vacation of government residences from illegal occupant government servants *(Question No. 3334*)* 480

B

BILLS *(Considered and passed by the House)*-

-The NUR International University Lahore Bill, 2015 766-791
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015 521-531
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 637, 739-766
-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015 532-550

C

Call attention Notices REGARDING 729

-Details about murder of a citizen during robbery in Kasur 728
-Details about suicide blast at the gate of Police Line Lahore
-Gang rape of orphan girl student of 10th class who lost her mental balance in Ahmedpur Sharqia 511

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

Condolence-

-One minute silence on the sad demise of Ex. Chief Justice Supreme Court of Pakistan Rana Bhagwan Das 726
-On martyrdom of citizens in incident of Police Line Lahore and Rawalpindi 449

COOPERATIVES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about Cooperative Housing Socities in Faisalabad *(Question No. 378)* 501
-Details about embezzlements in Cooperative banks in district Lahore *(Question No. 1420*)* 464
-Details about loans issued to Cooperative Societies in district Toba Tek Singh *(Question No. 4895*)* 471
-Details about offices of Cooperatives Department in district Bahawalnagar *(Question No. 362)* 499

PAGE NO.

-Details about performance of Cooperatives Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4894*)* 465
-Details about Provincial Cooperative Bank Faisalabad *(Question No. 379)* 504
-Details about Wyeth Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 3870*)* 452
-Establishment of Olympians Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 2476*)* 495
-Provision of loans to farmers by Cooperative Banks in district Multan and other details *(Question No. 1346*)* 494

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
BILLS *(Discussed upon)*-
-THE NUR INTERNATIONAL UNIVERSITY LAHORE BILL, 2015 768,768,776 660, 747,749,757
-THE PUNJAB CURRICULUM AND TEXT BOOK BOARD BILL, 2015 448

point of order REGARDING- 679
-Demand for implementation upon privileges of MPAs provided in the Provincial Assembly of the Punjab Privileges Act, 1972 503 608

questions REGARDING- 682
-Details about missing facilities in girls schools of PP-58 Faisalabad *(Question No. 1834*)*
-Details about package for EST teachers *(Question No. 365)* 767
-Details about Police encounters in district Faisalabad *(Question No. 1918*)*
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1835*)*
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 23rd February, 2015
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Accounts of Government of the Punjab for the years 2004-05, 2005-06 and 2007-08 and reports of Auditor General of Pakistan thereupon 921
-Privilege Motions No. 12 of 2012,15,20,25,26,27 and 32 of 2014 and No.1 & 2 of 2015 923
-Report regarding Question No. 2338 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 922

PAGE NO.

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-
-Details about incidents of theft and robbery in district Sargodha *(Question No. 3223*)* 595

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

Call attention Notice REGARDING 728
-Details about suicide blast at the gate of Police Line Lahore

questions REGARDING- 834
-Construction of road in Chowk of New Shadbagh Lahore *(Question No. 1134*)* 478
-Details about employees of Anti Corruption Department Lahore *(Question No. 3165*)* 675
-Details about Government Girls High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1821*)* 505
-Details about grant of Benevolent Fund in district Khanewal *(Question No. 381)* 600
-Details about illegal recruitments in Police Training School Chung, Lahore *(Question No. 1478*)* 834
-Details about reconstruction of Cooper Road Lahore *(Question No. 1237*)* 575
-Details about termination from service of 279 Traffic Wardons *(Question No. 2642*)* 452
-Details about Wyeth Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 3870*)* 610
-Number of Police employees posted in Police Station Hanjarwal and Check Post Maraghzar Lahore and other details *(Question No. 2144*)* 685
-Provision of funds to Comprehensive Girls High School Wahdat Road Lahore and utilization of the funds *(Question No. 2304*)* 476
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

Privilege motion REGARDING- 731

-INSULTING BEHAVIOUR OF ADDITIONAL I.G WITH MPA 601

PAGE NO.

603
questions REGARDING-
-Details about SHOs posted in Police stations of district Sheikhupura *(Question No. 488*)*
-Number of centres of civil defence in Sheikhupura and other details *(Question No. 1197*)*

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.
-Leave of absence 863

questionS REGARDING-
-Number of water supply schemes of Bahawalpur and other details *(Question No. 2024*)* 806
-Sanction of water supply and sewerage projects for PP-271 Bahawalpur *(Question No. 2023*)* 804

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
-Leave of absence 857,871,872
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Discovery of poisonous chemicals in smuggled LPG 924

questionS REGARDING- 838
-Condition of parks in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1896*)*
-Details about expenditures incurred upon tubewells installed in Lahore *(Question No. 1659*)* 837
-Details about posting of male employees in female educational institutions/offices *(Question No. 318)* 721 617
-Details about prohibition of tyre burning *(Question No. 3041*)*
-Details about the same uniform in all schools of the province *(Question No. 1951*)* 710

PAGE NO.

Home Department-

questions REGARDING- 609

-Details about action taken against constable selling motorcycles discovered from thieves in Lahore *(Question No. 2059*)* 559

-Details about action taken against illegal cafe's and night clubs in posh areas of Lahore *(Question No. 353*)* 615

-Details about cases of car theft and recovery during 2012-13 in Lahore *(Question No. 2911*)* 598 602

-Details about cases of robbery in district Lahore *(Question No. 171*)* 620

-Details about construction of new check posts *(Question No. 701*)*

-Details about crimes during 2012-13 in Sargodha *(Question No. 42)* 612

-Details about death of nineteen persons due to drinking poisonous wine in Faisalabad *(Question No. 2160*)* 565

-Details about Head Constables deprived of promotion *(Question No. 2239*)* 600

-Details about illegal recruitments in Police Training School Chung, Lahore *(Question No. 1478*)* 618

-Details about incidents of robbery in Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 28)* 595

-Details about incidents of theft and robbery in district Sargodha *(Question No. 3223*)* 619

-Details about Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 30)* 580

-Details about non-payment of three months salary to employees of Rescue 1122 in district Rajanpur *(Question No. 2730*)* 605

-Details about offices of Child Protection Bureau Lahore its budget and expenditures *(Question No. 1422*)* 608

-Details about Police encounters in district Faisalabad *(Question No. 1918*)* 621 623

-Details about Police Line Sargodha *(Question No. 55)* 617

-Details about Police stations of the province *(Question No. 280)*

-Details about prohibition of tyre burning *(Question No. 3041*)* 599

-Details about reinstatement of Police Check Post Bhangoo, Toba Tek Singh *(Question No. 1113*)* 561

-Details about shisha smoking in clubs and restaurants of Lahore *(Question No. 355*)* 601

-Details about SHOs posted in Police stations of district Sheikhupura *(Question No. 488*)* 623

-Details about starting Rescue 1122 service at tehsil level *(Question No. 262)* 575

-Details about termination from service of 279 Traffic Wardons *(Question No. 2642*)* 592

-Fixing time for deposit of traffic challans till 5:00 PM and other 567

PAGE NO.

details *(Question No. 3075*)* 562
-Incidents of kidnap against ransom and other details *(Question No. 2438*)*
-Incidents of throwing acid on women in Lahore and other details *(Question No. 356*)* 611
-Number of cases against "Qabza Groups" registered in Faisalabad and other details *(Question No. 2145*)* 577
-Number of cases registered in Police Station Dinga district Gujrat *(Question No. 2721*)* 607
-Number of cases registered regarding sale of Hashish and other details *(Question No. 1696*)* 614
-Number of centres of Child Protection Bureau and other details *(Question No. 2278*)* 603
-Number of centres of civil defence in Sheikhupura and other details *(Question No. 1197*)* 582
-Number of employees in Police Check Post Riwaz Garden Lahore and other details *(Question No. 2899*)* 588
-Number of employees in Police Station Satrah district Sialkot and other details *(Question No. 3018*)* 605
-Number of employees in Police stations of PP-229 district Pakpattan and other details *(Question No. 1445*)* 610
-Number of Police employees posted in Police Station Hanjarwal and Check Post Maraghzar Lahore and other details *(Question No. 2144*)* 607
-Number of Police stations and check posts and registration of cases in district Pakpattan *(Question No. 1446*)* 622
-Number of posts of Border Military Police in Dera Ghazi Khan and Rajanpur and other details *(Question No. 116)* 621
-Number of vehicles in the use of Police Department Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 56)*

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Approval of private housing schemes and other details *(Question No. 2170*)* 817
-Approval of water supply and sewerage projects for PP-181 Kasur *(Question No. 684*)* 833
-Break down of tube wells in Shahdara and other details *(Question No. 1350*)* 832 838
-Condition of parks in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1896*)*
-Construction of road in Chowk of New Shadbagh Lahore *(Question No. 1134*)* 834
-Details about action taken against government departments defaulters of WASA *(Question No. 2061*)* 811 842

PAGE NO.

-Details about blockage of sewerage system of Syedwala village district Nankana Sahib *(Question No. 2000*)* 847
-Details about construction and repair of roads of Samanabad, Lahore *(Question No. 9)* 855
-Details about construction of Sattokatla Drain in Lahore *(Question No. 229)* 837
-Details about expenditures incurred upon tubewells installed in Lahore *(Question No. 1659*)* 848
-Details about installation of water filtration plant in tehsil Daska, Sialkot *(Question No.40)* 844
-Details about Low Income Housing Scheme in PP-284 district Bahawalnagar *(Question No. 2005*)* 800 851
-Details about machinery with WASA Gujranwala *(Question No. 1881*)* 815
-Details about out falls of sewerage of district Lahore *(Question No. 217)*
-Details about plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 2161*)* 850
-Details about plot allocated for cinema in Karim Block, Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 91)* 834
-Details about reconstruction of Cooper Road Lahore *(Question No. 1237*)* 847
-Details about sewerage lines in UC-88 Multan road Lahore *(Question No. 23)* 850
-Details about sewerage system from Scheme Morr to Sodiwal Lahore *(Question No. 135)* 840
-Details about water supply and sewerage in UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1963*)* 845
-Details about water supply and sewerage system in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 2006*)* 849
-Details about water supply lines of UC-88 Samanabad Town Lahore *(Question No. 77)* 853 826
-Details about water supply schemes in Lahore *(Question No. 218)*
-Details about water supply scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 2193*)* 841
-Details about worst condition of parks of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1997*)* 835
-Matter about laying water supply and sewerage pipes in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1546*)* 846
-Number of employees of PHA Faisalabad and other details *(Question No. 2162*)* 813
-Number of tube wells installed in Gujranwala city and other details *(Question No. 2143*)* 840
-Number of water filtration plants installed in Lahore and other details *(Question No. 1964*)* 806
-Number of water supply schemes of Bahawalpur and other details *(Question No. 2024*)* 832
-Repair of sewerage system in New Hamza Town, Ratta Bajwa Gujranwala *(Question No. 1757*)* 804

PAGE NO.

-Sanction of water supply and sewerage projects for PP-271 Bahawalpur *(Question No. 2023*)*

I

IFTIKHAR HASSAN GILLANI, MAKHDOOM, SYED
-Leave of absence 871
IRFAN DAULTANA, MIAN

question REGARDING-
-Details about government primary schools in PP-234 Vehari *(Question No. 236)* 714

J

JAMIL HASSAN KHAN, MR.

questions REGARDING-
-Details about blockage of sewerage system of Syedwala village district Nankana Sahib *(Question No. 2000*)* 842
-Details about schools without boundary wall in PP-174 Nankana Sahib *(Question No. 2001*)* 706
JAVED AKHTAR, MR.

question REGARDING-
-Provision of loans to farmers by Cooperative Banks in district Multan and other details *(Question No. 1346*)* 494
JOYCE RUFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for Schools Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about action taken against teacher of Government High School Barnali *(Question No. 2818*)* 702
-Details about canal water of Government Boys High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1823*)* 678
-Details about Government Girls High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1821*)* 676
-Details about land allotted to Johar Public School in Johar Town (G-I) Lahore *(Question No. 2416*)* 691
-Details about missing facilities in girls schools of PP-58 Faisalabad *(Question No. 1834*)* 679
-Details about missing facilities in schools of PP-130 Daska, Sialkot *(Question No. 2713*)* 694
-Details about number of students and teachers in schools of 697

PAGE NO.

Toba Tek Singh *(Question No. 2799*)*
-Details about provision of missing facilities in schools of PP-143,144 & 145 Lahore *(Question No. 2302*)* 684
-Matter about establishment of girls high school in UC Ahmedabad district Jhelum *(Question No. 655*)* 674
-Matter about vacation of land of Government High School Babakwal Sheikhupura *(Question No. 2583*)* 692
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1835*)* 682
-Provision of funds to Comprehensive Girls High School Wahdat Road Lahore and utilization of the funds *(Question No. 2304*)* 686
-Utilization of residences of Government Girls/Boys Pilot High Schools Lahore as offices and other details *(Question No. 2414*)* 688

K

KANEEZ AKHTAR, MRS.
-Leave of absence 856
KANJI RAM, MR.

Condolence-
-One minute silence on the sad demise of Ex. Chief Justice Supreme Court of Pakistan Rana Bhagwan Das 726
KANWAL NAUMAN, MRS.

question REGARDING-
-Details about treatment of patients by Zakat Funds in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 4195*)* 908
KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Deprivation of students from basic educational facilities due to carelessness of Education Department 520
-Dilapidation of machinery in government hospitals of Lahore 634
-Non–availability of facilities in government hospitals of Lahore according to number of patients 632
-Over charging by transporters at Bund Road Lahore despite of decrease in fares by Government 515
BILLS *(Discussed upon)*-
-The NUR International University Lahore Bill, 2015 780,784
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015 522
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 637, 652,756

Call attention Notice REGARDING 729
-Details about murder of a citizen during robbery in Kasur

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 23rd February, 2015 740

KHOLA AMJAD, BEGUM
-Leave of absence 857

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN
BILL *(Discussed upon)***-**
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 664

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 20th February, 2015 665

KIRAN IMRAN, MRS.

Resolution REGARDING-
-Demand for posting of lady Labour Inspectors in all Industrial Zones of the province 881

L

LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Number of employees in the office of Advocate General in district Faisalabad and other details *(Question No. 3082*)* 894
-Number of Judges and vacant posts in Lahore High Court and other details *(Question No. 2464*)* 890
-Number of offices of Law Department in Faisalabad and other details *(Question No. 3083*)* 895

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Ali Raza Shah, Makhdoom Syed 858
-Fozia Ayub Qureshi, Mrs. 863
-Hina Pervaiz Butt, Miss. 857,871,872
-Iftikhar Hassan Gillani, Makhdoom, Syed 871
-Kaneez Akhtar, Mrs. 856
-Khola Amjad, Begum 857
-Manan Khan, Mr. 860
-Muhammad Ali Khokhar, Malik 859
-Muhammad Naeem Anwar, Mr. 859
-Muhammad Umar Jaffar, Mr. 861
-Muhammad Zahoor Anwar, Malik 856
-Najma Afzal Khan, Dr. 856,861,862
-Nasim Lodhi, Mrs**.** 859
-Shunila Ruth, Ms. 860
861

PAGE NO.

-Tariq Mehmood, Mian 862
-Waseem Akhtar, Dr Syed 863
-Zeb-un-Nisa Awan, Mrs.

LIAQAT ALI, RANA

question REGARDING-
-Details about Zakat & Ushr Committees in district Sialkot *(Question No. 5562*)* 919

LUBNA FAISAL, MRS.

question REGARDING-
-Number of employees in Police Check Post Riwaz Garden Lahore and other details *(Question No. 2899*)* 582

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-
-Details about uniformity of syllabus in schools of the province *(Question No. 1459*)* 709
-Matter about laying water supply and sewerage pipes in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1546*)* 835

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-
-Details about staff of Anti Corruption Department in Faisalabad *(Question No. 305)* 501

MANAN KHAN, MR.
-Leave of absence 860

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about age limit for admission in 9th & 10th classes *(Question No. 256)* 717
-Details about allocation of funds for repair and construction of government schools in district Sahiwal *(Question No. 267)* 719
-Details about Government Girls High School Walton Road Lahore *(Question No. 228)* 714
-Details about government primary schools in PP-234 Vehari *(Question No. 236)* 715
717

PAGE NO.

-Details about government schools in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 243)* 722
-Details about posting of male employees in female educational institutions/offices *(Question No. 318)* 711
-Details about problems of Government Girls Primary School Sameer district Rajanpur *(Question No. 2079*)* 705
-Details about provision of furniture etc. to schools of PP-181 Kasur *(Question No. 1452*)* 706
-Details about regularization of teachers working on contract basis in district Kasur *(Question No. 1453*)* 706
-Details about schools without boundary wall in PP-174 Nankana Sahib *(Question No. 2001*)* 709
-Details about shortage of teachers in schools of district Kasur *(Question No. 1455*)* 715
-Details about students and teachers in government schools of district Lahore *(Question No. 241)* 710
-Details about the same uniform in all schools of the province *(Question No. 1951*)* 710
-Details about uniformity of syllabus in schools of the province *(Question No. 1459*)* 720
-Details about upgradation of middle schools of PP-222 district Sahiwal *(Question No. 268)* 712
-Details about upgradation of schools in district Narowal *(Question No. 2791*)* 713
-Details about 1246 vacant posts in girls schools of Lahore *(Question No. 202)* 720
-Posting of Chowkidars in schools of Chiniot *(Question No. 317)* 707
-Ratio of result of schools in district Kasur and other details *(Question No. 1454*)* 711
-Sanction of projects of Schools Education in Gujranwala and other details *(Question No. 2035*)* 711

MINISTER FOR COOPERATIVES
-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)

MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE

PAGE NO.

OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Nadeem Kamran, Malik
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK
-Leave of absence 859
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
QUESTION regarding-
-Approval of private housing schemes and other details *(Question No. 2170*)* 817
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
question REGARDING-
-Details about incidents of robbery in Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 28)* 618
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
questions REGARDING-
-Details about allocation of funds for repair and construction of government schools in district Sahiwal *(Question No. 267)* 719
-Details about funds granted to hospitals out of Zakat Fund in district Sahiwal *(Question No. 3546*)* 900
-Details about upgradation of middle schools of PP-222 district Sahiwal *(Question No. 268)* 719
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.
questions REGARDING-
-Details about installation of water filtration plant in tehsil Daska, Sialkot *(Question No.40)* 848
-Details about missing facilities in schools of PP-130 Daska, Sialkot *(Question No. 2713*)* 693
-Number of employees in Police Station Satrah district Sialkot and other details *(Question No. 3018*)* 588
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
question REGARDING-
-Details about construction and repair of roads of Samanabad, Lahore *(Question No. 9)* 847
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)
questions REGARDING- 696

PAGE NO.

-Details about number of students and teachers in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 2799*)* 599
-Details about reinstatement of Police Check Post Bhangoo, Toba Tek Singh *(Question No. 1113*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

question REGARDING- 720
-Posting of Chowkidars in schools of Chiniot *(Question No. 317)*

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No. 12 of 2012,15,20,25,26,27 and 32 of 2014 and No.1 & 2 of 2015 923

MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK *(Minister for Cooperatives)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about Cooperative Housing Socities in Faisalabad *(Question No. 378)* 502
-Details about embezzlements in Cooperative banks in district Lahore *(Question No. 1420*)* 464
-Details about loans issued to Cooperative Societies in district Toba Tek Singh *(Question No. 4895*)* 471
-Details about offices of Cooperatives Department in district Bahawalnagar *(Question No. 362)* 500
-Details about performance of Cooperatives Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4894*)* 465

-Details about Provincial Cooperative Bank Faisalabad *(Question No. 379)* 505
-Details about Wyeth Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 3870*)* 453
-Establishment of Olympians Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 2476*)* 495
-Provision of loans to farmers by Cooperative Banks in district Multan and other details *(Question No. 1346*)* 494

MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 921
-The Information of Temporary Residents Bill 2015 (Bill No. 2 of 2015) 724
-The Punjab Arms (Amendment) Bill 2015 (Bill No.3 of 2015) 725
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.7 of 2015) 725
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015 (Bill No.6 of 2015) 725
-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment)

PAGE NO.

Bill 2015 (Bill No.4 of 2015)
-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill, 2015 (Bill No.1 of 2015) 920
-The Punjab Sound System (Regulation) Bill 2015 (Bill No.5 of 2015) 921

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
-Leave of absence 859

questions REGARDING-
-Details about Low Income Housing Scheme in PP-284 districtBahawalnagar *(Question No. 2005*)* 844
-Details about offices of Cooperatives Department in district Bahawalnagar *(Question No. 362)* 499
-Details about water supply and sewerage system in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 2006*)* 845

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about Anti Corruption Department in district D.G Khan *(Question No. 118)* 499
-Details about complaints received in Anti Corruption Office Gujranwala *(Question No. 451)* 507
-Details about government residences in Lahore *(Question No. 449)* 507
-Details about grant of Benevolent Fund in district Khanewal *(Question No. 381)* 506
-Details about offices of Anti Corruption Department in Gujranwala Division *(Question No. 452)* 508
-Details about package for EST teachers *(Question No. 365)* 504
-Details about posting of Senior Technical Officers in Technical Departments *(Question No. 2216*)* 498
-Details about staff of Anti Corruption Department in Faisalabad *(Question No. 305)* 501

MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.

question REGARDING-
-Details about Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 30)* 619

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.
-Leave of absence 861

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)***-
-On martyrdom of citizens in incident of Police Line Lahore and Rawalpindi 449

MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Details about sewerage lines in UC-88 Multan road Lahore *(Question No. 23)* 847
-Details about water supply lines of UC-88 Samanabad Town Lahore *(Question No. 77)* 849

MUHAMMAD ZAHOOR ANWAR, MALIK
-Leave of absence 856

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)***-**
-The NUR International University Lahore Bill, 2015 767,773,778,783
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015 525
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Bill, 2015 630,642,650,654,657
-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015 532,534, 538,541

Resolutions REGARDING-
-Demand for grant of remission of Property Tax to five marla houses in Kachi Abadis 876
-Demand for taking necessary measures for shifting the fruit of price reduction of petroleum products to general public 879

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Details about out falls of sewerage of district Lahore *(Question No. 217)* 851
-Details about water supply schemes in Lahore *(Question No. 218)* 853
-Details about 1246 vacant posts in girls schools of Lahore *(Question No. 202)* 713

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-
-19th February, 2015
-20th February, 2015
-23rd February, 2015 **446**
-24th February, 2015
-27th February, 2015 **558**
672
798
888

NABIRA INDLEEB, MRS.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Details about students and teachers in government schools of district Lahore *(Question No. 241)* 715
-Details about Police stations of the province *(Question No. 280)* 623

NADEEM KAMRAN, MALIK *(Minister for Zakat &Ushr)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about employees of Zakat & Ushr Department *(Question No. 4212*)* 918
-Details about funds granted to hospitals out of Zakat Fund in district Sahiwal *(Question No. 3546*)* 900
-Details about temporary employees of Zakat Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3982*)* 904
-Details about treatment of patients by Zakat Funds in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 4195*)* 909
-Details about Zakat & Ushr Committees in district Sialkot *(Question No. 5562*)* 919
-Discretionary Funds of Minister for Zakat and details about distribution of Zakat *(Question No. 5413*)* 912
-Number of institutions running by Punjab Vocational Training Council in district Lahore *(Question No. 3002*)* 898
-Number of Zakat Committees in district Gujranwala and other details *(Question No. 2110*)* 917

NAHEED NAEEM, MRS.

question REGARDING-
-Number of Zakat Committees in district Gujranwala and other details *(Question No. 2110*)* 916

NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 856,861,862

NASEER AHMAD, MIAN.
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Report regarding Question No. 2338 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) **922**

NASIM LODHI, MRS.
-Leave of absence **859**

PAGE NO.

NASREEN JAWAID ALIAS NASREEN NAWAZ, MRS.

question REGARDING-
-Details about government schools in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 243)* **716**

NASRULLAH KHAN DRISHAK, SARDAR

question REGARDING-
-Details about non-payment of three months salary to employees of Rescue 1122 in district Rajanpur *(Question No. 2730*)* **580**

	PAGE NO.
Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***	
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-	
-Anxiety amongst applicants due to vacant posts in office of Anti Corruption Gujranwala Region -Anxiety amongst local people due to not starting Government Technical Institute Noshehra Kakey Zaee despite of completion of building -Anxiety amongst people due to not starting projects of Health Insurance and improvement of health facilities in the province by Health Department	**734**
-Compulsion of lady teachers to receive less salary than fixed for labourers	867
-Continuous increase in number of deaths due to drinking on the eve of new year night in Lahore -Demand for registration of case and taking action against responsibles for death of girl fallen from third floor of Zinwa Mall, Hussain Chowk Gulberg Lahore	
-Demand for regularization of teachers recruited at contract basis	**870**
-Deprivation of students from basic educational facilities due to carelessness of Education Department	**872**
-Dilapidation of machinery in government hospitals of Lahore -Non–availability of facilities in government hospitals of Lahore according to number of patients	
-Over charging by transporters at Bund Road Lahore despite of decrease in fares by Government	**738**
-Sale of meat of dead donkeys in Pattoki and Mandi Usmanwala district Kasur	
Answers to the questions REGARDING-	
-Number of employees in the office of Advocate General in district Faisalabad and other details *(Question No. 3082*)*	**736**
-Number of Judges and vacant posts in Lahore High Court and other details *(Question No. 2464*)*	**519**
-Number of offices of Law Department in Faisalabad and other details *(Question No. 3083*)*	520 634
	633
	515
	869

PAGE NO.

894

890

895

NIGHAT SHEIKH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Compulsion of lady teachers to receive less salary than fixed for labourers 871

questions REGARDING-
-Details about action taken against constable selling motorcycles discovered from thieves in Lahore *(Question No. 2059*)* 609
-Details about action taken against government departments defaulters of WASA *(Question No. 2061*)* 811
-Details about government residences in Lahore *(Question No. 449)* 506
-Number of centres of Child Protection Bureau and other details *(Question No. 2278*)* 614

P

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Ch.

PAGE NO.

Parliamentary Seceretary for Schools Education
-See under Joyce Rufin Julius, Mrs.

points of order REGARDING- 722

-DEMAND FOR BRINGING THE SALARY OF MEMBERS OF PUNJAB ASSEMBLY EQUAL TO THE SALARY OF MEMBERS OF OTHER ASSEMBLIES 550 926

-DEMAND FOR CONSTRUCTION OF A HOUSE COMMITTEE FOR SOLVING THE MATTER OF NON-PAYMENT TO FARMERS BY SUGAR MILLS OWNERS 448 630 626

-DEMAND FOR CONSTRUCTION OF MPAS HOSTEL AT THE LAND OF WRITERS GUILD LAHORE 450 874

-DEMAND FOR IMPLEMENTATION UPON PRIVILEGES OF MPAS PROVIDED IN THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB PRIVILEGES ACT, 1972

-Demand for increase in salary of MPAs as provided in the Privileges Act
-Demand for issuance of Assembly Question List one day earlier as per tradition of the Assembly
-Demand for laying bill in the House regarding increasing salary of MPAs
-Demand for provision of facilities to senior citizens granted by Chief Minister

Privilege motions REGARDING- 731 864

-INSULTING BEHAVIOUR OF ADDITIONAL I.G WITH MPA 513

-INSULTING BEHAVIOUR OF SECRETARY SCHOOLS EDUCATION WITH MPA

-INSULTING BEHAVIOUR OF VICE CHANCELLOR GOVERNMENT COLLEGE UNIVERSITY FAISALABAD

PAGE NO.

Q

questions REGARDING-

COOPERATIVES DEPARTMENT-

-Details about Cooperative Housing Socities in Faisalabad *(Question No. 378)* 501

-Details about embezzlements in Cooperative banks in district Lahore *(Question No. 1420*)* 464

-Details about loans issued to Cooperative Societies in district Toba Tek Singh *(Question No. 4895*)* 471

-Details about offices of Cooperatives Department in district Bahawalnagar *(Question No. 362)* 499

-Details about performance of Cooperatives Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4894*)* 465

-Details about Provincial Cooperative Bank Faisalabad *(Question No. 379)* 504

-Details about Wyeth Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No. 3870*)* 452

-Establishment of Olympians Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 2476*)* 495

-Provision of loans to farmers by Cooperative Banks in district Multan and other details *(Question No. 1346*)* 494

Home Department- 609

-Details about action taken against constable selling motorcycles discovered from thieves in Lahore *(Question No. 2059*)* 559

-Details about action taken against illegal cafe's and night clubs in posh areas of Lahore *(Question No. 353*)* 615

-Details about cases of car theft and recovery during 2012-13 in Lahore *(Question No. 2911*)* 598 602

-Details about cases of robbery in district Lahore *(Question No. 171*)* 620

-Details about construction of new check posts *(Question No. 701*)* 612

-Details about crimes during 2012-13 in Sargodha *(Question No. 42)*

-Details about death of nineteen persons due to drinking poisonous wine in Faisalabad *(Question No. 2160*)* 565

-Details about Head Constables deprived of promotion *(Question No. 2239*)* 600

-Details about illegal recruitments in Police Training School Chung, Lahore *(Question No. 1478*)* 618

-Details about incidents of robbery in Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 28)* 595 619

PAGE NO.

-Details about incidents of theft and robbery in district Sargodha *(Question No. 3223*)* 580
-Details about Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 30)*
-Details about non-payment of three months salary to employees of Rescue 1122 in district Rajanpur *(Question No. 2730*)* 605
-Details about offices of Child Protection Bureau Lahore its budget and expenditures *(Question No. 1422*)* 608
621
-Details about Police encounters in district Faisalabad *(Question No. 1918*)* 623
617
-Details about Police Line Sargodha *(Question No. 55)*
-Details about Police stations of the province *(Question No. 280)* 599
-Details about prohibition of tyre burning *(Question No. 3041*)*
-Details about reinstatement of Police Check Post Bhangoo, Toba Tek Singh *(Question No. 1113*)* 561
-Details about shisha smoking in clubs and restaurants of Lahore *(Question No. 355*)* 601
-Details about SHOs posted in Police stations of district Sheikhupura *(Question No. 488*)* 623
-Details about starting Rescue 1122 service at tehsil level *(Question No. 262)* 575
-Details about termination from service of 279 Traffic Wardons *(Question No. 2642*)* 592
567
-Fixing time for deposit of traffic challans till 5:00 PM and other details *(Question No. 3075*)* 562
-Incidents of kidnap against ransom and other details *(Question No. 2438*)*
-Incidents of throwing acid on women in Lahore and other details *(Question No. 356*)* 611
-Number of cases against "Qabza Groups" registered in Faisalabad and other details *(Question No. 2145*)* 577
-Number of cases registered in Police Station Dinga district Gujrat *(Question No. 2721*)* 607
-Number of cases registered regarding sale of Hashish and other details *(Question No. 1696*)* 614
-Number of centres of Child Protection Bureau and other details *(Question No. 2278*)* 603
-Number of centres of civil defence in Sheikhupura and other details *(Question No. 1197*)* 582
-Number of employees in Police Check Post Riwaz Garden Lahore and other details *(Question No. 2899*)* 588
-Number of employees in Police Station Satrah district Sialkot and other details *(Question No. 3018*)* 605
-Number of employees in Police stations of PP-229 district Pakpattan and other details *(Question No. 1445*)* 610
-Number of Police employees posted in Police Station Hanjarwal and Check Post Maraghzar Lahore and other details *(Question No. 2144*)* 607

PAGE NO.

-Number of Police stations and check posts and registration of cases in district Pakpattan *(Question No. 1446*)* 622
-Number of posts of Border Military Police in Dera Ghazi Khan and Rajanpur and other details *(Question No. 116)* 621
-Number of vehicles in the use of Police Department Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 56)*
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT- 817
-Approval of private housing schemes and other details *(Question No. 2170*)* 833
-Approval of water supply and sewerage projects for PP-181 Kasur *(Question No. 684*)* 832
-Break down of tube wells in Shahdara and other details *(Question No. 1350*)* 838
-Condition of parks in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1896*)* 834
-Construction of road in Chowk of New Shadbagh Lahore *(Question No. 1134*)* 811
-Details about action taken against government departments defaulters of WASA *(Question No. 2061*)* 842
-Details about blockage of sewerage system of Syedwala village district Nankana Sahib *(Question No. 2000*)* 847
-Details about construction and repair of roads of Samanabad, Lahore *(Question No. 9)* 855
-Details about construction of Sattokatla Drain in Lahore *(Question No. 229)* 837
-Details about expenditures incurred upon tubewells installed in Lahore *(Question No. 1659*)* 848
-Details about installation of water filtration plant in tehsil Daska, Sialkot *(Question No.40)* 844 800
-Details about Low Income Housing Scheme in PP-284 district Bahawalnagar *(Question No. 2005*)* 851
-Details about machinery with WASA Gujranwala *(Question No. 1881*)* 815
-Details about out falls of sewerage of district Lahore *(Question No. 217)* 850
-Details about plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 2161*)*
-Details about plot allocated for cinema in Karim Block, Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 91)* 834
-Details about reconstruction of Cooper Road Lahore *(Question No. 1237*)* 847
-Details about sewerage lines in UC-88 Multan road Lahore *(Question No. 23)* 850
-Details about sewerage system from Scheme Morr to Sodiwal Lahore *(Question No. 135)* 840
-Details about water supply and sewerage in UCs No. 45 & 46 845

	PAGE NO.
Lahore *(Question No. 1963*)*	849
-Details about water supply and sewerage system in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 2006*)*	853
-Details about water supply lines of UC-88 Samanabad Town Lahore *(Question No. 77)*	826
-Details about water supply schemes in Lahore *(Question No. 218)*	841
-Details about water supply scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 2193*)*	835
-Details about worst condition of parks of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1997*)*	846
-Matter about laying water supply and sewerage pipes in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1546*)*	813
-Number of employees of PHA Faisalabad and other details *(Question No. 2162*)*	840
-Number of tube wells installed in Gujranwala city and other details *(Question No. 2143*)*	806
-Number of water filtration plants installed in Lahore and other details *(Question No. 1964*)*	832
-Number of water supply schemes of Bahawalpur and other details *(Question No. 2024*)*	804
-Repair of sewerage system in New Hamza Town, Ratta Bajwa Gujranwala *(Question No. 1757*)*	
-Sanction of water supply and sewerage projects for PP-271 Bahawalpur *(Question No. 2023*)*	894
LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT-	890
-Number of employees in the office of Advocate General in district Faisalabad and other details *(Question No. 3082*)*	895
-Number of Judges and vacant posts in Lahore High Court and other details *(Question No. 2464*)*	
-Number of offices of Law Department in Faisalabad and other details *(Question No. 3083*)*	499
S & GAD DEPARTMENT-	487
-Details about Anti Corruption Department in district D.G Khan *(Question No. 118)*	507
-Details about collection of books in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)*	478
-Details about complaints received in Anti Corruption Office Gujranwala *(Question No. 451)*	506
-Details about employees of Anti Corruption Department Lahore *(Question No. 3165*)*	505
-Details about government residences in Lahore *(Question No. 449)*	459
-Details about grant of Benevolent Fund in district Khanewal *(Question No. 381)*	508
-Details about officers illegally occupying over government residences in Lahore *(Question No. 363*)*	503
-Details about offices of Anti Corruption Department in Gujranwala	498

PAGE NO.

Division *(Question No. 452)*
-Details about package for EST teachers *(Question No. 365)* 501
-Details about posting of Senior Technical Officers in Technical Departments *(Question No. 2216*)* 480
-Details about staff of Anti Corruption Department in Faisalabad *(Question No. 305)* 476
-Details about steps taken for vacation of government residences from illegal occupant government servants *(Question No. 3334*)*
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 701
SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT- 717
-Details about action taken against teacher of Government High School Barnali *(Question No. 2818*)* 719
-Details about age limit for admission in 9th & 10th classes *(Question No. 256)* 678
-Details about allocation of funds for repair and construction of government schools in district Sahiwal *(Question No. 267)* 675
-Details about canal water of Government Boys High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1823*)* 713
-Details about Government Girls High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1821*)*
-Details about Government Girls High School Walton Road Lahore *(Question No. 228)* 714
716
-Details about government primary schools in PP-234 Vehari *(Question No. 236)* 690
-Details about government schools in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 243)* 679
-Details about land allotted to Johar Public School in Johar Town (G-I) Lahore *(Question No. 2416*)* 693
-Details about missing facilities in girls schools of PP-58 Faisalabad *(Question No. 1834*)* 696
-Details about missing facilities in schools of PP-130 Daska, Sialkot *(Question No. 2713*)* 721
-Details about number of students and teachers in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 2799*)* 711
-Details about posting of male employees in female educational institutions/offices *(Question No. 318)* 705
-Details about problems of Government Girls Primary School Sameer district Rajanpur *(Question No. 2079*)* 684
-Details about provision of furniture etc to schools of PP-181 Kasur *(Question No. 1452*)* 706
-Details about provision of missing facilities in schools of PP-143,144 & 145 Lahore *(Question No. 2302*)* 706
-Details about regularization of teachers working on contract basis in

PAGE NO.

district Kasur *(Question No. 1453*)* 709
-Details about schools without boundary wall in PP-174 Nankana Sahib *(Question No. 2001*)* 715
-Details about shortage of teachers in schools of district Kasur *(Question No. 1455*)* 710
-Details about students and teachers in government schools of district Lahore *(Question No. 241)* 709
-Details about the same uniform in all schools of the province *(Question No. 1951*)* 719
-Details about uniformity of syllabus in schools of the province *(Question No. 1459*)* 712
-Details about upgradation of middle schools of PP-222 district Sahiwal *(Question No. 268)* 713
-Details about upgradation of schools in district Narowal *(Question No. 2791*)* 673
-Details about 1246 vacant posts in girls schools of Lahore *(Question No. 202)* 692
-Matter about establishment of girls high school in UC Ahmedabad district Jhelum *(Question No. 655*)* 682
-Matter about vacation of land of Government High School Babakwal Sheikhupura *(Question No. 2583*)* 720
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1835*)* 685
-Posting of Chowkidars in schools of Chiniot *(Question No. 317)* 707
-Provision of funds to Comprehensive Girls High School Wahdat Road Lahore and utilization of the funds *(Question No. 2304*)* 710
-Ratio of result of schools in district Kasur and other details *(Question No. 1454*)* 688
-Sanction of projects of Schools Education in Gujranwala and other details *(Question No. 2035*)* 917
-Utilization of residences of Government Girls/Boys Pilot High Schools Lahore as offices and other details *(Question No. 2414*)* 900

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

-Details about employees of Zakat & Ushr Department *(Question No. 4212*)* 904
-Details about funds granted to hospitals out of Zakat Fund in district Sahiwal *(Question No. 3546*)* 908
-Details about temporary employees of Zakat Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3982*)* 919
-Details about treatment of patients by Zakat Funds in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 4195*)* 912
-Details about Zakat & Ushr Committees in district Sialkot *(Question No. 5562*)* 898
-Discretionary Funds of Minister for Zakat and details about distribution of Zakat *(Question No. 5413*)* 916

PAGE NO.

-Number of institutions running by Punjab Vocational Training Council in district Lahore *(Question No. 3002*)*
-Number of Zakat Committees in district Gujranwala and other details *(Question No. 2110*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

552

-19TH FEBRUARY, 2015 640, 665

740,767

-20TH FEBRUARY, 2015

-23RD FEBRUARY, 2015

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questions REGARDING-

-Details about cases of robbery in district Lahore *(Question No. 171*)* 598
-Details about embezzlements in Cooperative banks in district Lahore *(Question No. 1420*)* 464
-Details about offices of Child Protection Bureau Lahore its budget and expenditures *(Question No. 1422*)* 605
-Details about provision of missing facilities in schools of PP-143,144 & 145 Lahore *(Question No. 2302*)* 684
-Matter about establishment of girls high school in UC Ahmedabad district Jhelum *(Question No. 655*)* 673
-Matter about vacation of land of Government High School Babakwal Sheikhupura *(Question No. 2583*)* 692

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-19th February, 2015 445
-20th February, 2015 557
-23rd February, 2015 671
-24th February, 2015 797
-27th February, 2015 887

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Starred Question No.1569 moved by Mian Tahir, MPA, PP-69 725
-The Information of Temporary Residents Bill 2015 (Bill No. 2 of 2015) 921
-The Punjab Arms (Amendment) Bill 2015 (Bill No.3 of 2015) 724
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015 (Bill No.7 of 2015) 725
-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015 (Bill No.6 of 2015) 725
-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015 (Bill No.4 of 2015) 725
-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill, 2015 (Bill No.1 of 2015) 920
-The Punjab Sound System (Regulation) Bill 2015 (Bill No.5 of 2015) 921

Resolutions REGARDING-
-Declaring the special blood test for six month pregnant women as mandatory 877
-Demand for grant of remission of Property Tax to five marla houses in Kachi Abadis 875
-Demand for posting of lady Labour Inspectors in all Industrial Zones of the province 881
-Demand for stoppage of increase in fee of private schools in the name of security charges 875
-Demand for taking necessary measures for shifting the fruit of price reduction of petroleum products to general public 878

S

S & GAD DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about Anti Corruption Department in district D.G Khan *(Question No. 118)* 499
-Details about collection of books in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 487

PAGE NO.

-Details about complaints received in Anti Corruption Office Gujranwala *(Question No. 451)* 507
-Details about employees of Anti Corruption Department Lahore *(Question No. 3165*)* 478
-Details about government residences in Lahore *(Question No. 449)* 506
-Details about grant of Benevolent Fund in district Khanewal *(Question No. 381)* 505
-Details about officers illegally occupying over government residences in Lahore *(Question No. 363*)* 459
-Details about offices of Anti Corruption Department in Gujranwala Division *(Question No. 452)* 508
-Details about package for EST teachers *(Question No. 365)* 503
-Details about posting of Senior Technical Officers in Technical Departments *(Question No. 2216*)* 498
-Details about staff of Anti Corruption Department in Faisalabad *(Question No. 305)* 501
-Details about steps taken for vacation of government residences from illegal occupant government servants *(Question No. 3334*)* 480
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 476

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about action taken against teacher of Government High School Barnali *(Question No. 2818*)* 701
-Details about age limit for admission in 9th & 10th classes *(Question No. 256)* 717
-Details about allocation of funds for repair and construction of government schools in district Sahiwal *(Question No. 267)* 719
-Details about canal water of Government Boys High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1823*)* 678
-Details about Government Girls High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1821*)* 675
-Details about Government Girls High School Walton Road Lahore *(Question No. 228)* 713
-Details about government primary schools in PP-234 Vehari *(Question No. 236)* 714
-Details about government schools in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 243)* 716
-Details about land allotted to Johar Public School in Johar Town (G-I) Lahore *(Question No. 2416*)* 690
-Details about missing facilities in girls schools of PP-58 Faisalabad *(Question No. 1834*)* 679
693

PAGE NO.

-Details about missing facilities in schools of PP-130 Daska, Sialkot *(Question No. 2713*)* 696
-Details about number of students and teachers in schools of Toba Tek Singh *(Question No. 2799*)* 721
-Details about posting of male employees in female educational institutions/offices *(Question No. 318)* 711
-Details about problems of Government Girls Primary School Sameer district Rajanpur *(Question No. 2079*)* 705
-Details about provision of furniture etc to schools of PP-181 Kasur *(Question No. 1452*)* 684
-Details about provision of missing facilities in schools of PP-143,144 & 145 Lahore *(Question No. 2302*)* 706
-Details about regularization of teachers working on contract basis in district Kasur *(Question No. 1453*)* 706
-Details about schools without boundary wall in PP-174 Nankana Sahib *(Question No. 2001*)* 709
-Details about shortage of teachers in schools of district Kasur *(Question No. 1455*)* 715
-Details about students and teachers in government schools of district Lahore *(Question No. 241)* 710
-Details about the same uniform in all schools of the province *(Question No. 1951*)* 709
-Details about uniformity of syllabus in schools of the province *(Question No. 1459*)* 719
-Details about upgradation of middle schools of PP-222 district Sahiwal *(Question No. 268)* 712
-Details about upgradation of schools in district Narowal *(Question No. 2791*)* 713
-Details about 1246 vacant posts in girls schools of Lahore *(Question No. 202)* 673
-Matter about establishment of girls high school in UC Ahmedabad district Jhelum *(Question No. 655*)* 692
-Matter about vacation of land of Government High School Babakwal Sheikhupura *(Question No. 2583*)* 682
-Number of schools in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1835*)* 720
-Posting of Chowkidars in schools of Chiniot *(Question No. 317)* 685
-Provision of funds to Comprehensive Girls High School Wahdat Road Lahore and utilization of the funds *(Question No. 2304*)* 707
-Ratio of result of schools in district Kasur and other details *(Question No. 1454*)* 710
-Sanction of projects of Schools Education in Gujranwala and other details *(Question No. 2035*)* 688
-Utilization of residences of Government Girls/Boys Pilot High

PAGE NO.

Schools Lahore as offices and other details *(Question No. 2414*)*

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

Privilege motion REGARDING- 864

-INSULTING BEHAVIOUR OF SECRETARY SCHOOLS EDUCATION WITH MPA

SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING-

-Details about Government Girls High School Walton Road Lahore *(Question No. 228)* 713

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about action taken against constable selling motorcycles discovered from thieves in Lahore *(Question No. 2059*)* 610

-Details about action taken against illegal cafe's and night clubs in posh areas of Lahore *(Question No. 353*)* 560

-Details about cases of car theft and recovery during 2012-13 in Lahore *(Question No. 2911*)* 616 598

-Details about cases of robbery in district Lahore *(Question No. 171*)* 603

-Details about construction of new check posts *(Question No. 701*)* 620

-Details about crimes during 2012-13 in Sargodha *(Question No. 42)*

-Details about death of nineteen persons due to drinking poisonous wine in Faisalabad *(Question No. 2160*)* 613

-Details about Head Constables deprived of promotion *(Question No. 2239*)* 565

-Details about illegal recruitments in Police Training School Chung, Lahore *(Question No. 1478*)* 600

-Details about incidents of robbery in Rawalpindi during 2012-13 *(Question No. 28)* 618

-Details about incidents of theft and robbery in district Sargodha *(Question No. 3223*)* 596 619

-Details about Model Police Stations in Gujranwala *(Question No. 30)*

-Details about non-payment of three months salary to employees of Rescue 1122 in district Rajanpur *(Question No. 2730*)* 580

-Details about offices of Child Protection Bureau Lahore its budget and expenditures *(Question No. 1422*)* 605

-Details about Police encounters in district Faisalabad *(Question No. 1918*)* 608 621

-Details about Police Line Sargodha *(Question No. 55)* 624

PAGE NO.

-Details about Police stations of the province *(Question No. 280)* 618
-Details about prohibition of tyre burning *(Question No. 3041*)*
-Details about reinstatement of Police Check Post Bhangoo, Toba Tek Singh *(Question No. 1113*)* 599
-Details about shisha smoking in clubs and restaurants of Lahore *(Question No. 355*)* 561
-Details about SHOs posted in Police stations of district Sheikhupura *(Question No. 488*)* 602
-Details about starting Rescue 1122 service at tehsil level *(Question No. 262)* 623
-Details about termination from service of 279 Traffic Wardons *(Question No. 2642*)* 576
-Fixing time for deposit of traffic challans till 5:00 PM and other details *(Question No. 3075*)* 592
-Incidents of kidnap against ransom and other details *(Question No. 2438*)* 567
-Incidents of throwing acid on women in Lahore and other details *(Question No. 356*)* 562
-Number of cases against "Qabza Groups" registered in Faisalabad and other details *(Question No. 2145*)*
-Number of cases registered in Police Station Dinga district Gujrat *(Question No. 2721*)* **612**
-Number of cases registered regarding sale of Hashish and other details *(Question No. 1696*)*
-Number of centres of Child Protection Bureau and other details *(Question No. 2278*)* **577**
-Number of centres of civil defence in Sheikhupura and other details *(Question No. 1197*)* 608
-Number of employees in Police Check Post Riwaz Garden Lahore and other details *(Question No. 2899*)* 614
-Number of employees in Police Station Satrah district Sialkot and other details *(Question No. 3018*)* 604
-Number of employees in Police stations of PP-229 district Pakpattan and other details *(Question No. 1445*)* 583
-Number of Police employees posted in Police Station Hanjarwal and Check Post Maraghzar Lahore and other details *(Question No. 2144*)* **589**
-Number of Police stations and check posts and registration of cases in district Pakpattan *(Question No. 1446*)*
-Number of posts of Border Military Police in Dera Ghazi Khan and Rajanpur and other details *(Question No. 116)* **606**
-Number of vehicles in the use of Police Department Rajanpur and expenditures incurred thereupon *(Question No. 56)* 611

PAGE NO.

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 607
-Details about murder of a citizen during robbery in Kasur
-Details about suicide blast at the gate of Police Line Lahore 622
-Gang rape of orphan girl student of 10th class who lost her mental balance in Ahmedpur Sharqia 622

730
728

512

SHUNILA RUTH, MS.
-Leave of absence **860**
QUESTION regarding-
-Details about construction of Sattokatla Drain in Lahore
(Question No. 229)

855

T

TAHIR, MIAN

point of order REGARDING-
-Demand for laying bill in the House regarding increasing salary of MPAs

Privilege motion REGARDING- **450**
-Insulting behaviour of Vice Chancellor Government College University Faisalabad
QUESTIONS regarding- 513
-Details about canal water of Government Boys High School Chak 388 G.B Faisalabad *(Question No. 1823*)*
-Details about Cooperative Housing Socities in Faisalabad 678
(Question No. 378)
-Details about death of nineteen persons due to drinking poisonous wine in Faisalabad *(Question No. 2160*)* 501
-Details about plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 2161*)* 612
-Details about Provincial Cooperative Bank Faisalabad 815
(Question No. 379)

PAGE NO.

-Number of cases against "Qabza Groups" registered in Faisalabad and other details *(Question No. 2145*)* 504
-Number of employees in the office of Advocate General in district Faisalabad and other details *(Question No. 3082*)* 611
-Number of employees of PHA Faisalabad and other details *(Question No. 2162*)* 894
-Number of offices of Law Department in Faisalabad and other details *(Question No. 3083*)* 846

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)* 895

Answers to the questions REGARDING-

-Approval of private housing schemes and other details *(Question No. 2170*)* 817
-Approval of water supply and sewerage projects for PP-181 Kasur *(Question No. 684*)* 833
-Break down of tube wells in Shahdara and other details *(Question No. 1350*)* 832
-Condition of parks in Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1896*)* 838
-Construction of road in Chowk of New Shadbagh Lahore *(Question No. 1134*)* 834
-Details about action taken against government departments defaulters of WASA *(Question No. 2061*)* 811
-Details about blockage of sewerage system of Syedwala village district Nankana Sahib *(Question No. 2000*)* 843
-Details about construction and repair of roads of Samanabad, Lahore *(Question No. 9)* 847
-Details about construction of Sattokatla Drain in Lahore *(Question No. 229)* 855
-Details about expenditures incurred upon tubewells installed in Lahore *(Question No. 1659*)* 837
-Details about installation of water filtration plant in tehsil Daska, Sialkot *(Question No.40)* 849
-Details about Low Income Housing Scheme in PP-284 district Bahawalnagar *(Question No. 2005*)* 844
-Details about machinery with WASA Gujranwala *(Question No. 1881*)* 801

-Details about out falls of sewerage of district Lahore *(Question No. 217)* 852
-Details about plantation by PHA Faisalabad *(Question No. 2161*)* 816
-Details about plot allocated for cinema in Karim Block, Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 91)* 850
-Details about reconstruction of Cooper Road Lahore

PAGE NO.

(Question No. 1237)* 835
-Details about sewerage lines in UC-88 Multan road Lahore *(Question No. 23)* 848
-Details about sewerage system from Scheme Morr to Sodiwal Lahore *(Question No. 135)* 851
-Details about water supply and sewerage in UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1963*)* 840
-Details about water supply and sewerage system in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 2006*)* 845
-Details about water supply lines of UC-88 Samanabad Town Lahore *(Question No. 77)* 849
-Details about water supply schemes in Lahore *(Question No. 218)* 854
-Details about water supply scheme in Toba Tek Singh *(Question No. 2193*)* 827
-Details about worst condition of parks of Jinnah Garden Lahore *(Question No. 1997*)* 842
-Matter about laying water supply and sewerage pipes in Haveli Lakha, Okara *(Question No. 1546*)* 836
-Number of employees of PHA Faisalabad and other details *(Question No. 2162*)* 847
-Number of tube wells installed in Gujranwala city and other details *(Question No. 2143*)* 814
-Number of water filtration plants installed in Lahore and other details *(Question No. 1964*)* 841
-Number of water supply schemes of Bahawalpur and other details *(Question No. 2024*)* 806
-Repair of sewerage system in New Hamza Town, Ratta Bajwa Gujranwala *(Question No. 1757*)* 833
-Sanction of water supply and sewerage projects for PP-271 Bahawalpur *(Question No. 2023*)* 804

TARIQ MEHMOOD, MIAN
-Leave of absence

ADJOURNMENT MOTIONS regarding- **861**
-Anxiety amongst local people due to not starting Government Technical Institute Noshehra Kakey Zaee despite of completion of building
-Demand for regularization of teachers recruited at contract basis
-Sale of meat of dead donkeys in Pattoki and Mandi Usmanwala district Kasur

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Accounts of Government of the Punjab for the years 2004-05, 2005-06 and 2007-08 and reports of Auditor General of Pakistan thereupon **636**

QUESTIONS regarding- **519**
-Details about action taken against teacher of Government High School Barnali *(Question No. 2818*)*
-Details about Head Constables deprived of promotion

PAGE NO.

(Question No. 2239)*
-Number of cases registered in Police Station Dinga district Gujrat **868**
(Question No. 2721)*

921

701

565

577

TARIQ YAQOOB, SYED
QUESTION regarding-
-Details about plot allocated for cinema in Karim Block, Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 91)*

850

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2015 524
-The Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2015 532
QUESTIONS regarding-
-Details about water supply and sewerage in UCs No. 45 & 46 Lahore *(Question No. 1963*)* 840
-Number of cases registered regarding sale of Hashish and other details *(Question No. 1696*)* 607

Resolution REGARDING-
-Demand for taking necessary measures for shifting the fruit of price reduction of petroleum products to general public 878

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
-Leave of absence 862

PAGE NO.

BILLS *(Discussed upon)*-

645,648,662,741,751

-THE PUNJAB CURRICULUM AND TEXT BOOK BOARD BILL, 2015 536

-THE PUNJAB STRATEGIC COORDINATION (AMENDMENT) BILL 2015 550

874

points of order REGARDING-

602

-DEMAND FOR CONSTRUCTION OF A HOUSE COMMITTEE FOR SOLVING 690

THE MATTER OF NON-PAYMENT TO FARMERS BY SUGAR MILLS OWNERS 498

-Demand for provision of facilities to senior citizens granted by Chief Minister 912

495

questions REGARDING- 567

-Details about construction of new check posts *(Question No. 701*)* 890

-Details about land allotted to Johar Public School in Johar Town (G-I) Lahore *(Question No. 2416*)* 688

-Details about posting of Senior Technical Officers in Technical Departments *(Question No. 2216*)*

-Discretionary Funds of Minister for Zakat and details about distribution of Zakat *(Question No. 5413*)* 875

-Establishment of Olympians Cooperative Housing Society Lahore and other details *(Question No. 2476*)*

-Incidents of kidnap against ransom and other details *(Question No. 2438*)*

-Number of Judges and vacant posts in Lahore High Court and other details *(Question No. 2464*)*

-Utilization of residences of Government Girls/Boys Pilot High Schools Lahore as offices and other details *(Question No. 2414*)*

Resolution REGARDING-

-Demand for grant of remission of Property Tax to five marla houses in Kachi Abadis

Z

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about employees of Zakat & Ushr Department *(Question* 917

PAGE NO.

No. 4212)*
-Details about funds granted to hospitals out of Zakat Fund in district Sahiwal *(Question No. 3546*)* 900
-Details about temporary employees of Zakat Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 3982*)* 904
-Details about treatment of patients by Zakat Funds in Government Hospitals of Lahore *(Question No. 4195*)* 908
-Details about Zakat & Ushr Committees in district Sialkot *(Question No. 5562*)* 919
-Discretionary Funds of Minister for Zakat and details about distribution of Zakat *(Question No. 5413*)* 912
-Number of institutions running by Punjab Vocational Training Council in district Lahore *(Question No. 3002*)* 898
-Number of Zakat Committees in district Gujranwala and other details *(Question No. 2110*)* **916**

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.
-Leave of absence

863

ZULIFQAR ALI KHAN, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Starred Question No.1569 moved by Mian Tahir, MPA, PP-69

725

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(سوموار2، منگل3، بدھ4، جمعرات5، جمعتہ المبارک6، سوموار9۔مارچ2015)

(یوم الاثنین10، یوم الثلاثہ11، یوم الاربعاء12، یوم الخمیس13، یوم الجمع14، یوم الاثنین17۔ جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12(حصہ سوئم):شمارہ جات : 11تا16

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارہواں اجلاس

سوموار،2۔مارچ2015

جلد 12:شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	----------	929
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	931
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	932
	سوالات (محکمہ زراعت)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	----------	933
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	968

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
6۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے اور اسمبلی ملازمین کی مراعات سے متعلق فنانس کمیٹی کے فیصلے پر عملدرآمد کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	975
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
7۔	ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر269 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	976
8۔	نشان زدہ سوال نمبر2405 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	977
9۔	نشان زدہ سوالات نمبر3254/14، 3529/14 اور 3690/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع۔----------	977
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10۔	رحیم یار خان: دوران ڈکیتی فائرنگ سے بچے کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات----------	979
11۔	گوجرانوالہ: ایمن آباد میں دوران ڈکیتی سکیورٹی گارڈ کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ----------	980
	تحاریک استحقاق	
12۔	ٹی وی چینل "C-42" کے مارننگ شو میں سابقہ ایم این اے سیدہ عابدہ حسین کا مخصوص نشستوں پر آنے والی خواتین ممبران اسمبلی کو حقارت اور نفرت انگیز طریقے سے مخاطب کرنا ----------	981
	تحریک (جو زیر غور آئی)	
13۔	سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ پر غور و خوض ----------	982
14۔	اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر6 کی سفارشات پر اتفاق ----------	983

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
15۔	حکومتی ادارے صوبائی دارالحکومت لاہور میں تعمیر ہونے والے پلازوں اور شادی ہالوں سے متعلقہ بلڈنگ بائی لاز پر عملدرآمد کروانے میں ناکام(۔۔۔جاری)	984
16۔	پراونشل ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف(۔۔۔جاری)	984
17۔	ہسپتالوں کا میڈیکل ویسٹ تلف کرنے کی بجائے ٹھیکیداروں کو فروخت کرنے کا انکشاف	986
18۔	محکمہ ایکسائز کے عملے کی موٹر رجسٹریشن اور ٹرانسفر میں جعلسازی کا انکشاف	987
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
19۔	مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد پنجاب2015	989
	بحث	
20۔	گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث	990
	منگل،3۔مارچ2015	
	جلد 12:شمارہ 12	
21۔	ایجنڈا	1053
22۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1055
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1056
	پوائنٹ آف آرڈر	
24۔	صحافی رؤف کلاسرا کا ٹی وی چینل "92" پر سینیٹ کے الیکشن کے حوالے سے معزز ممبران اسمبلی پر خریدنے اور بکنے کا الزام	1057

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
25۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1059
26۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1103
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	پاکپتن میں زمینداروں کے ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمر چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ	1137
28۔	پنجاب اسمبلی کے سامنے نابینا حضرات کے احتجاج پر حکومت سے ان کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کا مطالبہ	1137
29۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	1140
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	جناب قائم مقام سپیکر کا اسمبلی کی جامع مسجد مکی کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کا اعلان	1147
	تحاریک التوائے کار	
31۔	نیاز بیگ لاہور میں پنجاب حکومت کی بیش قیمت اراضی کی خُورد بُرد کا انکشاف	1149
32۔	فیروز وٹواں شیخوپورہ میں گدھوں کے گوشت کی فروخت کا انکشاف	1151
33۔	چک جیون شاہ عارف والہ کی دو مساجد کے رقبہ کو نیا تھانہ بنانے کے لئے الاٹ کرنے پر عوام کا احتجاج	1154
34۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خلاف میرٹ و پالیسی ایجوکیٹرز کی بھرتی کا انکشاف	1155
	پوائنٹ آف آرڈر	
35۔	ایل ڈی اے کا دائرہ اختیار وسیع کرنے سے لوگوں کو تعمیر کے حوالے سے نقشہ جات پاس کروانے کے معاملے کے لئے کمیٹی بنانے اور اسمبلی کی کارروائی کی کوریج کے لئے پرائیویٹ چینلز کو بھی اجازت دینے کا مطالبہ	1157

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) کم عمری کی شادی کی ممانعت 2015	1160
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
37۔	معیار تعلیم کے اضافے کے لئے معزز ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو اپنے بچے سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کروانے کی ترغیب دلانا	1165
38۔	روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاکت کے ذمہ داروں کو سخت سزا اور بھاری جرمانے کرنے کا مطالبہ	1169
39۔	بھارت سے ڈیوٹی فری اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرنے کا مطالبہ	1172
	بدھ، 4۔مارچ 2015	
	جلد 12: شمارہ 13	
40۔	ایجنڈا	1181
41۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1183
42۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1184
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
43۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1185
44۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1222
45۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1239
	تحاریک استحقاق	
46۔	نشان زدہ سوال نمبر 2193 کا غلط جواب	1247
47۔	سینئر صحافی رؤف کلاسرا کا معزز ممبران پر سینیٹ کے الیکشن میں پیسوں کے عوض ووٹ ڈالنے کا الزام	1248

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
48۔	ضلع جھنگ کی متعدد یونین کونسلز کے بوائز و گرلز ہائی سکولز سربراہان سے محروم ہونے سے معیار تعلیم تنزلی کا شکار	1250
49۔	کئی اضلاع میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی ضرورت	1252
50۔	محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی بناء پر محکمہ کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر لینڈ مافیا کا قبضہ	1254
51۔	کورم کی نشاندہی	1255
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
52۔	مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015	1255
53۔	مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015	1269
54۔	کورم کی نشاندہی	1280
	جمعرات،5۔مارچ2015	
	جلد 12:شمارہ 14	
55۔	ایجنڈا	1283
56۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1287
57۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1288
58۔	سینیٹ الیکشن کی ووٹنگ کے لئے اجلاس کی کارروائی کا ملتوی کیا جانا	1289
	[نوٹ] (اجلاس کی کارروائی ملتوی کئے جانے کی وجہ سے سوالات اوران کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
	سوالات (محکمہ صحت)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1290

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،6۔مارچ2015	
	جلد 12:شمارہ 15	
60۔	ایجنڈا	1345
61۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1349
62۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1350
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور بہبود آبادی)	
63۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1351
64۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1392
65۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1403
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
66۔	مسودہ قانون (ترمیم) معذور افراد کی ملازمت و بحالی پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1413
	تحاریک التوائے کار	
67۔	تاندلیانوالہ میں ٹی ایم اے انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر نقشہ سے عمارتوں کی تعمیر	1415
68۔	فیصل آباد میں سینکڑوں سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا جانا	1416
69۔	گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف	1417
70۔	لاہور میں فضا سے آکسیجن چوری کرنے کا انکشاف	1418
71۔	جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ	1419

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
72۔	حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) کے متعدد سکول سکیورٹی سہولیات سے محروم ----------	1421
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
73۔	مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2015 ----------	1426
74۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1426
75۔	کورم کی نشاندہی ----------	1429
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
76۔	مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2015 ----------	1429
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
77۔	مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015 ----------	1432
78۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1432
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
79۔	مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015 ----------	1433
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
80۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیملی کورٹس2015 ----------	1435
81۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1436
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
82۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیملی کورٹس2015 ----------	1436
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
83۔	مسودہ قانون(ترمیم)کم سنی شادی ممانعت2015 ----------	1441
84۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1441
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
85۔	مسودہ قانون(ترمیم)کم سنی شادی ممانعت2015 ----------	1442

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
86۔	مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز2015	1445
87۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1445
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
88۔	مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز2015	1446
89۔	مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب2015(۔۔۔جاری)	1448
90۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015	1451
91۔	مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2015	1454
92۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015	1458
93۔	مسودہ قانون (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015	1461
94۔	مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015	1466
	سوموار، 9۔مارچ2015	
	جلد 12: شمارہ 16	
95۔	ایجنڈا	1473
96۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1475
97۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1476
	سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں، سپورٹس، آثارِ قدیمہ وسیاحت اور تحفظ ماحول)	
98۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1477
99۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1519
100۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1537

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
101۔	ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل میں ضلع کے تمام نمائندوں کو شامل کرنے کا مطالبہ ----------	1547
102۔	شادی کی عمر میں اضافہ اور دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت کے قانون پر نظر ثانی کا معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجنے کا مطالبہ ----------	1548
	تحاریک استحقاق	
103۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	1550
	تحاریک التوائے کار	
104۔	الہ آباد چوک قصور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی واردات (۔۔۔جاری)----------	1551
105۔	نیاز بیگ لاہور میں پنجاب حکومت کی 800 کروڑ روپے کی ملکیتی اراضی کی خُورد بُرد کا انکشاف (۔۔۔جاری) ----------	1552
106۔	محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی بناء پر محکمہ کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر غیر قانونی قبضہ (۔۔۔جاری) ----------	1553
107۔	کورم کی نشاندہی ----------	1554
108۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	1555
109۔	انڈکس	

929

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔مارچ 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

1۔ گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث

ایک وزیر زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

931

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار، 2۔مارچ 2015

(یوم الاثنین، 10۔ جمادی الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات14 تا 27

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا(14)اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا(15)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(16)وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(18)اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19)دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے (20)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(21)دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25)جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26)اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27) **وماعلینا الالبلاغo**

929

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔مارچ 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

1۔ گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث

ایک وزیر زراعت سے متعلق مسائل پر عام بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کریں گے۔

931

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار،2۔مارچ2015

(یوم الاثنین،10۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات14 تا 27

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا(14)اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا(15)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(16)وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(18)اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19)دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(21)دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25)جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے (26)اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27) **وماعلینا الالبلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

در نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا ادھر ہی، اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
جو دل سے ہے مائل پیغمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نواء کے لب پر درود ہوگا سلام ہوگا
در نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر2990جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2991بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1183 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1190بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1843ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3619 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4130بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4238جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے،اگلا سوال نمبر4239بھی جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر1224 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2458 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوof dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2459بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی of dispose کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2992جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: شکریہ۔جناب سپیکر!سوال نمبر3153ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3153: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں، ہر ایک کا نام بتائیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی ایڈمنسٹریٹر/چیئرمین کون کون ہیں؟

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کا دائرہ کار کہاں کہاں تک ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد میں6مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان کے نام، جائے مقام اور نام چیئرمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے مذکورہ سالوں کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں مارکیٹ فیس ولائسنس فیس ازاں سبزی منڈیاں، غلہ منڈیاں، ایگرو انڈسٹریز (فلور ملز، آئل ملز، شوگر ملز، گھی ملز، محکمہ خوراک، فوڈ انڈسٹریز، ٹیکسٹائل ملز، فیڈ ملز، چوکر ممنی، سپننگ ملز، دال فیکٹری، گتہ فیکٹری) منافع جات انوسٹمنٹ، کرایہ جات دُکانات، ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ، ریٹ لِسٹ، فروختگی پلاٹ وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) مذکورہ کمیٹیوں کے دائرہ کار کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام مارکیٹ کمیٹی	دائرہ کار کی تفصیل
فیصل آباد	مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کا دائرہ کار تحصیل فیصل آباد پر مشتمل ہے۔
جڑانوالہ	مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کا دائرہ کار تحصیل جڑانوالہ پر مشتمل ہے۔
سمندری	مارکیٹ کمیٹی سمندری کا دائرہ کار تھانہ صدر سمندری، تھانہ سٹی اور تھانہ ترکھانی پر مشتمل ہے۔
چک جھمرہ	مارکیٹ کمیٹی چک جھمرہ کا دائرہ کار تحصیل چک جھمرہ پر مشتمل ہے۔

تاندلیانوالہ مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کادائرہ کار تھانہ تاندلیانوالہ، تھانہ گڑھ، تھانہ بالک پر مشتمل ہے۔
ماموں کانجن مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کادائرہ کار تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ مریدوالہ پر مشتمل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جز(الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین کے انتخاب کا کیا طریق کار ہے، اسے کیا مشاہرہ دیا جاتا ہے اور اس وقت جو مارکیٹ کمیٹی کام کر رہی ہے یہ کب بنائی گئی تھی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کون سی مارکیٹ کمیٹی کی بات کر رہے ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر: میں فیصل آباد مارکیٹ کمیٹی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی تفصیل ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس میں تو نیا سوال ہونا چاہئے انہوں نے جو سوال کئے ہیں ان کے تو جواب دیئے گئے ہیں۔ میں چیئرمین کے انتخاب کا طریق کار بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بتا دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! آپ کو اچھی طرح علم ہو گا کہ چیئرمین کا طریقہ انتخاب یہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کے ممبران کا الیکشن ہوتا ہے اور سارے ممبران growers ہوتے ہیں سارے علاقے سے growers کی نمائندگی لی جاتی ہے اس کے بعد ان کا الیکشن ہوتا ہے اور وہ ان میں سے ہی ایک کو چیئرمین سلیکٹ کرتے ہیں۔ چیئرمین کی تنخواہ مقرر نہیں ہوتی لیکن باقی الاؤنسز اور دفتر کی سہولت دی جاتی ہے جو وہ use کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو رولز بتائے ہیں کیا فیصل آباد میں ان رولز کو follow کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق پورے پنجاب میں ہم transparency کو ترجیح دیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس قسم کے جو بھی مالی معاملات ہیں ان میں transparency نہ صرف ہو بلکہ ہوتی ہوئی نظر بھی آنی چاہئے۔ اگر معزز ممبر نے محسوس

کیا ہے کہ کسی جگہ اس process کی violation ہوئی ہے تو وہ point out کر دیں ہم اس کی انکوائری کروالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد میں چیئرمین مارکیٹ کا جو انتخاب کیا گیا ہے اس میں چیئرمین اور ان کے ممبران کا زمیندارہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، انجمن تاجران غلہ منڈی والے احتجاج کر رہے ہیں، انجمن تاجران سبزی منڈی والے احتجاج کر رہے ہیں اور زمیندار بھی احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کے جتنے بھی سوال تھے یہ اس سوال سے متعلقہ تو نہیں ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں ان کے جواب میں انہیں بتا رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا ہے۔

میاں طاہر: وزیر صاحب نے on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا ہے کہ چیئرمین بنانے کے لئے فلاں فلاں بندوں کو authorize کیا جاتا ہے جن کا تعلق کسانوں، تاجروں اور سبزی منڈی کے تاجروں سے ہوتا ہے لیکن فیصل آباد میں بالکل اس کے اُلٹ ہوا ہے وہاں پر کسی بھی متعلقہ بندے کو شامل نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو دیکھیں اور میاں صاحب کو بلا کر اس کی تحقیق کروائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اب میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ زراعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3154: **میاں طاہر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟
(ب) ہر دفتر میں کتنے ملازم عہدہ، گریڈوار تعینات ہیں؟
(ج) ان دفاتر کے سال12۔2011اور13۔2012کے بجٹ کی تفصیل مدواراور دفتروار بتائیں؟
(د) ہر دفتر میں کسانوں کے لئے کیا کام سرانجام دیا جاتا ہے؟
(ہ) ہر دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 60 دفاتر ہیں جو فیصل آباد، جڑانوالہ، سمندری،تاندلیانوالہ چک جھمرہ،ماموں کانجن میں چل رہے ہیں۔
(ب) فیصل آباد میں محکمہ زراعت میں کل 2640 ملازمین تعینات ہیں۔ملازمین کی عہدہ ، گریڈوار تعیناتی کی شعبہ وار تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ان دفاتر کے مذکورہ سالوں کے بجٹ کی مدوار تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ان دفاتر کے کسانوں کے لئے جو کام سرانجام دئے جاتے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل(د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) اس جز کا جواب جز(د) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں۔ میں ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ ہم کروڑوں روپے کا بجٹ زراعت کے دفاتر میں کسانوں کی شکل میں دے رہے ہیں لیکن ground reality یہ ہے کہ افسران بالا جو دفتروں میں بیٹھے ہیں وہ اپنی من مرضی کرتے ہیں اور جو اصل زمیندار ہیں انہیں ignore کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی سبسڈی دی جاتی ہے، گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی فنڈز دیئے جاتے ہیں وہ افسران یہ سارے فنڈز اپنے چہیتوں کو دے دیتے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں جو دفاتر چل رہے ہیں کیا انہوں نے ان کی نگرانی کے لئے کوئی ٹیم بنائی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ اچھی طرح آپ کے علم میں ہے اور معزز ممبر کے بھی علم میں ہے کہ پورا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ وقتاً فوقتاً اپنے سارے دفاتر کی کارکردگی monitor کرتا ہے۔ باقی جہاں تک اپنے چہیتے زمینداروں کو فنڈز دینے کا تعلق ہے تو میں اس کی دو مثالیں دوں گا کہ ہم نے recently ایک wheat competition کرایا تھا جس میں ہر ڈویژن اور ہر ضلع لیول پر ٹریکٹر prize دیئے ہیں اس کے علاوہ ریزرلیولر ہیں اور میرے خیال میں پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے کا لینڈ ریزرلیولر ہوتا ہے وہ قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔ یہ سارے ممبران بیٹھے ہیں، مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہوں گے یہ ہمارے پاس اکثر شکایت لے کر آتے ہیں کہ ٹریکٹر فلاں پارٹی کے آدمی کو مل گیا اور laser فلاں پارٹی کے آدمی کو مل گیا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کی بڑی سخت قسم کی ہدایات ہیں کہ اس بارے میں کوئی تفریق نہ رکھی جائے بلکہ merit کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ ہم merit کو بالکل ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ میں نے پہلے سوال کے جواب میں بھی معزز ممبر سے درخواست کی تھی اور اب اس درخواست کو پھر دہراتا ہوں کہ اگر انہیں کوئی specific شکایت ہے تو اس حوالے سے سوال کریں یا مجھے حکم کریں میں اس کی باقاعدہ inquiry کراؤں گا، اگر سچ ثابت ہوئی تو بالکل قانون اور قاعدہ کے مطابق کارروائی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی مہربانی ہے کہ کارروائی کرنے کی یقین دہانی کروا رہے ہیں لیکن ایسی نوبت ہی کیوں آتی ہے کہ ہمیں نشاندہی کرنی پڑے؟ جب محکمہ کے لوگ تنخواہیں لیتے ہیں، محکمہ کے لوگوں کی teams بنی ہوئی ہیں اور محکمہ کا آڈٹ ہوتا ہے تو پھر اس میں یہ بات کیوں point out نہیں ہوتی؟ ابھی یہاں پر کھڑے ہو کر منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ٹریکٹر اور laser leveler merit پر دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں تو کوئی شق نہیں ہے۔ یہ بات میرے زیر مشاہدہ ہے کہ ٹریکٹر merit پر دیئے گئے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں بالکل on the floor of the House کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے پیسے دے کر laser leveler لیا ہے اور وہ اب بھی میرے ڈیرے پر موجود ہے۔ جب قرعہ اندازی ہوتی ہے تو محکمہ زراعت کے ملازم اپنے لوگوں کی چھ چھ پرچیاں ڈالتے ہیں اور ہماری پرچیوں

کاپتاہی نہیں چلتاکہ وہ کہاں پر جاتی ہیں؟انہی لوگوں کے ٹریکٹر نکلتے ہیں۔اگر منسٹر صاحب فیصل آباد کادورہ کریں تومیں وہlaser levelerدکھاسکتاہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!مجھے ٹریکٹر کی قرعہ اندازی میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔یہ computerizedقرعہ اندازی ہوتی ہے۔اس قرعہ اندازی میں جن لوگوں کے ٹریکٹرنکلے ہیں واقعی ان کا پاکستان مسلم لیگ(ن)سے کوئی تعلق نہیں تھا۔منسٹر صاحب!Laser levelerکے حوالے سے میاں طاہر صاحب نے جو بات کی ہے اس کی ذرا وضاحت کر دیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!laser levelerمیں ہم سو فیصدsubsidyنہیں دیتے۔Laser levelerمیں ہم 2لاکھ 25ہزار روپے کی fixed subsidyدیتے ہیں،باقی پیسے خریدار کو خودpayکرنے پڑتے ہیں اور وہ یہ پیسے کمپنی کوpayکرتاہے۔اس میں محکمہ کو پیسے دینے کا تو کہیں ذکر ہی نہیں آتا۔ محکمہ نےpre-qualifiedکمپنی کو2لاکھ 25ہزار روپےpayکر دیتے ہیں اور پھر خریدار نےاس کمپنی میں بقیہ رقم جمع کرواکر اپناlaser levelerلے لیناہے۔اس سارے عمل میں محکمہ کے کسی آدمی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔اس کی قرعہ اندازی ڈی سی اوآفس میں ہوتی ہے کیونکہ ڈی سی اوبطور چیئرمین اس قرعہ اندازی کی نگرانی کرتاہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!ابھی وزیر موصوف نےیہاں پر کہاہے کہ ہم نےlaser leveler meritپر دیئے ہیں اور میں نے اسی حوالے سے اپنی مثال اس ایوان میں پیش کر دی ہے۔ محکمہ کی طرف سے 2لاکھ 25ہزار روپے کی جوfixed subsidyدی جاتی ہے اس پر مجھ سے ایک لاکھ روپے وصول کئے گئے ہیں۔حکومت پنجاب کاlaser levelerاس وقت میرے ڈیرے پر موجود ہے تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس بابت ایک inquiry teamبٹھادیں اور چیک کر لیں کہ آیااس میں corruptionہوئی ہے یانہیں،جن لوگوں نے یہcorruptionکی ہے کیامنسٹر صاحب ان کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!یہ بات تو معزز ممبر بڑے وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں لہذااس بارے میںinquiryکرائیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ایک معزز ممبر اسمبلی on the floor of the Houseرشوت دینے کااعتراف کر رہاہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ اپنی کارکردگی کو چھپانے کے لئے ایسی بات کر رہے ہیں کیونکہ اگر ہم پیسے نہ دیں تو کام نہیں ہوتا۔ ہم کیا کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! مجھے معزز ممبر سے اس حوالے سے ہمدردی ہے کیونکہ ہمارے محکمہ زراعت والے تو ہر کسی سے ڈرتے ہیں اور خصوصاً معزز ممبران سے تو بہت ڈرتے ہیں اس کے باوجود انہوں نے معزز ممبر سے ایک لاکھ روپے لے لئے ہیں۔ محکمہ کے اس اہلکار کو ذرا شرم نہیں آئی اور ہم ایسے آدمی کو سخت ترین سزا دیں گے۔ معزز ممبر نے جس اہلکار کو رشوت دی ہے اس کا نام بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! چونکہ یہ بات یہاں ایوان میں discuss ہوئی ہے اور معزز ممبر نے خود اس کا اعتراف بھی کیا ہے تو میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔ آپ اس معاملے کی inquiry کروائیں اور پھر ایوان کو بھی آگاہ کریں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ معزز ممبر تحریری درخواست دے دیں کہ انہوں نے ایک لاکھ روپے فلاں اہلکار کو رشوت دی ہے تو میں اس معاملے کی inquiry کروالیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس حوالے سے تحریری درخواست آج ہی دے دیں۔ منسٹر صاحب! آپ inquiry کرنے کے بعد اس کی رپورٹ اگلے اجلاس میں پیش کریں گے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3416 جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شہزاد منشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

*3572: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی کب قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس مارکیٹ کمیٹی کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال13۔2012 میں کتنی آمدن کون کون سی مدات سے حاصل ہوئی؟

(د) مارکیٹ کمیٹی کی دکانوں اور اراضی کی کیا تفصیل ہے؟

(ہ) مارکیٹ کمیٹی نے سال13۔2012 کے دوران کتنے اخراجات مد وار کئے ہیں اور کون کون سے کتنے تخمینہ لاگت سے ترقیاتی کام مکمل کئے گئے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور1976 کو قائم کی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد35 ہے۔عہدہ اور گریڈ وار تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کمیٹی کی سال13۔2012 میں آمدن کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) غلہ منڈی کاہنہ اور نئی تعمیر شدہ سبزی و پھل منڈی کاچھا مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت ہیں۔ غلہ منڈی کاہنہ میں منقولہ پراپرٹی میں407 کمیشن شاپس اور72 پھڑیا شاپس قائم ہیں جبکہ مارکیٹ کا کل رقبہ1045 کنال ہے۔

(ہ) مذکورہ کمیٹی کی سال13۔2012 کے مد وار اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل(ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤاختر علی: جناب سپیکر!جواب کے جز(ب)میں مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد35 بتائی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت ان35 ملازمین کی تنخواہوں کے معاملے میں خود کفیل ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!مارکیٹ کمیٹی ان ملازمین کی تنخواہ pay کر رہی ہے اور بعض اوقات اپنے معاملات چلانے کے لئے بورڈ سے امداد بھی لینی پڑ جاتی ہے۔مارکیٹ کمیٹی خود کفیل ہے اور اپنے معاملات چلا رہی ہے۔

باؤاختر علی:جناب سپیکر!میں اپنے ذاتی مشاہدے کا ذکر کروں گا کہ مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت میں اب بھی ایسے ملازمین ہیں کہ جن کی تنخواہ کی مد میں واجبات بقایا ہیں۔ جز(د) میں کہا گیا ہے کہ گجومتہ منڈی میں 407 کمیشن شاپس اور 72 پھڑیا شاپس کی allotments کر دی گئی ہیں آیا اس allotment کا کوئی criterion ہے اور اگر یہ allotments کر دی گئی ہیں تو کس criterion کے تحت کی گئی ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!معزز ممبر کس منڈی کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں؟

باؤاختر علی:جناب سپیکر!میں کوٹ لکھپت منڈی جو کہ گجومتہ میں ٹرانسفر ہوئی ہے کی بابت پوچھ رہا ہوں۔یہاں جواب میں اس کو کاچھا منڈی لکھا گیا ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!کوٹ لکھپت منڈی کاچھا میں ٹرانسفر ہوئی ہے۔اس کا case subjudice ہے،دکانوں کی نیلامی نہیں ہوئی اور ابھی صرف لائسنس دیئے گئے ہیں۔

باؤاختر علی:جناب سپیکر!یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ 407 کمیشن شاپس اور 72 پھڑیا شاپس قائم ہیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!یہ غلہ منڈی کاہنہ کی بابت لکھا گیا ہے۔

باؤاختر علی:جناب سپیکر!غلہ منڈی میں تو اتنی شاپس نہیں ہیں۔شاید محکمہ نے یہ غلط تحریر کر دیا ہے۔یہ دکانیں کاچھا منڈی میں ہیں۔کیا محکمہ نے ان دکانوں کی allotments کے لئے کوئی کمیٹی بھی بنائی ہے جو دیکھتی ہو کہ merit پر allotments کی گئی ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!یہاں غلہ منڈی کاہنہ کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے جبکہ معزز ممبر سبزی منڈی کی بابت سوال پوچھ رہے ہیں۔وہاں سبزی منڈی shift ہوئی ہے اور سبزی منڈی میں شاپس کی allotment کے لئے باقاعدہ ایک criterion ہے۔اس criterion کے حساب سے جو لوگ کوٹ لکھپت منڈی میں کام کرتے تھے اور یہاں shift ہوئے ہیں ان کو priority دی جاتی ہے اور پہلے انہیں لائسنس دیئے جاتے ہیں۔

باؤاختر علی:جناب سپیکر!انہوں نے آمدن،اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔کیا ان اخراجات،آمدن اور ترقیاتی کاموں کا کوئی آڈٹ ہوتا ہے اور اس کی رپورٹ منگوائی جاتی ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔ جس طرح ہر محکمہ کے مالی معاملات کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے اسی طرح مارکیٹ کمیٹی کے سارے مالی معاملات کا باقاعدہ سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3574 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3574: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر اور ونگ کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے، اس کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) اس ضلع کی حدود میں محکمہ زراعت نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم فصلوں کے نمائشی پلاٹس کی کاشت پر خرچ کی؟

(ہ) اس ضلع میں مذکورہ سالوں کے دوران محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کون کون سی خدمات سرانجام دیں؟

(و) محکمہ زراعت اس وقت اس ضلع میں کون کون سے منصوبوں پر کام کر رہا ہے، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے سات ونگ کام کر رہے ہیں جن میں شعبہ توسیع، شعبہ ریسرچ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ فیلڈ، شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز، شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ اور شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس شامل ہیں۔ دفاتر اور جائے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کل 354 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے مذکورہ سالوں میں 22 کروڑ 7 لاکھ 12 ہزار 608 روپے کی رقم خرچ کی جس کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ زراعت نمائشی پلاٹوں کے لئے صرف تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے لہٰذا مذکورہ عرصہ میں نمائشی پلاٹوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ہ) مذکورہ سالوں میں محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لئے جو خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب حکومت نے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ "(PIPIP) شروع کیا ہے جسے محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی زیر عمل لا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت نہری کھالا جات اور بارانی علاقہ جات میں ٹیوب ویل کھالا جات (اریگیشن سکیموں) اور ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی سکیمیں لگائی جا رہی ہیں۔ یہ ترقیاتی کام ضلع گجرات میں بھی جاری ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل کھالا جات کے لئے 2 لاکھ 50 ہزار روپے فی سکیم اور ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کے لئے کل لاگت کا 60 فیصد حکومت پنجاب فراہم کر رہی ہے۔ سال 14-2013 کے دوران ضلع گجرات میں سولہ عدد ٹیوب ویل کھالا جات (اریگیشن سکیم) اور تین عدد نہری کھالا جات زیر تعمیر ہیں، جن کا تخمینہ لاگت مبلغ 73 لاکھ روپے ہے۔ اس سال ضلع گجرات میں 123 ایکڑ رقبے پر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی ہے۔ مزید برآں اِسی سال مذکورہ ضلع میں 20 لیزر یونٹ کسانوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں جن پر مبلغ 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے 45 لاکھ روپے بطور سبسڈی ادا کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کل 354 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ 16 عدد ٹیوب ویل کھالا جات اور تین عدد نہری کھالا جات زیر تعمیر ہیں جن کا تخمینہ لاگت مبلغ 73 لاکھ روپے ہے۔ اس سال ضلع گجرات میں 123 ایکڑ رقبے پر جدید نظام آبپاشی کی

تنصیب کی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو73لاکھ روپے کا estimate بنا ہے اس میں حکومت نے کتنے دیئے ہیں اور زمینداروں نے کتنے دیئے ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے یہ PIPIP منصوبہ کے بارے میں ہے۔ ورلڈ بنک کے تعاون سے پنجاب گورنمنٹ کا ایک پراجیکٹ ہے جو کہ پورے پنجاب میں subsidy پر laser leveler دے کر laser leveling کی facility بھی provide کرتا ہے۔ اس کے علاوہ drip irrigation اور اریگیشن سکیمیں لگانے کے لئے بھی ان کو subsidy فراہم کرتا ہے۔اس میں60فیصد تک subsidy ڈیپارٹمنٹ فراہم کرتا ہے اور40فیصد وہ زمیندار فراہم کرتا ہے جس کی زمین پر وہ facility دی جاتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ laser leveler پر ہم 2لاکھ 25ہزار روپے subsidy دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میں نے73لاکھ روپے کے بارے میں پوچھا ہے جس سے زمینداروں کے تین کھالا جات بن رہے ہیں۔منسٹر صاحب صرف اتنا بتادیں کہ کیا وہ کھالے مکمل ہو گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!جہاں تک کھالوں کا تعلق ہے تو کھالوں کا سسٹم اس طرح ہوتا ہے کہ one third کھالا پکا کیا جاتا ہے اور remaining کچے کھالے کی alignment صحیح کی جاتی ہے جو farmer کے ذمہ ہوتی ہے۔ ہم جو one third کھالا پکا کرتے ہیں اس کا مٹیریل محکمہ فراہم کرتا ہے اور جو مزدوری ہوتی ہے وہ farmer کے ذمہ ہوتی ہے۔ یہ ratio تقریباً60/40 کی بنتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میں نے تفصیل نہیں پوچھی،صرف یہ پوچھا ہے کہ کھالے مکمل ہو گئے ہیں یا نہیں؟منسٹر صاحب ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!ان کے سوال میں کھالے مکمل ہونے کی بات نہیں ہے۔یہ نیا سوال دے دیں تو میں پتا کروالیتا ہوں کہ یہ کھالے مکمل ہو گئے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!ابھی ان کے پاس یہ detail نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!ان کے پاس detail ہی نہیں ہے۔ جواب میں انہوں نے شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کا لکھا ہے جس میں مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ کے عملہ کے بارے میں بتایا ہے کہ سیکرٹری کی تعداد ایک ہے اور سیکرٹری گریڈ15 کا ایڈیشنل چارج سب انسپکٹر کے پاس ہے۔ مجھے یہ بتادیں کہ یہ کمیٹی کب سے ایڈیشنل چارج پر چل رہی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ ان کا fresh question بنتا ہے انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کے جواب میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ سال2013-14 کے دوران ضلع گجرات میں16 عدد ٹیوب ویل کھالاجات (اریگیشن سکیم) اور تین عدد نہری کھالاجات زیر تعمیر ہیں اور میرے خیال میں زیر تعمیر اسی کو ہی کہا جاتا ہے جو بن رہے ہوں۔ اس میں بڑا واضح جواب دیا گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال کیا ہے؟ میں کدھر ہوں اور منسٹر صاحب ابھی تک ادھر ہی کھڑے ہیں۔ انہیں سمجھ ہی نہیں آئی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ اگر سمجھ نہیں آئی تو میں انہیں سمجھاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جو annexure دیا ہے اس میں شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کا ایک صفحہ ہے جس کے آخر پر مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ کے بارے لکھا ہوا ہے کہ اس میں سیکرٹری، نائب قاصد اور مختلف عہدے لکھے ہوئے ہیں اور میں نے مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ کے بارے میں ہی پوچھا ہے۔ یہ لکھا ہوا ہے کہ ایڈیشنل چارج سب انسپکٹر کے پاس ہے جو گریڈ15 کا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ یہ کمیٹی کب سے ایڈیشنل چارج پر چل رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ سوال تو ابھی آیا ہی نہیں۔ یہ پرانے سوال کی بات کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ کیا یہ نیا سوال ہے؟ میرے خیال میں انہیں کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یہ میرے سامنے سوال ہے۔ انہوں نے جو تفصیل دی ہے اس حوالے سے مجھے صرف یہ بتادیں کہ یہ کمیٹی کب سے ایڈیشنل چارج پر چل رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! سوال نمبر 3570 کی بات ہو رہی ہے جبکہ انہوں نے اگلا سوال تو کہا ہی نہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ annexure میرے ہاتھ میں ہے اور اس کے اوپر سوال نمبر لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا سوال کیا ہے، kindly ذرا سوال پڑھیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ذرا دہراتا ہوں۔ انہوں نے annexure میں شعبے دیئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سوال نمبر 3574 ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جو شعبے دیئے ہوئے ہیں اس میں اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ لکھا ہوا ہے اس کے آگے تمام مارکیٹ کمیٹیاں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بتائیں کہ آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جز (الف) کی بات کر رہا ہوں۔ صفحہ نمبر 19 پر شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کی تفصیل میرے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے جو تفصیل دی ہوئی ہے اس پر آجائیں اور میں اسی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جز (الف) ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو تفصیل دی جاتی ہے اسی پر ہی ضمنی سوال ہوتا ہے اور میں نے بھی اسی تفصیل میں مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ لکھا ہوا ہے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری کی

تعداد ایک ہے اور نائب قاصد دو ہیں۔انہوں نے آگے ایڈیشنل چارج لکھا ہوا ہے جس حوالے سے میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ کب سے ایڈیشنل چارج چل رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کو idea ہے کہ کب سے یہ ایڈیشنل چارج ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کا پتا کروا دیا جائے گا لیکن ابھی میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس حوالے سے میاں صاحب کو بتائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): میاں صاحب کو آج ہی بتا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے کہ وہاں پر دو نائب قاصد ہیں یہ صرف اتنا بتا دیں کہ کیا وہاں پر دو نائب قاصد ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے یہی بتایا گیا ہے۔اگر معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں ہر دو نائب قاصد نہیں ہیں تو میں انکوائری کر لیتا ہوں کہ مجھے غلط کیوں بتایا گیا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ بھی زمیندار ہیں اور میں بھی زمیندار ہوں۔آپ دیکھ لیں کہ ہم 22 کروڑ 7 لاکھ روپے صرف تنخواہوں کی مد میں خرچ کر رہے ہیں اسی لئے میں نے پوچھا ہے کہ زمینداروں کا 73 لاکھ روپے کا ایک estimate ہے جس میں ہم زمینداروں کا 60 لاکھ روپے بتا رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم زمینداروں کو کچھ نہیں دینا چاہتے؟ یہ صرف اتنا بتا دیں کہ کیا ہم زمینداروں کو کچھ نہیں دینا چاہتے، اس کا تو انہیں پتا ہی ہو گا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! 60 لاکھ روپے کی بات نہیں ہوئی بلکہ میں نے یہ بتایا ہے کہ 60 فیصد محکمہ ایگریکلچر کھالا جات کے لئے فراہم کرتا ہے اور 40 فیصد وہ ہوتا ہے جس کی مد میں کچے کھالوں کی alignment یا مستری مزدوروں کا خرچہ شامل ہوتا ہے جو farmer کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ PIPIP کے تحت 60 فیصد محکمہ pay کرتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں اور نہ ہی اس محکمے کی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔آگے آپ فیصلہ کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کو بلائیں اور ان کے خدشات دُور کریں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ سیکرٹری کے حوالے سے لکھ کر دے دیں تو میں پتا کروالیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ 22 کروڑ 7 لاکھ روپے کی جو رقم خرچ کی گئی ہے اس کی بھی ذرا detail فراہم کریں کہ وہ کہاں خرچ کی گئی ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3735 جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3868 بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4131 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن کی کاشتکاروں سے کپاس کی فصل خرید سے متعلقہ تفصیلات

*4134: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب سیڈ کارپوریشن کاشتکاروں سے کپاس کی فصل خرید کرتی ہے اور فصل کی قیمت کا 50 فیصد سے 80 فیصد تک کاشتکاروں کو فوری ادا کر دیا جاتا ہے جبکہ بقیہ رقم ایک تاریخ تک جب کاشتکار چاہے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا کر دیا جاتا ہے یہ کس پالیسی کے تحت ہوتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ سہولیات پنجاب کے تمام کاشتکاروں کو فراہم کی جاتی ہے اگر نہیں تو پنجاب سیڈ کارپوریشن کتنے فیصد کاشتکاروں کو یہ سہولیات فراہم کرتی ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اس پالیسی کو کپاس کے علاوہ دیگر فصلات تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ہر سیزن کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن تمام stakeholders کی مشاورت سے کپاس خریداری پلان جاری کرتی ہے۔ فصل کپاس کے لئے پلان میں "مدعا سسٹم "(unfixed) رائج ہے جس کے تحت کسان کو 50 فیصد ادائیگی فوراً کر دی جاتی ہے جبکہ بقایا رقم 15۔جنوری تک کے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ سہولت کپاس کے ان تمام کاشتکاروں کو بلا امتیاز مہیا کی جاتی ہے جو کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رجسٹرڈ کاشتکار ہوں یعنی کہ انہوں نے کپاس کا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن سے ہی خریدا ہو لیکن پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر سال procurement کا ایک ٹارگٹ متعین کرتی ہے اور ٹارگٹ سے زیادہ خریداری نہیں کی جاتی۔

(ج) ایسی تمام فصلات جن کی حکومت امدادی قیمت مقرر کرتی ہے ان پر "مدعا سسٹم "لاگو نہیں ہوتا لہٰذا یہ سہولت صرف کپاس کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا سیڈ کارپوریشن کاشتکاروں سے کپاس کی فصل خرید کرتی ہے اور فصل کی قیمت کا 50 فیصد سے 80 فیصد تک کاشتکاروں کو فوری ادا کر دیا جاتا ہے جبکہ بقیہ رقم ایک تاریخ تک جب کاشتکار چاہے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا کر دیا جاتا ہے، یہ کس پالیسی کے تحت ہوتا ہے تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہر سیزن کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن تمام stakeholder کی مشاروت سے کپاس کی خریداری پلان جاری کرتی ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ stakeholder تو پورا پنجاب اور پورے پنجاب کے کاشتکار ہیں لہذا یہ لاڈلے اور منظور نظر کہاں سے آتے ہیں جن کی فصلیں خریدی جاتی ہیں اور ان کو پیسے ملتے ہیں، منسٹر صاحب ذرا بتادیں کہ یہ کیسے آتے ہیں اور اس کا کیا procedure ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا طریق کار ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب سیڈ کارپوریشن اپنے registered grower سے کپاس خریدتا ہے تو جس وقت فصل خریدی جاتی ہے تو 50 فیصد ادائیگی موقع پر کر دی جاتی ہے اور باقی 50 فیصد جب وہ چاہے کہ مارکیٹ میں highest rate ہے اور وہ سمجھے کہ آج کل پُھٹی کا highest

rate ہے اگر تین ہزار روپے ہے تو وہ اس پر اپنا پیسا لینا چاہے تو اس کا تین ہزار روپے rate fix ہو جائے گا کیونکہ کپاس کی support price کوئی نہیں ہوتی۔اس کا highest rate ہی registered grower کو دیا جاتا ہے۔ان کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کون سے کاشتکار ہیں جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو اس کا جواب یہی ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے registered grower ہیں جو طریق کار کے مطابق سیڈ کو multiply کرتے ہیں اور اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ اپنی پوری فصل سیڈ کارپوریشن کو دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سیڈ کارپوریشن پورے پنجاب میں کام کرتی ہے، تمام شہروں میں اس کے دفاتر اور سسٹم موجود ہے اور کیا اس کی پالیسی کی تشہیر کی جاتی ہے تاکہ کاشتکار اس سے آگاہ ہوں اور وہ اس کے تحت فائدہ اٹھا سکیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب سیڈ کارپوریشن کاشتکاروں سے ہر وقت رابطہ میں رہتی ہے، لوگ اس بارے میں well aware ہیں۔یہ اخبارات میں اشتہار بھی دیتی رہتی ہے۔ میں ہاؤس کے علم میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ یہ واحد ادارہ ہے جو گورنمنٹ سیکٹر میں چل رہا ہے اور منافع میں جا رہا ہے اور اپنا کام بھی بہترین طریقہ سے کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں انہوں نے ایک highbred maize کا seed introduce کرایا ہے انٹرنیشنل کمپنیوں کے seed کی قیمت 7 ہزار روپے سے اوپر ہے جبکہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے جو highbred seed introduce کرایا ہے اس کی vigor اتنی ہی ہے لیکن اس کی قیمت 2500 روپے ہے۔یہ ادارہ ساری تنخواہیں، الاؤنسز اور زمینداروں کو ساری سہولیات دینے کے باوجود واحد پبلک سیکٹر میں چلنے والا ادارہ ہے جو منافع بھی ظاہر کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کتنے فیصد کاشتکاروں کو یہ سہولت حاصل ہوتی ہے اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ کتنے فیصد کاشتکار اس سے مستفید ہوتے ہیں اور دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی فصلیں ہیں جن کو امدادی قیمت دی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!ان کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے جو298 registered grower ہیں۔یہ نہیں ہوتا کہ ان کو کوئی سہولت دی جاتی ہے۔یہاں کپاس کے صرف دو علاقوں رحیم یار خان اور خانیوال کی بات ہو رہی ہے۔Registered grower پر ایک قسم کی پابندی ہوتی ہے کہ وہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے parameters کے مطابق basic seed ان سے لے کر multiply کرتا ہے پھر satisfied seed ان کو واپس کرتا ہے۔اگر کوئی آدمی ان کا registered grower بننا چاہے اور اس criteria کو follow کرنا چاہے تو اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر4568 سردار علی رضا خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر4657 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*4657: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں گریڈ وار اور اسامی وار خالی اسامیوں کی کل تعداد858 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ ایک سے بندرہ تک کی خالی اسامیوں کی تعداد678 ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے ان خالی اسامیوں کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو ایمرجنسی کی بنیاد پر فوری fill کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 2010۔10۔15 تک858 تھی جواب بڑھ کر899 ہو چکی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 2010-10-15 تک 678 تھی جواب بڑھ کر 679 ہو چکی ہے۔

(ج) یقیناً افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں لیکن محکمہ زراعت محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنے ٹارگٹ حاصل کر رہا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات میں خالی اسامیوں کو بھرتی پر پابندی ختم ہوتے ہی پُر کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 2010-10-15 تک 858 تھی جواب بڑھ کر 899 ہو چکی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خالی اسامیاں کب سے خالی چلی آ رہی ہیں اور یہ کب تک خالی رہیں گی کیونکہ ان خالی اسامیوں کی وجہ سے ریسرچ میں بے تحاشا مشکلات آ رہی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان کی بات درست ہے واقعی اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ زراعت میں ایک عرصہ سے بھرتیوں پر پابندی ہے۔ ہم نے وزیر اعلیٰ کو case move کیا ہوا ہے جیسے ہی بھرتیوں سے پابندی اٹھے گی ہم انشاء اللہ یہ اسامیاں fill کر لیں گے۔ میں ایوان کی یقین دہانی کے لئے یہ بات گزارش کرتا چلوں کہ ہمارے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایوب زرعی ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد بڑا star قسم کا ادارہ ہے۔ وہ اپنی سرگرمیاں، پیداوار یا کارکردگی کے حوالے سے output دے رہا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسامیاں خالی ہیں اور یہ fill کر لی جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ بھی تھا کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہمارے پاس منظور شدہ سٹاف کی تعداد 5841 ہے۔ اس میں سکیل 1 سے لے کر 15 تک 3915 اسامیاں ہیں۔ یہ اسامیاں آہستہ آہستہ gradually ہوتی گئی ہیں۔ یہ ایک دم خالی نہیں ہوئیں بلکہ پچھلے پانچ سات سال جب سے بھرتی پر پابندی ہے یہ ان سالوں کا log اکٹھا ہوا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ پچھلے پانچ سے سات سالوں کے دوران یہ اسامیاں خالی ہوئی ہیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ آہستہ آہستہ یہ pile up ہوتا گیا ہے۔ میں exact کوئی time نہیں جانتا کہ کب یہ ہوا ہے۔ میں نے پانچ سات سال کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ پچھلے پانچ سات سال کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں بھی یہی بتایا ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 2010۔10۔15 تک 678 تھی جو اب بڑھ کر 679 ہو چکی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ بھرتیوں پر پابندی کب ختم ہو گی؟ جب بھی یہ سوال کیا جاتا ہے تو یہی جواب آیا تھا کہ پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں بھرتی کھلنے پر اسامیاں fill ہو جائیں گی۔ کیا آپ کا پچھلا اور یہ tenure اسی طرح سے گزر جائے گا اور یہی جواب ملے گا کہ اسامیاں بھرتی پر پابندی کی وجہ سے fill نہیں کر سکے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ سیدھی سی بات ہے کہ ہمیں جیسے ہی اجازت ملے گی تو ہم انشاء اللہ بھرتیاں شروع کر دیں گے۔ ہم نے case move کیا ہے اور اجازت مانگی ہے جیسے ہی ہمیں اجازت ملے گی ہم بھرتیاں شروع کر دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اگر کسی محکمہ کی ذمہ داری ان کو دی جاتی ہے تو پھر ان کا یہ فرض بن جاتا ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے case move کیا ہوا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سات سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب ان کی بات نہیں سنتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4667 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب کو نیشنل پروگرام فار امپرووومنٹ آف واٹر کی مد میں فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4667: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وفاقی حکومت نے 12-2011 سے اب تک پنجاب کو نیشنل پروگرام فار امپرووومنٹ آف واٹر کورسز کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ب) ان فنڈز سے اب تک کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ج) کتنے منصوبہ جات مکمل ہو گئے ہیں اور کتنے ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں، یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(د) ان منصوبہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) "نیشنل پروگرام فار امپرووومنٹ آف واٹر کورسز" مالی سال 04-2003 سے مالی سال 12-2011 تک تھا جو کہ 30-06-2012 کو مکمل ہو گیا لہذا وفاقی حکومت کی طرف سے 12-2011 میں پنجاب کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے گئے البتہ پچھلے سالوں کے بقیہ 31 کروڑ 11 لاکھ 63 ہزار روپے کھالاجات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کئے گئے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں واضح کیا گیا ہے کہ پچھلے سالوں کے بقیہ فنڈز کو کھالا جات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کیا گیا۔ جن سے 253 کھالاجات کو مذکورہ سال میں مکمل کیا گیا۔

(ج) مذکورہ پروگرام کے تحت کل 18,471 کھالاجات اور 3,734 آبپاش سکیمیں کو منصوبہ کی مدت تکمیل یعنی 30-06-2012 تک مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد اس پروگرام کے تحت کوئی کھالا زیر تکمیل نہ ہے۔

(د) جز(ج) میں دیئے گئے منصوبہ جات کے لئے کل 15-ارب 74 کروڑ 23 لاکھ 73 ہزار روپے فراہم کئے گئے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز(الف) کا جواب آیا ہے کہ 2011 میں پنجاب کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے گئے اور باقی حصہ میں کہا گیا ہے کہ البتہ پچھلے سالوں کے بقیہ 31 کروڑ 11 لاکھ 63 ہزار روپے کھالاجات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک ہی جواب میں دو مختلف جوابات ہیں۔ ایک طرف مان بھی رہے ہیں اور ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ کچھ بھی فراہم نہیں کیا گیا یہ کیا ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر!اس جواب میں واضح لکھا ہے کہ "نیشنل پروگرام فار امپرووومنٹ آف واٹر کورسز"مالی سال 04-2003سے مالی سال12-2011 تک تھا جو کہ 30-06-2012 کو مکمل ہو گیا۔اس کے بعد اس مد میں کوئی فنڈز نہیں آئے لیکن جو ان کے پاس اس مد میں پیسے پڑے تھے وہ کھالوں کی اصلاح کے لئے استعمال ہو گئے ہیں۔اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نیا کوئی فنڈ نہیں آیا۔یہ پروگرام cap ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پچھلے سالوں کے بقیہ فنڈز 31 کروڑ 11 لاکھ 63 ہزار روپے کھالا جات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کئے گئے۔ وہ کن کن اضلاع میں استعمال ہوئے ہیں، براہ مہربانی ان دیہاتوں اور شہروں کے نام بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!کیا آپ کے پاس نام ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ نیا ضمنی سوال دے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تو آپ کے بقایا جات میں سے utilize ہوئے ہیں تو اتنا تو آپ کو پتا ہو گا کہ یہ کن کن شہروں اور دیہاتوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ تو ایک لمبی تفصیل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!انہوں نے تفصیل بتادی ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر!ایک لمبی لسٹ ہے تو یہ ان کو فراہم کر دی جائے گی اگر یہ اس تفصیل کی خواہش کرتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ نیا سوال بنتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر:اس سوال کے جز(ب) کا بھی شاید یہی جواب ہو گا۔اس کے مطابق 253 کھالا جات مکمل کئے گئے ہیں تو ان کے نام اور علاقوں کے نام اور یہ کن کن شہروں میں مکمل کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!اس کی تفصیل محترمہ کو دے دیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5047 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: مارکیٹ کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

***5047: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 12-2011 سے 14-2013 تحصیل ساہیوال اور تحصیل چیچہ وطنی میں مارکیٹ کمیٹی نے جو ڈویلپمنٹ کروائی ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال میں غلہ منڈی و فروٹ منڈی شہر سے باہر شفٹ کی جا رہی تھی جس پر تاحال عملدرآمد رکا ہوا ہے اس کی وجہ بیان کی جائے، کتنی اراضی ایکوائر کی گئی ہے نیز کب تک شفٹنگ مکمل ہو جائے گی، مزید حکومت کی قیمتی اراضی جو زراعت فارم 92/9 ایل کی اراضی کو بے آباد / ویران کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) چونکہ تحصیل ساہیوال کی سبزی، پھل اور غلہ منڈی کی منتقلی کا عمل جاری ہے جس وجہ سے پرانی منڈی میں مذکورہ عرصے کے دوران کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا۔مارکیٹ کمیٹی چیچہ وطنی میں ترقیاتی کام کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ عرصے میں ترقیاتی کام نہ ہوئے لیکن ضرورت پڑنے پر ترقیاتی کام کروا دیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال میں سبزی، پھل اور غلہ منڈیاں شہر کے باہر منتقل کی جا رہی ہیں جس کے لئے حکومت نے 402 کنال 10 مرلے رقبہ پنجاب زرعی مارکیٹنگ آرڈیننس 1978 کے سیکشن 29 کے تحت حاصل کر لیا ہے اور نئی جگہ پر ترقیاتی کاموں پر تخمینہ لگانے کے بعد تعمیر کا ٹھیکہ قواعد کے مطابق دے دیا گیا ہے۔اس کام کا ورک آرڈر مورخہ 15-01-31 کو جاری کیا جا چکا ہے۔اس منصوبے کی تکمیل ایک سال میں ہو جائے گی۔

یقیناً نئی منڈی کے قیام سے مذکورہ حکومتی اراضی کی قیمت اور اہمیت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی اراضیacquire کی گئی ہے اور کب تک اس کی شفٹنگ مکمل ہو جائے گی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ غلہ منڈی، سبزی منڈی اور فروٹ منڈی شہر سے باہر منتقل کی جارہی ہے جس کے لئے 402 کنال اور 10 مرلے زمینacquire کی گئی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ وہ بتادیں کہ یہ شفٹنگ کس طریق کار کے تحت کی جارہی ہے اور جو آڑھتیان ہیں انہیں کس طریق کار کے تحت وہاں پرadjust کیا جارہا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب کی یہ پالیسی ہے کہ کوئی بھی سبزی یا غلہ منڈی وہ شہر سے باہر کھلی جگہ پرmove کی جائے۔ سبزی منڈی یا غلہ منڈی شہر کے اندر ہونے کی وجہ سے صفائی، ٹریفک اور خاص طور پر زمینداروں کو وہاں تک پہنچنے میں لاتعداد مسائل کا سامنا رہتا ہے لہذا جو بھی سبزی یا غلہ منڈی شہر کے اندر آرہی ہے ہم ان کو باہر شفٹ کر رہے ہیں۔ اس کے لئے پہلے جگہ خریدی جاتی ہے پھر اس کیdevelopment کی جاتی ہے، جو پرانے لوگ بیٹھے ہیں ان کوpriority دے کر ان کو ادھر شفٹ کیا جاتا ہے اور نئے لوگوں کو بھی لائسنس دیئے جاسکتے ہیں۔ 402 کنال جگہ جو کہ غلہ منڈی اور سبزی منڈی کے لئے خریدی گئی ہے اس میں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ زمین خریدی جاتی ہے اور پھر اس کی development کی جاتی ہے اور جو پرانے لوگ ہیں انہیں وہاں پر top priority پر adjust کیا جاتا ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ پرانے جو لوگ تھے ان کو accommodate کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا اور اگر نہیں کیا گیا تو کن وجوہات پر نہیں کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ابھی تو اس کا ورک آرڈر جاری ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ تیار ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! ابھی تو یہ منڈی شروع ہی نہیں ہوئی۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس کے بعد یہ ڈی سی او کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ پرانے لوگوں کو کس طرح شفٹ کرتے ہیں۔ ہمیں تو منڈی اس وقت دی جاتی ہے جب وہ آپریشنل ہو جاتی ہے۔ ہمیں منڈی آپریشنل ہو کر ملتی ہے اس کے بعد محکمہ ایگریکلچر اس کو چلاتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ملک صاحب بھی موجود ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں 50 ایکڑ پلان کے تحت میرے حلقے میں واقع زرعی فارم کو غلہ منڈی اور فروٹ منڈی شفٹنگ کے لئے acquire کیا گیا اور اس میں ایسی بندر بانٹ کی گئی جو کہ منسٹر صاحب کے علم میں ابھی تک نہیں ہے اور جس کے میرے پاس ثبوت بھی موجود ہیں۔ ایک ایک بندہ جس کے پاس سات سات لائسنس ایک دکان میں ہیں، انہیں سات سات دکانیں الاٹ کر دی گئی ہیں اور جو لوگ 1988، 1990، 1999 اور 2011 سے یعنی جو بیس بیس، تیس تیس سال سے کاروبار کر رہے ہیں انہیں ان کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا کہ ایک سیشن میں منسٹر صاحب سے غلہ منڈی کے حوالے سے یہ گزارش کی تھی اس وقت آپ نے on the floor of the House یہ منسٹر صاحب کے ذمے لگایا تھا کہ بیٹھ کر یہ معاملہ طے کر لیا جائے لیکن کوئی بھی بات سنی نہیں گئی۔ میں اس سلسلے میں سیکرٹری زراعت اور منسٹر صاحب سے بھی ملا ہوں تو میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ جو لوگ متاثرہ ہیں اور جو لوگ پرانے ہیں سب سے پہلے ان کو حق دیا جائے گا تو کیا یہ اُن کو اُن کا حق دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بالکل ان کو ان کا حق دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ ڈی سی او صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی violation ہوئی ہے تو اس کا سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس میں میری گزارش ہے چونکہ میں دوسری دفعہ on the floor of the House یہ گزارش پوری ذمہ داری کے ساتھ کر رہا ہوں کہ یہ ایسا مقدس ایوان ہے کہ یہاں پر غلط بیانی نہیں ہو سکتی تو آپ ایک مہربانی کریں کہ اس کی ایک کمیٹی بنائیں اور یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!نہیں، نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!وہاں پر blunder ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!وہاں پر blunder ہوا ہے اور اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جارہا2011 میں ایسا کام ہوا ہے کہ جو لوگ مستحق تھے جو بیس بیس، تیس تیس سال سے کاروبار کر رہے تھے انہیں ان کے کاروبار سے محروم کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!اب آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔جی، منسٹر صاحب!بتائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ ان سے درخواست کی تھی جو بھی violation ہوئی ہے یہ in writing دے دیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اگر ان کے خلاف کسی قسم کا بھی ثبوت ملتا ہے تو ان کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب اگلا سوال۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!نہیں، بہت تفصیل میں بات ہو گئی ہے اگر کوئی violation ہوئی ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! یہ سوال بہت دیر کے بعد اور بڑی محنت سے دیئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!شاید آپ نے میری بات نہیں سنی۔ میں نے کہا ہے کہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں جو بھی violation ہوئی ہے آج ہی آپ ان کو in writing دیں۔ منسٹر

صاحب اس کی انکوائری کروائیں گے جو بھی ذمہ داران ہیں ان کے خلاف کارروائی کر کے ایوان کو بتائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان کو بتائیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! جی، بالکل بتائیں گے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 5049 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سستے بازاروں سے متعلقہ تفصیلات

*5049: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں دوسرے شہروں کی طرح ساہیوال شہر میں بھی سستے بازار یا رمضان بازار لگائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں تو پہلے ہی ہر چیز کی سہولت موجود ہوتی ہے کیا حکومت ساہیوال کے بڑے دیہاتوں بالخصوص پی پی۔222 کے بڑے موضع جات بہادر شاہ، محمد پور، کمیر ٹاؤن، اڈا چھیل میں بھی رمضان بازار لگانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جگہوں پر سستے بازاروں کو لگانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال میں چار عدد رمضان بازاروں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں کمیر ٹاؤن بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ دو عدد سستے بازار، ماڈل بازار ساہیوال اور سبزی منڈی ہائی سٹریٹ ساہیوال ہفتے میں تین بار لگائے جاتے ہیں۔ بڑے موضع جات میں رمضان بازار لگانے کے فیصلے میں متعلقہ ڈی سی او صاحبان کے ساتھ محکمہ زراعت اپنا مکمل تعاون کرے گا۔

(ج) اس جز کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس میں میری humble submission ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے بتایاہے کہ رمضان بازار لگتے ہیں جن میں کمیر ٹاؤن، اڈا چھیل، بہادر شاہ اور محمد پور بھی شامل ہیں۔ ہفتے میں تین دن ساہیوال میں سستے بازار لگتے ہیں چونکہ ہم دیہاتوں میں رہنے والے لوگ ہیں شہروں میں تو ہر طرح کی سہولت موجود ہوتی ہے، ریٹ چیک کرنے کے لئے مجسٹریٹ بھی موجود ہوتاہے اور غیاثت کا کاروبار بھی چیکنگ کا ٹھیک چلتاہے۔ جیسے انہوں نے کمیر ٹاؤن میں رمضان بازار اور باقی علاقوں میں سستے بازار لگائے ہیں، ہمارے جو بڑے towns ہیں وہاں پر بہت thick populated areas ہیں تو کیا یہ وہاں پر بھی سستے بازار اور آئندہ رمضان بازار لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جس طرح اس سوال کے جواب میں گزارش کی ہے کہ تحصیل ساہیوال میں چار سستے بازار پہلے ہی لگے ہوئے ہیں۔ ایک تحصیل میں چار بازار thickly populated areas کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی لگائے گئے ہیں۔ میرا بھی ایک دیہات سے تعلق ہے تو دیہات میں رہنے والے لوگ اکثر اپنے پاس جو چھوٹے موٹے ٹاؤن ہوتے ہیں وہاں سے آکر خریداری کرتے ہیں، اس کے باوجود اگر معزز ممبر یہ چاہتے ہیں کہ ان کا دائرہ کار بڑھا دیا جائے تو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے ہم بالکل حاضر ہیں۔ یہ سستے بازار اور رمضان بازار لگانا یہ basically industry department کا function ہوتاہے۔اگر industry department مناسب سمجھے تو یہ بازار لگائے جاسکتے ہیں تو محکمہ زراعت ان میں اپنی جو vegetables فراہم کرے گا یا جو بھی اس کے ذمے pulses وغیرہ ہیں وہ فراہم کرنے کو تیار ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس میں میری یہ گزارش ہے کہ luckily میرا اور منسٹر صاحب کا adjacent حلقہ ہے جہاں پر ساہیوال ڈسٹرکٹ ختم ہوتاہے وہاں سے ان کا حلقہ عارف والا شروع ہوتاہے۔ ساہیوال تحصیل میں آپ imagine کریں کہ جو تحصیل صرف ایک سو کلومیٹر کی surrounding میں بنتی ہے اس میں چار بازار ہیں اور تین بازار اس میں ساہیوال شہر میں ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! بات یہ ہے کہ جہاں تک ان کے ڈیپارٹمنٹ کی بات ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رمضان بازار ہم نے نہیں لگانے ہوتے بلکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا کام ہے اور آپ لوگوں نے بیٹھ کر اس پر decision لینا ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جہاں پر ہماری ضرورت ہو گی تو ہم direction دے دیں گے اور وہاں پر اپنا سٹال لگالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی خوبصورت بات فرمائی ہے۔ چونکہ ہم دیہاتی لوگ شہر نہیں پہنچ سکتے تو یہ وہاں پر بھی سستے بازار شروع کریں۔ رمضان بازار تو سال بعد لگے گا جبکہ سستے بازار کا arrange کرنا ہے۔ اگر منسٹر صاحب نہیں کرتے تو یہ arrange کروادیں کیونکہ ہمیں تو کام سے مطلب ہے۔ یہ ہمیں سستا بازار جس سے مرضی لگوادیں کیونکہ ہمارے یہ منسٹر ہیں اور آپ سپیکر ہیں۔ آپ کے علاوہ ہم کس سے جاکر کہیں گے ؟ یہ اس حوالے سے مہربانی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو ان کی طرف سے اور اپنی طرف سے درخواست کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنے طور پر ان سے بات کر لیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! Basically یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے لیکن میں ان کی favour میں ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2545 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5631 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5637 ہے۔

گجرات: سبزی منڈی ڈنگہ کی شہر سے منتقل کے بارے میں تفصیلات

*5637: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کتنی سبزی منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں اور یہ کس کس مارکیٹ کمیٹی کے علاقہ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر سبزی منڈیاں پرائیویٹ جگہوں پر واقع ہیں، جس کی وجہ سے دکانداروں سے پرائیویٹ جگہوں کے مالکان کافی پیسے وصول کرتے ہیں؟

(ج) اس وقت سرکاری جگہ پر کتنی منڈیاں ہیں اور کتنی پرائیویٹ جگہ پر ہیں، کیا سبزی منڈی کی تعمیر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ سبزی منڈی زبوں حالی کا شکار ہے، کیا حکومت اس سبزی منڈی کو بہتر بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غورر کھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈنگہ سبزی منڈی بازار اور شہر کے درمیان ہے جس کی وجہ سے تمام گندگی سبزی منڈی میں ہی پڑی رہتی ہے۔ کیا حکومت اسے شہر سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع گجرات میں کل سات سبزی و پھل منڈیاں قائم ہیں جن میں سے دو سرکاری اور پانچ پرائیویٹ ہیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سبزی منڈی مراڑیاں بائی پاس گجرات	سرکاری	سبزی و پھل منڈی ڈنگہ	پرائیویٹ
سبزی و پھل منڈی جلالپور جٹاں	سرکاری	سبزی و پھل منڈی سرائے عالمگیر	پرائیویٹ
سبزی و پھل منڈی جلالپور جٹاں	پرائیویٹ	سبزی منڈی لالہ موسیٰ	پرائیویٹ
سبزی و پھل منڈی کوٹلہ ارب علی خان	پرائیویٹ		

(ب) جی ہاں! زیادہ تر منڈیاں پرائیویٹ جگہوں پر قائم ہیں۔ پرائیویٹ منڈیوں کے مالکان اپنی دکانیں فروخت کر کے وہاں سے جا چکے ہیں۔ یہ مالکان دکانداروں سے کسی قسم کی کوئی وصولی نہیں کرتے تاہم مارکیٹ کمیٹی دکانداروں سے قواعد کے مطابق مارکیٹ اور لائسنس فیس وصول کرتی ہے۔

(ج) ڈنگہ منڈی شہر کے وسط میں واقع ہے جس کا رقبہ صرف تین کنال ہے جہاں پر ٹریفک اکثر جام رہتی ہے اس لئے منڈی کا کوڑا کرکٹ شہر سے باہر لے جانے میں دشواری رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کاروباری لوگوں کے رش کے باعث کبھی کبھی صفائی کے عمل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی نے اپنے قلیل وسائل سے اس منڈی میں دو عدد خاکروب مقرر کئے ہوئے ہیں جو صبح اور بعد از دوپہر صفائی سرانجام دیتے ہیں۔

(د) یقیناً بہتری کی کوئی تجویز موصول ہونے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) اس منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے موزوں جگہ کی تلاش جاری ہے۔ زمین میسر آنے پر اس کی منتقلی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سوال کے جواب کا جز (ج) پڑھ دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں سوال کیا ہے کہ اس وقت سرکاری جگہ پر کتنی منڈیاں ہیں اور کتنی پرائیویٹ جگہ پر ہیں، کیا حکومت اس سبزی منڈی کو بہتر بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور رکھتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ڈنگہ منڈی شہر کے وسط میں واقع ہے جس کا رقبہ صرف تین کنال ہے جہاں پر ٹریفک اکثر جام رہتی ہے اس لئے منڈی کا کوڑا کرکٹ شہر سے باہر لے جانے میں دشواری رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کاروباری لوگوں کے رش کے باعث کبھی کبھی صفائی کے عمل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی نے اپنے قلیل وسائل سے اس منڈی میں دو خاکروب مقرر کئے ہوئے ہیں جو صبح اور بعد از دوپہر صفائی کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جگہ پر کب سے یہ منڈی چل رہی ہے اور کب سے سارا شہر اس problem کو face کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کب سے منڈی چل رہی ہے اس کی آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت detail نہیں ہے۔ یہ fresh question دے دیں تو میں پتا کر کے بتا دوں گا کیونکہ اس سوال میں اس سے relevant بات نہیں تھی کہ منڈی کب بنی ہے؟ مجھے exact date یاد نہیں کہ یہ منڈی کب سے establish ہے مگر یہ ہم ضرور سمجھتے ہیں کہ یہ congested area میں ہے، لوگوں کو خاصی تکلیف ہے، خریداروں اور اس میں بیٹھے جو لوگ کاروبار کر رہے ہیں ان کو بھی تکلیف ہے جبکہ three kanal is the very small area for the Mandi اگر ہمیں جگہ کی تجویز آئے یا معزز ممبر بتائیں تو ہم بالکل منڈی کو شفٹ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ یقیناً بہتری کی کوئی تجویز موصول ہوئی تو حسبِ ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہ بتادیں کہ ان کا کیا حسبِ ضابطہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ آپ کسی جگہ کی نشاندہی کریں تو ہم وہاں سے منڈی کو شفٹ کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر ان کو جگہ بتائی جائے تو کیا ان کا کوئی سینئر افسر وہاں پر جانے کے لئے تیار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل آپ جب کہیں وہ آپ کے ساتھ جائے گا۔ آپ منسٹر صاحب کو بتائیں تو ان کا افسر آپ کے ساتھ جائے گا بہر حال آپ جگہ identify کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کے سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری وہاں پر جائیں تو میں ان کو بالکل بتاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ جگہ بتائیں اور منسٹر صاحب سے آپ جو افسر کہیں گے وہ بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہمارے زرعی مارکیٹنگ کے ڈائریکٹر ضرور اُدھر جائیں گے اور جا کر ان کی تجویز کردہ جگہ کا معائنہ لیں گے۔ ویسے بنیادی طور پر یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا کام بھی ہوتا ہے لیکن ہمارا representative بھی وہاں جائے گا۔ اگر وہ جگہ qualify کرتی ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ اس کی qualification بتادیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ حسبِ ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی تو مجھے یہ بتادیں کہ وہ کیا ضابطہ ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر پڑھے لکھے ممبر ہیں جو ہمارے ساتھ پرانے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے علم میں ہے اور جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ اگر کوئی جگہ acquire کرنی ہوتی ہے تو اس حوالے سے ایکٹ بنا ہوا ہے جس کے سیکشن کے تحت ہی کارروائی کرنی ہوتی ہے۔

ڈی سی او اس کے لئے جگہ acquire کرے گا اور جگہ acquire کرنے کے بعد اس کی payment کرنی ہوتی ہے لہذا یہ سارا کچھ rules and regulations کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر rules کے مطابق جگہ acquire کرنی ہے تو پھر انہیں موزوں جگہ مل جائے تب تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ rules کے مطابق تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جگہ کی نشاندہی تو کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں انہیں visit کرا دوں گا کیونکہ بائی پاس کے ارد گرد ہر طرف جگہ موجود ہے۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ایک بات ضرور ہے جو میں ایوان میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ سبزی منڈیاں جہاں بھی ہیں وہاں بہت بُری حالت ہے۔ انہیں چاہئے کہ سبزی منڈیوں کو بہتر کرنے کے لئے throughout پورے پنجاب میں کوئی طریق کار اور لائحہ عمل بنائیں تاکہ ہر جگہ پر اس کا مسئلہ حل ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کی تجویز note کر لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لوگ اس problem کو face کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے پڑھے لکھے منسٹر ہیں اگر یہ اس پر توجہ دیں تو اس میں بہتری آ سکتی ہے کیونکہ ہر آدمی نے سبزی خریدنی ہے اور ہر ایک نے بازار جانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بھی اس حوالے سے منسٹر صاحب کو تجویز دیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب وہاں پر آئیں تو میں ان کو تجاویز بھی دوں گا اور جگہ بھی دکھاؤں گا کیونکہ انہوں نے عہد کیا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر حکم کریں تو میں خود جانے کو تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بہت شکریہ۔ میاں صاحب! وہ خود جانے کے لئے تیار ہیں۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

سیالکوٹ:آلوریسرچ سٹیشن کا قیام ودیگر تفصیلات

*2458:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آلوریسرچ سٹیشن سیالکوٹ کب قائم کیا گیااس فارم پر ریسرچ کے نتیجہ میں کون کون سی آلو کی اقسام صوبہ پنجاب کے موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں اوراس ریسرچ فارم کی تحقیقات کے نتیجہ میں آلو کی فی ایکڑ پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا ہے آخری ریسرچ کب منظر عام پر لائی گئی؟

(ب) اس ریسرچ سٹیشن پر کتنے ملازمین ہیں ان میں کتنے ریسرچ فیلوز ہیں اوران ریسرچ فیلوز کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔کیاان ریسرچ فیلوز میں پی ایچ ڈی ہولڈرز بھی شامل ہیں۔کیاان کی تحقیقات بین الاقوامی تحقیقاتی زرعی جرنلز میں کبھی شائع ہوئی ہیں؟

(ج) اس ریسرچ سٹیشن کا سالانہ بجٹ کیا ہے13۔2012 سے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی، کتنی خرچ ہو گئی، کیا کوئی آمدنی کے بھی ذرائع ہیں اور وہ کیا ہیں اس عرصہ میں کتنی آمدنی ہوئی؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) آلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ساہیوال میں ہے ۔جبکہ آلو ریسرچ سٹیشن، سیالکوٹ1964 میں مری سے سیالکوٹ منتقل ہوا۔اس کے مزید دو سب سٹیشن مری اور فیصل آباد میں بھی واقع ہیں۔

اس فارم پر ریسرچ کے نتیجہ میں آلو کی اب تک پندرہ نئی اقسام کاشت کے لئے منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔1960 میں آلو کی فی ایکڑ پیداوار 100 من تھی جبکہ 13۔2012 میں242 من فی ایکڑ تک ہے۔آخری ریسرچ پی آر آئی لال(PRI-Red-2012)2013 میں منظر عام پر لائی گئی ہے۔

(ب) سیالکوٹ ریسرچ سٹیشن کے ملازمین کی کل تعداد 47 ہے۔ جن میں9 ریسرچ سائنس دان ہیں۔ تین ریسرچ سائنس دان حاضر سروس ہیں اور چھ پوسٹیں خالی ہیں۔ان میں سے دو

ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر اور ایک پی ایچ ڈی ہے جن کی چھ عدد تحقیقاتی مقالہ جات ملکی زرعی تحقیقاتی جرنلز میں شائع ہو چکی ہیں۔

(ج) مذکورہ مالی سال میں سیالکوٹ ریسرچ سٹیشن کے سالانہ بجٹ کی مد میں ایک کروڑ13لاکھ86 ہزار500روپے رکھے گئے جبکہ ایک کروڑ8لاکھ35ہزار293روپے خرچ ہوئے۔آمدن کے ذرائع میں آلو کی اضافی پیداوار و دیگر فصلات / چارہ جات کی نیلامی شامل ہیں جس سے 2لاکھ12ہزار916روپے حاصل ہوئے۔

صوبہ میں غیر معیاری بیج فراہم کرنے والی کمپنیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2459:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں غیر معیاری بیج فراہم کرنے والی بے شمار سیڈ کمپنیاں ہیں جو unapproved بیج فراہم کرتی ہیں اس کے علاوہ بے شمار جنرز اور پرائیویٹ لوگ بھی غیر معیاری بیج غیر قانونی طور پر فروخت کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص بیج کی فراہمی اور فروخت کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت کے پاس کوئی بھی قانون اور اختیار موجود نہیں ہے؟

(ج) پنجاب حکومت نے غیر معیاری بیج اور غیر معیاری زرعی ادویات کی فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کیا اس کے لئے حکومت مؤثر قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) بیج اور ادویات کا معیار چیک کرنے کے لئے کہاں کہاں اعلیٰ معیار کی لیبارٹریز قائم ہیں اور جنوری2011تا دسمبر2012 کتنے نمونے لے کر ٹیسٹ کئے گئے اور ان کے کیا نتائج آئے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی نہیں!صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ کمپنیوں کی تعداد600 ہے جو وفاقی حکومت کے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن و رجسٹریشن کے ماتحت ہیں۔ان کمپنیوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹیسٹ کر کے رجسٹر کیا جاتا ہے اور صرف منظور شدہ بیج تیار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔البتہ جو کمپنیاں یا افراد غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہوتے ہیں ان کے خلاف فیڈرل سیڈ ایکٹ1976 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ غیر قانونی بیج کے کاروبار میں ملوث لوگوں کے خلاف وفاقی سیڈ ایکٹ 1976 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ غیر معیاری بیج کی روک تھام کرنے کا ذمہ وفاقی حکومت کے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن کے پاس ہے2008 میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7 فیصد پائی گئی جس کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل فوری اقدامات اٹھائے:

- صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیا گیا اور ضلع کی سطح پر ڈی سی او کی صدارت میں ٹاسک فورس کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جن میں محکمہ زراعت، پولیس اور حکومتی وکلاء، زرعی صنعت اور کسانوں کے نمائندے/افسران شامل کئے گئے۔
- ضلعی کمیٹیوں سے روابط کے لئے صوبائی ٹاسک فورس نے باقاعدگی سے دورے کئے۔
- مخبری کے نتیجے میں فوری چھاپہ مار کر جعلی و غیر معیاری زرعی ادویہ کی تیاری یا فروخت میں ملوث پائے گئے افراد کے خلاف قانون کے تحت کارروائی مکمل کی جاتی ہے۔
- ہر ضلع میں زرعی ادویات کے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک عدالت اور ایک دن مقرر کیا گیا تاکہ فیلڈ افسران/انسپکٹرز کسانوں کی زرعی فصلات کا معائنہ بھی باقاعدگی سے کر سکیں۔
- ہر سال فصلوں پر زرعی ادویات کے عروج کے دنوں میں محکمہ زراعت کے 267 انسپکٹر زاعلیٰ افسران کی راہنمائی میں باقاعدہ مہم چلا رہے ہیں۔
- ان اقدامات کے باعث زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح کم ہو کر 2014۔12۔31 تک 3.88 فیصد رہ گئی ہے جس کو صفر کی سطح پر لانے کے لئے حکومت پنجاب پختہ عزم رکھتی ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں سیڈ کے معیار کو جانچنے کے لئے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کی 14 لیبارٹریاں لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، بھکر، بہاولنگر، بہاولپور، وہاڑی، خانیوال، ملتان، ڈی جی خان اور رحیم یار خان میں قائم ہیں۔ ان لیبارٹریوں کو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن کے سیڈ انسپکٹروں نے مذکورہ عرصے کے دوران 350 نمونے بھجوائے جن میں سے 318 غیر ممنوعہ، غیر تصدیق شدہ اور غیر معیاری پائے گئے جن کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے۔ پنجاب میں زرعی ادویات کا معیار چیک کرنے کی لیبارٹریاں فیصل آباد، ملتان، کالا شاہ کاکو (لاہور) اور بہاولپور میں قائم ہیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران محکمہ زراعت پنجاب نے زرعی ادویات کے کل 15 ہزار 772 نمونہ جات حاصل کر کے تجزیہ گاہوں کو بھجوائے جن میں سے 485 نمونہ جات

جعلی وغیر معیاری پائے گئے۔ملوث پائے گئے افراد کے خلاف موجودہ قوانین کے تحت 598ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات

*3416:جناب شہزاد منشی:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا کا کل رقبہ کتنا ہے اور یہ کب کس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا؟

(ب) اس کا مالی سال 11۔2010،12۔2011اور 13۔2012کا بجٹ مدوار اور سال وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ادارے نے اپنے قیام سے آج تک 22چارہ جات کی اقسام دریافت کی ہیں،ان اقسام اور چارہ کا نام بتائیں؟

(د) اس ادارے کے پاس کون کون سی مشینری ہے،یہ کب خرید کی گئی تھی،کون کون سی مشینری کب سے ناکارہ پڑی ہوئی ہے اور چالو حالت میں کون کون سی مشینری ہے،اس مشینری کے سال 11۔2010،12۔2011اور 13۔2012کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا کا کل رقبہ 116ایکڑ ہے۔یہ ڈائریکٹوریٹ 1981میں بنایا گیا تھا۔اس ادارے کے بنانے کا مقصد مختلف چارہ جات کی اقسام پر تحقیق کا کام کرنا ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کے بجٹ کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ادارے نے اپنے قیام سے آج تک چارہ جات کی 23اقسام دریافت کی ہیں ان اقسام کا نام اور خصوصیات کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ادارہ کے پاس کوئی ناکارہ مشینری نہیں ہے اور موجودہ تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔ مشینری،وقت خرید اور اخراجات کی تفصیل(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں پختہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3735:جناب جعفر علی ہوچہ:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12۔2011اور 13۔2012کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنی رقم سے کون کون سے کھال پختہ کئے گئے ہر کھال کی لاگت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) سال14-2013 کے دوران کتنی رقم اس مقصد کے لئے مختص کی گئی ہے اور اس سے کون کون سے کھال پختہ کئے جائیں گے ؟

(ج) بقایا کچے کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور یہ کب تک حکومت پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سال12-2011اور13-2012 کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل گیارہ کھالاجات تعمیر کئے گئے جن پر ایک کروڑ62لاکھ 65ہزار504روپے خرچ ہوئے۔ان کھالاجات کی تفصیل مع لاگت (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال14-2013 کے دوران ایک کروڑ84لاکھ 96ہزار616روپے کی رقم مختص کی گئی جس سے9 کھالاجات پختہ کئے جارہے ہیں تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت پورے صوبے میں پانچ سالوں (13-2012تا17-2016) میں زیادہ سے زیادہ کھالاجات کی اصلاح کی جائے گی بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کر لیں۔ کھالاجات پر خرچ ہونے والی رقم کا تخمینہ ان کے سروے اور ڈیزائن کے بعد لگایا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ زراعت کے جعلی ادویات کے دھندے میں ملوث ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3868: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازم جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں،ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں ؟

(ب) ان ملازمین نے جعلی ادویات اور جعلی کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف یکم جنوری2013 سے آج تک کتنے چالان کئے گئے اور کتنے اداروں اور لوگوں کو پکڑا؟

(ج) ان ملازمین نے اس تحصیل سے جعلی کھاد اور جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اس عرصہ کے دوران کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں ؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے تین ملازمین جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں، جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد شفیع	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت(توسیع)	18
2	عامر رسول	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پیسٹ وارننگ	18
3	محمد عمران	زراعت آفیسر پیسٹ وارننگ	17

(ب) ان ملازمین نے درج بالا عرصہ سے لے کر تاحال 36 ایف آئی آر درج کروائیں، ایک چالان کیا دو لوگوں کو گرفتار کروایا اور ایک لاکھ 35 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) ان ملازمین نے اس تحصیل سے جعلی کھاد اور زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اس عرصہ کے دوران درج ذیل اقدامات اٹھائے۔

- جعلی کھاد کے 85 اور زرعی ادویات کے 94 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے ایک نمونہ ملاوٹ شدہ ثابت ہوا جس پر متعلقہ تھانہ میں مقدمہ درج کروایا گیا۔
- چار مرتبہ پیسٹی سائیڈ ڈیلرز ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔
- فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے دوران کسانوں کی زرعی ادویات کی دستیابی اور کوالٹی سے متعلقہ شکایات کا ازالہ کیا گیا۔

زرعی زمینوں کی ہمواری کے لئے بلڈوزر سے متعلقہ تفصیلات

*5245: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی زمینوں کی ہمواری اور آبادکاری کے لئے محکمہ نے تحصیل فورٹ عباس میں کتنے بلڈوزر اور مشینری دی ہے؟

(ب) اس میں کتنے بلڈوزر درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب کھڑے ہیں؟

(ج) چولستان اور نئی زمینوں کی آبادکاری کے لئے کیا موجودہ بلڈوزر اور مشینری جملہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے 1993 کے بعد کوئی نئی مشینری خرید نہ کی ہے؟

(ہ) کیا محکمہ مزید مشینری خرید کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) زرعی زمینوں کی ہمواری اور آبادکاری کے لئے محکمہ زراعت تحصیل فورٹ عباس کے پاس تین بلڈوزر موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ تینوں بلڈوزرز چالو حالت میں ہیں۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس کا بیشتر رقبہ غیر آباد ہے جس کے لئے تین بلڈوزر ناکافی ہیں لیکن ضرورت کے مطابق دوسرے اضلاع سے بھی بلڈوزرز منگوالئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ نے 1993 کے بعد نئے بلڈوزر نہیں خریدے ہیں۔

(ہ) نئے بلڈوزر خریدنے کا معاملہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

فیلڈ اسسٹنٹ کی بھرتی کا مسئلہ

*5631:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت میں فیلڈ اسسٹنٹ کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار کیا ہے اوراس کی محکمانہ ذمہ داری کیاہوتی ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ پنجاب میں فیلڈاسسٹنٹ کی700 سیٹیں خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو بروقت ضروری مشورے نہیں دیئے جاسکے اور فصلات کا ناقابل تلافی نقصان ہوتارہتاہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے توکیاحکومت فیلڈاسسٹنٹ بھرتی کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تواس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت میں فیلڈاسسٹنٹ کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار میٹرک سائنس اوراس کے بعد تین سالہ ڈپلومہ(DAS) جو کہ محکمہ زراعت کے ان سروس ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سے حاصل ہوتاہے۔اس کی محکمانہ ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:۔

1۔ زرعی ماہرین سے تیار کردہ مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کو کاشتکاران تک پہنچانا۔

2۔ کاشتکاروں کے مسائل اپنے سینئر افسران کو بتانا تاکہ زرعی ماہرین سے حل تلاش کرایاجاسکے۔

3۔ زرعی مداخل کی کمی کے بارے میں رپورٹ اعلیٰ حکام کو دینا۔
4۔ زرعی سروے اور اعداد و شمار کے بارے میں آگاہ کرنا۔
5۔ مختلف فصلات کے لئے گاؤں گاؤں کسانوں کی تربیت کے لئے کاشتکاروں کی شمولیت کو یقینی بنانا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔یقیناً افرادی قوت کی کمی سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن محکمہ زراعت محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنے ٹارگٹ حاصل کر رہا ہے۔

(ج) یقیناً بھرتیوں پر پابندی ختم ہوتے ہی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کر لیا جائے گا۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے اور اسمبلی ملازمین کی مراعات سے متعلق فنانس کمیٹی کے فیصلے پر عملدرآمد کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Now, Mrs Ayesha Javed may lay the report of Special Committee No.6.

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! I lay the report of Special Committee No. 6.

MR ACTING SPEAKER: The report of Special Committee No.6 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر269 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig reply of Starred Question No.269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig reply of Starred Question No.269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig reply of Starred Question No.269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری فقیر حسین ڈوگر مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔جی،چودھری صاحب!

نشان زدہ سوال نمبر2405 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 2405/2014 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 2405/2014 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 2405/2014 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ مدیحہ رانا مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر3254/14، 3529/14 اور3690/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"Starred Question No. 3254/2014 moved by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA PP-188, Starred Question No.

3529/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA PP-86 and Starred Question No. 3690/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 3254/2014 moved by Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA PP-188, Starred Question No. 3529/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA PP-86 and Starred Question No. 3690/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 3254/2014 moved by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA PP-188, Starred Question No. 3529/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA PP-86 and Starred Question No. 3690/2014 moved by Mr Amjad Ali Javed, MPA PP-86

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: جی، توسیع کر دی گئی ہے۔ اب ہم توجہ دلاو نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 728 میاں طاہر صاحب کا ہے۔

رحیم یار خان: دوران ڈکیتی فائرنگ سے بچے کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

728: میاں طاہر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 22۔فروری2015 کو ٹی وی چینل "دنیا" نیوز کی خبر کے مطابق رحیم یار خان میں ڈاکوؤں نے دوران ڈکیتی مزاحمت پر فائرنگ کر کے ایک بچے کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا؟

(ب) اس کی مکمل موجودہ صورتحال سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!

(الف) یہ بات درست ہے کہ مورخہ 22۔فروری2015 کو بوقت 12:30 بجے رات دو کس ملزمان محمد طارق اور محمد سلیم نے مدعی کے گھر پر داخل ہو کر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں مدعی کا بھتیجا ریحان پسر رفیق احمد 8/7 ماہ کا بچہ ہلاک ہو گیا۔

(ب) مدعی کی رپورٹ پر مقدمہ نمبر 15/103 مورخہ 22-02-2015 بجرم 13 Punjab Armed Ordinance 2015 302/34 ت پ تھانہ ظاہر پیر میں درج رجسٹرڈ کیا گیا۔

مدعی مقدمہ مختار احمد نے بیان کیا ہے کہ آج شب بوقت 12:30 بجے رات دروازہ کھلنے پر جاگ آئی تو دیکھا کہ ملزم محمد طارق مسلح پستول، محمد سلیم مسلح سوٹی کھڑے تھے۔ ملزم طارق نے جان سے مارنے کی خاطر فائر کیا جو مدعی کے بھتیجے ریحان والد رفیق احمد جو 8/7 ماہ کا تھا، کو گولی لگی اور وہ وہاں پر ہی ہلاک ہو گیا۔ دوران کشمکش مدعی کا بیٹا ضمیر احمد بھی زخمی ہو گیا۔ مدعی کی اس رپورٹ پر مقدمہ بالا درج کیا گیا اور تفتیش جاری ہے۔ اس پر ملزم طارق کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ سلیم ضمانت پر ہے لیکن کل ڈی پی او نے مجھے بتایا تھا کہ اس کی ضمانت کینسل ہو جائے گی اور اسے ہم گرفتار کریں گے۔ پستول اور خالی کھوکھے وغیرہ recover ہو چکے ہیں۔ مقدمہ کی تفتیش جاری ہے اور انشاء اللہ ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

میاں طاہر: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 729 میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

گوجرانوالہ :ایمن آباد میں دوران ڈکیتی سکیورٹی گارڈ کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

729: میاں طارق محمود: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 22-فروری 2015 کو ٹی وی چینل "وقت" کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ کے نواحی علاقہ ایمن آباد میں ڈاکوؤں نے دوران ڈکیتی انور نامی سکیورٹی گارڈ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) اس بابت ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ سوال درست ہے۔

گزارش ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس متعلقہ مورخہ 22-فروری 2015 بجرم 149/148/02ت پ تھانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں اس سلسلے کا جو وقوعہ ہوا ہے وہ بالکل confirmed ہے۔ اس کی مختصر تفصیلی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ مدعی مقدمہ نے درخواست دی کہ سائل محمد سرور ایمن آباد کا رہائشی ہے اور محنت مزدوری کرتا ہے۔ سائل کا بھائی محمد انور گالہ سرابیکس کے گیٹ پر بطور سکیورٹی گارڈ کام کرتا ہے جبکہ سائل کا بھتیجا محمد عثمان ولد محمد انور پائنیر پیکیج فیکٹری میں ملازم ہے۔ امروز مورخہ 15-02-20 کو بوقت 9:30 بجے دن جب ہم تینوں گالہ سرابیکس روشن سی این جی جہاں پر سائل کا بھائی بطور گارڈ ڈیوٹی پر موجود تھا، پہنچے تو دو موٹر سائیکلوں پر پانچ کس اشخاص محمد سلیم، محمد وسیم، محمد شہزاد قوم آرائیں ساکن ایمن آباد اور دو کس نامعلوم آ گئے۔ محمد وسیم، محمد شہزاد اور نامعلوم ملزم کے پاس پستول 30 بور تھا جبکہ مقصود ولد سراج دین قوم بھٹی سکنہ محلہ بھٹیاں ایمن آباد و سائل کے بھائی کے ساتھ سکیورٹی گارڈ تھا، پہلے سے وہاں پر موجود تھا جو بھی مسلح پستول 30 بور تھا۔ محمد سلیم نے للکارا کہ آج محمد انور کو ہمارے خلاف دعویٰ کرنے کا مزہ چکھا دوں گا جس پر محمد وسیم ولد محمد سلیم نے اپنی دستی پستول 30 بور کا سیدھا فائر کر کے سائل کے بھائی کو مارنے کی غرض سے اس کے بھائی پر فائر کیا جو کہ سائل کے بھائی انور کے بائیں بازو پر لگا۔ محمد مقصود نے سیدھا فائر سائل کے بھائی پر کیا جو کہ سائل کے بھائی کے سینے کے قریب لگا۔ ملزم اسلحہ لہراتے ہوئے موٹر سائیکل پر بھاگ گئے اور شور وغل مچا تو کافی لوگ وہاں پر اکٹھے

ہو گئے۔ ہم محمد انور کو زخمی حالت میں گاڑی میں ڈال کر کامونکی ہسپتال لے گئے۔ سائل کا بھائی انور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستے میں ہی دم توڑ گیا جس پر مقدمہ درج ہے اور تفتیش جاری ہے اور سب انسپکٹر اکرم نے تفتیش شروع کر دی ہے اور دوران تفتیش پوسٹ مارٹم سول ہسپتال کامونکی میں کروایا گیا اور اس وقوعہ کی جگہ کا نقشہ وغیرہ بنا دیا گیا ہے اور پولیس پوری کوشش کر رہی ہے کہ ان لوگوں کو گرفتار کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ شاید یہ موٹروے سے گزرتے ہیں اور جب بھی کوئی جی ٹی روڈ کے نزدیک ایمن آباد یا اس جگہ پر کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ٹریفک روک کر وہ لوگ اوپر ڈیڈ باڈی رکھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور گوجرانوالہ سے گزرنے والوں کو جی ٹی روڈ پر دو دو، تین تین گھنٹے وہاں پر رکنا پڑتا ہے۔ یہ بھی اس قسم کا دردناک واقعہ ہے اور میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک ملزم گرفتار ہو جائیں گے، منسٹر صاحب! ایوان کو بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! Timeline تو میں اس وقت نہیں بتا سکتا لیکن کوشش جاری ہے اور امید ہے کہ جس طرح باقی گرفتار ہو چکے ہیں اسی طرح یہ بھی گرفتار ہو جائے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

ٹی وی چینل "C-42" کے مارننگ شو میں سابقہ ایم این اے سیدہ عابدہ حسین کا مخصوص نشستوں پر آنے والی خواتین ممبران اسمبلی کو حقارت اور نفرت انگیز طریقے سے مخاطب کرنا

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جمعرات مورخہ 19۔فروری 2015 کو ایک نجی ٹی وی چینل "C-42" میں سیدہ عابدہ حسین سابقہ ایم پی اے، ایم این اے نے مارننگ شو میں بطور مہمان شرکت کی اور پروگرام

کے دوران Reserve Seat پر اسمبلیوں میں آنے والی خواتین ممبران کو بڑی حقارت اور نفرت انگیز طریقے سے مخاطب کیا اور Reserved Seats کو charity seats کہا اور خواتین ممبران کا مذاق اڑایا گیا جس سے نہ صرف اس ایوان آئین پاکستان کی توہین کی گئی۔ اس ساری صورتحال سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور استحقاق کمیٹی اس کی رپورٹ ایوان میں دو ماہ میں پیش کرے۔

تحریک

(جو زیر غور آئی)

MR ACTING SPEAKER: Mian Tariq Mehmood may move the motion for consideration of Report.

سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ پر غور و خوض

MIAN TARIQ MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That the Report of Special Committee No.6 be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Report of Special Committee No.6 be taken into consideration at once"
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Report of Special Committee No.6 be taken into consideration at once"
>
> (The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Mian Tariq Mehmood may move his second motion.

اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر6 کی سفارشات پر اتفاق

MIAN TARIQ MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That the Assembly may agree with the recommendation of Special Committee No.6, as contained in the said Report."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Assembly may agree with the recommendation of Special Committee No.6, as contained in the said Report."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Assembly may agree with the recommendation of Special Committee No.6, as contained in the said Report."

(The motion was carried.)

MR ACTINTG SPEAKER: The Report of Special Committee No.6 has been adopted by the House. The same may be sent to the concerned Department with the direction to take necessary steps for the implementation of the recommendation contained in the Report including initiating of the legislation during next session of the Assembly.

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر1/15 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے اس کا مفصّل جواب دے دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/4چودھری عامر سلطان چیمہ ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔

حکومتی ادارے صوبائی دارالحکومت لاہور میں تعمیر ہونے والے پلازوں اور شادی ہالوں سے متعلقہ بلڈنگ بائی لاز پر عملدرآمد کروانے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!شکریہ۔ محکمہ ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ایریا میں تمام تعمیرات ایل ڈی اے سے نقشے کی منظوری کے بعد کی جارہی ہیں تاہم اگر کوئی تعمیر خلاف نقشہ کرے تو ایل ڈی اے ڈیپارٹمنٹ اُس کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے ۔فائر فائٹنگ سے متعلق جتنے بھی معاملات ہیں حکومت پنجاب کا ڈیپارٹمنٹ1122اُس کو look after کرتا ہے تاہم Building by laws پر سختی سے عملدرآمد کروایا جاتا ہے۔ تعمیر شدہ کثیر المنزلہ عمارتوں اور پلازوں کے مالکان کی اگر کسی وجہ سے کوئی خلاف ورزی پائی گئی ہو تو حسب ضابطہ نوٹس بھیج کر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ جتنے بھی متعلقہ ادارے ہیں سب میں این او سی کے بعد نقشہ منظور کیا جاتا ہے اور قواعد کے مطابق تعمیرات ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/23چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے اس تحریک التوئے کار کا جواب دے دیں۔

پراونشل ڈویژن سرگودھا میں خلاف پالیسی بھرتیوں کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!چونکہ پنجاب حکومت کے قواعد وضوابط کے مطابق محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کسی بھی تعمیری پراجیکٹ میں عارضی طور پر ورک چارج ملازمین کی تعیناتی پر بندش لگائی ہوئی ہے اس لئے Provincial Building Department سرگودھا نے کسی بھی تعمیری پراجیکٹ پر کسی قسم کا کوئی عارضی ورک چارج ملازمین

کو ہائر نہیں کیا گیا البتہ Provincial Building Department سرگودھا نے ریگولر ورک چارج ملازمین پر پابندی کی وجہ سے سرکاری محکمہ جات کی انتہائی ضروری روزمرہ سروسز کی دیکھ بھال کے لئے M&R بحالی ومرمت کی مد میں جاری ہونے والا fixed charges کے funds میں سے عارضی ورک چارج رکھے تھے۔یہ ملازمین بہت لمبے عرصہ کے لئے نہیں رکھے گئے بلکہ تین ماہ کے لئے ان کو تعینات کیا گیا تھا۔اس کے علاوہ ان عارضی ورک چارج ملازمین میں سے کسی اور جگہ پر ان سے ڈیوٹی نہیں لی جاتی۔فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان تمام عارضی ورک چارج ملازمین کو مورخہ 27۔جنوری 2015 سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ان فارغ شدہ ملازمین میں سے صرف چار اشخاص نے عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے جن کے خلاف محکمہ کیس کی پیروی کر رہا ہے سرکاری محکموں کی روزمرہ دیکھ بھال کا کام اوّلین ترجیح پر مستقل ورک چارج ملازمین سے کروایا جاتا ہے البتہ جس کام میں لیبر کے علاوہ مٹیریل بھی شامل ہوتا ہے اور وہ ایک ورک چارج ملازمین کی استطاعت سے باہر ہو تو سرکاری ٹھیکوں سے یہ کام مکمل کروایا جاتا ہے جن ملازمین نے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے محکمہ کی طرف سے ان مقدمات کی پیروی کی جارہی ہے اور عدالتوں کے احکامات کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/44 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/47 سردار شہاب الدین خان اور خواجہ محمد نظام المحمود صاحب کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/48 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔جی، محترمہ!

ہسپتالوں کا میڈیکل ویسٹ تلف کرنے کی بجائے ٹھیکیداروں کو فروخت کرنے کا انکشاف

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 28۔جنوری2015 کی خبر کے مطابق محکمہ صحت پنجاب کے نامناسب چیک اینڈ بیلنس اور سرکاری ہسپتالوں کے حکام کی نااہلی کے باعث ہسپتالوں کا میڈیکل ویسٹ تلف نہیں ہو رہا جس سے مارکیٹ میں استعمال شدہ سرنجز اور بوتلوں کی بھرمار ہو گئی اس لئے بیماریوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ سروسز، جنرل، میو، جناح اور گنگارام ہسپتال میں میڈیکل ویسٹ تلف کرنے کے لئے انسٹریٹر مشین موجود نہیں۔ ہسپتالوں کے ایم ایس صاحبان نے اس مشین کے لئے فنڈز طلب کئے اور نہ ہی اس کے لئے محکمہ صحت پنجاب کو لیٹر لکھا گیا۔ ہسپتالوں کا ویسٹ حکومتی پالیسی کے تحت تلف نہیں ہو رہا بلکہ انتظامیہ کی ملی بھگت سے مختلف ٹھیکیداروں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ہسپتالوں میں سکیورٹی نہ ہونے کی وجہ سے نشہ کرنے والے افراد نے ہسپتالوں میں ڈیرے ڈال لئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مارکیٹ میں استعمال شدہ سرنجز، بوتلیں اور دیگر میڈیکل اشیاء کی مارکیٹ میں فروخت 35 فیصد ہے جس سے انفیکشنز کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ہسپتالوں کا ویسٹ مارکیٹ میں ری سائیکل ہو کر دوبارہ مریضوں کے استعمال میں آجاتا ہے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس صورتحال کا نوٹس لیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ تمام سرکاری ہسپتال اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ہسپتالوں کے جراثیم آلودہ کوڑے کو تلف کرنے سے پہلے مناسب طریقے سے اس کو جراثیم سے پاک کریں تاکہ بیماریاں نہ پھیل سکیں۔ کوڑے کی جراثیم کشی کئی طریقوں سے کی جاتی ہے مثلاً کیمیائی طریقہ اور جلا دینا یا آٹو کلین کرنا وغیرہ استعمال شدہ سرنجوں کو استعمال کے فوری بعد کاٹ کر ناکارہ بنا دیا جاتا ہے اور تمام ہسپتالوں میں سرنج کٹر دستیاب ہیں۔ سروسز ہسپتال، جنرل ہسپتال، میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گنگارام ہسپتال اپنے

جراثیم آلودہ کوڑا پرائیویٹ incinerator company سے جلانے کا انتظام کئے ہوئے ہیں لاہور کے تمام ہسپتالوں کے خطرناک کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے مرکزی انتظام کے بارے میں بھی غور کیا جارہا ہے۔استعمال شدہ سرنجوں کا دوبارہ استعمال یا جراثیم آلودہ کوڑے کو بغیر جراثیم کشی کے ری سائیکل کرنا انتہائی گھناؤنا جرم ہے اور حکومت اس معاملے میں انتہائی سنجیدہ ہے۔اس معاملے کی صداقت جاننے کے لئے اور ضروری کارروائی کے لئے متعلقہ حکام کی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں اگر جہاں کہیں اس قسم کی کوئی بھی رپورٹ موصول ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/49 قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود صاحب کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/51 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔جی، محترمہ!

محکمہ ایکسائز کے عملے کی موٹر رجسٹریشن اور ٹرانسفر میں جعلسازی کا انکشاف

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایکسائز کے ملازمین کی جعلسازی سے شہری لٹنے لگے،ملازمین پر رشوت لے کر رجسٹریشن اور ٹرانسفر کے لئے آنے والی گاڑیوں کی اصل دستاویزات مالک کی بجائے غیر متعلقہ افراد کے address پر ارسال کرنے کا الزام۔غیر متعلقہ افراد مبینہ طور پر اصل دستاویزات واپس کرنے کے لئے لاکھوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔انکوائری کرنے پر موٹر برانچ نے ایف آئی آر کے لئے مزنگ پولیس کو خط لکھ دیا۔باوثوق ذرائع کے مطابق ایسا ہی ایک کیس موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور کے سامنے آیا جس میں LED-13-5701 نمبر کی پراڈو گاڑی کی اصل دستاویزات نفیس اینڈ کمپنی نے جمع کروائیں مگر دانستہ طور پر دستاویزات بذریعہ کوریئر مختار اینڈ کمپنی کو سٹیکر تبدیل کر کے بھیجا گیا۔انکوائری میں مزید انکشاف ہوا کہ محمد شفیق، مختار احمد اور اختر شہزاد گاڑیوں کی رجسٹریشن کا کام کرتے ہیں،جعلسازی سے گاڑیوں کی ٹرانسفر میں ملوث پائے گئے ہیں۔ایسے ہی محکمہ ایکسائز کے ملازمین بلاوجہ سائل کو چکر پہ چکر لگواتے ہیں تاوقتکہ ان کو کچھ دے دلا دیا جائے۔صرف ان فائلوں کو تیزی سے مکمل کیا جاتا ہے جو بذریعہ ایجنٹ آتی ہیں کیونکہ وہاں سے ان کو کمیشن ملتا ہے،خود سے آنے والے سائلین کو ذلیل و خوار کیا جاتا ہے،چکر پہ چکر

لگوائے جاتے ہیں،اس خواری سے بچنے کے لئے سائلین رشوت دیتے ہیں یا رجسٹریشن ہی نہیں کرواتے۔ غیر رجسٹرڈ گاڑیاں اکثر جرائم میں استعمال ہوتی ہیں، محکمہ ایکسائز میں ہونے والی بے ظابطگیوں اور کرپٹ عملہ کی وجہ سے عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں گاڑیوں کی رجسٹریشن ٹرانسفر وغیرہ اور رجسٹریشن کے متعلق دستاویزات عوام الناس کے گھروں تک پہنچانے کا ایک مربوط نظام موجود ہے جس میں کوئی بھی شہری خود یا اپنے کسی بھی authorized representative ایجنٹ کے ذریعے کاغذات برائے new registration اور ٹرانسفر جمع کرواتا ہے۔ پھر ضروری و قانونی کارروائی کے بعد یہ کاغذات بذریعہ ٹی سی ایس مالک کے دیئے گئے پتے پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس سکیم کا بنیادی مقصد عوام کو سرکاری دفاتر کے غیر ضروری چکروں سے نجات دلانا ہے۔ جہاں تک گاڑی نمبر LED-13-5701 کا معاملہ ہے یہ فائل نفیس اینڈ کمپنی نے جمع کروائی تھی جو کہ غلطی سے سہواً مختار اینڈ کمپنی کے دفتر میں چلی گئی۔ شکایت موصول ہونے کے بعد محکمہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ فائل کو مختار اینڈ کمپنی سے واپس لے کر اصل مالک کے حوالے کر دی اور انہوں نے تحریری بیان دے دیا کہ انہیں ان کی فائل مل گئی ہے اور کسی سے کوئی گلہ شکوہ نہ ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ محمد شفیق مختار احمد اور اختر شہزاد جعلسازی میں ملوث ہیں تو یہ معاملہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی اہلکار کے علم میں نہ ہے۔ اگر محکمہ کو اس ضمن میں کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس کے ٹھیکیدار متعلقین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید عرض یہ ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن روزانہ کی بنیاد پر اور بذریعہ general hold up مختلف ٹیموں کے ذریعے غیر رجسٹرڈ گاڑیوں کو خود بھی چیک کرتا ہے اور محکمہ پولیس کو بھی درخواست جاری کی ہوئی ہے کہ وہ بھی غیر قانونی رجسٹریشن گاڑیوں کو چیک کریں اور ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ اس تحریک التوائے کار نے dispose of ہونا ہے اور جو جواب آیا ہے مجھے اسی پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا لیکن جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا بڑا اچھا نظام متعارف کرایا ہے یقیناً یہ ایک اچھا اقدام ہے لیکن میں جنوری سے

اب تک کم از کم چار یا پانچ گاڑیوں کا proof دے سکتی ہوں جو کہ کاغذات دانستہ طور پر مختلف addresses پر بھیجے گئے۔ جب اصل مالک وہاں اپنے کاغذات لینے جاتا ہے تو پھر اس سے پیسے مانگے جاتے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب محکمے کے لوگوں سے بات کریں اور یہ جو جعلسازی ہو رہی ہے اس کو ختم کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! ان سے بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ آج ہی میرے علم میں لائے ہیں انشاء اللہ آج ہی اس کے مطابق کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نماز کے لئے کم از کم پندرہ منٹ کا ضرور ٹائم دے دیں کیونکہ ہم wait کر رہے تھے کہ شاید باری آ جائے اور ہم نماز کے لئے گئے ہوں تو یہ miss نہ ہو جائے۔ آپ سے گزارش ہے کہ چاہے پندرہ منٹ کا ٹائم دے دیں لیکن دیں ضرور۔

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION/INTERIOR (Col (Retd) Shuja Khanzada): Mr Speaker! I introduce the Punjab Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under rules 91/5 of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-mal Affairs for report within two months.

بحث

گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات سمیت خوراک پر عام بحث

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل سمیت خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

MINISTER FOR FOOD (Mr. Bilal Yasin): Mr Speaker! I move a general discussion on food including grievances of sugarcane growers.

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر زراعت کہاں ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! وہ نماز کے لئے گئے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بات کر لوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں معزز ممبران کی valuable opinions کو note کروں میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو running crushing season 2014-15 ہے پنجاب گورنمنٹ نے چالیس کلو گرام کی 180 purchase price rupees مقرر کی تھی۔ سندھ گورنمنٹ نے اپنے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے 182 روپے قیمت طے کی تھی اور یہ نوٹیفکیشن 7۔ نومبر کو ہوا تھا مگر انہوں نے دوبارہ ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کی وجہ سے problem create ہوئی۔ انہوں نے 155 روپے کا نوٹیفکیشن کر دیا جو feasible نہیں تھا۔ یہ grower کے لئے feasible تھا اور نہ ہی sugar mill association کے لئے اس میں شوگر ایسوسی ایشن کی طرف سے human cry آیا، اس ایوان میں فوری طور پر debate ہوئی اور اُس وقت ایک Committee Constitute ہوئی اور ہمیں یہاں پر رپورٹ دینا پڑی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے

فوری طور پر میٹنگ کال کی اور Cane Commissioner کو یہ آرڈر کیا کہ آپ 180 روپے پر ملوں کو bound کریں گے ۔ اگر کوئی violation کرتا پایا جائے تو مل کے مینجر کو فوری طور پر arrest کیا جائے۔ تین چار دنوں بعد یہ پریشر build ہوا اور سندھ حکومت کو اپنے ہی نوٹیفکیشن کو ختم کرنا پڑا اور اب یہ چیزیں smoothly چل رہی ہیں۔ ہماری تین چار میٹنگیں ہو چکی ہیں اور اب تک کی information کے مطابق اس running season میں 85 فیصد کے قریب payments ہو چکی ہیں ۔ جو میں percentage کی بات کر رہا ہوں تو یہ payment 100 billion کی بنتی ہے یعنی 100۔ارب روپے۔ یہ محکمہ خوراک کی بہت بڑی کامیابی ہے کہ اتنے short spell میں 85 فیصد کے قریب payments ہوئی ہیں۔ جو 2013-14 previous season تھا اس کی 99 فیصد سے زیادہ payments ہو چکی ہیں۔ چار یا پانچ ملوں نے default کیا ہے اس پر according to rules کسی کے ساتھ رعایت نہیں برتی گئی اور ایک مل کی auction کے لئے ہم باقاعدہ کورٹ چلے گئے ہیں۔اس کے علاوہ دو ملوں کا کوٹا سیل کر دیا ہے۔ پچھلے سال 2013-14 کا جو crushing season ہے اس کی تقریباً 15 کروڑ روپے کے قریب payment بقایا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ ٹوٹل crushing کی رقم تقریباً سو ارب روپے ہے اور سو ارب روپے میں سے 15 کروڑ روپے کی percentage .01 بھی نہیں بنتی۔ یہ پچھلے سال کی ہے اور اس دفعہ کی ہم growers کو تقریباً 80 فیصد سے زیادہ کی payments کروا چکے ہیں۔ جہاں کہیں بھی problem آتی ہے یا اس ایوان کے معزز ممبران کسی جگہ کو pin point کرتے ہیں تو کین کمشنر وہاں خود جا کر اس matter کو resolve کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ابھی تک کی ہماری جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، ہر ممبر کو پتا ہے کہ جب crushing season start ہوتا ہے تو شوگر مل کے لوگوں کی کمیٹیاں بنتی ہیں۔ اس crushing season سے پہلے کیونکہ اس میں main stakeholders کسان اتحاد اور مل ایسوسی ایشن کے نمائندے ہیں۔ان سب کی الگ الگ اور اکٹھی میٹنگ بھی arrange کروا دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلسلہ بڑا smoothly چل رہا ہے۔اگر میرے پاس کوئی complaint آتی ہے تو اس پر بھی فوری طور پر ایکشن لیا جاتا ہے۔ اس کی بہتری کے لئے معزز ممبران اپنی کوئی opinions دینا چاہتے ہیں تو میں یہاں بیٹھا ہوں ان کی opinions سنوں گا، نوٹ کروں گا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ بھی بات کر لیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے زراعت پر بحث کوopen کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بہتimportant sector ہے۔ National economy کو 21 percent GDP contributeکرتا ہےاور

It also runs the wheel of industry in the country. It is the engine of growth. We are having bumper crops for the last many years

لیکنinternational prices ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہمارے کسان بھائیوں کو وہ فوائد جو کہ ان کیbumper crops کی وجہ سے ان کے دروازے تک پہنچنے چاہئیں unfortunatelyوہ نہیں پہنچ رہے۔ ہم مانتے ہیں کہgenuine grievances ہیں۔ڈیپارٹمنٹ ان کاpotential بڑھانے اور ان کو سہولتیں فراہم کرنے میں اپنا ہر طرح کاroleادا کر رہا ہے۔آج میں اسaugust House سےfeedback کے لئےrequest کرتا ہوں اور اس بارے میں میرے بھائی جو بھیfeedback دیں گے تو اس کے مطابق ان کو ہمincorporate کر کے بہتری کی طرف گامزن ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:بہت شکریہ۔ جی، میاں محمد رفیق صاحب!آپ بسم اللہ کریں،زراعت اور خوراک جس پر آپ بات کرنا چاہیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اس کے لئے کتنا وقت مخصوص کریں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،آپ بات کریں،ویسے ہم پانچ منٹ رکھیں گے لیکن آپ کو دس منٹ دیں گے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔آج تو دریا دلی ہےاور آپ کی بہت مہربانی ہے۔

لفظوں کے بیچتا ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو اجالے خرید لو

جناب سپیکر!اس معزز ایوان کے اندر بھی اور باہر بھی،اس راج محل کے اندر بھی اور باہر بھی عمومی طور پر ایک بڑی مایوسی اور بے دلی پائی جاتی ہے یہ اس لئے کہ کوئیissue، کوئی موضوع ہو کسی محکمہ پر بھی کوئی سیر حاصل بحث نہیں کی جارہی۔پتا نہیں کہ وہ کون سے منصوبہ ساز ہیں جو اس کو دبانے کی سوچ میں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ بات نہ کریں، آپ کی خواہش پر ہی آج ہم نے یہ بحث رکھی ہوئی ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں گزارش یہی کرنا چاہتا ہوں کہ:

جانے نہ جانے اک گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے

دو، دو دن کی چھٹیاں کر کے اس ایوان کا 100 دن پورا کیا جا رہا ہے۔ لوگ تو چاہتے ہیں کہ یہاں ایوان کے اندر بحث ہو، موضوعات اور محکمہ جات پر ہو تاکہ ان میں کوئی بہتری آئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بحث کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!

راج محل کے باہر، سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
ہل کی انی، فولاد کے پنجے،
گھومتے پہیے، کڑیل باہیں،
کتنے لوگ کہ جن کی روحوں کو سندیسے بھیجیں
سکھ کی سیجیں
لیکن جوہر راحت کو ٹھکرائیں
آگ پئیں اور پھول کھلائیں

جناب سپیکر! یہ وہ دیہاتی کاشتکار ہے جو ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے جیسا کہ وزیر زراعت نے خود تسلیم کیا ہے کہ یہ 21 فیصد ہماری اکانومی کو contribute کرتا ہے لیکن اس ریڑھ کی ہڈی کے مہرے نہری پانی، بیج، پیداواری اخراجات، کھادیں، اس کی فروخت اور اس کی آمدنی ہیں۔ یہ سارے مہرے توڑ پھوڑ کر کے رکھ دیئے گئے ہیں۔ جب کسان اتنی پیداواری اخراجات سے اپنی فصل کو پیدا کرتا ہے اور جب اس کی فصل مارکیٹ میں آتی ہے تو وہ اونے پونے بک جاتی ہے اس کی آمدن بھی نہیں، زمین کا یہ ٹوٹا اس کو مرنے دیتا ہے اور نہ جینے دیتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کا یہ حشر کر دیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں آپ نے دیکھا کہ جب کپاس کی فصل آئی تھی، کپاس کی فصل 1800 روپے من یا 2000 روپے یا 2200 سے 2300 روپے من میں فروخت ہوئی جبکہ آپ دوسری اس کی by products دیکھ لیں کہ کیا بھاؤ بکی؟ یہ حال ہماری مونجی کا ہوا، مونجی بھی اونے پونے ریٹ پر بکی

،اس وقت ملز مالکان نے پانچ پانچ ہزار من کا چاول فروخت کیا ہے۔اسی طرح سے دیگر فصلوں کا حال یہی ہے کہ جب وہ کاشتکار کے پاس ہوتی ہے تو اس کا بھاؤ نہیں ہوتا اور جب فروخت ہو جاتی ہے اور اس کے حصار سے باہر نکل جاتی ہے تو وہ مہنگی ہو جاتی ہے۔ ہم جب تک کاشتکار کو incentive نہیں دیں گے، ہم کتنی فصلوں میں incentive دیتے ہیں؟انڈیا کے اندر 32 فصلوں پر کسانوں کو price support ملتی ہے اس لئے وہاں کا کاشتکار خوشحال ہے اور ہم وہاں سے سبزیاں بھی منگوا کر کھاتے ہیں، فروٹ بھی ان کا کھاتے ہیں، ٹماٹر بھی ان کا کھاتے ہیں، ہم چینی بھی ان سے منگواتے ہیں۔ ہماری ملیں ان کی molasses کو یہاں پر دوبارہ سفید کر کے بیچتی ہیں یہ سارا عمل اسی لئے ہے کہ کاشتکار کو ہمارے ہاں ماسوائے گندم کی support price کے کسی فصل پر کوئی support price نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہم سبزیوں میں خود کفیل ہیں، فروٹ میں خود کفیل ہیں اور نہ دیگر زرعی اجناس میں خود کفالت ہیں۔ اب رہ گیا گنّے کا حال، ہم ڈیڑھ سال اس کو پانی بھی دیتے ہیں، محنت بھی کرتے ہیں اور کئی پیداواری اخراجات کر کے گنّا پیدا کرتے ہیں اور جب یہ گنّا ملز مالکان کے پاس فروخت ہوتا ہے اور ملز مالکان کس طرح سے اس کا استحصال کرتے ہیں، پہلے تو وہ یہ کرتے ہیں کہ وقت پر crushing season شروع نہیں ہوتا، جب 1985 میں ہم لوگ اس اسمبلی میں تھے، ہم نے ملز مالکان کو پابند اور مجبور کر دیا کہ وہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ second week میں اس کی crushing کریں گے لیکن آج یہ ملز مالکان جان بوجھ کر crushing season نومبر میں جا کر شروع کرتے ہیں اس لئے کہ اس کا content sugar بڑھ جاتا ہے، جب وہ کنڈے پر تول کر لیا جاتا ہے ایک تو کنڈے کی تول پر مار پڑتی ہے پھر اس کو سوک کی مار پڑتی ہے اور sugar content حالانکہ اس میں بڑھ جاتا ہے لیکن پھر وقت پر کاشتکار کو اس کی قیمت بھی ادا نہیں کرتے اور اس کو سال سے دو سال تک اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا ہے۔ حالانکہ جب ملز مالکان کی sugar crushing season کے بعد ان کی sugar تیار ہو جاتی ہے پھر وہ سٹاک کرتے ہیں اور سٹاک کرنے کے بعد اس کو مہنگائی کی بھی شکل دیتے ہیں، حالانکہ دیکھا جائے تو جب sugar پر جو ان کو cost of production پڑتی ہے وہ سارا کا سارا منافع ہے۔ وہ کاشتکاروں کے پیسے پر اپنا سارا کاروبار چلاتے ہیں۔ اپنا پیسا یا تو وہ fix price پر رکھتے ہیں یا باہر بھیج دیتے ہیں۔ ان کی کیا کیا چیز بکتی ہے، پھوگ ان کا بکتا ہے، میل ان کی بکتی ہے، molasses ان کے بکتے ہیں۔ ان کی مل بھی ناچتی ہے، یعنی بوتل کی طرح ان کی مل بھی ناچتی ہے۔ یہ لوگ سارا استحصال کاشتکار کا کرتے ہیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ گنّے کے growers کو مار دینے کے لئے اور کم پیسے دینے کے لئے یہ انڈیا

سے یا دیگر ممالک سے molasses منگواتے ہیں جو کہ صاف چینی نہیں ہوتی ہے اس پر بھی پابندی لگنی چاہئے۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ شوگر ملوں پر molasses import کرنے پر پابندی لگنی چاہئے تاکہ یہ غیر صاف شدہ چینی molasses یہاں پر صاف کر کے گنّے کے growers کا استحصال نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بات اور بھی عرض کر دوں کہ ہمارے کڑوے پانی کے breakage zones میں بھی کاشتکاری نہایت مشکل ہو چکی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ بھارت ہمارے حصے کا بھی پانی روک رہا ہے، بھارت سے پانی حاصل کیا جائے اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر بھی کرائی جائے تاکہ ہمیں اس سے انرجی بھی ملے اور پانی بھی کاشت کے لئے ملتا رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ wind up کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک بات جو پہلے ابتداء میں کر رہا تھا وہ ضرورت اس بات کی تھی کہ ہر موضوع پر اور ہر محکمہ پر الگ الگ بحث ہونی چاہئے اور اس کے لئے ہر روز الگ الگ دن مقرر ہونا چاہئے۔ آپ نے گنّے، خوراک اور زراعت پر بحث کو اکٹھا کر کے اس کے scope کو بالکل محدود کر دیا ہے اس لئے میں ایک شعر آپ کی نذر کروں گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ شعر میری نذر نہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ میاں صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت بہت۔ شکریہ۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب نماز پڑھنے گئے ہوئے ہیں، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر صاحب اس دن بڑا کہہ رہے تھے کہ میں نے ادھر ایوان میں اس پر بات کرنی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب آج تشریف ہی نہیں لائے، چلیں ان کی مرضی۔ جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز حضرت قائداعظم محمد علی جناح کے اس حکم سے کروں گا جس کے تحت 3۔مارچ 1947 میں زرعی نظام کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے تحریک پاکستان کے ابتدائی دنوں میں ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی رپورٹ کو ہاری رپورٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کا ایک اقتباس میں ایوان کی نذر کرتا ہوں جو آج 65 سال گزرنے کے بعد بھی ہمیں ویسے ہی نظر آتا ہے۔ وہ کاشتکار کی صورتحال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "وہ زمین پر اپنا خون پسینہ بہاتے ہیں، فصل اگاتے ہیں مگر فصل پر خود ان کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، بظاہر وہ انسان ہیں لیکن دوسرے لفظوں میں عقلی حیوان ہیں "وہ پالتو جانوروں کی طرح کام کر رہے ہیں اور اپنی عقل سے کوئی فائدہ نہیں

اٹھاتے۔یہ سندھ کے ہاری ہی نہیں یہ سندھ کی آبادی کا بڑا حصہ ہیں اور ان کی وجہ سے سندھ کو پاکستان کا غلہ گھر کہا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ وہ بات ہے جو آج 65 سال گزرنے کے بعد حالات بہتر ہونے کی بجائے مزید ابتر سے ابتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔آج کا کاشتکار آج کا کسان پہلے سے بھی زیادہ بدتر زندگی گزار رہا ہے۔ پاکستان کے اندر یہ وہ طبقہ ہے جس کو اپنی محنت پر کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔یہ سال بھر ایک فصل کے لئے محنت کرتا ہے جب وہ فصل پک کر مارکیٹ میں آتی ہے تو پھر اس کی محنت کا پھل کھانے کے لئے وہ لوگ آ جاتے ہیں جس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔اس کی فصل کی قیمت اسے چند روپے ملتی ہے اور جب فصل اس کے کنٹرول سے نکل جاتی ہے اور ذخیرہ اندوزوں کے گوداموں میں چلی جاتی ہے تو پھر اس فصل کا ریٹ اچانک بڑھ جاتا ہے۔سالوں سے یہ پریکٹس چلی آ رہی ہے، ہمارے کاشتکار کا استحصال ہو رہا ہے اور مزید ہوتا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں ایوان میں جب کوآپریٹو پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے اس بات کو اٹھانا چاہا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر چیئرپرسن محترمہ راحیلہ خادم حسین کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ چیئرپرسن! پاکستان کے اندر ہر وہ کام جو نیک نیتی کے ساتھ اور ایک بڑے خوبصورت تخیل کے ساتھ شروع کیا گیا ہوتا ہے لیکن جب اس کی implementation کا وقت آتا ہے تو اس کا اس طرح سے حلیہ بگاڑا جاتا ہے کہ لوگ اس پر لعنت بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔اس وقت بھی میری اس آواز کو دبایا گیا، میری طرف سے یہ بات بتانے کی کوشش کی گئی کہ یہاں پر ایک مافیا ہے جو کوآپریٹو کے نام پر، کسانوں کے نام پر پیسے لیتا ہے، قرض لیتا ہے اور چھ ماہ کے بعد صرف کاغذوں میں قرض واپس ہوتا ہے لیکن عملاً وہ قرض کہیں واپس نہیں ہوتا۔ پچھلے 66 سالوں سے وہی لوگ ہیں، وہی افراد ہیں جو بار بار ایک ہی نام سے سوسائٹیاں بنا کر انہوں نے hold کیا ہوا ہے جبکہ دوسری طرف جب ہم اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان سے تقابل کرتے ہیں تو وہاں پر اسی شعبے کو ساتھ ملا کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زراعت کو اتنی ترقی دی ہے کہ آج ہندوستان کا کسان خوشحال ترین لوگوں میں شامل ہے۔انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا، انہوں نے کوآپریٹو کے حوالے سے storage bank بنائے ہیں۔وزیر صاحب اس وقت موجود ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر بھی آٹھ دس سال پہلے محکمہ زراعت کے اندر ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا، اس کا کیا ہوا؟ اسی concept کو adopt کرتے ہوئے پاکستان کے اندر بھی اسی طرح کے storage bank قائم کئے جائیں جس طرح گندم کی storage ہوتی ہے۔دیہات کے اندر

ایک بہت بڑا سٹور بنا دیا جاتا ہے جہاں پر کسان اپنی فصل رکھتا ہے اور بنک پابند ہوتے ہیں کہ جو فصل کسان بنک میں سٹور کرتا ہے اس کی رسید پر اسے 90 فیصد پیسے مل جاتے ہیں۔اس کو قرضہ نہیں لینا پڑتا اور جب وہ چاہتا ہے، جیسے آج کپاس کے متعلق بھی بات ہو رہی تھی، اسی اصول کے تحت کسان جب چاہتا ہے جس دن کا ریٹ چاہتا ہے اس دن کا اسے ریٹ مل جاتا ہے۔اس طرح اس کو اس کی محنت کا پیسا اور پھل مل جاتا ہے لیکن پتا نہیں اس پائلٹ پراجیکٹ کا کیا بنا؟اس وقت کے سیکرٹری صاحب چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ پروگرام بھی کہیں dump ہو کر رہ گیا۔اگر کوئی بندہ اچھی سوچ لے کر آتا ہے تو اس کو عملی phase میں نہیں جانے دیا جاتا۔

محترمہ چیئرپرسن! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس چیز کو دوبارہ سے دیکھا جائے۔دوسرا اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا ہے کہ دنیا کے اندر آئل کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی ہے ہماری اطلاعات کے مطابق تقریباً 8۔ارب ڈالر کی بچت اس وقت expected ہے۔میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کا تھوڑا سا رخ کسان کی طرف موڑ دیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: پلیز! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جناب امجد علی جاوید: محترمہ چیئرپرسن! میں نے بات کیا کرنی ہے، بیٹھ ہی جاتا ہوں۔مسئلہ یہ ہے کہ جب کبھی بات کرنے کا موقع مل ہی جاتا ہے تو پھر wind up کا کہہ دیا جاتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: پلیز! اپنی تقریر کو wind up کی طرف لے جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: محترمہ چیئرپرسن! میری یہ گزارش ہو گی کہ input کو سستا کرنے کے لئے کسان کو subsidized کیا جائے۔بجٹ میں تو ہمیں بتایا گیا تھا کہ 10۔ارب روپے کسان کے لئے کھاد subsidized کرنے کے لئے رکھا گیا تھا لیکن ہمیں تو وہ کہیں نظر نہیں آیا، پتا نہیں وہ کسی اور مد میں چلا گیا ہے۔ہمیں بتایا جائے کہ وہ 10۔ارب روپے کس مد میں کسان کو subsidy دی گئی ہے۔یہاں پر بجلی کی بات بھی ہو رہی ہے، بجلی چونکہ ڈیزل پر base کرتی ہے اس لئے اب بجلی سستی ہونی چاہئے اور اس سے بھی اگر کوئی بچت ہوتی ہے تو کسان کو سستی بجلی دی جائے تاکہ وہ اپنے ٹیوب ویل چلا سکے اور اپنی فصل کی کاشت بہتر انداز میں کر سکے۔اگر ممکن ہو تو جو اتنا پیسا اِدھر اُدھر ضائع کیا جاتا ہے اس کو زراعت پر خرچ کیا جائے تو ہمیں جو شمسی ٹیوب ویل کا مژدہ سنایا گیا تھا کہ ہم اس سال میں اتنے شمسی ٹیوب ویل دیں گے، اب تو سال بھی گزر چکا ہے لیکن ہمیں تو نظر نہیں آ رہا کہ وہ جو خوش خبری سنائی گئی تھی وہ کہاں پر دیا گیا ہے اور کس کاشتکار کو دیا گیا ہے، اس پالیسی کا جس کا بجٹ میں ذکر کیا گیا تھا، بڑے دعوے کئے گئے

تھے اس کے متعلق پالیسی بیان دیا جائے۔یہی میری گزارش ہو گی کہ زیادہ سے زیادہinputsکو سستا کیا جائے تاکہ کاشتکاروں کو ان کی فصل کے لئے سستیinputملے اوران کی محنت کا معقول معاوضہ مل سکے۔بہت بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ چودھری محمد اقبال صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،میاں نصیر احمد صاحب!۔۔۔تشریف نہیں رکھتے،جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: شکریہ۔ محترمہ چیئرپرسن!پنجاب جو کہ پاکستان میں خوراک وزراعت کے حوالے سے پہچان ہے اور جس پر پورے ملک کا انحصار ہوتا ہے کہ اگر پنجاب میںcrop بہتر ہے تو پورے پاکستان میں غلے کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔اگر خدانخواستہ پنجاب میںcrop متاثر ہو جائے تو وفاق کو سوچنا پڑتا ہے کہ ہم نے خوراک کا بندوبست کہاں سے کرنا ہے ؟میں یہ گزارش کروں گا کہ جیسا کہ حکومت پنجاب گندم کے حوالے سےprocurement کرتی ہے۔پنجاب کا کاشتکارpaddyکے حوالے سے جن نامساعد حالات کا شکار ہوا ہے،اس کے متعلق اشارہ دیا گیا ہے کہ paddyکے کاشتکاروں کو امداد دی جائے گی،subsidized کیا جائے گا کیونکہ ایک دم سے paddy کی قیمت 2600روپے سے 1300 روپے پر آ گئی ہے اور لوگوں کو آج تک آڑھتیوں سے، رائس فیکٹریوں سے paymentsتک نہیں ہوئیں لیکن محکمہ زراعت اور حکومت پنجاب نے بھی اس کے متعلق چپ سادھ لی ہے اور کسانوں کے ساتھ کاشتکاروں کے ساتھ ،کسی قسم کی معاونت نہیں کی۔

محترمہ چیئرپرسن!میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ملک کی عوام کی ماں کہا جاتا ہے پنجاب کے حاکموں کواس کے متعلق خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ حیرت والی بات ہے کہ پٹرولیم کی انٹرنیشنلlevelپر قیمتوں میں 50 فیصد سے زیادہ کمی ہوئی ہے لیکن پٹرولیم اور ڈیزل میں کمی کے حوالے سے اس کا 37فیصد ثمر لوگوں کے ہاتھوں میں آیا ہے۔اس37 فیصد کاeffect باقی مصنوعات، باقیproduction اور دیگر چیزوں پر آیا ہے اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ پلاسٹک،پی وی سی کےraw material کی قیمت میں اینگرو والوں اور انٹرنیشنل کمپنیوں نے24 فیصد کی کمی کی ہے۔اسی طرح پاکستان سٹیل ملز نے اپنی productionمیں-/3200روپے سے زیادہ فی ٹن کمی کی ہے۔ حیرت والی بات ہے کہ پلاسٹک سے لے کر لوہے تک قیمتیں کم ہو رہی ہیں لیکن جو کسانpaddy کاشت کرتا ہے، جو کسان آلو کاشت کرتا ہے، جو کسان پیاز کاشت کرتا ہے ان سب کی قیمتیں پچھلے سال سےhalf سے کم ہیں یعنی ایک سال قبل جو ان کی قیمتیں تھیں ان سے اب آدھی سے بھی کم ہیں۔ان کی جوinputs ہیں جن میں سب سے بڑا خرچ

کھاد پر ہوتا ہے لیکن ڈی اے پی، یوریا اور پوٹاش کی قیمتوں میں قطعی طور پر کمی نہیں آئی۔ اگر انٹرنیٹ سے انٹرنیشنل level پر چیک کریں تو آپ کو اس میں واضح کمی نظر آتی ہے جس کے اثرات کسان تک پہنچنے چاہئیں۔ میں بات لمبی نہیں کرتا لیکن میں لوگوں کا ایک پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ جب ہر چیز میں کمی آئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ کھاد جو 80 فیصد import ہو رہی ہے اس کی قیمتوں میں کمی کیوں نہیں ہے؟ اس سے بھی بڑا ایک یہ issue ہے کہ کھاد کے bags پر کھاد کی قیمت کو پرنٹ کیا جائے۔ میں نے آج سے چھ سات سال پہلے بھارت کا وزٹ کیا تھا ان کی ہر منڈی میں کھاد کے bags پر کھاد کا نام، اس کا وزن، اس کی composition، اس کا پنجاب میں ریٹ، ہریانہ میں ریٹ اور اتر پردیش میں ریٹ درج تھا۔ اس پر یہ تین قیمتیں دی ہوئی ہیں کہ یہاں پر ان کے یونٹ لگے ہیں تو یہاں یہ قیمت ہو گی ہریانہ میں دس روپے زیادہ قیمت ہو گی اور اتر پردیش میں قیمت بیس روپے زیادہ ہو گی لیکن یہاں پر عجیب ماحول ہے یہاں ہمارے محکمہ جات کو نہ ہمارے حاکموں کو اس بات کا خیال آتا ہے کہ پنجاب کے کاشتکار کی جیب سے undue رقمیں جا رہی ہیں۔ حکومت اس پر ہر سال سبسڈی دیتی ہے لیکن وہ سبسڈی کہاں جاتی ہے؟ حکومت بوری کی قیمت -/1786 روپے announce کرتی ہے لیکن لوگوں کو یہ بوری 1900 میں ملتی ہے۔ اوّل تو حکومت جتنی سبسڈی دیتی ہے ان کے ساتھ negotiate کر کے قیمت طے کی جائے اور جب قیمت طے ہو گئی تو پھر وہ چیز کسان کے دروازے پر اتنی قیمت میں کیوں نہ ملے؟ بھلے آپ نے تیس چالیس روپے کرایہ ڈالنا ہے تو ڈال لیں لیکن bag پر پرنٹ تو کریں کہ اس کی یہ قیمت ہے اور کسان کو اتنی قیمت ادا کرنی پڑے گی تاکہ وہ ڈیلر سے بلیک میل نہ ہو اور اس کے پاس جو بھی تھوڑی بہت آمدنی ہے وہ اس کے حوالے نہ کر دے۔ خدارا اس پر پورے ایوان، اس کے سپیکر اور، چیئرمین کو خصوصی توجہ دینی چاہئے یہاں پر وزیر زراعت بیٹھے ہیں انہیں اس پر توجہ دینی چاہئے، یہاں پر سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کے ذریعے کاشتکاروں کا حق ہے کہ ان سے جائز قیمتیں وصول کی جائیں جو انٹرنیشنل مارکیٹ میں موجود ہیں۔ بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ جی، الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ محترمہ چیئرپرسن! آپ نے مجھے زراعت کے موضوع پر بحث میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ گزارش ہے کہ اس وقت آلو کی فصل کی برداشت کی جا رہی ہے یعنی آلو نکالا جا رہا ہے۔ ہم نے حساب کرایا ہے کہ آلو کی فصل تیار کرنے پر زمیندار کے جو اخراجات ہیں ان میں زمین کی تیاری پر دس ہزار روپے، کھاد اور ادویات -/34000 روپے، بل بجلی ڈیزل وغیرہ پر -/12000

روپے،آلو زمین سے نکال کر منڈی تک پہنچانے پر-/24000 روپے اور بیج -/5000روپے اس طرح یہ کل اخراجات-/85000روپے فی ایکڑ بنتے ہیں لیکن اس کی فی ایکڑ آمدنی-/78750روپے بنتی ہے یعنی زمیندار کو-/6250فی ایکڑ نقصان ہو رہا ہے تو ایسی کاشت کا،ایسے کاروبار کا کیا فائدہ ہے ؟اس لئے میری تجویز ہے کہ اگر آلو ہماری ملکی ضروریات سے زائد ہو تو پھر اس کی export پر جو پابندی لگائی گئی ہے وہ ہٹائی جائے تاکہ لوگ اپنا فالتو آلو باہر بھیج سکیں اور ملک کو فائدہ ہو سکے۔اسی طریقے سے ابھی مونجی کے بارے میں بات ہو رہی تھی اس کے فی ایکڑ اخراجات-/64000روپے نکالے گئے ہیں اور اس کی اوسط آمدن فی ایکڑ-/45500روپے ہے یہ بھی گویا آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے۔جیسے میرے پیش رو کہہ رہے تھے کہ حکومت کو چاہئے کہ اپنی زرعی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔میں گنّے کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اسے جو ملوں تک لے جایا جاتا ہے میں اس بارے میں کئی سالوں سے یہ مشورہ دے رہا ہوں کہ جیسے ساؤتھ افریقہ میں بارہا یہ بات دیکھی ہے کہ وہاں گنّا ٹرالوں کے ذریعے سڑکوں سے نہیں گزارا جاتا بلکہ گنّے کا شیرا ہر زمیندار اپنے ہاں زمین پر نکال کر ٹینکرز کے ذریعے شوگر ملوں تک پہنچاتا ہے جس سے ہر روز کے حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔ٹرالیوں سے جو گنّا سڑکوں پر گر جاتا ہے اور خصوصاً سردی کے موسم میں جو حادثات ہوتے ہیں ان سے بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان ہوتا ہے اس لئے اس کی ایک مربوط پالیسی بنائی جائے جس سے مزارعین اور زمینداروں کو بھی فائدہ ہو اور پھر اس کا بالواسطہ فائدہ عوام تک پہنچے۔بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: ملک جاوید اعوان صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔محترمہ چیئرپرسن!میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے زراعت پر بات کرنے کا موقع دیا۔میں گنّے کی فصل کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خداوند کریم نے ہمیں بہت زرعی زمین دی ہے۔ابھی وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے مل مالکان کے لئے گنّے کی قیمت-/180روپے فی من مقرر کی تھی لیکن سندھ حکومت نے گنّے کی قیمت-/150 روپے فی من مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تو پنجاب میں مل مالکان نے حکومت پنجاب کی اجازت کے بغیر 150 روپے فی من کے حساب سے گنّا لیا لیکن وزیر اعلیٰ کی مداخلت کی وجہ سے-/180روپیہ مل ضرور دے رہی ہے لیکن گنّے کے کاشتکاروں کو کچی رسید دی جا رہی ہے۔میں خود جا کر جوہر آباد مل والوں سے ملا ہوں کہ آپ زمینداروں کو پکی رسید کیوں نہیں دے رہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہمارا حکومت سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور فیصلہ ہونا باقی ہے۔جب وزیر اعلیٰ نے یہ حکم دے دیا ہے کہ -/180روپے کسانوں

کو گنّے کی قیمت دی جائے تو پھر ابھی انہوں نے کیا فیصلہ کرنا ہے؟ ہمارے جوہر آباد کے کسانوں کو کئی سالوں سے ادائیگی نہیں ہو رہی۔ ابھی منسٹر صاحب فرمارہے تھے کہ ہم سختی کر رہے ہیں۔ مل والے تو ہر سال ایک نئی مل لگا لیتے ہیں لیکن زمیندار بے چاروں کا تو انحصار ہی گنّے کی فصل پر ہے، اگر انہوں نے اپنی بچی کی شادی کرنی ہو یا کوئی دوسرا فرض ادا کرنا ہوتا ہے تو وہ گنّے کی فصل کی قیمت ملنے پر ادا کرتے ہیں۔ زمیندار کو کوئی چیز اُدھار نہیں ملتی۔ اس نے کھاد اور بیج نقد لینے ہوتے ہیں اسی طرح جعلی ادویات بھی وہ نقد ادائیگی کر کے حاصل کرتا ہے لیکن جب اس کی فصل جاتی ہے تو مل والے اسے نقد قیمت ادا نہیں کرتے۔ اگر اسے چیک دیتے ہیں تو وہ بھی ایک سال تک cash نہیں ہوتا۔ حکومت کا فرض ہے کہ زمیندار جس طرح تمام اشیاء نقد خریدتا ہے اسی طرح اسے بھی اپنی فصل کی قیمت ایک ہفتے کے اندر ملنی چاہئے۔ فصل کی تیاری میں صرف زمیندار اکیلا محنت نہیں کرتا بلکہ اس کی بیوی، بچے اور پورا خاندان محنت کرتا ہے لیکن اسے بروقت اس کی محنت کی اجرت نہیں ملتی۔ میں کئی مرتبہ کسانوں کے ساتھ گیا، ڈی سی او صاحب نے مداخلت کی اور اس کے بعد بھی اُن کو تین ماہ بعد کا چیک دیا گیا۔

محترمہ چیئرپرسن! ابھی معزز ممبر چنیوٹی صاحب فرمارہے تھے کہ ہماری آلو کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے لیکن اسے خریدا نہیں جا رہا جس کی وجہ سے کسان کا معاشی نقصان ہو رہا ہے۔ اگر ہماری کسی فصل کی پیداوار کم ہوتی ہے تو ہم اپنے پڑوسی ممالک سے منگواتے ہیں اور اگر فصل زیادہ ہوئی ہے تو ہم اس کو exportکیوں نہیں کرتے؟ محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے کسان کا استحصال ہو رہا ہے۔ اس محکمہ زراعت پر حکومت کے اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن اس کی کارکردگی صفر ہے۔ یہ محکمہ صرف کاغذات میں نظر آتا ہے لیکن زمینداروں کی کوئی معاونت نہیں کرتا۔ محکمہ زراعت کے لوگ جب کسی اچھے کھیت یا فصل کو دیکھتے ہیں تو وہاں پر اپنی طرف سے ایک بڑا خوبصورت بورڈ لگا دیتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محکمہ زراعت کی کارکردگی ہے حالانکہ وہ زمیندار کی اپنی محنت اور کارکردگی ہوتی ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ جب محکمہ والے briefingدیتے ہیں تو معلوم کیا جائے کہ یہ اصل ہے یا کہ فرضی بنائی ہوئی ہے؟

محترمہ چیئرپرسن! میں آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ زمیندار کو اس کی فصل کی اجرت نہیں ملتی۔ خصوصاً مڈل مین کسانوں کا استحصال کر رہے ہیں۔ مل کے باہر چند لوگ کھڑے ہوتے ہیں جو کہ مل مالکان نے کھڑے کئے ہوتے ہیں اور وہ زمیندار سے کہتے ہیں کہ اگر آپ نے گنّے کی فصل کے پیسے نقد وصول کرنے ہیں تو کم قیمت پر ہمیں فروخت کر دیں۔ اگر زمیندار اپنی فصل کم قیمت پر فروخت کر دے تو

پھر اسے اسی وقت ادائیگی ہو جاتی ہے۔اس طرح کسان کا معاشی نقصان ہوتا ہے۔ میری وزیر زراعت اور وزیر خوراک سے درخواست ہے کہ کسانوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے۔اسی طرح جعلی ادویات کی ہر صورت روک تھام کی جائے۔وزیر اعلیٰ نے خصوصی ٹیم بنائی ہے اور واقعی جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کو سزا مل رہی ہے لیکن اس کے باوجود جعلی ادویات اور جعلی کھادیں فروخت ہو رہی ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ اس گھناؤنے کاروبار کو روکا جائے۔بہت شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: جی، بہت مہربانی۔اب جناب رمیش سنگھ اروڑا صاحب بات کریں گے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: محترمہ چیئر پرسن!آج ہم زراعت جو کہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اس پر بحث کر رہے ہیں۔ میں تھوڑا سا اس کی background میں جانا چاہوں گا۔اگر دیکھا جائے تو برصغیر میں انڈیا کا مشرقی پنجاب 70 فیصد feed کر رہا ہے جبکہ ہمارا پنجاب ایک significant amount produce کرتا ہے اور پاکستان میں اپنی زرعی پیداوار کے ذریعے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ پہلے میں اپنے حلقے نارووال کی information share کروں گا اور پھر اس کے بعد ملکی سطح پر شعبہ زراعت کے جو مسائل ہیں ان پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا۔نارووال کا two third علاقہ بارانی ہے صرف ہماری ایک تحصیل میں نہر کے ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔ ہمارے two third area میں اگر بارش ہو جائے تو فصل بہت اچھی ہو جاتی ہے اور بارش نہ ہو تو پھر فصل کا کوئی پُرسان حال نہیں ہوتا۔اس کے ساتھ ساتھ تین نالے انڈیا سے آتے ہیں۔ پچھلی دفعہ انڈیا نے بغیر بتائے ان تینوں نالوں میں پانی چھوڑ دیا اور اتنا زیادہ پانی آیا کہ ہماری مونجی کی ساری فصل تباہ ہو گئی۔وزیر زراعت یہاں اس ایوان میں تشریف فرما ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ کوئی mechanism بنایا جائے، پانی کو سٹور کرنے کا کوئی نظام وضع کیا جائے تاکہ جب excessive water آئے تو اس کو سٹور کر لیا جائے اور جن دنوں پانی کی shortage ہو ہم اسے استعمال کر سکیں۔اس طرح اس پانی سے نقصان بھی کم ہو گا۔

محترمہ چیئر پرسن! جس طرح باقی معزز ممبران نے اس issue کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہمارا اس وقت بنیادی مسئلہ quality seeds and inputs کی فراہمی کا ہے۔ ہم اپنے کسانوں سے کہتے ہیں کہ bumper crop پیدا کریں۔جب ہم ان کو quality seeds and inputs نہیں دیں گے اور ہمارے بازاروں میں جعلی ادویات کی بھرمار ہو گی تو پھر کس طرح سے ہماری bumper crops ہوں گی اگر bumper crop آ بھی جائے تو ہم اس کو فروخت کہاں کریں گے؟ ہمیں اپنی پالیسوں کو

review کرنے کی ضرورت ہے اگر کوئی فصل ہماری ملکی ضروریات سے زیادہ ہو جائے تو کیا ہم اسے export کریں گے یا ضائع کر دیں گے ؟ پچھلے دنوں ہماری گندم کی bumper crop ہوئی اور اب اس وقت حالات یہ ہیں کہ اس کی قیمت 1200 روپے سے بھی نیچے آ گئی ہے کیونکہ ہم اس اضافی گندم کو export نہیں کر رہے۔ ہم سب سے زیادہ گندم افغانستان کو export کرتے تھے لیکن انڈیا نے اپنی فصل وہاں پر export کر کے ان کی دو سالوں کی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔اب ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور کسان بے چارہ پریشان ہے کہ وہ اپنے اخراجات کیسے پورے کرے گا؟

محترمہ چیئر پرسن!میں نے آج سے کچھ سال پہلے خود ایک tunnel farm لگایا تھا۔اُن دنوں climate change کے بھی اتنے مسائل نہیں تھے اور اس سے اچھی خاصی production ہوئی لیکن پچھلے تین چار سال سے tunnel farm کا بُرا حال ہے۔قدرتی آفات نے تو ہمارا بیڑا غرق کیا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب مارچ،اپریل میں ہمارے tunnel farms کی production آتی ہے تو انہی دنوں ہم انڈیا سے import کر رہے ہوتے ہیں۔انڈیا کے ساتھ ہماری دوستی ہونی چاہئے لیکن اس کی وجہ سے ملکی پیداوار کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ میں چاہوں گا کہ وزیر زراعت اس بارے میں سوچ بچار کریں اور ہمارے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ facilitate کریں۔

محترمہ چیئر پرسن!اس میں کوئی شک نہیں کہ محکمہ زراعت محدود وسائل کے باوجود بہت زیادہ کام کر رہا ہے لیکن اس وقت ہمارا جتنا infrastructure field میں موجود ہے وہ out dated ہے۔اس وقت ضرورت ہے کہ اس کو revamp کیا جائے۔اگر ہم اسی infrastructure کے ساتھ چلنا چاہیں گے تو شاید ہم bumper crops حاصل نہ کر سکیں۔انڈیا ایک ایکڑ سے 90 من گندم پیدا کر رہا ہے لیکن ہماری پیداوار اب بھی پچیس سے تیس من فی ایکڑ ہے تو ہم اس out dated infrastructure کے ساتھ اپنی فصلوں کی پیداوار کو بہتر نہیں کر سکتے۔ میری یہ گزارش ہے کہ شعبہ زراعت کے infrastructure کو بہتر اور revamp کیا جائے۔ محکمہ زراعت کے آفیسرز کا field میں جانا اور صرف کسانوں کے ساتھ بیٹھنے سے کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں آئیں گے۔اس وقت ہمیں innovative ideas لے کر آنے کی ضرورت ہے،ہمیں نئی technology introduce کرانے کی ضرورت ہے اور ہمیں water efficient ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ آہستہ آہستہ جس طریقے سے پانی کا level کم ہو رہا ہے،ہر سال تین فٹ پانی نیچے جا رہا ہے تو شاید اگلے دس سالوں میں ہمارے پاس اتنا پانی نہیں ہو گا۔اس کے لئے ابھی سے ہمیں سوچنا ہو گا کہ ہم نے water efficient

کیسے بننا ہے، ہم نے کس طریقے سے نئی نئی جدت لے کر آنی ہے تاکہ زراعت میں جہاں پر cost effective بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری پیداوار بھی بہتر سے بہتر ہو۔

محترمہ چیئرپرسن! اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بڑا جو important factor ہے جہاں پر ہم بات کرتے ہیں کہ حکومت نے 1100 روپے ریٹ نکال دیا ہے اور 1200 روپے نکال دیا ہے یا 1300 روپے نکال دیا ہے لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ اس کا خاطر خواہ فائدہ نچلی سطح پر نہیں پہنچتا۔ درمیان میں جو دکان دار مڈل مین بیٹھا ہوا ہے اُس کا ultimate فائدہ وہ اُٹھاتا ہے because he is the one جو نیچے سے فصل اٹھاتا ہے اور اوپر جا کر اس فصل کو بیچ رہا ہوتا ہے وہ زیادہ margin لے جاتا ہے اور ہمارا کسان جو نیچے بیٹھا ہر وقت پریشانی کی حالت میں رہتا ہے کہ میں نے جو فصل produce کی تھی اُس سے میں نے فائدہ کیسے اٹھانا ہے تو حکومت سے میری یہ request ہے کہ اس طریقے کی پالیسی ہم بنائیں کہ کسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکیں۔ Government has taken various steps ہم نے ایگریکلچر کو improve کرنے کے لئے بہت سے initiative لئے ہیں لیکن منسٹر صاحب سے میری یہ request ہے کہ حکومت نے جو steps and initiatives لئے ہیں خدارا ان پر عملدرآمد بھی کیا جائے۔ جب تک ہم in letter and spirit implement نہیں کریں گے تب تک شاید اس سے وہ نتائج نہیں آئیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن! بس میری یہی چند گزارشات تھیں لیکن آخری گزارش بہت اہم ہے اور میں نے پہلے بھی وزیر زراعت سے request کی تھی کہ پارلیمنٹیرینز کی oversite کے لئے پارلیمنٹیرینز کی کمیٹی بنائی جائے کیونکہ جب تک آپ پارلیمنٹیرینز کو oversite کے لئے introduce نہیں کریں گے تب تک شاید نتائج سامنے نہیں آئیں گے۔ ہم نے پچھلے بجٹ میں بھی key performance indicators کی بات کی تھی تو آج میں منسٹر صاحب سے request کرتا ہوں کہ kindly جو پچھلے بجٹ میں ہم نے key performance indicators کی بات کی تھی تو وہ براہ کرم ایوان میں table کریں کہ کون کون سے indicators زراعت کی منسٹری نے بنائے تھے اور کون کون سے indicators کو انہوں نے fulfill کیا۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ پارلیمنٹیرینز کی ایک oversite کمیٹی بنائی جائے جو وزارت زراعت کو دیکھے۔ شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ محمد انیس قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: شکریہ۔ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! میں باسمتی چاول کی فصل پر بات کروں گا کہ پچھلے سال باسمتی چاول دو ہزار روپے سے لے کر 2600 روپے فی من فروخت ہوا لیکن اس سال 12/13 سو روپے فی من خریدنے کو بھی کوئی تیار نہیں ہے اور یہ کس کی غفلت کا نتیجہ ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر زراعت اور وزیر خوراک دونوں۔۔۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئر پرسن! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئر پرسن! یہ بڑی اہم discussion ایوان میں چل رہی ہے اور ریکارڈ پر ہے کہ تین دفعہ اس بحث کو pending کیا گیا ہے اور آج چوتھی بار discussion ہو رہی ہے۔ اپوزیشن کی request پر یہ discussion start ہوئی تھی لیکن بد قسمتی سے اپوزیشن کا کوئی ایک بھی ممبر یہاں پر present نہیں ہے اور میں یہ بات ریکارڈ پر لے کر آنا چاہتا ہوں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): محترمہ چیئر پرسن! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، فرمائیں!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): شکریہ۔ محترمہ چیئر پرسن! میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جمعہ کا دن بحث کے لئے fix تھا اور دونوں منسٹرز صاحبان یہاں پر تشریف فرما تھے، اس دن بھی یہ تیاری کر کے آئے تھے اور آج بھی دونوں منسٹرز پوری تیاری کے ساتھ اس معزز ایوان میں موجود ہیں اور اس دن specifically اپوزیشن کی request پر آج سوموار کا دن رکھا گیا تھا۔ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بھی اس پر بات ہوتی ہے کہ زراعت اور خوراک دو بڑے اہم محکمے ہیں تو ان پر تفصیل سے بحث ہونی چاہئے اور آج ان کے کہنے پر یہ دن رکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سوموار کا دن رکھیں اور ہم نے کہا کہ middle of the week رکھ لیتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں سوموار رکھیں اور ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے آگے نہیں جانے دیتے لیکن اُن کی دلچسپی کا عالم یہ ہے کہ اتنی اہم بحث ہے تو میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان کے کہنے پر یہ ہوا لیکن وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

محترمہ چیئر پرسن: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور ان ممبران کی طرف سے یہ بڑی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہے جنہوں نے کہہ کر خاص طور پر سوموار کا دن مقرر کرایا اور خود وہ اس بحث میں شامل نہیں ہوئے۔ اس سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے۔ جی، انیس صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: محترمہ چیئر پرسن!میں گزارش کر رہا تھا کہ پچھلے سال باسمتی چاول دو ہزار روپے فی من سے لے کر 2600روپے فی من فروخت ہوااس لئے کہ وفاقی حکومت بیرونی ممالک سے معاہدے کئے تھے لیکن اس دفعہ ہماری محکمہ زراعت اور خوراک کی وزارتیں وفاقی حکومت کے علم میں یہ بات نہ لائیں۔جب کسانوں نے شور کیاتواس کے بعد انہوں نے کوشش کی کہ ہم بیرونی ممالک کی منڈیاں catch کریں لیکن اُس وقت تک یہ تمام منڈیاں capture ہو چکی تھیں۔بنگلہ دیش،انڈیااور چین نے بیرونی ممالک کی چاول کی منڈیاں capture کر لی تھیں اور اس کے بعد ہمیں ہوش آیا کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔یہ ان کی،صوبائی حکومت اور صوبائی وزارت زراعت و خوراک کی ذمہ داری تھی کہ وفاقی وزارت تجارت کے علم میں یہ بات لاتے اور رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو move کرتے تاکہ فوری طور پر بیرونی ممالک کی منڈیاں capture کرتے۔ان کی غفلت کی وجہ سے کسان suffer ہوا ہے اور اس کو کوئی ریلیف نہیں ملا۔سب کسان پریشان ہیں اور اُن کا inputs یعنی پانی، کھاد اور ڈیزل کا خرچہ بھی پورا نہیں ہوا اور اس کے لئے کوئی راستہ نہیں۔انہوں نے فی ایکڑ پانچ ہزار روپیہ جو سبسڈی announce کی تھی وہ بھی پتا نہیں کہاں چلی گئی۔میرے ضلع میں تو وہ سبسڈی کسی کو بھی نہیں ملی کیونکہ اس وقت inputs یعنی ڈی اے پی اور یوریا کھاد بہت مہنگی فروخت ہو رہی ہے۔انہوں نے ایک نوٹیفکیشن بھی جاری کیاتواس پر ایک سو روپے کی کمی کی تھی لیکن دکاندار اس نوٹیفکیشن کو نہیں مان رہے اور وہ اسی rate پر مل رہی ہے۔جب inputs مہنگے ملتے ہیں تو outputs بھی اس حساب سے مہنگا ہونا چاہئے لیکن کاشتکار کو اس کا کوئی ریلیف نہیں مل سکا۔

محترمہ چیئر پرسن!اس حوالے سے میری چند گزارشات ہیں کہ چاول کی فصل مارکیٹ میں آنے سے پہلے انہیں بیرونی ممالک کی منڈیاں capture کرنی چاہئیں۔رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو move کرنا چاہئے اور وفاقی حکومت کی متعلقہ وزارت کو move کر کے بیرونی ممالک سے معاہدے کرنے چاہئیں۔

محترمہ چیئر پرسن!دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں کھالے پکے کرنے کے لئے 20 فیصد contribution کاشتکار کرتا ہے لیکن وہ 20 فیصد دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے تو میری گزارش ہے کہ اس کو compulsory کیا جائے۔20 فیصد contribution کاشتکاروں سے as arrears of land revenue recover کیا جائے اور کھالوں کو لازمی طور پر پختہ کیا جائے۔جیسے میں نے اپنے تجربات سے دیکھا ہے کہ فیلڈ میں آپ کے آفیسرز ہر گز ہر گز نہیں جاتے۔بہت

مشکل سے وہ دفاتر میں بیٹھ جاتے ہیں اور آپ کے بہت سارے ایسے آفیسرز اور آفیشلز ہیں جو کہ ڈبل ڈبل نوکریاں کر رہے ہیں، بس کنڈیکٹری کر رہے ہیں، ڈرائیوری کر رہے ہیں لیکن فیلڈ میں نہیں جاتے۔ آپ ان سے روزانہ کی ڈائری لیں کہ آپ کس کس موضع میں گئے، کہاں کہاں آپ نے کام کیا اور آپ نے کیا deliver کیا؟

محترمہ چیئر پرسن! تیسری بڑی بات یہ ہے کہ زرعی لٹریچر اپنے ایم پی ایز میں بھی تقسیم کریں اور انہیں involve کریں کیونکہ 70 فیصد ایم پی ایز دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں لہذا ان ایم پی ایز کو لٹریچر دیں، books دیں اور پمفلٹ و بروشر دیں تاکہ وہ خود فیلڈ میں جا کر لوگوں میں اس کی تقسیم یقینی بنائیں، انہیں ایسوسی ایٹ کریں اور اپنے عملے کو move کریں تاکہ وہ فیلڈ میں جا کر کام کر سکیں لیکن اکثر ایسا نہیں ہوا۔

محترمہ چیئر پرسن! چوتھی بڑی بات یہ ہے کہ بیج پر آپ کی کوئی ریسرچ نہیں ہو رہی۔ آپ چین سے بیج درآمد کر لیتے ہیں اور اسی بیج کو استعمال کیا جا رہا ہے لیکن بیج پر ریسرچ صرف برائے نام ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کوئی ایسا بیج حکومت پاکستان اور خصوصاً پنجاب نے produce نہیں کیا جس سے کاشتکار کو کوئی ریلیف ملے۔ شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: شکریہ۔ جناب محمد انیس قریشی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ محترمہ چیئر پرسن! میں اپنی بات کا آغاز اس طرح کروں گی کہ جو بحث کی جا رہی ہے۔ اگر تو یہ بحث محض بحث برائے بحث ہے جس طرح کئی سالوں سے ہوتا رہا ہے کہ بحث رکھ لی جاتی ہے، ممبران اپنی اپنی رائے، لوگوں کے مسائل بیان کرتے ہیں اور وہ کارروائی کا حصہ بن جاتی ہے لیکن معذرت کے ساتھ بہت کم ایسا ہوتا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے کہ ان تجاویز پر عمل کیا جائے یا جن لوگوں کی بات اس ایوان میں اٹھائی جاتی ہے ان لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچے۔

محترمہ چیئر پرسن! میں اپنی بات کا آغاز کروں گی جعلی ادویات، کھاد سے جو بازاروں میں عام ملتی ہیں، کسان ان کے ہاتھوں زیادہ استحصال کا شکار ہوتا ہے اور جو غیر معیاری بیج بازار میں فروخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے خلاف محکمہ کی طرف سے جو کارروائی کی جاتی ہے وہ 1976 کے ایکٹ کے تحت ہوتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اب محکمہ کو اس ایکٹ کو آج کے حالات کے مطابق تبدیل کرنا چاہئے، کارروائی ہونی چاہئے اور سزا و جرمانہ میں اضافہ ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں بات کروں گی کہ ہمارے

زرعی تحقیقاتی ادارے جن میں ایوب ریسرچ سنٹر یا زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں جو ریسرچ سنٹرز ہیں، میں چاہوں گی کہ ان کی رپورٹ تیار کی جائے کہ یہ ادارے کس چیز پر تحقیقات کر رہے ہیں؟ میرا سوال یہ ہے کہ جب سے یہ ریسرچ سنٹرز قائم ہوئے ہیں، پاکستان کی جو اجناس تھیں ان کی پیداوار اور ان کی کوالٹی میں اضافے کی بجائے کمی ہو رہی ہے اور خصوصاً اگر ہم گندم کی بات کریں تو گندم کی کوالٹی بھی کم ہو رہی ہے اور اس کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی کمی ہو رہی ہے حالانکہ ان اداروں کے اوپر ہمارے سالانہ بجٹ کی ایک کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس پر بہتری لانے کی ضرورت ہے اور ہمیں چاہئے کہ یہ سنٹرز اپنا کام کریں اور فی پیداوار میں بہتری لائیں۔

محترمہ چیئرپرسن!اس کے ساتھ ساتھ میں کھالوں کی پختگی پر بات کروں گی کہ جب کسی کھال کو پختہ کیا جاتا ہے تو اس پر مزدوروں کا خرچہ کسانوں سے لیا جاتا ہے۔ کھالوں کو پختہ نہ کرنے سے پانی کا زیاں ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے تمام اخراجات برداشت کرے کیونکہ عام کسان ان اخراجات کو برداشت نہیں کر سکتا۔اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ پانی کی چوری کے مقدمات میں میرے خیال میں دو سو روپیہ یا معمولی جرمانہ ہے جس کے ہوتے ہوئے پانی کی چوری کو نہیں روکا جا سکتا لہذا پانی کی چوری کو روکنے کے لئے سخت سے سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔اس کے علاوہ غیر معیاری بیج کے حوالے سے چھتیس اضلاع میں یعنی ہر ضلع میں ایک عدالت ہے اور اس میں بھی ہفتہ کا ایک دن اس حوالے سے رکھا جاتا ہے جہاں پر اگر ایسا کوئی کیس آتا ہے تو کارروائی ہوتی ہے۔اس طرح مقدمات کئی کئی سال چلتے ہیں اور وہ لوگ جو اس میں ملوث ہیں وہ اس چیز کا فائدہ اٹھاتے ہیں لہذا میں سمجھتی ہوں اور میری اس میں رائے ہے کہ ایسے مقدمات کو جلد سے جلد نمٹایا جانا چاہئے اور عدالتوں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جانا چاہئے۔

محترمہ چیئرپرسن!میں کپاس کی بات کروں گی کہ کپاس کی خریداری پنجاب سیڈ کارپوریشن کرتی ہے اور وہ صرف 50 فیصد ادائیگی خریداری کے وقت کرتی ہے اور باقی 50 فیصد کی ادائیگی کے لئے کپاس کا کاشتکار دھکے کھاتا ہے اور یہ صرف کپاس کی بات نہیں ہے بلکہ گنّے کا کاشتکار بھی شوگر ملز والوں کو گنّا دینے کے بعد اپنی ادائیگی کے لئے سالہا سال ذلیل و خوار ہوتا ہے۔اس میں ایک ایسا سسٹم ہونا چاہئے کہ ان کو ادائیگی خریداری کے وقت ہی مکمل کر دی جائے تاکہ وہ اپنی اگلی کاشت کی تیاری کر سکیں۔اگر ان کو بروقت ادائیگی ہو گی اور پوری ہو گی تو کاشتکار زیادہ بہتر طور پر اپنا کام کر سکیں گے۔

محترمہ چیئر پرسن!یہاں اس ایوان میں گنّے کی خریداری اور ادائیگی نہ ہونے پر کئی کمیٹیاں بنی ہیں۔یہاں کین کمشنر کو بلایا گیا لیکن روز کا یہ مسئلہ ہے کہ جب بھی کرشنگ سیزن آتا ہے تو ممبران یہاں آکر بات کرتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس مسئلہ کا مستقل حل بروقت ادائیگی ہے۔ میں آخر میں صرف وزیر خوراک کی تھوڑی توجہ چاہوں گی اور پنجاب میں خصوصاً سیالکوٹ کی بات کروں گی کہ جہاں مردہ گوشت کی فروخت آئے دن خبروں کا حصہ بنی ہوتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ملاوٹی اشیاء اور غیر معیاری کولڈ ڈرنکس کی روک تھام ہونی چاہئے۔اس کے ساتھ سب سے اہم مسئلہ میں سمجھتی ہوں کہ غیر معیاری کوکنگ آئل جو کھلے عام بازاروں میں کم قیمت پر فروخت ہو رہا ہے۔اس سے لوگ کئی قسم کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔اس کی روک تھام کے لئے بڑے سخت اور فوری اقدامات ہونے چاہئیں کیونکہ لوگ اس سے بے تحاشا بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ میں عام آدمی کی بات کر رہی ہوں، ایلیٹ کلاس کے لوگ سپر سٹورز سے اشیاء خریدتے ہیں وہاں پر اشیاء کی کوالٹی تو بہتر ہو سکتی ہے لیکن ان کی قیمتوں میں اور ایک عام آدمی جہاں سے خریداری کرتا ہے ان کی کوالٹی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ قیمتوں کے فرق اور ملاوٹ کو حکومت کو دیکھنا چاہئے اور اس پر کام کرنا چاہئے۔بہت شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: شکریہ

شیخ علاؤالدین: محترمہ چیئر پرسن!پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئر پرسن: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ محترمہ چیئر پرسن!میں احتجاجاً تقریر تو نہیں کروں گا۔ میں آپ کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں کہ آج آپ چیئر پرسن کی حیثیت سے بیٹھی ہیں۔ مجھے خوشی ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: آپ کی مہربانی ہے۔

شیخ علاؤالدین: محترمہ چیئر پرسن!میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سات آٹھ سال یا دس سال کی معزز ممبران کی جتنی تقاریر ہیں وہ ساری ملالیں ہم کسی ایک شوگر مل کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ میں آج صرف ایک بات کروں گا آپ کو اور منسٹر صاحبان کو بھی سن کر حیرانی ہو گی کہ سات لاکھ ٹن گندم ایک SRO کے تحت امپورٹ ہوئی، 9۔ارب روپے کا damages سندھ گورنمنٹ نے claim کیا جس کی وجہ سے پنجاب کی گندم کو مسئلہ بنا۔ بات یہ ہے کہ ہم نے کین کمشنر کو جب بھی بلایا وہ آئے اور انہوں نے

خود اس طرح اپنے آپ کو ظاہر کیا کہ جیسے وہ خود اغواء ہوئے ہوئے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم بڑی محنت کرتے ہیں جب تک monopoly نہیں ٹوٹے گی اس وقت تک کچھ نہیں ہوگا اور monopoly توڑنے کے لئے وہ ہاتھ چاہئے جس کا اپنا کوئی لالچ نہ ہو۔ بہت شکریہ

(اذان مغرب)

محترمہ چیئرپرسن: وزیر خوراک! آپ اپنی تقریر میں شیخ صاحب کو مطمئن کریں۔ شیخ صاحب ہمارے بڑے قابل احترام ممبر ہیں۔ آپ اپنی تقریر میں ان کی بات کا جواب ضرور دیجئے گا۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئرپرسن! میں کوشش کروں گا کہ میں اس پر reply دوں۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ جناب ثاقب خورشید صاحب!

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئرپرسن! شکریہ۔ آج کے موضوع خوراک اور زراعت یقیناً بہت اہم ہیں اس پر میرے خیال میں جب سے پنجاب اسمبلی بنی ہے ہر سال صوبائی بجٹ کے موقع پر اور جب بھی زراعت کا موضوع زیر بحث آتا ہے تو یہی بحث ہوتی ہے جو آج ہو رہی ہے۔ یقیناً حکومتوں کے فرائض میں یہ شامل آتا ہے کہ وہ صحت اور ایجوکیشن پر توجہ دے اور اسی طرح خوراک اور زراعت بھی لازم و ملزوم ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن! خوش قسمتی سے ہمارے وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ صاحب اگرچہ فزیشن ڈاکٹر ہیں لیکن زراعت سے ان کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر مقرر یہی کہتا ہے کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے تو اس ریڑھ کی ہڈی کو درست کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کو سرجن بننا چاہئے اور محکمہ میں antique خیالات کے مالک آفیسرز کی بجائے زرعی گریجویٹس اور پڑھے لکھے لوگوں کو تعینات کیا جائے جن سے نئے نئے خیالات لے کر اس محکمہ کو چلایا جائے۔ جناب محمد انیس قریشی نے بہت اچھی بات کی کہ فیلڈ اسسٹنٹ ہمیشہ فیلڈ میں نہیں جاتے اور کاغذی رپورٹیں بنا کر ای ڈی اوز، ڈی ڈی اوز اور ڈائریکٹر صاحبان کو دے دیتے ہیں جو اس محکمہ کی بدقسمتی ہے۔ اسی طرح گنّے اور دیگر فصلوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن!اس دفعہ مونجی جس کوddypa کہتے ہیں یہ بھی اضافہ ہو گیا ہے اس میں کسانوں کو جس طرح مار پڑی ہے وہ کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان کے ریٹس مقرر کرنے کے لئے خصوصی توجہ دی جائے۔اسی طرح زرعیinputs کے ریٹس کم سے کم کئے جائیں۔ ہم دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں تو ہمیں جب بھی اپنے دیہات،اپنے حلقہ انتخاب میں جانا پڑتا ہے تو کسان یہی بات کرتے ہیں کہ ہماری کوئی بات نہیں کرتا۔ میری آج اس ایوان کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ ہمارے ایوان کے جو سینئر ایگریکلچرسٹ ایم پی ایز یا جو ماہرین ہیں ان سے مشاورت کر کے اس محکمے کی اصلاح احوال کریں۔اکثر بڑے بڑے شہروں میں بائی پاس بنائے جاتے ہیں وہ اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ traffic flow ٹھیک رہے لیکن بد قسمتی سے ان بائی پاسز پر لینڈ مافیا کالونیاں بنالیتا ہے جس سے ٹریفک کو گزرنے میں کافی دشواری پیش آتی ہے۔لینڈ مافیا کا ذکر ہوا ہے تو میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ شہروں کے ساتھ جوcultivated area ہے اس پر لینڈ مافیا کالونیاں بنالیتا ہے جس سے ہماری فصلوں کی آمد اور جو تازہ سبزیاں شہروں میں آتی تھیں وہ بھی کم ہو رہی ہیں اس پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ شہر موٹروے کے ساتھ یا چولستان میں بنائے جائیں جہاں آبادیاں آباد کی جائیں۔ شہروں کے نزدیک زرعی رقبے کو کالونیوں کی شکل نہ دی جائے۔ اسی طرح خوراک کے سلسلے میں میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ گندم جو باہر گنجیوں میں لگائی جاتی ہے وہ خراب ہو رہی ہے۔اگر مناسب ہو تو اس کے لئے گودام بنائے جائیں۔ منسٹر صاحب مارکیٹ کمیٹیاں اکثر default ہو رہی ہیں ان کے ملازمین کو تنخواہیں نہیں مل رہیں وہ جوrecovery کرتے ہیں اس سے اپنی تنخواہیں لئے جاتے ہیں لیکن کسانوں کا کوئی احوال درست نہیں ہے۔ مارکیٹ کمیٹیوں کا جو اصل کام ہے اس سے کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اس ایوان میں آٹھ یا دس سینئر یا جو ایکسپرٹ مشاورت کرنے والے ممبران ہیں ان پر مشتمل اپنی مشاورتی کونسل بنائیں جس سے اس محکمہ کا احوال درست کیا جائے۔ شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: جی،چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: محترمہ چیئرپرسن!بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں بہت مختصر سی گزارشات اپنے ساتھیوں اور منسٹر صاحبان کو پیش کروں گا کہ کوئی support price کا مسئلہ نہیں ہے۔Support price فیڈرل گورنمنٹ مقرر کرتی ہے لیکن اس میں کسانوں کوassurance نہیں دی جاتی۔پنجاب کے اندر جو ہماریbumper crop ہوتی ہے اس کی

disposal بہت poor ہے۔ میں خود مونجی کا کاشتکار ہوں۔ میرا علاقہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں پر زیادہ مونجی کاشت ہوتی ہے۔ پچھلے سال1700روپے من سے بھی کم قیمت کسان کو ملی ہے آپ ہی بتائیں جس زمیندار کو1700روپے کا نقصان پہنچے وہ کیا کرے گا، آگے کیا کاشت کرے گا اور کیا وہ اپنی پیداوار بڑھائے گا؟ مونجی کی کاشتکاری میں دواڑھائی لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا تھااور پچھلے سال اس میں فی ایکڑ پیداوار بھی بہت اچھی ہوئی لیکن اس کی disposal بہت poor ہوئی ہے کیونکہ چاول پہلے سے تاجروں کے پاس پڑا ہوا تھا اور وہ ایکسپورٹ نہیں ہو سکا اس کی disposal نہیں ہو سکی اس کا سارا بوجھ کاشتکار پر پڑ گیا ہے اور کاشتکار بے چارہ پس کر رہ گیا ہے۔اس کے پاس کھاد کے لئے پیسے تھے اور نہ ہی گندم کی بوائی کچھ کر سکا یہ کاشتکار کی حالت تھی۔ میں منسٹر ایگریکلچر سے بڑی دردمندانہ اپیل کروں گا کہ جو بھی support price کسی بھی فصل کی مقرر کی جائے جو بھی پنجاب کے اندر bumper crop پیدا ہو جائے اس کی disposal کا کوئی بہتر انتظام کروایا جائے اور فیڈرل گورنمنٹ سے liaison کر کے export avenue کھولے جائیں اور پاکستان میں امپورٹ بھی ہوتی رہتی ہے۔جب گندم کی کمی ہوتی ہے تو بہت ہی بری قسم کی گندم پاکستان امپورٹ کرتا ہے۔ ہماری بہت اعلیٰ قسم کی گندم ایکسپورٹ کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں اگر آپ کو سٹاک کی position بتاؤں تو فوڈ منسٹر بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ شاید اس بات کو endorse کریں کہ جو سٹاک پاسکو اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں اور تقریباً 14لاکھ بیگ ڈیپارٹمنٹ نے purchase کئے ہیں وہ بھی ابھی تک پڑے ہوئے ہیں ان کی جو disposal ہونی تھی وہ پوری طرح سے نہیں ہو رہی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ جو گندم کی اگلی procurement ہو گی وہ بھی بہتر نہیں ہو سکے گی اس لئے جو بھی پالیسی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر بنائی جائے اس پر کم از کم کاشتکار کو یہ assurance دی جائے کہ آپ کی جتنی بھی فصل ہو گی اگر قیمتوں میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے تو support price کے مطابق گورنمنٹ اس کو اٹھائے گی جس طرح کہ گندم کو اٹھاتی ہے۔ جب گندم کی shortage ہوتی ہے تو گندم گھروں سے اٹھائی جاتی ہے، گوداموں سے اٹھائی جاتی ہے اور زبردستی اٹھائی جاتی ہے۔جب کوئی بھی چیز اگر مثال کے طور پر مونجی زیادہ پیدا ہو جائے تو اس کو پھر خریدنے والا ہی کوئی نہیں ہوتا اور بے چارہ کاشتکار دربدر پھرتا ہے اور وہ آڑھتی اس کو لوٹتا ہے۔اس قسم کے حالات زراعت کے پاکستان میں اور خاص طور پر پنجاب میں ہیں۔ پنجاب جو انڈیا کے پاس ہے رقبے کے لحاظ سے اگر دیکھیں تو کم حصہ انڈیا کے پاس ہے اور زیادہ حصہ پنجاب کا ہمارے پاس ہے جس کو سونے کی چڑیا کہتے ہیں۔ ہندوستان اس چھوٹے سے صوبے سے اتنے

بڑے ملک کو feed کر رہا ہے تو کیا وجہ ہے ہماری پیداوار فی ایکڑ کیوں نہیں بڑھ سکی اور یہ بڑھانے کے لئے جب منسٹر ایگریکلچر اس بحث کو wind up کریں تو بتائیں کہ کیا کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہماری گندم کی 33 من فی ایکڑ پنجاب کے اندر average ہے۔ اگر ہم ایک من پیداوار کو بڑھا دیں تو economy کو 22 بلین کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی economy اور پنجاب کی economy دنیا کی مثالی economy بن سکتی ہے اگر ہم فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں۔ صرف ایک گندم کی فصل کی ہی نہیں ہم paddy اور گنّے کی پیداوار بڑھا سکتے ہیں ہم سبزیات بہتر پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری فی ایکڑ پیداوار انڈیا کی نسبت بہت ہی poor ہے انڈیا اور پاکستان ایک جیسے ہی ممالک ہیں پاکستان کے ساحل میں اور انڈیا کے ساحل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کاشتکار کو facilities کیا ہے اور ان کو door step facilities دی ہیں ایک تو اس کو یونین کو نسل کے اندر کھاد ملتی ہے، بیج ملتا ہے، pesticides ملتی ہیں اور ہر چیز ملتی ہے۔ ہمارا سلسلہ یہ ہے کہ جب میں سٹوڈنٹ تھا اس وقت سے میں دیکھ رہا ہوں کیونکہ میرا پیشہ بھی کاشتکاری ہے، جب بھی گندم کا wing seasons آتا ہے تو DAP مہنگی ہو جاتی ہے یا وہ ناپید ہو جاتی ہے یا وہ بلیک میں ملتی ہے آج تک ہم اس کو ٹھیک نہیں کر سکے۔ ایک پرائم منسٹر بڑے dynamic قسم کے آئے تھے بڑی اچھی انگریزی بولتے تھے اور بڑی تقریر کرتے تھے انہوں نے کہا کہ پنجاب گورنمنٹ پر کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو مجھے سوال کرے، میں status quo کو توڑنے کے لئے آیا ہوں؟ تو میں نے ان کے منہ پر کہا کہ اگر آپ status quo کو توڑنے کے لئے آ ہی گئے ہیں تو ایک، دو status quo کو ہی توڑ کر دکھا دیں، وہ کہنے لگے کہ آپ کا کیا مسئلہ ہے میں نے کہا کہ میں کاشتکار ہوں ہم کو DAP کنٹرول ریٹ پر کیوں نہیں ملتی؟ جب بھی بوائی کا سیزن آتا ہے وہ غائب ہو جاتی ہے۔ اس status quo کو آپ توڑ کر دکھا دیں تب میں مانوں گا کہ کوئی پرائم منسٹر status quo کو توڑنے والا آ گیا ہے۔ کاشتکار کے یہ حالات ہیں یہ ٹھیک کیوں نہیں ہو سکتے؟ میں آپ سے بہت دردمندانہ اپیل کروں گا اور اپنے منسٹر صاحبان کو کہ اگر ہم پوری توجہ اور قوت ایمانی سے کاشتکاری کو پنجاب کے اندر boost up کریں تو پاکستان کی پوری economy اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے اور خود انحصاری کی طرف جا سکتی ہے۔ ایک من پیداوار بڑھانے میں 22 بلین کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح آپ گندم، مونجی اور گنّے کی پیداوار کو بڑھائیں۔ گنّے کے کاشتکاروں کا حال تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ ان کو دو پیسے بھی نہیں ملتے۔ یہ سارے معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں، کیوں نہیں ٹھیک ہوتے ان سب کو ہمیں ٹھیک کرنا چاہئے اور ہمارے دونوں منسٹر بہت

dynamicاور کام کرنے والے ہیں۔ہمیںresearchپر پورا زور دینا چاہئے۔ یونیورسٹیاں reasearch oriented ہوتی ہیں اگرresearch نہیں ہو گی تو یونیورسٹیاں کیا کر رہی ہیں؟انڈیا میں ساٹھ سے زیادہ ایگریکلچر یونیورسٹیاں چل رہی ہیں، ہماری چند یونیورسٹیاں ہیں وہاں پر اگر researchہو اور اگر ہماری فی ایکڑ پیداوار بڑھے تو ہماری تقدیر بدل سکتی ہے۔ ہم اقوام عالم میں سر اٹھا کے چلنے کے قابل ہو سکتے ہیں تو یہ کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ یہ ہونا چاہئے۔

محترمہ چیئرپرسن!میں اپنے دونوں وزراء سے اپیل کروں گا کہ یہ بیان فرمائیں کہ گندم کی فی ایکڑ پیداوار کیوں نہیں بڑھ رہی جو بڑی آسانی سے بڑھ سکتی ہے؟ میں گندم کے بارے میں دو تین چھوٹے چھوٹےpoints بتاؤں گا۔ میرے خیال میں گندم کاcertified seed بیس سے پچیس فیصد لوگوں کو مل رہا ہو گا جبکہ باقیوں کو نہیں ملتا اور اتنیcapacity نہیں ہے کہ پورے پنجاب کے کاشتکاروں کوcertified seed دیا جا سکے۔ کہتے ہیں کہ نرسری ہی کسی فصل کی پیداوار کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے لیکن اگر نرسری یعنی بیج ہی ٹھیک نہیں ہو گا تو آگے پیداوار بڑھ ہی نہیں سکتی۔ اس کے علاوہ sowing wheat پنجاب کے اندرlateہوتی ہے جس کوmandatory کروایا جائے کہ یہ late نہ ہو۔ ہمارے پرانے کاشتکار بتاتے تھے کہ اگر ایک دنlate sowing ہوتی ہے تو اس سے ایک من فی ایکڑ فرق پڑتا ہے۔ میرے بھائی ایگریکلچر منسٹر زمیندار بھی ہیں وہ اس بات کو جانتے ہوں گے لہذاlate sowing wheat کوmandatory کر کے ختم کروایا جائے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ agriculture inputs کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں جو کاشتکار کیrange میں لائی جائیں۔اس کے علاوہ shortage of irrigation water ہے جس کے حوالے سے ہماری حکومت نے اچھا کام کیا ہے لہذااس کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔ ہمارے بائیو گیس ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں یہ بہت اچھا کام ہوا ہے لیکن اس حوالے سے میں ایگریکلچر منسٹر سے گزارش کروں گا کہ اس کو promote کرتے ہوئے expand کیا جائے تاکہ ہر کاشتکار کو اس کی بچت ہو سکے، وہ بلوں سے بچ جائے اور وافر پانی اس کو مل سکے۔ Use of phosphate and potash fertilizer ہے تو میرے خیال میںpotash کے بہت ہی کم یعنی 10 فیصد ہی زمیندار ہوں گے جو اس کا استعمال کرتے ہیں لہذااس کے اوپر زور ڈالا جائے کیونکہ potashپیداوار بڑھانے میں بہت ہی مفید کھاد ہے پھر availability of farm machinery ہے وہ بھیsubsidize کر کے لوگوں کو دلوائی جائے تاکہ کاشتکار آسانی سے اپنی فصل کاشت کر سکیں۔ اس کے علاوہplant production measures ہیں جو نہیں لئے جاتے ان پر بھی توجہ دی جائے۔

اس کے علاوہ non-availability of latest branded varieties ہیں جن پر پوری توجہ نہیں ہے۔ Plant population less ہو رہی ہے چاہے مونجی ہو یا گندم ہو اس میں پوری plantation نہیں ہو رہی۔اب مونجی لگانے میں جو پودے لگائے جاتے ہیں وہ آدھے لگتے ہیں لیکن اگر double ہوں تو پیداوار بھی double ہو سکتی ہے۔اس کے علاوہ مارکیٹنگ کا بڑا مسئلہ ہے۔ میں فوڈ منسٹر سے بڑی دردمندی سے گزارش کروں گا کہ کیا وجہ ہے کہ ہماری گندم اگر زیادہ ہو جائے تو export کیوں نہیں ہو سکتی؟ ہم گندم import کر سکتے ہیں لیکن export نہیں کر سکتے جبکہ ہماری گندم کی غذائی صلاحیت ہی بہت اچھی ہے لہذا اس میں ہمیں اپنا Avenue کھلا رکھنا چاہئے تاکہ ہم export بھی اور import بھی کر سکیں۔ سب سے بڑا point یہی ہے کہ جو بھی support price مقرر کی جائے وہ assure کی جائے کہ کاشتکار کو مل جائے گی تو اس سے کاشتکار boost up ہو گا اور اپنی کاشت بڑھائے گا۔بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل: شکریہ۔ محترمہ چیئرپرسن! ہمارے لئے بڑا خوشی کا موقع ہے کہ زراعت سے متعلق بحث رکھی گئی ہے لیکن مجھے افسوس ہے جس طرح منسٹر صاحب نے point out کیا کہ اتنا اہم topic جس پر یہ بحث رکھی گئی ہے لیکن آج اپوزیشن نہیں ہے اور ہمارے بھی اکثر ممبران نہیں ہیں حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس ملک کا بہت اہم مسئلہ ہے جس پر آج بحث ہو رہی ہے۔ ہمارے ملک کی 80 فیصد آبادی کا انحصار زراعت پر ہے اور ملک کی ترقی میں زراعت ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو بے شمار وسائل سے مالا مال کیا ہے، ہمیں ہر قسم کی زمین، چار موسم اور پانی کی فراوانی دی ہے مگر ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ اگر پسماندگی میں دیکھا جائے تو ہمارا کسان دنیا میں سب سے پسماندہ ہے۔آج کسان پس کر رہ گیا ہے جس کی وجوہات میرے فاضل دوست چودھری اقبال صاحب فرما رہے تھے اور میرے دوسرے دوست بھی اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اگر ہم اسی روش پر چلتے رہے اور کسان اسی طرح مرتا رہے تو تصور کیجئے کہ اس ملک کا کیا بنے گا؟ ہماری چاول کی فصل کا بھی معاوضہ نہیں دیا گیا۔ زمیندار کا آج سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اسے مہنگی اور جعلی کھاد سمیت جعلی دوائی مل رہی ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبے کو آپ دیکھیں تو ہر کوئی اپنی products کی خود قیمت مقرر کرتا ہے۔ اگر کوئی نائی ہے، موچی ہے، درزی ہے یا کوئی بھی ہے وہ اپنی چیز کی قیمت خود مقرر کرتا ہے لیکن واحد شعبہ زراعت ہے جہاں پر زمیندار اپنی products کی قیمت بھی نہیں لے سکتا۔آج کا زمیندار سخت

پریشانی کا شکار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں محکمہ زراعت کا role بہت افسوس ناک ہے کیونکہ ہمارے زمیندار کو کسی بھی طرح کی assistance محکمہ سے نہیں مل رہی۔ اگر آپ pesticides کی بات کریں تو ہمارا زمیندار کسی زمیندار یا کسی دکاندار سے پوچھے گا کہ میں نے کون سی دوائی استعمال کرنی ہے اور pesticides کی ادویات جو دنیا میں ban ہیں وہ یہاں استعمال ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے کینسر اور دوسری بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس ملک میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جو مرضی دوائی جہاں سے اٹھائی استعمال کر لی مگر کوئی check and balance نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے ہمیں محکمہ زراعت کی تنظیم نو کرنی چاہئے، ہمیں ان ریسرچ سنٹروں سے پتا کرنا چاہئے کہ آپ نے اب تک ہمارے اربوں روپے کھا لئے ہیں اور ہر سال آپ پر اربوں روپے لگتے ہیں تو آپ نے ہمیں کیا دیا ہے؟ کوئی زراعت آفیسر ہے، سیکرٹری زراعت یا منسٹر ہیں، انہوں نے کیا کوشش کی ہے کہ اس میں بہتری لائی جا سکے؟ چھ ماہ میں سارے معاملات صحیح ہو سکتے ہیں۔ میں اس issue پر ایک تجویز یہ دوں گا کہ فوری طور پر ایک Think Tank بنایا جائے کیونکہ ساری دنیا میں ایسے چلتا ہے۔ آپ اس Think Tank میں زمینداروں کے نمائندے، پارلیمنٹیرین اور سول سوسائٹی سے لوگ لیں اور ان لوگوں کی جو تجاویز ground realities پر ہوں اُن کو implement کیا جائے نہ کہ وہ تجاویز جو بیوروکریسی اپنے کمروں میں بیٹھ کر بناتی ہے جس پر ہر آنے والا منسٹر اور سیکرٹری ٹھپے لگاتے جاتے ہیں لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ 65 سال ہو گئے ہیں ہم نے زراعت کی ترقی کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟ ذرا بجٹ دیکھیں کہ سالانہ کتنے فیصد ان لوگوں کو ہم تنخواہیں دیتے ہیں مگر ان کا کام کیا صرف تنخواہیں لینا ہے، کیا یہ محکمہ صرف اس لئے بنا ہے کہ لوگوں کو نوکریاں دی جائیں اور کیا انہوں نے کوئی کام بھی کرنا ہے؟ ہمارا main source زراعت ہے لیکن افسوس کہ ہم صنعت کی ترقی کی طرف جائیں گے جبکہ زراعت کی ترقی کے لئے آج تک ایسی کوئی بات نہیں سوچی گئی۔ جس طرح چودھری اقبال صاحب فرما رہے تھے کہ فی من پیداوار بڑھالیں لیکن یہ بات محکمہ زراعت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ لوگوں کو awareness دیں اور لوگوں کے ساتھ رابطہ رکھیں لیکن ان کا کوئی اہلکار کبھی گاؤں میں گیا ہی نہیں۔ زمیندار کو یہ بتائیں کہ کون سی fertilizer استعمال کریں، کون سی دوائی استعمال کریں اور کتنی جلدی seed لگائیں تاکہ فصل اچھی production دے مگر یہ کبھی کسی نے نہیں بتایا۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ ہمیں realities پر چلنا چاہئے اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے میں منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ خدارا اپنے محکمے کا احتساب کریں

اوران سے پوچھیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟اس کے بعد میں ایک تجویز دوں گا کہ اس وقت زمیندار کی مالی حالت اور قوت خرید بالکل ختم ہو گئی ہے لہذا صرف ایک سال کے لئے کھاد، بیج، زرعی آلات اور ٹریکٹر کی قیمتیں subsidize کر کے آدھی کر دیں جس کے بعد بے شک جتنی مرضی قیمت بڑھالیں تو میں کہتا ہوں کہ زراعت اتنی زیادہ ترقی کر جائے گی کہ بندہ سوچ نہیں سکتا۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف نے زمینداروں کو صرف ایک سہولت دی تھی کہ دس ہزار روپے کا بلاسود قرضہ فوری طور پر ون ونڈو آپریشن کے تحت دیا تھا اور اسی سال ہم گندم میں خود کفیل ہو گئے تھے۔ ہمارا کسان محنت کش ہے، دنیا میں اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسائل سے نوازا ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا قبلہ درست کریں، اپنے Think Tanks قائم کریں اور ان کی سفارشات پر اپنے محکمے کی تنظیم نو کریں۔ میں ایک اور بات کرتا ہوں کہ پوری دنیا میں coordination ہے جیسے میرے ایک فاضل دوست کہہ رہے تھے کہ محکمہ زراعت، محکمہ امداد باہمی، محکمہ موسمیات اور محکمہ شماریات کا آپس میں تعلق ہے اس لئے خدارا ان کی coordination کریں۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ بالکل ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! میں کہتا ہوں کہ اتنی مفید کوئی تحریک ہے ہی نہیں جتنی امداد باہمی کی ہے۔ انڈیا میں دیکھ لیں کہ انہوں نے ہر گاؤں کی ایک کوآپریٹو سوسائٹی بنائی ہوئی ہے اور وہاں کے لوگ اپنی سوسائٹی سے کھاد لیتے ہیں، بیج لیتے ہیں، ٹریکٹر ٹربائن ان کی مشترکہ ہے اور فصل کٹتی ہے تو وہاں پر جمع کراتے ہیں اور اس کی فروخت کے لئے انہیں شہر کے چکر نہیں کاٹنے پڑتے۔ میں چین گیا ہوں تو وہاں پر محکمہ موسمیات انہیں بتا دیتا ہے کہ امسال موسم کس طرح کا ہے اور محکمہ شماریات انہیں بتا دیتا ہے کہ ملک کو گندم کی کتنی ضرورت ہے، مٹر کی کتنی ضرورت ہے اور ٹماٹر آپ اتنا لگائیں لیکن یہاں پر تو کوئی بتانے والا ہی نہیں ہے۔ ایک زمیندار دیکھتا ہے کہ مٹر کی فصل میں فائدہ ہے تو باقی بھی مٹر ہی لگا لیتے ہیں اور اس سے ہوتا یہ ہے کہ مارکیٹ میں مٹر ہی مٹر ہو جاتے ہیں اور قیمت بالکل ہی کم ہوتی ہے اور زمیندار بے چارہ مر جاتا ہے۔ یہ کام کس کے کرنے والے ہیں؟ ان کاموں کے لئے محکمہ جات بنائے گئے ہیں۔ جب محکمے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کریں اور زمیندار اپنے آپ کو بے یار و مددگار سمجھیں اور محکموں والے سمجھیں کہ ہمیں کسی نے پوچھنا ہی نہیں ہے تو ملک میں زراعت کیسے ترقی کرے گی؟ شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: ملک محمد ارشد (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ محترمہ چیئر پرسن!آج زراعت اور خوراک پر بات ہو رہی ہے تو میرے سے پہلے معزز پارلیمنٹیرین نے بہت سیر حاصل گفتگو کی،international level پر بات ہوئی، قومی سطح پر بات ہوئی، صوبائی سطح پر بات ہوئی۔آپ دیکھیں کہ paddy کے ساتھ کیا ہوا؟وہ دھان کی فصل جسے اس grower نے،اس زمیندار نے اور اس کاشتکار نے پتا نہیں کیا کیا آس امیدیں لگا کر بویا اور جب اس کا gain کرنے کا وقت آیا تو وہ قیمت جو-/2600 روپے تھی وہ کم ہو کر آدھی قیمت -/1300 روپے پر آ گئی۔اسی طرح آپ دیکھیں کہ آلو جو ایک وقت میں حکومت پاکستان نے درآمد کرنا شروع کر دیا تھا جب اس کی اتنی زیادہ قلت ہو گئی تھی تو زمیندار نے اور اس grower نے جسے ریڑھ کی ہڈی صرف سمجھا جاتا ہے یا کہا جاتا ہے لیکن اسے مانتا کوئی بھی نہیں ہے ،جب اس نے آلو کی growing کی، اسے کاشت کیا اور اس کاشتکار اور زمیندار نے محنت کی تو جب اس کی فصل پک کر تیار ہوئی اور آلو زمین سے نکلا، اس کی لوڈنگ ہوئی اور ٹریک پر آیا تو اس نے اپنے اخراجات کا تخمینہ لگایا تو وہ 86/85 ہزار روپے فی ایکڑ خرچ بنتا تھا لیکن جب اس نے آلو کو فروخت کیا اور اسے آمدن ہوئی تو وہ 77/76 ہزار روپے فی ایکڑ ہوئی۔اس نے دیانتداری سے چھ ماہ پوری محنت کی اور دن رات ایک کر کے serve کیا۔

محترمہ چیئر پرسن!یہ جو زراعت ہے جسے ہم صرف کہتے ہیں کہ ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے اگر ہم اسے مان لیں اور اسے accommodate کریں تو آج ہمارے اس کاشتکار کے ساتھ اور اس زمیندار کے ساتھ یہ حال نہ ہوتا کہ وہ آج یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ وہ اگلی فصل آلو کی نہیں لگائے گا اور وہ اگلی فصل paddy کی نہیں لگائے گا اور وہ کیوں لگائے ؟اگر اس نے اپنا دن رات ایک کر کے ،اس نے اپنا تن، من، دھن لگا کر اپنی وہ زمین جو اس کی کل کائنات ہے، کسی کے پاس دو ایکڑ ہے، چار ایکڑ ہے، دس ایکڑ ہے یا سو ایکڑ ہے، وہ اس پر اتنی محنت کرے اور اسے حاصل بھی کچھ نہ ہو بلکہ جب gain کا وقت ہو تو اسے بجائے incentive ملنے کے اسے نقصان کا سامنا ہو تو وہ گھر میں بیٹھ جائے گا اور وہ دلبرداشتہ ہو جائے گا۔آج ہماری زراعت کا یہی حال ہے اور میرے سے پہلے معزز پارلیمنٹیرین نے بہت سے مسائل کی طرف توجہ دلائی جو قابل افسوس بھی ہیں اور توجہ طلب بھی ہیں تو میں بہت لمبی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحبان کی wind up speeches بھی ہیں تو میں آپ کی honour میں بڑی مختصر گفتگو کرتا ہوں لیکن دونوں منسٹر صاحبان سے میری یہ گزارش ہے کہ اپنی wind up speech میں اپنے charter of planning جو next ہے کہ یہ جو ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، جو زراعت ہے،

ایگریکلچر ہے جس کے لئے ہم اتنے بلند و بانگ دعوے تو کرتے ہیں اور وہ دعوے شاید کتابوں یا صرف کاغذوں میں رہ جاتے ہیں۔آپ دیکھیں کہ زمینداروں کو بجائی کے لئے بیج دیا جاتا ہے جسے وہ استعمال کرتے ہیں جو کہ سیڈ کارپوریشن سے خریدتے ہیں جو شاید-/2400روپے فی تھیلہ زمیندار کو دیا جاتا ہے اور لوگ اتنے discourageہوئے اور اتناhurt تھے کہ گندم کی فصل کی بجائی کے لئے انہیں وہ بیج درکار تھا جو انہوں نے نہیں خریدا اور حکومت نے بھی اپنا rate کم نہیں کیا۔اس کے بعد وہی بیج -/1600 روپے سے-/1700روپے تک، جو-/2400روپے ہم زمینداروں کو دیا جاتا تھا وہ 1700/1600روپے میںauctionکر کے حکومت نے فروخت کر کے کروڑوں روپے کا نقصان اٹھایا تو کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ جو رعایت تھی وہ جو کم قیمت تھی وہ اگر مجھے یا میرے زمیندار کو مل جاتی تو آج ہمارے کھیت لہلہا رہے ہوتے، کھیتوں میں ہریالی ہوتی لیکن وہ incentiveصنعتکار لے گئے۔اگر وہ incentiveزمینداروں کو مل جاتا تو اس بارے میں بھی منسٹر صاحبان اپنی wind up speech میں بتائیں۔

محترمہ چیئرپرسن!ایک دو اہم باتیں ہیں چونکہ دیہی علاقوں سے ہمارا تعلق ہے اور اس سے متعلقہ بہت سے معاملات ہوتے ہیں۔شوگر کین کے لئےroadاور ہمارا infrastructureجتنا استعمال ہوتا ہے تو آپ دیکھیں کہ وہ تباہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اس پر ایک ایک ہزار اور دو دو ہزار من گنّے کے ٹرالے لوڈ کر کے لے جاتے ہیں جن سے ہمارےroadsتباہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ میری یہ بھی منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کے لئے وہ کیا اقدامات کرنے جا رہے ہیں اس بارے میں بھی یہ ذرا دیکھ لیں۔

محترمہ چیئرپرسن!جس طرح شوگر کین کا پہلے 180روپے فی من rate تھا چونکہ میرا تعلق دیہاتی علاقے سے ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ٹائم doubleہونا چاہئے کیونکہ یہ زراعت ہمارے سے منسلک ہے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ملک صاحب!ہمارے لئے سب ممبران ہی محترم ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): محترمہ چیئرپرسن!آپ دیکھیں کہ اس ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرنے اور encourageکرنے کی بجائے ہمیں discourageکس طرح کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے آپ اور ہم چل رہے ہیں۔گنّے کی ایک قیمت جو -/180روپے فی من بتائی گئی، بدقسمتی سے سندھ حکومت نے وہ-/150روپے کر دی تو ہمیں اس کی آج تک-/180روپے کے حساب سے payment

نہیں ہوئی تو آج ہمارا زمیندار اگلے سال کے لئے گنّے کی کاشت کیسے کرے گا؟اسی طرح شوگر ملز مالکان ہر سال ایک نئی شوگر ملز لگا لیتے ہیں لیکن ہمارے زمینداروں کے پیسے اور بقایاجات pay نہیں کرتے لیکن اس بارے میں آج تک کسی نے نہیں سوچا۔

محترمہ چیئرپرسن!آخری بات یہ کہ گندم کی support price کا اعلان ہر سال حکومت کر دیتی ہے لیکن آج تک on record ہے کہ وہ قیمت ہم growers اور زمینداروں کو نہیں ملی۔بد قسمتی ہے کہ اس ملک میں اور اس سسٹم میں جو مڈل مین ہے وہ یہ سارا incentive اور support price ہے اور جو اصل قیمت ہوتی ہے وہ بھی مڈل مین کھا جاتا ہے اور بچے کھچے پیسے ہم زمینداروں کو ملتے ہیں منسٹر صاحبان سے میری آخری استدعا ہے کہ ان سارے معاملات میں ہم زمینداروں اور growers کے جو تحفظات ہیں انہیں خندہ پیشانی سے لیا جائے اور ذاتی efforts سے ایسا تاریخی اقدام کیا جائے کہ آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں کہ حکومت پنجاب نے زمینداروں کو یہ incentive دیا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ملک وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ محترمہ چیئرپرسن!آج کا موضوع انتہائی اہم ہے اور اس سلسلے میں جس طرح تہذیبوں کا ارتقا ہوا اور ریاستیں بنیں اور ریاستوں کے بعد حکومتیں بنیں تو کسی بھی حکومت کا خصوصاً جب سے جمہوریت کا ڈول پڑا اور اس کے بعد سب سے first and foremost ذمہ داری جو ریاست ہی یا حکومت کی ہے وہ یہی ہے کہ وہ وسائل generate کرے اور جتنی آبادی ہے اُس کے لئے خوراک مہیا کرے اور اُس کے لئے جس طریقے سے زراعت accelerate کر سکتے ہیں وہ کریں، بے شمار محکمے بنائے گئے ہیں۔ میرے دوستوں نے مجھ سے پہلے بے شمار باتیں کیں کہ بہت سارے محکمے ہیں ایک ایک محکمہ کو لیں تو اُس کا حساب ہی کوئی نہیں ہے اور پھر اُس کے بعد ان محکموں کے ساتھ کئی باڈیز بنی ہوئی ہیں۔ کہیں پاسکو ہے، کہیں کچھ اور ہے لیکن مسئلہ پھر وہی آتا ہے، مسئلہ ہے گورننس کا اور وہ گورننس ہم سے بھی درست نہیں ہو رہی۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔وہی status quo جاری ہے میں تیسری دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں یہاں روایتی طور پر بحث کا ایک دن آجاتا ہے ایجنڈے میں "بحث" لکھا ہوتا ہے ہم بھی بحث کرتے ہیں بحث برائے بحث ہو جاتی ہے۔ منسٹر صاحبان یہاں ایوان میں کچھ روایتی جواب دے دیتے ہیں لیکن آج تک وہی سسٹم چل رہا ہے اور اُس میں کسی نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہمارا سسٹم کینسر زدہ ہے اس پورے سسٹم کی سرجری required ہے۔لوگ افیون کھا کر محکموں میں سوئے پڑے ہیں کوئی محکمہ اپنا کام نہیں کر رہا۔ محکمہ زراعت اپنا کام کر رہا ہے، محکمہ اریگیشن اپنا کام

کر رہا ہے اور نہ ہی مارکیٹنگ کے شعبے جتنے ہیں وہ سارے کے سارے اپنی من مانی کر رہے ہیں۔اب ہونا تو یہ چاہئے کہ زمیندار جب گنّا کاشت کرتا ہے، جب گندم کاشت کرتا ہے اُس کے جو بیج ہیں، اُس کی پیسٹی سائیڈز ہیں، اُس کا پانی ہے ان تمام اشیاء پر گورنمنٹ جتنا بجٹ دیتی ہے وہ سارا بجٹ استعمال ہو اور گورنمنٹ اُس کی helping hand ہو لیکن قطعاً نہیں۔ میں ایک زمیندار ہوں یہاں 70 فیصد زمیندار بیٹھے ہیں ہمارے پاس محکموں کی کوئی help نہیں ہوتی بلکہ ہر محکمہ ہمیں tax کرتا ہے اور بجائے help کرنے کے اُلٹا رکاوٹیں ڈالتا ہے۔اسی طرح جو support price بولا جاتا ہے کہا تو جاتا ہے support price مگر یہ ایک vicious circle ہے جس میں کاشتکار کو پھنسایا گیا ہے میں آج کہتا ہوں یہ سارے دوست بیٹھے ہیں ہو سکتا ہے مجھ سے agree نہ کریں آج زمینداروں کو free hand دے دیں ہمیں نہیں چاہئے، support price یہی گنّے کی ملز والے جو ایک سال مل چلائے تو اگلے سال نئی مل آجاتی ہے یہ کاشتکاروں کے پیچھے پیچھے گنّا لینے کے لئے بھاگتے تھے لیکن ڈپٹی کمشنر دفعہ 144 لگا دیتے تھے اور ہمارے دیہہ میں سے ہمارے اوزار اُٹھا کر لے جاتے تھے کیونکہ یہ زون ہے اس لئے آپ پابند ہو اس مل والے کو گنّا دینے کے، اب ہو کیا رہا ہے شروع شروع میں جو مل والے ہوتے تھے وہ بنک سے limits لیتے تھے بڑی بھاری بھاری limits ہوتی تھیں اور اُس پر بھاری سود دیتے تھے لیکن اب کوئی بھی مل بنک سے اس لئے اپنی limits avail نہیں کرتا کیونکہ کاشتکار مجبور ہو کر گنّا پہنچاتا ہے اُس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے جی، انہیں پیسے دے دیں گے وہ کوئی limits avail نہیں کرتے۔کاشتکار کا پیسا اپنے پاس رکھتے ہیں اور وہ رکھ کر پھر نئی مل بنا لیتے ہیں پانچ پانچ سال تک زمیندار پیچھے پھرتا ہے ابھی support price کی جو بات ہے جب ہمیں ضرورت ہوتی ہے کہ یہ ریٹ fix ہے اس پر محکمہ گندم اُٹھالے اور اُس وقت جب گندم کی فصل وافر ہو جاتی ہے آپ سب نے دیکھا ہے محکمہ زمینداروں کے نزدیک ہی نہیں لگتا تھا اور جب خوراک کی کمی ہو جاتی ہے اُس وقت پھر دفعہ 144 لگ جاتی ہے۔ ابھی میری گندم کی بوریاں پچھلے سال اسسٹنٹ کمشنر صاحب اُٹھا کر لے گئے اور فرمارہے تھے کہ نہیں جی نہیں ہمیں ضرورت ہے ہم نے لے کر جانی ہیں۔ فصل میری ہے، بیجائی میں نے کی ہے، کھاد میں نے لگائی ہے اسسٹنٹ کمشنر صاحب اور تحصیلدار صاحب اگر وہ فصل لے گئے تو یہ پوری طرح زمینداروں کا استحصال ہو رہا ہے اور وہ ہر ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے محکمہ خوراک کر رہا ہے۔ محکمہ زراعت کر رہا ہے، پاسکو والے کر رہے ہیں اور نوٹ چھاپتے ہیں۔اپنے اپنے دفتروں میں بیٹھ کر کاروبار کرتے ہیں اور وہ کاروبار کر کے زمینداروں کو پھنساتے ہیں۔ یہ جو mill owners ہیں یہ مافیا

بنے ہوئے ہیں کوئی اپٹما ہے، کوئی شوگر ملز مالکان ہیں اور زمیندار بے چارہ پڑا ہوا ہے اُس کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ ہم ممبران یہاں ایوان میں روایتی speeches کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا فرض پورا ہو گیا ہے ہم نے اس چیز کو قائم رکھنا ہے کہ کوئی ہم سے ناراض نہ ہو جائے تو بات یہ ہے کہ Trading Corporation of Pakistan .بنی ہوئی ہے اُس کا کیا کام ہے ؟اُن کے افسروں کو دیکھیں جو لوگ اُن کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں وہاں SROs مرضی سے چھپتے ہیں اس کو اتنا دے دو اور اُس کو ادھر کر دو ہر جگہ پر پورے کا پورا فراڈ ہو رہا ہے، استحصال ہو رہا ہے اور اگر یہ حشر کسانوں کے ساتھ ہو گا تو پھر آپ پر قرضہ تو چڑھے گا پھر آپ ساٹھ ملین ڈالر تک جائیں گے اور 65 ملین ڈالر تک جائیں گے۔ جب ایک بندہ جس کی ایک مرلع زمین ہے وہ اپنی زمین کاشت نہیں کرتا اور اُس پر صحیح طریقے سے محنت نہیں کرتا تو پھر اُس نے قرضہ ہی لینا ہے تو میں یہ کہتا ہوں ایوان میں دونوں منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں مجھے پتا ہے کہ یہ بھی میری طرح بے بس ہیں لیکن کوئی proposals دیں اور proposals دے کر محکموں کی سرجری کریں یہ جو بڑی بھاری بھر کم تنخواہوں والے ڈیپارٹمنٹس ہیں ان ڈیپارٹمنٹس میں کوئی reforms لائیں، کوئی نیا طریق کار لائیں اور آج کے بعد یہ فیصلہ کر لیں کہ زمیندار کو ہم آزاد کرتے ہیں اور ہم گنّے والے کاشتکار کو free market economy enforce کریں گنّے کے زمیندار کو بتا دیں کہ تم سے گنّا ہم نہیں لیں گے تمھاری مرضی تم مل کو دو یا اپنا بیلنا لگا لو اسی طرح گندم، اسی طرح paddy اور اس دفعہ paddy کی یہ صورتحال تھی کہ وہ لوگ جلاتے رہے ہیں کیونکہ کوئی اٹھانے والا نہیں تھا اور جب گندم کم ہوتی ہے اُس وقت یہ محکمے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں وقت ختم ہو گیا۔ بہت بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ جی، محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!

محترمہ ثریا نسیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ وہی بات ہے کہ:

آ عندلیب مل کر کریں آہ و زاریاں
تو پکار ہائے گل میں پکاروں ہائے دل

محترمہ چیئرپرسن! آج تو یہ جو اتنا important issue ہے ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور تقریباً 75 فیصد آبادی دیہات سے وابستہ ہے۔ میرے بھائیوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے لیکن آج اتنے اہم موضوع پر، اتنے بڑے issue پر ہمارے معزز ممبران کی seriousness بھی قابل دید ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں نے جو شعر پڑھا ہے وہ اس لئے پڑھا ہے

کہ یہاں موجود وہ لوگ ہیں جن کو اپنے لوگوں کا احساس ہے، یہاں موجود وہ لوگ ہیں جن کے دل میں اپنے لوگوں کا درد ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! آپ کو پتا ہے کہ سب سے زیادہ ہمارا زمیندار پس رہا ہے۔ میں گنّے کے کاشتکار کی بات کروں گی کہ آپ دیکھیں کہ گنّے کا کاشتکار جب گنّا اگاتا ہے تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنے کھیت میں ایک بیلنا لگا کر اپنے بچوں کے استعمال کے لئے شکر بنا سکے، اپنے بچوں کے استعمال کے لئے گڑ بنا سکے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کو جرمانہ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پیدا کئے گئے گنّے کی چینی مہنگے داموں خریدتا ہے۔ آپ ہمارے زمیندار کو دیکھیں، اس کی حالت کو دیکھیں، اس کے بچوں کی حالت کو دیکھیں، اس کے بچوں کے پاؤں بھی ننگے ہیں، کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں اور ان کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ہمارے مل مالکان کو دیکھیں، ان کی گاڑیاں دیکھیں، ان کے بنگلے دیکھیں اور ان کے بچے دیکھیں کن سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارا جو مل مالک ہے اس کی ایک مل ہوتی ہے، ایک سے دو، دو سے تین اور تین سے چار ملیں ہو جاتی ہیں۔ ہمارا جو زمیندار ہے اس کی اگر چار ایکڑ زمین ہے تو وہ دو ایکڑ ہو جاتی ہے اور پھر ایک ایکڑ رہ جاتی ہے۔ ابھی ہمارے بھائیوں نے جدید بیج کی بات کی ہے۔ ہمارا زمیندار قرض لے کر جدید بیج خرید لیتا ہے اور اس کی فصل اچھی ہو جاتی ہے تو پتا ہے کیا ہوتا ہے؟ میرے یہ سب بھائی گواہ ہیں کہ اگر آلو کی فصل اچھی ہو جاتی ہے تو آلو خریدنے والا کوئی نہیں ہوتا، آلو کھیتوں میں گل سڑ جاتا ہے اور زمیندار کو پیسے دے کر آلو نکلوانا پڑتا ہے۔ جس قرض کو لے کر اس نے وہ بیج خریدا ہوا ہوتا ہے وہ اس کو ادا نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے اس کی زمین قرق ہو جاتی ہے اور وہ نیلام ہو جاتی ہے۔ ہمارے مل مالکان کا منشی گیٹ پر کھڑا ہوتا ہے جب ہمارا زمیندار گنّا لے کر جاتا ہے تو وہ اس سے گیٹ پر ہی بات کرتا ہے کہ اگر قیمت 180 ہے تو تم 170 روپے کے حساب سے گنّا دے دو تمہیں نقد پیسے مل جائیں گے۔ اگر زمیندار یہ اصرار کرتا ہے کہ نہیں گورنمنٹ نے قیمت 180 روپے مقرر کی ہے تو چار چار دن اس کا گنّا نہیں اتارا جاتا اور اگر گنّا زیادہ دن کھڑا رہے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس نے جس ٹرالے پر گنّا رکھا ہوتا ہے اس ٹرالے کا کرایہ بھی دینا پڑتا ہے۔ پھر مجبوراً ہمارا زمیندار وہی دام لینے پر مجبور ہو جاتا ہے جو منشی کہتا ہے۔ مل مالکان کا جوس بھی بکتا ہے، میل بھی بکتی ہے، پھوگ بھی بکتا ہے اور اس کی راب بھی بکتی ہے۔ جب گنّا crush ہوتا ہے، میں یہ کہوں گی اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ جب گنّا crush ہوتا ہے تو اس سے نکلنے والا جوس دراصل ہمارے کسان کا خون ہوتا ہے۔ ہمیں اس چیز کا احساس نہیں ہے لیکن ہمیں اس چیز کا احساس کرنا پڑے گا۔ شاید اقبال نے اسی لئے کہا تھا کہ:

جس کھیت سے میسر نہ ہو دہقان کو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

محترمہ چیئرپرسن!آج ہم بات کرتے ہیں انڈیا کی،آج ہم مثال دیتے ہیں کہ وہاں پر ایک ایک ایکڑ سے 90 من گندم کی پیداوار ہے اور ہماری پیداوار صرف 20,25 من ہے۔اُن کا پنجاب جو پورے ہندوستان کا دو فیصد ہے وہ 52 فیصد خوراک پیدا کرتا ہے۔آپ کو پتا ہے کہ کچھ نیشنل قوتیں ایسی ہیں جو ہمارے پاکستان کی دشمن ہیں، بہت ساری ایسی قوتیں ہیں جو پاکستان کو ترقی کرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتی۔کیاآپ نے دیکھا ہے کہ کسانوں کی حالت سنوارنے کے لئے کبھی انٹرنیشنل این جی او کو بلایا گیا ہو؟ ہماری خواتین کے issues پر بہت ساری این جی اوز آ جاتی ہیں۔ہم جتنی بھی صنعتیں لگالیں، جتنی بھی ترقی کرلیں جب تک ہماری زراعت ترقی نہیں کرے گی، جب تک ہمارا زمیندار خوشحال نہیں ہوگا تب تک ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوگا۔ہمیں یہ سوچنا ہوگا یہ لمحہ فکریہ ہے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ ہمارے کتنے تھنک ٹینک ہیں؟ ہمارے 75 فیصد لوگ زراعت سے وابستہ ہیں کیا ان کے لئے کوئی ایسا میکنزم ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ کون سی فصل کب اگانی ہے، کتنی اگانی ہے اور اس کی کتنی ڈیمانڈ ہے؟ خدا کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ ہمیں زمیندار کے مسائل کے بارے میں سوچنا چاہئے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے تو ہمیں اپنے زمیندار کی حالت کو سنوارنا ہوگا۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن: جی،جناب محمد آصف باجوہ صاحب!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ محترمہ چیئرپرسن!جس طرح کہ تمام دوستوں نے زراعت کے حوالے سے بات کی ہے اس میں کافی زیادہ باتوں کو repeat کیا گیا ہے۔پاکستان زرعی ملک ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ 70 فیصد لوگ اس سے وابستہ ہیں تو ہمیں ایسی باتوں پر توجہ دینا ہوگی،ایسی صنعتوں پر توجہ دینا ہوگی جو زراعت سے related ہیں۔پاکستان میں شاید صرف دو کمپنیاں ہیں جو ٹریکٹر تیار کر رہی ہیں ایک ملت اور دوسرے URSUS والے۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ پچھلے سال جب گورنمنٹ نے سیلز ٹیکس کا نفاذ کیا تو اس وقت پاکستان سے ملت ٹریکٹر والے اور دوسرے لوگ یہاں سے اپنی انڈسٹری کو بنگلہ دیش میں لے جانے کو تیار تھے شاید چند لوگوں نے اس میں effort کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی effort تھی جس طرح ہمارا competition انڈیا سے ہے جب ہمیں تیار فصلوں کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ انڈیا سے legally یا

illegallyآ جاتی ہیں۔ پاکستان کا تو export سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، یہاں سے کوئی چیزexport ہی نہیں ہو رہی ہے۔ جو لوگ زرعی آلات تیار کر رہے ہیں پنجاب کے چند ایک شہر ہیں ڈسکہ، حافظ آباد، فیصل آباد، میاں چنوں اور اوکاڑہ۔ یہ پانچ، چھ شہر ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں فیکٹریاں قائم ہیں لیکن جس طرح زراعت پر ٹیکس ہے اسی طرح ٹریکٹر پر بھی ٹیکس ہے۔ انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ سیلز ٹیکس کا نفاذ بھی کر دیا گیا ہے۔ فرض کریں کہ کوئی چیز ایک لاکھ روپے کی ہے تو 17 فیصد بڑھنے سے وہ ایک لاکھ 17ہزار روپے کی ہو جاتی ہے۔یہاں جو چیز ہمیں ایک لاکھ 17ہزار روپے کی پڑتی ہے وہی چیز انڈیا سے غیر قانونیimportکر کے بھی70ہزار روپے کی مل رہی ہے۔اس کی سب سے بڑی مثال ایک straw Reaper مشین ہے پاکستان میں اس کی قیمت 4 لاکھ روپے ہے لیکن انڈیا سے یہ تین لاکھ روپے کی مل رہی ہے۔ یہ وہاں سےillegally importہو کر یہاں آ رہی ہے، بارڈر کراس کرتے ہیں، اس کےpartsالگ کر کے آ رہے ہیں اور یہ چیزیں بذریعہ دبئی بھی آ رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیکس کلچر کا اقدام تو ضرور ہونا چاہئے لیکن گورنمنٹ کو یہ نہیں کرنا چاہئے کہ جو لوگ ٹیکس دے رہے ہیں ان پر ہی زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگایا جائے بلکہ نئے ٹیکس گزار تلاش کرنے چاہئیں۔ جو لوگ انڈسٹری چلا رہے ہیں لاکھوں مزدور اُن سے وابستہ ہیں، ہزاروں فیملیاں وابستہ ہیں۔ وہ انکم ٹیکس بھی دے رہے ہیں اور اب سیلز ٹیکس بھی ان پرimposeکر دیا گیا ہے۔ جس طرح دوسرے لوگوں کو ریلیف دیا جاتا ہے اگر صنعتوں کو بھی اسی طرح ریلیف دے دیا جائے یہ صرف انڈسٹریوں کو ریلیف نہیں ہو گا، اگر سیل ٹیکس کی معافی ہو گی یا اس میں کچھ relax کریں گے یا کم کریں گے تو نہ صرف زراعت ترقی کرے گی بلکہ ہماری زرعی صنعت بھی ترقی کر سکتی ہے۔اس کے لئے پاکستان میں بہت بڑا ادارہ FMI ہے یعنیFarms Machineries' Institute اسلام آباد میں ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ ملک کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن! میری ان سے گزارش ہے اور وزیر زراعت ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب سے بھی گزارش ہے کہ آپ ڈسکہ، حافظ آباد، میاں چنوں، فیصل آباد اور اوکاڑہ کے لوگوں سے میٹنگ کریں، ان کے پاس چلے جائیں یا ان کوinvolveکر لیں یا ان کو بلا لیں اور ان کے مسائل سنیں۔FMIوالے دنیا سے جدید مشینریimportکرتے ہیں۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایوان کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): میری ان سے گزارش ہے کہ think tank میں ان لوگوں کو بھی شامل کریں اورFMIوالوں سے رابطہ کر کےindustrialistsاور زرعی آلات بنانے والے

manufacturers ہیں، جو ملک زرعی آلات تیار کرتے ہیں اور جدید سائنسی طریقوں سے پوری دنیا میں کاشتکاری کو introduce کرا رہے ہیں، یہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر foreign countries میں جائیں، چائنا لے کر جائیں، ہالینڈ لے کر جائیں، انڈیا لے کر جائیں یا آسٹریلیا لے کر جائیں وہاں سے samples لیں تو وہ مشینری پاکستان میں سستے داموں میں تیار ہو گی جس سے نہ صرف ہم اپنی ضروریات پوری کریں گے بلکہ export بھی کر سکیں لیکن اس پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف زرعی ترقی ہو گی بلکہ اس سے صوبہ پنجاب اور پاکستان میں صنعتی ترقی بھی ہو گی۔ بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: جناب فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اے اللہ! تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ محترمہ چیئرپرسن! مختصر الفاظ میں کہوں گا کیونکہ ساری باتیں تو میرے ساتھیوں نے کر دی ہیں لیکن ایک دو چیزیں ایسی ہیں جو شاید وہ لوگ بھی نہیں کر سکے۔ میں سب سے پہلے اس چیز پر آؤں گا کہ ہم لوگ public representatives ہیں یعنی عوام کے نمائندے اور وہ لوگ جو اس لابی میں بیٹھے ہیں وہ public servants ہیں یعنی سرکار کے ملازم، مجھے یقین ہے کہ اگر یہی فرق ان لوگوں کو سمجھا دیا جائے تو کافی سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ ہم لوگوں کو عوام اپنا نمائندہ بنا کر یہاں تک بھیجتی ہے جیسا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ملک وارث کلو صاحب بول رہے تھے کہ ہم نے اپنے روایتی انداز میں یہاں پر تقریر کی، کچھ بولا، چاہے غور ہوا یا نہ ہوا، کوئی points note ہوئے یا نہیں ہوئے۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہاں پر کوئی points note بھی کر رہا ہے لیکن ہم اپنا فرض ادا کرنے کی صورت میں بول جاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، دونوں منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: محترمہ چیئرپرسن! میں آپ کو ایک بات سمجھانا چاہوں گا کہ زمیندار کو فیول کوئی ادھار یا concession کر کے نہیں دے رہے، پیسٹی سائیڈ میں دیکھا جائے تو ہمارا کوئی ادارہ ایسا نہیں جو زمیندار کو پیسٹی سائیڈ میں help out کر رہا ہو۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ملک کی main economy زراعت پر چلتی ہے۔ ہمارے ملک میں کوئی بھی fertilizers فیکٹری ایسی نہیں ہے جو زمیندار کو کسی طریقے سے concession یا کوئی due یعنی ادھار دے رہی ہے اس لئے زمیندار مڈل مین کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ وزیر خوراک بلال یٰسین یہاں پر موجود ہیں، پہلے میں بھی کہتا

تھا کہ مڈل مین بڑا غلط ہے لیکن اب میں اس کے لئے بے چارہ کا لفظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ پچھلے سال فوڈ والوں کی حالت دیکھتا رہا ہوں کہ انہوں نے مڈل مین کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ انہوں نے زمیندار کو اتنا بڑا گفٹ دیا کہ مثال کے طور پر مارکیٹ تیرہ سو یا ساڑھے تیرہ سو پر چل رہی تھی، جب ان کو گندم کی ضرورت تھی تو فوڈ والے آکر مڈل مین کے سر پر بیٹھ جاتے تھے اور پوری مارکیٹ یکدم two hundred less میں چلی جاتی تھی۔ میں نے بھی ایک دو دفعہ ڈی سی او صاحب سے میٹنگ شیئر کی کہ ہم زمیندار کو کیا دے رہے ہیں؟ دے تو کچھ نہیں رہے لیکن ہم لینے کے لئے آ گئے ہیں اور ان کو یہ گفٹ دے رہے ہیں کہ 200 روپے price less کرو۔ بھائی! کیوں less کریں؟ ہمیں ہمارے حال پر ہی چھوڑ دیا جائے جب ہم دیتے کچھ نہیں تو ہم لیتے کیوں ہیں؟ آپ اس کو open کر دیں اور open trade پر جس کا دل کرے وہ اپنا مال بیچے، یہ سب سے بڑی زیادتی ہے جو آنے والے دنوں میں سامنے آئے گی اور مجھے ابھی تک اس کا کوئی solution نظر نہیں آیا۔ مجھے لگتا ہے کہ پھر وہی تاریخ کو دھرایا جائے گا لہذا اس کو درست کیا جائے۔ میں خود زمیندار ہوں، paddy گزر گئی اس کا بھی بُرا حال تھا کوئی بندہ لینے والا نہیں تھا، کوئی وارث نہیں بنا اور کوئی سامنے نہیں آیا۔ یہ paddy کوئی نہیں خرید رہا لیکن گندم کے دنوں میں یہی سارے سامنے آ جائیں گے اور کہیں کہ ہم نے گندم لینی ہے اور ریٹ بھی یہی دینا ہے۔ ہم کیا کریں گے؟ مارکیٹ میں چلے جائیں، مڈل مین یکدم ریٹ گرا دے گا وہ یہ ریٹ اپنے لئے نہیں کسی اور کے لئے گرائے گا یعنی حکومت کو ریلیف دینا ہے۔ جب ریٹ گر جائے تو دو سے تین دن یہ خریدنے نہیں آئیں گے اور دو سے تین دن تک ریٹ گرا رہے گا۔ ہم زمیندار کو یہ گفٹ دے رہے ہیں، ہماری ڈیوٹی کیا ہے اور کرتے کیا ہیں؟ ہماری ڈیوٹی ہے زمیندار کو ریلیف دینا لیکن ہم ریلیف کی بجائے اس کو punish دے رہے ہیں کہ وہ زمیندار کیوں ہے؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہمارے ملک میں اس وقت ہر چیز کی قیمت کم ہوئی اور زمیندار کی ہر products میں کمی آئی لیکن جو زمیندار کو چیزیں چاہئیں ان میں کوئی کمی نہیں آئی۔ آپ اس وقت ڈی اے پی کا ریٹ چیک کریں تو وہ four thousand plus ہے، یوریا کھاد کا ریٹ چیک کریں تو two thousand plus ہے آپ اس وقت پیسٹی سائیڈ کو دیکھ لیں ہر چیز وہیں کی وہیں اور جوں کی توں ہے۔ پٹرولیم مصنوعات میں کتنی کمی آئی؟ میں کہتا ہوں کہ ضرور زمیندار کی چیزیں سستی ہوں لیکن ہم لوگ اس کو دینے والی چیزیں بھی تو سستی کریں۔ ہم لوگ ٹریکٹر کتنا سستا کر رہے ہیں اور ہم لوگ کھاد کتنی سستی کر رہے؟ دنیا کے بہت سارے ممالک میں زمیندار کے نام پر فیول کا سبسیڈی کو ٹاکر دیا جاتا ہے کہ یہ فیول اس کو سستے داموں دیا جائے گا۔ ہم لوگ کسی

چیز میں رعایت تو دے نہیں رہے لیکن ہم لوگ آ جاتے ہیں کہ زمیندار ہمارا ہے اور ہم نے اس کی گندم بھی لینی ہے۔ paddy کا ابھی وارث کوئی نہیں بنا لیکن آگے جا کر گندم کے سارے وارث بن جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ یہ زیادتی ہے اس چیز پر خصوصی غور کیا جائے۔ فوڈ منسٹر یہاں بیٹھے ہیں اور میں ان سے آئندہ گندم سیزن کے حوالے سے کہوں گا کہ وہ اس پر کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں جس میں ڈسٹرکٹ وار عوامی نمائندے شامل ہوں کیونکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ میں ابھی ایک مختصر سی بات کہوں گا، ابھی پکے کھالا جات اور بہت ساری چیزوں پر بولا جا سکتا ہے لیکن میں مختصر الفاظ میں اتنا کہوں گا کہ منسٹر صاحب اتنا کریں کہ زراعت کے offices کے باہر ایک نوٹس بورڈ لگوائیں جس پر یہ لکھا جائے کہ ہم ان چیزوں پر اس وقت سبسڈی دے رہے ہیں، اس price پر دے رہے ہیں اور یہ ہماری سکیم آئی ہے۔ جب نئی سکیم آئے تو لوگوں کو نظر آئے اور کچھ نہیں تو آتا جاتا زمیندار وہی بورڈ ہی دیکھ لے گا۔ یہ میری تجویز ہے اور اس کو شامل کیا جائے۔ زمینداروں کو پتا نہیں ہوتا، وہاں پر وہی افسر شاہی اور بیوروکریسی شاہی چل رہی ہوتی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، wind up کریں۔

جناب فیضان خالد ورک: محترمہ چیئرپرسن! میں آپ کی بات سمجھتا ہوں اور مختصر کرنے لگا ہوں۔ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ کوئی نہ کوئی سر پھرا وقت کے ساتھ ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

لہروں سے لڑا کرتا ہوں سمندر میں اتر کر
ساحل پر کھڑے ہو کر سازش نہیں کرتا

بہت شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: جی، بہت شکریہ۔ محمد عارف خان سندھیلہ صاحب!

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: میں اسی قرآنی آیات سے شروع کرتا ہوں کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ محترمہ چیئرپرسن! آج اس ایوان میں ایک بہت بڑا نہایت ہی اہم موضوع زراعت اور گنّا ہے۔ یہاں اسمبلی میں اکثریتی لوگوں کا تعلق زمیندار اور کسان کلاس سے ہے بلکہ جب انسان نے شعور کی آنکھ کھولی تھی اور اس نے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے روزی اور رزق کی تلاش کا سہارا لیا تو اس نے یہ زراعت کا شعبہ اپنایا تھا۔ میں سب سے پہلے گنّے کے حوالے سے یہی گزارش کروں گا کہ ہم پاکستانی، چینی ہمارے بھائی اور چینی ہمارے دوست کا ذکر کرتے ہیں اور ہم ان سے پیار بھی کرتے ہیں۔ وہ ہمارے ہمدرد اور مہربان بھی ہیں لیکن پاکستان میں جو لوگ چینی کی پیداوار مہیا کرتے ہیں یا سبب بنتے ہیں ان کی حالتیں اتنی خستہ

ہیں کہ فیکٹریوں کے دروازوں پر ان کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے، میرے مہربان دوست بھائیوں نے اس حوالے سے بہت کچھ ذکر کیا ہے اور خدا گواہ ہے کہ یہ سب کچھ سچ ہے تو یہ آزادی دیکھیں زمیندار اور یہ کسان آزادی مانگتا ہے، میں خود زمانہ طالب علمی کے بعد میرا فرانس میں داخلہ ہو گیا اور میں تیرہ سال پیرس جیسے اور فرانس جیسے ملکوں میں رہا تو وہاں پر بھی زمینداروں کی حالتیں دیکھیں لیکن جب میں واپس لوٹ کر آیا تو میرا گاؤں، میرا دیش اور میرا پنجاب کا کسان اسی حالت میں کھڑا تھا۔Awareness ہے اور نہ دیہاتوں میں وہ سہولتیں ہیں، چلیں!ہم شکریہ ادا کرتے خادم اعلیٰ پنجاب کا انہیں کچھ نہ کچھ احساس ہے، تعلیمی ادارے بن رہے ہیں لیکن آج بھی شعور نہیں ہے۔ خدا کی قسم جو raw material زمیندار اور کسان پیدا کر کے یہاں تک پہنچاتے ہیں، گورمے میں جو کچھ ملتا ہے، نرالہ میں جو کچھ ملتا ہے۔ شیزان کی بیکریوں میں جو کچھ بنتا ہے اور پی سی جیسے بڑے بڑے ہوٹلوں میں جو کیک، پیسٹریاں دستیاب ہوتی ہیں اور صبح سویرے یہاں ٹیبلوں پر جو کچھ رکھا جاتا ہے ۔ وہ شخص جو اس کا raw material مہیا کرتا ہے اگر وہ یہاں آ کر دیکھ لے تو خدا کی قسم وہ جنت نہیں مانگے گا بلکہ یہ کہہ دے گا کہ اگر یہی سب کچھ ہے تو میں اس جنت کے لئے بھی تیار ہوں اور یہی میرے لئے کافی ہے۔اس بے چارے نے تو اپنی زندگی میں اس طرح کی چیزوں کے خواب بھی نہیں دیکھے ہوں گے۔

محترمہ چیئرپرسن!جب ہم نے آزادی حاصل کی تو اس وقت پورے انڈیا کو جو لوگ زراعت کے حوالے سے ساری چیزیں مہیا کر رہے تھے اتفاق سمجھیں اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج وہی علاقے ہمارے پاس پاکستان کی صورت میں موجود ہیں۔ جو اناج اور دوسری فصلوں کی صورت میں سارے انڈیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے لیکن سمجھ نہیں آتی کہ آزادی کے بعد آج ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس کسان کے لئے کچھ نہیں سوچتے، آپ گنّے کی مل کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں جیسا کہ میرے بھائیوں نے اس بات کا ذکر بھی کیا ہے، یہ بات بالکل سچ ہے کہ وہ وہاں پر آ کر کہتے ہیں کہ اگر آپ اپنا گنّا اتنے میں دیتے ہیں تو چلو ہم آپ کا ٹریکٹر، ٹرالی خالی کروا دیتے ہیں، آپ کا ٹرک خالی کروا دیتے ہیں۔ اگر یہ ریٹ انہیں قبول نہیں ہوتا تو پھر چار چار، چھ چھ دن کھڑے رہتے ہیں اور جب وہ ان دروازوں پر آ کر واویلا کرتے ہیں تو خدا کی قسم ان پر پھر لاٹھیاں برسائی جاتی ہیں، انہیں دھکے دیئے جاتے ہیں اور ذلیل کیا جاتا ہے۔ انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ایک شخص خود چل کر اپنی فصل اپنا اناج لے کر آپ کے پاس پہنچا ہے، آپ اسے احترام دیں، اسے عزت دیں، اسے بٹھائیں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ بہر حال باتیں تو یہاں پر ساری ہو چکی ہیں میں صرف اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ اس وقت

پاکستان میں قائد محترم میاں محمد نواز شریف پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں ہم اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں ہم ان کے ساتھی ہیں، ہم ان کے ورکر ہیں لیکن پنجاب اسمبلی میں کھڑے ہو کر میں پنجاب کے حوالے سے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں بہت اچھا کر رہے ہیں۔ یہ ضرور ہونا چاہئے لیکن اب ہماری وہ کلاس ٹوٹ رہی ہے، وہ کلاس بکھر رہی ہے، گھبرائی ہوئی ہے خوفزدہ ہے جس نے اس سوسائٹی کو سہارا دیا ہوا ہے۔ پاکستان آج ایک ایٹمی قوت ہے اگر ہم کچھ بھی نہ کریں زندہ رہنے کے لئے دو چیزیں ہی کافی ہیں۔ پاکستان ایٹمی قوت ہے اور ہماری سرحدوں کے لئے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: سندھیلہ صاحب! بہت بہت شکریہ

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! میں یہ گزارش کرنے لگا ہوں کہ پاکستان اس وقت ایٹمی قوت ہے اور کچھ بھی نہ ہو تو پاکستان کی سرحدیں اور سالمیت خدا کے فضل سے محفوظ ہیں۔ دوسری طرف ہمارا کسان جو رزق کا سبب بنتا ہے، یہ جو زراعت کا شعبہ ہے جو انسانی زندگی کے لئے روح ہے اور افلاس اور غربت کا مارا ہوا وہ جو شخص جو ہمارے لئے سب کچھ پیدا کرتا ہے جو راتوں کو بھی جاگتا ہے، جس کی شام ہوتی ہے اور نہ صبح آتی ہے، جو اندھیروں میں رہتا ہے جو بے بسیوں میں رہتا ہے جس کی اولاد کے لئے صحت کی سہولتیں نہیں ہیں، جس کی اولاد کے لئے تعلیم کی سہولتیں نہیں ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: سندھیلہ صاحب! بہت، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئرپرسن! میں منسٹر صاحبان اور آپ کی وساطت سے خادم اعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جہاں ان کی نظر میں باقی ساری چیزیں بڑی اہم ہیں اس شعبے پر بھی توجہ دیں۔ وہ دیکھ تو رہے ہیں، توجہ تو دے رہے ہیں لیکن یہ شعبہ بہت زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت مہربانی۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئرپرسن! یہ کسانوں کا دل تھا یہ سوسائٹی کے اس طبقے کا دل تھا جو رزق کا سبب بنتا ہے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: سندھیلہ صاحب! میں آپ کی بہت مشکور ہوں لیکن باقی ممبران کو بھی بات کرنے دیں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئرپرسن! میرا یہ جملہ براہ مہربانی آپ نوٹ کر لیں کہ خادم اعلیٰ پنجاب تک میری یہ گزارش ہے، یہ میری نہیں بلکہ سب کی گزارش ہے، 18 کروڑ عوام کی طرف سے مطالبہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اس مسئلے کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ کسان میں اگر سکت ہو گی، زمیندار میں سکت ہو گی تو اس کی پریشانیاں بھی ختم ہوں گی، پاکستان کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور پاکستان اپنی بھرپور قوت کے ساتھ موجود رہے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب طارق محمود باجوہ!

جناب طارق محمود باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئرپرسن! سب سے پہلے میری گزارش ہے کہ مجھے اگر آپ دس منٹ دے سکتی ہیں تو میں اپنی بات کر لیتا ہوں ورنہ میرے پانچ منٹ بھی کسی اور کو دے دیں تاکہ کوئی معزز ممبر تو اپنی بات پوری طرح سے کر سکے۔

محترمہ چیئرپرسن: طارق صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں، انشاء اللہ آپ پانچ منٹ میں ہی بات کر لیں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ: محترمہ چیئرپرسن! میں احتجاجاً اس بحث میں حصہ نہیں لینا چاہتا تھا مگر یہ سوچتے ہوئے کہ میں اپنا حق تو ادا کروں، مجھے اپنا حق ادا کرنا چاہئے۔ جس طرح ایک چڑیا اپنی چونچ میں پانی لے کر آگ بجھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ جب کسی نے اس سے پوچھا کہ آپ جو چونچ میں پانی لے کر آگ کو بجھانے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں یہ تو اس سے نہیں بجھے گی۔ اس نے کہا میں اپنا فرض ادا کر رہی ہوں اس لئے کہ ایک یوم حساب بھی ہے، جس دن سب کا حساب ہونا ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں ان غریب لوگوں کی وجہ سے، غریب زمینداروں کی وجہ سے اسمبلی میں بھیجا ہے تو ہمیں ان کی بات کرنی چاہئے۔ مجھے معلوم ہے اس سے پہلے بھی بڑی باتیں ہوئی ہیں، اس معاملے پر کمیٹیاں بھی بنی ہیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ گفتن، نشستن، برخاستن، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آج بھی وزیر موصوف نے on the floor of the House کہا ہے کہ 14-2013 کی 99 فیصد payment ہو چکی ہے اور 15-2014 کی 85 فیصد payment ہو چکی ہے۔ وزیر موصوف میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں، میرے بھائی ہیں ہم ان کا بڑا احترام کرتے ہیں، کین کمشنر صاحب بھی لابی میں تشریف رکھتے ہیں۔ اگر ان کے پاس اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت ہو تو سانگلہ ہل حد اشوگر ملز میں تشریف لے آئیں۔ میں وہاں ان کی مہمان نوازی بھی کروں گا اور میں ان لوگوں کو بھی بلاؤں گا کہ

جن کے 14-2013 کے لاکھوں روپے کی payment باقی ہے۔وہ چیک لے کر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں لیکن ان کا کوئی مقدمہ درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔یہاں پر بات ہوئی کہ جہاں کہیں شوگر مل میں مسئلہ ہوتا ہے تو کین کمشنر صاحب وہاں پر خود تشریف لے کر جاتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے ایک ماہ پہلے سانگلہ ہل حد اشوگر ملز کے سامنے زمینداروں نے پر امن دھرنا دیا جن کو mill payment نہیں کر رہی تھی۔ یہ اتنا بااثر مافیا ہے کہ آدھ گھنٹہ میں پورے ڈسٹرکٹ کی پولیس وہاں پر اکٹھی ہو گئی اور زمینداروں پر بے انتہا تشدد کیا گیا مگر کسی نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ یہاں پر کیوں بیٹھے ہیں یا آپ کی payment کا مسئلہ حل کرتے ہیں؟ پھر میں نے اس میں involve ہو کر سمجھیں ان زمینداروں کی معافی تلافی کروائی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے، یہاں زبانی جمع خرچ مت کریں بلکہ کچھ کر کے دکھانا ہو گا۔آج زمیندار جو سو من گنّا مل پر لے کر جاتا ہے اس کو جو وزن میں ماردی جاتی ہے 100 من کی بجائے 80 من کی قیمت اس کو ادا کی جاتی ہے پھر بد بختی سے قیمت کون ادا کرتا ہے، سالہا سال ان کو دھکے کھانے پڑتے ہیں پھر آخر میں کہا جاتا ہے کہ آپ ہم سے چینی خرید لو اور وہ بھی بازار کی قیمت سے مہنگی قیمت پر۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ پھر مل مالکان سی پی آر کے بدلے زمیندار کو چیک فراہم کرتے ہیں جو کہ کیش نہیں ہوتے۔ مل مالکان قانونی طور پر چیک زمینداروں کو نہیں دے سکتے کیونکہ یہ قانوناً جرم ہے۔ پنجاب شوگر ایکٹ 1950 کے تحت اس میں یہ کہیں بھی درج نہیں ہے کہ زمیندار کو سی پی آر کے بدلے چیک دیا جائے، اس میں درج ہے کہ زمیندار کو payment cash کی جائے اور یہ بھی درج ہے کہ جو مل مالکان پندرہ دن کے اندر اپنی payment نہیں کرتے تو ان کو اصل رقم کے ساتھ 11 فیصد مارک اپ ادا کرنا ہو گا لیکن قانون تو صرف اور صرف غریب کے لئے ہے یہ جو شوگر ملز کا بااثر مافیا ہے اسے کون پوچھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہے کہ ابھی تک کسانوں کو 14-2013 کی payment نہیں ہوئی، ان بے چارے کسانوں کا کوئی مقدمہ درج نہیں کرتا۔ مجھے امید ہے کہ وزیر موصوف اپنی تقریر میں میری اس بات کی وضاحت کریں گے۔

محترمہ چیئر پرسن! میری گزارش ہے کہ شوگر کین ایکٹ 1950 میں ترمیم کی جائے اور سی پی آر کو چیک کا درجہ دلوانے کے لئے قانون بنایا جائے۔ حکومت تمام شوگر ملز کے باہر اپنے کمپیوٹر کانٹے لگائے جو پہلے زمیندار کے گنّے کا وزن کرے اور پھر مل والے وزن کریں تاکہ زمیندار کو اس کا حق ملے سکے، گنّے کا ریٹ بڑھایا جائے، اضلاع میں جو ڈی سی او صاحبان بیٹھے ہیں کم از کم ان کو ہی powerful کیا جائے تاکہ وہ شوگر ملز مافیا پر ہاتھ ڈال سکیں۔ کین کمشنر پنجاب مہربانی کر کے تمام شوگر

ملوں سے پندرہ دن کا حساب منگوایا کریں کہ کتنا گنّا خریدا گیا ہے ، کتنی کرشنگ کی گئی ہے اور کتنی payment کی گئی ہے۔اس سے بھی اللہ کے فضل وکرم سے کافی بہتری آ سکتی ہے۔جن شوگر ملوں نے ابھی تک 14-2013 کی payment نہیں کی ان تمام کاشتکاروں کو قانون کے مطابق 11 فیصد مارک اپ لے کر دیں۔ شوگر کین 1950 کے ایکٹ کے مطابق شوگر ملز مالکان کو ہر صورت میں پندرہ دن میں payment کرنے کا پابند بنایا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن!انڈین پنجاب میں زراعت کے شعبے میں بجلی فری ہے،انڈیا کی طرف سے کاشتکار کے لئے جی ڈی پی کا 2.2 فیصد اور پاکستان میں 0.4 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے۔انڈیا پاکستان کے مقابلے میں پانچ گنّا زیادہ سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔انٹرنیشنل مارکیٹ میں یوریا کا ریٹ -/1652 روپے، پاکستان میں -/2000 روپے اور انڈیا میں -/450 روپے ہے۔انٹرنیشنل مارکیٹ میں ڈی اے پی کی قیمت فروخت -/2400 روپے ہے ، پاکستان میں -/4100 روپے اور انڈیا میں -/1125 روپے ہے۔ہمارے پنجاب میں فی ایکڑ فصل کی پیداوار انڈین پنجاب سے دس گنّا کم ہے لیکن محکمہ زراعت یا کوئی بھی محکمہ ان باتوں کی ذمہ داری نہیں لے رہا۔ محکمہ زراعت یا ان کے ذمہ داران کو جگانا ہو گا۔اگر ہم نے زراعت پر توجہ نہ دی،اخراجات کا موازنہ کر کے جنس کا ریٹ مختص نہ کیا تو اللہ نہ کرے اللہ نہ کرے عنقریب پاکستان کی زراعت تباہ ہو جائے گی۔

محترمہ چیئرپرسن: باجوہ صاحب!wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: محترمہ چیئرپرسن!میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ میں اپنی بات مکمل کر کے wind up کروں گا۔اگر کاشتکار کو اس کی فصل کا ریٹ کم دینا ہے تو پھر کھادوں،زرعی ادویات،بجلی اور ڈیزل پر سبسڈی دی جائے۔جتنی بھی کھاد اور زرعی ادویات بنانے والی فیکٹریاں ہیں ان کو پابند کیا جائے کہ اس بوری پر یا pesticide والے تھیلے پر اردو میں اپنا کوڈ نمبر لگائیں تاکہ جو بھی زمیندار وہ کھاد یا pesticide خریدنے جاتا ہے تو وہ اپنے ٹیلیفون سے کوڈ نمبر اس فیکٹری کو SMS کرے اور اسے جواب آئے کہ واقعی آپ جو چیز خرید رہے ہو وہ ان کی فیکٹری کی بنی ہوئی ہے،اس سے جعلی کھادوں اور جعلی ادویات میں بھی کافی بہتری آئے گی۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ بجٹ میں زراعت کے لئے 2 فیصد بجٹ مختص کیا جائے، میرے حلقہ میں ہزاروں ایکڑ زمین محکمہ کی عدم توجہ کی وجہ سے سیم تھور کا شکار ہوئی ہے اور غریب کاشتکار غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔میری گزارش ہے کہ سیم تھور

والی زمینوں کے لئے علیحدہ ادارہ بنایا جائے اور سیم تھور کے حل کے لئے نیسپاک اور ڈی ڈی سی پی جیسے نجی ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ سیم تھور کا خاتمہ کیا جا سکے۔

محترمہ چیئر پرسن: شکریہ۔ باجوہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: محترمہ چیئر پرسن! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی لیکن چونکہ کافی معزز ممبران بیٹھے ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت مہربانی۔

محترمہ چیئر پرسن: مہربانی۔ چودھری محمد اشرف صاحب!

چودھری محمد اشرف: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئر پرسن! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ آج زراعت اور خوراک پر بحث کا دن ہے یہ 80 فیصد زراعت سے منسلکہ آبادی کا دن ہے تو بولنے کے لئے جو پانچ یا دس منٹ دیئے جا رہے ہیں یہ بہت کم ہیں۔ میرے خیال میں اس کے لئے کم از کم ایک دن اور بڑھانا چاہئے تاکہ اس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئر پرسن! ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے یہی وجہ ہے کہ اتنے بدترین حالات میں بھی یہ ملک قائم اور دائم ہے۔ پنجابی کا ایک محاورہ عام بولا جاتا ہے "جہدے گھر دانے اوہدے کملے وی سیانے" چونکہ ہمارے ملک میں خوراک، کھانے کے لئے ہر چیز اللہ کے فضل و کرم سے میسر ہے اگرچہ ہمارا محکمہ زراعت اس پر خصوصی توجہ نہیں فرما رہا اس میں بہت کمیاں ہیں جن کو دورے کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ کسی ضلع میں جائیں زراعت سے متعلقہ مشینری کا پوچھیں، سوال کریں یا خود دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ مشین خراب ہے۔ دوسرے ضلع میں جائیں وہاں سے پتا کریں تو پتا چلتا ہے کہ یہ بھی خراب ہے۔ جب بیج صاف کرنے کا وقت ہوتا ہے تو تمام مشینری خراب نظر آتی ہے اور جب زمینوں کے level کرنے کا وقت آتا ہے تو لیولر خراب ہوتے ہیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس 80 فیصد آبادی، خوراک مہیا کرنے والے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں اور خصوصی توجہ فرما کر حالات کو بہتر کیا جائے۔ یہاں زمیندار کی بہت بات ہوئی ہے لیکن میں چھوٹے کاشتکاروں اور خصوصاً بارانی ایریا کے کاشتکاروں کی بات کروں گا۔ یہاں بارانی ایریا کی بہت کم بات ہوئی ہے بلکہ شاید ہوئی ہی نہیں اس لئے میں بارانی ایریا کو ترجیح دیتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ بارانی ایریا پر بھی خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خادم اعلیٰ پنجاب توجہ فرما رہے ہیں لیکن وہ بہت کم ہے۔ وہاں بڑے پیمانے پر test bores کی بہت سخت ضرورت ہے اور چھوٹے کاشتکاروں کو اجتماعی زمینداری کی طرف، کاشتکاری

کی طرف متوجہ کرنے کی بھی بڑی اہم ضرورت ہے اور انہیں اجتماعی طور پر آبیاری کا سسٹم بنا کر دینا بڑا اہم ہے تاکہ وہ غریب لوگ، ، چھوٹے کاشتکار بھی اپنی زمینوں کو سیراب کر سکیں اور وہاں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب زمینداری یا کاشتکاری سے کوئی بڑا فائدہ نہیں۔۔۔

(اذان عشاء)

محترمہ چیئر پرسن: اجلاس کا وقت مزید 20 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، چودھری محمد اشرف صاحب!

چودھری محمد اشرف: محترمہ چیئر پرسن! میں نے اپنے تجربہ سے یہ محسوس کیا ہے اور اس مقدس ایوان کے تمام معزز ممبران بھی جانتے ہیں کہ زراعت کے شعبہ میں الحمد للہ ایک بہت بڑی برکت ہے۔ شعبہ زراعت سے منسلک لوگ خود قربانی دے کر خلق خُدا کے لئے رزق مہیا کرتے ہیں۔ شعبہ زراعت سے منسلک لوگ نہ صرف خود قربانی دیتے ہیں بلکہ ان کے بچے اور خاندان کے دوسرے افراد بھی قربانی دیتے ہیں۔ یہ کاشتکار اپنے خاندان کے لئے پورے وسائل میسر نہیں کر سکتے لیکن خلق خُدا یعنی انسانوں، چرند، پرند اور چوپائے سب کے لئے رزق میسر کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

محترمہ چیئر پرسن: چودھری صاحب! wind up کر لیں۔

چودھری محمد اشرف: محترمہ چیئر پرسن! یہی ایک فائدہ ہے کہ جس کی وجہ سے کسان کو حوصلہ ملتا ہے، برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ آپ نے فرما دیا ہے کہ وقت کم ہے اس لئے میں اس دُعا سے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم شعبہ زراعت کے لئے محنت، لگن اور کوشش سے کام کریں اور اس عظیم ملک پاکستان جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے میں بسنے والی خلق خُدا کے لئے وافر رزق مہیا کر سکیں۔ بڑی مہربانی

محترمہ چیئر پرسن: بہت شکریہ۔ اب چودھری رفاقت حسین گجر صاحب بات کریں گے۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئر پرسن! میں کوشش کروں گا کہ مقررہ وقت کے اندر ہی اپنی بات مکمل کر لوں۔ آج بد قسمتی سے زمیندار کے ساتھ سوتیلی اولاد جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ آج زمیندار اور کاشتکار بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ آج کسان آمدنی کی بجائے اپنے اصل اثاثے فروخت کر کے بھی اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس وقت آلو اور ٹماٹر کی قیمت مارکیٹ میں 15 روپے فی کلو گرام ہے۔ اس سے ہم سب بہت خوش ہیں اور خوش ہونا بھی چاہئے کیونکہ ہمیں یہ چیزیں سستی مل رہی ہیں

لیکن کبھی ہم نے یہ سوچا ہے، کبھی اس بات کا خیال کیا ہے کہ جس کاشتکار نے اس کو محنت کر کے اگایا ہے اس کی یہ فصل مارکیٹ میں کس قیمت پر فروخت ہو رہی ہو گی؟ وہ غریب کسان جو اپنی فصل سے اپنے اخراجات پورے نہ کر سکے کیا وہ اگلی دفعہ اس فصل کو کاشت کرے گا؟ پچھلے سال ہم آلو اور ٹماٹر سو روپے فی کلو گرام کے حساب سے خریدتے رہے ہیں۔ آج بد قسمتی سے ان غریب کسانوں کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ آپ بے شک اسی قیمت پر اس فصل کو فروخت کریں لیکن کم از کم جن مظلوم کسانوں نے یہ آلو اور ٹماٹر کی فصل اگائی ہے انہیں subsidy دے کر accommodate کیا جائے۔ آج چاول کے آڑھتی اور مڈل مین نے جس قیمت پر چاول کی فصل زمیندار سے خریدی تھی اس قیمت پر اس کی فصل آگے فروخت نہیں ہو رہی۔ اسی مڈل مین نے کل کو گندم خریدنی ہے لیکن اگر اس کے پاس وسائل نہیں ہوں گے اور اگر اس کا چاول فروخت نہیں ہو گا تو پھر مارکیٹ سے گندم کون اُٹھائے گا؟

محترمہ چیئرپرسن! بد قسمتی یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ جب صنعت کار اپنی کوئی product بناتا ہے تو اسے اس کی قیمت مقرر کرنے کی اجازت ہے، وہ اپنی product کو جس مرضی قیمت پر فروخت کر سکتا ہے اور جہاں چاہے فروخت کر سکتا ہے۔ اگر میرے ملک میں گندم کی shortage ہو تو ہم ضلع بندی اور بارڈر seal کر دیتے ہیں لیکن مظلوم کسان کو یہ موقع ہی نہیں دیتے کہ وہ open market میں اپنی فصل کو فروخت کر سکے۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ زمینداروں کو ایک proper helpline کے ذریعے آگاہ کیا جائے کہ فلاں فصل کی خریداری حکومت نہیں کر سکتی تاکہ وہ اپنی اس فصل کو export کرنے کے حوالے سے کوئی efforts کر سکیں۔

محترمہ چیئرپرسن! میرے حلقے میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے farms ہیں اور ان کا تقریباً ساڑھے تین ہزار ایکڑ رقبہ ہے۔ وہاں زمینداروں کا بہت زیادہ استحصال کیا جا رہا ہے، ان زمینداروں کو بیج، کھاد اور تیل محکمہ نے دینا ہوتا ہے اور ان سے فصل کا حصہ لیا جاتا ہے۔ آج بد قسمتی سے ان زمینداروں کو ان کا حق نہیں دیا جا رہا البتہ ان سے فصل کا حصہ برابر لیا جا رہا ہے۔ وہ اپنے اثاثہ جات کو گروی رکھ کر وقت گزار رہے ہیں۔ میری یہی گزارش ہے کہ زمینداروں کی طرف توجہ دی جائے کیونکہ پاکستان کی معیشت کا انحصار شعبہ زراعت پر ہے۔ اگر یہ شعبہ flop ہو گیا تو پھر سب معاملات خراب ہو جائیں گے۔ بہت مہربانی۔

محترمہ چیئر پرسن: بہت شکریہ۔ میاں رفیق صاحب!آپ ایک منٹ بات کرنا چاہ رہے تھے۔آپ تقریر تو کر چکے ہیں لیکن ایک منٹ بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: محترمہ چیئر پرسن! شکریہ۔ میں قومی معیشت میں زراعت جو ریڑھ کی ہڈی ہے اس کو نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ابتدا میں یہ اشعار پڑھے تھے شاید کچھ توجہ نہیں دی گئی ہو گی لیکن اب میں اس نذرانے کی صورت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی، کھیت مزدور اور کاشتکار کی نذر شعر کرتا ہوں کہ:

راج محل کے باہر، سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
ہل کی انی، فولاد کے پنجے،
گھومتے پہیے، کڑیل باہیں،
کتنے لوگ کہ جن کی روحوں کو سندیسے بھیجیں
صبح کی سیجیں
لیکن جوہر راحت کو ٹھکرائیں
آگ بیئیں اور پھول کھلائیں
بہت شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: آپ کا بہت شکریہ۔اب بحث کو سمیٹنے کا وقت آگیا ہے۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئر پرسن! مجھے صرف تیس سیکنڈ کے لئے بات کرنے دیں۔

محترمہ چیئر پرسن: سندھیلہ صاحب!آپ بات کریں۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئر پرسن! میری آپ سے یہ گزارش ہے اور آپ کے اختیار میں ہے کہ اگر ہم اس بحث کو ایک دن کے لئے بڑھا دیں تو یہ کروڑوں انسانوں پر آپ کا احسان ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئر پرسن: سندھیلہ صاحب! بات اتنی ہے کہ جتنے ممبران نے اس بحث میں حصہ لینے کے لئے نام دیا تھا وہ آج اپنی بات مکمل کر چکے ہیں۔ان سب نے اپنی بات یہاں پر کی ہے۔ہماری اب یہی خواہش ہے کہ وزیر خوراک بحث کو سمیٹیں اور جو شکایات، باتیں اور تجاویز دی گئی ہیں وہ اس پر بات کریں۔ ہمارے پاس فہرست میں جتنے ممبران تھے انہوں نے آج اپنی بات مکمل کی ہے۔

جناب محمد عارف خان سندھیلہ: محترمہ چیئرپرسن!بہت سارے ممبران ہیں اور آپ کا اختیار بھی ہے۔آپ بحث کے لئے ایک دن بڑھادیں۔

محترمہ چیئرپرسن: اس اجلاس کے بعد دوسرا اجلاس بھی جلد آ جائے گا۔ ہم اس کے اندر پھر اس موضوع پر بحث کے لئے ایک دن رکھ لیں گے۔اب میں بحث کو سمیٹنے کے لئے وزیر خوراک کو دعوت دیتی ہیں۔جی،وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئرپرسن!بہت شکریہ۔ میں چاہتا تو یہ تھا کہ ہاؤس میں سارے ممبران موجود ہوں اور ان کے سامنے ہم بات کرتے تو زیادہvalid تھا۔ میرے بھائی وزیر زراعت نے بھیاس پرwind up speech کرنی ہےاس لئے میں کوشش کروں گا کہ مختصراً بات کروں۔

محترمہ چیئرپرسن!یہاں پر بہت تنقید بھی ہوئی اور بہتvalueable opinion بھی سامنے آئیں جوnote بھی کی گئی ہیں۔اس وقت یہاں محکمہ کے سیکرٹری،ڈائریکٹر اور کین کمشنر سارے موجود ہیں۔اسی طرح محکمہ زراعت سے بھی سارے آفیسرز بیٹھے ہیں۔یہاں پر جو دو تین چیزیںdiscuss ہوئیں ہیں میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ میری سٹیٹمنٹ ہے کہ میں نے 99فیصد کہا ہے کہ 14-2013 کی ریکوری ہوئی ہے۔ میں نے اس سے زیادہ کی بات کی ہےاور میںon record ہوں کہ 99فیصد سے زیادہ ریکوری14-2013 کی ہوئی ہے۔ میرے بھائی نے یہاں پر کہا کہ یہاں پر بیٹھ کر بات کی جاتی ہے اور فیلڈ میں نہیں جاتے تو ہم تو فیلڈ کے بندے ہیں بالکل جاتے ہیں۔انہوں نے یہاں جس مل کی بات کی ہے تو میں نے پہلے کہا کہ میری آدھی بات quote کی گئی اور آدھی نہیں کی گئی۔یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ 14-2013 میں پانچ ملیںdefault ہوئی ہیں۔یہاں ایک چیز کوgeneralize کیا جاتا ہے کہ مافیا بڑا مضبوط ہے تو میں آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ اور حکومتback foot پر نہیں ہیں خواہ مافیا کتنا بھی مضبوط ہو لیکن ہمیں اپنے کسان کے معاملات کو protect کرنا ہے۔اس میں پانچ ملیں ہیں جن کے خلافaccording to rules کارروائی ہو رہی ہے۔ان میں سے ایک مل کے بارے میں میرے معزز دوست بار بار ذکر کر رہے تھے کہ وہاں پر یہ protest ہے وہ بھی ان ملوں میں شامل ہے جن کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ایک مل کو ہم نےseal بھی کیا ہے اور وہ حکومت کے قبضہ میں ہے اور باقی ملوں کی جتنیviolation ہےاس کے مطابق کارروائی ہو رہی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن!یہاں پر کہا گیا کہ ہماری میٹنگز ہوئیں اور گفتن، نشستن اور برخاستن ہوا۔ میرے وہ بھائی جو کہہ رہے تھے تو ان کے case plead کرنے پر ہماری میٹنگز ہوئیں اور اُس وقت اِس ہاؤس کی آواز سنی گئی اور اس ایوان کی آواز کو honour دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب نے فوری طور پر میٹنگ کی اور اس کا حل نکالا گیا۔ انہوں نے جو کہا کہ میرے حلقہ میں یعنی انہوں نے اپنا حلقہ specific کیا کہ جو CPR's کے against payment نہیں ہوئی تو فوری طور پر کین کمشنر سے کہہ کر دلوائی گئیں۔ ان چیزوں کو generalize کرنا آسان ہوتا ہے جس بندے نے کام کیا ہوا سے تکلیف ہوتی ہے تو ایسا نہیں ہے کہ attend نہیں کیا گیا۔ ہمیں جب بھی کوئی specific complaint آئی تو ہم نے اس کو ضرور attend کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شنوائی نہیں ہے تو یہ بات سمجھنے کی ہے سمجھانے کی نہیں ہے کہ جب ایک سو ارب روپے کی transaction ہونی ہے اور خرید وفروخت ہونی ہے تو پھر شکایات تو آنی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک سو ارب روپے کے قریب گنّے کی خرید ہو اور اس میں شکایات نہ ہوں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا سسٹم نے کام کیا ہے یا نہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے اور میاں محمد شہباز شریف کی وجہ شہرت ہی یہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے معاملات میں کبھی discrimination show نہیں کی اور ہر ڈسٹرکٹ میں جو sugarcane and examining Committees ہیں انہوں نے کام کیا ہے۔ اس میں ہمارے نمائندے کو جو بتایا جاتا ہے کہ 70 فیصد دیہی علاقوں سے آتے ہیں وہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی ذمہ داری انہی کی ہے کہ یہ اپنی ذمہ داریوں کو fulfill کریں۔ میں نے یہ بھی کہا کہ 15-2014 کی 85 فیصد ادائیگی ہو چکی ہے تو میں ریکارڈ پر ہوں کہ 84.61 فیصد ادائیگیاں ہم نے کروادی ہیں۔ میرے پاس figures لکھی ہوئی ہیں ذرا غور کیجئے گا کہ تقریباً 95 بلین روپے سے زیادہ کے گنّے کی ادائیگیاں due تھیں۔ اس میں 81 بلین روپے کی ادائیگیاں کرائی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ 84.61 فیصد بنتی ہے جو کل تک کی figures ہیں۔ میں یہ بات ریکارڈ پر کر رہا ہوں اور میں اسے own کروں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: محترمہ چیئرپرسن! مجھے بھی سننا چاہئے۔ یہ ہمارے پاس آئیں ہم ان کی مہمان نوازی کریں گے۔ یہ زبانی جمع خرچ نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ ان کی بات مکمل ہونے دیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئرپرسن! میں نے اپنے بھائی کی بات تسلی سے سنی ہے۔ اس میں کچھ قیمتوں کی بھی بات کی گئی ہے کہ 180 روپے جو گورنمنٹ نے گنّے کی قیمت دی تھی اس سے کم

پر لیا جا رہا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس طرح کی چیزیں اگر ہوتی ہیں تو اس کے خلاف قوانین کے مطابق کارروائی بھی ہوتی ہے اور یہ جس جگہ بھی ایسا ہوتا ہے تو وہ غلط اور غیر قانونی ہے۔اس کو بالکل نہیں ہونا چاہئے۔اسی کے لئے یہ سسٹم موجود ہے۔اگر ان کی کوئی شکایت اس طرح کی ہے تو بتائیں۔یہاں پر ایک بھائی نے جوہر آباد کی بات کی تھی کہ وہاں پر کم قیمت دی جا رہی ہے تو میں نے بتایا کہ کہیں بھی اس طرح کی شکایت ہے تو یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ اسے دور کریں۔ ہم نے کبھی یہ claim نہیں کیا کہ ہر چیز ٹھیک ہے۔اگر ہر چیز ٹھیک ہو تو ہمیں اس ایوان کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں ان ممبران جو ہمارے معزز ساتھی اور بھائی ہیں ان کی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اس پر اپنی رائے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔اس سسٹم میں خرابیاں تو موجود ہیں اور انہی کو صحیح کرنے کے لئے ہم موجود ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن!یہاں پر ایک بات کی گئی جس کو میں ضروری سمجھتا ہوں اور میری ڈیوٹی ہے کہ جس طرح میں نے کہا ہے کہ میرے محکمہ اور میں نے خود ان کی ساری تجاویز جو آئی ہیں وہ note کی ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان پر من وعن عمل کریں گے۔یہاں پر گندم کی بات کی گئی اور محکمہ خوراک کی بنیادی ذمہ داری بھی یہ ہے۔یہاں جو بحث ہو رہی ہے یہی اس کی ذمہ داری ہے کہ ہم نے دونوں اطراف کا خیال رکھنا ہے۔ ہم نے کسان کے interest کو بھی دیکھنا ہے کہ اس کے خون پسینے کی کمائی اسے ملے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس کے جو consumers ہیں جس طرح شہروں میں گندم کی فصل پیدا نہیں ہوتی تو ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ان کو بھی گندم مناسب قیمت پر ملے۔ محکمہ خوراک کا دونوں چیزوں کو balance کرنا ہی کام ہے۔یہ محکمہ بنیادی طور پر ایسا ہے کہ اس کی اپنی کوئی earning نہیں ہے۔ ہم کسی بھی ملک کو دیکھ لیں تو حکومت کا جو food security department ہوتا ہے جو Food Department کے نام سے مشہور ہوتا ہے اس کو حکومت feed کرتی ہے اور subsidy دیتی ہے۔ ہم اپنی کوئی پیداوار حاصل نہیں کر رہے ہوتے اس لئے ہم parallel دونوں چیزوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مجھے بطور وزیر پچھلی procurement میں انچارج بنایا گیا لیکن میاں محمد شہباز شریف کی کابینہ اور ان کے آفیسرز جن کو ہم بیوروکریٹ کہتے ہیں اور جن پر ہم ہر وقت تیر کس رہے ہوتے ہیں وہ سارے کے سارے بیوروکریٹس، ڈی سی او، کمشنرز اور جتنی بھی حکومت کی مشینری کو میاں محمد شہباز شریف خود all to all monitoring کر رہے تھے۔یہاں پر تو شاید ایک منسٹر بیٹھے ہیں اگر باقی منسٹرز ہوتے تو وہ بھی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے ڈسٹرکٹ میں تھے اور انہوں نے اس monitoring میں وہاں پر کتنے دن گزارے۔یہ سسٹم اس طرح نہیں چلتا۔ گندم کی procurement

بھی ایک سوارب روپے سے زیادہ کی ہوتی ہے اس لئے اتنے بڑے quantum پر جب procurement ہوتی ہے تو اس کی شفافیت اور مینجمنٹ کے لئے اکیلا بندہ یا فرد واحد کچھ نہیں کر سکتا اس کے لئے پوری کی پوری مشینری کام کرتی ہے۔

محترمہ چیئر پرسن: پانچ منٹ کے لئے ایوان کا ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئر پرسن! اس کے لئے ساری کی ساری مشینری متحرک ہوتی ہے۔ میں نے جس طرح کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ساری کی ساری کابینہ، ساری کی ساری انتظامیہ بشمول تمام بیوروکریٹس اور سیکرٹریز فیلڈ میں ہوتے ہیں۔ اگر 36 اضلاع ہیں تو ان سب میں خود جا کر شاید کوئی اِکا دُکا رہ گیا ہو میں 36 اضلاع میں جا کر خود monitoring کرتا ہوں۔ میں نے جو procurement کی تھی، الحمد للہ 14-2013 کی procurement پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس میں ایوان کی عزت ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی scandal سامنے نہیں آیا اور کسی قسم کی کوئی بڑی violation سامنے نہیں آئی۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ اس کی appreciation نہ صرف ہمیں بلکہ پورے ایوان کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں آڑھتی اور کاشتکار کی بات کی گئی کہ اس کا کوئی حال نہیں ہے تو گورنمنٹ جو 45 دن کے لئے اپنی دکان establish کرتی ہے اس کی وجہ سے کاشتکار کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے۔ اگر 1200 روپے پر گورنمنٹ نے procurement کی ہے تو میں کوئی سنی سنائی بات یا لاہور میں بیٹھ کر ہی بات نہیں کر رہا بلکہ میں ہر ضلع میں گیا ہوں۔ میرے پاس feedback یہی تھا اور جتنی بھی ایجنسیاں ہیں جن میں سپیشل برانچ، آئی بی ساری کی ساری اس کام پر لگی ہوئی تھیں۔ ہمیں ہر ضلع سے feedback یہی آ رہا تھا کہ اس دفعہ یعنی 14-2013 میں کاشتکار کو گندم کی خرید میں سب سے زیادہ پیسے direct ملے تھے۔ اگر اس کو 1200 روپے نہیں ملے تھے تو اس کے قریب ترین مل رہے تھے اور وہ اس وجہ سے دس بیس روپے کم مل رہے تھے کہ وہ دس بیس روپے facilitator لے رہا تھا وہ اپنی فیلڈ میں پیسے لے رہا تھا۔

محترمہ چیئر پرسن! یہاں پر ایک بہت بڑی بات کی گئی جو مناسب نہیں تھی۔ میں اس کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر کہا گیا کہ سات لاکھ میٹرک ٹن گندم کو امپورٹ کیا گیا۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو الزام کا نام دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ اس میں سات لاکھ میٹرک ٹن نہیں بلکہ چھ لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ ہوئی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کی pipeline میں جو deal اور سودے تھے وہ تقریباً دو ملین میٹرک ٹن کے تھے جو پنجاب کے محکمہ خوراک نے نہیں کئے تھے

بلکہ الحمد للہ ہم تو سرخرو ہیں کہ پنجاب حکومت نے detect کیا کہ جو کچھ ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے۔ سندھ گورنمنٹ نے نہیں بلکہ سندھ کے پرائیویٹ امپورٹرز نے وہ گندم امپورٹ کی تھی۔ ہم نے وقت پر اسے detect کیا۔ محکمہ زراعت اور محکمہ خوراک combine چل رہے ہوتے ہیں اور دونوں منسٹرز بھی combine ہی چل رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے جا کر خود یہ case plead کیا تھا۔ میں یہ بھی ایوان کے علم میں لانا چاہتا تھا کہ ہم نے جا کر وفاقی حکومت کے ساتھ یہ معاملہ take up کیا اور الحمد للہ ان کی جو دو ملین میٹرک ٹن گندم کی deal ہوئی تھی اسے cancel کروایا۔ اس کی وجوہات کی تفصیلات ہیں اگر آپ کہیں تو میں وہ بھی share کر سکتا ہوں کہ اس طرح کے حالات سندھ گورنمنٹ کی طرف سے پیدا کئے گئے کہ آٹا مل مالکان کو گندم کی فراہمی میں اتنی مشکلات تھیں کہ انہوں نے زیادہ بہتر سمجھا کہ ہم دوسرے ملک سے گندم امپورٹ کر لیں چاہے اس میں ملک کا جتنا بھی نقصان ہو۔ یہ کریڈٹ حکومت پنجاب کو جاتا ہے کہ ہم نے وقت پر نہ صرف detect کیا بلکہ ان کی باقی کی ہوئی deals کو بھی منسوخ کروایا۔ پنجاب حکومت کے حصہ میں ایک historical کام بھی آیا ہے، یہاں پر کاشتکار کے مستقبل کو save کرنے کی بات کی گئی تو ان کے لئے یہاں بہت بڑی effort ہوئی ہے تو جہاں پر بہت سی خرابیوں کا ذکر ہوتا ہے تو ہمیں یہاں پر اچھی باتیں بھی discuss کرنی چاہئیں۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے میں اس ایوان کا پرانا ممبر چلا آ رہا ہوں اور میری یہ تیسری چوتھی term ہے لیکن بطور منسٹر میرے علم میں یہ پہلی دفعہ آیا ہے اور میاں محمد شہباز شریف کا یہ وژن ہے کہ ہم نے جا کر وفاقی حکومت سے یہ معاملہ take up کیا اور وہ سودے منسوخ کرائے۔ چھ لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ ہو چکی تھی اور گندم ایکسپورٹ کرنے کی بات کی۔ ہم نے نہ صرف ایکسپورٹ کی اجازت لی بلکہ اس ایکسپورٹ پر پہلی دفعہ بلکہ history میں پہلی دفعہ ہے کہ rebate کی اجازت لی۔ یہ کسان کے future کو save کرنے کی بات نہیں تو اور کیا ہے؟ آپ لوگوں کو اس بات کو کرنا چاہئے اور بڑا proudly کرنا چاہئے کہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ گندم کی ایکسپورٹ پر پنجاب حکومت نے rebate announce کروائی، خود بھی دی اور وفاقی حکومت سے بھی کروائی بلکہ سندھ کو بھی لے کر دی کہ وہ اعتراض نہ کریں۔ سندھ بھی پاکستان کا حصہ ہے اور ہمارا بھائی ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو مثبت ہیں جن پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بالکل edge لینا چاہئے اور فخر کے ساتھ اس case کو plead کرنا چاہئے۔ اگر اب انٹرنیشنل مارکیٹ میں گندم کی قیمت depressed ہو جاتی ہے، یہاں پر ایک معزز ممبر جو شاید منسٹر بھی رہ چکے ہیں انہوں نے بات کی کہ مجھے بڑی مشکل نظر آ رہی ہے تو یہ ساری information میں نے ہی انہیں دی تھی یعنی ہم لوگوں نے، محکمہ نے ہی ان کی

expert opinion لینے کے لئے انہیں دی تھی تو وہ ہماری ہی سیکھی ہوئی باتیں ہمیں سکھا رہے ہیں۔ بسم اللہ وہ ہمارے بڑے ہیں اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ ساری چیزیں موجود ہیں اور خدانخواستہ ہم کسی shortage میں نہیں ہیں۔ ہم اگر surplus میں ہیں تو اس میں کوئی انہونی بات نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اجلاس کا ٹائم 15 منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): محترمہ چیئرپرسن! اگر انٹرنیشنل level پر گندم کی قیمت depress ہو گئی ہے تو اس میں میرا، اس ایوان کا اور نہ کسی اور کا کوئی قصور ہے۔ یہ ایک مارکیٹ ہے۔ ہم ایک طرف بات کرتے ہیں کہ free economy market چلنی چاہئے تو یہ تو دنیا ہے اس میں free economy market چلتی ہے۔ اگر اس وقت یہاں پر وقتی طور پر depress ہے انشاء اللہ آنے والے دنوں میں بہتر بھی ہو جائے گی۔ میرے پاس یہاں پر discuss کرنے کے لئے سارے points موجود ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنے محکمہ سے متعلق بات کرنی ہے اس لئے میں اسی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے بھائیوں نے جو آخری demand کی ہے وہ ان کی بڑی valid demand ہے۔ ہمارے پاس ایک سو دن ہوتے ہیں، ابھی میاں رفیق صاحب کہہ رہے تھے کہ آپ دو دن off کرنے کے بعد اجلاس چلا رہے ہیں تو یہ کوئی issue نہیں ہے یہ تو سینیٹ کا الیکشن ہے اس کے بعد دوبارہ اجلاس میں آپ دو دن کی بحث رکھوائیں مگر اس کے لئے آپ lobbing بھی پوری کریں۔ آپ اپنے ممبران کو بھی جھنجھوڑیں جو دیہی علاقوں سے آنے کا claim کرتے ہیں تو انہیں کہیں کہ وہ اپنے علاقوں کی نمائندگی بھی کریں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ عام بحث رکھنا چاہتے ہیں تو اگلے اجلاس میں جب مرضی ہو آپ رکھیں۔ میں یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ تین مرتبہ یہ discussion pending ہوئی ہے اور آج چوتھی مرتبہ شکر ہے کہ ہو رہی ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آپ ہر مہینے discussion رکھوانا چاہتے ہیں تو ضرور رکھوائیں۔ میں آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئرپرسن! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس مقدس ایوان نے پنجاب کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ہے۔ آج صحیح طور پر پنجاب کے غریب کسان کے دکھ یا مسائل کا ذکر اس ایوان میں ہوا ہے۔ آپ نے کمال مہربانی سے ہر ایک کو وقت دیا اور موقع دیا کہ

کھل کر اپنے مسائل کا ذکر کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے اور میرے محکمہ کے لئے یہ ایک eye opener ہے کہ ہمارے معاشرے کا بہت بڑا sector جو پورے ملک کو خوراک مہیا کرتا ہے وہ کسان ہے جسے اس دھرتی کا ان داتا کہا جاتا ہے۔ وہ خود اتنا خوشحال کیوں نہیں ہے اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ کیوں نہیں ہے؟ مجھ پر بھی ان باتوں کا بڑا اثر ہوا ہے جیسے کہتے ہیں کہ

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہمنوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

محترمہ چیئرپرسن! مجھے اور خوشی ہوتی اگر آج ایوان پورا ہوتا لیکن پھر بھی آپ کو اور اس ہاؤس کو مبارکباد کہ آج کھل کر زراعت پر باتیں ہوئی ہیں۔ اس سے زیادہ اور بھی باتیں ہونی چاہئیں۔ میں کوشش کرتا ہوں لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے بہت کچھ کیا ہے لیکن ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ یہاں جو باتیں ہوئی ہیں خاص طور پر آلو کی بات کی گئی ہے۔ آج کل آلو کا سیزن ہے we have added a bumper crop جو پچھلے سال کی پیداوار سے شاید ایک ملین ٹن سے زیادہ کا estimate ہے۔ 30ہزار ٹن آلو کی فصل پاکستان کا بارڈر cross کر چکی ہے اور ایکسپورٹ ہو چکی ہے اور بہت سے سودے ہو چکے ہیں۔ آلو کے کاشتکاروں کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ:

Department is very much concerned about their problems and about their grievances. We are going to address those problems

اور address کر بھی رہے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن! میں نے شام کو رپورٹ لی ہے Russia UAE Malaysia or Sri Lanka آلو جا چکا ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کریں گے کہ ان کو پوری پرائس مل جائے۔ گنّے کی پرائس کی بات میرے بلال بھائی نے کر دی ہے تو میں اصل Issue کی بات کروں گا کہ ہم کو wheat and sugarcane cotton میں اصل yield بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہاں انڈیا کی مثال دی گئی ہے وہ figures کسی حد تک ٹھیک ہیں لیکن بہت زیادہ exaggeration کے ساتھ بتائے گئے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ نے میاں محمد شہباز شریف کی visionary or dynamic leadership کے under جو کام کئے ہیں ہم نے Twenty two Billion rupees every year we have been pending on the electricity subsidy. Peak کسان اگر

hoursمیں ٹیوب ویل چلائے گاتواس کے لئےflat rateہے اگر کوئی دکاندار یا کوئی industrialistرات کو بجلی استعمال کرے گا تواس کو دگنّاPayکرنا پڑے گا۔اگر کوئی کسان صبح، دوپہر اور رات کو یا آدھی رات کو ٹیوب چلائے تووہ10روپے35پیسےflat rateپر بجلی استعمال کر رہا ہے۔اس پر صرف پنجاب میں 22بلین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ابھی جو پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم ہوئی ہیں، انڈیا میں جو سبسڈی اور ریلیف ان کو اوپر سے ملا ہے انہوں نے اس کا صرف 15فیصد اپنے کسان کوtransferکیا ہے اور ہم نے 32فیصدtransferکیا ہے۔ہم نے پورے کا پورا ریلیف اپنے کسان کو transferکیا ہے جس وجہ سے پنجاب میں ایگریکلچر سیکٹر میں اگر ایک ایکڑ کے لئے میں آپ کو کہوں کہ ایک دفعہIrrigationکرنی ہے تو کتنے لٹر ڈیزل لگتا ہے اگر میں یہ کہوں کہ ایک ایکڑ پر آپ نےtillage کرنی ہے اس کی plough inکرنی ہے اگر اس کی آپcalculationکریں توoverallایگریکلچر سیکٹر کو30بلین کا فائدہ ہے۔یہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے کچھinitially stepsہیں۔ایگریکلچر کی پاکستان بننے کے بعد کی باتیں کی گئی ہیں۔مجھے یاد ہے کہ ایوب ایگریکلچر ریسرچ سنٹر جو کہ فیصل آباد میں واقع ہے اور فیصل آباد کے دوست بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔اس میںlate sixtyاور early seventy'sمیںgreen revolutionاسی ادارے کےthroughآیا تھا۔Norman Borlaugایک سائنسدان جو کہ باہر سے آیا تھااس نے پاکستان میں ریسرچ کی تھی جس کا فیض بعد میں پوریAsian countriesمیں پھیلا تو وہ پاکستان کےthroughہوا تھا اور اس کا فائدہ کیا ہوا تھا کہ 10من فی ایکڑپیداوار ایک دمjumpلے کر20من فی ایکڑتک پہنچ گئی تھی۔ایوب ریسرچ سنٹر کے ذریعے آج ہم 30من فی ایکڑ پر کھڑے ہیں اور ہماری کوئیcropبھی ایسی نہیں ہے جوbumper cropنہ ہو رہی ہو۔آج اگر پوٹھوہار میں موٹروے پر دوستوں کو جانے کا اتفاق ہوا ہو تو وہاں پوٹھوہار میں ایک نیاrevolutionآرہا ہے۔That is the kind of sweep revolution.وہ grapesکےwine yardsاورolivesکےexecutiveقسم کے پلانٹس ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے باہر سے منگوائے ہیں اور وہ لگائے گئے ہیں۔آپ دیکھیں کہ اِدھر بھی پہاڑ ہے اور اُدھر بھی پہاڑ ہے اور درمیان میں پانچ، چھ ایکڑ کا پلاٹ ہے جس میںgrapesاورolivesلگے ہوئے ہیں وہ کیوں کر ممکن ہوا ہے وہ اس لئے ممکن ہوا ہے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نےdrip irrigation, lift irrigation اور ٹیوب ویل لگا کر اُدھر پانی مہیا کیا ہے۔آج میں نے سیشن میں بات کی ہے کہ ہمارے پنجاب سیڈ کارپوریشن یوسف والا میں ریسرچ سنٹر ہے انہوں نےhybrid seed introduceکروایا ہے

جو کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں سات سات ہزار روپے کا بیگ دے رہی ہیں۔ ہم نے وہی بیگ2500روپے فی بیگintroduce کروایا ہے۔ ہم کچھ کر رہے ہیں لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔یہاں پر یہ بات بھی ہوئی ہے کہ ہمارے پاس خدانخواستہ کوئیthink tankموجود نہیں ہے۔We have had many think tanks at each and every level. ہمارے جب ربیع اور خریف کیcrop شروع ہوتی ہے تو ہماری اسلام آباد میں فیڈرل levelپر میٹنگ ہوتی ہے جس میں فیڈرل منسٹر فوڈ اینڈ سکیورٹی، اریگیشن، واپڈا، سائنسدان، ایکسٹینشن والے اور سارےdisciplinersبیٹھتے ہیں اور بیٹھ کر طے کرتے ہیں کہ consumption کتنی ہے اور ہمارا اس ربیع سیزن کا ٹارگٹ کیا ہے،fertilizer کی اور پانی کی کیا پوزیشن ہے؟ یہ بہتbrainstorming کے بعد ہم یہtarget fix کرتے ہیں۔ Target fix کرنے کے بعد اس کوachieve کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ میں تمام دوستوں کو جو ایگریکلچر میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں بھی بہت brainstorming session ہوتے ہیں، ہم بہتdecision فیڈرل levelپر بھی کرتے ہیں جو بھی اس میںhe and she شامل ہونا چاہے ہم اس کو more than welcome کہتے ہیں۔ ہماریAcademic side دیکھ لیں۔ ہماری ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد ہے۔وہ دنیا میںAgri Sciences میں98نمبر پر ہے۔ ہم بہت سی چیزوں میں بہتر ہیں۔انڈیا کی کسی یونیورسٹی کا کہیں کوئی نام نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "فن جو نادار تک نہیں پہنچا، ابھی اپنے معیار تک نہیں پہنچا" اُس فن اور اُس ریسرچ کا کمروں میں بیٹھ کر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو غریب کسان کے کھیت تک نہ پہنچے۔ میں اُس یونیورسٹی اور اُس فن کو مانتا ہوں اس ریسرچ کو مانتا ہوں جو میرے اُس کسان کو جو کہ دھوپ میں، کھیت میں کھڑا ہو کر کام کر رہا ہے اس کو جا کر خوشخبری سنائے کہ یہ استعمال کرو گے تو تمہاری پیداوار 10 من فی ایکڑ بڑھ جائے گی۔ باتیں بہت سی کرنے والی ہیں اور وقت بھی کم ہے تو میں کوشش کروں گا کہ ہر چیز کوtouch کرتا جاؤں میں نے سارے پوائنٹس لکھے ہیں۔ Unfortunately conditions are like that کہ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ International market is sleeping out of our hands there are multiple reasons. اس کے لئے علیحدہ میرا خیال ہے کہ بات ہو گی لیکن اس کے باوجود ہم فیڈرل گورنمنٹ تک پہنچے ہیں۔ Chinese delegation کو پنجاب گورنمنٹ نے بلوایا اور ان کے ساتھpayment کا مسئلہ تھا وہ آپ کو بھی پتا ہے کہ International issue ہے۔ ہم ایران کے ساتھcash payment نہیں کر سکتے تو ایران سے

delegation آیا اور چاول پر بات ہوئی تو میں اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ دو ملین ٹن چاول ہم نے چائنا بھیجا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی Trade and Commerce Minister کو پورے طریقے سے move کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم بڑا timely signal بھیجتے ہیں، خود جاکر ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے کسان کا اتنا چاول اور اتنا آلو پڑا ہے آپ کے جو بزنس Attach Embassy میں ہیں ان کو in writing بھیجیں اور ان سے کہیں کہ اس کے لئے کچھ کیا جائے تو انشاءاللہ چاول کے لئے بھی کیا جائے گا۔اس کے علاوہ لٹریچر کی اور بائیو گیس ٹیوب ویل کی بات ہوئی ہے تو یہ خوشخبری میں دینا چاہتا ہوں کہ بائیو گیس کے 20ہزار ٹیوب ویل ہم دو سال میں لگانے جارہے ہیں۔ جرمن کنسلٹنٹ فرم ہم نے hire کر لی ہے۔ یہ بھی انرجی سیکٹر میں ہمارے سارے کسان بھائیوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہو گی۔

محترمہ چیئرپرسن!یہاں ٹریکٹرز کی بات کی گئی ہے کہ میاں صاحب اور کوئی کام نہ کریں ایک سال ٹریکٹرز ہی دے دیں۔ آپ کو شاید یاد ہو گا کہ میاں صاحب نے تین سال ٹریکٹرز دیئے ہیں۔ 30ہزار ٹریکٹرز پورے پنجاب میں distribute کئے گئے ہیں۔ پورے پاکستان کی history میں there is no precedent. تیس ہزار ٹریکٹر 50 فیصد subsidy پر دیئے گئے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن!یہاں پر fertilizer کی بات ہوئی ہے جس کو میں مانتا ہوں کہ بالکل سچ بات ہے کہ کوئی reason نہیں بنتا کہ fertilizers کی اتنی زیادہ prices ہوں۔اس کے لئے پنجاب گورنمنٹ فیڈرل گورنمنٹ کو move کر رہی ہے کہ additional taxes یعنی GST waive کر دینا چاہئے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور انشاءاللہ ہمیں امید ہے کہ ہماری بات سنی جائے گی۔ یہاں ایک بہت اچھی تجویز code کی آئی ہے کہ pesticides and fertilizers پر code ہونا چاہئے کہ کوئی آدمی اپنے فون سے dial کرے تو اس کو پیچھے سے information آئے کہ یہ چیز صحیح ہے یا نہیں۔یہ بہت ہی practical تجویز ہے۔

میاں محمد رفیق: محترمہ چیئرپرسن!قیمت بھی لکھی جانی چاہئے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): محترمہ چیئرپرسن!بالکل قیمت بھی لکھی ہونی چاہئے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر غور کرے گا اور آپ دیکھیں گے کہ شاید میں بہت جلد اس بارے میں خوشخبری سنا سکوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئر پرسن!یہاں میرے ایک بزرگ ایم پی اے ساتھی نے یہ بھی کہا کہ ایم پی اے صاحبان کو literature بھی دینا چاہئے تو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں بہت literature ہوتا ہے لہذا میں ڈیپارٹمنٹ سے ضرور کہوں گا کہ ان کو literature فراہم کیا جائے۔

محترمہ چیئر پرسن: اجلاس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): محترمہ چیئر پرسن!یہاں wheat seed کی بات ہوئی ہے کہ wheat seed محکمہ نے پتا نہیں بہت زیادہ بنالیا ہے جو بکا نہیں اس لئے ریٹ کم کیا ہے۔ میں اس ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت پر سیزن کے شروع میں ہی 150 روپے فی بیگ seed کی قیمت کم کی ہے اور اخباروں میں اشتہار دے کر باقاعدہ announce کیا ہے اور farmers کو بتایا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت کے تحت 150 روپے seed کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ یہ پوری دنیا میں practice ہے، پرائیویٹ سیکٹر میں اور گورنمنٹ سیکٹر میں بھی ہے کہ جو seed بچ جاتا ہے وہ as a seed treat نہیں ہوتا بلکہ as a grain and as a serial treat ہوتا ہے جس کی قیمت seed کی نہیں لگتی بلکہ wheat یا serial کی لگتی ہے لیکن وہ بھی بڑے transparent طریقے سے ٹینڈر دے کر کیا جاتا ہے۔ میری طرف سے میرے سیکرٹری وہاں سیڈ کارپوریشن کو supervise کرنے کے لئے گئے تھے اور وہاں یہ 100 فیصد شفاف treat ہوا ہے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو اور انگلی اٹھائے تو میں اس کی پوری ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہوں۔

محترمہ چیئر پرسن!آج اس ایوان میں یہ بات بھی ہوئی اور میرے ایک معزز ایم پی اے جن کو میں جھٹلانا نہیں چاہتا انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ایک بندے کو laser levelling کے لئے ایک لاکھ روپے رشوت دی ہے جس کی ذمہ داری بھی میں قبول کرتا ہوں۔ میں آپ کی موجودگی میں اس معزز ایوان میں کہتا ہوں کہ اگر اس ایم پی اے صاحب نے اپنے ہاتھ سے میرے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے کسی بندے کو ایک لاکھ روپے رشوت دی ہے تو میں انکوائری کرواتا ہوں چاہے آپ خود کروالیں۔ اگر ثابت ہو جائے تو میں responsibility لیتا ہوں کہ مجھے ایگریکلچر منسٹر رہنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ میرا ڈیپارٹمنٹ کسی ایم پی اے سے ایک لاکھ روپے رشوت لے۔ سب سے پہلا آدمی میں resign کرنے والا ہوں گا اور میں ایسی مثال قائم کروں گا۔ یہ میں آپ کے سامنے اس معزز ایوان میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کی بالکل انکوائری کرواؤں گا۔ اتنا بڑا الزام یہ کہہ کر میں نہیں ٹال سکتا کہ میرے محکمے کی مجھے چوبیس گھنٹے کی خبر نہیں ہوتی لیکن میں محکمے کو ہیڈ تو کرتا

ہوں۔اگر خدانخواستہ یہ بات سچ ثابت ہوتی ہے تو سب سے پہلے اس کی سزا میں بھگتوں گا۔اس کے علاوہ بہت سی باتیں ہوئیں۔Sugarcane کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے Sugarcane Board بنایاہے۔جو Sugarcane Cess لی جاتی ہے اس کا غالباً10 فیصد Sugarcane Board کو دیا جاتا ہے جن کا ریسرچ پر سارا emphasis ہے کہ کس طرح ہماری production ایک ہزار من کو cross کر جائے اور کس طرح ہمارا scrolls content 12 فیصد کو cross کر جائے۔ Department is vigilant and alive لیکن پھر بھی مجھے بہت افسوس ہے کہ ہم farmer کو وہ دے نہیں سکے جس کا وہ مستحق ہے۔ ہم farmer کو سہولت دے نہیں سکے جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ وہ طبقہ جس کے منہ پر آج مسکراہٹ اور خوشحالی ہونی چاہئے تھی وہ میں نہیں دیکھ رہا۔

محترمہ چیئرپرسن! میری آخر پر یہی humble submission ہے کہ میں اور میرا پورا ڈیپارٹمنٹ جو ہمارے اختیار میں ہے جو ہمارا mandate ہے پوری کوشش کریں گے کہ اس غریب کسان جس کو دھرتی کا اَن داتا کہا جاتا ہے اس کو دھرتی کے صحیح اَن داتا کا مقام بھی دلوا سکیں۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 3۔مارچ 2015 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

منگل،3۔مارچ2015

(یوم الثلاثہ،11۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12:شمارہ 12

1053

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ3۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

(مسودہ قانون)

THE CHILD MARRIAGE RESTRAINT (AMENDMENT) BILL 2015.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to move that leave be granted to introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to introduce the Child Marriage Restraint

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبے کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے پروگرام پر ہنگامی بنیادوں پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ عوام کو موذی بیماریوں سے بچایا جاسکے اور وہ صحت مندانہ زندگی گزار سکیں۔

2۔ شیخ اعجاز احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم میں اضافے نیز متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات کے احساسِ محرومی کے خاتمے کے لئے ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کرائیں۔

3۔ جناب علی سلمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں بچوں کے ساتھ جنسی درندگی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے موثر قانون سازی کی جائے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں مجرمانہ غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

4۔ جناب احمد شاہ کھگہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والے افراد کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینے کے ساتھ ساتھ ان پر بھاری جرمانے بھی عائد کئے جائیں۔

5۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت سے ڈیوٹی فری زرعی اجناس کی درآمد سے مقامی کسان کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرے تاکہ مقامی کسان اپنی محنت کا پورا صلہ پا سکے۔

1055

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

منگل،3۔مارچ2015

(یوم الثلاثہ،11۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

سورۃ الفُرقان آیات 68 تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جن جاندار کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا (68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہو گا اور ذلت وخواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا (69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (70) اور جو توبہ کرتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے (71)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لعل محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی
سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جو ٹوٹے ہوئے گھر میں رہتا تھا
سلام اس پر کہ جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے دشمنوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! بات کریں۔

صحافی رؤف کلاسرا کا ٹی وی چینل "92" پر سینیٹ کے الیکشن کے حوالے سے معزز ممبران اسمبلی پر خریدنے اور بکنے کا الزام

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔رات چینل "92" پر رؤف کلاسرا صاحب گفتگو فرما رہے تھے،انہوں نے مختلف issues کے بعد سینیٹ کے حوالے سے بات چیت شروع کی۔ میرا رؤف کلاسرا صاحب کے بارے میں پہلے بڑا image تھا لیکن آج انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ قابل غور بھی ہیں اور اس پر کچھ action بھی ہونا چاہئے۔ انہوں نے سارے صوبوں کو discuss کیا کہ وہاں یہ ہو رہا ہے ،وہ ہو رہا ہے اور خریداری ہو رہی ہے۔ جب یہاں پر پنجاب کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ ادھر پنجاب میں پیپلز پارٹی کی طرف سے ندیم افضل چن کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ گیلانی صاحب اور فلاں نے یہ کام کئے ہیں تو ان کو ووٹ پڑیں گے اور جنوبی پنجاب کے ممبران اربوں اور کروڑوں والے نہیں ہیں وہ لاکھوں میں ووٹ دے دیں گے۔اس سے نہ صرف میرا، جنوبی پنجاب کے ممبران کا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس پر کوئی Bill ایسا پاس ہونا چاہئے کیونکہ اخلاقیات کا دائرہ تو ہم سب کے لئے ہے۔ کیا اخبار اور میڈیا والوں پر اخلاقیات کی کوئی پابندی نہیں ہے، وہ چینل پر بیٹھ کر جو چاہیں بولیں؟

معزز ممبران: شیم شیم کی نعرے بازی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر کچھ کہیں گے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے اس پر جو بات کی ہے یہ بڑی قابل غور ہے لیکن میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ ان سے کہتا ہوں کہ میڈیا کے بارے اس سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ چینل "92" پر جو کچھ بھی رؤف کلاسرا صاحب نے کہا ہے اور انہوں

نے سنا ہے تو ان کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے اور ہمارا پنجاب میں کوئی ایسا ممبر نہیں ہے جو اپنے ضمیر کا سودا کرے گا۔ ہم اپنی پارٹی کے ساتھ مخلص ہیں اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن اس کا مؤثر حل یہ ہے کہ یہ اس چینل کے ساتھ وہاں پر بات کر کے آئیں اور اپنا نقطہ نظر بیان کریں کیونکہ اگر ہم اس طرح سے میڈیا کے ساتھ سارا کچھ کریں گے تو انہوں نے جو ابھی بڑی مشکل سے آزادی حاصل کی ہے لیکن جاوید اختر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آزادی حاصل کرنے کا مقصد یہ تو نہیں ہے کہ کسی کے بارے میں چینل پر ایسی باتیں کرے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بالکل وہی کہہ رہا ہوں، ہمارا مقصد ایک ہے اور ہم اپنے بھائی سے کہیں کہ وہ چینل "92" والوں سے بات کریں اور وہاں پر اپنا مؤقف بیان کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر تحریک استحقاق دیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! جہاں تک مجھے علم ہے۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں تک میرے علم میں ہے ان کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ بہر حال ان کے ذہن میں یہ بات ضرور ہونی چاہئے کہ جنوبی پنجاب کے لوگ غیرت مند ہیں اور کم از کم ان کو اپنی اصلاح کرنا بہت ضروری ہے۔ سردار صاحب! آپ اس پر تحریک استحقاق دیں اور قانون کے مطابق جو بھی ہے کریں گے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! یہ نہ صرف جنوبی پنجاب کے ایم پی ایز بلکہ پورے ایوان سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر تحریک استحقاق دیں۔ امید ہے کہ وہ پھر اپنی اصلاح کریں گے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کرنا چاہتی تھیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگ بکنے والے ہیں نہ جھکنے والے ہیں۔ یہ انہوں نے جو بات کی ہے یہ بہت ہی غلط بات کی ہے۔ ہمارا ووٹ ہماری پارٹی کے لئے ہے اور ہمارا خون کا قطرہ بھی میاں محمد نواز شریف کے لئے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! میری آدھے منٹ کی بات ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

رائے منصب علی خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ میڈیا کے خلاف بات نہیں کی جا سکتی۔ ہم صرف رؤف کلاسرا صاحب کی حد تک چاہتے ہیں جس نے یہ بات کی ہے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کی insult کی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہا ہے کہ اس پر تحریک استحقاق لے کر آئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق اس پر کارروائی ہو گی۔ بہر حال ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور یہ لوگ اپنی اصلاح کریں۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2677 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔

جناب کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! on his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، on his behalf. سوال نمبر بولئے گا۔

جناب کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احمد خان بھچر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

پنجاب میں میٹرک اور انٹر میڈیٹ امتحانات کی داخلہ فیسوں کو ختم کرنے کی تفصیلات

*1783: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب سکولز ایجوکیشن کے فروغ کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے اور شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے کوشش کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانات دینے کے لئے داخلہ فیس میں روز بروز اضافہ کیا جا رہا ہے جس کے باعث غریب طلباء داخلہ فیس ادا نہ کرنے کی وجہ سے مزید پڑھنے سے محروم ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت شرح خواندگی کو بڑھانے اور تعلیم کے فروغ کے لئے میٹرک اور انٹر میڈیٹ کی داخلہ فیس کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے تعلیم کے فروغ اور شرح خواندگی میں اضافہ کے لئے کوشاں ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے باوجود سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ اور انٹر میڈیٹ (سالانہ) امتحانات 2013 مابعد امتحانات کے لئے امتحانی فیس کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ مروجہ فیسوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام تعلیمی بورڈز کو امتحانات کے انعقاد، نتائج کی اشاعت اور دیگر امور کی انجام دہی کے لئے اخراجات حکومت کے بجٹ / خزانہ سے ادا نہیں کئے جاتے بلکہ تمام اخراجات تعلیمی بورڈز خود برداشت کرتے ہیں جس کے لئے مالی وسائل امتحانات سے متعلق مختلف مدات کے تحت مقرر کی گئی فیسوں سے حاصل ہوتے ہیں لہذا امتحانی فیسوں کا ختم کرنا ممکن نہیں نیز روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی / افراط زر کے پیش نظر امتحانی فیسوں میں کمی بھی ناممکن ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب کاظم علی پیرزادہ:جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانات دینے کے لئے داخلہ فیس میں روز بروز اضافہ کیا جارہا ہے جس کے باعث غریب طلباء داخلہ فیس ادا نہ کرنے کی وجہ سے مزید پڑھنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے باوجود سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ اور انٹر میڈیٹ (سالانہ)امتحانات 2013 مابعد امتحانات کے لئے امتحانی فیس کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2013 سے پہلے یہ اضافہ کب کیا گیا ہے، کس تناسب سے اور کتنی مرتبہ کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!شکریہ۔اس میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ 2009 میں وزیر اعلیٰ نے announce کیا تھا کہ 10^{th} and 9^{th} کے regular students کی examination admission fee معاف ہو گی اور حکومت وہ فیس ان سے نہیں لیتی۔اس کے علاوہ ان کا پورا شیڈول دیا گیا ہے جو کہ میرے پاس ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے پڑھ دیتی ہوں۔اس میں 9^{th},10^{th} first year and second year سے فیس لی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، سردار صاحب!

جناب کاظم علی پیرزادہ:جناب سپیکر!میں نے پوچھا ہے کہ اس میں 2013 سے پہلے کب اضافہ کیا گیا اور کس تناسب سے کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی، last time کب اس میں اضافہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!یہ ہر سال reschedule ہوتا ہے اور اس کی percentage الگ ہیں مگر 2013 میں اس کو پہلے سے کم کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!سوال نمبر 2037 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

گوجرانوالہ: ہائر ایجوکیشن کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2037: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال 2009 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ میں ہائر ایجوکیشن کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ایسے ہیں جو افسران کی لاپروائی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے۔یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال 2009 سے سال 2014 تک ضلع گوجرانوالہ کے لئے محکمہ ہائر ایجوکیشن کے پندرہ منصوبہ جات کی منظوری دی ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سوائے دو منصوبہ جات کے باقی تمام منصوبہ جات مقررہ وقت پر مکمل ہوئے جو دو منصوبہ جات مقررہ مدت تک مکمل نہیں ہوئے ان میں فنڈز ضرورت کے مطابق دستیاب نہیں ہوئے تاہم ان منصوبہ جات میں دیر کی وجہ افسران کی لاپروائی نہیں ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ کل پندرہ منصوبہ جات میں سے صرف دو منصوبہ جات دیر سے اپنی مقررہ مدت میں مکمل نہ ہو سکے اور اس کی وجہ فنڈز کی کم دستیابی ہے نہ کہ افسران کی لاپروائی اس لئے کسی افسر کے خلاف کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ سوال تھا کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 2009 سے آج تک وہ منصوبہ جات جن کی منظوری ہوئی ہے ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبہ جات ابھی تک نامکمل ہیں؟ تو جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ صرف دو منصوبہ جات ایسے ہیں جو نامکمل ہیں اور باقی سارے مکمل ہو چکے ہیں لیکن جواب کی تفصیل

میں صرف ایک منصوبے کا ذکر ہے اور جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ فنڈز مقرر وقت پر allocate or release نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے تو دوسرے منصوبے کا یہاں پر ذکر نہیں ہے تو وہ دوسرا منصوبہ کون سا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! دوسرا پراجیکٹ establishment of government girls degree college Tariqabad Gujranwala ہے۔ یہ 2014 میں مکمل ہونا تھا لیکن ہوا نہیں اور یہ ابھی تک جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اس سال مکمل ہو جائے گا اور ہمیں امید ہے کہ جون میں session start کر دیں گے۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! academic year اپریل اور مئی میں شروع ہو رہا ہے اور جب وہ منصوبہ مکمل نہیں ہوا اور چند مہینے لیٹ ہونے کی وجہ سے ایک سال پورا ضائع ہو جائے گا۔ ہمیں اس کے ذمہ دار لوگوں کو شوکاز نوٹس دینا چاہئے کہ کیوں اس کا ایک سال ضائع کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! حکومت کی colleges کا completion time maximum thirty six months ہوتا ہے that is three year almost. اس میں 120 سے 150 ملین کی funding involve ہے جن کالجوں کو continuously funding ملتی رہتی ہے وہ ٹائم پر مکمل ہو جاتے ہیں۔ but some time funding کا issue آتا ہے اور funding مکمل نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے یہ منصوبہ ٹائم پر مکمل نہیں ہو پاتا۔ اس میں محکمہ کی غلطی نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! مجھے address کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! sorry. اس میں پی اینڈ ڈی، فنانس بھی شامل ہے اور بہت سارے steps ہیں جس کے ذریعے funding ہوتی ہے اس میں delay صرف delay funding کی وجہ سے ہوئی otherwise محکمہ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ جو منصوبہ جات مکمل نہیں ہو سکے ہیں، ظاہر ہے اس میں کسی نہ کسی سے تو کوتاہی ہوئی ہے کوئی negligence ہوئی ہے، جس کی وجہ سے یہ فنڈز release نہیں ہو سکے اور منصوبہ جات ابھی تک incomplete ہیں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس کے جو ذمہ داران ہیں ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے تو

فرمایا گیا ہے کہ اس کا کوئی ذمہ دار ہی نہیں ہے لہذا کارروائی کا سلسلہ بنتا ہی نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک فنڈز releaseہی نہیں ہوئے، منصوبہ جات ابھی تک مکمل نہیں ہو سکے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی تو ذمہ دار ہے آخر اس کی ذمہ داری کا تعین کس نے کرنا ہے۔ کیا صرف سادہ سا جواب دے کر اس سے اپنی جان چھڑانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے؟ تعلیم تو ایک بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر معاشرہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میرے اس سوال کو سادہ لیا گیا ہے کوئی اہمیت ہی نہیں دی گئی، اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ کالج کے لئے آرڈر چیف منسٹر صاحب کرتے ہیں، وہ آرڈر پہلے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتا ہے اس کے بعد محکمہ فنانس کو جاتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ محکمہ اس کو processکرتا ہے اور ظاہر ہے اس میںfunding approval involveہوتی ہے چونکہ بہت سارے محکموں سے ہو کر آتا ہے، ڈیپارٹمنٹ کے پاس مکمل فنڈنگ نہیں پہنچی جس کی وجہ سے یہ منصوبہ ٹائم پر مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے، جی سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

کالج لائبریرین کا سروس سٹرکچر و دیگر تفصیلات

***3275: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن حکومت پنجاب کی طرف سے کالج لائبریرین کے سروس سٹرکچر کے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کالج لائبریرین کی ٹیچنگ پوسٹ کو نان ٹیچنگ پوسٹ کیوں قرار دیا گیا ہے حالانکہ کالج لائبریرین کی پوسٹ کو حکومت پنجاب محکمہ فنانس 1972 اور پھر 1977 کے

Pay Revision Rulesاور بعد ازاں1979 میں کالج لائبریرین کو ٹیچنگ الاؤنس دینے کے نوٹیفکیشن جاری کر چکے ہیں؟

(ب) حالیہ سروس سٹرکچر میں صرف اور صرف415 منظور شدہ اسامیاں دکھائی گئی ہیں جبکہ اس وقت پنجاب میں مرد و خواتین کالجز کی تعداد536 ہو چکی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہcriterion کے مطابق ہر کالج میں کالج لائبریرین کی پوسٹ بے حد ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کالج لائبریرین کے سروس رولز میں ردوبدل کے سلسلہ میں محکمہ ہائر ایجوکیشن نے تاحالcase ریگولیشن ونگ میں نہیں بھیجا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج لائبریرین کی اسامیاں1997 سے تاحال خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے کالجز میں معیار تعلیم انتہائی متاثر ہو رہا ہے لہذا سروس رولز میں تبدیلی کر کے کالج لائبریرین کی بھرتی بذریعہPPSC سے فوری کروائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) عرصہ دراز پہلے کالجز میں کالج لائبریرینز کو ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ٹیچنگ سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا تھا، جس کی وجہ سے لائبریریز کی دیکھ بھال اور ریکارڈ مینجمنٹ بُری طرح متاثر ہوئی۔

- عصر حاضر میں لائبریری سائنس ایک ترقی یافتہ شعبہ ہے جس میں اب پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کی جا رہی ہے۔ مزید برآں مستقبل قریب میں موجودہ لائبریریز کو ڈیجیٹل لائبریری میں تبدیل کرنے کا پائلٹ پراجیکٹ شروع ہونے والا ہے جس سے لائبریری سائنس کی مزید اہمیت بڑھ جائے گی اور محکمہ کو تجربہ کار اور جدید تقاضوں کے مطابق کام کرنے کے لئے لائبریری سائنس میں ماہر افراد کی ضرورت ہو گی، اب وہ وقت نہیں رہا جب ایک ہی فرد تمام کام کو سرانجام دیتا تھا۔ لائبریری سائنس کی موجودہ دور کی جدت اور ضروریات کی وجہ سے اس کو ایک الگ شعبہ (کیڈر) میں تبدیل کرنا اشد ضروری تھا۔
- مزید برآں کالج لائبریرینز کا اپنا مطالبہ بھی علیٰحدہ سروس سٹرکچر کا تھا، جس کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبرSO(C-VI)9-6/2011 مورخہ 13۔09۔23 کو منظور کرتے ہوئے لائبریرینز کا مندرجہ ذیلTier-4 سروس سٹرکچر بنا دیا ہے۔

1. Librarian (BS-17)
2. Senior Librarian (BS-18)
3. Deputy Chief Librarian (BS-19)
4. Chief Librarian (BS-20)

لہذالائبریرینز کاالگ سے کیڈر بننےاور دور حاضر کے تقاضوں کی وجہ سے ان کو نان ٹیچنگ پوسٹ قرار دیا گیاہے جس سے یہ شعبہ بڑی سرعت سے ترقی کی منازل طے کرے گا۔کا پی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

❖ مزید برآں محکمہ خزانہ (فنانس) نے اس ضمن میں کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا ہے جس میں لائبریرینز کو ٹیچنگ الاؤنس دینے کی بات کی گئی ہو۔

(ب) نوٹیفکیشن نمبر SO(C-VI)9-6/2011 مورخہ 13-09-23 میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 415 ہی تھی جس میں ہر کالج کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے لائبریرینز کی سیٹ کو تقسیم کیا گیا ہے اور یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ نوٹیفکیشن 2013 میں کیا گیا تھا اور مزید نئے کالجز بننے کی وجہ سے نوٹیفکیشن میں موجود اسامیوں کی تعداد کم معلوم ہو رہی ہے۔اس سلسلے میں مزید وضاحت کرنا بھی مطلوب ہے کہ SNE کی پوسٹ محکمہ خزانہ کی طرف سے ابتدائی تین سالوں میں عارضی طور پر create کی جاتی ہے۔ نئی پوسٹ کیڈر کا حصہ تبھی بنتی ہے جب وہ مستقل طور پر محکمہ خزانہ کی طرف سے create کی جاتی ہے۔اب نئے کالجز کے قیام کے ساتھ ہی لائبریرین کی پوسٹ SNE میں شامل کی جاتی ہے۔اس طرح کوئی بھی کالج لائبریرین کی سیٹ کے بغیر نہیں بنتا۔کا پی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کے سروس رولز میں ردبدل کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ محکمہ کی گوناگوں مصروفیات ہونے کے باوجود لائبریرین کے سروس سٹرکچر پر کام کیا جاتا رہا اور لائبریرینز کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOR-III(S&GAD)1-20/96(P) Dated: 29th October, 2014 سروس رولز میں ردوبدل کر دیا ہے۔ جس سے تاریخ میں پہلی بار لائبریرینز کو 4-tier سروس سٹرکچر دینے کی وجہ سے اب ان کی BPS-20 تک ترقی کے درخشاں امکانات ہیں۔کا پی(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سروس رولز میں تبدیلی کا پراسیس ایک لمبے عرصے سے چل رہا تھا جس کی وجہ سے خالی اسامیوں پر تقرری نہ ہو سکی، تاہم بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOR-III(S&GAD)1-20/96(P) Dated: 29th October, 2014 سروس رولز میں ردوبدل کر دیا

ہے اور عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لائبریرینز کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں محکمہ نے جز (الف) میں جواب دیا ہے، میری گزارش ہے کہ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اسے پڑھ دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!

(الف) عرصہ دراز پہلے کالجز میں لائبریری subjects کو teach کرنے کے لئے ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے لائبریرین کو ٹیچنگ سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے لائبریریوں کی دیکھ بھال، ریکارڈ مینجمنٹ بُری طرح متاثر ہوئی۔

* عصر حاضر میں لائبریری سائنس ایک ترقی یافتہ شعبہ ہے جس میں اب پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کی جا رہی ہے، مزید برآں مستقبل قریب میں موجود لائبریریوں کو ڈیجیٹل لائبریریوں میں تبدیل کرنے کا پائلٹ پراجیکٹ شروع ہونے والا ہے، جس سے لائبریری سائنس کی مزید اہمیت بڑھ جائے گی۔ محکمہ کو تجربہ کار اور جدید تقاضوں کے مطابق کام کرنے کے لئے لائبریری سائنس میں ماہر افراد کی ضرورت ہو گی، اب وہ وقت نہیں رہا جب ایک ہی فرد تمام کام کو سرانجام دیتا تھا۔ لائبریری سائنس کی موجودہ دور کی جدت اور ضروریات کی وجہ سے اس کو ایک الگ شعبہ (کیڈر) میں تبدیل کرنا اشد ضروری تھا۔ مزید برآں کالج لائبریرینز کا اپنا مطالبہ بھی علیٰحدہ سروس سٹرکچر کا تھا، جس کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(C-VI)9-6/2011 مورخہ 13۔09۔23 منظور کرتے ہوئے لائبریرینز کا مندرجہ ذیل 4-Tier سروس سٹرکچر بنا دیا ہے۔

1) Librarian (BS-17)
2) Senior Librarian (BS-18)
3) Deputy Chief Librarian (BS-19)
4) Chief Librarian (BS-20)

لہذا لائبریرینز کا الگ سے کیڈر بننے اور دور حاضر کے تقاضوں کی وجہ سے ان کو نان ٹیچنگ پوسٹ قرار دیا گیا ہے جس سے یہ شعبہ بڑی سرعت سے ترقی کی منازل طے کرے گا۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کاپی attach نہیں ہے، اس کی کاپی ایوان میں مہیا نہیں کی گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر!اس کی کاپی میں آپ کو provide کروادیتی ہوں۔مزید برآں محکمہ خزانہ نے کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا ہے جس میں لائبریرین کو ٹیچنگ الاؤنس دینے کی بات کی گئی ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!جب یہ جواب میں لکھ دیا گیا ہے تو ایوان میں کاپی کا ہونا ضروری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر!.I am sorry میں اس کو جلد ہی فراہم کروادیتی ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے اپنے جواب میں اس august House میں پڑھ کر فرمایا ہے۔1972 میں جس بندے کو ٹیچنگ کا درجہ دیا گیا تھا اور اب انہیں نان ٹیچنگ کا درجہ دے دیا گیا ہے تو پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کس طرح سے ترقی کی منازل طے کرے گا، مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی تو کیا یہ بتادیں گی کہ اس میں کون سا ایسا سائنسی فارمولا ایجاد کیا گیا ہے، وہ لوگ تو دلبرداشتہ ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ گئے ہیں حالانکہ وہ کلاسیں بھی پڑھا رہے ہیں لیکن انہیں نان ٹیچنگ کا درجہ دے دیا گیا ہے، دوسرا آپ نے خود یہ نوٹس لیا ہے کہ اس ایوان میں یہ کہنا کہ کاپی فراہم کر دی گئی ہے حالانکہ کاپی کا وجود ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!میں نے اس پر ان کو warning دے دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ مجھے بتادیں کہ کون سا سائنسی فارمولا ہے جس سے یہ محکمہ سرعت سے ترقی کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ اس کو آئی ٹی میں convert کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ہے کہ پہلے جو لائبریرین ہوتے تھے وہ ساتھ ساتھ کلاسز بھی لیتے تھے، ظاہر ہے کہ لائبریری بذات خود بھی ایک اہم subject ہے اور ہم اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کالجز میں لائبریری سائنسز کا subject بھی شروع کیا جائے۔ابھی جو recruitments ہونی ہیں اس میں یہ subject بھی شامل کیا جائے گا اور اب لائبریرین کو کوئی extra class پڑھانے کے لئے نہیں کہتا بلکہ ٹیچنگ سٹاف ہی پڑھاتا ہے جبکہ لائبریرین ایک انتظامی ذمہ داری ہے جس کے لئے ان کے کیڈر کو الگ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!اب آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے اتنی محنت سے سوالات تیار کئے ہیں، ابھی تو پہلا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آخری ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو پھر میں بات ہی نہیں کرتا، اس سوال کے چار جز ہیں ابھی تو پہلے جز پر بات ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہا ہے کہ یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے چار جز ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس یہ آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر مشترکہ سوال ہی کر دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بے شک مشترکہ سوال کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری دو تین گزارشات ہیں وہی بتا دیں اور ان کو آخری ضمنی سوال میں شامل کر لیتے ہیں۔ ایک تو محکمہ نے یہ بڑی مہربانی فرمائی کہ 4-tier structure کا نوٹیفکیشن کر دیا لیکن اس پر عملدرآمد کب تک ہو جائے گا؟ 23۔ ستمبر 2013 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے محکمہ فنانس کو لکھا اور آج 3۔مارچ 2015 ہے۔ آپ دیکھیں اس پورے عرصہ میں محکمہ فنانس نے implement نہیں کیا۔ اس کا time frame بتا دیں کہ کب تک اس پر عملدرآمد کروا دیں گے؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو جز (ج) پر عملدرآمد کروا دیں اور دوسرا وہ 415 لائبریرین جو اس وقت پورے پنجاب میں کلاسز کو پڑھا رہے ہیں اگر تو انہوں نے ان کو ٹیچنگ میں رکھنا ہے تو ان کے لئے حکم بتا دیں، ان کے لئے ایک لیٹر جاری کر دیں اور اگر ان کو ٹیچنگ میں نہیں رکھنا اور صرف لائبریرین ہی رکھنا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی clear cut order جاری کریں اور ایوان کو آگاہ کریں کہ یہ آرڈر کب تک کر دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کا الگ کیڈر بنا دیا گیا ہے اور ان کے سروس رولز بھی بن گئے ہیں، اب ان

کی سنیارٹی اور پروموشن پر کام ہو رہا ہے۔ محکمہ کی طرف سے اب ان کو بطور لائبریرین ہی کام کرنے کی ہدایت ہے کلاسز لینے کے لئے ان کو نہیں کہا جا رہا۔ اگر معزز ممبر کے پاس کوئی specific شکایت ہے یا کہیں پر کوئی issue آ رہا ہے تو آپ بتائیں ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دوسرا انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ 23-09-2013 کو جو آرڈر ہوا تھا، اس کے تحت ان 415 منظور شدہ اسامیوں پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کے بارے میں تو میں نے بتایا ہے کہ ان کے سروس رولز بن گئے ہیں اس وقت سنیارٹی اور پروموشن پر کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کب تک یہ ہو جائے گا اس کا کوئی time-frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کے متعلق I cannot say the exact time-frame but we are trying کہ بہت early basis پر اس کو کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایک مہربانی فرمائیں کہ ایک آرڈر جو محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے محکمہ فنانس میں گئے ہوئے اس وقت ایک سال اور سات ماہ ہو گئے ہیں لیکن محکمہ فنانس کی طرف سے implement نہیں ہو رہا اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ کوئی time frame مقرر کر دیں۔ یہ 415 لوگوں کا معاملہ ہے جو اس کے انتظار میں ہیں ان کی ریٹائرمنٹ ہو رہی ہے یا ہونے کے قریب ہے، ایک سال اور سات ماہ سے جس آرڈر پر عملدرآمد نہیں ہو رہا تو انہیں ٹائم دینے میں کیا قباحت ہے؟ انہیں ایک specific time دے دیں کہ کتنے عرصہ میں یہ implement کروا دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ٹائم ہم ابھی نہیں دے سکتے، سنیارٹی کا مسئلہ ہے وہ کہہ رہے ہیں ہم بہت جلد اس کو کر لیں گے۔ محترمہ! دوسرا آپ نے جز (ب) میں جو یہ فرمایا ہے کہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی یہاں پر موجود نہیں ہے اور کاپی (ج) کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی یہاں پر موجود نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ ابھی provide کر دیتے ہیں.I am sorry for that

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو کہہ دیں کہ کوئی ٹائم دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس سوال کو pending نہ کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

I am sorry for that.

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ یہ سوال وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3402، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع ساہیوال: بوائز و گرلز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیل

*3402: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے بوائز و گرلز کالجز واقع ہیں، ان کے نام اور جگہ کے بارے میں بتائیں؟

(ب) مذکورہ بالا کالجز میں کلیریکل سٹاف کے عہدہ جات، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت ضلع ساہیوال میں مزید کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت چھ کالجز کام کر رہے ہیں جن میں تین کالجز بوائز اور تین گرلز کالجز ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بوائز کالجز

کالج کا نام	جگہ / رقبہ
1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	83ایکڑ
2۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال	8ایکڑ4کنال
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	22ایکڑ

گرلز کالجز

کالج کا نام	جگہ / رقبہ
1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ ساہیوال	19ایکڑ6کنال
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہڑپہ	2ایکڑ5مرلے
3۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی	5ایکڑ7کنال

(ب) کالجز میں تعینات کلیریکل سٹاف کے عہدہ جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے ضلع ساہیوال میں درج ذیل کالجز کے قیام کی منظوری دی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ساہیوال فرید ٹاؤن زیر تعمیر ہے۔

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ضلع ساہیوال کے قیام کی سکیم PC-1 منظور ہونے کے بعد مجاز اتھارٹی کی طرف سے فنڈز کی انتظامی منظوری جاری ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال میں کتنے بوائز اور گرلز کالجز ہیں اس میں جواب آیا ہے کہ تین گرلز کالج اور تین ہی بوائز کالج ہیں۔ اوکاڑہ، پاکپتن اور ساہیوال پر مشتمل ساہیوال ڈویژن ہے۔ ساہیوال ڈویژن کے ہی ایک ضلع اوکاڑہ میں سات بوائز کالج اور سات ہی گرلز کالج ہیں۔ ساہیوال thickly populated area ہے کیا محکمہ ایسا ارادہ رکھتا ہے کہ ہمیں بھی مزید بوائز اور گرلز کالج دیئے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کے بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ضلع ساہیوال کے متعلق سوال کیا تھا اس کی تفصیل فراہم کر دی گئی ہے۔ جب کالج شروع کیا جاتا ہے تو اس کا criterion ہوتا ہے جو جگہ اس criterion پر پورا اترتی ہے تو پھر وہاں پر کالج کھولا جاتا ہے۔ اگر معزز ممبر کو لگتا ہے کہ یہاں پر requirement ہے اور اس criterion کے مطابق feasibility مکمل ہوتی ہے تو

Definitely we can start college there.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں کالج کی requirement ہے اور ہم نے اپنی proposals بھی دی ہیں چونکہ ساہیوال میں آبادی زیادہ ہے تو کیا ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ ہمیں مزید کالج دیئے جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! محترمہ نے کہا ہے کہ آپ criterion کے مطابق بتا دیں تو وہ اسے entertain کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا criterion meet کرتا ہے تو کیا محکمہ یہاں کالجز expand کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! محترمہ نے کہا ہے کہ کوئی problem نہیں ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ج) میں ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ساہیوال فرید ٹاؤن زیر تعمیر ہے اور اسی طرح گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ضلع ساہیوال بھی زیر تعمیر ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں گی کہ ان دونوں کالجز میں کب تک کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کمیر گرلز کالج کی تعمیر شروع ہو گئی ہے اور بوائز گرلز کالج کو فنڈز allocate ہو گئے ہیں۔ جیسے میں نے ابھی پچھلے سوال میں بتایا تھا کہ کالج کی تعمیر کے لئے minimum time period 36 months required ہوتا ہے that is around three years انشاء اللہ تعالیٰ تین سال کے بعد وہاں پر کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے جز(ج) میں بتایا ہے کہ دو کالجز زیر تعمیر ہیں۔ یہ جواب incomplete ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس میں کیا incomplete ہے، آپ اس میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہتا ہوں کہ ہائرایجوکیشن نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے گورنمنٹ بوائز کالج کمیر کی منظوری دی، اس کے فنڈز بھی allocate ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے جواب میں ذکر نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے شاید آپ نے غور سے سنا نہیں ہے۔ آپ سوال کرتے ہیں لیکن جواب نہیں سنتے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ زیر تعمیر ہے تین سال میں کالج مکمل ہو جائے گا چونکہ اس کا maximum time تین سال ہوتا ہے اس کے بعد یہاں پر کلاسز کا اجراء ہو گا۔ اب اس میں کیا بات incomplete ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میری بڑی humble submission ہے کہ آپ ذرا غور سے اس جواب کو پڑھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے پڑھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! گرلز اور بوائز میں بڑا clear cut فرق ہے۔ کمیر ایک ہی قصبہ ہے جس میں گرلز کالج بھی ہے اور بوائز کالج بھی ہے۔ انہوں نے گرلز کا ذکر کیا ہے لیکن بوائز کالج کا ذکر نہیں کیا۔ آپ یہ چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر! جب جواب آیا تھا اس وقت funding allocate نہیں ہوئی تھی لیکن میں ابھی کی situation بتا رہی ہوں کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ساہیوال فرید ٹاؤن that is about to complete اور یہ handover ہو چکا ہے we are expecting کہ انشاء اللہ اس educational year میں کلاسز شروع ہوں گی۔ باقی کمیر گرلز کالج کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور بوائز کمیر کالج کو فنڈز allocate ہو چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب!اس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اب واضح ہو گیا ہے اس کا جواب incomplete آیا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ اس پر کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب!اس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں in the public interest بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

CH TAHIR AHMED SINDHU(Advocate): Mr Speaker! Thank you very much Your Honour please.

مجھے اب زبانی تو یاد نہیں کہ ڈگری کالجز میں ٹوٹل کتنے subjects allow کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ٹوٹل بائیس اسامیاں ہیں۔ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری کو ان کی exact تعداد کا پتا ہو گا۔ میرے محترم بھائی otherwise تو میرے بھائی ہیں لیکن چونکہ بیوروکریٹ ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب!آپ اس سے متعلق بات کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں اس سے متعلق ہی بات کرنے لگا ہوں کہ subjects کی تعداد بہت کم ہے۔اس وقت بہت ضروری کافی subjects کی سیٹیں نہیں دی جا رہیں۔ مثلاً22 کا یہ کوٹا ہے اور اس میں یہ یہ subjects آ سکتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ یہ تجویز دے رہے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں تجویز دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!سندھو صاحب کی تجویز note کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں عرض کر رہا ہوں کہ دنیا تو آسمان پر پہنچ گئی ہے اس لئے in the public interest یہاں subjects کی تعداد بڑھانا بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ note کر رہے ہیں اور اگر آپ کے سامنے کہیں اس قسم کی کوئی کمی بیشی نظر آتی ہے تو آپ ڈیپارٹمنٹ کو بتائیں وہ اس پر action لیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے تو پالیسی بنانی ہے انہوں نے جہاں بائیس اسامیاں کی ہیں وہاں تیس اسامیاں کر دیں گے تو 8 further subjects add ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اجلاس کے بعد سندھو صاحب کو بلا کر ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ ایک ضلع میں تین بوائز کالج اور تین گرلز کالج ہیں اور پھر اوکاڑہ کا سن کر اور زیادہ خوشی اور حیرانی بھی ہوئی کہ وہاں سات سات کالج ہیں تو میں آپ کی وساطت سے محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ سے پوچھ کر بتائیں کہ چنیوٹ میں کتنے بوائز اور گرلز کالج ہیں؟ اور یہ کتنی تعداد پر قائم کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! چنیوٹی صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ان کا سوال اس سے متعلق نہیں بنتا لیکن چنیوٹ کے متعلق ان کے جو بھی خدشات ہیں انہیں بلا کر criterion بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو انفارمیشن provide کر دوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب کو information provide کر دیں۔ اگلا سوال جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احمد علی خان دریشک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ڈی جی خان: گرلز و بوائز کالجز اور نتائج کی تفصیل

*3434: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان کے گرلز و بوائز کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران نتائج کی شرح بتدریج کتنے فیصد رہی؟

(ب) ان نتائج کی روشنی میں حکومت نے اس شرح کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے کیا فوائد حاصل ہوئے؟

(ج) ان کالجز میں پچھلے دو سالوں کے دوران کل کتنے طالب علموں نے داخلہ لیا، کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان کالجز کے پرنسپل صاحبان و دیگر اساتذہ کو تعلیمی نتائج کی شرح بڑھانے کے لئے حکومت نے کیا کوئی ٹارگٹ دیا، اگر ہاں تو اس سے تعلیمی نتائج کی شرح کتنے فیصد بڑھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ہر سال بورڈ اور یونیورسٹی کے رزلٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام کالجز کو ہدایات دی گئیں جس کی وجہ سے ہر سال بہتر شرح کے ساتھ نتائج حاصل کر رہے ہیں اور مزید بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ کالج کی بہتر کارکردگی کے لئے اساتذہ کی خالی اسامیوں پر CTI,s کی بھرتی کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اچھے نتائج کی صورت میں اساتذہ کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے جبکہ ناقص نتائج ان کی پروموشن پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

(ج) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) ہر سال academic calendar مرتب کیا جاتا ہے۔ ہر سال کالج پرنسپل کا ٹارگٹ ہوتا ہے کہ نتائج کی شرح کا تناسب بورڈ یا یونیورسٹی کی شرح سے زیادہ ہو۔ گزشتہ سال اور رواں

سال کے نتائج کے موازنہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نتائج میں خاطر خواہ بہتری آئی ہے۔
تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جز(ب) کے اندر سوال یہ تھا کہ ان نتائج کی روشنی میں حکومت نے اس شرح کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے کیا فوائد حاصل ہوئے انہوں نے generic سا جواب دے دیا ہے جس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ تمام کالجز کو ہدایات کی گئی ہیں جس کی وجہ سے ہر سال بہتر شرح کے ساتھ نتائج حاصل کر رہے ہیں اور مزید بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کی comprehensive detail ہے لیکن میں اس کے اندر آپ کو دو تین چیزیں highlight کرنا چاہوں گا کہ اس کے اندر average student کی enrolment ہر سال کم ہو رہی ہے۔ میرا اس پر specific سوال یہ ہے کہ کس قسم کی ہدایات کی گئی ہیں، کس قسم کی جادو کی چھڑی چلائی جاتی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے کالجز کو کہہ دیا کہ شرح بہتر کریں اور وہ ہو رہی ہے۔ اگر کوئی substantive action لئے گئے ہیں تو وہ بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کیا ہدایات کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! تمام کالجز کو ایڈمیشن بڑھانے کے لئے ہدایات دی ہی جاتی ہیں لیکن جن کالجز کا رزلٹ بُرا ہوتا ہے یا ان کا داخلہ گھٹ رہا ہے ان کے پرنسپل اور ٹیچرز کی انکریمنٹ روکی جاتی ہے۔ جس کی بورڈ رزلٹ کے ساتھ 10 percent variation آتی ہے، جس کا رزلٹ poor ہے یا جہاں پر داخلے کی شرح گھٹ رہی ہو ان کی انکریمنٹ روک لی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں exactly یہ clarity چاہ رہا تھا کہ ایک پرنسپل کی تنخواہ روکنے سے وہ بچوں کے دماغ میں knowledge کیسے ڈال سکتا ہے؟ لائبریریز ہونی چاہئیں، کمپیوٹرز ہونے چاہئیں وہاں پر ٹیچرز کا ایسا رویّہ ہونا چاہئے کہ وہ سٹوڈنٹس کے ساتھ اپنا time spend کریں اس طرح تو سمجھ میں آتا ہے کہ یہ اقدامات کئے جائیں۔ آپ ایک پرنسپل، ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کو تڑی لگائیں گے کہ تمہاری پروموشن رُک جائے گی تو وہ بے چارہ کیا کرے گا؟ میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ کہنے کو تیار ہوں اور یہ وہی والی بات ہے کہ اس کے اندر کوئی نہیں ہے، majority رزلٹس کے

اندر یہ صرف اپنی تنخواہیں اور پروموشنز سیدھی کرنے کے لئے ان کو fudge کیا جاتا ہے۔یہ ground realities ہیں۔ میں وہی بات دوبارہ سے کروں گا کہ صرف احکامات دینے سے results نہیں آ رہے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہوا ہے کہ ان کی induction کی proportion کم ہوتی جا رہی ہے۔ میرے پاس 2015 کی فہرست بھی ہے اور اس کے مطابق پچھلے دو سالوں سے بچے کم enroll ہو رہے ہیں۔ میرا پھر وہی سوال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کیا یہ سمجھتی ہیں کہ تنخواہ روکنے کی ہدایت یا دھمکی سے enrollment بہتر ہو گی اور اگر وہ سمجھتی ہیں کہ نہیں، اس میں مزید بہتری ہونی چاہئے تو پھر وہ بتادیں کہ اس بابت کیا کوششیں ہو رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! حکومت اس بارے میں definitely خاصی vigilant ہے اور اس کے لئے نئی بھرتی کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب کو سمری جا چکی ہے۔ تعلیمی کیلنڈر بنایا گیا ہے، جن جن کالجوں میں missing facilities ہیں، کمپیوٹر لیب یا دوسری سہولتیں میسر نہ ہیں تو ان کو پورا کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوائی جا چکی ہے۔ پنجاب بھر کے تمام کالجوں میں جو missing facilities ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے ہر سال block allocation میں funds مختص کئے جائیں گے اور پھر یہ ان کالجوں کو مہیا کئے جائیں گے۔اس کے علاوہ جس کالج یا کلاس کا نتیجہ بُرا آتا ہے اسے متعلقہ ٹیچر کی ACR میں لکھا جاتا ہے جو کہ ان کی ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال نمبر 3435 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3448 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

فیصل آباد: کالجز اور دستیاب ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3448: میاں طاہر: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں کے پاس کتنی بسیں پک اینڈ ڈراپ برائے طلباء ہیں، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(د) ان بسوں کو چلانے والے عملہ کے نام، پتاجات اور عہدے بتائیں؟

(ہ) ان بسوں کو چلانے اور ان کی مرمت کے لئے کتنی رقم حکومت نے سال14۔2013کے بجٹ میں فراہم کی ہے؟

(و) کس کس کالج کی بسیں مطلوبہ عملہ اور ڈیزل/پٹرول نہ ہونے کی وجہ سے کب سے بند کھڑی ہوئی ہیں؟

(ز) کیاحکومت ان کالجوں کی بسوں کو چلانے کے لئے ڈرائیور مع دیگر عملہ اور پٹرول/ڈیزل کی خرید کے لئے رقم دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سات کالج ہیں:

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس سمن آباد، فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد فیصل آباد
3۔ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج عبداللہ پور، فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سرگودھا روڈ فیصل آباد
5۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد
7۔ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد، فیصل آباد

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	طلباء کی تعداد
1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس سمن آباد، فیصل آباد	(2140)
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد فیصل آباد	(4779)
3۔ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج عبداللہ پور، فیصل آباد	(2027)
4۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سرگودھا روڈ فیصل آباد	(2042)
5۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد	(1265)
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد	(465)
7۔ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد، فیصل آباد	(219)

(ج) فیصل آباد شہر کی حدود میں صرف گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد کے پاس بس ہے۔

(د) کالج انتظامیہ نے کالج بس فنڈ سے بس کو چلانے کے لئے عارضی طور پر ڈرائیور اور کنڈیکٹر کا انتظام کیا ہوا ہے جن کے نام، پتاجات درج ذیل ہیں:

ڈرائیور: یوسف علی خاں، مکان نمبر 68 محلہ سمن آباد سیکٹر سی فیصل آباد

کنڈیکٹر: عاطف مرتضیٰ، 778/P محلہ کلیم شہید کالونی نمبر 1 فیصل آباد

(ہ) جن کالجز کو 13-2012 اور 14-2013 میں بسیں فراہم کی گئی ہیں ان کے لئے ڈرائیورز اور کنڈیکٹرز کی اسامیاں منظور ہو چکی ہیں تاہم حکومت پنجاب کی عائد کردہ تقرری پر پابندی کی وجہ سے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی تقرری نہ ہو سکی ہے۔ بہر حال محکمہ اعلیٰ تعلیم نے بحوالہ لیٹر نمبر DS(Budget) College Buses/2013 مورخہ 24-10-2013 پرنسپل صاحبان کو اجازت دی ہوئی ہے کہ وہ کالج بس فنڈ سے عملہ و بس کے اخراجات پورے کریں۔

(و) چونکہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پرنسپل صاحبان کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ کالج بس فنڈ سے بس اور عملہ کے اخراجات پورے کریں اس لئے یہ بسیں زیر استعمال ہیں اور طالبات ان سے مستفید ہو رہی ہیں۔

(ز) چونکہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالجز کی بسوں کو چلانے کے لئے پالیسی جاری کی ہوئی ہے پرنسپل صاحبان کو اس پالیسی کے مطابق پٹرول، ڈیزل اور مرمت کے اخراجات کالج بس فنڈ سے پورے کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ڈرائیور، کنڈیکٹر بھی اس فنڈ سے رکھنے کی اجازت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! آج میرے جو سوالات آئے ہیں یہ بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء ہیں اور میں نے یہ سوال pending کروائے تھے۔ کیا جس بناء پر یہ سوالات pending ہوئے تھے اس بارے میں حکومت کی طرف سے کوئی احکامات جاری ہوئے ہیں اور اگر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سُن نہیں سکی لہذا وہ دُہرا دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے یہ سوالات 26۔دسمبر2014کے ایجنڈے پر آئے تھے۔ان کے جوابات صحیح طریقے سے نہیں دیئے گئے تھے جس کی بناء پر ان کو pending کر دیا گیا تھا۔کیا حکومت کی طرف سے ایک سال کے دوران اس پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!ان سوالوں کے جوابات میں کہاں پر غلط بیانی کی گئی ہے آپ ذرا نشاندہی تو کریں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے دو سوالات وہ ہیں جو کہ 26۔دسمبر2014کو pending کئے گئے تھے جبکہ دو نئے سوالات ہیں۔آج میرے کل چار سوالات آئے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! محکمہ نے آپ کے سوالوں کا نیا جواب دے دیا ہے۔آپ اس پر ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال بھی کروں گا لیکن اگر کوئی سوال ایک سال پہلے pending کیا جاتا ہے کہ اس پر کام کر کے ایوان میں دوبارہ تفصیل بتائیں تو کیا ان pending کئے گئے سوالات پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!دو ماہ پہلے یہ سوالات pending کئے گئے تھے اور اب محکمہ نے نیا جواب دے دیا ہے تو آپ بتائیں کہ اس جواب میں مسئلہ کیا ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے آٹھ سے دس ماہ پہلے یہ سوالات دیئے تھے۔یہ 26۔دسمبر2014کو ایجنڈے میں شامل ہو گئے لیکن محکمہ کی طرف سے صحیح جواب نہیں دیا گیا اور اسی بناء پر ان کو pending کر دیا گیا۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سوال pending کئے گئے تھے ان پر محکمہ نے کوئی ایکشن لیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ کے سوالات pending اس لئے کئے گئے تھے کیونکہ آپ جواب سے مطمئن نہیں تھے۔ان سوالات کا دوبارہ جواب مانگا گیا اور اب محکمہ نے نیا جواب دے دیا ہے۔کیا اب آپ اس سے بھی مطمئن نہیں ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ وہی جواب ہے جو 26۔دسمبر2014 کو دیا گیا تھا۔یہ کوئی نیا جواب نہیں ہے۔اب میں ضمنی سوال کی طرف آ جاتا ہوں۔میں نے اپنے سوال میں کالجوں اور بچوں کی تعداد کی تفصیل مانگی تھی۔محکمہ کی مہربانی ہے کہ تفصیلی جواب دے دیا ہے۔بہت سارے ایسے کالجز ہیں کہ جن

میں غریب طالب علموں کے لئے سواری کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ محکمہ نے تفصیل میں کہا ہے کہ فیصل آباد شہر میں صرف ایک بوائز کالج کو بس دی گئی ہے۔اس بس کا بھی ڈرائیور اور کنڈیکٹر نہیں ہے۔یہاں جواب میں فرضی طور پر نام لکھے گئے ہیں۔ وہ بس چھ ماہ تک کھڑی رہی،اخبارات میں خبریں لگتی رہیں اور حکومت کی بدنامی ہوتی رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ مجھے آپ کا ضمنی سوال سمجھ نہیں آ رہا۔ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ صرف ایک کالج کو بس دی گئی ہے باقی کالجوں کو کیوں نہیں دی گئیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جی ہاں! باقی کالجوں کو بھی بسیں دی جائیں۔ جب حکومت کی طرف سے ایک کالج کو بس دی گئی ہے تو اس کے لئے عملہ کیوں نہیں فراہم کر رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل بس ڈرائیور اور کنڈیکٹر دیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے regular بھرتیوں پر پابندی تھی جس کی وجہ سے کالج نے خود سے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کا انتظام کیا ہے۔ جب بھرتیوں سے پابندی ختم ہو گی تو وہاں پر regular ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھرتی کر لئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ باقی کالجوں کو بسیں فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پچھلے سال حکومت کی طرف سے پنجاب کے کالجوں کو سو بسیں دی گئی تھیں۔ اب پھر 37 بسوں کی منظوری ہوئی ہے جو کہ پنجاب کے کالجوں میں فراہم کی جائیں گی اور ان میں فیصل آباد کے بھی تین کالج شامل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں طاہر صاحب! آپ کو مزید تین بسیں دی جا رہی ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ جب حکومت نے کالج کو بس فراہم کی ہے تو عملہ کا انتظام کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ حکومت کی طرف سے regular بھرتی پر پابندی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر عملہ فراہم نہیں کرنا تو پھر بس دینے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بتایا ہے کہ عملے کا انتظام کالج نے خود کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!بس ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور جب بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گی تو وہاں پر regular بھرتی ہو جائے گی ویسے عارضی طور پر کالج نے انتظام کیا ہوا ہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!چار ماہ تک اخبار والے خبریں لگاتے رہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی بس ایسے ہی کھڑی ہوئی ہے جبکہ یہاں پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ ڈرائیور اور کنڈیکٹر کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:محترمہ!کب تک بھرتیوں پر پابندی ختم کرنے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!اس حوالے سے مجھے صحیح علم نہیں I think in a month بہر حال جب بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گی تو اس کالج میں بھی بھرتیاں کر لی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، شکریہ۔اگلا سوال بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!سوال نمبر 3449 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 26۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

فیصل آباد:طالبات کے لئے فراہم کی گئی بسوں کی تفصیلات

*3449:میاں طاہر:کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن کے کن کن کالجز برائے خواتین کے پاس پک اینڈ ڈراپ برائے طالبات بسیں فراہم کی گئی ہیں،ان کی تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بسیں تو ان کالجوں کو فراہم کر دی گئی ہیں مگر ان کے لئے ڈرائیور اور دیگر عملہ فراہم نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے ڈیزل/تیل خریدنے کے لئے رقم فراہم کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیزل/پٹرول/ڈرائیورز کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ بسیں کھڑی ہیں اور ان کا طالبات کو کوئی فائدہ نہ ہوا ہے؟

(د) کیا حکومت ان بسوں کو چلانے کے لئے ڈرائیورز و دیگر عملہ اور پٹرول/ڈیزل/تیل کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں موجود خواتین کالجز جن کو بسیں فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	تعداد
1	گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین عیدگاہ روڈ فیصل آباد	02
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد	01
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد	01
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلستان کالونی فیصل آباد	01
5	گورنمنٹ کالج برائے خواتین پیپلز کالونی فیصل آباد	01
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد	01
7	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سمن آباد، فیصل آباد	01
8	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈجکوٹ	01
9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، سمندری	02
10	گورنمنٹ کالج برائے خواتین تاندلیانوالہ	01
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین جڑانوالہ	01
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کھڑیانوالہ	01
13	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، جھنگ	01
14	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، شورکوٹ	01
15	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، چنیوٹ	01
16	گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج چناب نگر	01
17	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ	01
18	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، گوجرہ	01
19	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، پیر محل	01
20	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمالیہ	01

درج بالا سات کالجز میں بسیں پہلے سے موجود ہیں اور ان کے لئے گورنمنٹ نے اسامیاں پہلے سے ہی منظور کی ہوئی ہیں اس لئے ان سات کالجوں کی بسوں پر مستقل ڈرائیور اور کنڈیکٹر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 13 کالجوں کو 13-2012 اور 14-2013 میں بسیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان بسوں کو چلانے کے لئے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی اسامیاں منظور ہو چکی ہیں جن پر بھرتی حکومت پنجاب کی ہدایات پر کی جائے گی۔

(ب) جن کالجز کو 13-2012 اور 14-2013 میں بسیں فراہم کی گئی ہیں ان کے لئے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی اسامیاں منظور ہو چکی ہیں تاہم حکومت پنجاب کی عائد کردہ تقرری پر پابندی کی وجہ

سے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کی تقرری نہ ہو سکی ہے۔ بہر حال محکمہ اعلیٰ تعلیم نے بحوالہ لیٹر نمبر2013/DS (Budget) College Buses مورخہ2013-10-24 پر نسپل صاحبان کو ہدایات دی ہوئی ہیں کہ وہ کالج بس فنڈ سے عملہ بس کے اخراجات پورے کریں۔

(ج) چونکہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پر نسپل صاحبان کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ کالج بس فنڈ سے بس اور عملہ کے اخراجات پورے کریں۔اس لئے یہ بسیں زیر استعمال ہیں اور طالبات ان سے مستفید ہو رہی ہیں۔

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالجز کی بسوں کو چلانے کے لئے پالیسی جاری کی ہوئی ہے پر نسپل صاحبان کو اس پالیسی کے مطابق پٹرول، ڈیزل اور مرمت کے اخراجات کالج بس فنڈ سے پورے کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ڈرائیور، کنڈیکٹر بھی اس فنڈ سے رکھنے کی اجازت ہے۔

حکومت پنجاب نے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد فیصل آباد کو کالج بس چلانے کے لئے 2013-14 میں POOL میں 306000/- روپے اور بس مرمت کے لئے 50000/- روپے جاری کئے ہیں۔

فیصل آباد شہر کی حدود میں صرف گورنمنٹ گریجویٹ کالج سمن آباد فیصل آباد کے پاس بس ہے جو چل رہی ہے۔

2013-14 کے بجٹ میں حکومت نے بسوں کو چلانے کے لئے بجٹ جاری کیا ہوا تھا مگر 2014-15 کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پر نسپل صاحبان کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ کالج بس فنڈ سے بسوں کے اخراجات پورے کریں۔یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کالج بس کے معاملات کا جائزہ لے رہی ہے اور ضروری ترامیم کے لئے سفارشات بھی تیار کر رہی ہے جن پر منظوری کے بعد عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ سوال بھی خواتین کالجوں میں بسوں کے حوالے سے ہے اور یہ بڑا serious issue ہے۔ ہماری بھی بیٹیاں اور بہنیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کالجوں میں جاتی ہیں۔ میرے حلقے میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈی ٹائپ آتا ہے اس میں پچھلے آٹھ ماہ سے ایک بس کھڑی ہوئی ہے

لیکن اس کو چلانے والا کوئی نہیں۔کیا محکمہ نے اس حوالے سے پرنسپل یا اس کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ notice میں لائے ہیں اس پر ان کا شکریہ۔ ہم اسے دیکھ لیتے ہیں کیونکہ مجھے جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام بسیں چل رہی ہیں۔ کچھ عرصہ issue رہا تھا کیونکہ انہیں private arrangement کرنا تھا لیکن اب بسیں regular چل رہی ہیں۔آپ نے جو ڈی۔ٹائپ کالونی کا لج کا ذکر کیا ہے تو اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر اسی list کے حوالے سے دیکھا جائے تو 26۔دسمبر کو اس کا جواب لکھ کر دیا گیا ہے لیکن ابھی تک ذمہ داران کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ یہ سوال pending سوالات میں سے ایک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس پر کارروائی کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ سوال آٹھ ماہ پہلے دیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ان میں سے سات کالجز میں ریگولر بھرتی ہوئی ہوئی ہے اور جو تیرہ کالجز ہیں ان میں ban کی وجہ سے بھرتی نہیں ہوئی جہاں پر ظاہر ہے کہ ڈرائیور اور کنڈیکٹر کا issue اکثر آ جاتا ہے لیکن انہوں نے جو specific کیا ہے اسے ہم دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو verify کریں۔ شکریہ۔اگلا سوال نمبر 2708 ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied نہیں تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمارے پاس تو لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول ہی نہیں ہوا کم از کم جو جواب ہے وہ تو ایوان میں آنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم اس کو دوبارہ چیک کرا لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! دو سال ہو گئے ہیں۔ اس ایوان کو مذاق نہ بنائیں۔ آپ کا محکمہ کیا کر رہا ہے؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی۔ جیسا بھی جواب ہے کم از کم ایجنڈے پر تو آنا چاہئے اور ادھر ہمارے پاس آنا چاہئے۔ محترمہ! اس پر کارروائی کر کے بتائیں کہ یہاں پر اس سوال کا جواب کیوں نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ سے next session میں اس حوالے سے پوچھوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا تو جواب ہی نہیں ہے تو اس پر ضمنی سوال کیا ہو گا؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس پر بات کر چکا ہوں۔ میں next session میں ان سے پوچھوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ضروری بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ آپ نے مہربانی کی، سپیکر نے Rules of Procedure کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی۔ وہ سپیشل کمیٹی according to rules ایک time frame میں کام کر سکتی ہے۔ اس کو constitute ہوئے میرے خیال میں اتنا وقت گزر گیا ہے کہ جس میں اس کو اپنی رپورٹ submit کر دینی چاہئے تھی۔ یہ میرا خیال ہے۔ اس پر پارلیمانی امور کے پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں وہ بتا سکیں گے لیکن میری آپ سے درخواست یہ ہے کہ آج کے جتنے سوالات ہیں اور جو جوابات دیئے گئے ہیں سب کی تاریخ وصولی کم از کم اٹھارہ ماہ پہلے کی ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ خود ایک constituency کو represent کرتے ہیں۔ اس نمائندہ ایوان کے کسٹوڈین ہیں اور Chair پر بیٹھے ہیں۔ اگر اٹھارہ ماہ پہلے دیا گیا سوال اور جواب میں آج لوں تو کیا وہ سوال متروک اور جواب بے معنی نہیں ہو گا اور میں نے اٹھارہ ماہ کے بعد جواب کا کیا کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!اس کی انکوائری کا کہہ دیا ہے۔ میں انشاء اللہ next session میں ان سے پوچھوں گا۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2887 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں پوزیشن ہولڈرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2887: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں کل کتنے پوزیشن ہولڈرز تھے؟

(ب) سال2012 کے دوران گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں کانووکیشن کے دوران کتنی لڑکیوں اور لڑکوں کو کتنے مضامین میں گولڈ میڈلز دیئے گئے؟

(ج) سال2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں کتنے سکالرز کو پی ایچ ڈی کی ڈگریز دی گئیں، ڈگری ہولڈرز کے نام و مضامین کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) سال2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے تعلیمی پوزیشن ہولڈرز کی کل تعداد 27 تھی۔

(ب) سال2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پوزیشن ہولڈر لڑکیوں کی تعداد 15 اور مضامین کی تعداد 14 ہے اور لڑکوں کی تعداد 12 اور مضامین کی تعداد بھی 12 ہے۔

(ج) سال2012 میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں 57 سکالرز کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(الف) کا جواب مکمل نہیں دیا گیا اور جز(ج) کے جواب کو ہی تفصیل میں دوبارہ بیان کیا گیا ہے۔ میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کل کتنے پوزیشن ہولڈرز ہیں؟ جواب میں صرف تعداد ستائیس بتائی گئی ہے لیکن ان کی تفصیل مجھے نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی میاں طاہر صاحب بات کر رہے تھے شاید وہ بھی اپنے سوال پر یہی کہنا چاہ رہے تھے کہ غلط جواب کی بناء پر ان کے سوال کو pending کیا گیا تھا تو جنہوں نے غلط جواب دیا تھا محکمہ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا آپ کے پاس ستائیس پوزیشن ہولڈرز کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل موجود ہے اگر آپ کہتے ہیں تو پڑھ دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ یہ تفصیل ان کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو تفصیل دے دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تفصیل تو جواب میں ہونی چاہئے تھی کیونکہ یہ پورے ایوان کی پراپرٹی ہے اس لئے جواب کا پورے ایوان کو علم ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گولڈ میڈلسٹ کو کیا کوئی cash prize بھی دیا جاتا ہے اور جو گولڈ میڈلسٹ مالی مشکلات کی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تو محکمہ ان کو کیسے support کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو گولڈ میڈلسٹ کی بات کی ہے تو ان کے لئے وظائف موجود ہیں۔ اگر وہ آگے اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہیں تو وہ ہائر ایجوکیشن کمیشن میں apply کرتے ہیں تو ان کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا گولڈ میڈل کے ساتھ ساتھ کوئی cash prize بھی دیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موشل سلطانہ): جناب سپیکر! Cash prize کے متعلق میں پوچھ کر بتا سکتی ہوں۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3146 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سرکاری و غیر سرکاری کالجز برائے خواتین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3146: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کون کون سے سرکاری اور غیر سرکاری کالجز برائے خواتین چل رہے ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) سرکاری کالجز میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار اور کالج وار بتائیں؟

(ج) سرکاری کالجز میں کیا کیا missing facilities ہیں، ان کی تفصیل کالج وار بتائیں اور ان کو یہ سہولیات کب تک حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس شہر میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر حکومت مزید کہاں کہاں کالجز برائے خواتین بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں غیر آئینی، غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ کالجز برائے خواتین بند کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موشل سلطانہ):

(الف) فیصل آباد شہر میں 10 سرکاری اور 35 رجسٹرڈ غیر سرکاری خواتین کے کالج چل رہے ہیں جن کے ناموں کی تفصیل بالترتیب ضمیمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کی سرکاری کالجز میں طالبات کی کلاس اور کالج وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری کالجز میں missing facilities کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے تیار کر رہا ہے جس میں ان کالجز میں missing facilities کو بھی شامل کیا جائے گا۔

(د) فیصل آباد شہر کی حدود میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین چک نمبر215ر۔ب جڑانوالہ روڈ فیصل آباد زیر تعمیر ہے۔

(ہ) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے ریکارڈ کے مطابق فیصل آباد شہر میں کوئی غیر آئینی اور غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ کالجز کام نہیں کر رہے۔ ہر سال فیصل آباد کے سرکاری کالجز کے پرنسپلز کے ذریعے سروے کروایا جاتا ہے اور اگر کوئی غیر رجسٹرڈ کالج کام کر رہا ہو تو اسے نوٹس بھیجا جاتا ہے کہ وہ90روز کے اندر اپنی رجسٹریشن کروائے اگر وہ ادارہ90دن کے اندر رجسٹریشن نہ کروا سکے تو گورنمنٹ قوانین کے تحت100روپے روزانہ کے حساب سے جرمانہ کیا جاتا ہے۔ جو حکومتی خزانہ میں جمع ہوتا ہے اس سال کی پرنسپلز کی رپورٹ کے مطابق فیصل آباد شہر میں کوئی غیر آئینی اور غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ کالج برائے خواتین کام نہیں کر رہا ہے تاہم جونہی کوئی ایسا کالج محکمہ کے علم میں آیا تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے نہ بتائیں اور ضمنی سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تاریخ وصولی30۔اکتوبر2013ہے اور جواب26۔فروری2014کو آ رہا ہے۔ آپ خود دیکھیں میں فیصل آباد شہر سے اس ایوان میں کھڑا ہو کر نمائندگی کر رہا ہوں۔ محکمہ کی کارکردگی جب یہ ہو گی کہ اٹھارہ ماہ بعد سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے نہ کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس بات پر احتجاج کروں گا کہ اگر اٹھارہ ماہ بعد جواب دیئے جائیں گے تو پھر میرا سوال کرنے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا جواب دو ماہ بعد آیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! 30۔اکتوبر2013پرنٹ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاریخ وصولی30۔اکتوبر2013ہے۔اس کو26۔دسمبر2013کو ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا گیا تھا اور26۔فروری2014کو اس سوال کا جواب آ گیا تھا۔ میاں صاحب! آپ ضمنی سوال کریں اور اس بحث میں نہ پڑیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو جو سمری بھجوائی جارہی ہے یا پیش کر دی گئی ہے تو کیا فیصل آباد کے کالجز کے نام بتائے جا سکتے ہیں جو سمری میں لکھے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس list موجود نہیں ہے کہ فیصل آباد کے کون کون سے کالجز کے نام ہیں لیکن جس کالج میں جو بھی missing facility ہے وہ اس سمری میں شامل ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے specific فیصل آباد کے حوالے سے سوال کیا ہے اور یہ میرا ضمنی سوال بنتا ہے اور ان کا جواب دینا بنتا ہے۔ یہ بتادیں کہ فیصل آباد میں کون کون سے کالجز کی کیا سمری انہوں نے بنا کر بھیجی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کی تفصیل ان کو فراہم کر دوں گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تفصیل لمبی ہے۔ آپ تفصیل کی کاپی ان کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انہیں تفصیل دے دوں گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد کا جو کالج زیر تعمیر ہے اس کی تعمیر میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے اور وہاں پر کلاسز کا اجراء کب تک کر دیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انہوں نے کالجز کی فہرست مانگی تھی وہ ساتھ دے دی گئی ہے۔ اس کالج کے حوالے سے میرے پاس تفصیل نہیں ہے۔ وہ میں ان کو دے دوں گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! آپ خود تیاری کا حال دیکھ لیں۔ ہم اتنی محنت کر کے سوالات لاتے ہیں اگر اس کا جواب نہیں ہے تو میں کہاں جا کر احتجاج کروں؟ میں اسمبلی میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔احتجاج نہ کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر سوالات کا یہ حال کیا جائے گا تو یہ بڑی زیادتی کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کالج زیر تعمیر ہے۔انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ بتایا جائے کہ اس کی تعمیر میں کتنا عرصہ باقی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت 50 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اور 50 فیصد رہتا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے پیچھے سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ ہم احتجاجاً پوچھیں گے ہی نہیں لیکن میں ایسے جوابوں سے بھی مطمئن ہوں۔ میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب: آپ جواب سے satisfy ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جی، پھر کیا کروں جب جواب ہی ایسے آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر! (اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں طاہر کی طرف نے اپنا سوال نمبر 3147 احتجاجاً take up نہیں کیا) اگلا سوال نمبر 3218 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3271 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ میں بی کام و ایم کام کی کلاسز نہ پڑھانے کی وجوہات

*3271: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں بی کام، ایم کام کی کلاسز نہیں پڑھائی جارہی ہیں اگر ہاں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

یہ بات درست ہے کہ ادارہ ہذا میں بی کام اور ایم کام کی کلاسز کا اجراء ابھی تک نہیں ہوا۔ اس کالج میں متعلقہ ٹیچنگ سٹاف کی تعداد ناکافی ہے اس لئے فی الوقت یہ ممکن نہ ہے کہ کالج ہذا میں بی کام اور ایم کام کی کلاسز کا اجراء کیا جاسکے۔ علاوہ ازیں موجودہ بلڈنگ کے اندر مزید طلباء کو بٹھانے کی گنجائش بھی نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط طریقے سے دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! یہ روایت بنتی جارہی ہے کہ جو بھی کھڑا ہوتا ہے پہلے یہی بات کرتا ہے۔ سوال آپ کرتے نہیں ہیں اور جو بھی اٹھتا ہے جیسے میاں صاحب بھی ابھی یہی کچھ کہہ رہے تھے کہ جواب غلط دیا ہے اور پھر کہہ دیا کہ میں مطمئن ہوں۔ آپ یہ نہ کہیں ان سے کم از کم پوچھیں تو سہی کہ کہاں سے غلط ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کے پاس آئی کام کی کلاسز جاری ہیں تو کیا بی کام کے لئے کوئی نئے ٹیچرز چاہئیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ڈسکہ میں انہوں نے چالیس CTI teachers رکھے ہیں وہ کس بیماری کی دوا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! میری بات سنیں پہلے آپ نے یہ بات کیوں کی ہے کہ بالکل غلط جواب دیا گیا ہے اس میں کیا غلط ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اس لئے غلط ہے کہ وہاں پر ایک نیا بلاک تعمیر ہوا 2012 میں اس کا افتتاح ہوا ہے اور 2013 میں انہوں نے کلاسز شروع کرنی تھیں، وہ ڈبل سٹوری بلاک بنا ہے اس میں پانچ کمرے نیچے، پانچ کمرے اوپر ہیں اور وہ خالی کا خالی پڑا ہوا ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ دوسرا یہ کہتے ہیں کہ سٹاف کی کمی ہے میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے چالیس CTI teachers

رکھے ہیں وہ کس بیماری کا علاج ہیں اگر وہاں پر آئی کام کی کلاسز جاری ہیں تو کیا وہ آئی کام کو پڑھانے والی ٹیچر زبی کام کو نہیں پڑھا سکتیں، کیا وہ بی کام والی ٹیچر زایم کام کو نہیں پڑھا سکتیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! یہ کوئی بات ہے۔ یہ تو آپ کی تجویز ہے کہ پڑھا نہیں سکتے۔ جی، محترمہ! اس کا جواب دیں۔ آئندہ سے اس قسم کی بات نہ کی جائے پہلے آپ ضمنی سوال کریں، سوال کرنے سے پہلے ہی آپ کھڑے ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ غلط جواب ہے اس کی وجہ پوچھے بغیر ہی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! نئی کلاسز کے اجراء کے لئے ایک باقاعدہ criterion ہوتا ہے۔ ڈی کام اور ایم کام کا criterion different ہے اور یہ کالج اس criterion پر پورا نہیں اترتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو کامرس کالجز ہیں ان کے لئے الگ سے set up موجود ہے جو کہ 2011 میں HED کے پاس آیا ہے اس سے پہلے۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سے پہلے یہ TEVTA کے under کام کر رہا تھا اور ایک set up کے تحت یہ کالجز کام کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باجوہ صاحب! اب آپ بتائیں۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے انہوں نے یہ جواب دے دیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ پوری تحصیل ڈسکہ میں women کے لئے کامرس کالج نہیں ہے اور نہ ہی پی پی۔130 میں کوئی کالج ہے۔ پنجاب کے تقریباً تمام کالجز میں بی ایس کی کلاسز شروع کی جا رہی ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی نئی recruitment policy کے تحت بھی جتنے نئے لوگ یا CTI teachers بھرتی کر رہے ہیں تو اُن لوگوں کو یہ priority دے رہے ہیں جو کم از کم ایم فل ہوں اور پی ایچ ڈی ڈگری holders ہوں۔ اگر میرے شہر میں بی کام، ایم کام اور بی ایس کی کلاسز شروع نہیں ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ آپ تجویز دے رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہی سٹاف اور یہی کلاس رومز ہیں اگر بی ایس کی کلاسز شروع ہوں گی تو کیا اس کے لئے نیا سٹاف درکار ہے یا یہی سٹاف چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ کا جواب سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو تھوڑا یہ clear کر دوں کہ بی کام کامرس ہے اور بی ایس یا آرٹس وہ بالکل اس سے الگ subjects ہیں۔ کامرس کے لئے کامرس کے ہی ٹیچرز چاہئے ہوتے ہیں۔ کامرس کا پنجاب میں الگ سے ایک set up موجود ہے اور یہ 118 کالجز تھے جو کہ ٹیوٹا کے under تھے جو کہ 2011 میں HED کے پاس آئے ہیں۔ جو ہمارے ریگولر کالجز ہیں اس میں کامرس کے subjects نہیں پڑھائے جاتے ہیں۔ ایک یا دو کالجز ہیں اس میں بھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ کامرس کا الگ سے set up ہے اس کو ریگولر کالجز میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس جواب سے میں مطمئن ہوں۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر وہاں پر ایف ایس سی کلاسز ہو رہی ہیں تو کیا جو ٹیچرز ایف ایس سی پڑھا سکتی ہیں کیا وہ بی ایس نہیں کروا سکتیں، اس کا جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! اب آپ خود ہی فیصلہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ بی ایس پڑھانے کے لئے زیادہ qualification required ہوتی ہے اور again ان کا سوال کامرس سے related ہے۔ کامرس ایف ایس سی اور ایف اے سے بالکل الگ subject ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پہلے میرے پچھلے سوال کا جواب تو لے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! نہیں، اِس سوال کے متعلق بات کریں۔ آپ سوال نمبر بولیں۔ میں اُس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3303 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج فار (بوائز) چائنا سکیم کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3303: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز چائنا سکیم لاہور کی تعمیر کب ہوئی نیز اس کالج کی تعمیر پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) مذکورہ کالج میں اساتذہ کی کل کتنی تعداد ہے نیز ان اساتذہ میں subject specialist کے کل کتنے اساتذہ ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ کالج میں طلباء کے لئے کل کتنے کمپیوٹر فراہم کئے گئے نیز ان کمپیوٹرز کی خریداری پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) مذکورہ کالج میں کتنا کلیریکل سٹاف ہے، سٹاف کی مکمل تفصیل مع عہدہ و گریڈ فراہم کی جائے؟

(ہ) مذکورہ کالج میں کتنی سیٹیں ابھی تک خالی ہیں اور کیوں نیز انہیں کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز شالامار ٹاؤن چائنا سکیم لاہور کی عمارت 60.989 ملین روپے کی لاگت سے 2012 میں تعمیر کی گئی۔

(ب) کالج ہذا میں اساتذہ کی کل 11 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 9 اسامیوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں اکنامکس اور فزکس کے اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں۔ مزید برآں subject specialist کی اسامی کالج کیڈر میں نہیں دی جاتی۔ کالج میں تعینات اساتذہ کرام کی تفصیل بلحاظ نام و عہدہ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کالج کو -/923,377 روپے کی لاگت کے 17 کمپیوٹر فراہم کئے گئے۔

(د) مذکورہ کالج میں کلیریکل سٹاف کی کل 14 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 11 اسامیوں پر کلیریکل سٹاف تعینات ہے جبکہ تین اسامیاں برائے کیٹر ٹیکر، لیکچرار اسسٹنٹ اور جونیئر کلرک خالی ہیں سٹاف کی تفصیل عہدہ و گریڈ وار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ کالج میں اساتذہ کرام کی دو سیٹیں خالی ہیں جن پر جلد تعیناتی کر دی جائے گی۔ ٹرانسفر پالیسی کے مطابق صرف گرمیوں کی تعطیلات میں تبادلہ جات کئے جاتے ہیں اس لئے اس سال کی تعطیلات کے دوران ان سیٹوں پر تعیناتی مکمل کر لی جائے گی۔ تاہم کلیریکل سٹاف کی

بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد ہے لہذا ان خالی اسامیوں پر تبادلہ کے ذریعے تعیناتی کے لئے اگر کوئی درخواست موصول ہوئی تو اس پر فوری عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں کہا گیا ہے کہ چائنا سکیم لاہور کی عمارت 60.989 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے اس میں کتنے class rooms ہیں اور students کی تعداد کتنی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر students کی تعداد 1658 ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اسامیاں وہاں پر خالی ہیں ان کی جو تفصیل فراہم کی گئی ہے ان گیارہ اسامیوں میں سے 9 اسامیاں fill ہو چکی ہیں ان میں سے بھی ایک پرنسپل اور ایک لائبریرین ہے، باقی پانچ لیکچرار اور دو اسسٹنٹ پروفیسر ہیں تو کیا یہ سات ٹیچرز 1658 طلباء کے لئے کافی ہیں اور اس کالج میں کتنے subjects پڑھائے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! جو اسامیاں خالی ہیں ان کی کمی کو CTI,s کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔ لیکچرارز کی بھرتی کے لئے جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا ہے کہ سمری سی ایم صاحب کو جا چکی ہے اور اس پر approval کا انتظار ہے اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کو requisition دی جائے گی۔ یہ کالج 2012 میں شروع ہوا ہے اور یہاں پر ایف اے، ایف ایس سی اور بی اے کی کلاسز شروع کی گئی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جو خالی اسامیاں ہیں وہ کب سے خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ کالج 2012 سے شروع ہوا ہے اور جو اسامیاں خالی ہیں ان کو CTI,s کے ذریعے پُر کیا جاتا ہے۔ میں نے ابھی جیسا کہ بتایا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو سمری گئی ہوئی ہے تو اس کے بعد یہ خالی اسامیاں fill ہو جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بتایا ہے کہ سمری بھجوائی جا چکی ہے تو کب تک expected ہے کیا اسی tenure میں اس سمری کا جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! Definitely سمری سی ایم صاحب کے پاس پہنچ چکی ہے۔ We are hoping and following کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد آ جائے گی اور اس کے بعد ہم requisition پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: خواتین یونیورسٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*3328: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں خواتین یونیورسٹی فی الحال گورنمنٹ صادق ڈگری کالج برائے خواتین ریاض کالونی بہاولپور میں قائم کی گئی ہے، اس جگہ سے ملحق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا عباسیہ کیمپس ہے اب اسلامیہ یونیورسٹی کا اپنا کیمپس حاصل پور روڈ پر وافر رقبہ پر موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عباسیہ کیمپس جو کہ شہر کے اندر واقع ہے، دونوں کیمپسز میں آنے جانے کے لئے طلباء و انتظامیہ کے لئے بسوں کا پورا بیڑا ہے جس پر گراں قدر رقم خرچ ہو رہی ہے، اگر عباسیہ کیمپس میں دفاتر و شعبہ جات کو حاصل پور روڈ پر بغداد الجدید کیمپس میں منتقل کر دیا جائے اور عباسیہ کیمپس میں خواتین یونیورسٹی بنا دی جائے تو دو یونیورسٹیز کے ٹرانسپورٹ کی مد میں اخراجات میں گراں قدر کمی ہو جائے گی جو تعلیمی ضروریات پر خرچ ہو سکے گی، کیا محکمہ تعلیم اس مثبت تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی اور اسلامیہ یونیورسٹی میں جن مختلف شعبہ جات میں تعلیم دی جارہی ہے اس میں سالانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے ہر شعبہ کے حوالہ سے دونوں یونیورسٹیز کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(د) پرائیویٹ یونیورسٹیز میں فیس کو regulate کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی کے طلباء وانتظامیہ دونوں کیمپسز میں آنے جانے کے لئے یونیورسٹی کی بسوں میں سفر کرتے ہیں، لیکن عباسیہ کیمپس کی حاصل پور روڈ بغداد الجدید کیمپس میں منتقلی کی صورت میں بھی بسوں کی آمدورفت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ بغداد الجدید کیمپس شہر سے باہر تقریباً آٹھ کلومیٹر دور ہے اس صورت میں طلباء وانتظامیہ یونیورسٹی بسوں میں سفر کریں گے کیونکہ بغداد الجدید کیمپس میں رسائی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہے اس لئے ٹرانسپورٹ کی مد میں اخراجات میں کمی واقع نہ ہوگی۔ بغداد الجدید میں جاری پروگرامز کے لئے پہلے ہی جگہ ناکافی ہے۔

(ج) اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

اسلامیہ یونیورسٹی میں شعبہ جات کے مطابق سالانہ فیسوں کی تفصیل (Flag-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پنجاب یونیورسٹی میں مختلف شعبہ جات میں وصول کی جانے والی سالانہ فیس کی تفصیل (Flag-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پرائیویٹ یونیورسٹیز میں مالی معاملات کے تعین کے لئے فنانس اور پلاننگ کمیٹی قائم کی جاتی ہے جس میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر، ڈین، ٹریژرار اور رجسٹرار کے علاوہ بورڈ آف گورنرز، اکیڈمک کونسل پنجاب گورنمنٹ کے فنانس اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

یونیورسٹی میں فیس کے تعین کا معاملہ پہلے فنانس اور پلاننگ کمیٹی کے زیر بحث لایا جاتا ہے اور اس کی آمادگی اور منظوری کے بعد اسے بورڈ آف گورنرز میں پیش کیا جاتا ہے۔ بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد اسے نافذ کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ جو بھی سوالوں کے جواب غلط یا نامکمل ہوتے ہیں تو آپ اس کا سختی سے نوٹس لیتے ہیں۔ اسی طرح میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو ہماری سوالات وجوابات کی کاپی ہے اس میں ایک سوال کو ایوان تک آنے میں سال، ڈیڑھ سال لگ جاتا ہے۔ میری آپ سے submission ہے کہ جو rules and regulations کو amend کرنے کی کمیٹی ہے اس کی جلد ہی میٹنگ ہو تاکہ اس سسٹم کو ہم زیادہ بارآور اور fruitful بنا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا یہ سوال 13۔دسمبر 2013 کو آیا تھا، 28۔فروری 2014 کو محکمے کے پاس گیا اور 2۔مارچ 2015 کو اس کا جواب آیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یعنی ایک سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔ میری submission ہے کہ ہمیں اس سارے سسٹم کو regulate کرنا چاہئے اور آپ جلدی meeting regulate کریں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جو question raise کیا تھا کہ خواتین یونیورسٹی فی الحال گورنمنٹ صادق ڈگری کالج میں بنا دی گئی ہے جس پر انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے۔ اس خواتین یونیورسٹی کو صادق ڈگری کالج برائے خواتین ریاض کالونی بہاولپور میں تین سال سے زائد ہو گئے ہیں۔ یہ اچھا اقدام ہے کہ یونیورسٹیاں بننی چاہئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ٹائم ختم ہونے والا ہے ذرا جلدی کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خواتین یونیورسٹی فی الحال صادق ڈگری کالج میں بنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں فیسوں میں بھی کافی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے جس کو میں چھوڑتا ہوں لیکن اس خواتین یونیورسٹی کے لئے گورنمنٹ علیحدہ سے جگہ کب designate کر رہی ہے، اس کی مجھے کوئی date بتا دیں کیونکہ تین سال سے اوپر ہو گئے ہیں یہ یونیورسٹی ایک کالج کے اندر گھسی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کے لئے ابھی تک محکمے کے پاس کوئی پالیسی نہیں آئی اور اب HEC ہی اسے دیکھ رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ کا یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ HEC کا سسٹم curriculum سے regulate ہوتا ہے۔ جگہ کی allocation پنجاب حکومت کا کام ہے کیونکہ پنجاب حکومت نے ہی یہ یونیورسٹی بنائی ہے۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ کب تک اس یونیورسٹی کے لئے کوئی جگہ allocate کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چونکہ سوالات کا ٹائم اب ختم ہو گیا ہے لہذا میں آپ کے سوال کو pending کر دیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ! آپ اس کا detail میں جواب دیں گی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2677: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کتنے ڈینز ہیں، کتنے ڈینز کے پاس duel charge ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر ڈین کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے چیئرمین /ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 13۔2012میں کتنا معاوضہ /مراعات،الاؤنسزاوراعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیااور کیااس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجازاداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیایہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے بیک وقت الگ الگ معاوضے وصول کررہے ہیں؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں self financeکی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے،اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو ہر سال کتنی رقم ادا کی گئی، تفصیل درکار ہےاوراس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کل چار ڈینز/انچارج ہیں،ان ڈینز/ انچارج میں سے اکثر ریٹائر ہو چکے ہیں یابطور ڈینز/انچارج دو یا تین ٹرمز گزار چکے ہیں۔نیز ڈینز/انچارج کے لئے سفارشات ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھجوادی گئی ہیں اور اس وقت جو فیکلٹیز کے انچارج ہیں ان کی تفصیل(1)Annexureایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈینز کی تعیناتی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کےFirst Statutes appended with the scheduleof Amendment Act 2012کے(2) Clauseمیں دیئے گئے طریق کار کے مطابق ہوتی ہے۔اس کی تفصیل(II) Annexureایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔

(ہ) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں تمام کلاسز میں داخلے میرٹ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔self financeکی بنیاد پر کوئی داخلہ نہیں کیا جاتا ہے۔

ڈی جی خان: گرلز کالجز کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*3435: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ڈی جی خان کے گرلز کالجز کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران سالانہ کتنی گرانٹ کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کس کس بلڈنگ کی تعمیر کی گئی، ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کس کس کالج کی عمارت خستہ حال اور کس کی عمارت طالبات کی تعداد سے کم ہے، کتنے کمرہ جات کی مزید ضرورت ہے، کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان کالجز کے مذکورہ مسائل کب تک حل کر دیئے جائیں گے ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ڈی جی خان کے گرلز کالجوں میں پچھلے پانچ سالوں میں ملنے والی گرانٹ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پچھلے سالوں کے دوران مندرجہ ذیل کالجوں میں بننے والی عمارات اور ان پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کالج کا نام	تعمیر شدہ عمارات	لاگت
1	گورنمنٹ کالج خواتین، ڈیرہ غازی خان	ملٹی پرپز ہال، 5 کلاس رومز اور فاطمہ جناح بلاک	13.367 ملین روپے (Capital)
2	گورنمنٹ کالج خواتین ماڈل ٹاؤن ڈیرہ غازی خان	ہاسٹل ملٹی پرپز ہال، پرنسپل رہائش اور کالج کنٹین	26.036 ملین روپے (Capital)
3	گورنمنٹ کالج خواتین کوٹ چھٹہ	نئی عمارت کی تعمیر	52.516 ملین روپے (Capital) 3.860 ملین روپے (Revenue)
4	گورنمنٹ کالج خواتین چوٹی زیریں	کوئی نہیں	
5	گورنمنٹ کالج خواتین تونسہ شریف	ملٹی پرپز ہال، لیکچر تھیٹر، فاطمہ جناح بلاک اور 3 کلاس رومز	8.000 ملین روپے (Capital)
6	گورنمنٹ کالج خواتین کوٹ قیصرانی	نئی تعمیر شدہ عمارت	64.744 ملین روپے (Capital) 2.680 ملین روپے (Revenue)

(ج) ضلع ڈی جی خان کے مندرجہ بالا کالجوں کی کوئی بھی عمارت خستہ حال نہیں تاہم ان کالجوں میں اضافی کلاس رومز اور دیگر missing facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	اضافی ضروریات
1	گورنمنٹ کالج خواتین، ڈیرہ غازی خان	06 مزید کلاس روم کی تعمیر
2	گورنمنٹ کالج خواتین ماڈل ٹاؤن ڈیرہ غازی خان	06 مزید کلاس روم کی تعمیر
3	گورنمنٹ کالج خواتین کوٹ چھٹہ	کوئی نہیں
4	گورنمنٹ کالج خواتین چوٹی زیریں	04 اضافی کلاس رومز اور واش رومز
5	گورنمنٹ کالج خواتین تونسہ شریف	03 اضافی کلاس رومز
6	گورنمنٹ کالج خواتین کوٹ قیصرانی	کوئی نہیں

(د) جیسا کہ جز(ج) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ چھ کالجز میں سے دو کالجز کی اضافی ضروریات نہیں ہیں باقی ماندہ کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو missing facilities کی ایک مجموعی سمری مورخہ 14۔11۔21 کو ارسال کی ہے جس میں گورنمنٹ کالج خواتین ماڈل ٹاؤن اور گورنمنٹ کالج خواتین چوٹی زیریں ڈی جی خان کی اضافی ضروریات کو شامل کر لیا گیا ہے۔مزید برآں گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈیرہ غازی خان، گورنمنٹ کالج خواتین تونسہ شریف کی اضافی ضروریات کا جائزہ لیا جارہا جن کی فراہمی کو جلد یقینی بنایا جائے گا۔

فیصل آباد: سرکاری و غیر سرکاری یونیورسٹیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3147: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیز قائم ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) یہ یونیورسٹیز کب کس قاعدہ اور قانون کے تحت قائم ہوئی تھیں؟

(ج) ان میں سے کتنی باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ ہیں اور کتنی غیر قانونی کام کر رہی ہیں، غیر قانونی یونیورسٹیز کے نام بتائیں؟

(د) غیر قانونی یونیورسٹیز کے خلاف کارروائی کرنا اور ان کو بند کروانا کس کی ذمہ داری ہے؟

(ہ) ان کو کب تک بند کروا دیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فیصل آباد میں 2 سرکاری یونیورسٹیز اور ایک پرائیویٹ یونیورسٹی ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی، فیصل آباد
3۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

(ب)

1۔ یونیورسٹی فیصل آباد آرڈیننس 2002 کے تحت قائم ہوئی۔
2۔ گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی فیصل آباد، ایکٹ 2012 کے تحت قائم ہوئی۔
3۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد آرڈیننس 2002 کے تحت قائم ہوئی۔

(ج) مندرجہ بالا تینوں یونیورسٹیز باقاعدہ حکومت سے منظور شدہ ہیں جبکہ کوئی بھی یونیورسٹی غیر قانونی طور پر کام نہیں کر رہی۔ اسی طرح بمطابق رپورٹ ڈائریکٹر (ایجوکیشن) کالجز، فیصل آباد، یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو سب کیمپس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت کام کر رہے ہیں جبکہ رفاہ یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک کیمپس بھی فیصل آباد میں کام کر رہا ہے۔ ان تمام کیمپسز میں باقاعدہ کلاسز ہو رہی ہیں۔ تاہم متعلقہ یونیورسٹیز کی انتظامیہ نے recognition کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد سے اجازت طلب کی ہے۔ خط ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) غیر قانونی یونیورسٹی کے خلاف کارروائی کرنا ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) چونکہ کوئی بھی یونیورسٹی غیر قانونی طور پر کام نہیں کر رہی لہٰذا مذکورہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

ضلع سرگودھا: چک 46 جنوبی میں بوائز و گرلز کالجز کے قیام کی تفصیلات

*3218: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 46 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک گنجان آباد علاقہ ہے اور اس علاقہ سے نزدیک ترین کالج بھی 30 کلو میٹر سے زائد کے فاصلہ پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر حکومت اس علاقہ میں بوائز اور گرلز ڈگری کالجز کے قیام کی منظوری دے تو ارد گرد کے تمام علاقہ جات اس کالج سے مستفید ہو سکتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مستقبل قریب میں چک 46 جنوبی میں گرلز اور بوائز ڈگری کالجز کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ 46 جنوبی ایک چک ہے جو تحصیل سرگودھا میں واقع ہے۔ اس چک کی آبادی 8106 ہے۔ اس کی تمام یونین کونسل کی آبادی 23658 ہے۔ چک 46 جنوبی سے 10 کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ کالج برائے خواتین لالیاں، 11 کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ کالج برائے خواتین چک نمبر 36 جنوبی اور 20 کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ میاں محمد نواز شریف کالج سرگودھا واقع ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے منظور شدہ قواعد وضوابط کے مطابق 35ہزار آبادی والے علاقے میں نئے کالج کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے جبکہ چک نمبر 46 جنوبی کی آبادی صرف 8106 نفوس پر مشتمل ہے تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اس تجویز کا جائزہ لے رہا ہے اگر اس علاقے میں نئے کالجز کی فراہمی کو ضروری سمجھا گیا تو ان کے قیام پر غور کیا جائے گا۔

(ج) وضاحت جز(ب) میں موجود ہے۔

ضلع ساہیوال کے بوائز و گرلز کالجز میں تعینات ٹیچرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*3403: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے بوائز و گرلز کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے کس کس کالج میں خالی پڑی ہیں؟

(ب) درج بالا کالجز میں خالی اسامیوں پر تقرری نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کالجز میں خالی اسامیوں پر تعیناتیاں کب تک کر دی جائیں گی؟

(د) کتنے کالجز میں پرنسپل کی اسامیاں خالی ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں تین بوائز اور تین گرلز کالجز میں تعینات ٹیچرز کی تعداد و دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے بوائز و گرلز کالجز میں اساتذہ کی تعیناتی ہوتی رہتی ہے لیکن خالی اسامیاں کے لئے مطلوبہ گریڈ کے مقامی اساتذہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے خالی رہتی ہیں اگر دور دراز کے علاقہ کے اساتذہ سے خالی اسامیاں پُر ہو بھی جائیں تو متعلقہ اساتذہ تبادلہ کروا کر چلے جاتے ہیں اور اسامیاں خالی ہو جاتی ہیں۔

(ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اساتذہ کی تعیناتی گاہے بگاہے کرتا رہتا ہے۔

(د) ضلع ساہیوال کے تمام بوائز و گرلز کالجز میں پرنسپل کام کر رہے ہیں۔ ضلع ساہیوال میں پرنسپل کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

ضلع ساہیوال کے بوائز و گرلز کالجز کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*3404:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے بوائز و گرلز کالجز ہیں؟

(ب) درج بالا کالجز کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ج) ان کالجز میں مزید کتنے کمروں کی تعمیر ہونا ضروری ہے؟

(د) جن کالجز کی بلڈنگز پرانی اور خستہ حالت میں ہیں،ان کی تعمیر کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان کالجز میں مزید کمروں کی تعمیر کے لئے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل چھ کالجز ہیں جن میں سے تین بوائز اور تین گرلز کالجز ہیں،ان کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	کالج کا نام (بوائز)
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
2	گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
3	گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی

نمبر شمار	کالج کا نام (گرلز)
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ،ساہیوال
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،ہڑپہ
3	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین،چیچہ وطنی

(ب) ضلع ساہیوال کے کالجوں میں کمروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام (بوائز)	کمروں کی تعداد
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	123
2	گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال	31
3	گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	48
نمبر شمار	کالج کا نام (گرلز)	کمروں کی تعداد
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ،ساہیوال	56
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،ہڑپہ	30
3	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین،چیچہ وطنی	24

(ج) ضلع ساہیوال کے کالجوں میں کمروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	نئے کمروں کی ضرورت
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	06
2	گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال	03
3	گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی	08
4	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ، ساہیوال	10
5	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہڑپہ	08
6	گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی	ضرورت نہ ہے۔

(د) ضلع ساہیوال کے کسی بھی کالج کی عمارت خستہ حال نہ ہے۔

(ہ) محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ بھر کے کالجز میں موجود ناکافی سہولیات کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور اگلے مالی سال15۔2014 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایکblock allocation کو شامل کیا گیا ہے جس کے تحت کالجز میں موجود ناکافی سہولیات کو پورا کیا جائے گا اور اس میں ضلع ساہیوال کے کالجز کو بھی شامل کیا جائے گا۔یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت محکمہ اعلیٰ تعلیم فنڈز فراہم نہیں کر رہا بلکہ اس طرح کے منصوبہ جات کے لئےblock allocation کو ہی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

ڈی جی خان: گرلز کالجز کے نتائج، اسامیوں اور مسنگ فیسیلٹیز سے متعلقہ تفصیل

*3436: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں کتنی یونیورسٹیاں ہیں، کیا حکومت یہاں آئندہ نئی یونیورسٹیاں بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع کے گرلز کالجز میں اساتذہ کی کمی کے باعث ان کے سالانہ نتائج کی شرح میں بتدریج کمی ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالجز کو فرنیچر، سائنس لیبارٹریز و دیگر missing facilities کا سامنا ہے، ان مسائل کو حکومت کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان گرلز کالجز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں نیز یہ اسامیاں کن کن مضامین کی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) فی الوقت ضلع ڈی جی خان میں غازی یونیورسٹی، ڈی جی خان کام کر رہی ہے۔ حکومت فی الحال یہاں کوئی نئی یونیورسٹی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(ب) یہ درست نہ ہے اساتذہ کی کمی کو CTI کی تقرری سے پورا کیا جاتا ہے مزید برآں ڈائریکٹر کالجز ڈی جی خان کی رپورٹ کے مطابق نتائج کی شرح میں کمی نہ ہوئی ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کو فرنیچر اور missing facilities کی فہرست مہیا کر دی گئی ہے۔

(د) ضلع ڈی جی خان میں کل چھ گرلز کالجز ہیں۔ ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 150 ہے اور ان میں سے 105 اسامیاں پر ہیں اور باقی 45 اسامیاں خالی ہیں۔ ان کالجز کے نام اور اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ کالج فار وومن چوٹی زیریں، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
20	11	9

گورنمنٹ کالج فار وومن، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
63	55	08

گورنمنٹ کالج فار وومن ماڈل ٹاؤن، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
25	21	4

گورنمنٹ کالج فار وومن، کوٹ چھٹہ، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
10	6	4

گورنمنٹ کالج فار وومن تونسہ، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
22	11	11

گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن کوٹ قیصرانی، ڈی جی خان

کل اسامیاں	ورکنگ	خالی
10	1	9

پی پی۔243ڈی جی خان: بوائز و گرلز کالجز میں خالی اسامیوں کی تعداد و تفصیل

*3437: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔243ڈی جی خان میں کتنے ڈگری کالجز بوائز و گرلز ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سے مضامین کے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، کالجز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا ان خالی اسامیوں کے باعث طلباء وطالبات کی پڑھائی کا حرج نہیں ہو رہا؟

(د) ان سالہا سال سے خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔243ڈیرہ غازی خان کا حلقہ حالیہ انتخابات2013 میں تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ حلقہ شہر ڈیرہ غازی خان سے ملحقہ دیہاتی علاقوں پر مشتمل ہے لہذا طلباء طالبات بآسانی شہر ڈیرہ غازی خان کے کالجوں میں پہنچ جاتے ہیں اس وقت حلقہ میں کوئی ڈگری بوائز و گرلز کالج نہیں ہے۔ البتہ دو کالجز برہانہ کالج اور سرور والی کالج کی feasibility reports>کام بالا کو ارسال کی جاچکی ہیں۔

(ب) چونکہ اس حلقہ میں کوئی کالج نہ ہے لہذا خالی اسامیوں کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) جواب اوپر جز(الف) میں موجود ہے۔

(د) جواب اوپر جز(الف) میں موجود ہے۔

ساہیوال میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

*3582: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا کیمپس کام کر رہا ہے؟

(ب) یہ کیمپس کب سے یہاں پر کام کر رہا ہے اور اس کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس وقت اس کیمپس میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار کتنی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کیمپس جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا تھا وہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کیمپس کی جگہ ساہیوال میں خود مختار یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) ساہیوال کیمپس کا قیام جناب گورنر پنجاب / چانسلر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے حکم سے 2004 میں ہوا۔اس کا مقصد اس علاقہ کے لوگوں کو اعلیٰ تعلیم کی مساوی سہولت ان کے گھر کے دروازے پر فراہم کرنا ہے۔

(ج) اس وقت سب کیمپس ساہیوال میں مختلف کلاسز میں 956 طلباء زیر تعلیم ہیں اور اساتذہ کی کل تعداد 23 ہے جن میں 10 پی ایچ ڈی اساتذہ ہیں اور 18 اساتذہ پی ایچ ڈی کرنے بیرون ملک گئے ہوئے ہیں جو اگلے چھ ماہ میں اپنی پی ایچ ڈی مکمل کر کے سب کیمپس ساہیوال جوائن کر لیں گے۔

مختلف کلاسز میں طلباء کی تعداد:

بی بی اے (صبح کی کلاسز):	190
بی بی اے (شام کی کلاسز):	86
ایم بی اے (صبح کی کلاسز):	150
ایم بی اے (شام کی کلاسز):	150
ایم اے انگلش:	106
ایم ایس سی اکنامکس (صبح کی کلاسز):	97
ایم ایس سی اکنامکس (شام کی کلاسز):	17
ایم ایس سی اپلائیڈ سائیکالوجی (صبح کی کلاسز):	101
ایم ایس سی اپلائیڈ سائیکالوجی (شام کی کلاسز):	59

(د) کیمپس جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا وہ مقاصد پورے کر رہا ہے۔اس وقت 956 طلباء و طالبات مختلف مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ہ) یہ درست ہے کہ حکومت ساہیوال میں ایک خود مختار یونیورسٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے، جس کے لئے ابتدائی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ساہیوال ڈویژن کی حدود میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3583: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنے گرلز و بوائز کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں سے اندازاً سالانہ کتنے طالب علم فارغ التعلیم ہوتے ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علم کس کس یونیورسٹی سے امتحان دینے کے مجاز ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں اس وقت کوئی خود مختار یونیورسٹی کام نہیں کر رہی جبکہ صوبہ کی بقایا تمام ڈویژن میں خود مختار یونیورسٹیاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ساہیوال ڈویژن میں بھی ساہیوال یونیورسٹی کے نام سے نئی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ساہیوال ڈویژن میں اس وقت 24 کالجز کام کر رہے ہیں جن میں 12 کالجز بوائز اور 12 گرلز کالجز ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ضلع ساہیوال میں کالجز کی تعداد 06 ہے جن میں سے 03 بوائز اور 03 گرلز کالجز ہیں۔

2۔ ضلع پاکپتن میں کالجز کی تعداد 04 ہے جن میں سے 02 بوائز اور 02 گرلز کالجز ہیں۔

3۔ ضلع اوکاڑہ میں کالجز کی تعداد 14 ہے جن میں سے 07 بوائز اور 07 گرلز کالجز ہیں۔

(ب) ان کالجوں سے اندازاً سالانہ 5996 طالب علم فارغ التعلیم ہوتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

انٹرمیڈیٹ: 4287 ڈگری: 1496 ماسٹر: 213

جن کی کالج وار تفصیل (Flag-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال اور پاکپتن کے طلباء و طالبات بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں امتحان دینے کے مجاز ہیں اور ضلع اوکاڑہ کے طلباء و طالبات پنجاب یونیورسٹی لاہور میں امتحان دینے کے مجاز ہیں۔

1۔ ضلع ساہیوال کے تمام کالجز Affiliated with BZU Multan

I۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، ساہیوال

II۔ گورنمنٹ امامیہ کالج، ساہیوال

III۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، چیچہ وطنی

IV۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، ساہیوال

V۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی

VI۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، ہڑپہ

2۔ضلع پاکپتن کے تمام کالجز Affiliated with BZU Multan

I۔ گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج، پاکپتن
II۔ گورنمنٹ کالج، عارف والا
III۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، پاکپتن
IV۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، عارف والا

3۔ضلع اوکاڑہ کے تمام کالجز Affiliated with Punjab University Lahore

I۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، اوکاڑہ
II۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، دیپالپور
III۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، بصیرپور
IV۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، حویلی لکھا
V۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، حجرہ شاہ مقیم
VI۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، رینالہ خورد
VII۔ گورنمنٹ ڈگری کالج، گوگیرہ
VIII۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، اوکاڑہ
IX۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ساؤتھ سٹی اوکاڑہ
X۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، دیپالپور
XI۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، بصیرپور
XII۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، حویلی لکھا
XIII۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، حجرہ شاہ مقیم
XIV۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، رینالہ خورد

(د) یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں اس وقت کوئی خود مختار یونیورسٹی کام نہیں کر رہی بلکہ اس وقت ساہیوال میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کا sub campus کام کر رہا ہے اور جس میں ایم اے انگلش، ایم ایس سی سائیکالوجی، ایم ایس سی اکنامکس، ایم بی اے اور بی بی اے کی کلاسز ہو رہی ہیں۔

(ہ) جی ہاں! ساہیوال ڈویژن میں گورنمنٹ کالج ساہیوال یونیورسٹی کے قیام کی سکیم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں under process ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے ہاسٹلز سے متعلقہ تفصیلات

*3730: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ایچ ای سی کے تعاون سے تعمیر کئے گئے فارن فیکلٹی ہاسٹل کو کمرشل کیا گیا ہے جہاں پر کوئی بھی قیام کر سکتا ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی میں کوئی گیسٹ ہاؤس بنایا گیا ہے جس میں باہر سے آکر کوئی بھی قیام کر سکتا ہے؟

(ج) یونیورسٹی فارن فیکلٹی اور گیسٹ ہاؤس میں مہیا کی جانے والی سہولیات اور اس کے چارجز کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس وقت فارن فیکلٹی ہاسٹل اور گیسٹ ہاؤس میں کون قیام پذیر ہے اور کتنا کرایہ ادا کر رہے ہیں اگر نہیں تو کیا یہ بند ہیں۔ گزشتہ سال کے اس کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ہ) یونیورسٹی میں کتنے ہاسٹل ہیں، ان کی کتنی گنجائش ہے اور ان میں کتنی طالبات اس وقت قیام پذیر ہیں؟

(و) یونیورسٹی ہاسٹل چارجز کی مد میں فی طالبہ کتنی فیس وصول کر رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور کے فارن فیکلٹی ہاسٹل کو کمرشلائز کیا گیا ہے اور نہ ہی یونیورسٹی کا ایسا کوئی ارادہ ہے اور یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ یہاں آکر کوئی بھی قیام کر سکتا ہے۔ اس ہاسٹل میں دیگر یونیورسٹیوں کی درخواست پر ان کے بھیجے گئے ماہرین تعلیم کو انٹرنیشنل کانفرنسز، ٹریننگ سیشنز، تعلیمی ورکشاپس کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ایچ ای سی کی درخواست پر ان کے بھیجے گئے آفیشلز، تعلیمی ماہرین کو بھی تعلیمی مقاصد کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں موجود وی سی ہاؤس کو سنڈیکیٹ کی منظوری سے گیسٹ ہاؤس میں تبدیل کیا گیا ہے اور یہ بات درست نہیں ہے کہ یہاں کوئی بھی آکر قیام کر سکتا ہے۔ اس میں دیگر یونیورسٹیوں کی درخواست پر ان کے بھیجے گئے ماہرین تعلیم کو انٹرنیشنل کانفرنسز، ٹریننگ سیشنز، تعلیمی ورکشاپس کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ایچ ای سی کی درخواست پر ان کے بھیجے گئے آفیشلز اور تعلیمی ماہرین کو بھی تعلیمی مقاصد کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے۔

(ج) یونیورسٹی فارن فیکلٹی ہاسٹل اور گیسٹ ہاؤس میں تمام بنیادی اور ضروری سہولیات میسر ہیں۔ دیگر تعلیمی ادارے اپنے بھیجے گئے ماہرین تعلیم اور ایچ ای سی اپنے بھیجے گئے آفیشلز اور تعلیمی ماہرین کا ایک رات کا1600روپے بشمول ٹیکس فی کس ادا کرتے ہیں۔

(د) اس وقت یونیورسٹی فارن فیکلٹی ہاسٹل اور گیسٹ ہاؤس میں کوئی بھی قیام پذیر نہیں ہے۔ یونیورسٹی فارن فیکلٹی ہاسٹل اور گیسٹ ہاؤس کے گزشتہ سال کے کل اخراجات 2,10,000/-روپے اور کل آمدن 8,38,930/-روپے تھی۔

(ہ) یونیورسٹی میں اس وقت تین ہاسٹل ہیں ان کی گنجائش اور قیام پذیر طالبات کی تعداد تفصیل (Flag-I)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یونیورسٹی ہاسٹل کے چار جز کی مد میں قیام پذیر طالبات سے جو رقم وصول کی جاتی ہے اس کی تفصیل(Flag-II)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کی کنٹین و دکانوں سے متعلقہ تفصیلات

*3731: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں کنٹینز/دکانوں کی تعداد کیا ہے اور ان کے لئے کتنی جگہ مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کنٹینز/دکانوں کا ٹینڈر ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو کب سے شروع کیا گیا اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ہوتا۔ یونیورسٹی کنٹینز/دکانوں کا ٹھیکہ کتنے سال کے لئے دیا جاتا ہے اور ٹھیکہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) یونیورسٹی کنٹینز/دکانوں کا اس وقت ٹھیکہ کس کے پاس کتنے عرصہ سے ہے اور کس طریقہ سے دیا گیا؟

(د) یونیورسٹی کنٹینز/دکانوں کے ٹھیکہ کی مد میں کتنی رقم وصول کی جارہی ہے نیز ٹھیکہ کی رقم کا تعین (ماہانہ یا سالانہ) کس فارمولا کے تحت کیا جاتا ہے؟

(ہ) یونیورسٹی کنٹینز/دکانوں کے یوٹیلٹی بلز کی وصولی کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں کنٹینز/ دکانوں کی تعداد پانچ ہے اور جگہ رقبہ 6530sq.ft ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی خواتین کا ادارہ ہے جس کی وجہ سے پرانے بااعتماد ٹھیکیداران/ بولی دہندگان کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے تاکہ نئے ٹینڈرز کی صورت میں نامناسب کردار کے اشخاص اور ناپسندیدہ واقعات سے بچا جا سکے لہذا پرانے کنٹینز/دکانوں کے ٹھیکیداران کو ایک سال کی بنیاد پر ٹھیکہ دیا جاتا ہے اور اس ٹھیکے کی مد میں ہر سال10 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں کنٹینز/ دکانوں کا ٹھیکہ مندرجہ ذیل ٹھیکیداران:

1۔ جاوید صدیق 2۔ محمد منیر

3۔ محمد ندیم 4۔ صابر علی طور

5۔ ہوم اکنامکس ڈیپارٹمنٹ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کو دیا گیا ہے۔ گزشتہ عرصہ دراز سے انہی بااعتماد اور تسلی بخش کردار کے مالک حضرات کو ٹھیکہ دیا جارہا ہے جس میں سالانہ 10 فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(د) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں کنٹینز/ دکانوں کے ٹھیکہ داران سے ماہانہ کی بنیاد پر رقم وصول کی جاتی ہے جس کی سالانہ ٹوٹل رقم-/1854276 روپے ہے۔

(ہ) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کنٹینز/ دکانوں کے یوٹیلٹی بلز بنک چالان کی صورت میں ماہانہ وصول کئے جاتے ہیں۔

گورنمنٹ ڈگری کالج شورکوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3793: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج شورکوٹ کی بلڈنگ کو 2002 میں ناقص ڈکلیئر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کی بلڈنگ، چار دیواری، missing facilities کی وجہ سے طلباء کی تعداد بہت کم ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک بلڈنگ، چار دیواری اورmissing facilitiesدینے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج شورکوٹ کی بلڈنگ کو2001میں dangerous ڈکلیئر کیا گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے تاہم طلباء کی تعداد میں اضافہ نہیں ہورہااوراس وقت کالج ہذامیں 797طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(ج) کالج کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 97.930 ملین روپے ہے منظور ہو چکا ہےاوراس منصوبہ کواگلے مالی سال15-2014کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہےاور25 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز محکمہ پلاننگ اینڈڈویلپمنٹ کو بھیج دی گئی ہے عمارت کی تعمیر اگلے مالی سال میں شروع ہو جائے گی۔

فیصل آباد: چک جھمرہ میں ڈگری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3862:جناب آزاد علی تبسم:کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں کتنے ڈگری کالجز(بوائز/گرلز)ہیں؟

(ب) ان کالجز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں،کالجزوار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنی اساتذہ اور دوسرے سٹاف کی اسامیاں کس کس مضمون کی کب سے خالی ہیں،کالجزوار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) گورنمنٹ کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں2ڈگری کالجز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز چک جھمرہ، ضلع فیصل آباد

2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چک جھمرہ، ضلع فیصل آباد

(ب) چک جھمرہ کے کالجز میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے لئے اساتذہ کی 22 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 11 کا بجٹ جاری ہو چکا ہے مگر 11 کا بجٹ ابھی جاری نہیں ہوا۔

2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چک جھمرہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 11 ہے جن کی مضمون وار تفصیل جاری ہو چکی ہے مزید 11 اسامیوں کی منظوری دی جا چکی ہے۔ جن کے لئے مضامین وار تفصیل ابھی موصول نہیں ہوئی۔

(ج)

1) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں اساتذہ کی 22 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 11 کا بجٹ جاری ہو چکا ہے اور ان میں سے 6 اسامیوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں دیگر خالی اسامیوں پر CTIs کو بھرتی کیا گیا ہے جو تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مضمون	سکیل گریڈ	تاریخ
1	اردو	17	24-09-2013
2	پولیٹیکل سائنس	17	24-09-213
3	بیالوجی	17	24-09-2013
4	کامرس	17	24-09-2013
5	کمپیوٹر سائنس	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
6	ایجوکیشن	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
7	جغرافیہ	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
8	اسلامیات	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
9	میتھ	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
10	فارسی	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
11	فزیکل ایجوکیشن	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
12	فزکس	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
13	کیمسٹری	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
14	لائبریرین	17	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
15	باٹنی	18	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا
16	میتھ	18	ابھی بجٹ جاری نہیں ہوا

2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چک جھمرہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں سے آٹھ پر اساتذہ کام کر رہی ہیں۔ خالی اسامیوں کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	مضمون	سکیل گریڈ	تاریخ
1	اسلامیات	17	12-07-2010
2	پولیٹیکل سائنس	17	19-06-2014
3	انگلش	18	12-07-2012

خالی اسامیوں پر محکمہ تعلیم کی ہدایت کے مطابق CTIs کو بھرتی کیا گیا ہے جو تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ دیگر گیارہ اسامیوں کی مضمون وار تفصیل ابھی تک جاری نہیں ہو سکی۔

(د) ان خالی اسامیوں پر حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق بھرتیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہیں تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ تعلیم نے CTIs بھرتی کرنے کی پالیسی جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت CTIs تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں جس سے کالجز میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ درپیش نہیں ہے۔

ملتان: بوائز اور گرلز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3883: **ملک محمد علی کھوکھر**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان کی حدود میں کتنے بوائز و گرلز کالجز اور یونیورسٹیاں ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ بالا اداروں کی تعداد میں موجودہ آبادی کے مطابق اضافہ کیوں نہیں کیا جا رہا؟

(ج) کیا حکومت اس شہر میں مزید کالجز اور یونیورسٹی سرکاری طور پر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ملتان کی حدود میں مندرجہ ذیل پانچ یونیورسٹیاں قائم ہیں:

1۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
2۔ محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان
3۔ دی وومن یونیورسٹی، ملتان
4۔ محمد نواز شریف ایگریکلچر یونیورسٹی، ملتان
5۔ انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان (پرائیویٹ)

(ب) آبادی کے لحاظ سے ملتان کی حدود میں مندرجہ بالا یونیورسٹیوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) حکومت فی الحال ملتان شہر میں نئی یونیورسٹی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ آبادی کے لحاظ سے مذکورہ بالا شہر میں قائم شدہ یونیورسٹیوں کی تعداد کافی ہے۔

قصور: کنگن پور میں طالبات کے ڈگری کالج کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3897: **سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگن پور میں طالبات کے لئے الگ ڈگری کالج کی بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ڈگری کالج کی تعمیر مکمل ہونے کے باوجود کلاسوں کا آغاز نہیں کیا جارہا، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت مقامی طالبات کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے کب تک اس نئے تعمیر شدہ کالج میں کلاسیں شروع کردے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ چندو بیگم ڈگری کالج فار وومن کنگن پور قصور کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ مزید برآں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالج کی بلڈنگ کی تکمیل کے بعد کالج کے قیام کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ چندو بیگم ڈگری کالج فار وومن کنگن پور قصور کے قیام کے بعد کالج میں باقاعدہ کلاسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ کالج میں 13 اساتذہ (CTIs) طلباء کی راہنمائی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس سال کالج میں طلباء کی تعداد 104 ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ کالج میں 104 طلباء مختلف کلاسز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*3967: **جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر حلقہ پی پی۔284 میں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کے قیام کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے، طالبات کی تعداد کتنی ہے، کتنی لیکچرارز تعینات کی گئی ہیں ان میں کتنی مستقل اور کتنی عارضی بنیاد پر دس ہزار روپے ماہانہ پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں لیکچرارز کی کتنے عرصے سے خالی ہیں۔ حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کالج میں ایم اے کلاسز کے اجراء کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کے قیام کو 32 سال ہو چکے ہیں:

طالبات کی تعداد 913 ہے۔

کل منظور شدہ پوسٹیں 22 ہیں۔

09 لیکچرار تعینات ہیں جو تمام مستقل ہیں۔

بارہ سی ٹی آئز (CTIs) مورخہ یکم اکتوبر 2013 تا 31-05-2014 تک مبلغ -/15000 ہزار روپے ماہانہ پر عارضی طور پر تعینات کی گئی تھیں۔

(ب) 13 اسامیاں تقریباً عرصہ پانچ سال سے خالی ہیں اور حکومت جلد از جلد ان اسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر یا بذریعہ ٹرانسفر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) حکومت مذکورہ کالج میں ایم اے اور ایم ایس سی کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں پرنسپل کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ضروری دستاویزات محکمہ ہذا کو ارسال کر دے۔

ضلع راجن پور میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4360: **سردار علی رضا خان دریشک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کل کتنے سرکاری انٹر اور ڈگری (بوائز اور گرلز) کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر کالج میں کلاس وار طلباء وطالبات کی تعداد بتائی جائے نیز سال 2013 اور 2014 میں سالانہ نتائج کی شرح کیا ہے سٹینڈرڈ وار بتائی جائے؟

(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے۔ ان اساتذہ کی حاضری کی شرح کیا ہے؟

(د) سال14۔2013میں کتنے اساتذہ کے تبادلے ہوئے،ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں اب تک خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پُر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں،اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں درج ذیل ڈگری کالجز موجود ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:
ضلع راجن پور میں کل دو پوسٹ گریجویٹ، دو ڈگری مردانہ اور پانچ ڈگری زنانہ کالج کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور، انڈس روڈ راجن پور
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جام پور، انڈس روڈ جام پور
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز روجھان زاہد روڈ روجھان
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز فاضل پور حاجی پور روڈ فاضل پور
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) راجن پور فتح پور روڈ راجن پور
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) جام پور نزد اسپورٹس سٹیڈیم جام پور
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) فاضل پور نزد امام بارگاہ جعفریہ فاضل پور
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) کوٹ مٹھن نزد اسپورٹس سٹیڈیم کوٹ مٹھن
9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) داجل اندرون شہر داجل

(ب) کالج وار مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کالج وار مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4440: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنی پرائیویٹ یونیورسٹیاں قائم ہیں؟

(ب) کیا سب نے چارٹر حاصل کیا ہوا ہے اگر ہاں تو کیا وہ چارٹر کے مطابق ہی بچوں کو تعلیم دے رہی ہیں اور اسی کے مطابق ہی فیسیں وصول کر رہی ہیں؟

(ج) کیا چارٹر میں کہیں درج ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ چار چار ماہ یا سال کی ایڈوانس فیس لے گی اگر ایسا درج نہیں تو پھر ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(د) جو پرائیویٹ یونیورسٹیاں چارٹر کے برعکس کام کر رہی ہیں، کیا حکومت نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر ہاں تو گزشتہ چار سال کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) صوبہ بھر میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت بننے والی پرائیویٹ یونیورسٹیز کی تعداد 24 ہے۔(Flag-A)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں! مندرجہ بالا تمام 24 ادارے / یونیورسٹیز چارٹر کی منظوری کے بعد کام کر رہی ہیں۔ چارٹر کے مطابق ہی تعلیم دے رہی ہیں اور اسی کے تحت بورڈ آف گورنرز کی متعین اور منظور کردہ فیسیں وصول کر رہی ہیں جبکہ بورڈ آف گورنرز میں فنانس ڈیپارٹمنٹ، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے نمائندے شامل ہیں۔

(ج) یونیورسٹی میں فیس سمسٹر وار وصول کی جاتی ہے جو کہ عموماً چار سے چھ کا ہوتا ہے چارٹر میں فیسوں کا تعین نہیں کیا جاتا بلکہ بورڈ آف گورنرز کی متعین اور منظور کردہ فیسیں ہی وصول کی جاتی ہیں جبکہ بورڈ آف گورنرز میں فنانس ڈیپارٹمنٹ، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے نمائندے شامل ہیں۔

(د) تمام پرائیویٹ ادارے / یونیورسٹیز بالعموم چارٹر کے دائرہ کار کے اندر رہ کر کام کر رہی ہیں۔ کسی بھی خلاف ورزی کی صورت میں ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد، پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر کمیشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب کسی بھی یونیورسٹی کے خلاف کارروائی کرنے کے مجاز ہیں۔

راولپنڈی: یو ای ٹی ٹیکسلا میں ٹیچنگ کیڈرز میں بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4471: محترمہ ظل ہما: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا راولپنڈی میں یکم جنوری2010 سے آج تک کتنے ٹیچنگ کیڈر کے ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیاان کو باقاعدہ رولز / پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) کیامذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا؟

(د) کیاان کو بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی بنائی گئی تھی؟

(ہ) کیاان کی بھرتی کی approval سنڈیکیٹ سے لی گئی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا راولپنڈی میں یکم جنوری2010 سے آج تک ٹیچنگ کیڈر کے ملازمین کی لسٹ ضمیمہ (الف)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں!ان کو باقاعدہ رولز / پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیاہے۔

(ج) جی ہاں!مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا۔

(د) جی ہاں! سلیکشن بورڈ کے ذریعے ان کو بھرتی کیا گیا تھا۔

(ہ) جی ہاں!ان کی بھرتی کی approval سنڈیکیٹ سے لی گئی تھی۔

راولپنڈی:یوای ٹی ٹیکسلا کی توسیع کے لئے رقبہ خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*4472: **محترمہ ظل ہما:** کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا راولپنڈی کی توسیع کب کی گئی تھی، اس توسیع کے وقت کتنا رقبہ حاصل کیا گیا تھا؟

(ب) جن مالکان اراضی سے یہ رقبہ حاصل کیا گیا تھاان کے نام،پتاجات اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا جن مالکان اراضی سے رقبہ حاصل کیا گیا تھاان کو رقبہ کا معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو جن کو معاوضہ کی ادائیگی کی گئی ہے ان کے نام،پتاجات اور رقبہ مع رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) جن مالکان اراضی کو ابھی تک رقبہ کا معاوضہ نہیں ادا کیا گیاان کے نام وپتاجات اور رقم مع رقبہ کی تفصیل اور معاوضہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بتائیں نیزان کو کب تک ادائیگی کر دی جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال2002 میں گورنمنٹ پنجاب / چانسلر کی ہدایت پر یونیورسٹی ہذا کی توسیع کی گئی۔ توسیع کے دوران یونیورسٹی نے رقبہ تعدادی 397 کنال واقع موضع گانگو بہادر، تحصیل ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی برائے داخلی راستہ و توسیع خریدا۔

(ب) 953 مالکان اراضی سے رقبہ خریدا گیا جن کی تفصیل 1000 صفحات پر مشتمل ہے۔ اگر ضروری سمجھا گیا تو بھیجی جا سکتی ہے۔

(ج) 953 مالکان اراضی سے درج ذیل ریٹ کے مطابق لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے ذریعے مندرجہ ذیل قیمت پر 397 کنال خریدا گیا۔

1۔ نہری زمین -/30500 فی کنال
2۔ چاہی زمین -/96500 فی کنال
3۔ میرا زمین -/62000 فی کنال
4۔ بنجر قدیم زمین -/54500 فی کنال
5۔ غیر ممکن زمین -/12500 فی کنال

1۔ قیمت برائے ٹوٹل پیمائش شدہ 397 کنال اراضی -/27,746,675
2۔ 15 فیصد کمپلسری ایکوزیشن چارجز -/4,121,151

(Qubz-ul-Wasool ریکارڈ جو کہ تقریباً 1000 صفحات پر مشتمل ہے اگر ضروری سمجھا جائے تو بھیجا جا سکتا ہے)

(د) اراضی مالکان نے سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت میں حاصل شدہ اراضی کی قیمت بڑھانے کے لئے بارہ عدد ریفرنس دائر کر دیئے جس میں صوبہ پنجاب، ڈسٹرکٹ کلکٹر، لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے علاوہ یونیورسٹی ہذا کو بھی فریق مقدمہ بنایا گیا۔ محکمہ مال کے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے خلاف استدعا کی گئی کہ اس نے حاصل شدہ اراضی کی قیمت کا تعین کم کیا ہے لہذا حاصل شدہ اراضی کی مارکیٹ کے مطابق قیمت دی جائے۔

محترم سینئر سول جج راولپنڈی کی عدالت کے فیصلوں کی تفصیل:

"Decision dated 24-07-2008 vide which references titled "Ghulam Haider & others vs LAC others" and Ghulam Sarwar & others vs LAC others" were decided, respectively. The SCJ in both these decisions directed the LAC to award compensation to the petitioners at the

rate of Rs.12,000/- per Marla for residential and Rs.25,000/- per Marla for commercial land along with 15% interest.

Decision dated 03-12-2007 vide which reference titled "Mushtaq & others vs Province of Punjab & others" was accepted and SCJ directed LAC to pay compensation at the rate of Rs.300,000/- per Kanal along with 15% interest as well as Rs. 100,000/- as compensation for the trees.

Decisions dated 07-09-2010, vide which nine (9) references have been accepted. The SCJ enhanced the compensation directing the LAC to pay the petitioners at the rate of Rs. 16,500/- per Marla for all kinds of land along with 15% compulsory acquisition charges and interest at the rate of 8% per annum since the date of acquisition of land."

عدالت عالیہ کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے معاملے کے قانونی، مالی، انتظامی اور فنی پہلوؤں اور دیگر جزئیات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حکومت پنجاب زمین کی نئی متعین شدہ قیمت کا نصف گرانٹ کی شکل میں منظور کر چکی ہے جبکہ باقی نصف یونیورسٹی کو اپنے ذرائع سے پورا کرنے کا کہا گیا ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلوں کے متعلق سنڈیکیٹ کی ہدایت پر یونیورسٹی نے عدالت عظمیٰ / سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کیں جن میں ابھی فیصلہ آنا ہے۔

تیرہ کیسوں میں سے گیارہ کیس مختلف سول عدالتوں (راولپنڈی) میں زیر سماعت ہیں جبکہ دو کیس اپیل میں ہیں۔

لاہور: کامرس کالج علامہ اقبال ٹاؤن میں اساتذہ سے متعلقہ تفصیلات

*4520: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج آف کامرس ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے پرنسپل کی پوسٹ کافی عرصے سے خالی پڑی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا اسامی کو پُر کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں کچھ اساتذہ وزیٹنگ ہیں جن کا نام ٹائم ٹیبل میں شامل ہے اور نہ ہی وہ باقاعدہ کالج کے اساتذہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت کالج کے تعلیمی ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مورخہ 12-06-2013 کو پرنسپل گریڈ20 گورنمنٹ کالج آف کامرس، ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سروس کے لئے عمر کی بالائی حد پر پہنچنے کے بعد ریٹائر ہوئے جس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ڈائریکٹر کامرس پنجاب اور ڈائریکٹر کالجز لاہور ڈویژن کے ذریعے سے اس پوسٹ پر درخواستیں مانگیں مگر گریڈ20 کا کوئی بھی امیدوار نہ آیا۔ بالآخر گریڈ19 کے تین امیدواروں کا ایک پینل آیا جن کا انٹرویو کمیٹی نے کیا چنانچہ مورخہ 14-07-22 کو ڈاکٹر ممتاز احمد خان چیف انسٹرکٹر گریڈ19 کو (OPS) کی حیثیت سے ریگولر پرنسپل تعینات کر دیا گیا۔ کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں ماضی کی طرح اس وقت بھی کوئی وزٹنگ ٹیچر کام نہیں کر رہا ہے۔ ٹائم ٹیبل کے مطابق تمام اساتذہ ریگولر ہیں اور اپنے اپنے مضامین پڑھا رہے ہیں۔ ٹائم ٹیبل کی کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

(i) مذکورہ کالج میں کلاسیں باقاعدگی سے لگائی جاتی ہیں اور پیریڈ کے درمیان خلا نہیں آنے دیا جاتا۔ صبح پرنسپل خود گیٹ پر موجود رہتے ہیں اور چھٹی کے وقت کلاس ٹیچر طلباء کو خود کالج سے باہر نکالتے ہیں۔

(ii) مذکورہ کالج کے تعلیمی ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے حکومت نے ڈی کام اور بی کام کے علاوہ آئی کام ڈسپلن کو بھی شروع کرانے کی اجازت دے دی ہے اور یہاں مزید نئے کورسز شروع کرانے کے لئے فائل تیار کی جا رہی ہے جو جلد ہی process میں ڈال دی جائے گی۔

صوبہ بھر میں کامرس کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4521: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کامرس کالجز 2012-08-01 سے ٹیوٹا سے الگ کر کے محکمہ تعلیم پنجاب کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ان کامرس کالجز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان کے لئے جو ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا ہے وہ کہاں واقع ہے؟

(ج) ڈائریکٹوریٹ کا کتنا بجٹ ہے اب تک ہونے والے اخراجات کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ کے اضافی اخراجات پورے کرنے کے لئے سائل سے وصول کئے جاتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) 31۔جولائی 2012 کو کامرس کالجز TEVTA سے علیحدہ ہوئے اور ہائر ایجوکیشن نے کامرس کالجز کا انتظام یکم اگست 2012 کو سنبھالا۔آغاز میں کامرس کالجز کا انتظام ڈائریکٹوریٹ پبلک انسٹرکشن (کالجز) پنجاب لاہور اور اس کے ماتحت دفاتر ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (کالجز) کے زیر انتظام کر دیا گیا تھا۔ڈائریکٹوریٹ پبلک انسٹرکشن کالجز پنجاب لاہور، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز)، ڈائریکٹر کامرس کالجز پنجاب لاہور اس وقت 118 کامرس کالجز کا انتظام بخوبی سنبھال رہے ہیں۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ پبلک انسٹرکشن (کالجز) کے دفتر میں جگہ کی کمی کے باعث ڈائریکٹوریٹ کامرس کالجز گورنمنٹ کالج آف کامرس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور منتقل کیا گیا ہے۔

(ج) ڈائریکٹر کامرس کالجز پنجاب لاہور کے دفتر کا بجٹ تاحال منظور نہیں ہوا ہے یہ ادارہ ڈائریکٹوریٹ پبلک انسٹرکشن کالجز پنجاب لاہور کے موجودہ مالی وسائل کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ڈائریکٹر کامرس کالجز پنجاب لاہور کے دفتر کا بجٹ تاحال منظور نہیں ہوا ہے یہ ادارہ ڈائریکٹوریٹ پبلک انسٹرکشن کالجز پنجاب لاہور کے موجودہ مالی وسائل کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

ضلع راجن پور میں سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4555: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں قائم گرلز و بوائز کالجز کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) کتنے کالجز کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں اور کتنے کالجز کی اپنی عمارات نہ ہیں، کالجز وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) تمام کالجز میں کتنی منظور شدہ اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں ہیں، ان میں کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیل بتائی جائے، نیز حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) جن کالجز کی عمارات نہ ہیں، ان کی عمارات حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں بوائز اور گرلز کالجز کے نام درج ذیل ہیں:

بوائز کالجز

نمبر شمار	ادارہ کا نام
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، راجن پور
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور
3	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، فاضل پور
4	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، روجھان

گرلز کالجز

5	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، راجن پور
6	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، جام پور
7	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، فاضل پور

(ب) مندرجہ بالا سات کالجز میں سے پانچ کالجز کی عمارات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	ادارہ کا نام
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، راجن پور
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور
3	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، روجھان
4	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، جام پور
5	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، راجن پور

دو کالجز جن کی عمارات کی تعمیر کا کام جاری ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام
1	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، راجن پور
2	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، فاضل پور

(ج) تمام کالجز میں منظور شدہ اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

		ٹیچنگ اسامیاں		نان ٹیچنگ اسامیاں	
نمبر شمار	نام کالج	منظور شدہ	خالی	منظور شدہ	خالی
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، راجن پور	44	23	26	07
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	35	18	26	09
3	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز فاضل پور	23	10	28	19
4	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز، روجھان	22	11	27	17
5	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، راجن پور	24	10	32	12
6	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، جام پور	22	09	24	10
7	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، فاضل پور	23	12	30	18

(د) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت موجود ہے کہ پانچ کالجز کی عمارات کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے باقی ماندہ دو کالجز کی عمارات کی تعمیر کے منصوبہ جات منظور ہو چکے ہیں جن پر کام کا آغاز ہو چکا ہے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام منصوبہ	کل لاگت	موجودہ مالی سال میں فراہم کردہ رقم
1	گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز فاضل پور	94.524 ملین روپے	20 ملین روپے
2	گورنمنٹ ڈگری کالج گرلز، فاضل پور	106.957 ملین روپے	40 ملین روپے

بہاولنگر: کامرس کالج کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4612: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس فورٹ عباس ایک چھوٹی سی بلڈنگ جس کا رقبہ چند کمروں پر مشتمل ہے چل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس فورٹ عباس کا 10 ایکڑ رقبہ جس کی چار دیواری، گیٹ لگے ہوئے موجود ہے، کیا حکومت بلڈنگ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں قائم گورنمنٹ کالج آف کامرس کو اپ گریڈ کر کے بی کام کی کلاسز کے اجراء کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس فورٹ عباس کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہا تھا۔ 2014 میں اس کو ٹی ایم اے کی بلڈنگ میں منتقل کر دیا۔ یہ عمارت 1.5 کنال پر مشتمل ہے جس میں 9 کمرے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس فورٹ عباس کو TEVTA دور میں 10 ایکڑ رقبہ الاٹ ہوا۔ نقشہ جات بھی تیار ہوئے بلڈنگ بنانے کا تخمینہ پانچ کروڑ بنا مگر کام مکمل نہ ہو سکا اور ادارہ TEVTA سے HED کو منتقل ہو گیا۔

(ج) بہاولنگر میں قائم گورنمنٹ کالج آف کامرس میں بی کام کی کلاسوں کا اجراء 2003 میں ہو گیا تھا۔ 08-2007 میں ایم کام کی کلاسیں بھی شروع ہو گئی تھیں تب سے کلاسیں باقاعدگی سے جاری ہیں۔ ادارے کا الحاق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ہے۔

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے خلاف مقدمات اور اراضی کی لیز سے متعلقہ تفصیلات

*4636: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے خلاف اس وقت کس کس عدالت میں کس کس نوعیت کے مقدمات زیر سماعت ہیں؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی کی ملکیت زمین میں سے کتنی کتنی اور کہاں کہاں سے زمین تجارتی بنیادوں پر کسی پرائیویٹ سرکاری اداروں کو کن کن شرائط کی بناء پر دی گئی ہے؟

(ج) یہ اراضی کس قانون اور اختیار کے تحت دی جاتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے خلاف مختلف عدالتوں میں بہت سے مقدمات زیر سماعت ہیں ان میں دعویٰ استقرار حق، رٹ پٹیشن، انٹر کورٹ اپیل اور سول کورٹ اپیل شامل ہے لیکن ان تمام کیسز میں وائس چانسلر کو منصبی حیثیت سے فریق بنایا گیا ہے نہ کہ ذاتی حیثیت سے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی نے دو قطعہ اراضی 160x44 فٹ برائے شادی لانز تین سال کے لئے مبلغ -/40,00,000روپے فی کس سالانہ کرائے پر مندرجہ ذیل افراد کو دی ہے۔

1۔مون کیٹرز C-40ریلوے آفیسر کالونی، والٹن لاہور

2۔ڈین کیٹرز C-808فیصل ٹاؤن، لاہور

(ج) پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یونیورسٹی کی زمین سے متعلق کوئی بھی معاہدہ کر سکتا ہے، اس میں کسی قسم کی تبدیلی کر سکتا ہے، جاری رکھ سکتا ہے اور ختم کر سکتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ایک لینڈ کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جو پنجاب یونیورسٹی کی وہ زمینیں جو فی الحال زیر استعمال نہیں ہیں کو عارضی طور پر یونیورسٹی کی آمدن بڑھانے کے لئے سالانہ کی بنیاد پر پٹہ پر دیتی ہے۔ یہ محض ایک عارضیadjustmentہے۔

گورنمنٹ سیف آباد کالج کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*4802: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سیف آباد کالج فار وومن فیصل آباد میں طالبات کی تعداد کلاس وار بتائی جائے نیز بلڈنگ کے کتنے کمرے تعلیمی سرگرمیوں اور کتنے کمرے بطور لیب استعمال ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کالج ہذا میں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ طالبات کو فرش پر بیٹھ کر اپنی تعلیمی سرگرمیاں سرانجام دینی پڑتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت سیف آباد کالج فار وومن میں طالبات کے لئے فرنیچر اور دوسری سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد میں کل 686طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن کی کلاس وار تفصیل درج ذیل ہے:

فرسٹ ایئر	سیکنڈ ایئر	تھرڈ ایئر	فورتھ ایئر	میزان
316	213	87	70	686

کالج ہذا میں تعلیمی سرگرمیوں کے لئے کل 18 کمرے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس رومز	لیبارٹریز	لائبریری	ہال کمرہ	میزان
12	04	01	01	18

(ب) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ کالج فار وومن سیف آباد، فیصل آباد میں 449 کرسیاں اور 25 بینچز موجود ہیں۔یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ایک بینچ تین طالبات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح 524 طالبات کے لئے فرنیچر موجود ہے۔

(ج) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالج ہذا کو مالی سال 14-2013 میں 2 ملین روپے فراہم کئے چونکہ فنڈز جون کے ماہ میں فراہم ہوئے جس کی وجہ سے خریداری مکمل نہ ہو سکی۔ تاہم موجودہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کالج ہذا کا ترقیاتی منصوبہ شامل ہے اور اس سال فرنیچر اور کمپیوٹر کی خریداری کے لئے رقم فراہم کر دی جائے گی۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد میں کلیدی عہدہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*5156: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد میں مندرج ذیل تین کلیدی عہدے ہیں؟

(1)چیئرمین (2) سیکرٹری (3) کنٹرولر امتحانات

(ب) فیصل آباد بورڈ کے قیام سے آج تک ان عہدوں پر فائز ہونے والے افسران کے نام اور ڈومیسائل کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے ممبران کا انتخاب / نمائندگی ڈویژن کے تمام اضلاع سے کی جاتی ہے؟

(د) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے موجودہ ممبران کے نام اور ڈومیسائل کی ضلع وار تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) ان کلیدی عہدوں پر مستعار الخدمتی افسران کی پوسٹنگ کنٹرولنگ اتھارٹی بورڈز / سیکرٹری ہائر ایجوکیشن، پنجاب بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن Act,1976 کی شق نمبر 12(8) کے تحت کرتی ہے۔ تاہم ڈومیسائل کے ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تعلیم کے

حاضر سروس ملازم ہونے کی بناء پر ان کا سروس ریکارڈ ان کے آبائی محکمہ ایجوکیشن کے پاس ہے اس بناء پر ڈومیسائل کے بارے میں حتمی معلومات بورڈ ہذا کے پاس نہ ہیں۔ان کے نام اور مستعار الخد متی عرصہ ضمیمہ (اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! بورڈ ممبران کا انتخاب ڈویژن کے تمام اضلاع سے کیا جاتا ہے اور ان کی تعیناتی کنٹرولنگ اتھارٹی بورڈز / سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(د) موجودہ بورڈ ممبران کی فہرست برضمیمہ (بی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم ڈومیسائل کے ضمن میں عرض ہے کہ یہ افسران محکمہ تعلیم کے حاضر سروس / ریٹائرڈ ملازم ہوتے ہیں لہذاان کا سروس ریکارڈ ان کے آبائی محکمہ ایجوکیشن کے پاس ہے اس بناء پر ڈومیسائل کے بارے میں حتمی معلومات بورڈ ہذا کے پاس نہ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال بھی pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا بڑا اہم point ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں لیکن تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال بہت اہم ہیں ان کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! تشریف رکھیں۔یہ نہیں ہو سکتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع پاکپتن کے اکثر گاؤں میں آج کل ایک گروپ آیا ہوا ہے جو زمینداروں کے ٹرانسفارمر چوری کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کیا فرما رہے ہیں؟

پاکپتن میں زمینداروں کے ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمر چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرے ضلع پاکپتن میں ایک نہایت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل ایک گروپ سرگرم ہے جو زمینداروں کے ٹیوب ویلوں سے رات کو ٹرانسفارمر چوری کر لیتا ہے۔ یہ لوگ تقریباً دس گیارہ ٹرانسفارمر روزانہ چوری کر رہے ہیں جس کا زمینداروں کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ جب ہم زمیندار تھانے جاتے ہیں تو پرچے درج نہیں کئے جاتے جبکہ اصولی طور پر فوری پرچہ درج ہو تب واپڈا کہتا ہے کہ ہم ان کو ٹرانسفارمر دیتے ہیں۔ جو لوگ ٹرانسفارمر چوری کر رہے ہیں وہ 3/4 ہزار روپے میں اس کی تاریں فروخت کر دیتے ہیں جبکہ زمیندار کو دوبارہ ٹرانسفارمر لگوانے کے لئے 50/60 ہزار روپیہ دینا پڑتا ہے اور فصل اس کی الگ سے ضائع ہوتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب کو اس حوالے سے توجہ دلائی جائے کیونکہ میرے حلقہ میں پانچ چھ تھانے ہیں جن میں تھانہ ڈل وریام، ملکہ ہانس، صدر پاکپتن، رنگ شاہ اور کلیانہ شامل ہیں۔ اس جانب خصوصی توجہ کی جائے اور اس کا کوئی حل نکالا جائے تو زمیندار آپ کو دعائیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ آپ کا point note کر لیا گیا ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وٹو صاحب!

پنجاب اسمبلی کے سامنے نابینا حضرات کے احتجاج پر حکومت سے ان کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کا مطالبہ

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہے کہ راستے block ہیں، مین گیٹ بند ہے اور تمام ممبران بھی پیچھے سے آئے ہیں۔ وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ اسی ملک کے غالباً نابینا حضرات ہیں جن کے

بارے میں اخبارات میں بھی پڑھا ہے اور کچھ لوگوں سے میری بات بھی ہوئی ہے جن کے کچھ مطالبات ہیں۔ معلوم یہ ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ دو مہینے پہلے ان کی negotiations ہوئی ہیں اور غالباً کچھ مطالبات تسلیم بھی کر لئے گئے ہیں۔ اگر ہمارے معاشرے کے پسے ہوئے نابینا حضرات کے کچھ genuine مطالبات ہیں تو میری آپ کے توسط سے حکومتی وزراء اور ممبران سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی اس کا notice لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خرم جہانگیر وٹو صاحب! بات یہ ہے کہ کل ہم نے اُن کا احترام کیا ہے۔ آپ کو اور باقی ممبران کو بھی آج اسمبلی آنے میں کتنی تکلیف ہوئی ہے؟ سکیورٹی کے حالات آپ خود دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی آپ کو پتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کو کتنا threat ہے؟ ہم نے اچھائی کا پہلو دیکھتے ہوئے بجائے اس کے کہ نابینا حضرات کو وہاں پر تکلیف ہو ہم نے ان کو عزت دے کر یہاں پر بلایا کہ آئیں، آپ ایک سائیڈ پر بیٹھ جائیں اور ہم آپ کو کھانا بھی کھلاتے ہیں۔ گورنمنٹ کے اُن کے ساتھ ڈائیلاگ بھی کروائے ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں آج تک اس طرح کی روایت قائم نہیں کی گئی تھی ہم نے ان نابینا حضرات کو یہاں پر لا کر بٹھایا اور گورنمنٹ نے اُن کے ساتھ مذاکرات شروع کئے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہم نے ان کو عزت دینے کی کوشش کی جس کا انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا اور آج انہوں نے اسمبلی کے دروازے پر احتجاج کر کے اس کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں ان کو بھی تھوڑا سا اپنے رویے پر غور کرنا چاہئے۔ ہم تو ان کو کھانا بھی کھلانا چاہتے تھے، عزت دے کر بٹھانا بھی چاہتے تھے بلکہ ڈائیلاگ بھی کروا رہے تھے ورنہ پنجاب اسمبلی کے اندر اس طرح کی روایت آج سے پہلے قائم نہیں ہوئی۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! آپ کا یہ بڑا اچھا کام ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں میڈیا کے دوستوں سے بھی یہی گزارش کرتا ہوں کہ یہ مقدس ایوان ہے اس کی عزت کا ہم سب کو خیال کرنا چاہئے۔ پندرہ بیس افراد جو باہر احتجاج کے لئے بیٹھے ہیں اگر ہم ان کو یہاں تک لے کر آئے ہیں تو اس ایوان کی عزت کا بھی وہ خیال کریں۔ ممبران اور سٹاف دوسرے دروازے سے آ رہے ہیں جبکہ انہوں نے دروازے کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے گیارہ بجے کا اُن کو ٹائم دیا ہے اور امید ہے کہ ان کے معاملات طے ہو جائیں گے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزراء صاحبان چونکہ یہاں پر نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خرم جہانگیر وٹو صاحب!ان کے ساتھ زعیم قادری صاحب مذاکرات کرتے رہے ہیں، رات تین بجے تک ہمارا سٹاف مذاکرات کرتا رہا ہے، پنجاب اسمبلی کے ہمارے چیف سکیورٹی آفیسر صاحب بھی ان کے ساتھ مذاکرات کرتے رہے ہیں اور کرنل شجاع خانزادہ صاحب ان کے ساتھ بات کریں گے۔ میری یہی گزارش ہو گی کہ اگر ہم نے ان کو عزت دینے کی کوشش کی ہے تو وہ تھوڑا سا ہمارا بھی خیال کر لیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جی، شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اس کے بعد میں آپ دونوں میاں صاحبان کو ٹائم دے دوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کے لئے آپ کی توجہ چاہئے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے چیئرمین سمیت تین اہم اسامیاں عرصہ سے خالی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کن کی اسامیاں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے تین اہم اسامیاں کافی عرصے سے خالی پڑی ہیں جن پر عارضی تعیناتی کر کے یعنی ایڈیشنل چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے پانچ ہزار طلباء جو کہ DAE کی مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے۔ میں اس پر کوئی تحریک لے آتا ہوں تو مجھے ایوان میں اس issue پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تحریک لے آئیں تب اس کو دیکھتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔اس کے بعد ٹائم دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بالکل ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری بہت اہم بات ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"گزارش ہے کہ اسلام آباد میں میرے ایک عزیز کی death ہو گئی ہے میں اس کے جنازے میں شرکت کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ میں 20۔اکتوبر 2014 کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکا۔ براہِ کرم ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Respected Sir, I have to attend the meeting of Board of Management to be held on 24th October 2014. I will be unable to attend the Session. Kindly allow me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ لبنیٰ فیصل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ لبنیٰ فیصل ایم پی اے، ڈبلیو۔332 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Respected Sir, It is requested that I was unable to attend the Session on 21st and 27th October 2014. Kindly grant me two days leave for these dates."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شمیم اختر المعروف شہزادی کبیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شمیم اختر المعروف شہزادی کبیر ایم پی اے، ڈبلیو۔342 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 27۔اکتوبر2014 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی لہذا متذکرہ یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر عالیہ آفتاب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر عالیہ آفتاب ایم پی اے، ڈبلیو۔338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Respected Sir, I am going for Hajj from 29th September to 24th October 2014. I would request you to kindly grant me leave for these days."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد شعیب اویسی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد شعیب اویسی ایم پی اے، پی پی۔270 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir! It is requested that I have to go to Bangkok in connection with some urgent affairs. It is therefore, requested that ex-Pakistan leave from 20th to 28th October 2014 may kindly be sanctioned."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ تحسین فواد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ تحسین فواد ایم پی اے، ڈبلیو۔339 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Dear Sir, Kindly grant me three days leave for 20th, 23rd and 24th October 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے ایم ڈی ملتان کے ساتھ ضروری کام ہے جس کی وجہ سے میں اسمبلی سیشن attend نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر ایک یوم مورخہ 5۔دسمبر2014 کی رخصت عطا کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ غزالہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ غزالہ شاہین صاحبہ ایم پی اے ڈبلیو۔363 کی طرف سے ہے۔

She has requested that "Due to an urgent piece of work I would not be able to attend the Assembly session going to be held on 5th December 2014. Kindly grant me leave for that day."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان ایم پی اے ڈبلیو۔320 کی طرف سے ہے۔

She has requested that "That I am leaving abroad to attend a course on Women and Health Leadership Training Programme for Pakistan Medical Professionals. Kindly grant me leave from 5th December 2014 to 24th December 2014."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید حسین جہانیاں گردیزی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست سید حسین جہانیاں گردیزی ایم پی اے پی پی۔213 کی طرف سے ہے۔

"It is submitted that I will be out of country from 5th to 18th December 2014. Therefore, kindly grant me leave for 14 days."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں ایم پی اے PP-233 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ:

"میں اجلاس منعقدہ 2014-12-5 میں حاضر نہیں ہو سکا۔ مہربانی فرما کر رخصت عطا کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد ثاقب خورشید ایم پی اے PP-236 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ:

"میں چند گھریلو مصروفیات کی وجہ سے 5۔دسمبر 2014 کو حاضر نہیں ہو سکا۔ براہ کرم چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست رائے منصب علی خان ایم پی اے پی پی۔202 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں حالیہ اجلاس میں مورخہ 9تا12۔دسمبر 2014تک شرکت نہیں کر سکا۔ براہ کرم رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

انجینئر قمر الاسلام راجہ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست انجینئر قمر الاسلام راجہ ایم پی اے پی پی۔5 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir I will not be able to attend the Assembly proceedings from 15th to 19th December 2014. Kindly grant me leave for these days.

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری عامر سلطان چیمہ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست چودھری عامر سلطان چیمہ ایم پی اے پی پی۔32 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں سرگودھا جا رہا ہوں اور 10تا12۔دسمبر 2014اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ ایم پی اے ڈبلیو۔326 کی طرف سے ہے۔ انہوں نےrequest کی ہے کہ:

"It is submitted that I could not attend the session of Assembly from 9th to 12th December 2014 due to death of my family member. Kindly grant me leave for above mentioned dates."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست بیگم خولہ امجد ایم پی اے ڈبلیو۔337 کی طرف سے ہے۔

She has requested that "I was unable to attend the Assembly session on 9th December 2014. Kindly allow me one day leave."

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید مسعود عالم

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست مخدوم سید مسعود عالم ایم پی اے پی پی۔285 کی طرف سے ہے۔

He has requested that "Kindly grant me leave for 12th December 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید مسعود عالم

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست بھی مخدوم سید مسعود عالم ایم پی اے پی پی۔285 کی طرف سے ہے۔

"Please grant me leave for one day i.e. 16th December 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر کا اسمبلی کی جامع مسجد مکی کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کا اعلان

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ میں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔ میں یہاں پر آپ تمام ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ مسجد کے حوالے سے یہاں چنیوٹی صاحب اور دوسرے ممبران کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ یہ معاملہ کافی عرصہ سے pending پڑا ہوا تھا۔ پچھلی اسمبلی میں کچھ معزز ممبران نے اپنی تنخواہ جو تقریباً 60 لاکھ روپے بنتی تھی وہ تمام ممبران نے مسجد کے حوالے سے جمع کروائی تھی لیکن کسی وجہ سے وہ کام رُک گیا تھا اور وہ start بھی نہیں ہو سکا تھا۔ یہاں پر کمیٹی بنائی گئی تھی۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے بھی اس میں commitment کی تھی اور باقی دوستوں نے بھی commitment کی تھی۔ الحمد للہ اس کی ہم نے تین چار میٹنگ کی ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی موجود تھے، مولانا ابو حفص صاحب بھی ساتھ تھے تو آج یہ فیصلہ ہوا ہے اور اس کی bid کے حوالے سے کوالیفائی کرنے والی دو تین فرمز کو رجسٹرڈ کیا تھا اور آج ہم نے انہیں allow کر دیا ہے اور tender process start ہو گیا ہے اور انشاء اللہ جمعہ کے دن ہم اس مکی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ میری آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ باقی کاموں میں تو ہم اپنا حصہ ڈالتے ہیں، سیلاب میں بھی آپ نے کافی امداد کی تھی اور

زلزلے کے حوالے سے بھی کافی مدد کی تھی تو جو بھی ایم پی اے صاحبان خواتین و حضرات اس کار خیر میں اپنی تنخواہ وغیرہ دینا چاہیں تو یہ کام جتنا جلدی ہو سکے گا start ہو جائے گا۔ تقریباً اڑھائی کروڑ روپے کا یہ منصوبہ ہے۔ میری آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ جتنا ہو سکے اس کار خیر میں جو کہ اللہ کا گھر ہے، حصہ ڈالیں تو میں اس حوالے سے آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس مسجد میں ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی میاں صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک ماہ کی تنخواہ دیتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ، ڈاکٹر صاحب! یہاں پر تمام ممبران سن رہے ہیں تو جو خوشی سے دینا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب کو حصہ ڈالنے کے حوالے سے بتا دیں۔ جمعہ کے دن صبح ساڑھے نو بجے ہم سارے ممبران چل کر اس مسجد کا اکٹھے سنگ بنیاد رکھیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ڈاکٹر صاحب بات کر رہے ہیں اس کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بہت ہی تاریخی فیصلہ آپ کی سربراہی میں ہوا ہے اور میں خصوصی طور پر آپ کو اس فیصلے پر مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے تو ہم سب اس میں شریک ہوں گے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اسے قبول بھی فرمائے اور ہماری آخرت کا اسے توشہ بھی بنائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ، ڈاکٹر صاحب! جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! Kindly پہلے تو میری request یہ تھی کہ اس کے بعد آپ مجھے ٹائم دیں گے۔ معزز ممبر میرے لئے بہت محترم ہیں اور میں ان کی بہت respect کرتی ہوں لیکن یہ نہیں کہ میں خاتون ہوں تو مجھے آپ بٹھا رہے ہیں کہ پہلے انہیں بات کرنے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ بات کریں گی؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ میری آپ سے request ہے اور یہ کہ bias attitude نہیں ہونا چاہئے۔ شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن آپ نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں آپ کو ہمیشہ بولنے کا موقع دیتا ہوں ویسے میں آپ کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہاں پر ہم بولنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور عوام کی آواز۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جو کہنا چاہتی ہیں وہ بیان کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں بات تو کر لوں گی لیکن میں آپ کے اس روّیے پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ چیئر سے اس طرح بات نہیں کر سکتیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں۔آپ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میرا روّیہ سب کے ساتھ ایک جیسا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے خود کہا تھا کہ اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب کھڑے ہو گئے تھے اور مسجد کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں نے انہیں اجازت دی تھی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ سارے ممبران ایک جیسے ہیں اور۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ میاں صاحب تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ

نیاز بیگ لاہور میں پنجاب حکومت کی بیش قیمت اراضی کی خُورد بُرد کا انکشاف

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیاز بیگ لاہور میں 800 کروڑ روپے کی 635 کنال 13 مرلہ سرکاری اراضی کی بندر بانٹ، پنجاب حکومت کی جوہر ٹاؤن میں خُورد بُرد ہونے والی قیمتی اراضی کو اسسٹنٹ کمشنر (سٹی) کی مرتب کردہ

رپورٹ میں 34 سال بعد کی جانے والی بے ضابطگیوں سے پردہ اٹھایا۔ فیصلہ یوں ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے اعلیٰ افسران، کلکٹر اشتمال، فیڈرل لینڈ کمیشن اور لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کے افسروں سمیت احتسابی اداروں کی عدم توجہی اور ملی بھگت کے باعث اور ریکارڈ کی جانچ پڑتال نہ ہونے کے باعث موضع نیاز بیگ میں 800 کروڑ روپے کی قیمتی اراضی کی بندر بانٹ کا انکشاف ہوا ہے۔ قیمتی اراضی کی فروخت اور غیر قانونی طریقوں سے الاٹمنٹ کروانے والے افسران بھی حصہ دار نکلے۔ نیاز بیگ کے چار بھائیوں کی مدد سے پنجاب حکومت کی جوہر ٹاؤن میں خُورد بُرد ہونے والی قیمتی اراضی کے حوالے سے اسسٹنٹ کمشنر (سٹی) کی رپورٹ میں نہ صرف بڑے پیمانے پر ہونے والی بے ضابطگیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے بلکہ پنجاب حکومت کی ملکیتی اراضی کو فراڈ سے فروخت کرنے والے مافیا کو بھی بے نقاب کیا۔ ذرائع کے مطابق اس فراڈ کا پتا اس وقت چلا جب پنجاب لینڈ کمیشن کی جاری کردہ چٹھی نمبر 392010494.1.2014 کے سلسلہ میں اسسٹنٹ کمشنر (سٹی) نے نیاز بیگ پٹوار سرکل کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ 1980 میں چار بھائی نذیر، بشیر، خلیل اور بوداولد بوٹا کے نام پر چار کھاتے منظر عام پر آئے جو کہ فیڈرل کمیشن کی جانب سے الاٹ کئے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق نذیر ولد بوٹا کو 1980-10-31 میں رقبہ تعدادی 36 کنال 13 مرلہ الاٹ کیا گیا تھا جس نے اصل رقبہ سے بھی 16 مرلہ زائد فروخت کر دیا تھا تاہم لینڈ کمیشن کی جانب سے دوبارہ نذیر ولد بوٹا کو 1996-10-04 میں زمین الاٹ کی گئی جس کا رقبہ تعدادی 97 کنال 4 مرلہ ظاہر ہو رہا ہے۔ دوبارہ الاٹ کئے جانے والے رقبہ کے بنیادی انتقال کو ای ڈی او (آر) لاہور نے 2010-02-20 میں کینسل کر دیا تھا جو کہ 9 ماہ بعد دوبارہ کلکٹر اشتمال کے حکم پر 2010-11-12 کو بحال کر دیا گیا جس کا نوٹس سابق سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو نے لیا اور ای ڈی او (آر) کا فیصلہ بحال کر دیا اور اشتمال کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا تھا۔ 2014-11-29 کو ریونیو آفیسر انتقال نمبر 41273 کو خارج کر دیتا ہے تاہم اس کارروائی کے دوران بھی نذیر ولد بوٹا محکمہ مال کے اہلکاروں کی ملی بھگت سے 59 کنال 5 مرلہ زمین فروخت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بشیر ولد بوٹا کو بھی فیڈرل لینڈ کمیشن کی مہربانی سے 1980-10-31 کو 31 کنال 7 مرلہ زمین الاٹ کی جاتی ہے جبکہ بشیر ولد بوٹا کو 1993 میں دوبارہ فیڈرل لینڈ کمیشن کی جانب سے 103 کنال کا رقبہ الاٹ کیا جاتا ہے۔ ان غیر قانونی احکامات اور اقدامات کا بالآخر سابق ممبر بورڈ آف ریونیو سمیع سعید نے نوٹس لیتے ہوئے 2012-3-29 کو بنیادی انتقال نمبر 41274 کینسل کر دیا تاہم بشیر اس وقت تک حکومت پنجاب کی ملکیتی زمین فروخت کر کے کروڑوں روپے کما چکا اور آج بھی اس قیمتی رقبہ کا بڑا حصہ

اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔ تیسرے بھائی خلیل ولد بوٹا نے بھی کمال کیا1980-10-31 کو 83 کنال 4مرلہ اس کاانتقال بھی1982 کو خارج ہوا۔ بعدازاں سینئر ممبر کے حکم پر1993 کو بحال ہوا۔اسی طرح جعلی خرید و فروخت کا یہ سلسلہ ملی بھگت سے جاری رہااور پنجاب حکومت کی ملکیتی زمین کو جعلی انتقال کے ذریعے فروخت کیا گیا۔ اب جبکہ یہ پردہ فاش ہوگیا ہے تو ضروری ہے کہ نہ صرف ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے بلکہ جو قیمتی اراضی فروخت کی گئی ہے واپس لی جائے اور اس فراڈ میں ملوث تمام افراد کے خلاف بلا تخصیص افسران واہلکاران کارروائی کی جائے لہذااستدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/53 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار of dispose کی جاتی ہے۔ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ! محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ واک آؤٹ کر گئی ہیں انہیں منا کر لے آئیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/58 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ محترمہ!اسے پڑھ دیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر فرزانہ نذیر، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئیں)

فیروز وٹواں شیخوپورہ میں گدھوں کے گوشت کی فروخت کاانکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ " خبریں" مورخہ 15۔جنوری 2015 کی اشاعت میں ہے کہ فیروز وٹواں میں گدھا کاٹ کر گوشت بناتا ملزم گرفتار،پولیس نے ملزم کے قبضہ سے گدھوں کی کھالیں اور دیگر اعضاء برآمد کر لئے، ملزم کرامت لاہور اور شیخوپورہ کے نامور ہوٹلوں کو گدھوں کا گوشت سپلائی کرتا تھا۔ تفصیل یوں ہے کہ ملزم مذکور ایک عرصہ سے پورے علاقے سے گدھے خرید کر انہیں کاٹ کر ان کے حرام گوشت کی

سپلائی کا دھندہ بلا خوف و خطر کرتا رہا ہے اور وہ لاہور اور شیخوپورہ کے مشہور ہوٹلوں میں یہ حرام گوشت پہنچاتا رہا ہے۔اس کام میں اسے باقاعدہ تحفظ بھی حاصل تھا جس وجہ سے یہ مکروہ دھندہ کرنے میں اسے کوئی جھجھک اور خطرہ محسوس نہیں ہوا۔اب کسی گڑبڑ کی وجہ سے متعلقہ پولیس نے اس پر ریڈ کر کے اسے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا ہے۔یہ صرف فیروز وٹواں میں ایسا نہیں ہو رہا بلکہ پنجاب کے بہت سارے شہروں میں مکروہ فعل بڑی شدومد سے جاری ہے اور بیشتر مرتبہ یہ واقعات اخبارات کی بھی زینت بنے ہیں۔الیکٹرانک میڈیا میں بھی ان واقعات کی دھائی رہی ہے لیکن بجائے اس کے کہ یہ مکروہ دھندہ رک جاتا اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے اور پھر جتنے بھی ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں ان میں ایسا کرنے والے زیادہ تر بڑے بڑے شہروں کے مشہور و معروف ہوٹلوں میں یہ سپلائی دیتے رہے ہیں۔کیا ہوٹلوں کی انتظامیہ جو یہ لین دین کرتی ہے وہ بھی اندھی ہے کہ انہیں پتا نہیں چلتا یا پھر وہ بھی اس میں برابر کے شریک ہیں؟متعلقہ ادارے اور متعلقہ پولیس جن کی اولین ذمہ داری ہے کہ ایسے واقعات پر کڑی نظر رکھیں وہ اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کرتے ہیں جس وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔اس خبر سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: 24۔فروری2015 کو جناب امجد علی جاوید صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 15/103 اس موضوع پر discussion ہو چکی تھی تو اس کو قاعدہ 83 کے تحت rule out کرتے ہیں۔ شفقت محمود گوندل صاحب ایم پی اے پی پی۔119 انہوں نے مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ میں اپنی پوری تنخواہ فروری سے جون تک اسمبلی مسجد کے لئے دے رہا ہوں۔گوندل صاحب بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ ایوان میں واپس تشریف لائیں)

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر چکا ہوں آپ بھی محترمہ کے ساتھ واک آؤٹ پر گئے تھے۔چلیں جی،اس کو لے لیتے ہیں۔محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ آپ کیا بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری یہاں پر گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے نابینا افراد پر بات ہو چکی ہے لیکن یہاں پر آپ نے جس طریقے سے کہا کہ اُن کو ہم نے عزت و احترام دیا لیکن انہوں نے اس کو misuse کیا تو میں آپ کو یہ کہوں گی یہ نوبت یہاں تک کیوں آئی ہے؟یہ بہت ضروری ہے ایوان

کو جاننا کہ اگر وہ اس نوبت پر آئے ہیں تو اس وجہ سے آئے ہیں کہ اُن کی گزارش یہ ہے کہ دو فیصد کوٹا کو پہلے implement کروا دیں جو تین فیصد کوٹا کو announce کر رہے ہیں اور جو دو فیصد پہلے announce کیا ہے اُس پر ابھی تک implementation نہیں ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! شاید آپ کو نہیں پتا کل آپ موجود نہیں تھیں وہ بل یہاں پر introduce ہو چکا ہے میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ گورنمنٹ اسی ہفتے اُس کو لانا چاہتی ہے۔ جہاں تک misuse والی بات ہے تو آپ دیکھتی ہیں کہ روز لوگ اپنے کسی نہ کسی معاملے پر باہر مال روڈ کے اوپر protest کرتے ہیں پولیس یا انتظامیہ ان کے ساتھ negotiation کرتے ہیں یہ disable لوگ ہیں ہم نے کہا ان کے ساتھ ٹریفک کے حوالے سے کوئی زیادتی نہ ہو اس لئے پنجاب اسمبلی کے احاطے میں انہیں اجازت دی۔ آپ بھی ماشاء اللہ پرانی parliamentarian ہیں تو اندر اس طرح کا کبھی کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں اس پر already implement ہو رہا ہے لیکن انہوں نے تین فیصد کوٹا بڑھانے کا کہا ہے وہ بھی بہت جلد notified ہو جائے گا تو اس میں وہ بصارت سے محروم ہیں اور کچھ بصیرت سے محروم لوگ انہیں provoke کر رہے ہیں اس حوالے سے کچھ تماشا کل ہوا ہے لیکن ہم اُن کے ساتھ ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں اور جو اُن کا right بنتا ہے تو لاء کے مطابق اُس پر implementation بھی ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اُن کے ساتھ جو بھی بات کرنی ہے مہربانی کر کے انہیں اسمبلی کے دروازے سے سائڈ پر لے جائیں اور انہیں عزت احترام کے ساتھ بٹھائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! دروازہ تو آپ کے سٹاف نے کھولنا ہے میں نے تو نہیں کھولنا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اُن کے ساتھ بات کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں اور محترمہ کو بھی کمیٹی میں شامل کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں دیکھتا ہوں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب آتے ہیں تو محترمہ کو بھی ساتھ بٹھاتے ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب! میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر چکا تھا لیکن آپ چونکہ واپس آگئے ہیں تو تحریک التوائے کار نمبر 15/53 اسے پڑھ دیں۔

چک جیون شاہ عارف والہ کی دو مساجد کے رقبہ کو نیا تھانہ بنانے کے لئے الاٹ کرنے پر عوام کا احتجاج

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! موقع دینے کا بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔229 تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن کے گاؤں جیون شاہ میں دو مساجد مدینہ اور دوسری غلام مسجد کے لئے حکومت نے تقریباً 40 سال قبل 2/2 ایکڑ رقبہ برائے آمدن واخراجات مساجد الاٹ کیا تھا۔ باوثوق مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈی سی او پاکپتن جاوید اختر محمود نے ان دو مساجد کے لئے 40 سال قبل الاٹ کیا گیا رقبہ نیا تھانہ بنانے کے لئے نامزد کیا ہے جس بناء پر علاقہ کے عوام میں بالخصوص اور مذہبی حلقوں میں بالعموم انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے مسجد کے لئے 25 لاکھ روپے کا اعلان کیا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Thank you very much. جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایجوکیٹرز کی بھرتی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پر بھرتی کی صریحاً خلاف ورزی ہو رہی ہے اور وہاں پر ایک بہت بڑی embarrassment لوگوں کے اندر خاص طور پر ایجوکیٹرز اور جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں اُن کے اندر بہت ہی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لوگ میرٹ کے خلاف بھرتی پر احتجاج کر

رہے ہیں میں یہ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ میری تحریک التوائے کار نمبر105/15کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ایجوکیٹر بھرتی جو کہ میرٹ پالیسی پر ہے اُس کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب میرے لئے آپ قابل احترام ہیں چلیں،اس تحریک التوائے کار کو out of turn لیتے ہیں۔جی، میاں صاحب پڑھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خلاف میرٹ و پالیسی ایجوکیٹرز کی بھرتی کاانکشاف

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔معاملہ یہ ہے کہ زیر دستخطی کو ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعدد درخواست گزار ایجوکیٹرز نے بذریعہ فون نشاندہی کروائی ہے کہ ان کے وصول شدہ فارم / فائلوں کو بدنیتی سے غائب کر دیا گیا ہے جن کو بروقت جمع کروایا گیا تھا ایسی ہی نشاندہی الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بھی کروائی ہے کہ من پسند ایجوکیٹرز کو بھرتی کرنے کے لئے متذکرہ فائلوں / درخواستوں کو بدنیتی سے غائب کروایا گیا ہے۔یہ خبر "ڈان نیوز، دن، دنیااور سچ ٹی وی" کے چینلوں پر بھی نشر ہو چکی ہے۔مورخہ 13۔دسمبر2014روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے بذریعہ ڈی سی او جو کہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کا چیئرمین ہے ایک اشتہار بھرتی ایجوکیٹرز شائع ہوا تھا۔سکیل9،14اور16 کی950اسامیاں مشتہر کی گئی تھیں۔درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ مورخہ 26۔جنوری 2015مقرر تھی۔اندر میعاد تقریباً16ہزار درخواستیں موصول ہو چکی تھیں۔بھرتی پالیسی کی شرائط کے مطابق پری میرٹ لسٹ مورخہ 6۔فروری2015کو آویزاں کرنا لازم تھا۔پری میرٹ لسٹ کے ساتھ ہی ہر کیٹیگری میں سے مینارٹی اور معذوروں کے کوٹا کی میرٹ لسٹ بھی آویزاں کرنا لازم تھا تاکہ درخواست گزار جان سکیں کہ پری میرٹ لسٹ میں وہ کہاں کھڑے ہیں؟ مگر افسوسناک بات یہ ہے کہ ذمہ داران نے بدنیتی سے شرائط کے مطابق پری میرٹ لسٹ کو بھی آویزاں نہ کیا۔اندر کھاتے پروگرام یہ ہو گا کہ من پسند اور طے شدہ معاملات والوں کو بھرتی کیا جا سکے۔جس کے لئے سادہ کاغذوں پر ہی سکیل 9اور 14 کے انٹرویوز لئے جا چکے ہیں اور سکیل 16 کے انٹرویوز بھی اسی طرز پر ہو جائیں گے

دیگران میں سے جو درخواست گزار ایجوکیٹرز انٹرویوز کے لئے جاتے ہیں انہیں یہ کہہ کر ٹرخا دیا جاتا ہے کہ ان کی درخواست / فائل ہی موجود نہیں ہے۔ منصوبہ سازوں کی جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پالیسی کے خلاف منصوبہ بندی کے ساتھ کارروائی جاری ہے۔ میرٹ پالیسی مشکوک ہو چکی ہے۔ درخواست گزار ایجوکیٹرز "رُل" گئے ہیں۔ متاثرین ایجوکیٹرز، ان کے والدین اور لواحقین نیز عام شہری رائے عامہ کے اندر بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اندر بیٹھے ہوئے ذمہ داران جس جس سیٹ اور جس جس حیثیت میں بیٹھے ہوں کی متذکرہ خوفناک مجرمانہ واردات کے خلاف غم وغصہ اور شدید اضطراب پیدا ہو چکا ہے اور یہ اظہار ہو رہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی میرٹ بھرتی پالیسی کدھر گئی؟ موجودہ صورتحال کے پیش نظر عوامی مطالبہ زور پکڑ گیا ہے کہ فوری طور پر ایجوکیٹرز کی غائب کی گئی درخواستوں / فائلوں کو برآمد کروایا جائے۔ مورخہ 6۔فروری2015 کو پری میرٹ لسٹ کو آویزاں کئے بغیر تمام کارروائی انٹرویوز وغیرہ کالعدم قرار دی جائے بصورت دیگر نیا شیڈول جاری کر کے ایجوکیٹرز بھرتی عمل میں لائی جائے۔ متذکرہ خوفناک مجرمانہ واردات کی انکوائری کسی بھی غیر جانبدار ایماندار انصاف پسند اعلیٰ اختیاراتی اتھارٹی سے کروائی جائے۔ ذمہ داران کے خلاف ذمہ داری کا تعین کیا جائے۔ نیز ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک جملے میں آخری بات کہوں گا کہ وہ لوگ جو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایجوکیٹرز کی بھرتیوں پر وزیر اعلیٰ کی میرٹ پالیسی کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ان کو فوری طور پر روکا جائے اور تمام ریکارڈ منگوایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس گزارش کے ساتھ مذکورہ تحریک التوائے کار کو pending کی استدعا ہے کہ جب بھی آپ ٹائم مقرر کریں گے انشاء اللہ Recruitment Committee سے متعلقہ پورا ریکارڈ منگوایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوشش کریں کہ اسی week میں اس کا جواب منگوالیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): انشاء اللہ اسی week میں جواب منگوالیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ذوالفقار خان، پی پی۔22 سے ہیں انہوں نے مسجد کے لئے پانچ لاکھ روپے کا اعلان کیا ہے اور رمیش سنگھ اروڑا صاحب نے مسجد کے لئے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ سردار صاحب!آپ کی بہت مہربانی۔ جی، شیخ صاحب!آپ بات کرنا چاہتے تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایل ڈی اے کا دائرہ اختیار وسیع کرنے سے لوگوں کو تعمیر کے حوالے سے نقشہ جات پاس کروانے کے معاملے کے لئے کمیٹی بنانے اور اسمبلی کی کارروائی کی کوریج کے لئے پرائیویٹ چینلز کو بھی اجازت دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی ایک دن آپ سے عرض کیا تھا کہ میری چھ یا سات تحاریک التوائے کار نامعلوم وجوہات کی بناء پر floor پر نہیں لائی جارہی ہیں۔ میں مجبور ہوں جب میں بہت سے معاملات دیکھتا ہوں تو مجھے پھر پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کو تکلیف دینا پڑتی ہے۔ وہ تحاریک التوائے کار تین چار مہینوں سے پڑی ہیں لیکن میں آج جو اہم بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایل ڈی اے کی jurisdictionاوکاڑہ اور گوجرانوالہ تک چلی گئی ہے۔چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں بھی اس وقت constructions منع کر دی گئی ہیں۔ایل ڈی اے سے نقشے کا پاس کروانا بہت مشکل کام ہے لوگ بہت پریشان ہیں۔ ٹی ایم اے والے نقشے پاس نہیں کر رہے ہیں۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں جو میں نے پہلے بھی کئی دفعہ floor پر آپ کی خدمت میں عرض کی ہے کہ ہمارے اجلاس کی رپورٹنگ پریس یا الیکٹرانک میڈیا میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ارکان بہت محنت کرتے ہیں کل آپ تشریف نہیں رکھتے تھے ایگریکلچر پر بات ہو رہی تھی۔ میں نے تو کوئی بات نہیں کی بہت سے لوگوں نے بات کی لیکن آج پریس میں اس کا کہیں وجود نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کئی دفعہ یہ بات کہی ہے کہ اگر فرض کیجئے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ پرائیویٹ چینلز اندر آسکیں یہ بات میں نے پچھلی اسمبلی میں بھی کی تھی کہ اس پر جتنا خرچہ آتا ہے وہ مجھ سے لے لیں لیکن اس ایوان کی جو محنت ہے، جو ہم عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اگر next week تک ہمارا اجلاس چلتا ہے تو next week بروز پیر بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ رکھ کر کیونکہ راناثناء اللہ خان صاحب نے آنا تھا اور ان کو بریفنگ دینی تھی لیکن وہ مصروف ہیں۔next week میں میٹنگ رکھ کر آپ کو بلاتے ہیں اور ان کو بھی بلاتے ہیں جو یہ بریفنگ دینا چاہتے ہیں ہم خود ان سے بریفنگ لیں گے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر اس ایوان کی کارروائی عوام میں نہ گئی جو کہ نہیں جا رہی ہے تو ہمیں ایک دن یہ ضرور بھگتنا پڑے گا کہ لوگ ہمیں کہیں گے کہ آپ نے کیا کیا؟ کل یہاں جتنی تقاریر ہوئیں ان کا آج بڑے اخبار میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ روزنامہ "ڈان" اچھی رپورٹنگ کرتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس کے readers اتنے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!دوسری میری بات یہ تھی کہ خدارا ایل ڈی اے پر ایک کمیٹی بنا دیں کیونکہ لوگوں کے بہت سارے معاملات اس قسم کے ہیں جو حل ہونے چاہیئں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!پہلے بھی یہ معاملہ یہاں پر اٹھایا گیا تھا جناب انیس قریشی صاحب کی طرف سے ایک سوال تھا اس پر ہم نے ایک دن یہاں پر مختص کیا ہے۔ کل کا دن ہم نے ایل ڈی اے پر بحث کے لئے رکھا ہے۔ کل میں بھی موجود ہوں گا آپ نے یہ بات کرنی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری عرض سن لیں۔ میرے بھائی انیس قریشی کا سوال تھا لیکن میرا اس وقت یہ کہنا ہے کہ جو ایل ڈی اے کے معاملات ہیں اس کو کمیٹی میں لائیں۔یہاں تو ہم سارا دن بحث کرتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کو کمیٹی میں لائیں اور آپ کسی کو مقرر کر دیں میں ثابت کر دوں گا کہ لوگوں کو اس وقت کتنی تکالیف ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!کل آپ اس بحث میں موجود ہوں گے جب آپ بات کریں گے تو ہم متعلقہ منسٹر سے جواب لیں گے۔اس کے بعد اگر کمیٹی بنانی پڑی تو انشاء اللہ تعالیٰ کل کمیٹی بھی بنا دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ next week میں Monday والے دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ رکھیں۔ راناثناء اللہ صاحب نہیں ہیں تو راجہ صاحب ہوں گے، منسٹر صاحب ہوں گے اور شیخ صاحب کو بھی بلائیں۔ کیمروں کے حوالے سے ہمیں جو بریفنگ دینا چاہتے

ہیں ان کو بلائیں یہ کمیٹی اگر agree کرے گی تو ہم ان کو فائنل کر کے کراتے ہیں۔ شیخ صاحب!انشاء اللہ تعالیٰ next week میں اس کا کچھ کرتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 10 کروڑ عوام کا یہ نمائندہ ایوان ہے اور یقیناً اس کو چلانے کے کوئی قانونی اور آئینی طریق کار بھی ہیں۔یہاں پر ممبران کی حاضری لگانے کی ایک بڑی اچھی کاوش ہوئی، حاضری لگ بھی رہی ہے اور یہ سارا کچھ چیک بھی ہو رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسی ایوان کے اندر کئی ممبران ایسے ہیں جو کئی کئی مہینے سے اس ایوان کے اندر اپنی نمائندگی نہیں کر سکے۔اس میں ایک تو issue ان لوگوں کا ہے جو استعفیٰ دینا نہیں چاہتے ہیں اور آپ کا Good office استعفیٰ لینا نہیں چاہتا۔یہ chapter تو ایک طرف ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، میاں صاحب!ایسی بات نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!نہیں، میں آئینی طور پر گزارش کرنا چاہ رہا ہوں اور آپ یقیناً اس میں ہماری راہنمائی فرمائیں گے کہ وہ ممبران جو کئی کئی مہینوں سے یہاں تشریف نہیں لائے تو ان کو حاضری سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ پانچ سال تک اس ایوان کا حصہ نہ بھی بنیں تو پھر بھی وہ اس ایوان کے ممبر رہیں گے جبکہ آئین کے اندر یہ چیز موجود ہے۔۔۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!اس پر کسی اور وقت بات ہو گی۔ جی،اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!آپ میرے چیمبر میں آجائیں میں اس پر آپ کو بتاؤں گا۔ جی، میاں خرم جہانگر وٹو!

مسودہ قانون(ترمیم)کم عمری کی شادی کی ممانعت2015

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا سا بریف بھی کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک بڑا تاریخی Bill ہے جو یہاں متعارف کرایا گیا ہے۔ آپ کی مہربانی ہے اور میں حکومت کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ جس نے اس Bill کو oppose نہیں کیا۔ یہ Child Marriage Restraint Act 1929 کے بعد آج 2015 میں پیش ہو رہا ہے یعنی تقریباً ایک صدی کے قریب اس قانون کو ہو گیا ہے اور آج اس میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ آپ دیکھئے کہ human rights کی جتنی violations آپ کے پاکستان میں ہو رہی ہیں، یہاں پر بچوں کے حوالے سے زیادتی ہوتی ہے اور بڑی عمر کے لوگوں کو بچوں کے ساتھ شادی پر مجبور کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس کی ہر clause پر بحث ہو چکی ہے۔ اب میرا خیال ہے اس کو refer کرنے دیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں wind up کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ اس پر بولیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اس میں افسوس کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی minor age major سے شادی کرتا ہے تو اس پر ایک ہزار روپے جرمانہ اور ایک مہینے کی قید تھی۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 94 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! احسن ریاض فتیانہ صاحب کافی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہے ہیں۔ پہلے ان کو بات کرنے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ اب میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ اس ایوان کے معزز ممبران کا اور فنانس کمیٹی کے decision کے implementation کا بڑا پرانا issue چل رہا تھا۔ ماشاء اللہ آپ نے اس پر بڑا مثبت قدم اٹھایا اور سپیشل کمیٹی نمبر 6 بنائی۔ میرے خیال میں کل اس کی recommendations table ہو گئی ہیں۔ اب میری request ہے کہ kindly جس طرح آپ نے اس ایوان اور اس کے سٹاف پر اتنی شفقت کی ہے اسی طرح سے kindly ensure کرائیں کہ ان decisions پر concerned department جلد از جلد implementation کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد implement کرایا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری آپ سے ایک request یہ بھی ہے کہ کل شوگر کین اور ایگریکلچر پر discussion ہوئی تھی تو شوگر کین کی payment کا ایک بہت major issue چل رہا ہے۔ kindly اگر ہو سکے تو اس پر ایک سپیشل کمیٹی constitute کر دیں جو کہ payment کو ensure کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! کل منسٹر صاحب یہاں پر موجود تھے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ 86 percent payment ہو چکی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!آپ میری بات سن تو لیں۔ انہوں نے یہاں پر کہا تھا کہ اگر کسی بھی مل کے حوالے سے کوئی بھی complaint ہے تو ان کے نالج میں لائیں۔ کین کمشنر on the spot جائے گا اور within a day problem کو resolve کرے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ایک بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے نہ بتائیں۔ اگر آپ کا کوئی اس قسم کا معاملہ ہے تو ہمارے منسٹر بلال یٰسین صاحب کو مل لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہماری اس سلسلے میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور ہم نے پچھلے سال اسی طرح لسٹ دی تھی، ہم نے ان کو CPLG کی کاپی دی تھی تو اس کا یہ reaction ہوا کہ ہم نے جن کی کاپی دی ان کا آج تک کچھ نہیں بنا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک کام کریں کہ منسٹر بلال یٰسین صاحب کو جا کر ملیں میں ان کو کہہ دوں گا۔ آپ کو جہاں پر بھی problem آ رہا ہے وہ resolve کروائیں گے اور میں خود بھی ان سے پوچھوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے مختصر سی بات عرض کرنی ہے۔ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ پی آئی اے نے کل چوتھی دفعہ عمرے کے کرایوں میں اضافہ کیا ہے جبکہ اخبارات میں یہ بات آئی تھی کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اس مہینے اضافہ expected ہے لیکن وفاقی وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار نے اس کو rule out کیا اور کہا کہ ہم مارچ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کوئی increase نہیں کریں گے۔ last time جب تیسری دفعہ اضافہ ہوا تھا تو میں نے یہ point raise کیا تھا اور چیئر کی طرف سے حکومت کو direction گئی تھی کہ اس کو دیکھا جائے۔ یعنی پی آئی اے نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ یہ چوتھی دفعہ اضافہ کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ کہوں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ federal government کا subject ہے۔ آپ اس پر ایک resolution لے آئیں تو ایوان میں اس پر voting کرا کر اسے federal government کو

بھجوا دیتے ہیں۔اگر آپ ان کے روّیہ کے خلاف point raise کرنا چاہتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!دوسری بات یہ کرنی تھی کہ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے حوالے سے PAC-1 کی پچھلی میٹنگ میں یہ سارا معاملہ آیا تھا جب یہ ہماری کمیٹی functional تھی اور اتفاق سے اس دن چیئرمین میاں محمود الرشید صاحب نہیں تھے تو میں Chair کر رہا تھا تو اس پر کافی بحث ہوئی۔ میں نے سیکرٹری عبدالجبار شاہین صاحب سے گزارش کی کہ آپ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن بنا کر پورے پنجاب کے examinations conduct کراتے ہیں تو اس کے اندر بہت ساری خرابیاں ہیں۔ یعنی ڈویژنل سطح جو بورڈ ہیں وہ پوری طرح اپنے کام کو نہیں کر پاتے تو آپ پورے پنجاب میں examination conduct کر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،ایجوکیشن منسٹر صاحب جس دن موجود ہوں اس دن بات کر لینا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!اب اس بارے میں بہت ساری شکایات پیدا ہو رہی ہیں۔ منسٹر ایجوکیشن تو لاپتا ہو چکے ہیں۔ان کے خلاف تو ایف آئی آر درج کرائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!گورنمنٹ ان کو برآمد کرے،وہ بے چارہ کس حال میں ہے۔آج بھی ایجوکیشن کے حوالے سے بہت اہم معاملہ تھا اور وہ آج بھی تشریف نہیں لائے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چلیں!وہ جس دن آئیں گے تو آپ بات کر لینا۔اب جن حضرات نے مسجد کے حوالے سے donation دیا ہے تو ان کا بھی تھوڑا سا شکریہ ادا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں ان سب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالخصوص ہمارے شیخ علاؤالدین صاحب نے سب سے گراں قدر 25 لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے سارے ممبران انشاءاللہ اس میں گراں قدر donation دیں گے اور خصوصاً ہمارے بھائی جو سکھ اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے خصوصی طور پر contribute کیا ہے اور ہم سب اس حوالے سے ان کے شکر گزار ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چنیوٹی صاحب!آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!میں بھی ڈاکٹر صاحب والی بات کرنا چاہتا ہوں کہ پی آئی اے والوں نے جو عمرے کے کرایوں میں اضافہ کیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب!اس پر بات ہو گئی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: مسجد کے معاملے میں آپ نے آج Chair کیا،آپ کی توجہ کی وجہ سے وہ دیرینہ مسئلہ جو پچیس سال سے دبا ہوا تھا الحمد للہ clear ہو گیا ہے ، فیصلہ بھی ہو گیا ہے تو میں آپ کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب!آپ سب کو اس پر مبارک ہو، یہ واقعی ایک پرانا مسئلہ تھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حل ہو گیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی :جناب سپیکر!ہمارے سکھ بھائی رمیش سنگھ اروڑا نے مسجد میں جو حصہ ڈالا ہے یہ ہمارے جذبات کو بھی برانگیختہ کرتے ہیں۔اسی طرح ہمارے ایک ساتھی شیخ علاؤالدین صاحب نے بھی پچیس لاکھ روپے کا عطیہ دیا اور میں نے بھی اپنی ایک ماہ کی تنخواہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ میں سارے ممبران سے بھی request کرتا ہوں کہ وہ بھی دل کھول کر عطیہ دیں۔

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر:آپ کا اگر یہی جذبہ ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بہت جلد تعمیر ہو جائے گی۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قرار دادوں کو لیتے ہیں۔پہلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے،ان کی طرف سے یہ request آئی ہوئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے لہذا اس قرارداد کو ہم pending کرتے ہیں۔دوسری قرارداد شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔جناب سپیکر!میں نے اس سے قبل بھی اسی نوعیت کی ایک قرارداد جمع کروائی تھی اور یہ کوئی چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ میں نے جب اس سلسلے میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کیا تو پتا چلا کہ ، جناب سپیکر!پہلے آپ ایوان کو in order فرمادیں۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد:جناب سپیکر!اس قرارداد کو اس لئےtake up نہ کیا گیا کہ شاید وہconstitution کے against تھی۔اس میں، میں نے یہ گزارش کی تھی کہ جو تعلیم کی گرتی ہوئی صورتحال ہے یا جو ہمارا دُہرا معیار تعلیم ہے اور ہمارے جو سرکاری تعلیمی ادارے ہیں ان کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:شیخ صاحب!آپ اپنی قرارداد کو پہلے پڑھ دیں،اس کے بعد بات کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد:اس کے بعد پھر میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگر کسی نےoppose کیا تو پھر بات کریں گے۔

معیار تعلیم کے اضافے کے لئے ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو اپنے بچے سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کروانے کی ترغیب دلانا

شیخ اعجاز احمد:جی۔ٹھیک ہے۔میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم میں اضافے نیز متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے طلباء وطالبات کے احساس محرومی کے خاتمہ کے لئے ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کرائیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم میں اضافے نیز متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے طلباء وطالبات کے احساس محرومی کے خاتمہ کے لئے ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کرائیں۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں اس قرارداد کوoppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر سید وسیم اختر نے اس قرارداد کوoppose کیا ہے۔شیخ صاحب!اب آپ اس پر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد:جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب نے جو اسےoppose کیا ہے،مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے ایک ماحول فراہم کیا ہے کہ میں اس قرارداد پر بات کروں۔جب میں یہ قرارداد لے کر آیا تھا تو اس کے

پیچھے ایک spirit تھی۔ میں نے سب سے پہلے اپنے گھر سے ہی اس کا آغاز کیا اور میں نے اپنے دونوں بیٹوں شہروز اعجاز، علی حیدر کو جو میرے بیٹے ہیں، میں نے دونوں کو پرائیویٹ سکول سے اٹھا کر اپنے حلقہ کے ایک پبلک سکول میں داخل کروایا جس کا نام اے۔بی ماڈرن ہائی سکول ہے۔اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ جو دہرا معیار ہے، دہری پالیسی ہم adopt کئے ہوئے ہیں، اس میں ہمیں چاہئے کہ جب تک ہم ممبران قومی، صوبائی اسمبلی، بیوروکریٹس اور سرکاری ملازمین ہم نے اپنے ان اداروں کو ownership نہ دی، جب تک انہوں نے اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل نہ کروایا تو اس وقت تک ہم کسی غریب کے بچے کو جو deprived feel کرتا ہے اور سرکاری ادارے میں پڑھ رہا ہے اس وقت تک ہم اس کا دکھ محسوس نہیں کر سکتے۔ میں نے جب اپنے بیٹوں کو سرکاری سکول میں داخل کروانے کے لئے پرائیویٹ سکول سے اٹھایا تو سب سے پہلے میری مسز نے مجھ سے بات کی کہ لوگ تو اچھی تعلیم دینے کے لئے بچوں کو دیگر اداروں میں لے کر جاتے ہیں۔آپ نے اپنے بچوں کے لئے سرکاری سکول کا چناؤ کر لیا ہے، اس پر میں نے اپنے بیٹوں کی بھی کونسلنگ کی اپنی مسز سے بھی request کی کہ میں اپنے بچوں کو اپنے حلقہ کے ان بچوں کے ساتھ بٹھانا چاہتا ہوں جن کے والدین کے ووٹوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ممبر صوبائی اسمبلی بنایا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ یقین جانیں کہ میرے اس اقدام کے ساتھ لوگوں نے اس کو بہت زیادہ appreciate کیا اور آپ کے اس ایوان کی عزت و توقیر اقوام عالم تک پہنچی اور ایک این جی او نے اس کو promote کیا اور پوری دنیا میں یہ message گیا کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران صوبائی اسمبلی اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں لے کر جا رہے ہیں۔ ہمارے پنجاب میں اس کا آغاز ہوا ہے اور ہمارے ممبران اپنے بچوں کو اس لئے سرکاری سکولوں میں لے کر جا رہے ہیں کہ وہ چیف منسٹر پنجاب جنہوں نے ایجوکیشن کے اندر ایک انقلاب برپا کیا ہوا ہے۔ان کی وژن کے مطابق جنہوں نے اب اس سفر کا آغاز کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے جب میرے دیگر دوست اور ہمارے بیوروکریٹس بھی اس پر عمل کریں گے۔آپ ملاحظہ فرمائیں اس کے پیچھے spirit کیا ہے؟ جو سرکاری سکول کے پرنسپل ہیں، جو ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اذان سے پہلے یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہمارے سرکاری سکولوں کے جو پرنسپل صاحبان ہیں یا ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹر صاحبان ہیں، جب چھٹی ہوتی ہے تو اس سے آدھ گھنٹہ پہلے اپنے ڈرائیور کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ میرے بیٹے کو جا کر فلاں سکول سے لے آؤ۔ یہ جو دہرا معیار ہے اور یہ جو دہرا طریق کار ہے، آپ دیکھیں جب تک ہم خود ownership نہیں لیں گے، ہم خود سرکاری سکولوں میں نہیں جائیں گے اس وقت تک معیار تعلیم بہتر نہیں ہو سکتا۔ آپ ان سرکاری سکولوں کو اپ گریڈ کرنا چاہ رہے ہیں، ان میں سہولیات بہم پہنچانا چاہتے ہیں ان کو ہم کیسے ترقی دے سکتے ہیں؟ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد پر نہ صرف اس ایوان کی کھل کر رائے آنی چاہئے۔ میں نے سیکرٹری اسمبلی سے جب ملاقات کی تھی تو اس وقت بھی میں نے ان سے کہا تھا کہ قرارداد یں، سوالات اور تحاریک التوائے کار، اس ایوان کا حسن ہیں اور ہم آئے ہی اس لئے ہیں کہ اس صوبے کے دس کروڑ عوام کے نمائندہ ایوان میں آکر debates کریں، ہمارا تو mandate ہی یہی ہے۔ لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں اور آج اس قرارداد پر میں یہ چاہوں گا کہ تمام ممبران اظہار خیال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر رائے لیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بات کرنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے قرارداد پیش کی جس کی میں نے مخالفت کی ہے چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جو intention ہے یہ قرارداد اس کی خلاف ورزی ہے۔ گورنمنٹ کی intention یہ ہے کہ اس ملک کے اندر تعلیم کا کوئی قبلہ نہ ہو، تعلیم مادر پدر آزاد ہو، یہاں مختلف ذریعہ ہائے تعلیم چلتے رہیں اور ہم قوم نہ بن سکیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد جب یہ devolve ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے تو اسے oppose نہیں کیا بلکہ آپ نے کر دیا ہے۔ آپ قرارداد کے حق میں بات کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں قرارداد کے خلاف بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ قرارداد کے خلاف نہیں بلکہ حق میں بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں حق میں کب بات کر رہا ہوں؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!آپ نے قرارداد oppose کی ہے اور اب حق میں بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ گورنمنٹ کو تو blame نہ کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس ملک کو اس بات کی ضرورت ہے کہ یہاں یکساں نظام تعلیم ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہی بات تو انہوں نے کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: انہوں نے تو کہا ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں میں بچے داخل کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو یہ ایک ہی بات ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو قرارداد پیش کی ہے یہ گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف جا رہی ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ قرارداد گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا تھا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بھی اسے oppose کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب نے oppose کیا تھا آپ نے تو نہیں کیا تھا۔ڈاکٹر صاحب!آپ تشریف رکھیں۔اب آپ جانے دیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری تعلیمی اداروں کے معیار تعلیم میں اضافے نیز متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے طلباء اور طالبات کے احساس محرومی کے خاتمے کے لئے ممبران اسمبلی اور بیوروکریٹس کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری تعلیمی اداروں میں داخل کرائیں۔
>
> (قرارداد منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: تیسری قرارداد جناب علی سلمان صاحب کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ چوتھی قرارداد جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر آپ Rules of Procedure کو follow کریں۔ جب قرارداد آتی ہے تو آپ اسے ایوان میں put کرتے ہیں اس کے بعد ووٹنگ ہوتی ہے۔ ملک احمد خان صاحب اور امجد جاوید صاحب نے اسے oppose کیا Rules of Procedure میں یہ ہے کہ آپ انہیں ٹائم دیں تاکہ وہ اپنا مطمع نظر پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کلو صاحب! ایک تو میں نے سنا نہیں تھا کہ انہوں نے oppose کیا ہے دوسرا میں نے ان سے request کر لی تھی۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، احمد شاہ کھگہ صاحب!

روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاکت کے ذمہ داروں کو سخت سزا اور بھاری جرمانے کرنے کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والے افراد کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینے کے ساتھ ساتھ ان پر بھاری جرمانے بھی عائد کئے جائیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والے افراد کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینے کے ساتھ ساتھ ان پر بھاری جرمانے بھی عائد کئے جائیں۔"

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Not opposed.

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والے افراد کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دینے کے ساتھ ساتھ ان پر بھاری جرمانے بھی عائد کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! میں اس پر question put کر چکا تھا آپ بعد میں اٹھ جاتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بڑی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سیکرٹری اسمبلی آپ کو brief کر سکتے ہیں کہ یہ ایوان روڈ ایکسیڈنٹ کے متعلق قانون سازی کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور penalty بڑھانے کے لئے law پاس کر سکتا ہے۔ اس ایوان کے اندر یہ قرارداد پاس کرنا جس کی قانون سازی کا آپ کے پاس اختیار ہے for goodness sake ایسا نہ کریں۔ یہ بالکل violation of the procedure ہے۔ یہ رولز کی violation ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی قانون دان ہیں اور میں بھی قانون کا ایک چھوٹا سا طالب علم ہوں۔ گورنمنٹ اس پر already جرمانے اور سزائیں بڑھا چکی ہے اس حوالے سے میں نے اسے oppose نہیں کیا۔ اگر وہ جان بوجھ کر چھلانگ لگا کر گاڑی کے آگے آجاتا ہے پھر تو ایسی بات نہیں آسکتی۔

MALIK MUHAMMAD AHMED KHAN: You are sitting on the Government Benches as a Minister. You are responsible to answer in the spirit of the question.

میری گزارش سنیں! آپ دیکھیں کہ اس ایوان کے پاس یہ اختیار ہے کہ یہ قانون سازی کرے، قانون پاس کرے، آپ جس چیز کے متعلق قانون سازی کر سکتے ہیں اس کے متعلق اس ایوان کے اندر قرارداد لانا کیا یہ پورے spirit کو demolish کرنے کے مترادف نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب!آپ کو ابھی خیال آگیا ہے، جب یہ قرارداد آئی تھی تو اس وقت آپ کو خیال آیا؟آپ پہلے بات کر لیتے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!اسے تو اسمبلی چیمبر میں سیکرٹریٹ کو deny کر دینا چاہئے تھا۔آپ کے پاس اختیار ہے۔۔۔

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! According to Law after the 18th Constitutional amendment.

جب Concurrent List ختم ہوئی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب!منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!اٹھارہویں ترمیم کے بعد جب Concurrent List ختم ہو گئی تو اس کے بعد یہ قانون سازی ہوئی ہے لیکن کسی ممبر کو اس بات سے منع نہیں کر سکتے کہ وہ قرارداد نہ لائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب!آپ اس بارے میں بل لے کر آ جائیں۔انہوں نے آج یہ قرارداد پیش کی ہے اور آج ہی آپ کو یہ بات یاد آ گئی ہے۔آپ کو سارے رولز بھی یاد آ گئے ہیں۔ آپ اس پر بل لے کر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میں آپ سے یہی تو کہہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر بل لے کر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میرا بڑا simple particular سا سوال ہے، میں کوئی گھما پھرا کر بات نہیں کر رہا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ جہاں پر قرارداد لے کر آ رہے ہیں یہ تو ایک recommendatory force ہے آپ کی resolution just has a recommendatory force آپ نے جو بے تحاشا resolutions بھیجی ہیں وہ واپس منگوائیں ان پر آج تک implement نہیں ہو سکا۔یہ آپ کے پاس اختیار ہے کہ آپ اس پر قانون سازی کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: آپ جس چیز پر قانون سازی کر سکتے ہیں اس پر قرارداد نہیں آ سکتی۔ یہ غلط ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! قرارداد آ سکتی ہے ہم کسی ممبر کا right نہیں لے سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پانچویں قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بھارت سے ڈیوٹی فری اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت سے ڈیوٹی فری زرعی اجناس کی درآمد سے مقامی کسان کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرے تاکہ مقامی کسان اپنی محنت کا پورا صلہ پا سکے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت سے ڈیوٹی فری زرعی اجناس کی درآمد سے مقامی کسان کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرے تاکہ مقامی کسان اپنی محنت کا پورا صلہ پا سکے۔"

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! although this is a federal subject لیکن حکومت پنجاب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم یقیناً اس پر متفق ہیں۔ ہم SAFTA کے ممبر ہیں اور کوئی بھی چیز درآمد ہو گی تو وہ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے oppose کیا ہے۔ آپ اس پر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اسے oppose نہیں کرتے۔ یہ اس حوالے سے بالکل درست ہے شاید میرے بھائی

نے کوئی خاص بات کرنی ہے جس طرح میں پہلی قرارداد پر کرنا چاہتا تھا اس لئے انہوں نے oppose کر کے مجھے بھی بات کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ گزارش ہے کہ میں نے جو قرارداد دی ہے یہ ایوان پنجاب کے کسانوں کو represent کرتا ہے کیونکہ majority of the members جو یہاں بطور ایم پی ایز turn up ہوئے ہیں یہ پنجاب کے کسانوں کے علاقے سے ہی آئے ہیں، دیہات سے آئے ہیں اور ہم اس حوالے سے بڑے conscious ہیں کہ ہمارا کسان بھائی جو اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی کی بنیاد پر ہمارے ملک کے اندر جو انڈسٹری چلتی ہے اس میں سے 80 فیصد انڈسٹری agro based ہے ہمیں اس حوالے سے ان کے مفادات اور حقوق کا تحفظ کرنا چاہئے۔ یہ جو تجارت ہے اور بالخصوص جب جنرل مشرف صاحب حاکم رہے تو انہوں نے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اسے اس طرح لیا کہ ہم پہلے دوسرے issues پر بات کر لیں کشمیر کو بعد میں لے لیں گے اور پھر تجارت کھولنے کے حوالے سے باتیں شروع کر دیں۔ اس حوالے سے اور بھی بہت سارے معاملات شروع کئے اس کا سراسر فائدہ ہندوستان کے حق میں جانا شروع ہو گیا۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ ہندوستان کے بہت سارے صوبوں کے اندر یہ حالات ہیں کہ وہاں پر کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی مفت فراہم کی جاتی ہے، وہاں بہت سارے صوبوں میں جہاں پر زرعی اجناس پیدا ہوتی ہیں ان کو وہ 50 فیصد رعایت پر پٹرول اور ڈیزل فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح جو زرعی inputs اور زرعی آلات ہیں اس کے اندر اُن کی حکومت انہیں subsidy دیتی ہے۔ اسی طرح انڈیا کے اندر جتنے بھی زرعی inputs ہیں ان پر انہوں نے GST معاف کیا ہوا ہے۔ وہ باقی چیزوں پر GST لگاتے ہیں لیکن زرعی inputs پر GST نہیں لگاتے۔ اس کے نتیجے میں اُن کا کسان جو بھی اجناس پیدا کرتا ہے وہ بہت سستی ہوتی ہیں۔ ہم آلو، پیاز، ٹماٹر اور بہت ساری دوسری چیزیں انڈیا سے پاکستان میں درآمد کر رہے ہیں اور وہ جب یہاں پر آتی ہیں تو اس کی قیمت بہت کم ہوتی ہے۔ ہمارے پاکستان میں زرعی inputs پر بھی GST لگا ہوا ہے، ہم کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی مفت تو کیا subsidize بھی نہیں کرتے۔ پچھلی اسمبلی کے اندر میں نے اس حوالے سے ایک قرارداد پیش کی تھی جس میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ جس طرح ہندوستان کے کئی صوبوں کے اندر کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی مفت دی جاتی ہے اسی طرح ہمارے صوبہ پنجاب کے اندر بھی کسانوں کو بجلی مفت مہیا کی جائے۔ مجھے یاد ہے کہ ایوان میں وزیر زراعت اس کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوئے تو سپیکر صاحب نے ان کو بٹھا دیا کہ آپ یہ کیا message دے رہے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کسانوں کے حق میں بات کی ہے تو آپ کو اس طرح

کھڑے ہو کر اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ اجلاس جاری رہے گا لیکن ڈاکٹر صاحب، وزیر زراعت اور دو مزید معزز ممبران لابی میں چلے جائیں اور اس point پر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور کوئی agreeable formula بنائیں۔ ہم باہر چلے گئے، کوئی 30 یا 45 منٹ بحث کرنے کے بعد اتفاق رائے سے یہ طے ہو گیا کہ ہم وفاقی حکومت کو سفارش کریں کہ کسان کو زرعی مقاصد کے لئے ٹیوب ویل چلانے کے لئے بجلی کے نرخوں میں پچاس فیصد rebate دی جائے۔اس وقت جو وزیر زراعت تھے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے اجازت دیں تاکہ میں یہ قرارداد خود پیش کروں۔ میں نے کہا کہ بے شک آپ یہ قرارداد پیش کر لیں کیونکہ مجھے اپنے حوالے سے اخبار میں کوئی سرخی نہیں لگوانی بلکہ میں تو کسان کا مفاد چاہتا ہوں۔اگر کسان کے مفاد کے لئے کوئی کام ہو رہا ہے تو اسے بے شک منسٹر صاحب پیش کر لیں تاکہ حکومت کا بول بالا ہو جائے تو منسٹر صاحب نے ایوان میں وہ قرارداد پیش کی اور منظور ہو گئی۔اس کے بعد وہ قرارداد وفاقی حکومت کے پاس چلی گئی، وہاں اس کا جو بھی نتیجہ نکلا اس پر میں بحث نہیں کرتا۔اسی طرح ہم بار بار یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے پٹرول یا ڈیزل پر rebate دیا جائے کیونکہ جب بجلی نہیں ہو گی تو انہوں نے اپنے ٹیوب ویل ڈیزل پر چلانے ہوتے ہیں۔اس طرح کسان کو اس کی فصل کا پورا معاوضہ مل جائے گا اور لوگوں کو بھی سستی قیمتوں پر زرعی اجناس مل سکیں گی۔ ہم اپنے کسان کو یہ سہولتیں فراہم نہیں کرتے، زرعی اجناس ہندوستان سے خریدتے ہیں اور اس عمل سے ہم اپنے کسانوں کا معاشی قتل کر رہے ہیں۔ میں نے انٹرنیٹ سے statistics نکالے ہیں، بعض NGOs اس حوالے سے advocate کرتی ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ تجارت ہونی چاہئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ہندوستان سے بیس روپے کی چیز منگواتے ہیں تو ہندوستان پاکستان سے صرف ایک روپے کی چیز منگواتا ہے یعنی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان زرعی اجناس کی تجارت کا تناسب 20:1 کا ہے اور اس کا سراسر نقصان ہمارے چھوٹے کسان کو ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ہندوستان نے پاکستان سے جانے والی مصنوعات پر بہت ساری قدغن لگا رکھی ہیں، ان کے اُوپر ہندوستان نے مختلف taxes لگائے ہوئے ہیں اور ہندوستان کا اس حوالے سے دُہرا معیار ہے۔ زرعی اجناس کے علاوہ پاکستان سے کوئی چیز ہندوستان جا رہی ہے تو اس کے اُوپر انہوں نے بے جا taxes لگائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے صنعت کاروں اور چھوٹے کسانوں کو نقصان ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس حوالے سے یہ ایک بہت ہی مثبت قرارداد ہے۔ ہماری طرف سے یہ قرارداد کسانوں کی حق رسی کے لئے دی گئی ہے۔اس قرارداد کے پاس ہونے سے پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک بہت اچھا message کسانوں کو جائے گا کہ پنجاب اسمبلی کا ایوان کسانوں کے بارے میں سوچتا ہے اور انہی کا نمائندہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی میرے بھائی میاں نصیر صاحب بھی اس کے حق میں بات کریں گے۔یہ قرارداد منظور ہونے سے ایک اچھا message جائے گا اور وفاقی حکومت کو بھی اس کے اُوپر غور کرنا پڑے گا کیونکہ اتنے بڑے صوبہ کے نمائندہ ایوان نے اس کی سفارش کی ہوگی۔اس قرارداد کے پاس ہونے سے اس ملک کے چھوٹے کسانوں کو بہت فائدہ ہوگا اور اُن کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے گا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں نصیر صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلے تو میں ایک وضاحت کر دوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ شاید میں نے ان کو بات کرنے کا موقع دینے کے لئے اس قرارداد کی مخالفت کی ہے۔ بالکل ایسی بات نہیں ہے بلکہ میں ہمیشہ سے اس قسم کی rigid سوچ کا مخالف رہا ہوں اور انشاء اللہ رہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے کسانوں اور تاجروں کو معاشی نقصان سے بچانے کی کوشش نہیں ہے بلکہ ایک خاص طبقے، پارٹی کی فکر اور سوچ ہے جس کی نمائندگی کرتے ہوئے اس ایوان کے اندر یہ قرارداد لائی گئی ہے۔اس طبقے کی یہ سوچ ہے کہ آپ پوری دنیا کے ساتھ تجارت کر لیں، اسرائیل، امریکہ اور ہر ملک سے کر لیں لیکن انڈیا سے نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں بے شک ان کے ڈرامے اور فلمیں چلیں، ہمارے لاکھوں مریض وہاں پر علاج کرانے کی غرض سے جائیں لیکن انڈیا سے تجارت نہ کی جائے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی جس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے۔ان کے پاس کوئی ایسے facts نہیں کہ آیا اس تجارت سے پاکستان کو کوئی نقصان ہو رہا ہے یا نہیں؟ انہوں نے ایک خاص سوچ سے مرغوب ہوتے ہوئے یا شاید ڈرتے ہوئے اور کوئی facts جانے بغیر کہا کہ میں اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتا۔ میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کی دنیا میں ہم پاکستان کو isolation کے اندر نہیں رکھ سکتے۔ یہ کیسا پاکستان ہے کہ جب ہم انڈیا سے تجارت کی بات کرتے ہیں تو یہاں سب سے پہلے اسلام کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور یہاں پر ایک خاص طبقے کو پریشانی ہوتی ہے۔اس طبقے کو پریشانی تب کیوں نہیں ہوتی جب معاشی طور پر اس ملک کے اندر ایک غریب ماں دو وقت کی روٹی نہ ملنے کی وجہ سے ٹرین کے آگے لیٹ کر خودکشی کرتی

ہے؟جب یہاں ہسپتالوں میں ادویات نہیں ملتیں اور لوگ مرتے ہیں،اس معاشی تنگی اور بھوک کی وجہ سے لوگ اس ملک اور مذہب کے خلاف جاتے ہیں تب ان کو خیال کیوں نہیں آتا؟جب ہم انڈیا سے تجارت کی بات کرتے ہیں تو یہ مخالفت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی قرارداد جو facts and figures کے بغیر ہو اسے اس ایوان کے اندر پاس نہیں ہونا چاہئے۔یہ صوبے کا نمائندہ ایوان ہے اور اس نے سوچ سمجھ کر یہاں پر فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔اس ایوان نے کوئی جذباتی فیصلہ نہیں کرنا۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ صرف جذبات کی عکاسی کرنے کی خاطر کوئی ایسی قرارداد جو کہ تجارت کے حوالے سے ہو اور اس کے اندر facts and figures بھی پیش نہ ہوں پاس نہیں ہونی چاہئے۔بہت شکریہ

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں انتہائی احترام اور افسوس کے ساتھ عرض کروں گا کہ میرے فاضل ممبر میاں نصیر صاحب نے اس قرارداد کو پڑھا نہیں ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے کہیں پر بھی یہ نہیں کہا کہ بھارت کے ساتھ تجارت نہ کی جائے اگر وہ اس کو پڑھ لیتے تو اچھا ہوتا۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے اپنی تقریر میں بار بار یہی کہا ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اگر انہوں نے اپنی تقریر میں کوئی ایسی بات کی ہے تو میں اس پر قدغن نہیں لگا سکتا لیکن اس قرارداد میں لکھا گیا ہے کہ "اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت سے ڈیوٹی فری زرعی اجناس کی درآمد سے مقامی کسان کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرے تاکہ مقامی کسان اپنی محنت کا پورا صلہ پا سکے"۔

This is the resolution. I don't know what is the mystery in it and why my learned member is opposing it?

میاں نصیر احمد:کیا آپ نے ڈاکٹر صاحب کی تقریر نہیں سنی؟انہوں نے اپنی تقریر میں بار بار یہی کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ تجارت نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب کی پوری بات سُن لیں کیونکہ انہوں نے آپ کی پوری بات تسلی سے سُنی ہے۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!اس قرار داد میں کوئی اعداد و شمار نہیں دیئے گئے کہ بھارت کے ساتھ تجارت سے کسانوں کو کتنا نقصان ہو رہا ہے؟اسی طرح منسٹر صاحب کے پاس بھی کوئی facts and figures نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!یہ سوال نہیں بلکہ ایک قرارداد ہے۔دوسرا ڈاکٹر سید وسیم اختر نے اپنی قرارداد میں یہ نہیں کہا کہ انڈیا کے ساتھ تجارت نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت سے ڈیوٹی فری زرعی اجناس کی درآمد سے مقامی کسان کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اجناس کی درآمد پر ٹیکس عائد کرے تاکہ مقامی کسان اپنی محنت کا پورا صلہ پا سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 4۔مارچ2015بوقت صبح10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

بدھ،4۔مارچ2015

(یوم الاربعاء،12۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12:شمارہ 13

1181

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ4۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر2 بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر1 بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1182

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

قاعدہ 61 کے تحت تحریک

نشان زدہ سوال نمبر 2170 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

جناب محمد انیس قریشی محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق نشان زدہ سوال نمبر 2170 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث کا آغاز کریں گے۔

1183

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

بدھ،4۔مارچ2015

(یوم الاربعاء،12۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾

سُوْرَۃُ الْمُلک آیات 1تا6

وہ(اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(1)اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے(2)اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔(اے دیکھنے والے) کیا تو(اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو(آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟(3)پھر دوبارہ(سہ بارہ)نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی(4)اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے(5)اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے(6)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمد نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے، محمد نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
میں فخری فکر دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمد نام ایسا ہے
دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!منسٹر آبپاشی ایوان میں نظر نہیں آرہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر 84 ہے۔میں یہ چاہتا ہوں کہ جوانہوں نے جواب دیا ہے وہ اسے پڑھ کر سنادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

(بروز پیر 5۔جنوری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز کی تفصیلات

*84: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نہر کے زیر انتظام/ملکیت میں کل کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں یہ کہاں کہاں، کتنے رقبہ اور کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ب) ہر ریسٹ ہاؤس پر سالانہ maintenance کے مالی سال 12-2011 میں علیحدہ علیحدہ کتنے اخراجات ہوئے، کون کون یہاں پر ٹھہرا اور کتنے عرصہ کے لئے ٹھہرا اور ہر ریسٹ ہاؤس سے علیحدہ علیحدہ کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) حکومت ان ریسٹ ہاؤسز کے بارے میں مستقبل میں کیا منصوبہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) محکمہ نہر کے زیر انتظام /ملکیت میں کل 435ریسٹ ہاؤسز ہیں جن کی زون وار تفصیل درج ذیل ہے مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اریگیشن زون	55
ملتان اریگیشن زون	85
بہاولپور اریگیشن زون	87
سرگودھا اریگیشن زون	105
فیصل آباد اریگیشن زون	64
ڈی جی خان اریگیشن زون	30
ریسرچ اریگیشن زون	0
ڈویلپمنٹ زون	01
پراجیکٹ ڈائریکٹر جی ڈی سی آئی پی	08
میزان	435

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ریسٹ ہاؤسز محکمہ کی ضرورت ہیں کیونکہ محکمے کے فیلڈ افسران وقتاً فوقتاً اریگیشن انفراسٹرکچر اوران سے منسلک کاموں کی انسپکشن کے لئے یہاں پر قیام کرتے ہیں لہذا یہ بدستور محکمہ کے زیر استعمال رہیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ریسٹ ہاوسز اس زمانے کے اندر بنائے گئے تھے جب سفری سہولیات زیادہ نہیں ہوتی تھیں، roadsکاانفراسٹرکچر نہیں ہوتا تھااور بہت سارے ریسٹ ہاوسز انگریز دور میں بنائے گئے تھے۔اب ان ریسٹ ہاوسز کا استعمال جس کام کے لئے بنائے گئے تھے، اس کام کے لئے نہیں ہوتا۔ ان کے اوپر maintenanceکے اخراجات ہوتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر 435ریسٹ ہاوسز ہیں تو کیا محکمہ انہیں فروخت کر کے رقم کو نہری نظام کے انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے خرچ کرنے کی کوئی منصوبہ بندی رکھتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!یہ 435ریسٹ ہاوسز اس وقت محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہیں۔اس سے پہلے 87ریسٹ ہاوسز کی auctionکر دی گئی ہے،75ریسٹ ہاؤسز جو کہ سرپلس تھے، ان کا لیٹر ریونیو بورڈ کو لکھ دیا گیا ہے جس طرح پہلے پرائیویٹائزیشن بورڈ نے auctionکی تھی، بقیہ جو ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ واقعی یہ انگریز دور کا سسٹم ابھی تک چل رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے پہلی دفعہ اس بجٹ میں 35.572۔ارب روپے رکھے ہیں اور یہ سارا سسٹم rehabilitateکر رہے ہیں اور اس کے لئے یہ بیراجوں اور نہروں کی جو rehabilitationہو رہی ہے تو آفیسرز وہاں جا کر short stayکرتے ہیں۔ابھی فی الحال ڈیپارٹمنٹ کو ان کی ضرورت ہے۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ 75ریسٹ ہاوسز جو سرپلس ہیں،ان کا لیٹر لکھ دیا گیا ہے تو اس نظام کو rehabilitateکر رہے ہیں اس لئے یہ محکمہ کی ضرورت ہیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!نہایت ضروری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!ڈاکٹر سید وسیم اختر کے سوال نمبر 84کے جز(ج) کے حوالے سے عرض ہے کہ میرے دونوں معزز ممبران کا visionدرست نہیں ہے میں یہ معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!آپ اپنی بات کریں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!سوال یہ ہے کیا انگریزی دور کھانسی کرتا ہے اور اُن کا پروگرام ہے میرا سوال یہ ہے کہ انگریزی دور میں جب یہ ریسٹ ہاوسز بنائے گئے تھے تو وہاں پر کاشتکاروں کی سہولت کے لئے ایک کالونی بھی آباد کی گئی تھی کہ وہاں پر ایس ڈی او ہو گا وہاں پر Overseersہوں گے، وہاں پر ضلعدار ہو گا،وہاں پر منشی ہو گا،کارخانہ بابو سمیت تمام عملہ موجود ہو گا۔یہ کاشتکاروں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ کیسے سرپلس کر دیئے اور ان کو کیسے فروخت کر رہے ہیں،کیا بھانڈے بیچ بیچ کر گزارہ کرنا ہے؟یہ کاشتکاروں کی سہولت کے لئے بنائے گئے تھے ان کو فروخت کرنا کیوں ضروری ہے اس کا جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!ان کو کیوں فروخت کر رہے ہیں،ڈاکٹر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ ان کو فروخت کرنے کا ارادہ ہے اور میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کو فروخت نہ کریں اب آپ جواب دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے پہلے کہا ہے کہ اُس وقت سہولیات نہیں ہوتی تھیں ہر بیس تیس کلو میٹر پر ریسٹ ہاؤس ہوتے تھے اور کھلی کچہریاں لگائی جاتیں تھیں اور جس طرح معزز ممبر نے پہلے کہا ہے کہ کچھ جگہوں پر وہاں کالونیاں بھی ہیں وہاں ساتھ اریگیشن کے ایس ڈی اوز میٹ اور آفیسرز کی کالونیاں بھی ہیں جن کی ضرورت گورنمنٹ کو نہیں رہی اُن میں سے 87 کی auction ہو چکی ہے اور 75 surplus کا لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔اب جدید دور آگیا ہے،جدید سسٹم آگیا ہے اس لئے جن ریسٹ ہاؤسز کی ضرورت نہیں ہو گی تو اُن کو سرنڈر کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،شکریہ

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔سوال یہ ہے کہ جو چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں اُن کو ان سہولیات سے محروم کیا جارہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!کاشتکاروں کو ریسٹ ہاؤس کی سہولت کیسے ہو گی؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!وہاں پر عملہ موجود رہنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!عملہ تو ویسے ہی موجود ہوتا ہے کاشتکاروں کو ریسٹ ہاؤس کی سہولت کیسے ہو گی؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!یہ گورنمنٹ کی bad governance ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:نہیں،میاں صاحب!جی،اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے جی،سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب میں بول چکا ہوں آپ اس سوال پر بات کر لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر!ایک ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!مہربانی کر کے اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:سردار صاحب میں بول چکا ہوں۔چلیں جی،بولیں۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر: جز(الف) میں جواب دیا ہوا ہے کہ ریسٹ ہاؤسز کتنے رقبے اور کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہیں؟ جبکہ میرے علم میں ہے کہ محکمہ اریگیشن کا ہر ریسٹ ہاؤس 50 سے 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے لیکن وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ خود کھا رہا ہے اُن کی کوئی لیز ہوتی نہ وہاں کوئی پٹہ پر رقبہ دیا جاتا ہے اگر محکمہ اریگیشن اتنا in responsible ہے تو خدارا اتنا رقبہ اگر 50 سے 100 ایکڑ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اتنے رقبے 50 سے 100 ایکڑ پر ریسٹ ہاؤسز بنے ہوئے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر! ہاں، ریسٹ ہاؤسز کے ساتھ رقبہ ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کوئی اس قسم کی بات ہے بتائیں کہاں پر 50 سے 100 ایکڑ میں ریسٹ ہاؤس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے یہ پورے پنجاب کا سوال پوچھا تھا اس کی زون وار پوری تفصیل درج ہے، اخراجات درج ہیں رقبہ کتنا ہے، میرا خیال ہے مجھے پڑھنے کے لئے سارا دن لگ جائے گا جواب کی پوری فائل ایوان کے floor پر رکھ دی گئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر! میں ڈیرہ غازی خان زون کی بات کروں گا کہ ضلع لیّہ میں پانچ ریسٹ ہاؤسز ہیں وہاں اپنی مرضی سے رقبے دیئے گئے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ کبھی لیز پر رقبہ دیا گیا ہے یا نہیں دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر! سردار صاحب جہاں ڈیرہ غازی خان کی بات کر رہے ہیں وہاں FOs کے آفس ہیں تو رقبے کی بھی تفصیل ساتھ دی گئی ہے ایک ریسٹ ہاؤس ڈویلپمنٹ کے پاس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ آپ کے پاس پوری تفصیل ہے آپ اس میں سے ڈھونڈ کر بتا دیں کہ کہاں پر 50 سے 100 ایکڑ رقبہ ہے جہاں پر ریسٹ ہاؤس بنا ہوا ہے میں ان سے جواب لیتا ہوں؟

سردار شہاب الدین خان:جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ لیّہ میں داسو بنگلہ ہے وہاں داسو ریسٹ ہاؤس بھی ہے اور وہاں 52 ایکڑ رقبہ ہے اور میں یہ بتانا چاہوں گا کہ on the Floor of the House یہ رقبہ ایک معزز ممبر نے کاشت کیا ہوا ہے تو اس کا جواب مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے سکتے ہیں کہ کیا وہ لیز پر دیا گیا یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! تین، چار، پانچ ایکڑ تک رقبہ ریسٹ ہاؤس کے ساتھ ہوتا ہے جو وہاں کے ملازمین ہوتے ہیں وہ سبزی وغیرہ کاشت کرتے ہیں کسی کو لیز پر نہیں دیا گیا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر !کیا میں اس جواب سے مطمئن ہوں کیونکہ میں eye witness ہوں۔یہ میرے حلقہ میں ہے داسو بنگلہ لیّہ میں ہے وہاں پر 52ایکڑ رقبہ ہے اگر 52ایکڑ رقبہ نہیں ہے تو یہ مجھے بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کوئی اس قسم کا معاملہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے یہ رقبے کے متعلق ہے جو ڈاکٹر صاحب نے سوال پوچھا ہے میرا اُس کے متعلق تفصیلاً جواب ہے اُس میں انہوں نے خرچہ کا پوچھا ہے کہ پنجاب میں کتنا ہوا ہے 24.166 بلین روپے خرچہ ہوا ہے اور سردار صاحب کا fresh سوال بنتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب !اس کی تفصیل لے کر اگلے اجلاس میں آپ ایوان کو آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جو سوال کے متعلق پوچھا گیا ہے اس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں وہ 52ایکڑ جس کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے اس کے مطابق سردار صاحب جب پوچھ لیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لوں گا۔ میں بھی ایوان کا ممبر ہوں یہ وثوق سے کہہ رہے ہیں۔ یہ fresh سوال بنتا ہے جب سردار صاحب پوچھ لیں گے تو میں بتادوں گا جو ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا ہے اُس کے مطابق میں نے ایوان کی میز پر جواب دے دیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ میں داسو بنگلہ کی بات کر رہا ہوں پھر میں عنایت بنگلہ کی بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!آپ اس پر سوال دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں ہے ان کو جواب دینا چاہئے تھا کہ کتنے ایکڑ رقبہ ہے آپ سوال پڑھیں کہاں کہاں کتنا رقبہ اور ہے کتنے رہائشی کمروں پر مشتمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان زون سے زون وار سارے ریسٹ ہاؤسز کا جو سوال پوچھا گیا ہے زون وار اُس کے کمرہ جات اور ریسٹ ہاؤسز کا سارا رقبہ ساتھ لگا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب اس پر fresh سوال کریں تو پھر اس کی تفصیل لیں گے۔اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 699 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 5۔جنوری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور شہر سے گزرنے والی نہر کو سیوریج کے گندے پانی سے پاک کرنے کی تفصیلات

*699: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر بی آر بی سے نکلنے والی نہر جو لاہور کے درمیان سے گزرتی ہے، اس میں کہاں کہاں سے سیوریج کا پانی یا کوئی اور قسم کا Waste water ڈالا جاتا ہے؟

(ب) اس نہر میں گرمیوں کے موسم میں لاہور کے شہری نہاتے ہیں، پانی گندہ ہونے کی وجہ سے جان لیوا بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں کیا حکومت اس نہر کے پانی کو صاف رکھنے کا کوئی منصوبہ بنا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) بی آر بی ڈی لنک کینال سے نکلنے والی نہر لاہور برانچ لاہور شہر کے درمیان میں سے گزرتی ہے۔اس میں ڈالے جانے والے سیوریج کے پانی کے پائپوں کی تعداد 9 عدد ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہر میں نہانا قانوناً منع ہے اور اس کی تنبیہ کے لئے محکمہ ہذا کی جانب سے نہر پر جگہ جگہ بورڈز نصب کئے گئے ہیں شہریوں سے اس پر عملدرآمد کرانا شہری حکومت کا کام ہے۔نہر کے پانی کو صاف رکھنے کے حوالے سے عرض ہے کہ اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے

از خود نوٹس لیا اور واسا کو ہدایت کی کہ نہر میں ڈالے جانے والے سیوریج پائپوں کے لئے متبادل بندوبست کیا جائے۔ واسا سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہا ہے جس کی تفصیل کے لئے واسا سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 25۔جون کو جمع ہوا اسمبلی نے 20۔جولائی 2013 کو جاری کر دیا اور ٹھیک ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے۔ میں نے سوال پوچھا تھا کہ لاہور شہر میں سے نہر گزرتی ہے اور یہ شہر کا حسن ہے دونوں سائڈ پر فٹ پاتھ ہیں اور اس میں آپ دیکھتے ہیں کہ گرمیوں کے مہینے کے اندر لوگ نہاتے بھی ہیں جتنی مرضی قانون سازی کر لیں ظاہر ہے ایک ایک انچ کے اوپر سپاہی کھڑا کرنا تو حکومت کے بس کی بات نہیں۔ ظاہر ہے یہ ایک حوالے سے picnic point بھی ہے لیکن اس میں محکمہ نے admit کیا ہے کہ سیوریج کے 9 بڑے پائپ اس میں ڈالے گئے ہیں۔ آپ خود سمجھدار آدمی ہیں آپ کو معلوم ہے کہ طرح طرح کی بیماریاں سیوریج کے پانی کے ذریعے سے اس نہر کے اندر آ جاتی ہیں جس میں بچے، بوڑھے، جوان سب نہا رہے ہوتے ہیں اور ان کے اندر طرح طرح کی بیماریاں develop ہوتی ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ کا بھی حوالہ دیا ہے اب یہ ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے اور لکھا ہے کہ واسا سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہا ہے۔ اس سے مجھے کوئی معلومات نہیں ہوئیں۔ یہ ڈیڑھ سال بعد جواب آیا ہے کیا محکمے کو نہیں چاہئے تھا کہ یہ update معلومات لیتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 9 سیوریج کے پائپ نہر میں ڈالے گئے ہیں اور محکمے نے admit بھی کیا ہے یہ کب تک واسا کے تعاون سے ختم کریں گے؟ صرف یہ کہہ دینا کہ واسا کام کر رہا ہے لیکن یہ نہر تو محکمہ آبپاشی کی ہے اس حوالے سے ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ان 9 سیوریج پائپوں کے ذریعے سے جو filth اس نہر میں ڈالی جا رہی ہے یہ کب تک بند کروا دیں گے، مجھے date دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود حجہ): جناب سپیکر! اس سے پہلے ان پائپوں کی تعداد 30 تھی یہ محکمے کی کاوشوں سے 9 رہ گئے ہیں اور اب سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ یہ نہر محکمہ آبپاشی کی پراپرٹی تو ہے لیکن یہ پائپ محکمہ واسا نے ڈالے ہوئے تھے۔ میں یہاں ڈاکٹر صاحب کو date تو نہیں دے سکتا لیکن چونکہ سپریم کورٹ نے نوٹس لیا ہوا ہے محکمہ واسا باقی 9 پائپوں کو جلد از جلد

ختم کر دے گا۔ پہلے یہ پائپ30 تھے یہ بھی محکمے کی کوششوں سے ختم ہوئے ہیں اور انشاء اللہ اب بھی ہو جائیں گے لیکن میں یہاں date نہیں دے سکتا کہ کون سی date تک ختم ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کا محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ ان پائپوں کو یہاں سے ہٹا دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی محکمہ واسا کو بالکل force کر رہا ہے کہ وہ ان بقیہ 9 پائپوں کو بھی ختم کرے۔ پہلے ان کی تعداد 30 تھی اب اُن کے ساتھ مزید coordinate کریں گے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ہم محکمہ واسا کو force کریں گے کہ جلد از جلد پائپ ختم ہو جائیں لیکن میں یہاں date نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ڈاکٹر صاحب کا بڑا valid سوال ہے اور وہ بات بھی بڑی صحیح کر رہے ہیں۔ آپ بھی مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہزاروں لوگ اس نہر میں نہا رہے ہوتے ہیں ان کی زندگیوں کے ساتھ کھیلنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے بھائی ہیں ہم ایک ہی ضلع کے ہیں اس لئے میں زیادہ شور بھی نہیں مچانا چاہتا۔ آپ نے بھی اس بات کو محسوس کیا ہے یہ لمبی مدت دے دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تین مہینے کی مدت دے دیں جو کافی مدت ہے۔ یہ تین مہینے میں ختم کروا دیں۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ کوشش ہو رہی ہے، کر دیں گے تو اس طرح کے جملے تو ہم روز سنتے رہتے ہیں۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اِن کو کوئی cutoff date دے دیں میں مطمئن ہو جاؤں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! چھ ماہ کی مدت دے دیں انشاء اللہ امید ہے کہ چھ ماہ سے پہلے ہو جائے گا لیکن ان کو چھ ماہ کا ٹائم دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے وہ چھ ماہ کا کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چھ ماہ پر مطمئن ہوں۔ میں آج date note کر لوں گا اگر چھ مہینے میں یہ پائپ ختم نہ ہوئے تو میں چھ مہینے بعد تحریک استحقاق move کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کا حق بنتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ لاہور کا حسن لوگوں کے نہانے سے برباد ہوتا ہے یا پائپوں کے ڈالے جانے سے برباد ہوتا ہے؟ لاہور کا حسن متاثر ہوتا ہے یا جہاں آگے پانی جاتا ہے وہاں کے لوگ متاثر ہوتے ہیں جو پانی پیتے ہیں، استعمال کرتے ہیں، خود استعمال کرتے ہیں اور ان کے جانور استعمال کرتے ہیں؟ لاہور کا حسن تو اس سے متاثر ہی نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سارے اس سے متاثر ہوتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ انہوں نے چھ مہینے کا ٹائم دیا ہے وہ چھ مہینوں میں پائپ ہٹا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1229 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1358 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2844 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3642 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3643 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3652 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3653 بھی جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! سوال نمبر بولیں۔ ماشاء اللہ آپ مسکرا بھی رہے ہیں غصے میں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیونکہ میرا بھائی آج پھنسا ہوا ہے۔ (قہقہہ)

میرا سوال نمبر 709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالا باغ ڈیم کو بنانے کی منصوبہ بندی کرنے کی تفصیلات

*709: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب وسیع تر ملکی مفاد میں وفاقی سطح پر قائم مشترکہ مفادات کی کونسل میں کالا باغ ڈیم کے منصوبہ کو داخل دفتر نہ کئے جانے کی تحریک پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا وزیر اعلیٰ پنجاب کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے لئے باقی صوبوں کو بھی آمادہ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود حجہ):

(الف) پنجاب حکومت ڈیم کی تعمیر کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مرکزی حکومت پر زور دیتی رہی ہے۔ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ مشترکہ مفادات کونسل میں منظوری کے لئے 1998 سے زیر التواء ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب مناسب وقت پر اور ملکی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حوالے سے صوبوں کے درمیان ہم آہنگی اور اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے عملی اقدامات کریں گے اور ڈیم سے متعلقہ خدشات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا یہ سوال کالا باغ ڈیم کے حوالے سے ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں اب یہ governances بن گئے ہیں کہ یہ وہ منصوبے شروع کرتے ہیں جو دو، اڑھائی سال میں اپنے tenure میں مکمل ہو جائیں تاکہ اس کا کوئی سیاسی فائدہ ہو جائے حالانکہ ڈیم بنانا اس وقت انتہائی ضروری ہے۔ اس کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار، آبپاشی کے لئے پانی اور سیلاب کی تباہ کاریاں تینوں بڑی چیزیں اس کے ذریعے سے حل ہو سکتی ہیں۔ میں نے چند روز پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات آپ کی خدمت میں گوش گزار کی تھی کہ اس حوالے سے سپیکر صاحب نے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک کمیٹی کا اعلان کیا تھا کہ ہم سندھ جائیں گے، خیبر پختونخوا جائیں گے، بلوچستان بھی جائیں گے اور گورنمنٹ سے کوئی خرچہ نہیں لیں گے بلکہ اس حوالے سے اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے ہم کاوش کریں گے۔ پچھلے سال جب یہ سارا معاملہ میں نے اٹھایا تو پاکستان انجینئرنگ کونسل کے ایک سینئر ممبر آئے میرے ساتھ چار افراد بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہم نے چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری لاہور سے بات کی، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کراچی سے بات کی اور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری گوجرانوالہ سے بات کی ہے۔ ان تین چیمبرز نے ہم سے commit کیا ہے کہ آپ گورنمنٹ سے این او سی لے لیں اور ایک ڈالر، ایک پونڈ کا بھی قرضہ باہر سے نہ لیں۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بنک کو چھوڑ دیں اور حکومت بھی ایک پیسا خرچ نہ کرے ہم تینوں چیمبرز مل کر آپ کو کالا باغ ڈیم بنا کر دے دیں گے۔ جو لگی ہوئی رقم ہے وہ ہم بجلی اور پانی کے ٹیکسوں کے ذریعے وصول کر لیں گے۔ اس سے شاندار آفر تو کسی بھی صورت نہیں بنتی۔ اس مسئلے کو politicize کر دیا گیا ہے۔ میں Intelligence

Bureau کے ذمہ دار آفیسر کے توسط سے بتا رہا ہوں کہ 18۔ارب روپیہ ہندوستان سالانہ پاکستان میں ان فورسز پر خرچ کرتا ہے جو کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتی ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی اکانومی، زراعت اور بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم کا بننا بہت ضروری ہے۔ اس ڈیم سے ساڑھے تین ہزار میگا واٹ بجلی کی پیداوار ہو گی اور پندرہ سو میگا واٹ تربیلا کا backup اس میں آئے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت اس کے لئے کیا کوشش کر رہی ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں یہ کوششوں کی ذرا تفصیل بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے کالا باغ ڈیم پر روشنی ڈالی ہے اور میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کالا باغ ڈیم واقعی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈیم کی feasibility بالکل تیار ہے اگر آج سے کام شروع ہو تو چھ سال کے عرصہ میں اس کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس سے 3600 میگا واٹ بجلی پیدا ہو گی، 61 لاکھ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی۔ یہ پاکستان کا واحد ڈیم ہو گا جس کا ایک spillway زیر سطح رکھا گیا ہے جس سے اس کی silt بھی خارج ہو گی۔

جناب سپیکر! اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ پاکستان کی بقا کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں زیادہ پیچھے نہیں جانا چاہتا۔ 2001 میں MMA بنی۔ ڈاکٹر صاحب اِس وقت جماعت اسلامی صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔ اُس وقت آمر کا دور تھا، اکبر بگٹی جیسے معزز سیاستدان کو شہید کر دیا گیا تو اُس وقت یہ اتحادی تھے۔ میں کوئی گلہ یا back پر نہیں جانا چاہتا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اسی پر رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ہماری کوششوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔ پنجاب بڑا بھائی ہے اور ملکی حالات آپ کے سامنے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی جماعت ابھی بھی خیبر پختونخوا میں اتحادی ہے یہ وہاں سے کوشش کروائیں۔ جس طرح میں نے بات کی اور بھی بول سکتا ہوں ڈاکٹر صاحب نے بھی اس منصوبے پر بات کی ہے۔ یہ خیبر پختونخوا سے کوشش کروائیں انشاء اللہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب consensus کے ساتھ چاروں صوبوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اس میں تو کوئی دو رائے ہے ہی نہیں کہ کالا باغ ڈیم نہیں بننا چاہئے باقی ڈاکٹر صاحب نے خود ہی جو کہا ہے

بالکل درست کہا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کالا باغ ڈیم پر بات کی ہے وہ میں نے بھی عرض کر دی ہے لیکن ہم اس وقت ملکی حالات کے مطابق سب کو consensus کے ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مظہر عباس راں صاحب! فرمائیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں نے کالا باغ ڈیم کے حوالے سے اپنی پچھلی تقریر میں بھی ایک تجویز پیش کی تھی۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تمام صوبوں کے چیف جسٹس صاحبان اور تمام صوبوں سے دو دو انٹرنیشنل fame کے technocrats کو اس کا ممبر بنایا جائے اور اس کمیٹی سے فیصلہ کروایا جائے کہ کیا اس میں سیاسی طور پر مداخلت ہو رہی ہے یا جیسے کہا گیا ہے کہ سیاستدان۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مظہر عباس راں صاحب! آپ ایوان میں اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو ساری باتیں کی ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پڑھے لکھے ہیں اور شاید انہوں نے گول مول کر دی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا اس میں گول مول کر دی ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں یا وزیر آبپاشی کی سربراہی میں یا وزیر زراعت کی سربراہی میں یا otherwise کوئی technocrat یا کسی سیکرٹری کی سربراہی میں کوئی ایسی کمیٹی کا نام بتا سکتے ہیں جو اس وقت کالا باغ ڈیم پر کام کر رہی ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر قرارداد آئی تو پنجاب سے اس کو متفقہ طور پر پاس کر کے بھیج دیں گے۔ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے اس میں پنجاب کا ایوان سفارش کر سکتا ہے۔ آپ اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ consensus پیدا کرنے کے لئے اس کی کوئی کمیٹی تو بننی چاہئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر قرارداد آئی تو وفاقی حکومت کو اس کی سفارش کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!چلیں!میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں اور آپ نے اس دن بھی کہا تھا کہ جو سپیکر صاحب نے کمیٹی بنائی تھی اس کی میٹنگ بلائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،اس کی میٹنگ بھی بلاتے ہیں۔آپ اس پر کوئی قرارداد لے کر آئیں اور آپ اس میں وفاقی حکومت سے مطالبہ بھی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!آپ اس پر کمیٹی بنائیں تو میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحب!میں اس میں کچھ کرتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!چلیں!ٹھیک ہے۔

سید عبدالعلیم:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم:جناب سپیکر!ڈاکٹر وسیم اختر صاحب اس مسئلہ پر 2004 میں بھی ہمارے ساتھ تھے۔ میں نے 2004 میں کالا باغ ڈیم پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کیس پیش کیا تھا۔اسی کے مطابق جب ہم نے یہاں قرارداد پیش کی تھی تو سندھ اسمبلی نے قرارداد پاس کرا کر مجھے اور چودھری عامر سلطان چیمہ کو واجب القتل قرار دیا تھا۔میری گزارش یہ ہے کہ صوبہ پنجاب بڑا بھائی ہونے کے ناتے سے ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بات کی ہے اور پنجاب ہمیشہ سے پاکستان کے مفاد کا تحفظ کرتا رہا ہے اور پنجاب میں consensus تو اس بات پر پہلے سے ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی پارٹی کے امیر جناب سراج الحق کا تعلق بھی خیبر پختونخوا اسمبلی سے ہے میری گزارش یہ ہو گی کہ اس مسئلے کو یہاں پر بیان کرنے کی بجائے وہ پہلے اپنی قرارداد خیبر پختونخوا میں لے کر آئیں اور جس دن خیبر پختونخوا اسمبلی کالا باغ ڈیم کی قرارداد پاس کرے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب اس سے دو قدم آگے بڑھے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر:بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!دیکھیں،ہم نے ایک سوال پر آدھا گھنٹہ ضائع کر دیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس بات کی correction کرنا چاہتا ہوں کہ جب سپیکر صاحب نے کالا باغ ڈیم کے لئے کمیٹی کا اعلان کیا تھا تو میاں محمود الرشید صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں خود بھی اس کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ہم بالکل آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں اور آپ کی اس پر مثبت سوچ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہماری اس پر سوچ مثبت ہے۔ اس پر point scoring کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، point scoring کوئی نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب ہمیں اس پر serious ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 710 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں زیر زمین پانی میں کمی و دیگر تفصیلات

*710: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب دور میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت بہاولپور ڈویژن کو سیراب کرنے والے دریائے ستلج کو ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دریا کو کسی حد تک رواں رکھنے کے لئے کسی اور دریا سے نہر کے ذریعہ پانی لا کر اس میں ڈالنے کا وعدہ بہاولپور کی عوام سے کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دریا میں پانی نہ ہونے کے نتیجہ میں زیر زمین پانی اس سے ملحقہ شہروں اور آبادیوں میں بیسیوں فٹ نیچے چلا گیا ہے جس کی وجہ سے brackish zone کا پانی زیر زمین sweet zone میں تیزی کے ساتھ مل رہا ہے اور اب sweet zone کا پانی پینے کے لئے خراب ہوتا جا رہا ہے؟

(د) اس گھمبیر خرابی کو رفع کرنے کے لئے حکومت کیا منصوبہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جی ہاں!درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے اسی لئے بہاولپور ڈویژن کے رقبہ جات کو سیراب کرنے کے لئے تین لنک انہار کی تعمیر کی گئی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ تونسہ پنجند(TP)
2۔ سدھنائی میلسی بہاول
3۔ بلوکی سلیمانکی

(ج) بہاولپور ڈویژن میں بہت تھوڑا رقبہ ایسا ہے جہاں زیر زمین پانی میٹھا ہے اس میں بہاولپور کے علاقے چک سیلان، غازی آباد، چک جگنو والی، خانقاہ شریف، سمہ سٹہ، تحصیل احمد پور کے قصبے نوشہرہ جدید، عبداللہ پور، کوٹلہ شیخان، تحصیل حاصل پور کے علاقے جمال پور، جھوک لال، نور شاہ، نصیر پور، کٹورہ، لڈن، ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور کے علاقے لیاقت پور، جان پور، ملکانی، خان بیلہ، تحصیل خانپور کے علاقے نوانکوٹ، گھسن پور، ظاہر پیر اور صادق آباد کے علاقے شامل ہیں۔ان علاقوں میں ٹیوب ویلز کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے مگر پچھلے تین سالوں میں دریائے ستلج میں سیلابی پانی کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح وقتی طور پر مستحکم ہے تاہم بہاولپور ڈویژن کے میٹھے پانی والے علاقوں میں آدھے فٹ سے لے کر ایک فٹ تک پانی ہر سال نیچے جا رہا ہے جس کی وجہ سے Brackish Zone Water سے پانی Sweet Water Zone میں داخل ہونے کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اس میں ابھی مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے اس تحقیق کے ذریعے Sweet Water Zone اور Brackish Water Zone کی الگ الگ نشاندہی کرنا، ٹیوب ویلز کو سائنسی طریقوں سے لگانا، قدرتی اور مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے ذخیرے یعنی Aquifer کو ریچارج کرنا، Sweet Water اور Brakish Water کو آپس میں مکس ہونے سے روکنا، کسانوں میں زیر زمین پانی کے استعمال کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا، ٹیوب ویلز کے لگانے اور زیر زمین پانی کے استعمال کے لئے گراؤنڈ واٹر ریگولیٹری فریم ورک بنانا جیسے اقدمات شامل ہیں۔یہ تحقیق Groundwater management کے سلسلے میں مددگار ثابت ہو گی۔

(د) محکمہ اریگیشن کے ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے حکومت پنجاب کے منظور شدہ چھ سالہ ADP پراجیکٹ مالیت34.362 ملین روپے برائے سال09۔2008 Artificial Recharge of Aquifer in the Punjab کے نام سے ریسرچ منصوبہ شروع کیا تھا جس کا مقصد زیر زمین مٹی کی ساخت اور پانی کو مصنوعی طریقے سے زیر زمین پانی میں داخل (Artificial Recharge of Aquifer) کرنے کی صلاحیت معلوم کرنا تھا تاکہ جن علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے اس کو اوپر لایا جاسکے۔ سیلاب اور بارش کے وافر پانی کو زیر زمین aquifer میں محفوظ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ brakish zone سے پانی sweet zone میں داخل ہونے کے خطرات کو بھی کم کیا جاسکے مگر سال2010 میں سیلاب اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس منصوبہ پر خاطر خواہ کام نہ ہو سکا۔ اب محکمہ آبپاشی اس منصوبہ پر دوبارہ کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس سے زیر زمین پانی کے گھمبیر مسئلہ کے حل میں کافی مدد ملے گی۔

محکمہ آبپاشی کے علاوہ محکمہ زراعت، پبلک ہیلتھ اور واسا بھی زیر زمین پانی کی کوالٹی پر کام کرتے ہیں اس لئے محکمہ آبپاشی کے علاوہ زیر زمین پانی کے بارے میں ان محکموں سے بھی معلومات اور راہنمائی لی جا سکتی ہے۔ تمام متعلقہ محکموں میں باہمی رابطہ کے لئے مناسب اقدامات کئے جانے چاہئیں اور تحقیق و مطالعہ کے کام کو تیز کر کے مجوزہ اقدامات پر عملدآمد کرایا جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے اس پر admit کیا ہے کہ بہاولپور کے ساتھ جو دریا ستلج بہتا تھا اس سے زیر زمین پانی recharge ہوتا رہتا تھا۔ آج سے 10، 15 سال پہلے شہر میں بارہ سے تیرہ فٹ پر میٹھا پانی مل جاتا تھا۔ اب کم از کم 70 سے 80 فٹ پر پانی جا کر ملتا ہے۔ جب یہ دریا سوکھ گیا تو اس کے نتیجے میں Sweet and Brackish Zone آپس میں mix ہو رہے ہیں، Brackish Zone سے پانی ادھر آ رہا ہے اور یہ بات محکمہ بھی admit کرتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دریاؤں کے ساتھ شہر آباد ہیں، یہ دریا پورے ڈویژن کو سیراب کرتا تھا اور اس سے زیر زمین پانی recharge ہوتا تھا۔ اس پر بارہا بات ہوئی ہے تو کیا محکمہ اس دریا کے اندر اتنا پانی مہیا کرنے کے لئے تیار ہے کہ یہ رواں دواں رہے اور نیچے پانی recharge ہوتا رہے تاکہ لوگوں کو میٹھا پانی میسر آتا رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود جٹ): جناب سپیکر! 1960 میں ہندوستان کے مابین انڈس واٹر معاہدہ ہوا تھا۔ اب ڈیپارٹمنٹ نے بھی یہی لکھا ہے کہ وہ دریا خشک ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک نئی نہر نکالنے کے لئے ورلڈ بنک سے بات چل رہی ہے جو بلو کی سے ہیڈ سلیمانکی پر آئے گی اور اس سے پانی میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں 11-2010 میں میرے والد صاحب مرحوم کی کاوش سے میلسی سیفن پر 1600 کیوسک پانی بجٹ میں approve ہو گیا تھا۔ اس کی وفاقی حکومت سے منظوری لینی ہوتی ہے لیکن میرے والد صاحب کی زندگی نے وفا نہ کی، ان کی وفات ہو گئی اور وہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔ الحمد للہ آج سے تقریباً دس دن پہلے چیئرمین پی اینڈ ڈی نے وہ منصوبہ بھی approve کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ پچھلے سال وزیر اعظم پاکستان بہاولپور تشریف لائے تھے انہوں نے وہاں پر باقاعدہ اعلان کیا تھا۔ اس سلسلے میں کمشنر بہاولپور کے پاس میٹنگ بھی ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب نے جو ابھی دریائے ستلج کے حوالے سے بہاولپور شہر کے لئے point raise کیا ہے تو واقعی وہاں پانی کا level بھی نیچے جا رہا ہے لہذا وہاں دریائے ستلج پر بہاولپور کے پانی کے source کو up کرنے کے لئے ایک جھیل بنے گی۔ اس میں میٹنگ بھی کمشنر بہاولپور کے آفس میں رکھی گئی ہے اور وزیر مملکت وہ میٹنگ چیئر کریں گے شاید ڈاکٹر صاحب بھی اس کے ممبر ہیں اور مجھے بھی اطلاع آئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ایک نئی نہر نکالنے کے لئے ورلڈ بنک سے بات چل رہی ہے کیونکہ رقبے بھی ڈسٹرکٹ بہاولپور اور بہاولنگر میں زیادہ الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ میلسی سیفن up silt ہو گیا تھا کیونکہ اس کی capacity پانچ ہزار کیوسک تھی۔ اب 1600 کیوسک کی دو اڑھائی سال میعاد رکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی پانی کی صورتحال بہتر ہو گی۔ جب سیلاب کے دنوں پانی فالتو ہو گا تو پھر آگے جھیل بن جائے گی اس کو بے شک چھوٹا ڈیم کہہ لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہاولپور میں پانی کی سطح ٹھیک ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر detail میں بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، detail میں جواب آگیا ہے۔ انہوں نے بات کی ہے کہ ایک جھیل بنائی جائے گی اور پچھلے سال وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ چوکے چھکے تو ہمارے سیاستدان مارتے ہیں لیکن ایک سال ہو گیا ہے ابھی وہ سارا معاملہ فائلوں کی نذر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کی 7تاریخ کو میٹنگ کا بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!ہمارے ساتھ اسی سلوک کے نتیجے میں بہاولپور کی عوام چاہتی ہے کہ بہاولپور کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔ پہلے ہمارا صوبہ کام کرتا تھا اور خوشحال صوبہ تھا بلکہ معیشت میں contribute بھی کرتا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ اسی پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!انہی محرومیوں اور ڈکیتیوں کے نتیجے میں ہمارے بہاولپور کی یہ صورتحال ہے، بے روزگاری عام ہے، وہاں کاٹن زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحب!بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!کاٹن وہاں زیادہ ہوتی ہے لیکن ٹیکسٹائل ملیں کہیں اور لگتی ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو انہوں نے جھیل کے منصوبے کی بات کی ہے۔ یہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور میں اس کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں مجھے نہیں بتایا گیا۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ کم از کم کوشش کریں اور اس پر وعدہ کریں کہ وہ اگلے بجٹ میں اس جھیل کے لئے خاطر خواہ funding لے آئیں گے تو ہم مل کر اس کو دھکا لگا لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!انشاءاللہ تعالیٰ میں وعدہ کرتا ہوں،ڈاکٹر صاحب مجھ سے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ جب announcement ہوتی ہے تو اس پر کام فوری شروع نہیں ہوتا۔ پہلے اس کی feasibility بنتی ہے اور اس پر پانی کے source کا پتا کرنا ہوتا ہے۔ وزیراعظم صاحب نے جو اعلان کیا تھا تو میں یہاں floor پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال وہ جھیل شروع ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1127 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔ان کی request آئی ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1359 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1360 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!سوال نمبر1829ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتاہے۔

صوبہ میں2002سے2008کے دوران بنائی گئی نہروں کی تفصیلات

*1829:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سال2002سے2008کے دوران کتنی چھوٹی بڑی نہریں نکالی گئیں؟

(ب) ان نہروں پر کتنی رقم خرچ ہوئی نیز کن کن نہروں پر ابھی تک کام جاری ہے؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ میں کچھ گھوسٹ نہریں نکالی گئی ہیں؟

(د) حکومت نے ان گھوسٹ نہروں کے بارے میں کون سے اقدام اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) صوبہ میں سال2002سے2008کے دوران کوئی چھوٹی بڑی نئی نہر نہیں نکالی گئی۔

(ب) جیساکہ جز(الف)میں بیان کیا گیا کوئی نئی نہر تعمیر ہونے کی وجہ سے کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) تحصیل تاندلیانوالہ میں کوئی گھوسٹ نہر نہ نکالی گئی ہے۔

(د) چونکہ کوئی گھوسٹ نہر نہیں نکالی گئی اس لئے کوئی اقدام نہ اٹھائے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ:میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال نمبر1841ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتاہے۔اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!سوال نمبر2370ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتاہے۔

فیصل آباد: راجباہ کیلیانوالہ میں ٹیل تک پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2370: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد راجباہ کیلیانوالہ میں کتنے عرصہ کے بعد پانی چھوڑا گیا ہے؟

(ب) اس میں کتنا عرصہ کس بناء پر پانی نہیں چھوڑا گیا اور ایک لمبا عرصہ تک اس میں پانی نہ چھوڑنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا اب حکومت اس میں مستقل پانی کی سپلائی اور ٹیل تک پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود جٹ):

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں واقع راجباہ کیلیانوالہ کے ہیڈ پر پورا سال ماسوائے سالانہ نہر بندی کے پانی کی ترسیل جاری رہتی ہے تاہم ٹیل والے حصہ میں کافی عرصہ سے کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی نہ پہنچ رہا تھا۔ سال 14-2013 میں راجباہ کے ٹیل والے حصے کی کھدائی کروائی گئی تھی جس کی وجہ سے کچھ عرصہ تک پانی پہنچتا رہا تاہم دوبارہ بھل جمع ہونے اور برم ٹوٹنے کی وجہ سے ٹیل پر پانی کی ترسیل فی الحال نہ ہے۔

(ب) پی پی-58 فیصل آباد میں واقع راجباہ کیلیانوالہ کے ہیڈ پر پورا سال ماسوائے سالانہ نہر بندی کے پانی کی ترسیل جاری رہتی ہے تاہم ٹیل والے حصہ میں کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی فی الحال نہ پہنچ رہا ہے۔

(ج) کیلیانوالہ راجباہ کی درستی اور ٹیل پر مستقل پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مبلغ 191.53 ملین روپے کی لاگت سے ایک پراجیکٹ نہر کے کناروں کو کنکریٹ سے پختہ کرنے کا کام 13-02-2014 کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ رقم جاپان بنک Japan International Cooperation Agency (JICA) کی مدد سے چلنے والے پراجیکٹ ایل سی سی سسٹم پارٹ بی کو فراہم کی گئی ہے اور ڈویلپمنٹ سرکل اریگیشن زون فیصل آباد کے زیر نگرانی موقع پر کام شروع ہو چکا ہے اور تاریخ تکمیل 31-03-2015 مقرر کی گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ راجباہ کیلیانوالہ کی ٹیل پر پانی کافی عرصہ سے نہ پہنچ رہا ہے۔ نہر کے کنارے کمزور ہونے کی وجہ سے نہر اپنا پورا پانی لے کر ٹیل تک نہ پہنچا سکتی ہے۔ مندرجہ بالا ڈویلپمنٹ کام کی تکمیل کے بعد ٹیل پر پانی کی فراہمی انشاء اللہ یقینی ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں محکمہ نے مجھے لکھ کر بھیجا ہوا ہے کہ کھدائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی ترسیل بند ہے۔ جناب! کھدائی میں نے تو نہیں کرنی تھی، کھدائی کرنا محکمہ کا کام ہے۔ محکمہ کے ڈھیٹ ہونے کی بھی حد ہے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر پانی نہیں جا رہا کیونکہ ہم وہاں پر کھدائی ہی نہیں کر رہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اپنا قبلہ درست کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کب تک اس سلسلے میں فنڈز فراہم کرے گا اور کھدائی کروا کر عوام کو پانی پہنچانے کے مسئلے کو حل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جز(ج) کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کب تک پانی فراہم کر دیا جائے گا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ چالیس، پچاس گاؤں کے پانی کا مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ! جس نہر کی بات کر رہے ہیں یہ ایک تو Farmers Organization والے چلا رہے ہیں، محکمہ نے پہلے اس کی oxidation کروائی تھی اور ابھی اس کی lining ہو رہی ہے۔ 31۔مارچ تک یعنی اسی مہینے تک اس منصوبے کی تاریخ مقرر ہوئی ہے جب اس کی lining مکمل ہو جائے گی تو انشاء اللہ پانی بھی پہنچ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرے خیال میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ FO کو ٹوٹے ہوئے چھ مہینے ہو گئے ہیں اور اس وقت محکمہ ہی اس کو چلا رہا ہے Farming Organization is not running it. دوسرا میں ان کو یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے جز(ج) کے جواب میں یہ بتا دیا ہے کہ یہ پراجیکٹ ابھی چل رہا ہے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ اصل میں کب complete ہونا تھا کیونکہ دو دفعہ پہلے ہی اس کی date extend ہو چکی ہے اور یہ بات خود فیصل آباد کے چیف انجینئر نے بتائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ اس میٹنگ میں انسانی حقوق کے معزز وزیر بھی تشریف فرما تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ یہ پراجیکٹ

already late ہے اور دو دفعہ اس کی date extend ہوئی ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے facts کو درست کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہاں پر کام نہیں ہو رہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہاں پر ٹک، ٹک کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کام ہو رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج سے چھ سات مہینے پہلے complete ہونے والا پراجیکٹ جس کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں کہ مکمل نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! funds کی availability پر کام ہوتا ہے اور اس پر کام شروع ہے اور ہم نے کام مکمل ہونے کی تاریخ بھی دے دی ہے اور ایک دو مہینے آگے پیچھے بھی ہو سکتی ہے۔ جب پوری نہر کی lining ہو جائے گی تو پانی پہنچ جائے گا۔ معزز ممبر خود ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ FO چھ مہینے پہلے ٹوٹی ہے اور اس سے پہلے تو پھر FO ہی کام کر رہی تھی۔ آپ کو پتا ہے کہ اس میں پرائیویٹ نمائندے involve ہوتے ہیں اور اب محکمہ ان کے ساتھ involve ہوا ہے۔ اس سے پہلے FO independent کام کر رہی تھی اور اب ڈیپارٹمنٹ بھی ذمہ دار ہے۔ جیسے ہی lining مکمل ہو جائے گی تو tail پر پانی آ جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک چیز تو accept کر چکے ہیں کہ FO ٹوٹ گئی ہے، اب محکمہ اس کا ذمہ دار ہے۔ میں کہتا ہوں آج کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ پچھلے چھ ماہ سے ذمہ دار ہے، کیا چھ ماہ سے محکمہ سو رہا تھا؟ یہ پراجیکٹ JICA کے تحت چل رہا ہے اور حکومت پنجاب اس کے پیسے نہیں دے رہی۔ جاپان کے fully funded projects ہوتے ہیں لہذا funds کی عدم دستیابی کا مسئلہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔ یہ میرا اپنا claim نہیں ہے جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ Japan International Cooperation Agency اس پراجیکٹ کے فنڈز مہیا کر رہی ہے اور یہ fully funded projects ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ تاریخ بتا دیں کہ کب تک یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!اگر JICAاس کے فنڈز دے رہی ہے تو وہdirect نہیں دے رہی بلکہ پنجاب گورنمنٹ کو دے رہی ہے اور فنڈز تو محکمہ آبپاشی ہی لگا رہا ہے ۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ منصوبہongoing ہے، ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تاریخ تکمیل 31۔مارچ مقرر کی ہے۔یہ پراجیکٹ ایک ماہ آگے پیچھے بھی ہو سکتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!یہon the floor of the House جواب دے رہے ہیں،یہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:انہوں نے 31۔مارچ تکdate دی ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ ایک دو ماہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جب یہ پراجیکٹ آگے پیچھے ہو گا تو اس وقت آپ بات کیجئے گا،ابھی تو ایک مہینہ رہتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!ویسے آپس کی بات ہے،آپ ماشاءاللہ ایوان کوChair فرما رہے ہیں،آپ کی طرف سےNeutral running of the House ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر:فتیانہ صاحب!آپ میری بات سنیں۔انہوں نے آپ کو ایکdate دے دی ہے اگر اس پر پراجیکٹ مکمل نہ ہوا تو پھر آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں، جو تاریخ انہوں نے دی ہوئی ہے اس تاریخ کا تو انتظار کر لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!اگر تحریک استحقاق کی بات کرنی ہے تو ایکresolution میرا بھی غلطی سے اس ایوان سے پاس ہو گیا تھا کہ "سیم نہر فیصل آباد کا جو مسئلہ ہے اس پر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا جائے "اس کو تو سال ہو گیا ہے کسی نے اس کا جواب تک دینا پسند نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر:میرے سامنے تو فتیانہ صاحب اس وقت یہ مسئلہ چل رہا ہے،اس حوالے سے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال انتہائی اہم اور relatedہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اس سوال سے relatedنہ ہوا تو میں جواب نہیں لوں گا، جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال کے جز(الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں سال2002 سے2008 کے دوران کتنی چھوٹی بڑی نہریں نکالی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سا سوال پڑھ رہے ہیں، یہ تو dispose ofہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر2748 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3654 جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر3742 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جھنگ برانچ کھیوڑہ سے متعلقہ تفصیلات

*3742: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری بیوٹری پر کاشتکاروں کے لئے آبپاشی کے لئے اوسطاً1.5 کیوسک فی ایکڑ پانی مختص ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان اور ڈیرہ غازی خان کی انہار میں کاشتکاروں کے لئے نو کیوسک فی ایکڑ تک پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے جبکہ ملتان میں زیر زمین پانی کاشتکاری کے لئے مناسب ہے پھر بھی یہ تفاوت اور غیر مساویانہ سلوک کیوں؟

(د) حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کاشتکاروں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری بیوٹری پر آبپاشی کے لئے واٹر الاؤنس سالانہ 2.84اور ششماہی4.3 کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے۔

(ب) ڈیرہ غازی خان کینال ڈویژن میں واٹر الاوئنس6.36کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ(ششماہی) ہے۔CRBC کینال ڈویژن تونسہ شریف میں واٹر الاؤنس7.7کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ (ششماہی)ہے۔ضلع ملتان کی نہروں کا واٹرالاؤنس3.0(سالانہ)اور4.8(ششماہی) کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے۔

(ج) واٹر الاؤنس کا انحصار آبی وسائل کی دستیابی، بارش، زیر زمین پانی جذب کرنے کی صلاحیت، زیر زمین پانی کی دستیابی، زیر کاشت رقبہ اور فصلوں کی برداشت پر ہوتا ہے اس لئے مختلف علاقوں اور کینال سسٹم کے واٹر الاؤنس مختلف ہوتے ہیں اور یہ گورنمنٹ سے باقاعدہ منظور شدہ ہیں۔ جھنگ برانچ کا واٹرالاؤنس مقرر کرتے وقت پانی کی دستیابی کو زیر غور رکھا گیا تھا۔ بہر حال یہ موجودہ ضروریات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ اس واٹر الاؤنس میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ نئے آبی ذخائر بنائے جائیں تاکہ پانی کی دستیابی میں اضافہ ہو جائے۔ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے تاہم ضلع ملتان میں بھی چند مقامات پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(د) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس علاقے میں پانی کے وسائل کی دستیابی اور زیر کاشت رقبہ میں فرق بڑھ گیا ہے اس لئے جو نہر جس پانی پر ڈیزائن کی گئی تھی اب زیر کاشت رقبہ بڑھنے کی وجہ سے اس کے لئے زیادہ پانی درکار ہے۔ یہ مسئلہ صرف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نہیں بلکہ دیگر علاقوں کا بھی ہے اس لئے پانی کے مہیا وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے اور آبپاشی کے جدید نظام کو لاگو کرنے سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے جس کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں کا پانی 2.4اور4.3کیوسک ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ کا کل منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود حجہ): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں واٹر الاؤنس کے متعلق پوچھا تھا، انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ ڈیرہ غازی خان اور ملتان زون کا منظور شدہ پانی 9 کیوسک ہے جس کے مطابق ڈیرہ غازی خان کا منظور شدہ پانی 6.36 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی اور تونسہ کا 7.7 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی ہے۔ اسی طرح ضلع ملتان کا واٹر الاؤنس 3 کیوسک فی ہزار ایکڑ ششماہی ہے۔ اس کے علاوہ جز (الف) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا 1.5 کیوسک جھنگ برانچ کھیوڑہ ڈسٹری پر واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک اور ششماہی 4.3 ہے۔ جب سے یہ سسٹم وجود میں آیا ہے تو ہر ڈسٹرکٹ کی انہوں نے جو allocation کی ہوئی ہے وہ ابھی تک بھی fix ہے، کسی ڈسٹری کا بھی ابھی تک پانی تبدیل نہیں کیا گیا۔ جب تک نئے reservoir نہیں بنتے، کوئی نیا ڈیم نہیں بنتا اس وقت تک اس کو discuss نہیں کیا جا سکتا۔

جناب امجد علی جاوید: پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کہ ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ برانچ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور on the floor of the House یہ بھی بتا دیں کہ وہ ہمیں پورا مل رہا ہے؟ چلیں فرق کو بھی چھوڑیں کہ وہ زیادہ ہے یا کم ہے اس کو ہم بھول جاتے ہیں صرف یہ بتا دیں کہ منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے اور on the floor of the House بتا دیں کہ کیا وہ ہمیں پورا مل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود حجہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے حکومت پنجاب نے چار سو کلو میٹر کی lining اس بجٹ میں رکھی ہے، اس وقت سسٹم کو rehabilitate کیا جا رہا ہے، سو سال پہلے کا یہ نظام بنا ہوا ہے، معزز ممبر درست فرما رہے ہوں گے کہ ان کو پانی پورا نہیں مل رہا ہو گا، پورے کیوسک نہیں مل رہے ہوں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے جب نہروں کی rehabilitation ہو جائے گی تو جس ڈیزائن پر جس کا جتنا right بنتا ہے اس کو اتنا پانی فراہم کیا جائے گا۔ سسٹم پرانا ہونے کی وجہ سے نہروں میں پورا پانی نہیں چل رہا اسی لئے اس مسئلے کو ہم نے take up کیا ہوا ہے، اب lining ہو رہی ہے جس سے پانی میں بہتری آ جائے گی۔ دو تین سال کے عرصہ میں یہ سارا system rehabilitate ہو جائے گا تو ان کا پورا share ضرور ملے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! on the floor of the House یہ یقین دہانی کروا دیں کہ rehabilitate ہونے کے بعد ہمارا منظور شدہ پانی پورا مل جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جی، بالکل میں یہاں on the floor of the House کہتا ہوں کہ جب سسٹم rehabilitate ہو جائے گا تو ہر ڈسٹرکٹ کا جتنا share ہے وہ انشاء اللہ اسے پورا ملے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے تاہم ضلع ملتان میں بھی چند مقامات پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب ملتان میں ان چند مقامات کی نشاندہی کریں گے جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں چیک کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3755 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3756 بھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4244 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی۔86 میں مائنر، راجباہ اور انہار سے متعلقہ تفصیلات

*4244: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سے مائنر، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان مائنروں، راجباہوں اور انہار پر دیکھ بھال کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام اور شناختی کارڈ کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انہار کی بھل صفائی کے لئے 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ 13۔2012 کے درمیان پانی چوری کے کتنے کیس پولیس کو بھجوائے گئے اور کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں، کتنے افراد کو سزا ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود جحہ):

(الف) پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل مائنرز، راجباہ اور نہریں ہیں۔

1۔ ٹیکو ڈسٹی 2۔ سلیم پور مائنر
3۔ کھیوڑہ ڈسٹی 4۔ بجواڑہ مائنر
5۔ بہل بنگال مائنر

(ب)

1۔ مستری مختار حسین ولد خادم حسین نہر کھیوڑہ سسٹم CNIC NO.33203-3926946-9
2۔ میٹ محمد افضل ولد محمد شریف نہر کھیوڑہ سسٹم CNIC NO.33303-5770764-5
3۔ میٹ نوید عالم ولد محمد حسین نہر کھیوڑہ سسٹم CNIC NO.33303-9803338-9
4۔ بیلدار محمد ایوب ولد محمد سلیم نہر کھیوڑہ برجی 48000تا71000 اور بجواڑہ مائنر CNIC NO.33303-2198696-9
5۔ عبدالرزاق ولد محمد بشیر نہر کھیوڑہ برجی 71000تا106000، CNIC NO.33303-9933878-7
6۔ سلطان علی ولد نواز علی نہر کھیوڑہ برجی 106000تا124000 CNIC NO.33303-9157476-9,
7۔ نور محمد بیلدار نہر کھیوڑہ برجی 0تا48000، CNIC NO.33303-6725217-9
8۔ محمد سرور بیلدار نہر کھیوڑہ برجی 0تا48000، CNIC NO.33303-4866224-9
9۔ رانا اکرم بیلدار ٹیکو ڈسٹی CNIC NO.33303-1191921-3

(ج) 13۔2012 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھل صفائی پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 13۔2012 میں پانی چوری کے 107 وقوعہ جات پولیس کو بھیجے گئے ان میں سے 9 ایف آئی آر درج ہوئیں۔ تاحال کسی فرد کو سزا نہیں ہوئی۔ تاہم درج شدہ ایف آئی آرز کا معاملہ محکمہ پولیس اور قانون سے متعلقہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں میرا سوال تھا کہ مائنروں، راجباہوں اور انہار پر دیکھ بھال کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام اور شناختی کارڈ کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں ٹوٹل 9 افراد ہیں جو ان پانچ نہروں کی دیکھ بھال پر متعین

ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا سوال ہے کہ یہ جو 9 لوگ کام کر رہے ہیں ان کے علاوہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں یا محکمہ نہر کے پاس کل یہی پوسٹیں ہیں جو ان نہروں پر لوگ متعین ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تفصیل مانگی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ گورنمنٹ کے وہ ملازمین ہیں جو بھرتی ہوئے ہیں۔ حکومت نے ابھی بھرتیوں پر ban لگایا ہوا ہے۔ معزز ممبر کا ڈسٹرکٹ بھی FOs کے under ہے۔ گورنمنٹ نے جو بیلدار اور میٹ وغیرہ رکھے ہوئے ہیں وہ بھی ڈیلی ویجز پر رکھے ہیں چونکہ ابھی نئی بھرتی پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ نہ صرف اریگیشن بلکہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں کافی سیٹیں vacant پڑی ہیں امید ہے کہ حکومت درجہ چہارم کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی اٹھا رہی ہے تو وہ سیٹیں fill کر دی جائیں گی۔ جو نہریں FOs چلاتے ہیں یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ وہاں پر کرنٹ چارج پر بندے رکھتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں تھا کہ بھرتی ہو رہی ہے یا نہیں بلکہ میں نے تو صرف اتنا پوچھا ہے کہ کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے سوال میں تو یہ بات کہیں نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں یہ چیک کر کے ان کو پوری تفصیل دے دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پانچ نہروں پر ٹوٹل 9 آدمی ہیں ان میں میٹ بھی ہیں اور بیلدار بھی۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ کافی ہیں یا محکمے کی جو yard stick ہے اس کے مطابق یہ عملہ کافی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کی نہروں کا مسئلہ ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جو نہریں FOs کے under ہیں وہ خود وہاں کرنٹ چارج پر بندے رکھتے ہیں لیکن پھر بھی ابھی نہروں پر بندوں کی کمی ہے۔ اب پالیسی بن گئی ہے جب پابندی اٹھے گی تو باقی سیٹیں بھی fill کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں

جناب قائم مقام سپیکر: پھر یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جی، یہ میرا آخری ضمنی سوال ہو گا۔ جواب کے مطابق 13-2012 میں 107 کیس رپورٹ ہوئے ہیں اور ان میں سے صرف 9 کی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں تو جو 98 ایف آئی آرز درج نہیں ہوئیں ان کا کون ذمہ دار ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ ایف آئی آرز درج کیوں نہیں ہوئیں اور جنہوں نے یہ درج نہیں کرائیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! محکمہ درخواست دے دیتا ہے اس میں by laws تبدیل کئے گئے ہیں جن کی سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی تھی جنہوں نے منظور کر دی ہے لیکن وہ ابھی کیبنٹ میں پیش ہونی ہے ایک تو اسے non bailable offence بنایا جا رہا ہے۔ معزز ممبر جو point out کر رہے ہیں اس کے لئے بھی ایک ہفتے میں سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو چلی جائے گی اس میں منسٹر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنے گی اس کمیٹی کے باقی ممبران میں ایڈیشنل آئی جی، ہوم سیکرٹری کا ایک نمائندہ اور سیکرٹری اریگیشن ہوں گے۔ محکمے کے پاس فورس تو ہے نہیں، محکمہ کی طرف سے تو اوور سیئر اطلاع دے دیتا ہے آگے پولیس پرچہ درج نہیں کرتی۔ اس کے لئے ایک ہفتے تک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیج رہے ہیں تاکہ یہ ایک کمیٹی constitute کر دی جائے تاکہ جو ایف آئی آرز کے بارے میں شکایات ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ تاوان کی مد میں جو محکمے کے بس میں ہے وہ کارروائی ساتھ ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4302 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4962 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پچھلے پانچ سالوں میں دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثرہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4962: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم کس کس مد اور کس کس جگہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) 15-2014 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں موضع نتھو وصلی اور کوڑے شاہ زیریں دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں۔ موضع نتھو وصلی کی 116 ایکڑ اراضی اور 36 گھر اور موضع کوڑے شاہ کی 319 ایکڑ اراضی اور 11 گھر گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکے ہیں۔

(ب) حکومت نے موضع نتھو وصلی میں 37.354 ملین روپے اور کوڑے شاہ زیریں میں 53.948 ملین روپے کے دو گائیڈ سپر بنائے ہیں جو کہ 14-2013 ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت بنائے گئے ہیں۔

(ج) 15-2014 کے دوران حکومت نے گائیڈ سپر نتھو وصلی کے لئے 13.0 ملین روپے اور کوڑے شاہ زیریں کے لئے 10.0 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے۔ میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس جز کا جواب پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں موضع نتھو وصلی اور کوڑے شاہ زیریں دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں۔ موضع نتھو وصلی کی 116 ایکڑ اراضی اور 36 گھر اور موضع کوڑے شاہ کی 319 ایکڑ اراضی اور 11 گھر گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آ چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(الف) کا جو جواب دیا گیا ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا حقیقت ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اصل حقیقت یہ ہے کہ دریائے راوی کے کنارے موسیٰ پور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے لیکن انہوں نے جواب میں نہیں لکھا، ڈولہ زیریں پورا موضع دریا بُرد ہو چکا ہے، راجہ دلو دریا برد ہو چکا ہے وہاں کے لوگ ہجرت کر کے دوسرے علاقے میں گئے ہیں، بہاول فتیانہ، نتھو فتیانہ بھی دریا بُرد ہوئے ہیں، کھولڑی بھی دریا کے کٹاؤ کی زد میں آیا ہے وہ لوگ بھی displace ہو گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ سالوں میں وہاں کے رہنے والے لوگوں کا دریائے راوی کی وجہ سے جتنا نقصان ہوا ہے کیا وہ پورا کروادیں گے اور ان کی بحالی کے لئے کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! حکومت نے فوری طور پر موضع نتھو وصلی میں سپر گائیڈ بند تعمیر کر دیا ہے، کوڑے شاہ زریں پر جو بند ہے وہ ongoing ہے۔ معزز ممبر جو نقصانات کا پوچھ رہے ہیں جب سیلاب آتا ہے تو وہ قدرتی آفت ہوتی ہے لیکن میں ان کی تسلی کے لئے ان سے میٹنگ بھی کر لیتا ہوں اور محکمے کے ذمہ بھی لگا دیتا ہوں کہ معزز ممبر جو باقی موضع جات بتا رہے ہیں وہ محکمے نے کیوں نہیں لکھے۔ میں انہیں ensure کرتا ہوں کہ ان کی تسلی کروائی جائے گی۔ محکمے نے جو جو لکھا ہے اس کے لئے ایک گائیڈ سپر بند تعمیر ہو گیا ہے اور ایک پر کام جاری ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ نتھو وصلی سپر گائیڈ بند تعمیر کیا گیا ہے۔ وہ میری استدعا پر خادم اعلیٰ پنجاب نے منظور فرمایا تھا لیکن آج

تک وہ سپر گائیڈ بند مکمل نہیں ہوا جس کا ثبوت جز(ج) میں آپ خود پڑھ لیں کہ 15۔2014 کے دوران گائیڈ سپر نتھو وصلی کے لئے 13.00 ملین روپے ابھی بھی مختص ہیں تو یہ کب تک اسے مکمل کر دیں گے اور باقی جتنے موضع جات ہیں ان کے لئے کیا protection measures کریں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر جس رقم کا ذکر کر رہے ہیں وہ اس سال 2015 کے لئے مختص کی گئی تھی۔ معزز ممبر جن موضع جات کا ذکر کر رہے ہیں اگر محکمہ نے اپنے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا تو میں اس حوالے سے جناب ارشد ملک کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لوں گا، میں ان سے تفصیل لے لوں گا اور اس بابت محکمہ کے افسران کی موجودگی میں ان کی تسلی کروائی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی تاریخ تو دے دیں کہ کب تک گائیڈ سپر نتھو وصلی کو مکمل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جناب محمد ارشد ملک کو اپنے ساتھ بٹھائیں اور ان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کریں۔ ملک صاحب! آپ اجلاس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری سے مل لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد معزز ممبر سے کوئی وقت طے کر لیتا ہوں اور پھر محکمہ کے افسران کے ساتھ ان کی انشاء اللہ تعالیٰ میٹنگ کراؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4994 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوگیرہ برانچ میں پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*4994: **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-87ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیادہ زرعی رقبہ درکھانی راجباہ اور مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ کی ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں راجباہوں میں غیر قانونی کٹ لگا کر یا سائز ضابطے کے خلاف بڑا کر کے پانی چوری کر لیا جاتا ہے جس سے مذکورہ حلقہ نہری پانی سے بالکل محروم ہے اور کسان شدید مشکلات کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ بالا دونوں راجباہوں میں پانی چوری کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز جو لوگ نہری پانی چوری کرتے ہیں یا کرواتے ہیں ان کے خلاف دونوں راجباہوں کے حوالے سے گزشتہ پانچ سال میں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور ان پر کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(د) حکومت مذکورہ حلقہ میں ٹیل پر واقع رقبے پر دونوں راجباہوں کے ذریعے پانی پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود حجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ راجباہ ترکھانی اور راجباہ مونگی کی ٹیلوں کا رقبہ پی پی-87ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ ان راجباہوں کے کچھ زمیندار ان غیر قانونی طور پر موگوں کو توڑ کر پانی چوری کر کے ناجائز آبپاشی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں پر پانی کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف PPC دفعہ 430 کے تحت کارروائی برائے پرچہ پولیس کرتا ہے اور C&D ایکٹ کی دفعہ 33-31 کے تحت تاوان بھی لگایا جاتا ہے گزشتہ پانچ سالوں میں پانی چوری کے 1566 کیسز پولیس کو رپورٹ کئے گئے جن میں سے 59 ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور پچھلے دو سالوں میں 6,06,59,048 روپے تاوان لگایا جا چکا ہے تاہم درج شدہ ایف آئی آرز پر کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ پولیس اور قانون ہے۔

(د) محکمہ کا عملہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس اور تاوان کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ راجباہ مونگی پر برجی000+70 تا ٹیل تک کنکریٹ لائننگ ہو چکی ہے جبکہ برجی 000+0 تا000+70 تک side protection کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل مارچ2015 تک ہے۔ کام مکمل ہونے کے بعد ٹیل پر پانی کی کمی نہ ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب کے (ج) میں لکھا گیا ہے کہ "پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ کی طرف سے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف PPC کی دفعہ 430 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے"۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ PPC کی دفعہ 430 کے تحت پانی چوری کی زیادہ سے زیادہ سزا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! یہ قابل ضمانت offence ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے سمری منظور کر دی ہے اور اب اسے کابینہ نے approve کرنا ہے۔ ہم پانی چوری کو ناقابل ضمانت offence بنانا چاہتے ہیں۔ ایس ڈی او کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیئے جائیں گے اور جو شخص پانی چوری کرے گا XEN کے حکم سے اس کا پانی بند کر دیا جائے گا۔ اس کی شفافیت کے لئے بھی تجاویز شامل کی گئی ہیں کیونکہ ایک موگہ پر چند حصہ دار ہوتے ہیں ان میں سے جس نے پانی چوری کیا ہو گا صرف اسی کو سزا ملے گی اور اسی کا پانی بند کیا جائے گا۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر (اریگیشن) اس پانی کو دوبارہ بحال کر سکتا ہے۔ جب کابینہ کی میٹنگ میں اس کی منظوری ہو جائے گی تو ان مسائل پر قابو پایا جا سکے گا۔ اکثر معزز ممبران شکایت کرتے ہیں کہ پانی چوری کی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی تو اسی وجہ سے اس کو ناقابل ضمانت offence بنایا جا رہا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس سمری کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کر رہے ہیں وہ کب بھجوائی گئی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! شاید آپ نے سُنا نہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اس سمری کی منظوری دے دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!وزیر اعلیٰ نے اس سمری کی منظوری دے دی ہے اور اب کابینہ کی منظوری درکار ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)سردار محمد ایوب خان:جناب سپیکر!یہ سمری پچھلے tenure میں بھیجی گئی تھی لیکن ابھی تک اس کی منظوری نہیں ہو سکی۔اصل مسئلہ یہ ہے کہ ٹیل کے کاشتکاروں کو پانی بالکل نہیں مل رہا۔سارا پانی ٹیل سے پہلے ہی چوری ہو جاتا ہے اور پانی چوروں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے۔انہوں نے خود اپنے جواب میں لکھا ہے کہ "صرف ایک راجباہ کے پانی چوری کے 1566 مقدمات پولیس کو رپورٹ کئے گئے جن میں سے 59 کی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں"۔وہ بھی برائے نام ہیں کیونکہ یہ ایف آئی آرز قابل ضمانت ہیں تو پانی کی چوری کیسے بند ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!پچھلے دو سالوں میں -/6,06.59,048روپے تاوان لگایا جا چکا ہے۔ہم نے قوانین میں جو ترامیم تجویز کی ہیں اس سمری کی منظوری وزیر اعلیٰ نے دے دی ہے اور اب وہ کابینہ کی approval کے لئے پڑی ہوئی ہے۔اس میں bylaws تبدیل ہوں گے۔

جناب سپیکر!دوسرا ایک ہفتے کے اندر اندر ہم وزیر اعلیٰ کو ایک سمری کے ذریعے یہ درخواست کر رہے ہیں کہ وزیر آبپاشی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایڈیشنل آئی جی پولیس،ہوم سیکرٹری اور سیکرٹری آبپاشی بھی شامل ہوں گے۔محکمہ جن cases کے لئے پولیس کو ایف آئی آر درج کرنے کے لئے کہتا ہے پولیس وہ درج نہیں کرتی تو یہ کمیٹی ان تمام معاملات کو look after کرے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)سردار محمد ایوب خان:جناب سپیکر!میں آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "پچھلے دو سالوں میں -/6,06,59,048روپے تاوان لگایا گیا ہے"تو اس میں سے کتنا تاوان وصول کیا جا چکا ہے؟دوسرا پارلیمانی سیکرٹری نے جس سمری کا ذکر کیا ہے وہ کب تک منظور ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر!انشاءاللہ یہ سمری 2015 میں منظور ہو جائے گی کیونکہ یہ کابینہ کو bylaws کی منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔اسی طرح محکمہ آبپاشی کی رپورٹ پر ایف آئی آر درج نہ کرنے کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کو ایک ہفتے کے

اندر سمری بھجوائی جارہی ہے۔اس سمری میں یہ درخواست کی جارہی ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایڈیشنل آئی جی پولیس، ہوم سیکرٹری اور سیکرٹری آبپاشی شامل ہوں اور وزیر آبپاشی اس کی سربراہی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ بتادیں کہ اب تک کتنا تاوان وصول ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! پانی چوری پر تاوان محکمہ آبپاشی لگاتا ہے لیکن اس کی وصولی محکمہ ریونیو کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جہلم: بھل صفائی کے لئے کئے گئے اخراجات و دیگر تفصیلات

*1229: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایکسیئن یو جے سی جہلم کے زیر کنٹرول کون کون سے مائنر، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان انہار کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کون سی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون ملازمین/افسران تھے اور ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ایکسیئن جہلم ڈویژن یو جے سی، جہلم کے زیر کنٹرول اپر جہلم کینال اور رسول قادر آباد لنک کینال ہیں اور کوئی مائنر اور راجباہ نہ ہیں۔

(ب) ان انہار کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) ایکسیئن جہلم ڈویژن یو جے سی کے کنٹرول میں صرف مین کینال یعنی اپر جہلم کینال اور رسول قادر آباد لنک کینال ہیں اس لئے ان کی بھل صفائی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم مختص ہوئی ہے۔

(د) ان انہار کی بھل صفائی نہیں ہوتی اس لئے کوئی رقم اس مد میں خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ہ) چونکہ اس ڈویژن میں بھل صفائی ہوتی ہی نہیں اس لئے کوئی رقم خرچ ہوئی اور نہ ہی خُورد بُرد ہوئی ہے۔

ضلع جہلم 14-2013، فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1358: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کا کام کتنا عرصہ بند رہنے کے بعد دوبارہ کب شروع ہوا؟

(ب) 30- جون 2013 تک مذکورہ بند کا کتنے فیصد کام مکمل ہوا اور اس پر ٹوٹل کتنا خرچہ آیا؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں مذکورہ بند کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(د) حکومت مذکورہ فلڈ بند کی بحالی کا کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نوگراں فلڈ بند کا کام تقریباً 10 ماہ بند رہنے کے بعد مورخہ 27-05-2013 کو دوبارہ شروع ہوا تاہم ٹھیکیدار نے پھر کام بند کر دیا اس کے بعد محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کو نوٹس جاری کئے مگر کام شروع نہ ہو سکا۔ محکمہ نے ٹھیکیدار کی سکیورٹی ضبط کر لی اور دوبارہ مورخہ 14-04-14 کو ٹھیکیدار کے risk & cost پر ٹینڈر لگایا گیا مگر کسی ٹھیکیدار نے ٹینڈر نہ خریدا۔

(ب) 30- جون 2013 تک مذکورہ بند کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا اور اس پر مبلغ 38.840 ملین روپے خرچہ آیا۔

(ج) مالی سال14-2013 میں مذکورہ بند کے لئے مبلغ 30 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(د) اب دوبارہ ٹینڈر کامیاب اور منظور ہونے پر بقایا فنڈز ملنے کی صورت میں باقی کام مکمل کیا جائے گا۔

ساہیوال: نہر لوئر باری دوآب کے دونوں اطراف سڑکوں کو کشادہ کرنے کی تفصیلات

***2844: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر لوئر باری دوآب جو ساہیوال شہر سے گزرتی ہے اس کے دونوں کناروں پر سڑک کتنی چھوڑی گئی تھی؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اس نہر کے دونوں اطراف سڑک کی چوڑائی بہت کم رہ گئی ہے؟

(ج) کیاحکومت اس نہر کے دونوں اطراف سڑک کو کشادہ کرنے اور اس کا جو حصہ شہر کی حدود میں ہے اس کو دونوں اطراف سے پختہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نہر لوئر باری دوآب از برجی000+329 تا برجی000+354 ساہیوال شہر سے گزرتی ہے۔ شروع میں اس کے دائیں کنارے پر20 فٹ اور بائیں کنارے پر 25 فٹ (Bank) سڑک چھوڑی گئی تھی۔اس وقت موقع پر نہر کے دائیں کنارے پر از برجی895+330 تا برجی 500+345 تک اور بائیں کنارے پر از برجی000+338 تا برجی000+348 پختہ سڑک موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ نہر کے دونوں اطراف سڑک کی چوڑائی کم رہ گئی ہے۔

(ج) اب نہر لوئر باری دوآب کا rehabilitation & upgradation کا کام موقع پر ہو رہا ہے۔ جس سے نہر کے پشتہ جات /کنارے (Banks) کی چوڑائی پوری ہو جائے گی۔تاہم سڑک کو کشادہ /پختہ کرنے کا کام محکمہ نہر کے متعلقہ نہ ہے۔ یہ کام محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز ساہیوال کا ہے مزید برآں یہ کہ نہر لوئر باری دوآب کا جو حصہ شہر کی حدود میں ہے اس کو

دونوں اطراف سے پختہ لائننگ کرنے کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے اس کا انحصار مستقبل میں فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

لاہور: محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3642:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی ملکیتی اراضی کہاں کہاں پر کتنی کتنی ہے اور اس کا مصرف کیا ہے؟

(ب) اس میں سے کتنی اراضی لیز/ٹھیکہ پر کن کن لوگوں کو دی گئی ہے ان کے نام وپتاجات اور اس سے محکمہ کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین کب سے قابض ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی اراضی محکمہ نے واگزار کروائی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی کوئی غیر مصرف / فالتو ملکیتی اراضی نہ ہے۔ جتنی بھی فالتو اراضی تھی وہ بورڈ آف ریونیو کو سرنڈر کر دی گئی تھی تاکہ گورنمنٹ پالیسی کے تحت پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ کی وساطت سے نیلام کر دی جائے۔ اس زمین کا حالیہ status بورڈ آف ریونیو اور PPB سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی جانب سے کوئی اراضی لیز/ٹھیکہ پر کسی کو نہ دی گئی ہے۔ ویسے بھی اس سلسلے میں سال 2003 سے پابندی لاگو تھی۔

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ انہار کی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ انہار نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی اراضی واگزار نہ کروائی گئی ہے کیونکہ کہیں بھی کوئی ناجائز قبضہ نہ تھا۔

لاہور: محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*3643:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ انہار کے ریسٹ ہاؤسز کی ضلع وار علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز سے پچھلے تین سالوں کے دوران کتنی آمدن اور کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کون کون سے افراد نے قیام کیا اور ان پر محکمہ کی طرف سے کتنے اخراجات کئے گئے، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) لاہور ڈویژن میں ریسٹ ہاؤسز کی کل تعداد 33 ہے ان میں سے ضلع لاہور میں ایک اور ضلع قصور میں پانچ ضلع شیخوپورہ میں سولہ اور ضلع ننکانہ صاحب میں گیارہ ریسٹ ہاؤس واقع ہیں۔ یہ تمام ریسٹ ہاؤسز محکمہ کے زیر استعمال ہیں۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز پر سال 2010 تا 2013 کل اخراجات 11.092 ملین روپے ہوئے جبکہ کوئی آمدن نہ ہوئی ہے کیونکہ یہاں پر touring افسران نے محض مختصر قیام کیا اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	زون	نام ریسٹ ہاؤس	ضلع	اخراجات دوران سال		
				2012-13	2011-12	2010-11
1	لاہور	بھمبہ	قصور			
2	لاہور	واں	قصور	434826	117665	415820
3	لاہور	سنگن پور	قصور	454198	133279	433181
4	لاہور	گنڈا سنگھ والا	قصور	746950	426583	713960
5	لاہور	باقر کے	قصور	538627	276410	605237
6	لاہور	لاہور	لاہور	471952	144091	417363
7	لاہور	شیخوپورہ	شیخوپورہ	168470	148577	370474
8	لاہور	چھچھو کی ملیاں	شیخوپورہ	----	137896	191191
9	لاہور	باہڑیانوالہ	شیخوپورہ	----	137896	191191
10	لاہور	سیکھانوالہ	شیخوپورہ	----	137896	191191
11	لاہور	چک گرداس	شیخوپورہ	----	137896	191191
12	لاہور	مرید کے کینال	شیخوپورہ	----	137896	191191
13	لاہور	شاہدرہ	شیخوپورہ	----	---	---
14	فیصل آباد	اجنیانوالہ	شیخوپورہ	----	584704	---
15	فیصل آباد	چوہڑکانہ	شیخوپورہ	182935	45270	---
16	فیصل آباد	فیروز	شیخوپورہ	396557	54873	247763
17	فیصل آباد	گجیانہ	شیخوپورہ	----	---	---
18	فیصل آباد	کڑکن	شیخوپورہ	---	---	---

19	فیصل آباد	ممونوالی	شیخوپورہ	52640	---	---	---
20	فیصل آباد	سالار	شیخوپورہ	134400	---	---	---
21	فیصل آباد	پکاڈلہ	شیخوپورہ	157480	43520	59625	
22	فیصل آباد	فاروق آباد	شیخوپورہ	97120	45620	183012	
23	لاہور	مانگھٹانوالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---	
24	لاہور	اڈھیر	ضلع ننکانہ	---	---	---	
25	لاہور	بڑاگھر	ضلع ننکانہ	---	---	---	
26	لاہور	موڑا	ضلع ننکانہ	---	---	---	
27	فیصل آباد	لکڑمنڈی	ضلع ننکانہ	---	---	---	
28	فیصل آباد	موہلن	ضلع ننکانہ	---	45.120	---	
29	فیصل آباد	نبی پور	ضلع ننکانہ	56.000	42.745	---	
30	فیصل آباد	تاشپور	ضلع ننکانہ	---	---	---	
31	فیصل آباد	کٹھیالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---	
32	فیصل آباد	لنڈیانوالہ	ضلع ننکانہ	---	---	---	
33	لاہور	علی بج	ضلع ننکانہ	---	---	---	
		میزان	---	---	---	---	
				3892155	2797937	4402390	

کل میزان: 11.092 ملین روپے

(ج) مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز میں اس عرصہ کے دوران چند سرکاری افسران نے دوران انسپکشن مختصر قیام کیا۔ان افسران کے قیام پر محکمہ کی جانب سے کوئی اخراجات نہیں کئے گئے۔

ڈی جی خان: دریا پر بند /پشتہ جات کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3652: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع ڈی جی خان میں کس کس دریا پر بند /پشتہ جات کی تعمیر ومرمت کے لئے کتنا کتنا فنڈ مختص کیا گیا؟

(ب) ان بند /پشتہ جات کی تعمیر ومرمت کب مکمل ہوئی ہر بند /پشتہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع ڈی جی خان میں دریائے سندھ پر بند /پشتہ جات کی تعمیر ومرمت کے لئے 222.121 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے۔

(ب) ضلع ڈیرہ غازی خان میں مندرجہ ذیل بند /پشتہ جات کی تعمیر ومرمت پر رقم خرچ ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	بند /پشتہ جات	خرچہ	تکمیل
1	مرمتی جامپور فلڈ بند	25لاکھ	30۔06۔2010
2	مرمتی جکھڑ،امام شاہ بند	25لاکھ	----
3	مرمتی قلندر شاہ گرائن	05لاکھ	----
4	مرمتی فخر فلڈ بند	30لاکھ	----
5	سپر لنک نمبر09۔2008	17.23لاکھ	30۔06۔2013
6	سپر ملکانی09۔2008	14.72لاکھ	----
7	سپر بنوہاں09۔2008	13.82لاکھ	----
	سپر لنک نمبر1۔10۔2009	20.31لاکھ	----
	سپر ملکانی	9.38لاکھ	----
	سپر بنوہان	10.70لاکھ	----
	سپر ملکانی11۔2010	72.50لاکھ	30۔06۔2013
	سپر لنک1۔12۔2011	3.28لاکھ	----
	سپر ملکانی12۔2011	299.42لاکھ	----
8	سپر لنک نمبر1۔165۔12۔2012	6.95لاکھ	----
	سپر لنک نمبر1۔165۔13۔2012	479.76لاکھ	----
	سپر ملکانی13۔2012	130.63لاکھ	----
	میزان	116.37ملین روپے	----

ڈی جی خان: محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3653: **جناب احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل موضع وار فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ زمین اس وقت کس کس کے استعمال میں ہے۔اس سے محکمہ کو کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی کب سے ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ان کے نام اور اراضی مع موضع کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان قابضین سے اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کی فالتو اراضی کسی کے استعمال میں نہیں کیونکہ سال2003 میں lease پر پابندی لگادی گئی تھی۔

(ج) محکمہ کی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہیں ہے۔

(د) محکمہ کی اراضی چونکہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے اس لئے واگزار کروانے کا سوال نہ ہے۔

ضلع جہلم: فلڈ بند پر افسران چیکنگ اور وزٹ کی تفصیلات

*1359: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کے کام کی نگرانی کس طرح کی جاتی ہے، محکمہ اپنا شیڈول بیان کریں؟

(ب) مذکورہ بند پر کام شروع ہوئے، کتنا عرصہ ہو گیا ہے، اس دوران محکمہ کے کن کن افسران و اہلکاران نے کام کی چیکنگ کے لئے کس کس تاریخ کو موقع پر جا کر وزٹ کیا؟

(ج) کیا متعلقہ عملہ موقع پر چیکنگ کی رپورٹ واپسی پر تحریراً دفتر جمع کرواتا ہے تو آج تک کی تحریری رپورٹس کی کاپیاں ڈیٹ وار فراہم کریں، اگر رپورٹ تحریراً نہیں کی جاتی تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مذکورہ بند کے کام کی نگرانی کے لئے متعلقہ سب انجینئر سیکشن مع سٹاف کام کی execution کے دوران موقع پر موجود رہے۔ متعلقہ SDO اور XEN بھی اکثر کام کو موقع پر چیک کرتے رہے۔ مزید برآں یہ کام کنسلٹنٹ نیسپاک (پرائیویٹ) لمیٹڈ ہیں کی زیر نگرانی ہوتا رہا جس کو وہ اپنی terms of reference کے مطابق چیک کرتے رہے ہیں۔ تاہم ٹھیکیدار کمپنی M/S Reliable Engineer Services (Pvt). Ltd یہ کام مکمل نہ کر سکی۔ محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کو کام مکمل کرنے کے لئے نوٹسز جاری کئے مگر اس نے دوبارہ کام شروع نہ کیا جس پر محکمہ ہذا نے ٹھیکیدار کی سکیورٹی بذریعہ نمبری 107-W/532 مورخہ

2012۔07۔17ضبط کر لی (نقل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اور دوبارہ مورخہ 2014۔04۔14 کو اس کےcost & risk پر ٹینڈر طلب کئے گئے مگر کسی ٹھیکیدار نے کوئی ٹینڈر نہ خریدا۔اب دوبارہ ٹینڈر منظور ہونے پر اور تمام فنڈز ملنے کی صورت میں بقایا کام مکمل کیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ بند کا کام مورخہ 2011۔06۔16 کو شروع ہوا اور متعلقہ سب انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسر مسلسل دوران execution موقع پر موجود رہے۔ اس کے علاوہ ایکسیئن اور سپرنٹنڈنگ انجینئر، چیف انجینئر اور نیسپاک (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے افسران بھی مذکورہ بند کی execution چیک کرتے رہے۔30۔جون2013 تک مذکورہ بند کا23 فیصد کام مکمل ہو چکا تھا۔اب چونکہ موقع پر کام بند ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا ہے اس لئے موقع پر کام شروع نہ ہونے کی وجہ سے کوئی انسپکشن نہ ہوئی۔

(ج) متعلقہ عملہ موقع پر کام کی چیکنگ باقاعدگی سے کرتا رہا ہے اور اگر کام میں کوئی کمی بیشی پائی گئی تو اس کی اطلاع افسران بالا کو بروقت دی گئی۔ جز(ب) میں بیان کی گئیں افسران کنسلٹنس اور افسران محکمہ انہار کی تحریری رپورٹس کی مطلوبہ نقول date wise ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع جہلم:فلڈ بند کے مقام پر نیسپاک کے افسران کا وزٹ و دیگر تفصیلات

*1360: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کے کام کی کنسلٹینسی نیسپاک کے ذمہ ہے؟

(ب) نیسپاک کے کون سے دفتر کے کون کون سے افسران واہلکاران مذکورہ کام کی چیکنگ پر مامور ہیں؟

(ج) کیا نیسپاک کا سٹاف چیکنگ کے دوران محکمہ کے مقامی سٹاف کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے؟

(د) نیسپاک کے کنسلٹینسی سٹاف نے کن کن تاریخوں کو موقع پر کام کا وزٹ کیا اور تحریراً رپورٹس اپنے آفس میں جمع کروائیں،ان رپورٹس کی کاپیاں فراہم کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) نیسپاک کے دفتر واقع 514 A-I سیکٹر ٹاؤن شپ لاہور کے محمد اسلم سومرو (ڈپٹی پراجیکٹ مینجر)، سید یاسر علی (اسسٹنٹ ریزیڈنٹ انجینئر) اور اظہر حسین (سینئر انجنیئر) اس کام کی چیکنگ پر مامور ہیں۔

(ج) جی ہاں! نیسپاک کا سٹاف چیکنگ کے دوران محکمہ کے مقامی سٹاف کو بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

(د) نیسپاک کا کنسلٹینسی سٹاف وقتاً فوقتاً کام کا وزٹ کرتا رہتا ہے ان وزٹس کی پانچ عدد تحریری رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع شیخوپورہ: دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہونے والے رقبہ کی تفصیلات

*1841: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں کٹاؤ کی وجہ سے دریائے راوی کے کنارے واقع گاؤں بابکوال پی پی۔162 کا زرعی رقبہ اور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین کا رقبہ بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے جس سے گاؤں کے غریب کاشتکار پریشان ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع شیخوپورہ پی پی۔162 گاؤں بابکوال کے زرخیز رقبہ کو دریائے راوی کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے حفاظتی بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان غریب گاؤں کے زمینداروں کی مالی مدد کرنے یا اور کسی جگہ زرعی رقبہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں کٹاؤ کی وجہ سے دریائے راوی کے کنارے واقع گاؤں بابکوال کا کافی زرعی رقبہ اور گاؤں دریا برد ہو چکا ہے۔

(ب) درست ہے کہ دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے زرخیز زمین کا رقبہ بہت تیزی سے کم ہو رہا ہے۔

(ج) فلڈ 2013 میں دریائے راوی کے کنارے دیہاتوں کو بچانے کے لئے محکمہ ہذا نے احتیاطی اقدامات کئے تھے اور مجوزہ گاؤں کو عارضی اقدامات کر کے بچالیا گیا تھا۔اس مسئلے کے مستقل حل کے لئے منصوبہ تیار کر کے expert committee کو بھیجا گیااور کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں منصوبہ کا تخمینہ لگایا جارہاہے۔ منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔زمینداروں کو مالی امداد یا متبادل زرعی رقبہ دینے کا اختیار محکمہ انہار کے پاس نہ ہے۔

صوبہ میں خانکی بیراج کی تعمیر کی تفصیلات

*2748: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خانکی بیراج کہاں پر تعمیر کیا جارہاہے نیز اس بیراج کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کو کتنا فنڈ مہیا کیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے 21۔ارب 50 کروڑ روپے کی منظوری دے دی جس کا باقاعدہ لیٹر بھی جاری کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ خانکی ہیڈ ورکس وزیر آباد میں دریائے چناب پر 120 سال قبل 1889 میں تعمیر کیا گیا تھااور یہ پاکستان کا سب سے قدیم ہیڈ ورکس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قدیم بیراج کی جگہ اب نیا بیراج تعمیر کیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نیو خانکی بیراج صوبہ پنجاب میں ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل وزیر آباد میں دریائے چناب پر موجود خانکی ہیڈ ورکس کے متبادل کے طور پر تعمیر کیا جارہاہے۔ نیز اس بیراج کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کو کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا۔ نیو خانکی بیراج حکومت پنجاب اور ایشیائی ترقیاتی بنک (ADB) کی مالی معاونت سے تعمیر کیا جارہاہے۔

(ب) نیو خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے لاگت کا تخمینہ 309 ملین یو ایس ڈالر لگایا گیاہے۔ایشیائی ترقیاتی بنک 270 ملین یو ایس ڈالر فراہم کرے گا جبکہ حکومت پنجاب کا شیئر 3,516 ملین روپے ہے۔ایشیائی ترقیاتی بنک کی طرف سے 18۔فروری 2012 سے قرضہ کی مرحلہ وار فراہمی شروع ہو گئی ہے۔

(ج) خانکی ہیڈورکس وزیرآباد میں دریائے چناب پر 122 سال قبل 1892 میں تعمیر کیا گیا تھا اور یہ درست ہے کہ یہ پاکستان کا سب سے قدیم ہیڈورکس ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس قدیم ہیڈورکس کی جگہ اب نیا بیراج تعمیر کیا جائے گا۔

ڈی جی خان: محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

*3654: **جناب احمد علی خان دریشک**: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں ان کے رقبہ کی تفصیل ریسٹ ہاؤس وار فراہم کریں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز میں پچھلے تین سالوں کے دوران کون کون رہائش پذیر ہوا اور ان سے کتنے چارجز وصول کئے گئے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پچھلے تین سالوں کے دوران ان ریسٹ ہاؤسز کی تزئین وآرائش ومرمت پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، ریسٹ ہاؤس اور سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں کنسٹرکشن ڈویژن کی ملکیت میں ایک ریسٹ ہاؤس ہے جو کہ فورٹ منرو میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 4 کنال ہے۔

(ب) 2010 کی غیر معمولی بارشوں سے ریسٹ ہاؤس کی عمارت کو شدید نقصان ہوا تھا۔ ریسٹ ہاؤس کی حالت بہت خستہ تھی جس کی مرمت کے لئے خصوصی گرانٹ منظور کرائی گئی اور اس کی مرمت پر 2.5 ملین روپے 12-2011 میں خرچ ہوئے۔ یہ ریسٹ ہاؤس سال 12-2011 اور 13-2012 میں زیر تعمیر تھا جس کی وجہ سے یہاں کسی نے قیام نہ کیا اور کوئی آمدنی نہ ہوئی۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں موجود ہے۔

بھل صفائی کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3755: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری**: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں صوبہ میں بھل صفائی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کس کس ڈویژن میں بھل صفائی کا کام مکمل کیا گیا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مالی سال 13۔2012 میں صوبہ بھر میں بھل صفائی کے لئے 144.767 ملین روپے اور مالی سال 14۔2013 میں 142.603 ملین روپے رکھے گئے تھے ۔ مالی سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں کل اخراجات بالترتیب 123.231 ملین روپے اور 125.74 ملین روپے ہوئے زون وار تفصیل درج ذیل ہے:

زون کا نام	مالی سال 13۔2012		مالی سال 14۔2013	
	مختص رقم (ملین روپے)	خرچ رقم (ملین روپے)	مختص رقم (ملین روپے)	خرچ رقم (ملین روپے)
بہاولپور زون	19.647	4.772	23.865	17.872
ڈی جی خان زون	11.427	11.427	15.859	15.859
فیصل آباد زون	----	پیڈ اکنٹرولڈ	---	----
لاہور زون	43.208	42.751	30.045	29.941
ملتان زون	28.322	27.188	30.314	26.444
سرگودھا زون	33.575	28.505	39.250	32.443
ایل بی ڈی سی (آئی پی)	8.588	8.588	3.270	3.181
کل میزان	144.767	123.231	142.603	125.740

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران بھل صفائی کے کام کی تفصیل زون وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نہر ایل بی ڈی سی سے منسلکہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3756: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی کا نہر ایل بی ڈی سی کے ساتھ کتنا رقبہ موجود ہے؟

(ب) کتنا رقبہ محکمہ نے کن کن لوگوں کو ٹھیکہ /پٹہ یا لیز پر دے رکھا ہے ان کے نام، پتا جات سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے کب سے زیر استعمال ہے اس کو واگزار کروانے کے لئے آج تک محکمہ نے کیا کارروائی کی، ان کی کیس وار تفصیل و دیگر کارکردگی لف کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ ہذا کا نہر ایل بی ڈی سی کے ساتھ کل رقبہ 21210 ایکڑ ہے جس کی ڈویژن وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ بلو کی ہیڈ ورکس ڈویژن = 0

2۔ اوکاڑہ کینال ڈویژن = 111 ایکڑ

3۔ ساہیوال کینال ڈویژن =5319 ایکڑ

4۔ خانیوال کینال ڈویژن =15780 ایکڑ

میزان =21210 ایکڑ

(ب) حکومت پنجاب نے سال 2003 سے کوئی بھی رقبہ لیز، ٹھیکہ یا پٹہ پر دینے پر مکمل پابندی عائد کر رکھی تھی لہٰذا اس کے بعد کوئی رقبہ پٹہ کے لئے نیلام عام نہ ہوا ہے۔

(ج) بلو کی ہیڈ ورکس ڈویژن اور اوکاڑہ کینال ڈویژن میں کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے استعمال میں نہ ہے۔ ساہیوال اور خانیوال کینال ڈویژنوں میں ناجائز مقبوضہ رقبہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اور ان کی تفصیلی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ ساہیوال کینال ڈویژن = 698.26 ایکڑ

2۔ خانیوال کینال ڈویژن = 6.00 ایکڑ

کل رقبہ = 704.26 ایکڑ

ساہیوال: دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثرہ علاقوں سے متعلقہ تفصیلات

*4302: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں کس جگہ خرچ کی ہے؟

(ج) سال 14-2013 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ساہیوال کے دو موضع جات ایسے ہیں جو کہ دریائے راوی کے کٹاؤ سے متاثر ہوئے ہیں۔

1۔ کوڑے شاہ زیریں 2۔ نتھو وصلی

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے سال12۔2011اور 13۔2012کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) سال14۔2013کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے جتنے فنڈز مختص کئے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ تعمیر گائیڈ سپر کوڑے شاہ زیریں = 53.948ملین روپے

2۔ تعمیر گائیڈ سپر نتھووصلی = 37.354ملین روپے

مندرجہ بالا کام سال15۔2014میں مکمل ہو جائیں گے۔

راجباہ گوگیرہ برانچ میں لائننگ کے کام سے متعلقہ تفصیلات

*4995:لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)سردار محمد ایوب خان:کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ میں لائننگ کا کام کب سے شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مونگی راجباہ میں لائننگ کا کام شروع تو کر دیا گیا مگر اس کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچایا گیا، جن جن علاقوں میں لائننگ کی گئی اور جن علاقوں کو چھوڑ دیا گیا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مونگی راجباہ لوئر گوگیرہ برانچ میں لائننگ کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) مونگی راجباہ کی side protection کا کام برجی000+0تا000+70جنوری2014 میں شروع کیا گیا تھا۔

(ب) مونگی راجباہ کی سائیڈ پروٹیکشن کا کام برجی نمبر000+0تا000+70 جاری ہے اس کام کی مدت تکمیل March 2015 ہے اور یہ کام اس مدت میں مکمل ہو جائے گا۔مزید برآں راجباہ مونگی کی لائننگ کا کام برجی000+70تاTail پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب)میں وضاحت کی گئی ہے کہ side protection کے کام کی مدت تکمیل مارچ2015تک ہے۔اور یہ کام انشاءاللہ اس مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

ڈسکہ شہر میں سیلابی پانی سے بچاؤ سے متعلقہ تفصیلات

*5409:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گزشتہ سالوں میں ڈسکہ شہر کو سیلاب اور بارش کے پانی سے بچانے کے لئے پانچ جگہوں پر کاٹ کر سیلابی پانی کو بی آر بی لنک نہر میں ڈال کر شہر کو بچایا گیا تھا؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ شہر ڈسکہ کو بچانے کے لئے کم از کم پانچ عدد inlet بنائے جائیں گے ؟

(ج) اب تک inlet بنانے کے لئے کیاانتظامات کئے گئے ہیں اور کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

وزیرآبپاشی(میاں یاورزمان):

(الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ سال ڈسکہ شہر کو سیلاب اور بارش کے پانی سے بچانے کے لئے شہریوں نے پانچ جگہوں پر ازخود نہر کاٹ کر پانی نہر میں ڈالا تھا۔ محکمہ انہار نے سیلابی پانی گزارنے اور کنٹرول کرنے کے لئے بی آر بی ڈی کینال پر سائفن اور inlet بنائے ہوئے ہیں اس کے علاوہ سٹارم واٹر ڈرینز بھی بنائی ہوئی ہیں۔

(ب) ضلعی انتظامیہ سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ نہر بی آر بی ڈی برجی L/18500 اور برجی L/25409 پر دو عدد inlet بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے نہر میں شہر کا پانی فلڈ کے دنوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور مزید inlet بنائے جانے کی ضرورت نہ ہے۔ محکمہ نہر کی رچنا ڈرینج ڈویژن نے سٹارم واٹر ڈرینز کی صفائی بھی کرادی ہے جس سے آئندہ فلڈ کا پانی جلد ڈرین آف ہو جائے گا۔

(ج) جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

بی ایس لنک ڈویژن لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*5461:چودھری افتخار احمد چھچھر:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن لاہور جو بلو کی تا ہیڈ سلیمانکی تک کا علاقہ ہے اور جس کے بائیں طرف خانواہ ڈویژن اور دائیں طرف قصور ڈویژن ہے اور دونوں اطراف لاہور زون کا حصہ ہیں کو ختم کر کے بلو کی ڈویژن کے ساتھ لگایا جا رہا ہے اور بلو کی ڈویژن کو LBDC ملتان زون میں شامل کیا جا رہا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوکی ڈویژن کی ایک سب ڈویژن اور اوکاڑہ ڈویژن کی ایک سب ڈویژن کو توڑ کر رینالہ اریگیشن ڈویژن کے نام سے ایک نیاڈویژن رینالہ خورد کے مقام پر بنایا جارہاہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن کی دو سب ڈویژن 1۔ پتوکی سب ڈویژن 2۔ راجووال سب ڈویژن کو بلوکی کی ایک سب ڈویژن کے ساتھ شامل کر کے بلوکی کو ڈویژن بنایا جارہاہے اور بی ایس لنک ڈویژن کے تمام عملہ کو LBDC کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کے ماتحت کر کے ملتان زون میں شامل کیا جارہاہے اور لاہور اریگیشن زون سے علیحدہ کیا جارہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نیاڈویژن بنانا چاہتی ہے تو براہ کرم بی ایس لنک ڈویژن کے زیر کنٹرول علاقہ اور عملہ کو بلوکی ڈویژن میں شامل کر کے لاہور زون میں ہی رکھا جائے اور لنک سرکل لاہور کے ساتھ لگایا جائے تاکہ ملازمین اور اہل علاقہ لاہور کی بجائے ملتان کے دور دراز سفر اور مشکلات سے بچ سکیں، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) بی ایس لنک کینال کے دائیں جانب خانواہ ڈویژن اور بائیں جانب قصور ڈویژن ہے۔ بی ایس لنک ڈویژن فی الحال لنک سرکل لاہور اور اریگیشن زون لاہور میں شامل ہے۔ بی ایس لنک ڈویژن کو ختم کر کے بی ایس لنک کینال کو بلوکی ڈویژن میں شامل کرنے کی تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے۔ تاہم بلوکی ڈویژن پہلے ہی LBDC / ملتان زون میں شامل ہے۔

(ب) یہ تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے۔

(ج) بلوکی پہلے ہی ایک ڈویژن ہے بی ایس لنک کینال کو بلوکی ڈویژن کے ساتھ لگانے کی تجویز حکومت کے ہاں زیر غور ہے جیسا کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ بی ایس لنک ڈویژن کو ختم کر کے اس کے تمام عملے کو نئی ڈویژن بمقام رینالہ خورد میں شامل کرنے کی تجویز حکومتی سطح پر زیر غور ہے۔ تجویز پر عملدرآمد کی صورت میں یہ عملہ نئی ڈویژن یعنی رینالہ ڈویژن کے ماتحت ہو جائے گا۔ یہ نئی ڈویژن / LBDC ملتان زون کے ماتحت ہو گی۔ لاہور زون سے اس کا تعلق نہ ہو گا۔

(د) لنک سرکل لاہور پہلے ہی اوورلوڈڈ ہے۔ اس میں فی الحال چار ڈویژن چک بندی، پسرور لنک، نارووال فلڈ بند اور بی ایس لنک ڈویژن شامل ہیں اسی لئے بی ایس لنک کینال کو اس سے علیٰحدہ کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ بی ایس لنک کینال کے ساتھ ساتھ بلو کی ہیڈورکس کو اس سرکل کے ساتھ لگانے سے یہ مزید اوورلوڈ ہو جائے گا جو کہ مناسب نہ ہو گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع پاکپتن میں راجباہوں کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

36:جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ نورپور تحصیل پاکپتن اور راجباہR۔1 تحصیل عارف والا کی ابھی تک لائننگ نہیں کی گئی جس بناء پر صرف پانی کا ضیاع ہو رہا ہے اور ٹیل کے کسانوں کو پانی نہیں ملتا؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا دونوں راجباہوں کو پختہ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک ان پر کام شروع کروا کر مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجباہ نورپور تحصیل پاکپتن اور راجباہR۔1 تحصیل عارف والا کی ابھی تک لائننگ نہیں کی گئی، لائننگ نہ ہونے کے باعث پانی کا ضیاع ہوتا ہے اور ٹیل پر بھی پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔

(ب) حکومت راجباہR۔1 کی کنکریٹ لائننگ کروانا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں راجباہR۔1 کی برجی نمبر692+43تا660+76(ٹیل) کی کنکریٹ لائننگ کے لئے 57.854 ملین روپے کا PC-1بذریعہ چیف انجینئر اریگیشن ملتان زون ملتان بذریعہ چٹھی نمبری W/2014 2003/06/14-8312//1050 مورخہ 2014۔05۔15 صوبائی کوآرڈینیٹر/چیف انجینئر پی اینڈ آر زون لاہور کو ارسال کیا گیا ہے۔ جو کہ کارروائی ہے۔ مزید برآں راجباہ نورپور کی لائننگ کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ اس کا فیلڈ سروے ہو رہا ہے اور پی سی ون تیاری کے مراحل میں ہے۔ یہ منصوبہ حالیہ مالی سال 15۔2014 میں شامل کر لیا جائے گا۔ کام شروع

اور مکمل ہونے کا شیڈول فی الحال نہیں دیا جا سکتا۔اس کا انحصار منصوبہ جات کی منظوری، فنڈز کی دستیابی اور دیگر codal formalities کی تکمیل پر ہے۔

غیر ملکی فنڈ سے زیر تعمیر منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

38: میاں محمود الرشید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ دوآب کینال بحالی منصوبہ کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک نے 22۔ارب کے فنڈز دیئے اور تاحال پنجاب حکومت پراجیکٹ ڈائریکٹر کا تقرر عمل میں نہیں لا سکی جس کی وجہ سے غیر ملکی بنک کے حکام میں تشویش پائی جاتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایشیائی ترقیاتی بنک نے مارچ 2007 میں حکومت پنجاب کو بلو کی بیراج اور لوئر باری دوآب کینال سسٹم کی بحالی و مرمت کے لئے 218 ملین ڈالر (تقریباً 22۔ارب روپے) فنڈز دینے کا معاہدہ کیا۔

اس معاہدہ کے تحت 14۔اپریل 2007 کو ہی حکومت پنجاب نے مستقل پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کر دیا تھا اور 2007 سے اب تک مختلف افسران مستقل یا اضافی چارج کی صورت میں بطور پراجیکٹ ڈائریکٹر اس منصوبہ پر کام کرتے آرہے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا سوال میں اٹھائے گئے خدشات درست ہیں اور نہ ہی ایشیائی ترقیاتی بنک کے حکام میں اس حوالے سے کوئی تشویش پائی جاتی ہے۔

ساہیوال: پانی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

45: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک پی پی۔223 ضلع ساہیوال میں پانی چوری کے کتنے مقدمات کس کس کے خلاف کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات پر فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں، جن مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے ان فیصلوں کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یکم جون2013 سے 2014۔10۔15 تک پی پی۔223 ضلع ساہیوال میں پانی چوری کے 30 وقوعہ جات ہوئے ہیں جن میں سے 28 کیسز کی روبکار متعلقہ پولیس سٹیشن کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ دو کیسز زیر انکوائری ہیں لیکن کسی کیس کی ایف آئی آر درج نہ ہوئی ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تاوان کے حوالے سے پانچ عدد کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے اور قاصران پر تاوان (محصول خاص) عائد کیا جا چکا ہے۔ باقی25 کیس تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جیسا کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ کسی بھی کیس کی ایف آئی آر درج نہ ہوئی ہے لہذا اس ضمن میں مزید کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔ ایف آئی آر درج ہونے اور مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش ہونے پر ہی عدالتی کارروائی ممکن ہے۔ تاہم اس حوالے سے متعلقہ محکمہ جات پولیس اور قانون ہیں۔

راجن پور: محکمہ آبپاشی کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

57: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ آبپاشی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14۔2013 میں P.O.L کی مد کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ آبپاشی کی دو ڈویژن ہیں جن میں آٹھ عدد گاڑیاں ہیں جو کہ درج ذیل افسران کے زیر استعمال ہیں۔

1۔ایگزیکٹو انجینئر راجن پور کینال ڈویژن	2۔SDOتلائی سب ڈویژن
3۔SDOحاجی پور سب ڈویژن	4۔SDOقادرہ سب ڈویژن
5۔ایگزیکٹو انجینئر جامپور کنسٹرکشن ڈویژن	6۔SDOکینیکل سب ڈویژن
7۔SDO Hill Torrent-I سب ڈویژن	8۔SDO Hill Torrent-II سب ڈویژن

(ب) راجن پور کینال ڈویژن میں مالی سال14۔2013میںPOLکی مد میں۔/18,00,000 روپے دیئے گئے اور۔/17,99,604روپے خرچ ہوئے بقایا کوئی رقم نہیں۔جام پور کنسٹرکشن ڈویژن میں مالی سال14۔2013میںPOLکی مد میں۔/18,59,000 روپے دیئے گئے اور۔/18,59,000روپے خرچ ہوئے ۔کوئی رقم بقایا نہیں۔

(ج) راجن پور کینال ڈویژن میں مالی سال14۔2013میں گاڑیوں کیM&Rکی مد میں ۔/9,00,000روپے دیئے گئے جبکہ ان کیmaintenanceاور دیگر اخراجات کی مد میں ۔/5,98,075روپے خرچ کئے گئے۔جام پور کنسٹرکشن ڈویژن میں مالی سال 14۔2013 میں گاڑیوں کیM&Rکی مد میں۔/5,68,940روپے دیئے گئے جبکہ ان کی maintenanceاور دیگر اخراجات کی مد میں۔/5,68,940روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع پاکپتن میں نہری پانی کی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

90:جناب احمد شاہ کھگہ:کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں سال2012 سے اب تک کل کتنے نہری پانی چوری کے مقدمات درج ہوئے،ان پر کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں پانی چوری کرنے والے افراد میں سرکاری اہلکار بھی ملوث پائے گئے اگر ہاں تو محکمہ نے کیا کارروائی کی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع پاکپتن میں سال2012 سے اب تک محکمہ آبپاشی نے پانی چوری کے4383 کیسز پکڑے اور محکمہ پولیس کو برائے اندراج ایف آئی آر بھجوائے گئے ان میں سے 564 کیسز کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہیں۔تاہم درج شدہ ایف آئی آرز کے سلسلے میں مزید کارروائی متعلقہ محکمہ پولیس اور قانون ہے۔ محکمہ آبپاشی زیر دفعہ33-31 برائے تاوان کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ3361 مقدمات کا فیصلہ کر چکا ہے۔ بقیہ کیسز زیر کارروائی ہیں۔ تاوان کی مد میں 44.073 ملین روپے کی رقم عائد کی جا چکی ہے۔تاہم آبیانہ اور تاوان کی وصولی محکمہ مال کرتا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نہری پانی چوری میں کوئی بھی سرکاری اہلکار معاونت کرنے میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں نہروں سے متعلقہ تفصیلات

117: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ڈی جی خان میں کل کتنی اور کون کون سی نہریں ہیں، اس وقت پانی کا کوئی فارمولا رائج ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں کتنا نہری آبیانہ وصول ہوا، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جن کاشتکاروں/زمینداروں سے آبیانہ وصول ہوا ان کو کتنا پانی فراہم کیا گیا، آبیانہ وصولی کا کیا فارمولا ہے، تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ڈی جی خان میں سی آر بی سی کینال ڈویژن تونسہ شریف میں چشمہ رائٹ بنک کینال سسٹم اور ڈی جی خان کینال ڈویژن میں ڈی جی خان کینال سسٹم موجود ہیں۔ انہیں وارہ بندی کے تحت پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ مزید distributaries اور وارہ بندی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سی آر بی سی کینال ڈویژن تونسہ شریف میں آبیانہ سال 14-2013 کی مد میں -/17,06,736 روپے وصول کئے گئے ہیں اور ڈیرہ غازی خان کینال ڈویژن سال 14-2013 میں آبیانہ کی مد میں -/1,14,40,600 روپے وصول کئے گئے۔

(ج) CCA میں شامل تمام رقبہ جات کو وارہ بندی کے تحت یکساں پانی مہیا کیا جاتا ہے لہٰذا CCA میں شامل تمام تر رقبہ جات سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-284 بہاولنگر کی انہار کو پختہ نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

176: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-284 بہاولنگر کی کوئی نہر بھی پختہ نہ ہے؟

(ب) اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر کی کوئی نہر بھی مکمل پختہ نہ ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حلقہ پی پی۔284 کی تمام نہریں (16 عدد) "Umbrella PC-I For Selective Lining of Irrigation Channels in Punjab" میں شامل ہیں۔ اس کے تحت ایکسیئن ہاکڑہ کینال ڈویژن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان نہروں کے PC-I مرتب کر کے بھجوائے۔

حلقہ پی پی۔284 میں انہار سے متعلقہ تفصیلات

177: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس بہاولنگر میں محکمہ آبپاشی کی کون کون سی نہریں، مائنز اور راجباہ ہیں ان کے نام اور ان کے پانی کا ڈسچارج کیا ہے؟

(ب) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں کتنے زرعی رقبہ کو پانی فراہم کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ پانی سے محروم اس زرعی رقبہ کو پانی دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پی پی۔284 تحصیل فورٹ عباس میں نہریں اور ان کے ڈسچارج درج ذیل ہیں:

1۔ہاکڑہ رائٹ= 510کیوسک	2۔ 1R/ہاکڑہ رائٹ=43کیوسک	1R.3/1R/ہاکڑہ رائٹ=9کیوسک
4۔4L/1L/ہاکڑہ رائٹ=6کیوسک	5۔1L/ہاکڑہ رائٹ= 5کیوسک	3L.6/ہاکڑہ رائٹ=10کیوسک
7۔2L/ہاکڑہ رائٹ=51کیوسک	8۔4L/ہاکڑہ رائٹ=54کیوسک	9۔R 8ڈسٹی =51کیوسک
10۔8R ڈسٹی =241کیوسک	11۔9R/1L ڈسٹی =20کیوسک	12۔ہاکڑہ لفٹ = 23کیوسک
13۔4L ڈسٹی= 10کیوسک	14۔فلڈ چینل= 93کیوسک	15۔1L فلڈ چینل= 27کیوسک
16۔1AL فلڈ چینل= 9کیوسک		

(ب) پی پی۔284 فورٹ عباس میں تقریباً 196697 ایکڑ زرعی رقبہ کو پانی دیا جارہا ہے۔

(ج) پانی کی کمی کے سبب مزید زرعی رقبہ کے لئے فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ انہار کے راجباہوں اور مائنر سے متعلقہ تفصیلات

264: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سی راجباہ، مائنز اور انہار ہے اور وہ کہاں واقع ہیں، ان کے نام اور ان کی کا پی کا ڈسچارج کتنا ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس حلقہ کا کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے اور کتنے ایکڑ رقبہ کو پانی فراہم نہیں کیا جارہا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں جو راجباہ ،مائنر اور انہار واقع ہیں، ان کے نام اور ڈسچارج کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن دیہات میں یہ واقع ہیں ان کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ کے تمام رقبہ جو کہ CCA میں شامل ہے کو نہری پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ نہر وار تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر: ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

342: جناب شوکت علی لا لیکا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بہاولنگر میں محکمہ اریگیشن کی ہاؤسنگ سکیم کے گھر کن کن کو الاٹ کئے گئے، تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

محکمہ انہار فورڈواہ ڈویژن بہاولنگر میں نئے تعمیر شدہ مکانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکیل نمبر1تا10 : 42عدد کوارٹر

سکیل نمبر11تا14 : 32عدد کوارٹر

جن میں سے درج ذیل مکانات سکیل نمبر 1تا10 اور 11تا14 اہلکاران کو بذریعہ کمیٹی حکم نمبری 52۔2824 مورخہ 2013۔08۔17 کے تحت الاٹ کئے گئے۔

سکیل نمبر1تا10

1۔ عبدالخالق کینال پٹواری فورڈواہ کوارٹر نمبر41
2۔ راؤمحمد رفیق ٹریسر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر43
3۔ محمد شاہد خان ایس۔ڈی۔سی چشتیاں کوارٹر نمبر44
4۔ محمد یعقوب کینال گارڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر42
5۔ محمد مشتاق نائب قاصد صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر28
6۔ طالب حسین ایس۔ڈی۔سی جالوالہ صادقیہ کوارٹر نمبر25
7۔ محمد حنیف نائب قاصد سوہجے والہ صادقیہ کوارٹر نمبر24
8۔ نذیر احمد کک چوکیدار فورڈواہ کوارٹر نمبر23
9۔ محمد سعید شاہ ڈاک رنر فورڈواہ کوارٹر نمبر21
10۔ محمد سلیم کینال گارڈ صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر22
11۔ غلام فرید نائب قاصد ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر26
12۔ ثناءاللہ سگنلر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر27
13۔ علی اصغر آرٹیفیسر فورڈواہ ڈویژن کوارٹر نمبر20
14۔ عبدالخالق نائب قاصد صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر47

سکیل نمبر11تا14

1۔ شیخ عبدالقدیر ہیڈ کلرک صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر6
2۔ حاجی حفیظ اللہ ہیڈ کلرک ہاکڑہ ڈویژن کوارٹر نمبر7
3۔ غلام محی الدین اکاؤنٹس کلرک صادقیہ کوارٹر نمبر11
4۔ رشید احمد خان اکاؤنٹس کلرک فورڈواہ کوارٹر نمبر3
5۔ چودھری بشیر احمد ہیڈ ڈرافٹسمین صادقیہ کوارٹر نمبر4
6۔ چودھری طاہر بشیر سب انجینئر چیانہ فورڈواہ کوارٹر نمبر5

7۔حامد محمود سب انجینئر کاٹ شیر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر1 8۔محمد اسماعیل اکاؤنٹس کلرک ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر8
9۔محمد جاوید اقبال اکاؤنٹس کلرک صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر9 10۔محبوب احمد نازش اکاؤنٹس کلرک ڈویلپمنٹ ڈویژن کوارٹر نمبر12
11۔محمد شفیق ٹریسر صادقیہ ڈویژن کوارٹر نمبر2

باقی ماندہ گھروں کی الاٹمنٹ بھی جلد کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ تقریباً ایک سال پہلے وقفہ سوالات میں محکمہ آبپاشی کے سوالات take up ہوئے تھے اور میں نے Water Channels پر کسان کمیٹیوں کے حوالے سے بات کی تھی۔ میں نے PIDA کے بارے میں سوال کیا اور محکمہ نے اس کا بڑا vague سا جواب دیا تھا۔ سپیکر صاحب نے اس سوال کو pending کر دیا اور ساتھ ہی حکم دیا کہ اگلی دفعہ اس سوال کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے لیکن اس سوال کا جواب آج بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات کو غور سے سُنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ PIDA Act کے تحت کسان کمیٹیوں کی تفصیل والا جو سوال ایک سال پہلے pending ہوا تھا اس کا جواب آج بھی نہیں آیا۔ میں کوئی جھگڑا کھڑا نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگلی دفعہ PIDA Act کے حوالے سے کسان کمیٹیوں کے بارے میں تفصیلی جواب ایوان کے اندر پیش کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو نوٹ کریں اور اگلی دفعہ اس سوال کا جواب لازماً آنا چاہئے کیونکہ سپیکر صاحب نے اس سوال کو pending کیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9/2015 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر2193کا غلط جواب

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بروز منگل مورخہ 24۔فروری2015 کو وقفہ سوالات کے دوران میرے نشان زدہ سوال نمبر2193 کے جز(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپ کی نسبت فراہمی آب کے لئے تجویز کردہ پلاسٹک پائپ کی قیمت تین گنا زیادہ ہے کے جواب میں محکمہ نے تحریری جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔ میں نے اپنے ضمنی سوال میں اس بات کو دُھرایا کہ کیا وزیر ہاؤسنگ on the floor of the House اس بات پر بضد ہیں کہ پائپ کی قیمت کے متعلق محکمہ کا دیا گیا جواب درست ہے جس پر وزیر موصوف نے نہایت استہزائیہ و متکبرانہ انداز میں فرمایا کہ محکمہ بڑا واضح جواب دے رہا ہے کہ GRP پائپ اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔ میں نے محکمہ کو واضح طور پر کہا ہوا ہے کہ اگر اسمبلی کے floor پر دی گئی کوئی information justify نہ ہو سکی تو آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ یہاں جواب میں محکمہ کی طرف سے بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے اس لئے فی الحال میں اس کو own کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جبکہ حقیقت اور اصل صورتحال یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی اپنی ویب سائٹ پر دی گئی تفصیل کے مطابق یکم اگست2013 سے 31۔ جنوری2014 تک کی قیمتوں کے شیڈول کے مطابق GRP پائپ کی قیمت-/3645روپے فی فٹ ہے جبکہ AC پائپ کا ریٹ-/12686روپے فی فٹ ہے۔اس سکیم میں108000 فٹ پائپ ڈالا جائے گا۔ اس لحاظ سے GRP پائپ کی قیمت -/393666000روپے جبکہ AC پائپ کی قیمت-/1370088000روپے بنتی ہے اگر منظور شدہ منصوبہ کے مطابق AC پائپ ڈالا جاتا تو قیمت کا فرق-/976422000روپے بنتا ہے۔مزید یہ کہ اگر موجودہ سال کی قیمت بھی پیش نظر رکھی جائے تو یکم اگست2014 سے 31۔ جنوری2015 تک کی قیمتوں کے شیڈول کے مطابق GRP پائپ کی قیمت-/4576روپے فی فٹ ہے جبکہ AC پائپ کا ریٹ-/13460روپے فی فٹ ہے۔ اس سکیم میں108000 فٹ پائپ ڈالا جائے گا۔ اس لحاظ سے GRP پائپ کی قیمت-/494208000روپے جبکہ AC پائپ کی قیمت-/1453680000روپے

بنتی ہے اگر منظور شدہ منصوبہ کے مطابق AC پائپ ڈالا جاتا تو قیمت کا فرق -/959472000 روپے بنتا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے کسی فرد، فرم یا کمیشن وصول کرنے والوں کو چھپانے کے لئے اس مقدس ایوان میں غلط اعداد و شمار پیش کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو جواب کے انتظار کے لئے pending فرما لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب جاوید اختر صاحب کی ہے۔

سینئر صحافی رؤف کلاسرا کا معزز ممبران پر سینیٹ کے الیکشن میں پیسوں کے عوض ووٹ ڈالنے کا الزام

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2-مارچ2015 کو ٹی وی چینل "92" کے ایک پروگرام میں سینئر صحافی رؤف کلاسرا نے سینیٹ کے الیکشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ساؤتھ پنجاب کے ممبران پنجاب اسمبلی اربوں، کروڑوں روپے کی بجائے لاکھوں روپے میں اپنا ووٹ دے دیں گے۔ انہوں نے ساؤتھ پنجاب کے ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک بکاؤ مال بنا دیا ہے جو کہ نہایت افسوس کی بات ہے۔ ساؤتھ پنجاب سے اس وقت ایک سو کے قریب ممبران پنجاب اسمبلی ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کبھی بھی انہوں نے ایسی حرکت نہیں کی جس سے ان کی اپنی یا ان کی پارٹی یا حکومت کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ سینئر صحافی کی جانب سے ساؤتھ پنجاب کے ممبران اسمبلی پر ایسے الزامات لگانا انتہائی توہین آمیز ہیں جس سے نہ صرف میرا بلکہ ساؤتھ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تمام ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب بلکہ پورے ایوان کے ممبران کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان

میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مجھے اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کرنے پر اعتراض نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ دی جائے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی احمد سعید صاحب!

قاضی احمد سعید: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس اسمبلی کو وجود میں آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ معزز وزیر اعلیٰ نے اپنی پہلی تقریر میں بھی فرمایا تھا کہ ہم انشاء اللہ تمام ممبران بشمول ممبران حزب اختلاف کو فنڈز بھی دیں گے اور اُن کی رائے کا احترام بھی کیا جائے گا۔ عرصہ دو سال گزرنے والا ہے پاکستان مسلم لیگ (ق) کے آٹھ ممبران، جماعت اسلامی کے ڈاکٹر سید وسیم اختر اور پاکستان پیپلز پارٹی کے آٹھ ممبران کو یکسر نظر انداز کیا گیا اور باقی تمام ممبران کو ان کی تجاویز پر فنڈز دیئے گئے۔ کل سینیٹ کا الیکشن ہے تو پنجاب حکومت نے کہا ہے کہ ہم اپنے ممبران کو وافر مقدار میں فنڈز دیں گے تاکہ اُن کا ووٹ کسی اور کو نہ ملے۔ میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ندیم افضل چن نے سینیٹ الیکشن میں حصہ لے کر ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب کی عزت و احترام میں اضافہ کیا ہے کہ آج ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں، فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں اور اُن کی honour بھی ہو رہی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں نے کوئی غلط بات نہیں کی، اگر ندیم افضل چن الیکشن میں حصہ نہ لیتے تو ان کے سینیٹر unopposed ہو جانے تھے۔ پھر حقیقت یہی ہے کہ کسی قسم کی کوئی activity ہونی تھی اور نہ ہی کسی نے کسی کو بلانا تھا۔ ٹھیک ہے کہ حکومت کے سینیٹرز نے جیت جانا تھا اور میں نے یہ کہا ہے کہ ندیم افضل چن کے الیکشن لڑنے سے اس ایوان کا وقار بحال ہوا ہے لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم ندیم افضل چن کو ووٹ دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔آپ یہاں پر campaign نہیں کر سکتے۔قاضی صاحب!نہیں،آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب!آپ مجھے اجلاس کے بعد مل لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 64/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

ضلع جھنگ کی متعدد یونین کونسلز بوائز و گرلز ہائی سکولز سربراہان سے محروم ہونے سے معیار تعلیم تنزلی کا شکار

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق ضلع جھنگ کی پندرہ مختلف یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکولز ہی نہیں ہیں،اس کے علاوہ ضلع بھر کے کل 98 بوائز ہائی سکولز میں سے 38 سکولوں کے سربراہان جبکہ 68 گرلز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں سے 44 اداروں کے سربراہان ہی تعینات نہ ہیں۔ تفصیلات کے مطابق جن پندرہ یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہیں ان میں تحصیل جھنگ کی تیرہ جبکہ تحصیل احمد پور سیال کی دو یونین کونسلز شامل ہیں۔اگر صوبائی اسمبلی کے حلقہ جات کا جائزہ لیا جائے تو جھنگ کی شہری سیٹ پی پی۔78 کی چھ پی پی۔77 کی پانچ، پی پی۔81، پی پی۔82 کی ایک ایک اور پی پی۔83 کی دو یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہیں۔ ضلع کی جن چوبیس یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکول موجود نہ ہیں ان میں تحصیل جھنگ کی بارہ، تحصیل شورکوٹ کی چھ اور تحصیل احمد پور سیال کی چھ یونین کونسلز شامل ہیں۔

جناب سپیکر!دوسری جانب ضلع جھنگ میں موجود38بوائزہائی سکول ایسے ہیں جو سربراہان کے بغیر چل رہے ہیں۔ان میں سے چودہ سکولوں میں گریڈانیس کے سینئر ہیڈماسٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح لڑکیوں کے کل 44ادارے سربراہان کے بغیر چل رہے ہیں جن میں سے 29گرلزہائی سکولوں میں گریڈ سترہ کی ہیڈ مسٹریس،دس سکولوں میں گریڈ اٹھارہ کی سینئر ہیڈ مسٹریس اور ایک سکول میں گریڈانیس کی سینئر ہیڈ مسٹریس جبکہ تین ہائر سیکنڈری سکولز میں گریڈانیس کی پرنسپل اور ایک ہائر سیکنڈری سکول میں گریڈ بیس کی پرنسپل کی اسامی خالی ہیں جس سے سکولوں کی مجموعی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔ ضلع کی مختلف یونین کونسلز میں گرلز پرائمری سکولوں کی عدم موجودگی اور بہت سے سکولوں کے سربراہان کے نہ ہونے سے تعلیم کا معیار تنزلی کا شکار ہے اور گرلز سکولوں کا قائم نہ کرنا لڑکیوں کے ساتھ عدم مساوات کا کھلا ثبوت ہے۔ ضلع کی عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تمام یونین کونسلوں میں پرائمری سکول کے قیام کو یقینی بنائے اور تمام سکول جو کہ سربراہان کے بغیر ہیں ان میں تعیناتی کو یقینی بنایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن نے صوبہ بھر میں گریڈ۔17 سے گریڈ۔20تک کے اساتذہ کی پوسٹوں کی identificationکا عمل شروع کیا ہے اور محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد ستمبر2014کو ان گریڈز کی14ہزار4سو76پوسٹوں کو reorganizeکیا گیا ہے۔مزید برآں پنجاب پبلک سروس کمیشن سے248ڈپٹی ہیڈماسٹر و ڈپٹی ہیڈ مسٹریس کا انتخاب کیا گیا ہے اور محکمہ کی پالیسی کے تحت کچھ ہیڈز کی pre-induction trainingہو چکی ہے اور باقی ماندہ ہیڈز کی trainingکا scheduleڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ کی جانب سے جاری کیا جا چکا ہے تاہم identificationاور نئے ہیڈز کی تعیناتی پر فوری عملدرآمد اس وجہ سے نہ کیا گیا کیونکہ اکیڈمک سیشن شروع ہو چکا تھا اور اب پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے تحت جماعت پنجم اور ہشتم کے امتحانات طے شدہ شیڈول کے مطابق شروع ہونے والے ہیں۔مزید برآں اکیڈمک سیشن کی وجہ سے اساتذہ کے تبادلوں پر بھی پابندی ہونے کی وجہ سے کچھ اضلاع میں بشمول جھنگ میں اساتذہ کی تعیناتی کا عمل نہ ہو سکا تاہم محکمہ ان حالات سے بخوبی آگاہ ہے اور ایک لائحہ عمل کے تحت مارچ2015یعنی اسی ماہ میں عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا اور ساتھ ہی نئے بھرتی

ہونے والے تربیت یافتہ ہیڈز کی تعیناتی بھی شروع کر دی جائے گی۔ ضلع جھنگ میں خصوصی توجہ دیتے ہوئے خالی اسامیوں پر اساتذہ اور ہیڈ ماسٹرز کی تعیناتی کر دی جائے گی۔ تبادلوں پر پابندی اٹھنے کے بعد ضلع میں خالی اسامیوں پر اساتذہ اور heads کا تبادلہ بھی کروایا جائے گا۔ جس سے جھنگ کے تعلیمی اداروں کی موجودہ صورتحال کافی حد تک بہتر ہو جائے گی۔ جہاں تک ضلع جھنگ کی چوبیس یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول اور پندرہ یونین کونسلوں میں بوائز ہائی سکول موجود نہ ہونے کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ براہ راست ہائی سکول کا قیام محکمہ کی پالیسی نہ ہے۔ اس ضمن میں ایک criterion وضع کر دیا گیا ہے ضرورت کے تحت پرائمری سکولوں کو مڈل سکول تک اور مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں تک اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ جہاں تک ضلع جھنگ میں پرائمری سکول بالخصوص گرلز پرائمری سکولوں کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ضلع بھر کی تمام یونین کونسلوں میں پرائمری سکول موجود ہیں اور گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد بوائز پرائمری سکولوں سے زیادہ ہے لہذا بچیوں کے ساتھ کسی قسم کی عدم مساوات روا نہیں رکھی جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 67/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ تحریک پڑھیں۔

کئی اضلاع میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی ضرورت

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق صوبہ پنجاب کی 10 کروڑ سے زائد آبادی کے لئے تقریباً 38 ہزار بستر اور 63 بڑے ہسپتال دستیاب ہیں جبکہ 24 اضلاع ٹیچنگ ہسپتالوں سے محروم ہیں۔ ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد تقریباً 29 ہے جس میں سے 11 لاہور میں ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی تعداد 34، تحصیل ہسپتالوں کی تعداد 88، دیہی مراکز صحت کی تعداد 293، بنیادی مراکز صحت کی تعداد 2 ہزار 491 ہے۔ اسی طرح 194 ڈسپنسریاں اور 188 مدر چائلڈ ہیلتھ سنٹرز ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں دستیاب 37 ہزار 272 بستروں کی تعداد کے تناسب سے 2631 افراد کے حصہ میں ایک بستر آتا ہے۔ ضلع لاہور کے 11 ٹیچنگ ہسپتالوں کے علاوہ ضلع

راولپنڈی میں4، ضلع ملتان میں3، ضلع ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، بہاولپوراور رحیم یار خان میں ایک ایک جبکہ ضلع فیصل آباد میں3ٹیچنگ ہسپتال ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں اوران میں بستروں کی کمی کی وجہ سے لوگ خصوصاً غریب طبقہ علاج معالجہ کی سہولتوں کی کمی کا شکار ہیں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں دستیاب سہولتیں عام اور متوسط طبقے کی پہنچ سے باہر ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں اور بستروں کی کمی کے باعث اکثر مریض پرائیویٹ ہسپتالوں کے مہنگے علاج کے اخراجات برداشت نہ کر سکنے کے سبب موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ سول سوسائٹی اور عوام الناس کا مطالبہ ہے کہ حکومت صحت عامہ کے لئے ضرورت کے مطابق فنڈز مہیا کرے تاکہ عوام اس بنیادی سہولت کے نہ ہونے سے مشکلات کا شکار نہ ہوں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ حکومت پنجاب مسلسل کوشاں رہتی ہے کہ عوام الناس کو بہتر سے بہتر طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ حکومت پہلے ہی مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر دور دراز کے اضلاع میں میڈیکل کالج قائم کر رہی ہے۔ اس وقت چار میڈیکل کالجز سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان میں قائم ہو چکے ہیں اور ان کے ساتھ منسلک ہسپتالوں کو ترقی دی جا رہی ہے تاکہ وہ تدریسی ہسپتالوں کا درجہ حاصل کر سکیں۔ حکومت نے بہاولنگر میں میڈیکل کالج کے قیام کا منصوبہ منظور کر لیا ہے۔ اس سال پہلی دفعہ 24۔ارب روپے کی خطیر رقم ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کی گئی ہے جو کہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ ڈی ایچ کیو اور دوسرے ہسپتالوں میں طبی سہولیات بہتر بنانے کے لئے اس سال خطیر رقم ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہے۔ حکومت طبی مسائل کی اہمیت اور عوام الناس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اور انشاء اللہ عوام کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے بہتر طبی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/68 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔ جی، مؤکل صاحب! آپ تحریک پڑھیں۔

محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی بناء پر محکمہ کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر لینڈ مافیا کا قبضہ

سردار وقاص حسن مؤکل: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 3۔فروری2015 کی خبر کے مطابق صوبہ میں جاری محکمہ جنگلات کی شجر کاری مہم ایک طرف مگر دوسری طرف پنجاب میں محکمہ جنگلات کی 21ہزار 926 ایکڑ اراضی پر غیر قانونی قابضین نے قبضہ جمار کھا ہے۔ محکمہ جنگلات ابھی تک قبضہ کی گئی اراضی کو قابضین سے واگزار نہیں کرا سکا۔ اراضی پر غیر قانونی قبضہ سے جنگلات کا رقبہ مزید کم ہو گیا ہے۔ پنجاب میں محکمہ جنگلات کی 2لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی نان فاریسٹری مقاصد کے لئے ایک وفاقی اور صوبائی اداروں کو منتقل کر دی گئی جو صوبہ میں جنگلات کے مجموعی رقبہ کا 12 فیصد ہے۔ محکمہ جنگلات کی رپورٹ کے مطابق صوبہ میں جنگلات کا مجموعی رقبہ 20لاکھ 39ہزار 497 ایکڑ ہے جو مجموعی رقبہ کا صرف 4.3 فیصد ہے جو عالمی معیار سے بہت کم ہے۔ صوبہ میں جنگلات کا رقبہ 4 فیصد ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پنجاب میں جنگلات کی صورتحال نہایت ناگفتہ بہ ہے جس کا نہ صرف جنگلی حیات پر بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے اور جنگلات کی موجودہ شرح سے زراعت پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ ان حقائق کے باوجود محکمہ جنگلات، جنگلات کو بڑھانے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہا اور محکمہ کا بجٹ ضائع ہو رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے جو تحریک پیش کی ہے یہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اگر اس میں سے "ایکسپریس" نیوز کو نکال بھی دیں تو باقی کی رپورٹ محکمہ جنگلات کی ہے۔ اس کے اندر باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ اس وقت ہمارے جنگلات کس طرح کم ہو رہے ہیں، جنگلات نہ ہونے کی وجہ سے سیلاب آتے ہیں اور زمین خراب ہو کر بنجر اور ریگستان میں تبدیل ہو رہی ہے۔ میری آپ سے

درخواست ہے کہ وہ جواب آئے گا تو کارروائی کو یہاں نہ روکا جائے بلکہ آپ خصوصی ہدایات دیں کہ اس پر بحث کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مؤکل صاحب! یہ بعد کی بات ہے۔آپ جواب تو آنے دیں۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے۔

مسودہ قانون عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it?

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو mover ہی نہیں ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں move کر دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بھی mover نہیں ہیں اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی mover نہیں ہیں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10th April 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee

on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 10th April 2015."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!یہ ترمیم اندر میعاد نہیں ہے اور Rule 105(2) کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ notice تین دن پہلے دینا تھا جبکہ انہوں نے دو دن پہلے دیا ہے لہذا میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،یہ time barred ہے اور انہوں نے اسے oppose کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!یہ ترامیم 27/2/2015 کو پیش کی گئی تھیں جس کے لئے clear تین دن درکار تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!نہیں۔یہ 02/03/2015 کو دی گئی ہے لہذا یہ move نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میری بات سن لیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!یہ time barred ہے لہذا میں آپ کی بات نہیں سن سکتا اور لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!اگر گورنمنٹ کو تین دن کے لئے مستثنیٰ قرار دے سکتے ہیں تو اپوزیشن کی amendment کیوں نہیں آسکتی؟اس بل کو آج Rule 105(2) کے تحت لانے کے لئے fix کیا گیا تھا کہ اس کو 2015-03-02 کو جمع کروائیں۔

105(2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved.

لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ہماری ترامیم rules کے مطابق ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!اس میںthree clear days نہیں ہیں لہذااس کوmove نہیں کر سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!آپ نے ان کو تین دن کے لئے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے تو اپوزیشن کے ممبران کوآپ ترامیم کیوں نہیںmove کرنے دیتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔منسٹر صاحب نے اس کوoppose کیا ہے میں اس لئے کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میری بات سنیں۔اگرRule 95 ان کے لئےsuspend ہو سکتا ہے تو ہمارے لئے کیوں نہیں ہو سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا یہ ساریtime barred ہیں؟ فتیانہ صاحب!پلیز تشریف رکھیں۔اگلی ترمیم بھی آپ کیtime barred ہےاورانہوں نے اس کوoppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میری بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!یہ تمامBills حکومت اچانک ایجنڈے میں لے کر آئی ہے۔ان کے ایجنڈے پر لانے کا دن جو کہ طے کرنا ضروری ہے وہ نہیں کیا گیا لہذا یہrules کی خلاف ورزی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہrules کی خلاف ورزی نہیں ہے۔یہ آپ کے سامنے تھیں۔

Now, the second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

QAZI AHMAD SAEED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 10th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mrs Baasima Chaudhary, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA"

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 10th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mrs Baasima Chaudhary, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred. Therefore, it is disposed of.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بھی time barred ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ایوان ایسے ہی چلنا ہے تو پھر ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ واپس آ جائیں۔

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر واک آؤٹ ختم کرنے کے بعد ایوان میں تشریف لائے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے پاس rules کی کتاب ہے اور میں آپ سے request کروں گا کہ آپ صرف سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! Rule 105(2) یہ کہتا ہے کہ:

105(2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved.

جناب سپیکر! یہ آپ کا اختیار ہے۔ یہ ننّھی مُنّی سی اپوزیشن ہے اور ہم نے دو چار ہی باتیں کرنی ہیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری ایک گزارش سن لیں۔ آپ یہ rules پڑھ رہے ہیں لیکن مجھے بھی انہی کے مطابق ہی چلنا ہے۔ بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب یا تو اس کو oppose نہ کرتے مگر اب انہوں نے اس کو oppose کر دیا ہے جس کی وجہ سے میں rules کے مطابق پابند ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے آپ سے اس rule 105(2) کے تحت آپ سے relief seek کیا ہے۔ آپ custodian ہیں لہذا آپ relief دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ ادھر لاء منسٹر صاحب موجود ہیں۔ اگر آپ کی آپس میں بات طے ہو جاتی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ انہوں نے اس کو clear oppose کیا ہے تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرے خیال میں فتیانہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ بھی ویسے ہی واک آؤٹ کر کے چلی گئی ہیں۔ میری اُن سے بھی گزارش ہے کہ واپس آ جائیں۔ آگے اور بھی Bills ہیں جن میں میرے خیال میں اُن کی ترامیم ہیں تو وہ ان پر بات کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!انہوں نے Bills بھی اچانک دیئے ہیں۔ ہم صرف اس rule 105(2) کے تحت relief مانگ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ منسٹر صاحب نے اجازت نہیں دینی کیونکہ اُن کی نوکری کچی ہو جائے گی اور پکی نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بات آپ نہ کریں۔آپ rules کے مطابق چلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں rules کے مطابق ہی آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کو move کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!Rules میں clear ہے کہ Speaker allows the amendment to be moved. آپ سے ہم relief مانگ رہے ہیں لہذا آپ ہمیں relief دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب بڑے learned آدمی ہیں۔انہوں نے آپ سے recondonation مانگی ہی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں ابھی اجازت مانگ رہا ہوں۔اس کے علاوہ کیسے مانگتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!ہم آپ سے ہی اجازت مانگ رہے ہیں۔آپ rules پڑھ لیں اس میں ہم آپ سے ہی relief مانگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!بات یہ ہے کہ آپ یہ ترمیم move کریں۔منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔آپ پہلے آپس میں کوئی بات طے کر لیتے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن اب انہوں نے oppose کر دیا ہے تو میں اس میں آج آپ کی کوئی help نہیں کر سکتا۔اب آپ اس کو move کریں۔ڈاکٹر صاحب!کیا آپ move کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!اس کا کوئی فائدہ تو ہونا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ move نہیں کرنا چاہتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اگر آپ relief دیں گے تو میں move کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اگر منسٹر صاحب oppose نہیں کریں گے تو پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ تو کھڑے ہو کر oppose کریں گے کیونکہ وہ بالکل تیار بیٹھے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب بھی move نہیں کرنا چاہتے۔

It is supposed to be withdrawn. The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

ڈاکٹر صاحب! کیا آپ move کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوشش کر کے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوشش کر کے دیکھ لیں۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "as far as possible", be inserted between the words "shall" and "ensure"."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "as far as possible", be inserted between the words "shall" and "ensure"."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred, therefore, it is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔آپ کہاں جا رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آ جاتا ہوں۔

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 12 of the Bill, for sub-Clause (1), the following be substituted:

"(1) an offence under this Act shall be non-cognizable and bailable."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 12 of the Bill, for sub-Clause (1), the following be substituted:

"(1) an offence under this Act shall be non-cognizable and bailable."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is also time barred.

MR ACTING SPEAKER: This is time barred, therefore, it is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری عبدالوحید آرائیں صاحب!آپ ذرا تشریف لے جائیں اور ہمارے جو معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں انہیں منا کر لے آئیں۔

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: First reading Starts. Now, we take up the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it. None is present. It is treated as withdrawn.

It is supposed to be withdrawn؟جی، کوئی نہیں ہے؟وہ ابھی تک آئے بھی نہیں ہیں

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:
>
> 1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
> 2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
> 4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
> 5. Mrs Ayesha Javed, MPA
> 6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA

8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر اپوزیشن کو منانے کے لئے گیا تھا تو پیپلز پارٹی کے دو معزز ممبران ملے ہیں جو کہ ایوان میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ باقی کے متعلق پتا چلا ہے کہ وہ چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں انہیں welcome کہتا ہوں۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:

1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose. This is time barred.

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ oppose بھی کیا ہے اور time barred بھی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تو ٹھیک ہے ناں یہ بات کر رہے ہیں تو جب انہوں نے بل پیش کیا تو اس وقت جلدی میں سب کچھ پیش کر دیا۔ بات یہ ہے کہ آپ اس ایوان میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز کے custodian ہیں۔ میں اس حوالے سے کہہ رہا تھا تو اگر آپ تھوڑا سا ریلیف دے دیں گے تو میں نے جو شق پڑھ کر سنائی ہے، اس میں آپ کا اختیار ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وزیر قانون جو کچھ کہیں تو Chair ان کی direction پر عمل کرے۔ جب آپ بااختیار ہیں جیسے کہ وزیر اعلیٰ بعض اوقات خود ہی رولز بھی بناتے ہیں اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے سلیکٹ کمیٹی تجویز کی ہے جو کہ بڑا سوچ سمجھ کر اس حوالے سے تجویز کیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ایوان میں پیش کی گئی ہے کیونکہ اپیکس کمیٹی بنی ہے جس کے اندر فوج کے لوگ بھی ہیں، پولیس کے لوگ بھی ہیں اور حکومت کے functionaries بھی اس کے اندر ہیں۔ اب ہر چیز کو جلدی جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے ایسا نہیں ہے بلکہ ہم خود بھی یکسو ہیں کہ دہشت گردی کی لعنت کو ختم ہونا چاہئے۔ چلیں شکر ہے کہ یہ good اور bad طالبان کا احساس تو ہو گیا۔ یہ terminology بھی ہم نے ایجاد نہیں کی تھی بلکہ جہاں سے ایجاد ہو کر آئی تھی، اس وقت ہم یہاں پر بولتے رہے، حکومت کی functionaries نے پہلے اس کو بولا اور اس کے بعد سارے لوگ اس کی بات کرتے رہے۔ آج آپ خود دیکھیں کہ امریکہ بہادر افغانستان کے طالبان سے مذاکرات کر رہا ہے اور اس نے اس حوالے سے ہمیں مصیبت کے اندر ڈالا ہوا ہے۔ ہماری ایجنسیوں کی رپورٹیں یہی ہیں کہ "را" بھی اس کے اندر ملوث ہے اور سی آئی اے بھی ملوث ہیں اور اس حوالے سے یہ سارا تماشا انہی کا کیا دھرا ہے۔

جناب سپیکر! ہم قانون سازی کرنے چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد ہم تمام اختیارات، جتنے بھی قانون بنتے ہیں کم از کم particularly اگر اس بل کے متعلق کہیں تو یہ پولیس کے ذریعے سے implement ہوں گے۔ پہلے ہی جو تماشا چل رہا ہے اور اب پولیس جوتوں سمیت مسجد کے اندر چلی جاتی ہے۔ ایک دن پہلے بھی ایک ایسا ہی معاملہ پیش آیا تھا کہ امام مسجد کو گرفتار کرنا تھا تو پولیس جوتوں سمیت چلی گئی اور حجرے میں گھس گئی۔ تقریر کے دوران غلطی سے اس کا مائیک کھلا رہ گیا اور اس نے تقریر کر دی اور اس میں کوئی تعصب والی بات بھی نہیں کی تھی لیکن ظاہر ہے کہ یہ خلاف ورزی ہو گئی تو

پولیس گئی اور حجرے میں جو بھی موصوف موجود تھے اس کو اٹھا کر وہ لے گئے اور اس حوالے سے اس کی کوئی تصدیق بھی نہیں کی کہ یہ واقعی وہی امام ہے جس نے تقریر کی تھی۔ پولیس اس کو اٹھا کر لے گئی تو پھر پورا محلہ پیچھے گیا اور تھانے میں شور مچا جس کے نتیجے میں وہ محلہ والے اس کو لے کر آئے۔ اس حوالے سے پھر ایس ایچ او صاحب اتنے ناراض ہوئے کہ دوبارہ انہوں نے شام کو raid کیا اور انہوں نے وہ شیشے وغیرہ بھی توڑے اور الماری توڑ کر لاؤڈ سپیکر کا ایمپلی فائر وغیرہ بھی نکالا۔ چیزوں کو implement کرنے کا پولیس کا یہ طریق کار ہے۔ اپنی بات کو پوری طرح سمجھتے ہوئے میں یہ عرض کر رہا ہوں نا کہ اب آپ اس بل کے ذریعے سے جو کچھ کرنے چلے ہیں، اب آپ یہ اختیار دے رہے ہیں کہ کسی بھی عبادت گاہ کو seal بھی کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ اختیار جب پولیس کو دیں گے تو اس کے نتیجے میں پولیس اپنی مرضی تو کرے گی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو ہم دینی ادارے رجسٹرڈ کر رہے ہیں اور ان کی رجسٹریشن کر رہے ہیں تو اس کے لئے وہی لگا بندھا طریق کار ہے اور متعدد شکایات میرے پاس براہ راست مدارس کے مہتمم لے کر آئے ہیں کہ رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کے اہلکار رجسٹرڈ کرنے کے لئے پیسے مانگتے ہیں۔ یہ جو ایک ایک، دو دو روپے زکوٰۃ کی اکٹھی کی گئی رقم سے ہمارے دینی ادارے چلتے ہیں، اس میں رشوت دے کر اب ان کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ اس کا ایک علیحدہ طریق کار وضع کیا جانا چاہئے اور خالی محکمہ اوقاف کے پاس، کسی طریقے سے کوئی direction دے دیں کہ اس حوالے سے اس کے اندر شفافیت آئے۔ اس میں جو کام بھی ہم پولیس کے ذریعے لینے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے جبکہ پورا ایوان جانتا ہے کہ اس حوالے سے اس کا کیا تماشا لگتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اتنے سارے اختیارات آپ کو دے رہے ہیں تو ان اختیارات کی کہیں کوئی binding ہونی چاہئے مثلاً ہم نے اس کے اندر یہ ترمیم تجویز کی تھی کہ آپ اگر اس طرح کی کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں مثال کے طور پر آپ کو یہ شک ہے کہ کرائے دار کے بارے میں پوری identification فراہم نہیں کی گئی تو اس کے نتیجے میں از خود پولیس جا کر کارروائی کرنے کی بجائے محلے کے تین معززین ساتھ لئے جائیں جو جا کر verify کریں اور پھر اس کے بعد اگر کوئی ایسی چیز جو خلاف قانون ہو، اس کو درج کیا جائے۔ اگر یہ پولیس کو اختیارات دے دیں گے، آج ہمارے بھائی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اور یہ switch over ہوتا رہتا ہے کوئی ادھر آ جاتا ہے اور کوئی ادھر چلا جاتا ہے، الیکشن کے بعد کوئی صورتحال بنتی ہے تو اس قسم کے قوانین پھر خود گلے میں پڑ جاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سابق صدر آصف علی زرداری نے یہ جو اس طرح کے قاعدے قوانین ہو رہے تھے تو

انہوں نے warn کیا کہ میاں محمد نواز شریف یہ قاعدہ قانون جو آپ بنا رہے ہیں اس پر غور کر لیں کہ کل کو ہمارے گلے پر تو نہیں یہ چھری چل جائے گی؟ اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس no doubt کہ سپیکر صاحب نے رولز کے مطابق بھیج دیا لیکن کوئی قومہ، کوئی کلاز اور کوئی تبدیلی اس کمیٹی نے نہیں کی اور اکثریت کی بنیاد پر اس کمیٹی سے بھی اسی طرح من وعن بل منظور ہو کر یہاں اسمبلی کے اندر آ گیا ہے۔ جو بل انہوں نے introduce کیا تھا اور جو بل پاس کرانے چلے ہیں تو ان دونوں کو آپ سامنے رکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کوئی زیر، زبر کا بھی فرق اس حوالے سے اس کے اندر نہیں آیا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نئی کمیٹی بن جائے، اس کے اوپر غور و خوض کر لے اور سارے pros and cons سوچ لے۔ بعد میں عوام نے مشکل کے اندر آنا ہے اور کل کلاں الیکشن کے بعد اگر یہاں حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کا ایکسچینج ہو گیا تو یہ سارے قاعدے اور قوانین ان پر بھی استعمال ہو سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہت سوچ سمجھ کر یہ سارا معاملہ کرنے کی ضرورت ہے اور میں وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گا، ظاہر ہے انہوں نے ماننی تو ہے نہیں اور جو انہیں کہا گیا ہے انہوں نے وہی کرنا ہے لیکن مجھے تو اپنا درد دل بیان کرنا تھا جو کہ میں نے کر دیا۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے allow کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس بل پر پہلے ہی سٹینڈنگ کمیٹی میں کافی discussion ہو چکی ہے جہاں پر اپوزیشن کے ممبران بھی شامل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے مزید کسی فائدے کا امکان نہیں ہے اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th April 2015:
>
> 1. Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA
> 2. Sheikh Ala-ud-Din, MPA

3. Qazi Ahmad Saeed, MPA
4. Mrs Faiza Ahmed Malik, MPA
5. Mrs Ayesha Javed, MPA
6. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
7. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
8. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
9. Mr Ahmad Shah Khagga, MPA
10. Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA
11. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."|

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "except a place of worship", be inserted between the words "establishment" and "fail"."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 11 of the Bill, in sub-Clause (1), the words "except a place of worship", be inserted between the words "establishment" and "fail"."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose. This is time barred.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے اور یہ time barred ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذان ظہر)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed

Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed

Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 5۔مارچ بروز جمعرات صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

1283

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔مارچ 2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2015)

مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 کی (ضمن 18 سے) ضمن وار غور وخوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1284

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب آرمز2015(مسودہ قانون نمبر3بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب آرمز2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب آرمز2015منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)قیام امن عامہ پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر6بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)قیام امن عامہ پنجاب 2015منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015 (مسودہ قانون نمبر7بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر5بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015منظور کیا جائے۔

1285

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر4بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015منظور کیا جائے۔

1287

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

جمعرات،5۔مارچ2015

(یوم الخمیس،13۔جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9:00 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾
يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿۲۹﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات 24 تا30

اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25) جو(مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26) اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(28) آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے(29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(30)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا
پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
لوگ کہتے ہیں سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

سینیٹ الیکشن کی ووٹنگ کے لئے اجلاس کی کارروائی کا ملتوی کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج سینیٹ الیکشن کے لئے پولنگ ہو رہی ہے۔ ممبران اسمبلی کو ووٹ ڈالنے کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے اجلاس کی باقی ماندہ کارروائی آج نہیں ہو گی لہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 6۔مارچ 2015 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

[نوٹ]: (اجلاس کی کارروائی ملتوی کئے جانے کی وجہ سے سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: پی پی-195 میں صحت کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*689: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-195 ملتان میں صحت کے لئے کتنے، کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو تاحال مکمل نہیں ہوئے، مکمل نہ ہونے کی وجوہات، تاخیر کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) محکمہ ان کی بروقت تکمیل کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث ان کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا اس کی منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-195 ملتان اولڈ سٹی آبادی پر مشتمل ایک گنجان آباد علاقہ ہے جہاں پر پچھلے پانچ سالوں میں کوئی صحت کا بڑا منصوبہ شروع نہ ہوا ہے تاہم ملتان شہر میں سال 2009 سے 2014 کے دوران درج ذیل صحت کے بڑے منصوبہ جات منظور ہوئے۔

نام ہسپتال	مقام
تعمیر ملتان جنرل ہسپتال (میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال) ملتان	ملتان شہر
ماڈرن برن یونٹ نشتر ہسپتال ملتان	ملتان شہر
تکمیل عمارت ڈی ایچ کیو ہسپتال برائے کڈنی سنٹر ملتان	تحصیل ملتان صدر
ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی تعمیر نو	تحصیل ملتان صدر

(ب) کڈنی سنٹر اور برن یونٹ کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں اور برن یونٹ کو نشتر ہسپتال کے ہی سٹاف سے عارضی طور پر فنکشنل کر دیا گیا ہے تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نئی اسامیوں کی تخلیق کی منظوری نہ ہونے کے باعث دونوں ہسپتال مکمل طور پر فنکشنل نہ ہیں

جبکہ میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال ملتان کی عمارت بھی مکمل ہو چکی ہے، مشینری و آلات کی خریداری رواں سال جاری ہے۔

(ج) درج بالا صحت کے منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے سکیموں کو fully funded کیا گیا اور فنڈز کے استعمال کی کڑی نگرانی کی گئی۔

(د) ضلع ملتان میں ہسپتالوں کی تعمیر پر درج ذیل اخراجات آئے ہیں:

	اصل تخمینہ	نظر ثانی تخمینہ
تعمیر ملتان جنرل ہسپتال (میاں محمد شہباز شریف جنرل ہسپتال) ملتان	378.130ملین	410.886ملین
ماڈرن برن یونٹ نشتر ہسپتال ملتان	239.809ملین	239.809ملین
تکمیل عمارت ڈی ایچ کیو ہسپتال برائے کڈنی سنٹر ملتان	101.200ملین	871.039ملین
ڈی ایچ کیو ہسپتال ملتان کی تعمیر نو	1098.665ملین	

ڈاکٹر کے لئے کل اخراجات و دیگر تفصیلات

*1325: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم ایک طالبعلم کے ڈاکٹر بننے تک حکومت کا کل کتنا خرچ آتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پولیس، ڈی ایم جی اور دیگر محکموں میں سی ایس ایس یا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ملازم ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کسی ایسی تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ڈاکٹرز کے شعبہ صحت کے علاوہ کسی بھی اور شعبہ جس سے ان کی میڈیکل کی تعلیم کا کوئی تعلق نہ ہو میں جانے پر پابندی لگائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام میڈیکل کالجز میں طالبعلموں کو صرف معمولی / رعایتی فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجوں میں فیس برائے نام ہے، داخل ہونے والے امیدوار کو سالانہ 18ہزار روپے فیس ادا کرنی ہوتی ہے اور اکثر صورتوں میں قابل امیدواروں کو اس فیس میں بھی رعایت مل جاتی ہے لہذا تمام طالبعلموں کی تعلیم کے اخراجات حکومت خود برداشت کرتی ہے۔ اوسطاً ایک ڈاکٹر پر حکومت تقریباً 30لاکھ سے 40لاکھ روپے خرچ کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجوں سے پڑھ کر ڈاکٹر بننے والے بعض نوجوان مقابلے کے امتحان میں شرکت کر کے، پاس ہو جاتے ہیں اور پولیس، ڈی ایم جی اور دیگر محکموں میں سی ایس ایس یا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ بھرتی ہو جاتے ہیں جس سے نہ صرف میڈیکل کی ایک سیٹ ضائع ہو جاتی ہے، بلکہ حکومت کی جانب سے ان پر کئے گئے خرچ کا مقصد بھی پورا نہیں ہوتا۔

(ج) مقابلے کا امتحان وفاقی / صوبائی حکومتیں کرواتی ہیں جس کے بعد منتخب ہونے والے امیدوار کو پولیس پی اے ایس / پی ایم ایس یا دوسرے محکموں میں بھیجا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے مقابلے کے امتحان میں بیٹھنے پر پابندی لگانا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

جہلم: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں طبی مشینری و دیگر تفصیلات

*1330: **محترمہ راحیلہ انور**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں ایکسرے، ای سی جی اور دیگر کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی طبی مشینری فراہم کی گئی، اس کی مشین وار تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران اس طبی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس وقت کون کون سی طبی مشینری خراب پڑی ہے نیز اس کی مرمت کیوں نہیں کروائی جاتی اور کس وجہ سے یہ مشینری خراب پڑی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کے لئے مزید کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اس کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق اس کے لئے طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جہلم میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ڈائیلسز مشین، یو ایس جی مشین، ڈینٹل یونٹ، آٹو کلیو، ہارٹ ائر اوون، ڈینٹل ایکسرے یونٹ، سکر مشین، بے بی انکیوبیٹر، سی ٹی جی مشین، ڈایا تھرمی مشین، بی پی اپریٹس پلس آکسی میٹر،

آٹو ریفریکٹر،ائرپف،وینٹی لیٹر،جنریٹرز،میکرولیب انالائزر،ریفریجریٹرز،ہیماٹالوجی انالائزر، مومیرٹ انکیوبیٹر،ملٹی چینل لیب سسٹم،الائزہ،پلیٹ لیٹ ریڈر،سینٹی فیوج مکسچر + انکیوبیٹراورانستھیسیزیامشین دستیاب ہے۔

(ب) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران اس ہسپتال کو کوئی طبی مشینری فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ج)

2011۔12	Budget	Expenditure
	1250000	1127758
2012۔13	1675000	924876

(د) جو مشینری خراب ہوتی تھی اس کو درست کروالیا جاتا ہے۔

(ہ)

X-Ray Machines 500MA with CR	03Nos
USG Machines	07Nos
Defibrillators	05Nos
ECG Machines	04Nos
Chemistry Analyzer Machines	02Nos
Auto Claves	05Nos
C.T Scan Machine	01No
Anesthesia machines	02Nos
Ventilators	02Nos
Incubators	03Nos
R.O System	01No
Approximately Amount Total:-	Rs.10,000,0000/-

(و) جی ہاں! محکمہ صحت مریضوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے۔ دستیاب وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے، مطلوبہ مشینری فراہم کر دی جائے گی۔

ضلع اوکاڑہ: ہسپتال کی تعداد و کارکردگی کی تفصیلات

*1561: جناب جاوید اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کل کتنے ہسپتال ہیں ان کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے،اس کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے فنڈز ڈاکٹرز وملازمین کی تنخواہوں وٹی اے /ڈی اے پر خرچ ہوئے اور کتنے فنڈز نئی طبی مشینری خریدنے ومرمت پر خرچ ہوئے، ان کی علیحدہ علیحدہ اشیاء وار، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان ہسپتالوں میں آڈٹ کروایا گیا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) آڈٹ میں کن کن بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی اور اس پر حکومت نے ذمہ داران کے خلاف کیا کیا کارروائی کی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں ڈاکٹر ودیگر سٹاف کی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں طبی ٹیسٹ کی سہولت بالکل نہ ہے اور اگر جن طبی ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے تو وہ کئے نہیں جاتے کیونکہ شہر میں ان ہسپتالوں کے ملازمین کے اپنے رشتہ دار عزیزوں نے لیبارٹریاں قائم کر رکھی ہیں جس کے باعث غریب مریضوں کو مجبوراً انتہائی بے بسی کے عالم میں باہر سے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں؟

(ز) کیا حکومت واعلیٰ حکام مذکورہ بالا ہسپتالوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں صرف ایک ہی ٹی ایچ کیو ہسپتال قائم ہے جس کو 09-2008 سے لے کر 13-2012 کے دوران کل 3 کروڑ 56 لاکھ 56 ہزار 742 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور نئی مشینری کی خرید پر کل 2 کروڑ 21 لاکھ 8 ہزار 992 روپے خرچ ہوئے۔ سال وار تفصیل Annex-B,C&D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ہر سال آڈٹ کروایا جاتا ہے۔ تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آڈٹ کے دوران کوئی بھی بڑی باقاعدگی سامنے نہ آئی ہے معمولی نوعیت کی خامیاں نوٹ کی گئیں جن کو دور کر دیا گیا تھا۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف باقاعدگی سے ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے اور اس سلسلے میں کوئی بھی شکایت نہ آئی ہے۔

(و) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ میسر فیڈز میں تمام بنیادی ٹیسٹ مثلاً ہیموگلوبن، ESR، TLC، ای سی جی، الٹراساؤنڈ، ایکسرے، فیملی پلاننگ سروسز، ڈینٹل ٹیسٹ بشمول تمام لیبارٹری ٹیسٹ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں کئے جانے والے ٹیسٹوں کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں موجود ٹی ایچ کیو ہسپتال احسن طریقے سے کام کر رہا ہے اور indoor اور outdoor میں تمام طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت لوگوں کو صحت کی بہترین طبی سہولیات بہم پہنچانے میں کوشاں ہے اور حال ہی میں 2000 میڈیکل آفیسرز کو PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا گیا ہے جن کی تعیناتی سے ڈاکٹرز کی کمی کافی حد تک پوری ہو جائے گی اور لوگوں کو طبی سہولیات کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔

ضلع اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد و دیگر بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1579: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے شعبہ جات کے ڈاکٹرز کب سے نہ ہیں اور کیوں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف وقت پر نہیں آتے اور اگر ڈاکٹرز صاحبان آ بھی جائیں تو ایک / دو گھنٹے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں، جس سے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں صفائی کا نظام انتہائی ابتری کا شکار ہے کیا متعلقہ انتظامیہ اس بارے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں غریب مریضوں کو مفت دوائیاں بالکل نہیں دی جاتیں لیکن ریکارڈ میں مفت دوائیاں دینے کا اندراج تسلسل کے ساتھ کیا جارہا ہے کیا متعلقہ انتظامیہ مذکورہ صورتحال کو کنٹرول کرنے اور آئندہ غریب مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 104 اسامیاں ہیں جن میں سے 81 پُر اور 23 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کے ڈاکٹرز نہ ہیں۔ انستھیزیالوجسٹ سپیشلسٹ، اور آئی سرجن۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس کے لئے بذریعہ PPSC مستقل بنیادوں پر 2000 ایم او زاور 498 WMOs کو بھرتی کیا ہے۔ مزید یہ کہ پروفیسرز اور دیگر ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھی بھرتی کیا جارہا ہے۔ جہاں تک سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کا تعلق ہے تو حکومت پنجاب نے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سپیشل پروموشن کمیٹی تشکیل دی ہے اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ speciality میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ ڈاکٹرز و دیگر سٹاف وقت پر نہیں آتے اور اگر ڈاکٹرز صاحبان آ بھی جائیں تو ایک / دو گھنٹے بعد واپس چلے جاتے ہیں بلکہ ان کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے ای ڈی او (ہیلتھ)، ڈی او (ہیلتھ) اور دیگر ضلعی افسران وقتاً فوقتاً ہسپتال کا سرپرائز visit کرتے رہتے ہیں۔

(د) ہسپتال کی صفائی کے انتظامات تسلی بخش ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں صفائی کو یقینی بنانے کے لئے سینٹری ورکرز کی آٹھ، بیلدار کی دو، دھوبی کی ایک، مالی کی ایک، واٹر کیریئر کی ایک، نائب قاصد کی تین، وارڈ سرونٹ کی سات جبکہ سینٹری پٹرول کی چار اسامیاں منظور شدہ ہیں اور یہ تمام اسامیاں پُر ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب محکمہ صحت کی طرف سے فراہم کردہ تمام ادویات مریضوں کو مفت فراہم کی جا رہی ہیں اور اس ضمن میں کوئی بھی شکایت ہسپتال انتظامیہ کو موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا کا قیام و دیگر تفصیلات

*1580: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس ہسپتال میں ابتدائی طور پر کون کون سے شعبہ جات بنائے گئے اور اب تک مزید کتنے شعبہ جات کا اضافہ کیا گیا؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات نہ ہیں اور ان کا قیام کب تک عمل میں آ جائے گا؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور یہ کب خریدی گئی، اس مشینری پر کتنے اخراجات آئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کون کون سی طبی مشینری خراب پڑی ہے اور اس کی مرمت کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(و) حکومت ہسپتال کے مذکورہ بالا مسائل کو کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) RHC حویلی لکھا کو اپ گریڈ کر کے ٹی ایچ کیو ہسپتال کا قیام جولائی 2004 میں عمل میں آیا۔

(ب) ابتدا میں شعبہ گائنی، بچگان، سرجیکل وارڈ، آئی ڈیپارٹمنٹ، ہومیوپیتھک اور طب بنائے گئے اور ابھی تک کسی اور شعبہ جات کا اضافہ نہیں کیا گیا۔

(ج) محکمہ صحت پنجاب کی پالیسی کے مطابق تحصیل لیول ہسپتالوں میں 9 Specialities قائم کی جاتی ہیں اس میں سے صرف آرتھوپیڈک کا شعبہ ابھی قائم نہیں ہوا۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھی مشینری خراب نہ ہے۔

(و) حکومت پنجاب محکمہ صحت ہر وقت مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہے، جونہی ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی تجویز موصول ہو گی اس کو منظوری کے لئے متعلقہ فورم کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

لاہور:ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1608:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز ہیں ان کی مکمل تفصیل اور جائے تعیناتی بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹر کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹور نشہ آور ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری2013 سے لے کر آج تک کتنے میڈیکل سٹور نشہ آور ادویات فروخت کرنے پر سیل کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس ڈرگ انسپکٹرز کی کل10اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ تمام پُر ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈرگ انسپکٹرز صاحبان نے نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے امسال کل 152 نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے چالان کئے، اور ڈرگ کورٹ لاہور نے 132 کیسز میں32لاکھ 6ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج) ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری2013 سے آج تک 40نشہ آور ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز کو سیل کیا۔ تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:پی پی۔144 میں ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1610:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144لاہور میں کتنی ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان (ایم سی ایل)ڈسپنسریوں میں مناسب سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(ج) کیا حکومت پی پی۔144 کی ہر یو سی میں (ایم سی ایل)ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) یکم جنوری2013 سے اب تک ان ڈسپنسریوں سے کتنے افراد استفادہ کر چکے ہیں، ہر ڈسپنسری کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں درج ذیل آٹھ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ او پی ڈی میں ڈسپنسری لیول کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں حکومت کی وضع کردہ پالیسی پر عمل کیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران مستفید ہونے والے افراد اور آمدن کی ڈسپنسری وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈسپنسری	تعداد مریضاں	ٹوٹل آمدن (پرچی فیس)
شالامار ٹاؤن ڈسپنسری	13536	13536
شالامار ٹاؤن ہومیوڈسپنسری	11454	11454
شالامار ٹاؤن MCH سنٹر	5080	5080
بھوگیوال ڈسپنسری	14234	14234
بھوگیوال ہومیوڈسپنسری	4245	4245
بھوگیوال MCH سنٹر	3077	3077
بیگم پورہ طب اسلام شفاخانہ	7086	7086
بیگم پورہ MCH سنٹر	4889	4880

ضلع ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*1817: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی ان ڈور بلڈنگ کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال میں میڈیکل کالج کے قیام کے بعد ٹیچنگ ہسپتال ہونے کے باوجود وہاں پر ڈاکٹرز کی کمی ہے اور ماہر پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز تعینات نہیں کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کے موجودہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر مرتضیٰ شیخ ایک نالائق اور کرپٹ آدمی ہے جس نے ہسپتال میں کرپشن کا بازار گرم کر رکھا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ساہیوال میں مریضوں کوantibioticدوائی مفت فراہم نہیں کی جاتی ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈی ایچ کیو ساہیوال کی بلڈنگ کی renovation،کرپٹ ایم ایس کی تبدیلی antibioticادویات کی فراہمی اور وہاں قابل ڈاکٹرز / پروفیسرز کی تعیناتی کاارادہ رکھتی ہےاگر ہاں توکب تک؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال کی مین بلڈنگ کو بنے ہوئے 60 سے 70 سال ہو چکے ہیں جبکہ رحمت العالمین بلاک کو بنے 30 سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ حالت ناگفتہ بہ نہ ہے البتہ حال ہی میں گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک سکیم منظور ہو چکی ہے جس کی مالیت 3580.109 ملین روپے ہے۔اس میں جہاں نئی بلڈنگ کا بننااور موجودہ بلڈنگ کی ریپرنگ اینڈ رینوویشن بھی شامل ہے۔ جس کی مالیت 1435.119 ملین روپے ہے۔

(ب) جیساکہ اوپر بیان کیا گیاہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال کو بنے 60 سے 70 سال ہو چکے ہیں اس میں منظور شدہ اسامیاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے معیار(yardstick)کے مطابق نہ ہیں۔اس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بمطابق(yardstick)اسامیوں کو مختص کرنے کے لئے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے علاوہ ازیں ڈاکٹروں کی کچھ اہم اسامیاں بشمول انیستھٹسٹ، فزیشن، گائنی کالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، میڈیکل آفیسران جو کہ تقریباً44 ہیں اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے بھرتی پر سے پابندی اٹھ چکی ہےاور جلد ہی خالی اسامیوں کو پر کر لیا جائے گا۔

(ج) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ شیخ کا تقریباً گیارہ ماہ پہلے تبادلہ ہو چکا ہے اس وقت ڈاکٹر رحمت علی عمران بطور ایم ایس کام کر رہے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال میں اس وقت انتہائی معیاری antibioticموجود ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

Medicine (Antibiotic)	Received Qty	Present Qty
Inj. Sulbarex 750mg	30000	1267
Syp. Amoxygen 250mg	5000	465

Inj PC-Trax 1gm	40000	13150
Inj. Sterecipro 200mg 100ml	8000	550
Inj. Sterelevo 500mg 100ml 8000	8000	6240
Tab. Ciprolex 500mg	100000	77450
Tab. Levolex 500mg	15000	2600
Tab. Sparfloxacine 200mg	100000	10850
Syp. Quinocil	10000	4260
Syp. Cararox 200mg/5ml	5000	3570
Inj. Cleocin 300mg	5000	4370
Cap. Doxysearch 100mg	20000	13500
Inj. Genta 80g	1600	750

(ہ) جوابات (درج بالا) پہلے ہی دیئے جا چکے ہیں۔

لاہور: پی آئی سی میں مفت علاج معالجہ وادویات کی سہولت کی بندش کی تفصیلات

*1858: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی آئی سی لاہور میں پہلے مفت علاج معالجہ کی سہولت موجود تھی جو کہ اب نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے آؤٹ ڈور کے اندر ادویات تمام حق دار مریضوں کو مفت دی جاتی تھیں جو کہ اب بند کر دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں اب بھی پہلے کی طرح مفت علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے اور سال2012 کے دوران کل353332 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئی اسی طرح OPD میں بھی154524 افراد کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ طبی ٹیسٹ بشمول X-Rays, Ultrasound, CT Angiography, Cardiac Surgery سمیت دیگر سہولیات لوگوں کو مفت فراہم کی جارہی ہیں جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ OPD میں حقدار مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی بند کر دی گئی ہے بلکہ تمام مریضوں کو آؤٹ ڈور کے اندر ادویات مفت دی جاتی ہیں۔ سال 2012

کے دوران154524مریضوں کوOPDمیں مفت ادویات فراہم کی گئی ہیں۔تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کے سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی و عملدرآمد کی تفصیلات

*361: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہے اگر ہاں تو کس نوٹیفکیشن کے تحت پابندی ہے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ سرکاری دفاتر میں اہلکاران افسران کو سگریٹ نوشی کرنے پر کوئی سزادی جاسکتی ہے اگر ہاں تو کس نوعیت کی سزادی جاسکتی ہے؟

(ج) سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگائے جانے کے باوجود اگر سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی ہورہی ہے تو حکومت آئندہ سگریٹ نوشی پر سختی سے پابندی کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو اگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) "Prohibition of smoking and protection of non smokers Health, Ordinance, 2002" کے سیکشن3کے تحت پبلک مقامات بشمول سرکاری و غیر سرکاری دفاتر، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں، ہوٹل، ائرپورٹ، ریلوے اور بس سٹیشن پر تمباکو نوشی پر پابندی ہے۔
اس قانون کے سیکشن5کے کسی بھی شخص پر پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی ہے اور سیکشن 6کے تحت ٹرانسپورٹ میں بھی سگریٹ نوشی ممنوع ہے سیشن 8کے تحت 18 سال سے کم عمر افراد کو سگریٹ کی فروخت ممنوع ہے۔ سیکشن9 کے تحت کسی بھی تعلیمی ادارے سے50 میٹر کے فاصلے کے اندر سگریٹ کی فروخت، تقسیم اور ذخیرہ کرنے پر پابندی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سرکاری دفاتر میں سگریٹ نوشی پر سزادی جاسکتی ہے۔"Prohibition of smoking and protection of non smokers Health, Ordinance, 2002" کے سیکشن 4کے تحت معزز ممبران پارلیمنٹ، سرکاری اداروں

کے سربراہان گریڈ20اور اس سے اوپر کے افسران خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں،اس سلسلے میں ایسے افراد کو ادارے سے باہر نکالنے کا حکم دے سکتے ہیں اور لکھ کر پولیس سٹیشن میں شکایت درج کروا سکتے ہیں۔

قانون کے تحت سیکشن 5,6,10 کی پہلی دفعہ خلاف ورزی کرنے پر -/1000روپے جرمانہ اور دوسری دفعہ کی خلاف ورزی کرنے پر -/1,00,000روپے جرمانہ ہو سکتا ہے۔ سیکشن 7,8,9 کی پہلی دفعہ کی خلاف ورزی کے جرم میں -/5000روپے جرمانہ اور دوسری دفعہ کی خلاف ورزی کے جرم میں -/1,00,000روپے جرمانہ یا تین ماہ قید یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب تمباکو نوشی سے تدارک کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں صوبائی اور ضلعی سطح پر Implementation Committees تشکیل دی گئی ہیں۔ سب سے پہلے عوام اور سرکاری ملازمین کی آگہی کے لئے سرکاری دفاتر میں "No Smoking" کے سائن بورڈز آویزاں کئے گئے ہیں۔ شعور بیداری مہم کے بعد اس قانون پر سختی سے عملدرآمد کروانے کا پروگرام وضع کیا جا رہا ہے تاہم اس میں محکمہ صحت کے علاوہ دیگر محکمہ جات کی آگہی اور تعاون ضروری ہو گا۔

لاہور:ہسپتالوں میں موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت کو ختم کرنے کا معاملہ

*499:ڈاکٹر مراد راس:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت فراہم کی جا رہی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے،ایسا کیوں کیا گیا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موٹر سائیکل سٹینڈ پر کھڑا کرنے کے -/5روپے کی بجائے -/10 روپے فیس وصول کی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو موٹر سائیکل سٹینڈز کی فری سہولت مہیا کی جارہی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں اب یہ سہولت گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبری SO(PH)1-10-08 مورخہ 13-06-26 کے تحت یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور شہر تمام ہسپتالوں میں موٹر سائیکل سٹینڈز پر کھڑا کرنے کی فیس سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، لاہور کے متعین کردہ ریٹس کے مطابق -/10 روپے وصول کی جارہی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے پارکنگ فیس کا دوبارہ اطلاق عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے لگایا ہے کیونکہ کار پارکنگ فیس ختم ہونے سے ایک طرف تو ہسپتال انتظامیہ کو فری کار پارکنگ کی سہولت مہیا کرنے میں مالی مشکلات پیش آرہی تھیں جس کی وجہ سے چوری کے واقعات میں اضافہ ہو رہا تھا تو دوسری طرف مقامی لوگ اور قریبی دکاندار و غیر فری کار پارکنگ کی وجہ سے اپنی موٹر سائیکلیں اور کاریں وہاں سارا سارا دن کھڑی کئے رکھتے تھے جس کی وجہ سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو پارکنگ سٹینڈ میں جگہ حاصل کرنے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں لہذا یہ فیصلہ عوام الناس کے وسیع مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد یہ فیس لاگو کی گئی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے فیصلے کے تحت ہی اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب کے ہسپتالوں میں کام کرنے والے میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کو اپ گریڈ کرنے کا معاملہ

*870: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے ہسپتالوں میں میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامیوں کو نومبر 2011 میں گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں اپ گریڈ کر دیا گیا اور اس کا اعلامیہ بھی جاری کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ان میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اپ گریڈیشن کے کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے؟

(ج) جز(الف وب) کی روشنی میں حکومت کب تک ان کی اپ گریڈیشن کے احکامات جاری کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامی کو نومبر 2011 میں ہی اپ گریڈ کر دیا گیا تھا نوٹیفکیشن کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اسامی کو نومبر 2011 میں اپ گریڈ کر دیا گیا تھا اور میڈیکل ٹیکنالوجسٹ کی اگلے سکیلز میں ترقی کے لئے قانون میں تبدیلی کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی ہے جس میں قوانین کو مزید مؤثر بنانے کی تجاویز ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے تمام ہسپتالوں کے سربراہان اور ضلعی حکومتوں کو ان کے ضروری کاغذات کی تکمیل کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ سنیارٹی لسٹوں کے مکمل ہونے اور سیٹوں کے تعین کے بعد ان ملازمین کی ترقی مروجہ قانون کے عمل میں آنے پر پُر کر دی جائے گی۔

نارنگ منڈی میں آوارہ اور باؤلے کتوں کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*1316: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13-07-03 کے مطابق اندرون نارنگ منڈی میں آوارہ اور باؤلے کتوں نے عوام کا ناک میں دم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں روزانہ راہ گیروں اور معصوم بچوں کو کاٹنا معمول بن چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل سینٹری انسپکٹر مرید کے اور محکمہ صحت کے دیگر عملہ نے سال 2013 میں 85 عدد آوارہ کتوں کو نارنگ منڈی اور گردونواح میں بذریعہ زہر تلف کیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ محکمہ صحت کا عملہ گاہے بگاہے تلفی سگاں کا کام کرتے رہتا ہے۔

(ج) مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے محکمہ صحت کا عملہ تلفی سگاں کا کام کرتا رہتا ہے اور اس کام کے لئے زہر کی مقدار موجود ہے۔

نارنگ منڈی کے واحد سرکاری ہسپتال میں مسائل کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*1318: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نارنگ منڈی کے سرکاری ہسپتال کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس واحد سرکاری ہسپتال کے لئے 12-2011 اور 13-2012 میں کتنے فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان فنڈز کا استعمال کن کن مدات میں کیا گیا مد وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹر نہ ہے اور اسامی کب سے خالی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال تقریباً دو سو سے زائد دیہاتوں کے لاکھوں عوام کی واحد علاج گاہ ہے، جہاں گزشتہ دس سال سے زچہ بچہ کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال کی صرف ایک ایمبولینس ہے جو عرصہ دراز سے بے کار اور زنگ آلود ہو رہی ہے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں آنے والے معمولی زخمی مریضوں کو بھی لاہور یا مرید کے ہسپتالوں میں refer کرنا پڑتا ہے اور ادویات تو کیا مریضوں کو سرنج تک بھی بازار سے خریدنی پڑتی ہے؟

(ح) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتال کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) دیہی مرکز صحت نارنگ منڈی 1975 میں قائم ہوا۔

(ب) نارنگ منڈی ہسپتال کو مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کئے جانے والے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فراہم کئے جانے والے فنڈز کی مدوار استعمال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(د) مذکورہ مرکز صحت پر ڈاکٹرز کی دو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور اس وقت دونوں ڈاکٹرز تعینات ہیں اور چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال تقریباً دو لاکھ تیس ہزار سے زائد کی آبادی کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ یہاں حال ہی میں ایک لیڈی ڈاکٹر عالیہ بدر کو MNCH پروگرام کے تحت تعینات کیا گیا تھا لیکن وہ بھی اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر دسمبر 2014 میں مستعفیٰ ہو گئی تھیں اب کوئی بھی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔ تاہم WMOs/MOs کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے adhoc کی بنیاد پر بھرتی کا عمل جاری ہے جن کو پُر کرنے کے لئے ڈی سی او شیخوپورہ کی سربراہی میں قائم ریکروٹمنٹ کمیٹی مورخہ 15-01-28 کو انٹرویو لے رہی ہے جیسے ہی موزوں امیدوار دستیاب ہو گی آر ایچ سی نارنگ منڈی میں لیڈی ڈاکٹر تعینات کر دی جائے گی۔

تاہم اس وقت مذکورہ ہیلتھ سنٹر پر چھ نرسز اور دو ایل ایچ ویز تعینات ہیں جو کہ زچہ بچہ کی ضروری طبی سہولیات بہم پہنچا رہی ہیں۔

(و) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ مذکورہ ہیلتھ سنٹر پر ایک کی بجائے دو ایمبولینسز ہیں اور دونوں ہی چالو حالت میں ہیں اور مریضوں کو صحت کی سہولیات پہنچا رہی ہیں۔

(ز) مذکورہ سنٹر ایک خاص حد تک مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر سکتا ہے۔ تاہم ہیڈ انجری اور دیگر شدید نوعیت کے زخمی مریض جن کو مزید طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے ان کو مرید کے یا لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔ معمولی نوعیت کے مریضوں کو سنٹر پر ہی طبی امداد دی جاتی ہے۔ کسی بھی مریض سے سرنج یا دیگر کوئی بھی دوائی بازار سے نہ منگوائی جاتی ہے۔ ایمرجنسی کے لئے تمام ادویات ہمہ وقت ہسپتال میں موجود رہتی ہیں۔

(ح) آر ایچ سی نارنگ منڈی، ضلع شیخوپورہ احسن طریقے سے مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ مذکورہ طبی سنٹر پر ڈاکٹرز کی منظور شدہ دونوں اسامیاں پُر ہیں جبکہ لیڈی ڈاکٹر کی خالی اسامی کو بھی جلد ہی ایڈہاک پر بھرتی کے ذریعے پُر کر کے لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کے مسئلے کو بھی حل کر دیا جائے گا۔اس کے علاوہ ضروری ادویات بھی ہر وقت موجود ہوتی ہیں۔

لاہور: کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1363: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب لاہور نے اپنے لیٹر نمبر NEB/5330/38 مورخہ 17۔اکتوبر2009 کے تحت اس بورڈ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو کنفرم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ کنٹرولر بورڈ ہذا نے ان احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور ان ملازمین کو دوبارہ کنٹریکٹ پر بھرتی تصور کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سابقا کنٹرولر بورڈ ہذا نے احکامات غلط جاری کئے تھے؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقا کنٹرولر نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ پنجاب لاہور نے اپنے لیٹر نمبر NEB/5330/38 مورخہ 19۔اکتوبر2009 کے تحت بورڈ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے چھ ملازمین کو، حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر DS(O&M)5-3/ Contract(MF)/2004 مورخہ 14۔اکتوبر2009 کے تحت کنفرم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے۔نوٹیفکیشن اور آرڈرز کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! کیونکہ سابقا کنٹرولر نے پالیسی کو صحیح طریقے سے follow نہیں کیا تھا اس لئے رولز کے مطابق مذکورہ ملازمین ریگولر نہ ہو سکے اور ان کو کنٹریکٹ پر بھرتی ہی تصور کیا جا رہا ہے۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں درج ہے۔

(د) ان کو بھرتی کرنے کا کیس ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں مورخہ یکم جنوری2015کو رکھا گیا جس کی سربراہی سیکرٹری صحت نے کی تھی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق مذکورہ ملازمین کا کیس تیار کر کے محکمہ صحت کو بھیجا جائے تاکہ ان کو مستقل کیا جائے جس پر کام جاری ہے، جلد ہی ان کا کیس تیار کر کے محکمہ صحت حکومت پنجاب کو بھیج دیا جائے گا۔

ضلع قصور: پی پی۔181 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1595: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔181 ضلع قصور میں کل کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں اور کتنی یوسیز ایسی ہیں جن میں مذکورہ سنٹر نہ ہیں۔ اگر حکومت ان یوسیز میں یہ سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کتنے سنٹر دو سالوں کے دوران سنٹرز میں کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سنٹر وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے سنٹرز ایسے ہیں جن میں ڈاکٹرز نہ ہیں۔ یہاں پر ڈاکٹرز کب تک تعینات کر دیئے جائیں گے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں مفت دوائیوں کی فراہمی بھی نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہیں تو اس کی سنٹر وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں ایک آر ایچ سی چھانگا مانگا کام کر رہا ہے جبکہ درج ذیل دس بی ایچ یوز ہیں:

1۔	بی ایچ یو بھگتی کلاں	2۔	بی ایچ یو چک نمبر18
3۔	بی ایچ یو دیوسیال	4۔	بی ایچ یو گملاں ہتھار
5۔	بی ایچ یو بکھوکی	6۔	بی ایچ یو ڈوبلیاں
7۔	بی ایچ یو کوٹ سندس	8۔	بی ایچ یو موجوکے
9۔	بی ایچ یو منڈیکے	10۔	بی ایچ یو کانڈورنگڑ

درج ذیل تین یونین کونسلز میں ابھی تک بی ایچ یوز نہ ہیں:

1۔یو سی جھنیر کلاں 2۔ یو سی ملاں پور 3۔یو سی سادھا

فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ بالا یونین کونسلرز میں بھی بی ایچ یوز بنا دیئے جائیں گے۔

(ب) مالی سال12-2011اور13-2012میں مذکورہ بالا سنٹرز کو فراہم کئے گئے فنڈز کی سنٹر وار تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ تمام سنٹرز پر ڈاکٹرز اور دیگر عملہ تعینات ہے۔ سنٹر وار تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی نہیں! یہ بھی درست نہ ہے بلکہ تمام سنٹرز پر مفت ادویات کی بلا تعطل فراہمی جاری ہے۔ مفت فراہم کی جانے والی ادویات کی تفصیلAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور: ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں اور پتوکی میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1596: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں و پتوکی ضلع قصور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز کی تعداد strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو مطلوبہ تعداد کب تک پوری کر دی جائے گی؟

(ب) ان ہسپتالوں کو گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، وہ کن کن مدات میں استعمال ہوا اور کتنا مریضوں کے علاج معالجہ پر خرچ ہوا؟

(ج) ان ہسپتالوں کی کون کون سی طبی مشینری کب سے بند پڑی ہے اور کیوں؟

(د) ان ہسپتالوں کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کون کون سی نئی طبی مشینری خرید کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے اور اب یہ مشینری چالو حالت میں ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں 40 جبکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال پتوکی 60 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ مذکورہ دونوں ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ہر ضلع میں ڈی سی او کی سربراہی میں ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو ایڈہاک پر جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ

specialty میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کرspecialist ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے 1450 نرسز کی بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSC میں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSC کی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں کو مالی سال 13-2012 میں 4 کروڑ 71 لاکھ 92 ہزار روپے جبکہ مالی سال 14-2013 میں 5 کروڑ 44 لاکھ 76 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ اخراجات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال قصور کو مالی سال 13-2012 میں 2 کروڑ 10 لاکھ ایک ہزار روپے جبکہ مالی سال 14-2013 میں 4 کروڑ 89 لاکھ 25 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ اخراجات کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال پتوکی میں کوئی بھی طبی مشینری خراب نہ ہے بلکہ تمام طبی مشینیں ٹھیک طرح سے کام کر رہی ہیں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں میں ایک عدد الٹرا ساؤنڈ مشین خراب ہے جبکہ دوسری تمام طبی مشینیں ٹھیک طرح سے کام کر رہی ہیں۔

(د) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فراہم کی گئی نئی طبی مشینری تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام مشینری ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں سرجیکل سپیشل یونٹ کی بحالی کی تفصیلات

*1646: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں سرکاری ملازمین کے لئے سپیشل گائنی یونٹ، سرجیکل سپیشل یونٹ، میڈیکل سپیشل یونٹ قائم کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سرجیکل سپیشل یونٹ کا ہیڈ پروفیسر ریٹائرڈ ہو گیا اور ہسپتال انتظامیہ نے اس یونٹ کے لئے نیا ہیڈ تعینات کرنے کی بجائے سرجیکل سپیشل یونٹ کو سرے سے ختم کر دیا؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین کی آسانی کے لئے سرجیکل سپیشل یونٹ کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سرجیکل سپیشل یونٹ کا ہیڈ ریٹائرڈ ہو گیا تھا اور گورنمنٹ نے اس کی جگہ چیف کنسلٹنٹ سرجن کو تعینات نہ کیا جس کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ نے سرجیکل یونٹ کو وقتی طور پر سرجیکل یونٹ نمبر3 میں ضم کر دیا۔اب گورنمنٹ نے ڈاکٹر ثمینہ کھوکھر کو چیف کنسلٹنٹ سرجن تعینات کر دیا ہے اس کے ساتھ ہی سرجیکل سپیشل یونٹ فعال ہو گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت سرجیکل یونٹ کام کر رہا ہے۔

لاہور:گنگارام ہسپتال دوران زچگی اموات میں اضافہ کی تفصیلات

*1691:ڈاکٹر محمد افضل:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال لاہور میں دوران زچگی اموات میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے حاملہ خواتین کو بروقت رپورٹ کرنے کے باوجود خواہ مخواہ انتظار کروایا جاتا اور ڈلیوری پروسیس بروقت نہ شروع کرنا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کی بناء پر گنگارام ہسپتال میں intrauterine اموات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور متعلقہ سٹاف کی کوتاہیوں کو دبا دیا جاتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سرگنگارام ہسپتال میں روزانہ 200 سے 300 خواتین کا ایمرجنسی میں 600 خواتین کا آؤٹ ڈور میں اور 400 سے 500 خواتین کا ان ڈور میں مفت علاج کیا جاتا ہے جو کہ اس وقت لاہور کے تمام ہسپتالوں بشمول لیڈی ولنگڈن ہسپتال سے زیادہ ہے جبکہ 50 سے 80 تک بچوں کی پیدائش روزانہ ہسپتال کی ایمرجنسی اور لیبر روم ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے جن میں نارمل ڈلیوری اور آپریشن شامل ہیں، اتنی زیادہ تعداد میں مریضوں کے آنے کے باوجود

مریضوں کو علاج کی بہترین سہولتیں میسر ہیں اور یہ تاثر غلط ہے کے دوران سرجری اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ب) Intrauterine اموات میں اضافہ کے سلسلہ میں ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کی رپورٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ تاثر بھی غلط ہے intrauterine اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پنجاب کے شہروں اور دیہی علاقوں میں عطائی حکیموں اور ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی

*1693: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے شہروں اور خصوصاً دیہی علاقوں میں عطائی حکیم اور ڈاکٹر کھلے عام اپنا کاروبار چلا رہے ہیں جو نہ صرف بیماریوں میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں بلکہ پیسوں کے لالچ میں انجان مریضوں کی اموات کا باعث بن رہے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ ان عطائی حکیموں اور ڈاکٹرز کے خلاف کوئی گرینڈ آپریشن مستقل بنیادوں پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ بھر میں صرف مستند ڈاکٹر اور مستند حکیم ہی پریکٹس کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں جعلی حکیم اور عطائی ڈاکٹر چوری چھپے شام کے اوقات میں غیر قانونی پریکٹس کرتے ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب کی ٹیمیں یونانی، انگریزی اور ہومیوادویات کا غیر قانونی استعمال اور کاروبار کرنے والوں کی مسلسل چیکنگ کرتی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرتی ہیں۔

(ب) عطائی ڈاکٹروں کے خلاف ایکٹ، میڈیکل ڈگری آرڈیننس، ایلوپیتھک آرڈیننس اور ڈرگز ایکٹ 1976 کے تحت ضلعی افسران صحت، ڈی او ایچ اور ڈرگ انسپکٹر کو عطائیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ عطائیت کے خلاف کوششوں کو مزید مؤثر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 تشکیل دیا ہے۔ جس کے

تحت عطائی ڈاکٹروں کا قلع قمع کرنے کا خصوصی اختیاران کے مجاز افسران کو دیا گیا ہے۔ محکمہ صحت پنجاب عطائیت اور جعلی حکیموں کے خلاف بھرپور اور مؤثر کارروائی کر رہا ہے۔

لاہور: آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1717: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے آر ایچ سیز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان آر ایچ سیز کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان آر ایچ سیز کے انچارج ڈاکٹرز صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتا جات بیان کریں؟

(د) ان آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو ماہانہ کتنا دیا جاتا ہے؟

(ہ) یہ خصوصی الاؤنس کن شرائط پر فراہم کیا جاتا ہے؟

(و) ان خصوصی الاؤنس کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں کل چھ آر ایچ سیز ہیں۔

نمبر شمار	نام آر ایچ سی	ایڈریس	ٹاؤن
1۔	آر ایچ سی کاہنہ	کاہنہ	نشتر ٹاؤن
2۔	آر ایچ سی چوہنگ	چوہنگ	چوہنگ علامہ ٹاؤن
3۔	آر ایچ سی رائیونڈ	رائیونڈ	علامہ اقبال ٹاؤن
4۔	آر ایچ سی مانگا منڈی	مانگا منڈی	علامہ اقبال ٹاؤن
5۔	آر ایچ سی برکی روڈ	برکی روڈ	واہگہ ٹاؤن
6۔	آر ایچ سی اعوان ڈھائی والا گاؤں	اعوان ڈھائی والا گاؤں	واہگہ ٹاؤن

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی جانے والی ادویات کی مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام آر ایچ سی	سال	مالیت ادویات
آر ایچ سی کاہنہ	2012-13	8لاکھ 50ہزار روپے
---	2013-14	8لاکھ روپے
آر ایچ سی چوہنگ	2012-13	9لاکھ 63ہزار روپے
---	2013-14	11لاکھ 7ہزار روپے
آر ایچ سی رائیونڈ	2012-13	10لاکھ 94ہزار 5سو48روپے

---	2013-14	13لاکھ19ہزار8سو19روپے
آر ایچ سی مانگا منڈی	2012-13	12لاکھ50ہزار روپے
---	2013-14	14لاکھ3ہزار روپے
آر ایچ سی اعوان ڈھائی والا گاؤں	2012-13	10لاکھ16ہزار روپے
---	2013-14	10لاکھ47ہزار روپے
آر ایچ سی برکی روڈ	2012-13	20لاکھ42ہزار3سو5روپے
	2013-14	15لاکھ40ہزار ایک سو42روپے

(ج) مذکورہ آر ایچ سیز کے انچارج ڈاکٹرز صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈاکٹر	عہدہ/گریڈ	تعلیمی قابلیت	ایڈریس
ڈاکٹر خالد (آر ایچ سی رائیونڈ)	ایس ایم او(18)	MBBS	واپڈا ٹاؤن لاہور
ڈاکٹر اختر حسین (آر ایچ سی برکی)	ایس ایم او(18)	MBBS	آر ایچ سی برکی لاہور
ڈاکٹر جاوید (آر ایچ سی چوہنگ)	ایس ایم او(18)	MBBS	آر ایچ سی چوہنگ

آر ایچ سی اعوان ڈھائی، آر ایچ سی کاہنہ اور آر ایچ سی مانگا منڈی میں انچارج ڈاکٹر صاحبان کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

(ہ) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

(و) آر ایچ سیز میں تعینات ڈاکٹرز اور ایس ایم او کو کوئی خصوصی الاؤنس نہیں ملتا۔

لاہور: پی آئی سی میں پیرا میڈیکل سٹاف کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1859: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں پیرا میڈکس کے سٹاف کو عرصہ دراز سے ریگولر نہیں کیا جارہا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس سٹاف کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے بلکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے 170 پیرا میڈکل اور دوسرے سٹاف کو 2009 میں جبکہ 77 پیرا میڈیکل اور دوسرے عملہ کو 2015 میں ریگولر کیا گیا ہے۔

(ب) تفصیل جز(الف)میں درج ہے۔

لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*1863(اے): میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کے اندر کتنے فیصد لوگوں کو مفت ادویات دی جاتی ہیں اور ان کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) 14-2013ان تمام سرکاری ہسپتالوں کا علیحدہ علیحدہ صرف ادویات کا بجٹ کتنا کتنا رکھا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں ان تمام سرکاری ہسپتالوں میں administrative expenses کتنے رکھے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب ایمرجنسی میں داخلہ تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ تمام غریب اور مستحق مریضوں کو ہسپتال میں موجود ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کی 14-2013 میں ادویات کے لئے فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینٹل ہسپتال لاہور	ایک کروڑ50لاکھ روپے
پیڈیاٹرک ہسپتال/انسٹیٹیوٹ لاہور نرسنگ سکول کم ہاسٹل	35کروڑ45لاکھ45ہزار روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	31کروڑروپے
جناح ہسپتال لاہور	42کروڑ80لاکھ روپے
پی آئی سی لاہور	78کروڑ70لاکھ روپے
سرگنگارام ہسپتال لاہور	28کروڑروپے
سروسز ہسپتال لاہور	51کروڑ50لاکھ روپے
میو ہسپتال لاہور	60کروڑروپے
لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	7کروڑ50لاکھ روپے
لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور	3کروڑ25لاکھ روپے
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف پریونٹو آپتھومالوجی آئی ہسپتال لاہور	6لاکھ روپے
شاہدرہ ہسپتال لاہور	11کروڑ82لاکھ8ہزار روپے
نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور	9کروڑ80لاکھ روپے
کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	7کروڑروپے
سید مٹھا ہسپتال لاہور	3کروڑ80لاکھ روپے

(ج) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں کے مذکورہ بالا عرصہ کے Administrative Expenses کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینٹل ہسپتال لاہور	4کروڑ72لاکھ95ہزار روپے
پیڈیاٹرک ہسپتال/انسٹیٹیوٹ لاہور نرسنگ سکول کم ہاسٹل	77کروڑ31لاکھ65ہزار روپے
لاہور جنرل ہسپتال لاہور	ایک ارب58کروڑ45لاکھ51ہزار روپے
جناح ہسپتال لاہور	ایک ارب53کروڑ66لاکھ28ہزار روپے
پی آئی سی لاہور	54کروڑ35لاکھ53ہزار روپے
سرگنگا رام ہسپتال لاہور	87کروڑ60لاکھ96ہزار روپے
سروسز ہسپتال لاہور	ایک ارب67کروڑ38لاکھ72ہزار روپے
میو ہسپتال لاہور	ایک ارب88کروڑ62لاکھ57ہزار روپے
لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	26کروڑ87لاکھ57ہزار روپے
لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور	15کروڑ20لاکھ59ہزار روپے
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف پریونٹو آپتھومالوجی آئی ہسپتال لاہور	7کروڑ98لاکھ6ہزار روپے
شاہدرہ ہسپتال لاہور	18کروڑ45لاکھ روپے
نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ لاہور	21کروڑ30لاکھ90ہزار روپے
کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور	31کروڑ5لاکھ61ہزار روپے
سید مٹھا ہسپتال لاہور	13کروڑ41لاکھ93ہزار روپے

لاہور: سروسز ہسپتال میں نرسز کی کمی کی تفصیلات

*1923: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں نرسنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال میں نرسنگ کی تعداد بہت کم ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی دیکھ بھال میں مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نرسز کی بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں نرسنگ سٹاف کی کل تعداد 615 ہے جن کی تفصیل درج ہے:

چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	01
نرسنگ سپرنٹنڈنٹ	01
ہیڈ نرسز	42
سٹاف نرسز	571
کل تعداد	615

(ب) جی نہیں! اگرچہ مذکورہ ہسپتال میں نرسنگ سٹاف کی کمی ہے تاہم اس کے باوجود مریضوں کی دیکھ بھال میں کوئی سقم نہ چھوڑا جاتا ہے۔

محکمہ صحت پنجاب نے صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 1450 نرسز کو PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کے لئے ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے جس پر بھرتی کا عمل PPSC میں جاری ہے اور نرسز کے انٹرویوز ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی ان کی سروسز ہسپتال سمیت صوبہ کے دیگر ہسپتالوں میں لگا دیا جائے گا جس سے مریضوں کو مہیا کی جانے والی طبی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

(ج) جی ہاں! محکمہ صحت پنجاب نے صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 1450 نرسز کو PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کرنے کے لئے ریکوزیشن بھیجی ہوئی ہے جس پر بھرتی کا عمل PPSC میں جاری ہے اور نرسز کے انٹرویوز ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی ان کو سروسز ہسپتال سمیت صوبہ کے دیگر ہسپتالوں میں لگا دیا جائے گا جس سے مریضوں کو مہیا کی جانے والی طبی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

ملتان: ای ڈی او (ہیلتھ) کی طرف سے ڈینگی اور خسرہ کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1928: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او (صحت) ملتان نے خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس سلسلہ میں ای ڈی او نے ضلع ملتان کے ہسپتالوں میں کون کون سے خصوصی اقدامات کی ہدایات جاری کیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) خسرہ اور ڈینگی کی روک تھام کے لئے ای ڈی او نے کل کتنی ٹیمیں تشکیل دیں۔ ان ممبران کے نام و عہدہ، گریڈ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

(د) مذکورہ اٹھائے گئے اقدامات پر کتنے کتنے اخراجات کن کن مدات میں ہوئے مد وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ای ڈی او(صحت)ملتان نے خسرہ کی روک تھام کے لئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہر یونین کونسل کی سطح پر تربیتی ورکشاپ برائے ڈاکٹرز اور نیوٹریشن سپروائزرز، خسرہ مہم کے دوران یونین کونسل میں کام کرنے کے لئے ٹیکہ لگانے والے ماہر افراد (میڈیکل ٹیکنیشنز، ایل ایچ ویز، سی ڈی سی سپروائزرز، سینٹری انسپکٹر اور Mid Wives) کی تربیتی ورکشات کروائی گئی۔

خسرہ مہم کے دوران ٹیموں میں کام کرنے والے مدد گار اور سماجی کارکنان کے لئے تربیتی ورکشاپ کروائی گئی۔

خسرہ اور ڈینگی مہم کی کامیابی اور لوگوں کی آگاہی کے لئے معلوماتی اور ترویجی سیمینارز ضلعی اور تحصیل کی سطح پر منعقد کروائے گئے۔

گورنمنٹ اور پرائیویٹ سکولوں کے سربراہان کے ساتھ معلوماتی اجلاس منعقد کئے گئے تاکہ مہم کے حوالے سے ان کے خدشات دور کئے جا سکیں اور سکولوں میں موجود دس سال سے چھوٹے بچوں کو خسرہ سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے جا سکیں۔

این جی اوز کے ساتھ معلوماتی میٹنگ کی گئی۔

خسرہ اور ڈینگی مہم کے دوران عوام الناس کی معلومات کے لئے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں بھرپور آگاہی مہم چلائی گئی۔

ای ڈی او(صحت)ملتان کی جانب سے ڈینگی کی روک تھام کے لئے مذکورہ آفس میں ڈینگی کنٹرول روم قائم کیا گیا۔ ڈینگی سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر پر مشتمل پمفلٹس تقسیم کئے گئے، ٹائروں کی دکانوں، کباڑ خانوں، پولٹری فارمز، جنرل پبلک، دکانوں اور سکولوں وغیرہ کے مالکان کو ہیلتھ ایجوکیشن اور یہ سلسلہ 2015 میں بھی جاری رکھا جائے گا۔

(ب) خسرہ مہم کے دوران 117 مستقل ٹیمیں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ڈی ایچ کیوز میں خسرہ سے بچاؤ کے ٹیکوں کے لئے لگائی گئیں۔

خسرہ مہم کے دوران محکمہ صحت کے زیر اثر تمام ہسپتالوں کی ایمبولینسز کو خسرہ ویکسین کے ضمنی اثرات(AEFFI) کے لئے ہر دم تیار رہنے کو کہا گیا۔اس کے علاوہ1122ایمرجنسی کی ایمبولینسز کو بھی تیار رہنے کو کہا گیا۔

محکمہ صحت کے ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کو بھی خسرہ ویکسین کے ضمنی اثرات سے بچاؤ کے لئے ہر دم تیار رہنے کو کہا گیا۔

ڈینگی سے بچاؤ کے لئے مذکورہ ہسپتالوں میں HDU بیڈز قائم کئے گئے۔

نشتر ہسپتال ملتان میں دس بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

سول ہسپتال ملتان میں چار بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں چار بیڈز پر مشتمل HDU کا قیام۔

(ج) خسرہ سے بچاؤ کے لئے کل 614 ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن میں سے 497 علاقوں میں کام کرنے کے لئے جبکہ 117 ٹیمیں مراکز صحت میں مستقل بنیادوں پر تشکیل دی گئیں۔

مذکورہ بالا 131 ٹیمیں میڈکل آفیسرز (ڈاکٹرز اور نیوٹریشن سپروائزرز) سکیل 17 سے 18 تک 614 ٹیکہ جات لگانے کے ماہر افراد (میڈیکل ٹیکنیشنز، ڈسپنسرز، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز، سی ڈی سی سپروائزرز، سینٹری انسپکٹرز اور مڈوایوز) سکیل 6 سے 16 تک، 731 ٹیم مددگار افراد (لیڈی سپروائزرز، لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی سینٹری پٹرولز، پبلک ہیلتھ ورکرز اور سینٹری پٹرولز) سکیل 4 سے 6 تک کے، 994 سماجی کارکنان (لیڈی ہیلتھ ورکرز، لیڈی سینٹری پٹرولز اور رضاکاروں) پر مشتمل تھیں۔

ڈینگی کی روک تھام کے لئے ہر یونین کونسل میں ایک پبلک ہیلتھ ورکر اور دو لیڈی سینٹری پٹرول پر مشتمل 54 ان ڈور ٹیمیں، ہر یونین کونسل میں ایک پبلک ہیلتھ ورکر اور دو میل سینٹری پٹرول پر مشتمل بیرونی 54 ٹیمیں (شہری) اور ہر یونین کونسل میں ایک ڈی سی سپروائزر 65 بیرونی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔اس طرح کل 173 ٹیمیں ڈینگی کی روک تھام کے لئے تشکیل دی گئیں۔ڈینگی کی روک تھام کے لئے ان ڈور اور بیرونی وکٹر سرویلنس کی منصوبہ بندی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) خسرہ مہم 9۔فروری 2015 تک جاری رہے گی، جس میں آنے والے تمام اخراجات کا تخمینہ لگایا جائے گا اور ان اخراجات کا بجٹ این جی اوز WHO اور UNICEF بذریعہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ای پی آئی پنجاب مہیا کرے گی۔

ڈینگی کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے لاگت سنٹر ایم این 4535 کے تحت 53.86 ملین روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ غیر تنخواہ اخراجات محکمہ صحت کے ضلعی بجٹ سے پورے کئے جا رہے ہیں۔

ای ڈی او (ہیلتھ) ملتان: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1933: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او آفس صحت ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ دفتر کو پچھلے سالوں کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ فنڈز کن کن مدات میں خرچ ہوئے۔ علیحدہ علیحدہ مدوار مع سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ای ڈی او (صحت) ملتان کے دفتر میں گریڈ 20 سے گریڈ 22 تک کے 51 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ دفتر کو پچھلے سالوں میں فراہم کئے گئے فنڈز کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

2009-10	1 کروڑ 94 لاکھ 73 ہزار 27 روپے
2010-11	2 کروڑ 66 لاکھ 23 ہزار 220 روپے
2011-12	2 کروڑ 89 لاکھ 42 ہزار روپے
2012-13	2 کروڑ 89 لاکھ 92 ہزار 509 روپے
2013-14	2 کروڑ 61 لاکھ 20 ہزار 303 روپے

(ج) مذکورہ عرصہ کے سال وار اخراجات کی مدوار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ادارہ میں ملازمین کی تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے پر ہونے والے اخراجات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تنخواہیں	ٹی اے / ڈی اے
2009-10	1کروڑ16لاکھ96ہزار302روپے	2لاکھ62ہزار837روپے
2010-11	1کروڑ20لاکھ53ہزار روپے	2لاکھ50ہزار333روپے
2011-12	1کروڑ48لاکھ94ہزار793روپے	2لاکھ61ہزار520روپے
2012-13	1کروڑ79لاکھ25ہزار951روپے	3لاکھ67ہزار66روپے
2013-14	1کروڑ75لاکھ44ہزار943روپے	3لاکھ37ہزار691روپے

ضلع جھنگ: لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1953: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں اس وقت کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی نئی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا۔ سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع جھنگ میں اس وقت کل 1329 لیڈی ہیلتھ ورکرز تعینات ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی بھی لیڈی ہیلتھ ورکر بھرتی نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ہیلتھ ورکرز کی طرف سے حاصل کئے گئے ٹارگٹ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہوں پر آنے والے اخراجات کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تنخواہوں کی رقم
2009	11کروڑ34لاکھ روپے
2010	11کروڑ34لاکھ روپے
2011	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے
2012	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے
2013	12کروڑ82لاکھ56ہزار روپے

ضلع جھنگ: ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1954: مہر خالد محمود سرگانہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کل کتنے ہسپتال کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں مریضوں کے ٹیسٹ کرنے کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(د) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے اور یہ کب تک خرید لی جائے گی۔

(ہ) موجودہ مشینری میں کون کون سی مشین کب سے بند پڑی ہے۔اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع جھنگ میں کل 109 ہسپتال ہیں۔

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال(01)، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال(02)، گورنمنٹ سٹی ہسپتال(01)، دیہی مراکز صحت(09)، بنیادی مراکز صحت(58)، گورنمنٹ رورل ڈسپنسری(32) اور ایم سی ایچ سنٹر(06)

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال: سٹی سکین مشین، الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، ڈائیلسز مشین، انستھیزیا مشین، ڈینٹل یونٹ، فزیوتھراپی مشین، فیکو مشین۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شورکوٹ: ایکسرے مشین، انستھیزیا مشین، مائکروویواوون، انکیوبیٹر برائے سکشن اپریٹس، آٹوکلیو مشین، سلٹ لیمپ، الٹراسونوگرافی مشین، ویٹ سکیل، فوٹوتھراپی یونٹ۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین، ڈینٹل ایکسرے یونٹ، ڈینٹل یونٹ، آٹوکلیو، سکر مشین، ہاٹ ائراوون۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، آٹوکلیو، سکر مشین، سنٹریفیوج مشین، ہائیکروسکوپ، فریج۔

دیہی مراکز صحت: ہائیکروسکوپ، سنٹریفیوج مشین، آٹوکلیو، ہاٹ ائراوون، ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین، نیولائزر، ڈینٹل یونٹ۔

بنیادی مراکز صحت: سٹیرلائیز، فریج۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال: خودکار ہیماٹالوجی انالائیزر، کیمسٹری انالائیزر، الیکٹرولائٹ انالائیزر، سیمی آٹومیٹڈ کیمسٹری انالائیزر، الائیزہ ریڈر۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شور کوٹ: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر، مائیکروویواوون، فریج، خودکار انالائیزر۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر، مائیکروویواوون، فریج۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: مائیکروسکوپ، سپیکٹر فوٹومیٹر۔

دیہی مراکز صحت: مائیکروسکوپ، کیمسٹری انالائیزر۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال: ڈائیلسز مشین۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شور کوٹ: ای سی جی مشین، سکشن اپریٹس، آکسیجن فلومیٹر، نیبولائیزر، لیبر نجوسکوپ، پلس آکسیمیٹر، کارڈیک مانیٹر، ریڈینٹ وارمر برائے نیوبرن۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین، ڈینٹل ایکسرے یونٹ۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: ای سی جی مشین، الٹراساؤنڈ مشین، آٹوکلیو بڑی، سکر مشین، سنٹریفیوج مشین، ڈیپ فریزر، ایمبوبیگ، کیلوری میٹر۔

دیہی مراکز صحت: ای سی جی مشین، مائیکروویب، کیلوری میٹر۔

چونکہ DHQ,THQ,RHCs اور BHUs ضلعی حکومتوں کو devolved ہیں اس لئے ان کی گرانٹس برائے مرمت طبی مشینری اور دیگر گرانٹس بھی ضلعی حکومتوں کو ہی جاتی ہیں اس لئے مشینری کی مرمت کا کام ضلعی حکومتیں کرواتی ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال شور کوٹ: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور سیال: ایکسرے مشین دو ماہ سے خراب ہے جو کہ ایک ماہ کے اندر ٹھیک کروالی جائے گی۔

گورنمنٹ سٹی ہسپتال: مائیکروسکوپ، ای سی جی مشین، سکر مشین، آٹوکلیو عرصہ ایک سال سے خراب ہے۔

دیہی مراکز صحت: تمام مشینری قابل استعمال ہے۔

چونکہ DHQ,THQ,RHCsاور BHUs ضلعی حکومتوں میں devolved ہیں اس لئے ان کی گرانٹس برائے مرمت طبی مشینری اور دیگر گرانٹس بھی ضلعی حکومتوں کو ہی جاتی ہیں اس لئے مشینری کی مرمت کا کام ضلعی حکومتیں کرواتی ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے۔

ضلع فیصل آباد: سرکاری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1970: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کل کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد کل 229 چھوٹے بڑے سرکاری ہسپتال مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

168 بی ایچ یوز، 93 ڈسپنسریاں، 12 ایم سی ایچ سنٹرز، 1 نرسنگ سکول،
12 رورل ہیلتھ سنٹرز، 7 ٹیچنگ ہسپتال، تحصیل ہیڈ کوارٹرز۔

(ب) فیصل آباد میں کام کرنے والے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد 4366 ہے۔
مذکورہ بالا سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کل 1730 اور نرسز کی 1348 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے ڈاکٹرز کی 1098 اور نرسز کی 1169 اسامیاں پر جبکہ ڈاکٹرز کی 632 اور نرسز 179 کی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں ڈاکٹرز و نرسز کی ٹرانسفر، پروموشن، ریٹائرمنٹ اور مطلوبہ امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے وقتاً فوقتاً خالی ہوتی رہتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور ایڈہاک کے ذریعے ضلعی انتظامیہ اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے سربراہان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOs اور WMOs جن کے پاس متعلقہ

speciality میں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے اس کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے 1450 نرسز کو محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر PPSC کے ذریعے بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSC میں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSC کی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم ہسپتال وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) طبی مشینری کی تفصیل اور اس پر خرچ ہونے والی رقم بشمول ٹی اے / ڈی اے اور پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1974: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں۔

(ب) یہ کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں اور ان میں ڈاکٹرز و نرسز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) مذکورہ رقم سے کون کون سی طبی مشینری خریدی گئی اور کتنی رقم ملازمین کے ٹی اے / ڈی اے، پٹرول و ٹیلیفون پر خرچ ہوئی۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں کل 255 سرکاری ہسپتال مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، جن میں 38 بی ایچ یوز، 95 ڈسپنسریز، ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 58 ایم سی ایچ سنٹرز، 6 رورل ہیلتھ سنٹرز، 9 specialized hospitals، تحصیل ہیڈ کوارٹرز-42 ٹیچنگ ہیلتھ فسلیٹیز اور 4 ڈی ایچ کیو ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں کام کرنے والے تمام ہسپتالوں میں بیڈز کی کل تعداد10565 ہے ان میں ڈاکٹرز کی کل تعداد6744 اور نرسز کی5572 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے ڈاکٹرز کی 4961اور نرسز کی4797 اسامیاں پُر جبکہ ڈاکٹرز کی1783 اور نرسز کی775 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں ڈاکٹرز و نرسز کی ٹرانسفر، پروموشن، ریٹائرمنٹ اور مطلوبہ امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے وقتاً فوقتاً خالی ہوتی رہتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور ایڈہاک کے ذریعے ضلعی انتظامیہ اور ٹیچنگ ہسپتالوں کے سربراہان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور ایسے تمام MOsاورWMOs جن کے پاس متعلقہ specialityمیں مطلوبہ ڈگری ہوتی ہے اس کو اگلے گریڈ میں ترقی دے کر سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جارہا ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے1450 نرسز کو محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پرPPSC کے ذریعے بھرتی کر رہا ہے جن کے انٹرویوز PPSCمیں ہو رہے ہیں۔ کامیاب امیدواروں کی سفارشات PPSCکی طرف سے موصول ہونے پر نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم ہسپتال وار تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران میاں منشی ہسپتال لاہور کے لئے ایک عدد ٹیوٹا ایمبولینس 41لاکھ 99ہزار روپے میں2011 میں خریدی گئی، جناح ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیلAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی آئی سی لاہور کے لئے ایک عددHeart Lung Machine خریدی گئی۔

سرگنگارام ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیلAnnex-Dایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لیڈی ایچی سن ہسپتال کے لئے74,48,190 روپے کی مشینری خریدی گئی۔

میو ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیلAnnex-Eایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شاہدرہ ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیلAnnex-Fایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال لاہور کے لئے خرید کی گئی مشینری کی تفصیلAnnex-Gایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے لئے2011میں 41,48,000/-روپے کی مشینری خرید کی گئی۔ ملازمین کے ٹی اے/ڈی اے اور پٹرول وٹیلیفون پر خرچ ہونے والی رقم کی ہسپتال وار تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان:آئی سی یو نشتر ہسپتال میں بیڈز کی کمی کی تفصیلات

*1992:جناب ظہیر الدین خان علیزئی:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان کی آئی سی یو صرف بیس بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیاحکومت جلد از جلد ضروری اقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا پُرانا آئی سی یو دس بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں 27بستروں پر مشتمل نیا آئی سی یو امریکن نشترین ڈاکٹر ایسوسی ایشن کے تعاون سے تعمیر کیا گیا ہے، نئے آئی سی یو کی ایس این ای منظوری کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو مورخہ 11۔مارچ2014کو بھجوایا گیا تھا۔ محکمہ خزانہ نے19۔ مئی2014کو مزید انفارمیشن طلب کی جس کا جواب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، نشتر ہسپتال ملتان نے28۔جنوری2015کو مہیا کیا جو کہ اسی 28۔ مئی2015کو ہی محکمہ خزانہ کو ارسال کر دی گئی ہے۔کاپیAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان:ایم آئی سی میں بیڈز میں اضافہ کرنے کی تفصیلات

*1994:جناب ظہیر الدین خان علیزئی:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی گنجائش صرف دوسو بیڈز پر مشتمل ہےاوراس پر ایمرجنسی وارڈز بھی بہت چھوٹی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم آئی سی پر نہ صرف جنوبی پنجاب کا پریشر ہوتا ہے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مریض بھی علاج معالجے کے لئے آتے ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ حقائق کی روشنی میں حکومت فوری طور پر ایم آئی سی کے بیڈز میں سو فیصد اضافہ کرنے اور ایمرجنسی وارڈ میں آنے والے مریضوں کی تعداد کے پیش نظر وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی 201 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ایمرجنسی وارڈ میں مزید 54 بیڈز کی توسیع کا عمل مکمل ہو چکا ہے جس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم آئی سی پر نہ صرف جنوبی پنجاب کا پریشر ہوتا ہے بلکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مریض بھی علاج معالجے کے لئے آتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اس سلسلہ 14-12-11 کو 1919.442 ملین روپے کی لاگت سے ایک سکیم کی منظوری دی ہے جس سے مذکورہ ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں توسیع ہو گئی اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات میں مزید بہتری آئے گی۔

لاہور میں مزید چلڈرن ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*2014: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں بیڈز کی کمی کے باعث پنجاب بھر سے آنے والے مریض بچوں کا علاج کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے بھرپور توجہ نہ ہونے سے اکثر بچے وفات پا جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب لاہور میں صرف بچوں کے مزید ہسپتال بنانے کے لئے کوئی لائحہ عمل بنا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور پنجاب حکومت کا منفرد ادارہ ہے یہاں پر ایک چھت تلے بچوں کی بیماریوں کی 43 specialities کا مفت علاج میسر ہے۔ اس ہسپتال میں مریض بچوں اور

ان کے لواحقین کو بے شمار سہولیات میسر ہیں جس کی وجہ سے مریض بچوں کی تعداد میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ مؤثر علاج، مفت ادویات اور مفت ٹیسٹوں کی سہولیات نے دوسرے صوبوں سے بھی مریض بچوں کا رخ چلڈرن ہسپتال لاہور کی طرف کر دیا ہے۔ اگرچہ کئی دفعہ ایک بستر پر ایک سے زائد مریض بچوں کا علاج بھی کرنا پڑتا ہے مگر آئی سی یو اور انتہائی نگہداشت وارڈوں میں ایک بستر پر صرف ایک ہی مریض بچہ رکھا جاتا ہے۔ ان مشکلات کے باوجود چلڈرن ہسپتال لاہور بچوں کے علاج میں اپنی مثال آپ ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں کہ چلڈرن ہسپتال میں مریض بچوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ اکثر بچے وفات پاجاتے ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں نہ صرف مریض بچوں کی بیماری کی تشخیص کی جاتی ہے بلکہ ان کا بہترین علاج بھی کیا جاتا ہے۔ بچوں کی اموات کی شرح دنیا کے کسی بھی بہترین ہسپتال سے اس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ جو مریض بچے وفات پاجاتے ہیں ان میں اکثر کا ہسپتال میں تاخیر سے پہنچنا سبب بنتا ہے۔

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایک خطیر رقم کے تحت 684 بستروں پر مشتمل in patient block تکمیل کے لئے آخری مراحل میں ہے۔ اس بلاک کی تکمیل کے بعد لاہور میں مریض بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ لاہور میں واقع تمام تدریسی ہسپتالوں میں علیحدہ علیحدہ چلڈرن وارڈز قائم ہیں اور بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔ تاہم اگر بعد میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولیات کی مزید ضرورت محسوس ہوئی تو حکومت وسائل کی دستیابی کے مطابق منصوبہ بندی کرے گی۔

فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال کے قیام کا منصوبہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو منظوری کے لئے بھجوادیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت صوبہ پنجاب کی ہر ڈویژن میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس منصوبہ کی فزیبلٹی پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے جسے جلد ہی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوادیا جائے گا۔

مندرجہ بالا منصوبوں کی تکمیل کے بعد چلڈرن ہسپتال لاہور پر مریض بچوں کا بوجھ کم ہو جائے گا جس کے نتیجے میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں بچوں کے علاج معالجے کے لئے زیادہ جگہ دستیاب ہو گی۔

ضلع لیہ میں کمپیوٹر آپریٹر کی بحالی و دیگر تفصیلات

*2087: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت ضلع لیہ میں کمپیوٹر آپریٹرز کی چالیس اسامیاں پُر کی گئیں تھیں بعد میں ان کو نوکری سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے بی ایچ یو / ٹی ایچ کیو / ڈی ایچ کیو میں کام suffer ہو رہا ہے حکومت عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) کے حکم کی تعمیل میں دوبارہ کب تک ان آپریٹرز کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کمپیوٹر آپریٹرز کو 2007 میں بھرتی کیا گیا تھا جن کو بعد میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم پر نوکری سے فارغ کر دیا گیا تھا بعد ازاں عدالت عظمیٰ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ ملتان کے فیصلے کے تحت ان کو بحال کر دیا گیا ہے۔

(ب) کمپیوٹر آپریٹرز کو عدالت عظمیٰ لاہور ہائیکورٹ بنچ ملتان کے فیصلے کے تحت ڈاکومینٹس کی جانچ پڑتال کے بعد مورخہ 2014-03-10 کو بحال کر کے ریگولر کر دیا گیا ہے۔

ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*2088: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 14-2013 میں ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ب) پی پی۔263 کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ڈی ایچ کیو کو ادویات کی مفت فراہمی کے لئے کتنی کتنی رقم مختص کی گئی، علیحدہ علیحدہ سنٹر وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 14-2013 میں ضلع لیہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے کل 60 کروڑ 77 لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) پی پی۔263 میں کوئی بھی آر ایچ سی نہ ہے جبکہ درج ذیل گیارہ بی ایچ یوز ہیں: بی ایچ یو، سمرانشیب، بی ایچ یو 120ٹی ڈی اے،بی ایچ یو بستی شادو خان، بی ایچ یوTDA/110، بی ایچ یو ساہو والہ،بی ایچ یو کوٹانی والہ،بی ایچ یو واڑہ سہیڑاں،بی ایچ یو لسکانی والہ،بی ایچ یو306 ٹی ڈی اے،بی ایچ یو جھوک جسکانی۔

ہر بی ایچ یو کو مذکورہ عرصہ میں ادویات کی فراہمی کے لئے4لاکھ 87ہزار 180روپے مختص کئے گئے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال لیہ کو مذکورہ عرصہ کے دوران 2کروڑ25لاکھ روپے ادویات جبکہ 10لاکھ روپے ویکسینیشن کے لئے فراہم کئے گئے۔

ضلع لیّہ میں ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈائیلسز کے لئے رکھا گیا فنڈ و دیگر تفصیلات

*2090: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سالانہ پچاس مریضوں کے ڈائیلسز کا فنڈ رکھا گیا ہے جبکہ ڈائیلسز کے مرض میں مبتلا مریضوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے، باقی مریضوں کے لئے اقدام اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیہ ڈی ایچ کیو میں ریڈیالوجسٹس، سائیکاٹرسٹ، نیوروسرجن، نیفرالوجسٹ کی منظور شدہ اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیہ ڈی ایچ کیو میں درج چہارم کی ساٹھ سے زائد اسامیاں خالی ہیں اگر ایسا ہے تو کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کر لی جائے گی؟

(د) کیا لیہ ڈی ایچ کیو میں برن سنٹر ہے اگر نہیں تو کب بنا دیا جائے گا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو میں ہیپاٹائٹس کے لئے لیبارٹری نہ ہے، حکومت یہ لیبارٹری کب تک قائم کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ کے ڈائیلسز سنٹر میں چار مشینیں ہیں۔ایک ہیپاٹائٹس سی اور ایک ہیپاٹائٹس بی کے مریضوں کے لئے مختص ہے جبکہ مشینیں نارمل مریضوں کے لئے کام کر رہی ہیں۔اس وقت پچاس سے زائد مریضوں کا ڈائیلسز ہو رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ریڈیالوجسٹ، سائیکاٹرسٹ، نیوروسرجن، نیفرالوجسٹ کی اسامیاں منظور شدہ ہیں جو کہ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑی ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے تمام اضلاع میں ای ڈی اوز / ڈی سی اوز کی سربراہی میں کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو کہ اپنے متعلقہ اضلاع میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد مطلوبہ تعلیمی اہلیت رکھنے والے ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھرتی کر کے محکمہ صحت کو سفارشات ارسال کریں گی جن پر محکمہ صحت ان کی بھرتی کے آرڈرز جاری کر دے گا۔

(ج) جی ہاں!یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ میں درجہ چہارم کی ساٹھ سے زائد اسامیاں خالی ہیں۔حکومت پنجاب نے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتیوں کی اجازت دے دی ہے لہذا جلد ہی اخبار اشتہار دے کر مذکورہ ہسپتال میں خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں چار بیڈز پر مشتمل برن سنٹر بنایا جا رہا ہے جو جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ کے لئے پی سی آر لیبارٹری کی سکیم ضلعی حکومت لیہ نے مالی سال 12-2011 میں منظور کی جس کی بلڈنگ گزشتہ دو سال سے زیر تعمیر ہے۔یہ منصوبہ ضلعی حکومت نے ضلعی بجٹ سے شروع کیا گیا تھا جو کہ اس وقت فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔تاہم ڈی سی او لیہ کو 30-12-2014 کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اس منصوبہ کی نظر ثانی شدہ منظوری ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی لیہ سے موجودہ نرخوں پر کروا کر بھیجیں کیونکہ سابقہ تین سال قبل کی منظور شدہ سکیم اب ناقابل عمل ہے۔ڈی سی او لیہ کو مزید ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ سکیم کی نظر ثانی شدہ منظوری کے بعد فنڈز کی فراہمی کا معاملہ محکمہ صحت کو بھیجا جائے۔ جونہی ضلعی حکومت لیہ سے نظر ثانی منظوری اور فنڈز کی طلبی کا ریفرنس محکمہ کو وصول ہوا اس پر مزید ضروری کارروائی کی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد میں چک نمبر388گ ب کے ہیلتھ سنٹر کے پودا جات کے لئے پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*2133: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر388گ ب تحصیل سمندری (فیصل آباد) میں واقع رورل ہیلتھ سنٹر میں عملہ کی تعداد کتنی ہے، عہدہ وگریڈ وار بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رورل ہیلتھ سنٹر میں موجود پودا جات کو ملنے والے منظور شدہ نہری پانی دیہات کے بااثر کسان زبردستی لگا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بااثر کسانوں کے خلاف کارروائی کرنے اور ہیلتھ سنٹر کو پانی کی فراہمی کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چک نمبر388گ ب تحصیل سمندری، فیصل آباد میں واقع رورل ہیلتھ سنٹر نہ ہے بلکہ بنیادی مرکز صحت ہے جس میں کام کرنے والے عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈاکٹر عمران خان	میڈیکل آفیسر	پی ایس۔17
2۔	منور حسین	ڈسپنسر	پی ایس۔09
3۔	یعقوب انور	ڈسپنسر	پی ایس۔09
4۔	مسماۃ شکریہ رشید	ایل ایچ وی	پی ایس۔09
5۔	محمد جہانگیر	سینٹری انسپکٹر	پی ایس۔09
6۔	محمد ندیم	سی ڈی سی سپروائزر	پی ایس۔09
7۔	محمد رمضان	ویکسینیٹر	پی ایس۔09
8۔	مسماۃ اقراء	مڈوائف	پی ایس۔04
9۔	محمد ریاض	نائب قاصد	پی ایس۔01
10۔	محمد یونس	چوکیدار	پی ایس۔01
11۔	محمد صفدر	سینٹری ورکر	پی ایس۔01

(ب) مذکورہ بالا بنیادی مرکز صحت کی تعمیر سے قبل یہ ایک چراگاہ تھی جس کو ایک گھنٹہ دورانیہ نہری پانی منظور ہوا تھا۔ سال1983 میں بنیادی مرکز صحت کی تعمیر کے بعد منظور شدہ پانی اس سے متصل جوہڑ میں ڈال دیا جاتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں کا گندہ پانی بھی اسی جوہڑ میں

ڈالا جانے لگا۔1983 سے چراگاہ کی جگہ بی ایچ یو بن گیا ہے لہذا پانی بی ایچ یو کے استعمال میں نہ ہے لہذا کسان اپنی مرضی سے فصلوں کو لگا لیتے ہیں۔ کوئی بھی کسان زبردستی پانی نہیں لگا رہا۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں درج ہے۔

صوبہ میں ہسپتالوں کے لئے خرید کی جانے والی ادویات، معیار و دیگر تفصیلات

*2139: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کے لئے جو ادویات خرید کی جاتی ہیں، ان کی کوالٹی اور جو مارکیٹ میں ادویات دستیاب ہوتی ہیں ان میں فرق ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں میں سرکاری سطح پر عوام الناس کو جو ادویات مہیا کی جاتی ہیں اس کے salt کو proper طریقے سے چیک کئے بغیر ہی، مریضوں کو فراہم کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر ڈی ٹی ایل کی کوئی واضح اہمیت باقی نہیں رہتی؟

(د) کیا حکومت ادویات کے معیار کو چیک کرنے اور ڈی ٹی ایل کے کردار کو ٹھیک کرنے کے بارے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں خریدی جانے والی ادویات کا معیار کسی بھی طرح مارکیٹ میں دستیاب ادویات ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان سے رجسٹرڈ فرموں سے خریدتا ہے اور ان ادویات کا معیار کسی بھی طرح مارکیٹ میں دستیاب ادویات سے کم نہیں ہوتا۔ ان ادویات اور مارکیٹ میں اس قسم کی دستیاب ادویات بالکل یکساں معیار کی ہوتی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے بلکہ گورنمنٹ آف پنجاب کی خریدی جانے والی ادویات خرید کرنے سے پہلے حکومت پنجاب کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز سے چیک کروائی جاتی ہیں اور ان کے معیار پرکھنے کے بعد یہ ادویات حکومت کے معیار کے مطابق پوار اتریں تو یہ ادویات خریدی جاتی ہیں۔ ایسی فرموں کا ٹینڈر مسترد کر دیا جاتا ہے جن کی ادویات معیار سے کم درجہ کی ہوتی ہیں۔

(ج) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پنجاب اور اس سے ملحقہ لیبارٹریز کی اہمیت واضح ہے ان لیبارٹریوں میں ایسی تمام سہولیات مہیا ہیں جو کہ ادویات کو چیک کرنے کے لئے ضروری ہیں۔اگر کوئی دوا معیاری نہ ہو اور مضر صحت ہو تو حکومت اس کو رد کر دیتی ہے اور اس کے استعمال پر پابندی لگادی جاتی ہے۔

(د) حکومت پنجاب ان ادویات کو چیک کرنے والی لیبارٹریوں کو بہتر بنانے میں کوشاں ہے اور ان لیبارٹریوں میں ادویات کو مزید بہتر چیک کرنے کے لئے دو منصوبہ جات جو سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012اور 14-2013 میں شامل کئے گئے تھے اور ان کی منظوری کے بعد حکومت جدید مشینری ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان میں ادویات کو مزید بہتر طریقے سے پرکھا جائے گا۔مزید برآں حکومت پنجاب ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری فیصل آباد، راولپنڈی اور بہاولپور میں بھی بنا رہی ہے۔ان لیبارٹریوں کے قیام سے ادویات کی جانچ پڑتال میں مزید سہولت پیدا ہو جائے گی۔

ضلع گوجرانوالہ میں بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے ملازمین کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2140:چودھری اشرف علی انصاری:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں جنوری 2008 سے آج تک محکمہ صحت کے کتنے اور کون کون سے ملازمین بے ضابطگیوں میں ملوث پائے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ گریڈ، جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا ملازمین کے خلاف محکمانہ طور پر کیا کارروائی کی گئی اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں۔مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا ملازمین میں سے جن کے ذمہ رقم واجب الادا تھی کیا انہوں نے وہ رقم ادا کر دی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع گوجرانوالہ میں سولہ ملازمین بے ضابطگیوں کے مرتکب ہوئے، ان میں سے تین کو جبری ریٹائرڈ، بارہ کو ملازمت سے برخاست جبکہ ایک ملازم کا مقدمہ

انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں تین کو جبری ریٹائرڈ، بارہ کو ملازمت سے برخاست جبکہ ایک ملازم کا مقدمہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایک ملازم کا مقدمہ انٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے، فیصلہ ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

ضلع قصور میں تحصیل کوٹ رادھا کشن میں ٹی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*2176:جناب محمد انیس قریشی:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کو تحصیل بنے چھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن وہاں پر تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال نہیں بنایا گیا؟

(ب) حکومت مذکورہ تحصیل میں ڈی ایچ کیو ہسپتال کب تک بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن کو تحصیل بنے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں بنایا گیا۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ رادھا کشن کی سکیم مالی سال13-2012میں196.413 ملین روپے کی لاگت سے منظور کی گئی تھی جس میں108.696 ملین روپے بلڈنگ کی تعمیر اور87.777 ملین روپے مشینری کی خریداری کے لئے منظور کئے تھے۔ تاہم یہ منصوبہ محکمہ صحت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام14-2013میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔

مالی سال 15-2014میں یہ منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے اور بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہے اور دسمبر2014 تک اس سکیم پر49.700 ملین روپے بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں۔

ضلع پاکپتن میں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2196:جناب احمد شاہ کھگہ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نہ میں ہے تو محکمہ کب تک ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال پاکپتن میں ڈاکٹرز نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 265 اسامیاں منظور ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت مذکورہ ہسپتال میں نرسز کی تمام اسامیاں پُر ہیں جبکہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 167 اسامیاں پُر جبکہ 98 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے تمام ڈی سی اوز /ای ڈی اوز کی سربراہی میں کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو کہ اپنے متعلقہ اضلاع میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے ڈاکٹرز کو ایڈہاک پر بھرتی کر کے محکمہ صحت کو سفارشات ارسال کریں گی جن پر محکمہ صحت ان کی بھرتی کے آرڈرز جاری کر دے گا۔

حکومت پنجاب نے پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی پر سے پابندی ختم کر دی ہے لہذا جلد ہی اخبار میں اشتہار دے کر موزوں امیدواروں کو بھرتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع پاکپتن میں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2202: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) سال 12-2011 میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم رکھی گئی اور موجودہ مالی سال میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری ہے کتنی چالو اور کتنی خراب ہے خراب کب تک ٹھیک کروادی جائے گی؟

(د) کیا حکومت ضلع پاکپتن کی عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے پیش نظر جدید طبی مشینری فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال پاکپتن 125 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سال 12-2011 میں مذکورہ ہسپتال کے لئے 11 کروڑ 47 لاکھ 42 ہزار روپے، مالی سال 13-2012 کے لئے 11 کروڑ 61 لاکھ 58 ہزار روپے، مالی سال 14-2013 کے لئے 20 کروڑ 68 لاکھ 92 ہزار 550 روپے جبکہ مالی سال 15-2014 کے لئے 19 کروڑ 84 لاکھ 59 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) چالواور خراب مشینری کی مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتال کو 60 بستروں سے بڑھا کر 125 بستروں تک لے جایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جدید مشینری بھی مہیا کی گئی ہے۔ اس ہسپتال میں سکینڈری سطح کی طبی سہولیات موجود ہیں۔ تاہم اس ہسپتال کو مزید اپ گریڈ کرنے کے لئے موجود سہولیات کا optimum use پر منحصر ہے۔ حکومت پنجاب نے مزید مطلوبہ مشینری کی فراہمی کے لئے PC-1 منظور کر لیا ہے اور جلد ہی خریداری شروع ہو جائے گی۔ اس وقت دو جنریٹرز کی خریداری کا عمل جاری ہے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2217: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری اور فراہمی کے لئے طریق کار طے کیا گیا ہے؟

(ب) جن ادویات کو محکمہ صحت لاہور خرید کرتا ہے ان کو اضلاع کے ہسپتالوں/آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں تقسیم کرنے کا کیا طریق کار ہے نیز یہ ادویات کس طرح وہاں بھجوائی جاتی ہیں کہ ادویات کو خاص درجہ حرارت پر رکھا جانا ضروری ہے؟

(ج) محکمہ صحت ادویات کی سٹوریج کے اصول و ضوابط کی پابندی کو یقینی بنانے اور چیکنگ کا ہسپتالوں /آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز تک کیا نظام رکھتا ہے۔اس نظام کی نقل ایوان میں پیش کریں؟

(د) جو ادویات expire ہو جائیں تو ان کی ڈسپوزل کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادویات کی ضروریات کو ہسپتالوں / ضلعی سطح پر تعین کیا جاتا ہے اور تمام تر خریداری PPRA کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق کی جاتی ہے۔

(ب) ٹیچنگ ہسپتال اپنی ضروریات کے مطابق ادویات کی خریداری ہسپتال کی سطح پر کرتے ہیں۔ تمام اضلاع بی ایچ یو، آر ایچ سی، ڈی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کے لئے ادویات کی خریداری ضلع کی سطح پر کرتے ہیں۔ محکمہ صحت لاہور کی سطح پر خرید کی جانے والی ادویات کی ڈیمانڈ اضلاع سے اکٹھی کی جاتی ہے اور PPRA کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق خرید کی جاتی ہے۔

لاہور کی سطح پر خرید کی جانے والی ادویات کو ایم ایس ڈی لاہور میں سٹور کیا جاتا ہے اور بمطابق ڈیمانڈ اضلاع کو تقسیم کی جاتی ہے۔ ویکسین اور بیالوجیکل ادویات جن کو خاص درجہ حرارت پر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لئے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے دفتر میں کولڈ روم بنائے گئے ہیں جن کی مکمل نگہداشت اور نگرانی کی جاتی ہے۔ خاص درجہ حرارت والی ادویات کو ضلعوں میں پہنچانے کے لئے کولڈ چین گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ضلع، تحصیل اور مرکز کی سطح پر بھی کولڈ چین کا انتظام موجود ہے۔

(ج) سٹوریج کے اصول و ضوابط کو یقینی بنانے کے لئے سٹاک رجسٹر پر سٹور وصول کرنے اور جاری کرنے کی تفصیلات درج کی جاتی ہیں۔اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ جو ادویات پہلے وصول کی جائیں اور جن کی expiry نزدیک ہو، پہلے اور جلد جاری کیا جائے۔ ادویات کی نقل و حرکت اور expiry کو مانیٹر کرنے کے لئے ہر سٹور میں بن کارڈ کا نظام رائج ہے۔ تمام مانیٹرنگ آفیسر دوران چیکنگ سٹوروں کو خصوصی طور پر چیک کرتے ہیں اور اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ضروری ادویات ختم نہ ہوں اور کوئی دوائی expire نہ ہو، نزدیکی expire والی ادویات کو دوسرے ہسپتالوں میں شفٹ کرنے کا مناسب انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

(د) Expiredادویات کو تلف کرنے کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو سٹاک کی اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد اپنی زیر نگرانی تلف کرواتی ہیں۔

میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2219:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور/شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان/میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان میں پروفیسرز/ایسوسی ایٹ پروفیسرز/اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے گزشتہ تین ماہ میں کس کس پروفیسرز/ایسوسی ایٹ پروفیسرز/اسسٹنٹ پروفیسرز/سینئر رجسٹرار کو کسی اور جگہ پر ٹرانسفر کیا گیا ہے؟

(ج) بہاولپور میں جھانگی والا روڈ پر جو ہسپتال بنایا گیا ہے اس میں ٹیچنگ لیکچرار میں پروفیسرز/ایسوسی ایٹ پروفیسرز/اسسٹنٹ پروفیسرز/سینئر رجسٹرار کی کتنی اسامیاں رکھی گئی ہیں اور ان پر کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان، میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور

پروفیسرز	16
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	16
اسسٹنٹ پروفیسرز	30
سینئر رجسٹرار	--

غازی میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان

پروفیسرز	16
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	9
اسسٹنٹ پروفیسرز	3
سینئر رجسٹرار	--

شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان

پروفیسرز	23
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	13
اسسٹنٹ پروفیسرز	19
سینئر رجسٹرار	13

(ب) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے گزشتہ تین ماہ میں ایک پروفیسر ڈاکٹر عبیرہ نذیر کا تبادلہ ملتان، ڈاکٹر محمد بلال رضا اسسٹنٹ پروفیسر آرتھوپیڈک اور ڈاکٹر محمد آصف قریشی، اسسٹنٹ پروفیسر پیڈز سرجری کا تبادلہ لاہور کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی ایسوسی ایٹ پروفیسر یا سینئر رجسٹرار کا تبادلہ نہیں کیا گیا۔

(ج) بہاولپور میں جھانگی والا روڈ پر بنائے گئے ہسپتال میں منظور شدہ ٹیچنگ لیکچرار میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

پروفیسرز	03
ایسوسی ایٹ پروفیسرز	08
اسسٹنٹ پروفیسرز	03
سینئر رجسٹرار	18
کل	32

درج بالا تعداد میں سے اکیس سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو تعینات کر دیا گیا ہے اور گیارہ پوسٹیں خالی ہیں۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعتہ المبارک،6۔مارچ2015

(یوم الجمع،14۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12:شمارہ 15

1345

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ6۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا، ان پر غور وخوض اور منظور کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2015ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2015فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کا قاعدہ94،95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2015فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2015منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کا قاعدہ94،95اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

1346

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

1347

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 فوری زیر بحث لانے کے لئے متذکرہ قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا قاعدہ 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات معطل کی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015 منظور کیا جائے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2015)

مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 کی (ضمن 18 سے) ضمن وار غور و خوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2015)

1348

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل ،فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تشکیل،فرائض واختیارات)کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015منظور کیاجائے۔

5۔ **مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر5بابت2015)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2015منظور کیا جائے۔

6۔ **مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب2015**(مسودہ قانون نمبر4بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015منظور کیاجائے۔

1349

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،6۔مارچ2015

(یوم الجمع،14۔ جمادی الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ ذِكۡرٗا كَثِيرٗا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكۡرَةٗ وَأَصِيلٗا ﴿٤٢﴾ هُوَ ٱلَّذِي يُصَلِّي عَلَيۡكُمۡ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَحِيمٗا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهُۥ سَلَٰمٞۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرٗا كَرِيمٗا ﴿٤٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدٗا وَمُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجٗا مُّنِيرٗا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلٗا كَبِيرٗا ﴿٤٧﴾

سورۃ الأحزاب41تا47

اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو(41)اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42)وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44)اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (45)اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن (46)اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے(47)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ذکر نبی دا کردیاں رہنا چنگا لگدا اے
ایس بہانے رل مل بہنا چنگا لگدا اے
آل نبی دی عزت خاطر وچ اکھاڑے دے
شیخ جنید دا جان کے ڈھیناں چنگا لگدا اے
مسجد نبوی دے وچ جاکے چھتریاں ہیٹھاں بہہ جانا
سبز گنبد نوں تکدیاں رہنا چنگا لگدا اے
اُچے بول نہ بول ظہوری رب دے بندے کہہ گئے نیں
نیویں نظر نال ٹُردیاں رہنا چنگا لگدا اے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات اور پاپولیشن ویلفیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آزاد صاحب!

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! پچھلے دنوں میرے بیٹے آصف شہزاد کے گردے فیل ہو گئے تھے جس وجہ سے میں نے وہ وقت بہت کرب اور تکلیف میں گزارا۔ جب میاں محمد شہباز شریف کو پتا چلا تو انہوں نے میرے بیٹے کے علاج معالجے کے لئے خصوصی اقدامات کروائے۔ انہوں نے شریف میڈیکل کمپلیکس میں بین الاقوامی طبی سہولیات کے مطابق علاج کروایا اور الحمد للہ اب میرا بیٹا چند دن پہلے ہی مکمل صحت یاب ہو کر گھر منتقل ہوا ہے۔ میں جناب شہباز شریف صاحب کا انتہائی ممنون ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دکھ اور تکلیف کی اس گھڑی میں میرا ساتھ دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آزاد صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کو صحت عطا فرمائے۔

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! اسمبلی کے colleagues اور سٹاف کا جنہوں نے دکھ اور کرب کے ان لمحات میں مجھے support کیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال نمبر 608 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل30دسمبر2014کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال)

صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے قیدیوں کی تفصیلات

*1154: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے بعد پھانسی کے انتظار میں کتنے قیدی ہیں،ایوان کی ہر جیل کے مطابق تعداد سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں سزائے موت کے وہ قیدی جو پھانسی کے انتظار میں ہوتے ہیں ان کو جیلوں میں کس طرح رکھا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) مذکورہ قیدیوں کو روزانہ کی بنیاد پر کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے بعد پھانسی کے انتظار میں 64 قیدی بند ہیں۔ جیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سزائے موت کے قیدی جو کہ پھانسی کے انتظار میں مقید ہیں ان کو دوسرے اسیران سے علیحدہ باحفاظت رکھا جاتا ہے اوران کے سیل صاف ستھرے ہوادار ہوتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ان کے ساتھ جیل قوانین کے مطابق سلوک روا رکھا جاتا ہے بمطابق جیل مینول معیاری کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ وار کی بنیاد پر ان کے عزیزواقارب سے ملاقات کروائی جاتی ہے۔

(ج) سزائے موت کے قیدی جو کہ پھانسی کے انتظار میں مقید ہیں ان کو دوسرے اسیران سے علیحدہ باحفاظت رکھا جاتا ہے۔ان کے سیل صاف ستھرے ہوادار ہوتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں ان کے ساتھ جیل قوانین کے مطابق سلوک روا رکھا جاتا ہے بمطابق جیل مینول معیاری کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ہفتہ وار کی بنیاد پر ان کے عزیزواقارب سے ملاقات کروائی جاتی ہے میڈیکل چیک اپ کے لئے میڈیکل آفیسر کی سہولت کے علاوہ جیل ہسپتال میں موجود ہر طرح کی میڈیسن فراہم کی جاتی ہے ان کی مذہبی اور نصابی تعلیم کا بھی مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! No more question. I am satisfied.

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1155 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 30۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ کی جیلوں میں ایڈز کے مریضوں کی موجودگی و دیگر تفصیلات

*1155: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ایچ آئی وی ایڈز کے مریض موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سالوں میں اس بیماری کے حوالے سے قیدیوں اور حوالاتیوں کے میڈیکل ٹیسٹ کرائے گئے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کتنے قیدیوں اور حوالاتیوں کے یہ ٹیسٹ positive آئے، صرف تعداد سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) حکومت متاثرہ قیدیوں کے علاج اور دیگر کے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلاً آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں! تقریباً اکاون ہزار نو سو اکتیس قیدیان حوالاتیان کے ٹیسٹ کروائے گئے۔

(ج) کل تقریباً 51931 قیدیان / حوالاتیان میں سے جن قیدیوں / حوالاتیوں کے ٹیسٹ مثبت (positive) آئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i	Screening test HIV positive result	436
ii	Result of Elisa Test	380
iii	CD-4 Test	99
iv	Released Prisoner	212
v	Died Prisoner	11
vi	Confined in Jails	213

(د) متاثرہ اسیران کا علاج معالجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تعاون سے جیلوں میں شروع کیا گیا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا گیا ہے تاکہ دوسرے اسیران اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ایڈز سے متاثرہ اسیران کو باقاعدگی سے سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان سے چیک کروایا جارہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان کی ہدایات کے مطابق ادویات دی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ جیل میں مقید اسیران کو HIV ایڈز سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ کیا گیا ہے اس سے بچاؤ سے متعلق پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں اور باقاعدہ طور پر لیکچرز بھی دیئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!اس میں میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ HIV بہت مہلک بیماری ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے مزید کیا کوئی اقدامات کئے گئے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!اس کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جتنے بھی اسیران جیل ہیں ان کے ہر قسم کے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔2009 سے 2013 تک 51ہزار 9سو 31 لوگوں کی screening کی گئی اور ان کے ٹیسٹ لئے گئے ہیں جن میں سے 436 افراد کے ٹیسٹ positive آئے تھے اور ابھی 2014 سے 2015 تک یعنی ان دو سالوں میں 31ہزار 3سو 41 لوگوں کے ٹیسٹ لئے گئے ہیں جس میں 198 افراد کی HIV رپورٹ positive آئی ہے۔اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں صرف 87 مریضوں کے ایڈز کے ٹیسٹ positive آئے ہیں اور ان کا علاج ہو رہا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت انتہائی نگہداشت اور نگرانی میں دوسرے مریضوں سے علیحدہ بیرک میں رکھ کر ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ جن لوگوں کو HIV نہیں بھی ہے تو کتنے عرصے کے بعد ان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر!جو بھی قیدی جیلوں میں آتے ہیں ان کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ان کا مرحلہ وار procedure ہے جس میں ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت چار قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور آخر میں وہ ٹیسٹ ہوتا ہے جو confirm کرتا ہے کہ اس میں ایڈز

positive ہے۔ یہ زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جو نشے کے عادی ہوتے ہیں، یہ قیدی عارضی طور زیادہ آتے ہیں، بعض دفعہ پولیس بھی نشے کے عادیوں کو پکڑ کر اپنی گنتی کرنے کے لئے جیل میں ڈال دیتی ہے اور ان میں سے زیادہ تر لوگ جلد release ہو جاتے ہیں۔ اس وقت پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی ٹیم کی نگرانی میں 87 لوگ ہیں، ان کا maximum دیکھ بھال کا طریق کار ہوتا ہے اور اس کے لئے specialist ڈاکٹر بھی آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک awareness campaign بھی چلائی جاتی ہے، وہ مریض جن میں ابتدائی نشانیاں ہوتی ہیں لیکن بیماری confirm نہیں ہوتی ان کو علیحدہ رکھا جاتا ہے، ان میں awareness campaign چلائی جاتی ہے، احتیاطی تدابیر بتائی جاتی ہیں اور میڈیکل رُو سے maximum facilities دیتے ہوئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی ٹیم کی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! کتنے عرصے کے بعد ان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کتنے عرصے کے بعد مریضوں کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! بالفرض اگر آج وہ screening میں نہیں آئے تو کیا کچھ عرصے کے بعد بھی اُن کی screening کی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ایک سال میں دو یا تین دفعہ یہ ٹیسٹ جیلوں میں ضرور ہوتے ہیں۔ میں نے last week قصور جیل کا surprise visit کیا تو اُس وقت بھی اڑھائی تین سو قیدیوں کے ٹیسٹ ہو رہے تھے۔ یہ ایک routine matter ہے اور ہر تین چار ماہ بعد قیدیوں کے ٹیسٹ ہوتے رہتے ہیں۔ تمام جیلوں میں ان ٹیسٹوں کی facilities موجود ہیں اور عملہ بھی موجود ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اگر HIV کے مریض diagnose ہو جاتے ہیں تو کیا ایسی سہولت ہے کہ اُن کو ٹیچنگ ہسپتال یا کسی دوسرے ہسپتال میں refer کیا جائے تاکہ اس کی prevention کے ساتھ اس کا treatment بھی ہو کیونکہ یہ تو اس کا حل نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ ان کی بات سنیں کیونکہ انہوں نے اس کا جواب پہلے ہی دے دیا ہے۔منسٹر صاحب!آپ دوبارہ بتادیں کہ وہ87مریض آپ نے کہاں رکھے ہوئے ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:اُن مریضوں کو کہاں پرrefer کیا جاتا ہےاور کیااس ہسپتال میںspecialistڈاکٹر موجود ہوتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!اس کا ایک طریق کار ہے۔ویسے تمام جیلوں میں ڈاکٹر موجود ہیں اور جب کوئی ایساٹیسٹpositive آتا ہے تو گورنمنٹ کےspecialist ڈاکٹر جو موجود ہوتے ہیں ان کو call کیا جاتا ہے۔یہ چیف منسٹر صاحب کا ایڈز کنٹرول پروگرام پورے پنجاب کے لئے ہے اس میں ایک ٹیم ہے جس کےthrough بھیspecialist ڈاکٹر visit کر کے check کرتے ہیں اور اگر مریض کو باہر ہسپتال میں admit کرانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہی specialist ڈاکٹروں کی ٹیم check کر کے recommend کرتی ہے۔اگر وہ یہ recommend کرتی ہے کہ ان مریضوں کا علاج جیل میں ممکن نہیں ہے لہذاان کو ہسپتال میں شفٹ کر دیا جائے تو پھر ان کو ہسپتال میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،بہت شکریہ۔اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

MIAN MUHAMMAD RAFIQUE: On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!یہ سوال نمبر26 ہے۔اس کو پڑھا لکھا تصور ہی نہ کیا جائے بلکہ پڑھا لکھا مان لیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 2۔جنوری2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

صوبہ میں بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*26: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں؟

(ب) ان مراکز میں عوام کی بھلائی کے لئے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں اور عوام کو ان مراکز سے کیا کیا سہولیات حاصل ہو رہی ہیں؟

(ج) لاہور شہر میں بہبود آبادی کے کل کتنے فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکسیہ شاہنواز خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ بہبود آبادی کے مندرجہ ذیل مراکز موجود ہیں۔

1۔	فلاحی مراکز	1500
2۔	فیملی ہیلتھ کلینک(FHC)	119
3۔	فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ(FHMU)	117

(ب) ان مراکز سے عوام کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:۔

1۔ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقے برائے خواتین وحضرات
2۔ ماں اور بچے کی صحت کی دیکھ بھال
3۔ جنسی بیماریوں کی روک تھام سے متعلق معلومات کی فراہمی
4۔ بالغوں کے تولیدی مسائل سے متعلق معلومات وراہنمائی
5۔ بانجھ پن کے علاج سے متعلق مشورہ جات
6۔ مرد حضرات کے تولیدی مسائل کا حل
7۔ عام بیماریوں کا علاج
8۔ زنانہ مردانہ مانع حمل جراحی۔

(ج) لاہور شہر میں محکمہ بہبود آبادی کے 101 فلاحی مراکز ہیں جس میں سے چار مراکز عارضی طور پر سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند ہیں ان مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کا جواب ہے کہ ان مراکز سے عوام کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جن میں خاندانی منصوبہ بندی کے طریقے برائے خواتین وحضرات شامل ہیں۔ کیا محترمہ وزیر صاحبہ کچھ وضاحت فرمائیں گی کہ یہ سہولیات ان مراکز میں فراہم کی جاتی ہیں پھر بھی آبادی کیوں بڑھ رہی ہے؟ آبادی کے بڑھنے سے حکومت بھی خوفزدہ ہے جبکہ آئینی طور پر مردم شماری ہر دس سال کے بعد لازم ہے، عدالتیں بھی اس پر توجہ نہیں دے رہیں اور بلدیاتی الیکشن کے پیچھے سارے پڑے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکیہ شاہنواز خان): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسے یہ بات کر رہے ہیں کہ آبادی بڑھ رہی ہے اور پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ پر یہ ایک طرح سے انگلی اٹھا رہے ہیں کہ کام نہیں ہو رہا تو یہ غلط ہے۔ جب سے یہ حکومت آئی ہے تو سمجھیں کہ یہ پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ ایک نیا ڈیپارٹمنٹ کھلا ہے کیونکہ اس سے پہلے اس ڈیپارٹمنٹ میں اتنا ہی پیسا تھا کہ صرف تنخواہ دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ پٹرول کے لئے اور نہ کسی اور چیز کے لئے پیسا تھا سوائے UNFP سے جو ہمیں contraceptive ملتے تھے صرف وہ ہوتے تھے اس کے علاوہ دوائی تھی اور نہ ہمارے پاس human resource تھا۔ اب پہلی دفعہ 3.6 بلین کی رقم ملی ہے جس سے ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کو درست کر رہے ہیں یعنی اپنا human resource پورا کر رہے ہیں اور دوائیاں بھی پوری دی گئی ہیں۔ ہم یہ بھی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں میں awareness پیدا کریں، اس ڈیپارٹمنٹ کو ایسا بنائیں کہ اس کا پیغام، awareness اور پالیسی کو صحیح طریقے سے دُور دراز علاقوں اور ہر عورت تک پہنچائیں۔ معزز ممبر آبادی کی بات کر رہے ہیں تو ہماری پوری کوشش ہے بلکہ ہم realize کرتے ہیں کہ اگر آبادی کنٹرول نہ ہوئی تو 2050 میں آبادی double ہو جائے گی۔ چیف منسٹر صاحب نے اس کو ایمرجنسی declare کیا ہے جس کے تحت ہم انشاء اللہ کام کریں گے۔ ابھی ایک سال ہوا ہے لہذا آپ ہمیں تھوڑا وقت دیں تو انشاء اللہ ہم آبادی کنٹرول کر پائیں گے۔ اس میں صرف ہماری کوشش ہی نہیں ہے بلکہ NGOs اور سول سوسائٹی کی بھی ہے۔ ہم اور آپ سب مل کر جب کوشش کریں گے تو hopefully we will be able to control.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں محترمہ کے بیان سے مطمئن ہوں لیکن پھر بھی میرا سوال محلِ نظر ہے کہ مردم شماری سے حکومتیں اور عدالتیں کیوں گریزاں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے اس کا جواب نہیں دینا۔ اگلا سوال نمبر 3606 ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 2۔جنوری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع گوجرانوالہ: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3847: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں، ان مراکز کے انچارج کون، کب سے ہیں؟

(ب) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، کیا ان فنڈز کا آڈٹ کروالیا گیا ہے؟

(ج) پاپولیشن ویلفیئر سنٹر کو 12۔2011 اور 13۔2012 کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ United Nations Fund of Population (UNFP) منصوبہ بندی کے لئے فنڈز فراہم کرتا ہے اگر درست ہے تو اس مد میں کتنی رقم ضلع گوجرانوالہ کے مراکز کو فراہم کی گئی اور یہ رقم کن سرگرمیوں پر خرچ کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دیسیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل 64 فیملی ویلفیئر سنٹرز مختلف مقامات پر کام کر رہے ہیں، وہاں پر تعینات انچارجز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو 12۔2011 اور 13۔2012 میں بالترتیب -/2,53,62,000 روپے اور -/4,68,04,741 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور ان فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ کروالیا گیا ہے۔

(ج) پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز کو 12۔2011 میں کوئی ادویات فراہم نہیں کی گئیں جبکہ 13۔2012 میں -/13,31,470 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(د) UNFP محکمہ بہبود آبادی کو فیملی پلاننگ ٹریننگ اور بہبود آبادی پروگرام کی آگاہی سے متعلقہ سرگرمیوں کی مد میں فنڈز فراہم کرتا ہے جو صوبائی سطح پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ انہی سرگرمیوں کی مد میں UNFP AWP 2012 کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن کی سطح پر مذہبی سکالرز اور علماء کی آگاہی کے لئے ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس پر -/162,280 روپے خرچ ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ United Nations Fund of Population (UNFP) منصوبہ بندی کے لئے فنڈز فراہم کرتا ہے۔ اگر درست ہے تو اس مد میں کتنی رقم ضلع گوجرانوالہ کے مراکز کو فراہم کی گئی اور یہ رقم کن سرگرمیوں پر خرچ کی گئی؟ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کتنی رقم فراہم کی گئی ہے اور کہاں پر خرچ کی گئی جس کے جواب میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ 62 ہزار 280 روپے خرچ کئے گئے جبکہ فراہمی کا ذکر نہیں ہے کہ ان کو کتنے فنڈز ملے اور ان میں سے کتنے خرچ ہوئے؟ یہاں پر خرچ کا ذکر ہے لیکن فراہم کتنے ہوئے اور جو بقایا بچے وہ کدھر گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس کی تفصیل اس جواب میں نہیں ہے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! UNFP کی یہ بات کر رہے ہیں تو وہ ہمیں as such کوئی funding نہیں کرتی۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو فیڈرل گورنمنٹ سے funding ملتی ہے اور اب 15 جون 2015 میں وہ funding بند ہو گی تب پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو پنجاب گورنمنٹ چلائے گی۔ UNFP سے ہمیں جو فنڈ ملتا ہے وہ صرف ہمیں seminars اور آگاہی پروگرام کے لئے ملتا ہے۔ یہ جو ایک لاکھ 62 ہزار 280 روپے کی رقم بتائی گئی ہے یہ seminars، مذہبی سکالر اور علماء کی آگاہی کے لئے خرچ کی گئی ہے۔ یہ رقم وہاں کے افسر نے خرچ نہیں کی بلکہ سیکرٹری صاحب خود یہ رقم دے کر seminars کرواتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کو اتنی زیادہ funding نہیں ہے کہ جس کا ہم آپ کو حساب دے سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ تھی کہ فنڈز فراہم کتنے کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ان کو اتنے فنڈز نہیں دیتے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جب ان کو فنڈز ہی اتنے فراہم کئے گئے ہیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ فنڈز نہیں فراہم کرتے۔ جتنے فنڈز انہوں نے دیئے ہیں وہ خرچ کر دیئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس میں بتایا گیا ہے کہ جو رقم خرچ کی گئی ہے اس میں مذہبی سکالراور علماء کی آگاہی کے لئے ایک seminarمرتب کیا گیا تھا۔کیا محترمہ وزیر صاحبہ یہ بتا سکیں گی کہ علماء اور مذہبی سکالر کون کون تھے،ان کو کیا آگاہی دی گئی تھی،اس آگاہی سے کتنے فوائد حاصل ہوئےاوراس کے کیاresultsملے؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ڈکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر!یہ جو فنڈ ہمیں ملا ہے یہ صرف اس activityکے لئے ملاہےاور علماء وسکالرز کو ہم on boardلائیں گے

They will play a very important role in the population welfare department.

جناب قائم مقام سپیکر:آپ کے پاس نام ہیں کہ کن کن مذہبی سکالرزاور علماء کو اس سیمینار میں یہاں بلایا گیا تھا۔

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ڈکیہ شاہنواز خان):اس سیمینار میں جو گوجرانوالہ میں ہوا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،بالکل۔

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ڈکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر!کن کن کو بلایا گیا تھا،ان کا میں ابھی پوچھ کر بتادیتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان میں ایک تو نعیمی صاحب تھے جنہیں بلایا گیا تھااور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:چلیں،آپ اس کی تفصیل انصاری صاحب کو دے دیجئے گا۔

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ڈکیہ شاہنواز خان):جناب سپیکر! we will provide detail to you because at the moment میرے پاس پوری تفصیل نہیں ہے کیونکہ سکالرز بلائے گئے تھے مگر ایک ایک کا نام اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلا سوال نمبر4326جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4757محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔جناب سپیکر!سوال نمبر1156ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں سزائے موت کی قیدی خواتین کی تفصیلات

*1156: محترمہ عائشہ جاوید: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے مقدمات میں خواتین کی تعداد کیا ہے نیز کتنی خواتین کے مقدمات زیرالتواء ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) مورخہ 2013۔09۔24 تک صوبہ پنجاب کی جیلوں میں 198 قیدی خواتین مقید ہیں۔

(ب) مورخہ 2013۔09۔24 تک صوبہ پنجاب کی جیلوں میں سزائے موت کے مقدمات میں 35 خواتین جبکہ 695 خواتین کے مقدمات زیرالتواء ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ میرا سوال 2013 میں آیا تھا اور اس کا جواب بھی انہوں نے اسی سال دے دیا تھا تو کیا منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کیونکہ اب یہ دوبارہ 2015 میں آ رہا ہے تو اس کے جواب میں کوئی update ہے یا اب تک وہی figure ہے جو 2013 میں 695 تھا، اب بھی وہی یا اس میں کچھ فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال pending کیا گیا تھا کیونکہ اس کا جواب 2013 میں آ گیا تھا وہ کہہ رہی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جی، بالکل میں اپنی بہن کو latest figure دینا چاہوں گا کہ اس وقت 2015 میں 15 فروری تک پنجاب کی تمام جیلوں میں 226 خواتین قیدی ہیں اور اس وقت سزائے موت کی قیدی پنجاب کی تمام جیلوں میں 44 ہیں جبکہ مختلف مقدمات میں خواتین حوالاتی جنہیں ابھی تک سزا نہیں ہو سکی وہ 668 ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جن کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں ان کی تعداد 168 ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ! 668 ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گی کہ چلیں، اسی سوال کے اندر سے ضمنی سوال کر رہی ہوں کہ 2013 سے 2015 تک 695 اور 668 میں تو کوئی فرق نہیں آیا یعنی یہ تعداد تو ادھر ہی کھڑی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جرائم میں اضافہ۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! حوالاتیوں کو ہم نے سزا دینی ہے اور نہ انہیں باہر بھیجنا ہے کیونکہ جو ہمارے پاس موجود ہیں یہ ان کی figure ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 5454 ڈاکٹر عالیہ آفتاب صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدی خواتین کو رہا کروانے کے لئے فنڈز کا قیام و دیگر تفصیلات

*1157: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قومی جوڈیشل پالیسی کی رپورٹ کے مطابق جو خواتین قیدی دیت، قصاص یا کوئی بھی جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں ان کی امداد کے لئے حکومت بیت المال میں سے فنڈز مہیا کرے گی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت نے ایسا کوئی فنڈ سالانہ بجٹ 13۔2012 میں مختص کیا ہے، اگر ہاں تو کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا؟

(ج) جتنی قیدی خواتین کی مذکورہ عرصہ میں اس فنڈ سے امداد کی گئی ہے ان کی تعداد سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قومی جوڈیشل پالیسی کے مطابق جو خواتین دیت قصاص یا کوئی بھی جرمانہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں ان کی امداد کے لئے بیت المال سے فنڈ مہیا کر کے ان کی رہائی کا بندوبست کیا جائے گا۔

(ب) سال 2012 اور سال 2013 میں کوئی بھی خاتون قیدی دیت قصاص یا جرمانہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے جیل میں بند نہ تھی اس لئے بیت المال میں سے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال تھا کہ ہماری قومی جوڈیشل پالیسی میں بیت المال کی طرف سے کوئی فنڈ رکھا گیا ہے تو جواب ہے کہ چونکہ کوئی خاتون ایسے مقدمہ میں ملوث نہیں تو اس وجہ سے فنڈ ہی نہیں رکھا گیا تو کیا وزیر موصوف بتانا چاہیں گے کہ کیا فنڈ یہ دیکھ کر رکھا جاتا ہے کہ اس میں قیدی آیا ہے یا موجود ہے، کیا as per need basis fund ہوتا ہے یا اس کی allocation محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں کوئی ایسی خاتون قیدی نہیں ہے کہ جس کی دیت یا جرمانہ یا کسی وجہ سے سزا پوری کر چکی ہو لیکن وہ جیل کے اندر ہو، ابھی تک کوئی ایسی نہیں ہے۔ جب requirement ہوتی ہے اور جب کوئی ایسی صورت حال ہوتی ہے تو اس وقت اس فنڈ کے لئے بیت المال کو request کی جاتی ہے۔ میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں کوئی ایسا male قیدی بھی نہیں ہے کہ جو صرف سزا پوری کر چکا ہو اور جرمانہ کی وجہ سے بند ہو اس کے لئے ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے request کی تھی تو انہوں نے ہمیں پچھلے سال چار کروڑ آٹھ لاکھ روپے دیئے جس سے ہم نے 126 قیدیوں کو رہا کیا۔ اس کے علاوہ مخیر حضرات بھی اس مد میں تعاون کرتے رہتے ہیں بلکہ بہت سارے لوگ خود ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی ایسے قیدی ہیں جو جرمانہ کی وجہ سے بند ہوں اور سزا پوری ہو چکی ہو تو اس میں مخیر حضرات کی طرف سے بھی 70 لاکھ روپے دیئے گئے جس سے 50 قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ قرشی والوں نے بھی تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے اس مد میں خرچ کیا جس سے 59 قیدیوں کو رہا کیا گیا۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہماری یہ پالیسی ہے کہ ہم ایک سال میں دو تین مرتبہ پوری جیل کا ریکارڈ collect کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا قیدی ہو کہ وہ جرمانہ یا دیت کی وجہ سے جیل میں قید ہو تو اس حوالے سے ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتے ہیں۔ بیت المال سے ہم نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا کیونکہ ہمارے پاس فنڈز موجود ہیں اور خاص طور پر رمضان المبارک میں لوگ بہت زیادہ تعاون کرتے ہیں۔ اس وقت پورے پنجاب کی جیلوں میں ایک بھی ایسا قیدی نہیں ہے جو فنڈ یا جرمانہ کی وجہ سے بند ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر بولیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2494 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں بند نشہ کے عادی افراد کو سہولیات کی فراہمی و منشیات کی فروخت کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2494: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بند مختلف نشہ کے عادی افراد کے لئے Rehabilitation Centres کے قیام کے لئے حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو مختلف تجاویز ارسال کی ہیں، ان تجاویز کی تفصیل کیا ہے اور ان تجاویز پر عملدرآمد کا کب تک امکان ہے، یہ سنٹر کہاں کہاں قائم کئے جائیں گے؟

(ب) نشہ کے عادی افراد کو جیل میں فی الحال کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں، کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بڑے پیمانہ پر منشیات فروخت ہوتی ہیں اور اس معاملہ میں اڈیالہ جیل سب سے زیادہ بدنام ہے؟

(ج) جیلوں میں منشیات کی فروخت اور فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے مطلع فرمائیں خصوصاً یہ بھی بتائیں کہ گزشتہ چار سال میں جیل کے عملہ کے کتنے افراد کو منشیات فروشوں کے ساتھ تعاون کے الزام میں ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی تمام جیلوں میں نشہ کے عادی اسیران کے لئے مخصوص بیرکس موجود ہیں جہاں پر نشے میں مبتلا اسیران کو رکھا جاتا ہے اور ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔

(ج) وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔ تمام ملازمین جن کو سزا دی گئی ان کی تفصیل مع نام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال تھا کہ منشیات کی فروخت اور اس کی فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تو اس کے جواب میں ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہیں دیں تو آپ سوال اور اس کے جواب میں مطابقت دیکھ لیں۔ آگے تمام ملازمین جن کو سزائیں دی گئی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر ہے۔ سوال یہ تھا کہ منشیات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس کے متعلق نہیں بتایا گیا کہ منشیات باہر سے کیسے اندر آتی ہیں، کون لے کر آتا ہے اور آئندہ ایسا ہو گا کہ نہیں ہو گا تو میری بھائی سے درخواست ہے کہ ضرور اس کا جواب بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا یہ گیا تھا کہ کیا حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو کوئی تجاویز ارسال کی ہیں؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز مانگی ہیں نہ ہم نے انہیں ارسال کی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! اس سوال کے جز (ج) کو دیکھیں۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! لیکن میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ محکمہ کی یہ ذمہ داری ہے اور ہم مختلف طریقوں سے ان منشیات کی روک تھام کے لئے کام کرتے رہتے ہیں جس میں سرچ آپریشن بھی ہے، سکیننگ مشینیں لگی ہوئی ہیں جن کے ذریعے سے ہم انہیں چیک کرتے ہیں اور مختلف سرپرائز visit بھی ہوتے ہیں۔ اس میں مکمل تفصیل دی گئی ہے کہ اتنے لوگوں کو اب تک ہم نوکری سے نکال چکے ہیں۔ کچھ لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور mostly لوگوں کو جن میں 16 لوگ ایسے ہیں جنہیں میں سمجھتا ہوں کہ جو ملوث پائے گئے ہیں، کو نوکری سے نکالا گیا اور مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہیں لیکن یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم maximum efforts اور کوشش کرتے ہیں۔ میں 100 فیصد تو نہیں کہتا لیکن ہم نے انہیں بہت minimize کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! جز(ج) میں سوال یہ تھا کہ جیلوں میں منشیات کی فروخت اور فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ آپ نے اس کا جواب دیا ہے کہ وفاقی حکومت نے کوئی تجاویز نہ دی ہیں۔ تمام ملازمین جن کو سزا دی گئی ان کی تفصیل مع نام ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!اوپر اس میں شروعات وفاقی حکومت۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس کو ٹھیک کر کے آئندہ۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!اقدامات ہم اٹھاتے ہیں جن کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:آئندہ کے لئے اس پر نظر بھی رکھا کریں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جوابات بھی اس کی ترتیب کے مطابق دیا کریں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!میں بہت ساری جیلوں میں personally سرپرائزvisit متعدد بار کر چکا ہوں اور اس پر ہم نے بڑی سختی کی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ 100 فیصد ختم ہے لیکن اس کو ہم نے minimize کیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ادراک جاری رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!ہم بھی کبھی کبھار جیلوں میں visit کے لئے جاتے ہیں تو ساری جامہ تلاشی ہوتی ہے، ہاتھوں پر دستخط ہوتے ہیں پھر یہ منشیات اندر کیسے چلی جاتی ہیں؟ scanning machines بھی لگی ہوئی ہیں تو کیا وہ کوئی دو ٹانگوں والی مشینیں ہیں جو ان سے بھی تیز ہیں جو scanning machines کو بھی عبور کر کے آگے چلی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب!منسٹر صاحب نے ابھی اس کی detail دینی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!آپ کو پتا ہے کچھ قیدی ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جس کی detail میں یہاں نہیں بتا سکتا آپ کو بھی پتا ہے کہ منشیات سمگل کرنا پوری دنیا کا

ایک مسئلہ ہے اور کیسے لوگ کیپسول کھا کر اور کس کس طریقے سے جیلوں میں منشیات لے کر جاتے ہیں لیکن جیسے ہی ڈیپارٹمنٹ کو اس کی خبر ہوتی ہے ہم ایکشن لیتے ہیں ۔امریکہ اور پوری دنیا latest technology سے بھی منشیات کو سو فیصد نہیں روک سکے۔ میں مولانا صاحب سے مل کر ان کو detail بھی بتاؤں گا اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ وہ پیٹ میں اور کیسے کیسے دوسرے طریقے استعمال کر کے منشیات لے جاتے ہیں۔اگر مولانا صاحب کے کوئی تحفظات ہیں تو میں ان کو مل کر ensure کروں گا اور اگر کوئی شکایت ہے تو اس کا ازالہ بھی کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2495 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2744 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3097 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سنٹرل جیل سے متعلقہ تفصیلات

***3945: چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سال 2012 اور 2013 کے دوران قیدی اور حوالاتیوں سے کل کتنے موبائل فونز، سمز اور منشیات برآمد ہوئیں؟

(ب) کیا اس سلسلہ میں ذمہ داران کا تعین کر لیا گیا ہے ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز ذمہ داران کے نام اور عہدوں سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) جو اہلکار ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات سپلائی کر رہے تھے؟

(د) معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں جن قیدیوں اور حوالاتیوں سے یہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام کیا ہیں اور وہ کن مقدمات میں جیل میں بند ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ سے دوران سال2012اور 2013 میں 137 موبائل فونز، 43 سمز اور ایک چارجر مختلف اوقات میں برآمد ہوئے جبکہ 106 اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور اشیاء برآمد ہوئیں۔

(ب) اسیران جیل مختلف طریقوں سے ممنوعہ اشیاء اندرون جیل سمگل کرتے ہیں سابقادو سالوں کے دوران مندرجہ ذیل ملازمین کو نااہلی کی بناء پر محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے سزائیں دی گئیں جبکہ موبائل فون سمگلنگ کے الزام میں امتیاز احمد لیبارٹری اسسٹنٹ اور وارڈر عبدالرشید کو نوکری سے برخاست کیا گیا جبکہ وارڈر عبدالرشید کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی گئی۔

1۔	محمد صفدر ہیڈوارڈر	تین سال سروس ضبط کی گئی۔
2۔	محمد سلیم ہیڈوارڈر	ایک سال ترقی بند کی گئی۔
3۔	محمد ارشد ہیڈوارڈر	وارننگ دی گئی۔
4۔	محمد فیاض ہیڈوارڈر	وارننگ دی گئی۔
5۔	محمد اعظم وارڈر	دو سال ترقی بند کی گئی۔
6۔	محمد ارشد وارڈر	ایک سال ترقی بند کی گئی۔
7۔	رضیہ بی بی زنانہ وارڈر	دو سال ترقی بند کی گئی۔

(ج) اس بابت کوئی حتمی ثبوت نہ ہے۔

(د) جن اسیران سے موبائل فون ونشہ آور اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اوران کے خلاف مقدمات کی لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سال 13-2012 کے دوران وہ قیدی اور حوالاتی جن سے موبائل فونز اور منشیات برآمد ہوئی ان کی detail دیں، تو جواب میں جو detail مجھے دی گئی ہے اس میں 268 قیدیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن سے بڑی تعداد میں پانچ پانچ تک موبائل فونز، سمیں اور منشیات برآمد ہوئی تھیں تو جس جیل میں باقاعدگی سے موبائل فونز بھی بہت زیادہ تعداد میں برآمد ہو رہے ہوں منشیات بھی بڑی مقدار میں برآمد ہو رہی ہیں

تو کیا یہ محکمہ کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان نہیں ہے ؟اور اگر یہ باقاعدگی سے واقعات رونما ہو رہے ہیں تو پھر ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ آئندہ اس طرح کے معاملات نہیں ہوں گے ؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!معزز ممبر کے 2013 کے حوالے سے تحفظات ٹھیک ہیں وہاں جیلوں میں کریمینل لوگ ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی مختلف طریقے استعمال کر کے منشیات لے جاتے تھے اور استعمال کرتے تھے تو اس کا حل ہم نے یہ کیا ہے کہ اب ہم نے دس جیلوں میں NRTC جو محکمہ دفاع کا ایک ادارہ ہے اُس کے through جیمر لگا دیئے ہیں۔اب اس کا یہی ایک حل ہے اور اُن جیمر کی وجہ سے شکایات میں 95 فیصد کمی ہو گئی ہے لیکن پھر بھی ہم اس کی جامعہ تلاشی کرتے رہتے ہیں بہت سارے ملازمین کو ہم نے نکالا ہے اور میں نے خود جیلوں میں surprise visit کیا تو کچھ ملازمین سے موبائل پکڑے ہیں اور ہم نے ان ملازمین کو fix کیا ہے ان ملازمین کو عبرت کا نشان بنایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!گوجرانوالہ جیل میں بھی جیمر لگ گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!جی،گوجرانوالہ میں جیمر لگ چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی،اشرف علی انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہم نے جیمر لگا کر ہی یہ سارے معاملات روکنے تھے تو پھر وہاں پر جو اتنا سارا عملہ depute کیا گیا ہے جن کو اتنی بھاری تنخواہیں دی جا رہی ہیں جو اتنے بلند و بالا دعوے کر رہے ہیں پھر اُن کا کیا فائدہ ہو گا اور اس کا مطلب ہے کہ محکمہ کے اندر ابھی بہتری کی گنجائش موجود ہے تو یہ کب تک بہتری آجائے گی ؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!بالکل معزز ممبر نے بجا فرمایا ہے کہ بہتری کی گنجائش تو ہر وقت موجود رہتی ہے۔ہم جیمر لگا کر یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سو فیصد کرائم پر قابو پا لیا ہے نعوذ باللہ،استغفراللہ۔ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں اور ایسے cases پکڑے ہیں جو قرآن مجید کے اوراق کو درمیان سے کاٹ کر،مذہبی کتابوں کو کاٹ کر موبائل فونز اور منشیات لاتے ہیں یہ جو criminal mind کے لوگ ہوتے ہیں اور خاص کر negative activities میں یہ لوگ بڑے genius ہوتے ہیں تو یہ لوگ مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں ہم نے ان کو بہت حد تک کنٹرول کیا ہے

اور بہتری کی گنجائش رہتی ہے مزید بھی ہم اقدامات کر رہے ہیں۔ جو پہلے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹیں تھیں اُس کے مطابق معزز ممبر کی بات ٹھیک ہے کہ جیلوں میں بیٹھ کر لوگ کرائم کرواتے تھے، جیلوں میں بیٹھ کر لوگ اغوا برائے تاوان اور قتل کی وارداتیں بھی کرواتے ہیں۔ جیمر اسی لئے لگوائے گئے ہیں کہ اُن لوگوں کو جو یہ ناجائز facilities استعمال کرتے ہیں اُن کو بند کیا جائے اور اس کے لئے ہم نے دس جیلوں میں پی سی او لگوا دیئے ہیں گوجرانوالہ جیل بھی اُس میں شامل ہے۔ اب قیدی ہفتے میں دو دفعہ اپنے گھر میں پندرہ پندرہ منٹ بات کر سکتے ہیں ناجائز ذرائع ہم نے روکے ہیں اور جائز ذرائع ہم نے اُنہیں فراہم کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انصاری صاحب! اس پر کافی بات ہو گئی ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا ایک جزا بھی رہتا ہے یہ میرا حق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ جو اہلکار ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات سپلائی کر رہے تھے تو اس کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اس بابت کوئی حتمی ثبوت نہ ہے تو اس میں ثبوت محکمہ نے خود دے دیا ہے کہ ایسے قیدی اور حوالاتی موجود ہیں جن کے پاس موبائل فونز، سمز اور منشیات ہیں، ثبوث تو مل گیا ہے یہ محکمہ نے تعین کرنا تھا تو جو محکمہ اپنے بندوں کا تعین ہی نہ کر سکے تو وہاں پر جو اتنے خطرناک قیدی ہیں جن کو detain کیا گیا ہے جو شدید جرائم میں ملوث ہیں تو یہ اُن کو کس طرح کنٹرول کر سکیں گے؟ جو تعین ہی نہ کر سکے یہ ان کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جب سے موبائل ایجاد ہوا ہے اُس وقت سے لوگ اُس کو جیلوں میں لے جا کر استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی مجرم پکڑا جاتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے تو وہ یہ تھوڑا کہتا ہے کہ میں یہ جرم دس سال سے کر رہا ہوں ہمارا کام ہے کہ جب کوئی پکڑا جائے تو اُس کو سزا دلوائیں۔ no doubt شکایات تھیں تو یہ پکڑے گئے، شکایات تھیں تو ہم نے جیمر لگائے، شکایات تھیں تو ہم نے سرچ آپریشن کئے ہیں۔ اُس میں یہ نہیں ہے کہ ہم

نے ایف آئی آر کاٹنی ہے کہ وہ پچھلے پانچ سال سے کر رہا ہے تو زیادہ سزادیں اور جو پہلی واردات میں پکڑا جائے اُس کو کم سزادیں جو ہمارے پاس پکڑا گیا ہم نے اُس کو نوکری سے بھی نکالنا ہے fix بھی کرنا ہے اور میں معزز ممبر کو یہ ضرور گزارش کروں گا کہ وہ وقتاً فوقتاً جیل کا وزٹ بھی کرتے رہیں۔ اب گوجرانوالہ جیل کے حالات بہت بہتر ہو چکے ہیں اگر ان کو کوئی شکایات ہیں یا کوئی اور چیز ہے تو وہ بھی میں address کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 4758 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپیشل زنانہ جیل ملتان سے متعلقہ تفصیلات

*4758: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین قیدیوں کے لئے صرف ایک سپیشل زنانہ جیل ملتان میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرائیل کے بعد پورے پنجاب سے خواتین قیدی ملتان جیل جا کر اپنے وکلاء اور اپنے خاندان سے بالکل cut off ہو جاتی ہیں؟

(ج) اگر جواب اس بات میں ہے تو مذکورہ جیل میں کتنی خواتین قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت اس میں کتنی خواتین قید ہیں؟

(د) کیا حکومت خواتین کے لئے نئی سب جیلیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کہاں کہاں اور نہیں تو اس کی وجہ بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین اسیران کے لئے صرف ایک زنانہ جیل ہے جو کہ ملتان میں واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے جن خواتین اسیران کو لمبی قید ہوتی ہے ان کی بہتر نگہداشت اور تعلیم و تربیت کے لئے ان کو زنانہ جیل ملتان منتقل کیا جاتا ہے وہاں پر ان خواتین اسیران کو قواعد کے مطابق تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں ان خواتین اسیران کے لواحقین کو ہفتہ میں ایک بار

ملاقات کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ وہ اپنے وکلاء اور خاندان سے بالکل cut off ہو جاتی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان خواتین کو بھی دیگر عام قیدیوں کی طرح مراعات اور سہولیات حاصل ہوتی ہیں اور وہ کسی بھی طرح سے اپنے خاندان اور وکلاء سے cut off نہ ہوتی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ خواتین اسیران کی تعداد 166 رکھنے کی گنجائش ہے تاہم اس وقت 101 اسیران مقید ہیں اس کے علاوہ پنجاب کی 21 جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے علیٰحدہ بیرکس موجود ہیں جن میں پردہ اور چار دیواری کا خاص انتظام موجود ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ضلع راولپنڈی میں بھی خواتین اسیران کے لئے علیٰحدہ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے زمین کی تلاش کا کام بذریعہ ضلعی حکومت جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں منسٹر صاحب نے یہ بات کی کہ وہاں پر تمام خواتین کو ملاقات کا ٹائم میسر ہے جبکہ وہاں پر ملاقات نہیں ہوتیں بلکہ غریب لوگوں سے رشوت لی جاتی ہے۔ وہ لوگ سارا سارا دن ساری ساری رات انتظار کرتے رہتے ہیں اور اگلے دن ان کو کہہ دیا جاتا ہے کہ ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے تو اس پر بھی تھوڑی توجہ فرمائی جائے۔ اس کے علاوہ اسی سوال کے جز (د) میں یہ بات کہی گئی کہ ابھی ہم مزید جیل بنانے کے لئے زمین تلاش کر رہے ہیں تو ان کی تلاش کب تک پوری ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ یہ سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں سوال سے تو مطمئن ہوں لیکن اگلا میرا یہ ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو بتانا چاہوں گا کہ بالکل یہ شکایات کافی حد تک ٹھیک تھیں اور اب بھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ محکمہ 100 فیصد ٹھیک ہو گیا ہے لیکن ہم نے اس کو 90 فیصد تک ٹھیک کر لیا ہے۔ ملتان کی جیل میں بلکہ میں نے تمام جیلوں میں اپنا اور آئی جی جیل خانہ جات کا نمبر آویزاں کیا ہوا ہے۔ مجھے بھی بہت ساری کالیں آتی ہیں کہ ہمیں ملاقات میں کافی پریشانی ہو رہی ہے اور ہم اس پر فوری ایکشن لیتے ہیں۔ میں وقتاً فوقتاً ایک سائل بن کر یا ملاقاتی بن

کر جاتا رہتا ہوں اور مجھے ان باتوں کا ادراک ہے لیکن اب پہلے سے کافی بہتر ہو گیا ہے۔ جہاں تک خواتین کی راولپنڈی جیل کا معاملہ ہے اس میں ہم نے محکمہ ریونیو کو کئی سالوں سے 8 کروڑ روپیہ جمع کروایا ہوا ہے۔ یہ ڈی سی او کا کام ہے۔ یہ پچھلے سیشن میں بھی سوال آیا تھا میں نے وہاں کے ڈی سی او کو لیٹر لکھے ہیں اور آئی جی صاحب بھی اس کو follow کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک اور خواتین جیل ہو جائے تاکہ جن خواتین کو لمبی قید ہو جاتی ہے ان کو سہولت ہو جائے۔ ملتان کے علاوہ ہر ڈسٹرکٹ میں، ہر جیل میں ہم نے خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنا دیئے ہیں تاکہ ان کے لواحقین کو ملاقات میں پریشانی نہ ہو۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے تمام جیلوں میں یہ سہولت دے دی ہے۔ راولپنڈی جیل کے لئے ہمارے 8 کروڑ روپے کافی عرصے سے جمع ہیں اس کو ہم مزید follow کرنے کی کوشش کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے ابھی admit کیا ہے کہ ہمیں شکایات بھی آتی ہیں ملاقاتیں نہیں ہوتیں اور بھی بہت ساری باتیں انہوں نے سچ کہی ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اب تک کوئی ایکشن بھی لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کافی لیٹ آئے ہیں انہوں نے اس کا کافی detail میں جواب دے دیا تھا۔ منسٹر صاحب! بتا دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میں نے بہت ساری جیلوں میں وزٹ کیا ہے اور جو پہلا وزٹ کیا تھا اس میں بھی میں نے اہلکار کو خود بطور رشوت پیسے دیئے تھے پھر ان لوگوں کو معطل کیا تھا آپ کو بھی پتا ہے۔ میرا نمبر ہر جیل پر آویزاں ہے اور جو بھی پکڑا جاتا ہے اس کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ اب 90 فیصد الحمد للہ افاقہ ہے آرام ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی شکایت ملتی ہے تو میں خود ایکشن لیتا ہوں۔ میں مختلف جیلوں میں روپ بدل کر اور بغیر پروٹوکول کے surprise visit کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ کیا کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! کوئی ایک جگہ کا بتادیں کہ آپ کون سی جیل کی بات پوچھ رہے ہیں؟ میرے پاس بھی detail موجود ہے جن کے خلاف ایکشن لیا گیا۔ یہ لسٹ سردار صاحب کو دی جائے۔

سردار شہاب الدین خان: منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے اس لئے میں پوچھ رہا تھا کہ کسی پر کوئی ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! چھ مہینوں کے اندر تقریباً پچاس سے زائد لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے۔ ان کو سزائیں دی گئی ہیں، ان کی نوکریاں ضبط کی گئی ہیں اور ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی گئی ہیں۔ اگر میرے بھائی چاہیں گے تو میں پوری detail ان کو دے دوں گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب! یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے بھی تین سال سے چنیوٹ جیل کے متعلق سوال جمع کروایا ہوا ہے، چنیوٹ کو ضلع بنے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں جیل نہیں بنی اور ہمارے چنیوٹ والے قیدی 90 کلو میٹر سفر کر کے جھنگ جیل جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدی / حوالاتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4930: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں؟

(ب) اس وقت جیل میں کتنے قیدی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت قیدیوں کی تعداد کے مطابق جیل کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں 2367 حوالاتیاں، 868 قیدیان اور 475 سزائے موت کے اسیران بند ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں منظور شدہ اسیران کی تعداد 1565 ہے تاہم اس وقت سنٹرل جیل ساہیوال میں 3710 اسیران بند ہیں۔

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں جملہ اسیران کو پاکستان پریژن رولز 1978 کے تحت تمام سہولیات مہیا کی جارہی ہیں اس کے علاوہ اسیران کو مہیا کی جانے والی سہولیات مندرجہ ذیل ہیں:

1. سنٹرل جیل ساہیوال پر مخیر حضرات کے تعاون سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگوایا گیا ہے اور مختلف مقامات پر الیکٹرک واٹر کولر لگوائے گئے ہیں جبکہ سال 14-2013 میں مزید 10 عدد الیکٹرک واٹر کولر لگوائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 70 عدد ہینڈ پمپس بھی لگوائے گئے ہیں جن سے لوڈ شیڈنگ کے اوقات میں استفادہ کیا جاتا ہے۔
2. اسیران کی مذہبی و دنیاوی تعلیم کے لئے مختلف NGOs کے تعاون سے اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے۔ مزید جیل میں لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جبکہ ان کی جسمانی صحت کے لئے کھیلوں کا مناسب انتظام موجود ہے جس میں والی بال، رسہ کشی اور بیڈمنٹن کی سہولیات شامل ہیں۔
3. جیل میں 50 بیڈ پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں ماہر ڈاکٹر اور کوالیفائیڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔ ہسپتال میں ای سی جی، ایکسرے، بنیادی بلڈ ٹیسٹ آپریشن تھیٹر وغیرہ اور بنیادی سہولیات میسر ہیں NGOs کے تعاون سے آئی کیمپ، شوگر، ہیپاٹائٹس، ویکسینیشن کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
4. جیل میں NGOs سپارک، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے کمپیوٹر لیب عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے پروگرام، سلائی مشینوں کی فراہمی، بچوں کے لئے جھولے اور کھلونے وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ اسیران کے لئے ٹیکنیکل کورسز جاری کئے گئے ہیں جس میں موٹر وائنڈنگ، الیکٹریشن، ٹریکٹر مکینیکل ورکشاپ منعقد کی جاتی ہیں ان کو قالین بانی سکھائی جاتی ہے تاکہ اسیران رہائی کے بعد معاشرے کے مفید شہری بن سکیں اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے ہوئے جرائم سے پاک زندگی بسر کر سکیں۔

اسیران کی ملاقات کے لئے آنے والے لواحقین کے لئے استقبالیہ دفتر قائم کیا گیا ہے جہاں ٹھنڈے پانی، صاف باتھ رومز اور پنکھوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ سال2014 میں مختلف مخیر حضرات کے تعاون سے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادائیگی کر کے غریب اسیران کو جو کہ عرش، دیت، دمن وغیرہ کی ادائیگی نہ کر سکتے تھے ان کو رہا کروایا گیا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے۔اس وقت تین اضلاع کی حوالات / قیدی مقید ہیں ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ اور پاکپتن کی تعمیر آخری مراحل میں ہے جیسے ہی دونوں جیلیں مکمل ہوں گی ضلع ساہیوال کے اسیران کے لئے گنجائش کے مطابق سہولیات مل جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ سنٹرل جیل میں منظور شدہ اسیران کی تعداد 1565 ہے جبکہ وہاں پر 3710 اسیران بند ہیں۔ 2145 قیدی استعداد اور گنجائش سے زیادہ ہیں میرا ضمنی سوال بھی یہ ہے کہ مریضوں کے لئے جو ہسپتال ہے وہ پچاس بیڈ کا ہی ہے تو کیا اس میں اضافے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس حساب سے facilities دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے زیادہ قیدی کیوں بند کئے ہوئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میرے بھائی کو بالکل علم بھی ہے، پتا بھی ہے اور میں ان کو مختلف وقت میں ساتھ بھی لے گیا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام جیلوں میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے اور ساہیوال جیل کا بھی یہی حال ہے اس میں تقریباً دو ہزار کے قریب قیدی زیادہ تھے۔ ابھی حکومت پنجاب نے نئی جیلیں بنائی ہیں۔ اوکاڑہ جیل بنائی جس میں سپرنٹنڈنٹ بھی تعینات کر دیا ہے وہ مکمل ہو گئی ہے۔اس کے علاوہ پاکپتن جیل بھی مکمل ہو گئی ہے اور ان جیلوں کو ہم مارچ میں open کرنے جا رہے ہیں۔ پھر یہاں کے قیدی جو دوسری جیلوں میں تھے وہ شفٹ ہو جائیں گے ۔ ساہیوال جیل میں ہی ہم نے high security prison بنائی ہے اس کا بھی افتتاح انشاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب کریں گے۔ میں معزز ممبر کو کہوں گا کہ اگر کسی جیل میں جانا ہو تو اب جیل میں جگہ کے لئے کوئی تنگی نہیں ہو گی آپ فکر نہ کریں۔(قہقہہ)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کی مہربانی اگر جائیں گے تو میں اور منسٹر صاحب اکٹھے ہی جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ وزٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی معذرت سے کہ یہ میرا relevant جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ گنجائش سے زیادہ قیدی اسیر ہیں اور وہاں پر پچاس لوگوں کا ہسپتال ہے اور وہ بھی پرانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! بات یہ ہے کہ سب کو سمجھ آ گئی ہے آپ کو سمجھ بہت کم آتی ہے۔ انہوں نے آپ کو بتایا ہے کہ اوکاڑہ میں بھی جیل بن گئی ہے، پاکپتن میں بھی جیل بن گئی ہے اور جو قیدی ساہیوال جیل میں بند کئے جاتے تھے وہ ادھر شفٹ ہو جائیں گے تو burden کم ہو جائے گا۔ اب اس میں نہ سمجھنے والی کون سی ایسی بات ہو گئی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے۔ وہ اگلا جو جواب تھا اس کے مطابق میں کہہ رہا ہوں۔ سمجھ مجھے بھی آ گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہاں جو پچاس بیڈ کا پرانا ہسپتال ہے اس کا بتا دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جو نئی جیلیں بنی ہیں ان میں بھی ہسپتال بنے ہیں، ان کی capacity پچاس سے بھی زیادہ ہے۔ باقی تمام جیلوں میں ایکسرے مشینیں، ای سی جی مشینیں اور ٹیسٹ کی سہولتیں موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! صرف یہ بتا دیں کہ ساہیوال جیل کا جو ہسپتال ہے اس کو update کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جب قیدی شفٹ ہو جائیں گے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ گنجائش سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ اگر ان کو وہاں پر کوئی قیدی شفٹ کرانے ہیں تو وہ بات کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے تیسرے نمبر پر بتایا گیا ہے کہ جیل میں 50 بیڈ پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں ماہر ڈاکٹر اور کوالیفائیڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔

ہسپتال میں ای سی جی، ایکسرے بنیادی بلڈ ٹیسٹ آپریشن تھیٹر وغیرہ اور بنیادی سہولیات میسر ہیں این جی اوز کے تعاون سے آئی کیمپ، شوگر، ہیپاٹائٹس، ویکسینیشن کیمپ کا انعقاد کیا جاتا ہے تو منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ان سب کا آخری کیمپ کا انعقاد کب کیا گیا تھا اور ان کا انعقاد کتنے کتنے عرصے بعد ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ہسپتال میں موجود قیدی کا علاج کرنا ڈیپارٹمنٹ اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں نہ کسی خصوصی اجازت کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی لیٹر کی ضرورت ہے۔ اس جیل میں دو ڈاکٹرز موجود ہیں اس میں ایک لیڈی ڈاکٹر موجود ہے اور جب متعلقہ ڈاکٹرز ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے specialists بلانے ہیں تو وہ بلاتے ہیں۔ این جی اوز وقتاً فوقتاً کیمپوں کا انعقاد کرتی ہیں اور وہ متعلقہ سپرنٹنڈنٹ کو درخواست دیتی ہیں اور یہ دو سے چار دن کے لئے کیمپ کا انعقاد ہوتا ہے۔ مختلف این جی اوز نے تین چار مہینے پہلے پورے پنجاب میں کیمپس کے انعقاد کئے تھے۔ As such اس کے لئے حکومت سے اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں کہ میں نے date پوچھی ہے، اب کب تک اس کا انعقاد ہو جائے گا اور کتنے کتنے عرصے بعد ہو گا تو اس کا یہ جواب نہیں ہے۔ اب میں آپ کے حکم کے مطابق آخری ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس سوال کے جز(ج) کے چوتھے حصہ میں بتایا گیا ہے کہ سال 2014 میں مختلف مخیر حضرات کے تعاون سے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے تو کیا جو مخیر حضرات نے دو کروڑ روپے دیئے تھے اس کا کوئی حساب بھی ہے اور کیا یہ اس کا آڈٹ کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! مخیر حضرات جو تعاون کرتے ہیں وہ گورنمنٹ کی طرف تو ہوتا نہیں ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ جو بندہ interest لیتا ہے، اس نے جس

جیل میں کام کرنا ہوتا ہے تو وہ خود اپنی ٹیم بھیجتے ہیں اور اپنی نگرانی میں کام کرواتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا تو فنڈ نہیں ہوتا جس میں آڈٹ ہو۔ وہ اپنی نگرانی میں کام کراتے ہیں اور خود ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا وہ ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! وہ ڈیپارٹمنٹ کو پیسے نہیں دیتے۔ وہ متعلقہ جیل میں جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں کی ضرورت کیا ہے اور مخیر حضرات ضرورت کے حساب سے مختلف کام کرتے ہیں جس میں کوئی پانی کا انتظام کرواتا ہے، کوئی بیرک بنوا دیتا ہے، کوئی ہسپتال کی چیزیں لے دیتا ہے اور کوئی میڈیسن دیتا ہے۔ یہ ان کی صوابدید ہے کہ وہ کس جگہ کام کرنا چاہتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایسا نہیں ہوتا، مخیر حضرات ایک تو اپنی طرف سے پیسے اور رقم دیں پھر اپنے بندے بھی depute کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ اس میں جو پیسے اور مال متاع ہوتا ہے وہ superintendent یا جیل کے انچارج کو دے جاتے ہیں۔ یہ پیسا یا مال آگے کس طرح disburse ہوتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نشاندہی کریں کہ کون سے superintendent کو دے کر گئے ہیں۔ منسٹر صاحب سے ابھی ایوان میں undertaking لیتے ہیں کہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ اس کا ایک باقاعدہ رجسٹر رکھیں، اس پر وہ آڈٹ کرائیں یا دیکھیں کہ اس میں مخیر حضرات نے کتنا مال یا پیسا دیا ہے اور کتنا خرچ ہوا ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ سب کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کو پتا نہیں ہے۔ مخیر حضرات پیسے نہیں دیتے بلکہ وہ سامان مہیا کرتے ہیں اور ہم نے اس کی detail دی ہے کہ دو کروڑ روپے وہاں خرچ ہوئے ہیں۔ اگر میرے بھائی کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں ensure کراتا ہوں کہ ان کے ایک ایک پیسے کا حساب رکھا جائے گا۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی شکایت ہے تو پھر بھی میں حاضر ہوں اور ان کو اختیار دیتا ہوں کہ یہ خود اس جیل میں جائیں اور اس کی انکوائری کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب!آپ کیوں بار بار انہیں جیل بھیجنے پر تیار ہیں،ملک صاحب جیل کیوں جائیں؟(قہقہے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں ان کو لسٹ provide کر دوں گا۔یہ سب کچھ کا آڈٹ کر کے چیک کروایا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل کروائیں گے۔جی،اگلا سوال محترمہ نبیرہ عندلیب صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!.on her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی،.on her behalf

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں سب سے پہلے تو منسٹر صاحب اور پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیٹھی صاحب!سوال نمبر تو بولیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!سوال نمبر 5018 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نبیرہ عندلیب کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبائی دارالحکومت کی جیلوں میں خواتین قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5018: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سنٹرل جیل اور کوٹ لکھپت جیل میں خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان بچوں کی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا قیدی ماؤں کے ساتھ رہنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام جیل کے اندر ہی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا قیدی خواتین کو رہائی کے بعد معاشرے کا فعال شہری بنانے کی خاطر ان کو جیل کے اندر کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) اس وقت سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں48قیدی خواتین ہیں اوران کے ساتھ 18 بچے ہیں۔

(ب) خواتین اسیران کے بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول ہے جس میں play group تک بچوں کے لئے ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں جن میں کمپیوٹر، کھلونے، جھولے وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ مذہبی تعلیم کے لئے ایک عالمہ جمیعت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے مقرر ہے جوان کی مذہبی اوراخلاقی تربیت سرانجام دے رہی ہے۔

(ج) قیدی خواتین کے وہ بچے جن کی عمر پانچ سال سے اوپر ہے ان کومزید تعلیم سے روشناس کرانے کے لئےSOS چلڈرن سنٹر منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں پر انہیں معیاری تعلیم مہیا کی جاتی ہے۔

(د) قیدی خواتین کو دوران قید مذہبی تعلیم، تعلیم بالغاں،آرٹ اینڈ ڈرافٹ، پارلر کا کام، سلائی کڑھائی اور کٹنگ شارٹ کورسز وغیرہ کی تعلیم اور ہنر سکھایا جاتا ہے تاکہ وہ جیل سے رہائی کے بعد ایک اچھے شہری کے طور پر پہچانی جا سکیں۔اسیران خواتین کو جرائم سے نفرت اور اخلاقیات کو بہتر بنانے کے لئے آڈیو ویڈیو کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!اب جیلوں میں کافی حد تک جیمبر زلگ گئے ہیں تو اس کا بہت زیادہ فائدہ بھی ہو رہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جو قیدی بچے وہاں پر میٹرک یا ایف اے یا بی اے کر لیتے ہیں تو کیا اس کے بعد ان کی قید میں پنجاب حکومت کی طرف سے کچھ ریلیف ملتا ہے یا بالکل ریلیف نہیں دیا جاتا؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر!بالکل نہ صرف بچے بلکہ جو بھی قیدی میٹرک یا بی اے یا جو بھی تعلیم وہاں ملتی ہے اگر وہ پاس کرتا ہے تو اس کی قید میں اسے معافی دی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5026: **جناب محمد ارشد ملک** (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کتنا فنڈز رکھا گیا اور کتنا خرچ ہوا؟

(ب) مذکورہ جیل میں مذکورہ مدت کے دوران کتنے قیدیوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی، آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ جیل میں قیدیوں کی صحت اور علاج معالجہ کے اس وقت کن کن منصوبوں پر عمل کیا جا رہا ہے، مالی سال 15۔2014 میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے مالی سال 13۔2012 میں مبلغ -/799904 روپے الاٹ و اخراجات ہوئے مزید برآں -/329382 روپے کی ادویات بھی سالانہ ٹھیکہ بذریعہ ہوم ڈیپارٹمنٹ فراہم کی گئی ہیں اور مالی سال 14۔2013 میں مبلغ -/4000000 روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ ہی رقم خرچ کی گئی۔

(ب)

1۔ دوران سال 2013 میں 1073 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور 97864 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

2۔ دوران سال 2014 میں اب تک 878 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور 79511 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے ہر ممکن سہولیات فراہم کی گئی ہیں جن میں روزانہ کی بنیاد پر ہر نئے آنے والے اسیر کی سکریننگ کی جاتی ہے جس میں ہیپاٹائٹس سی، ہیپاٹائٹس بی، ایڈز اور ٹی بی کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ بعد ازاں پازیٹو ٹیسٹ آنے پر متعلقہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال سے اندرون جیل علاج کروایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ سنٹرل جیل ساہیوال میں اسیران کے بہتر علاج معالجہ کے لئے ڈینٹل یونٹ، منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے پلانٹ، ای سی جی مشین اور الٹراساؤنڈ مشین کی سہولیات بھی فراہم کی گئی ہیں جن کی مدد سے اسیران کا بہتر انداز میں علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

مالی سال15-2014 میں ابھی تک ایمرجنسی علاج معالجہ کے لئے ایک لاکھ روپے فنڈ مختص کئے گئے ہیں بقیہ سالانہ ٹھیکہ بذریعہ ہوم ڈیپارٹمنٹ زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ دوران سال2013 میں 1073 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور 97864 اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا اور ان پر 11,29,286 اخراجات ہوئے۔2014 میں 878 اسیران مریضوں کو جیل ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا اور outdoor میں 79511 اسیران مریض آئے اور ان پر 40 لاکھ اخراجات آئے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس میں کیا فرق آیا ہے کیونکہ مریض کم ہوئے ہیں اور ان پر اخراجات 40 لاکھ روپے ہو گئے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے غلط پڑھا ہے اور یہ 799904 روپے ہیں اور یہ 79 ہزار نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا کہ 13-2012 میں یہ وہ پیسے ہیں جو ایمرجنسی میڈیسن available نہ ہوں تو وہاں کے ڈاکٹر، superintendent اور ای ڈی ہیلتھ کے نمائندے کو اختیار دیا گیا ہے۔ وہ ایک کمیٹی ہے جو میڈیسن پرچیز کرتی ہے۔ یہ اس سال میں بقایا میڈیسن ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے supply کی گئی تھی اور پرچیز کی گئی تھی۔ یہ اس لئے وہاں اخراجات کم ہیں۔اب 2014 میں یہ میڈیسن ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پرچیز نہ ہو سکیں تو اس لئے اس میں 40 لاکھ کی میڈیسن وہاں ساہیوال جیل میں پرچیز کی گئیں اس لئے اس رقم میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! باقی تو سارے معاملات ٹھیک ہیں لیکن آپ یہ بتادیں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں نے کیا بتانا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!آپ سے بڑے ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ انہوں نے ایک 799904 لکھا ہے اور مزید برآں اسی سال میں 329382 بھی لکھا ہے تو 11,29,286 روپے میں نے کیا غلط پڑھا ہے اور کیا غلط کہہ دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ دوسری جز پڑھ رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اسی میں specific۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!آپ نے ٹوٹل اسیران کے بارے میں سوال کیا تھا اور وہ پہلے جز کا جواب دے رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں اسی کا کہہ رہا ہوں کہ غلط کہا ہے۔آپ بے شک جواب دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس میں کوئی misunderstanding ہوئی ہے۔آپ کا ابھی کوئی مزید ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!جی، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دیکھیں 13-2012 میں 1073 اور 97864 جبکہ 2014 میں قیدی 878 اور outdoor میں مریضان کی تعداد 79511 لکھی ہے تو اس میں قیدی کم ہوئے لیکن اخراجات 40 لاکھ ہو گئے ہیں تو منسٹر صاحب اس کا فرق بتادیں کہ کہ اتنا خرچہ کیوں ہوا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!معزز ممبر کو میں نے بتایا ہے کہ یہ 13-2012 کی وہ میڈیسن ہیں، ایمرجنسی کے لئے ہم جو پیسے رکھتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبر جز(ب) کی بات کر رہے ہیں۔دوران سال 2013 میں 1073 اسیران مریضوں کو ہسپتال میں داخل کر کے 97 ہزار 864 روپے سے outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!97864اسیران مریضوں کو بطور outdoor علاج فراہم کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! یہ پہلے اپنے سوال کو clear کریں کہ پوچھنا کیا چاہتے ہیں، آپ کا سوال کیا ہے پہلے وہ بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ اس وقت مریض زیادہ تھے خرچہ زیادہ ہوا۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! کسی کو اندازہ تو نہیں ہوتا کہ اس کو یہ بیماری ہو گی، دوسرا اب قیمتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے اخراجات زیادہ آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب وہ مطمئن ہو گئے ہیں تو آپ بھی مطمئن ہو جائیں، میں نے کہہ دیا ہے کہ مطمئن ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ ضمنی سوال کریں۔

سردار شہاب الدین خان: میں معزز وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب جیل میں میاں بیوی کی ملاقات ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کے کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: اسی سوال سے related ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!اس میں تو یہ کہیں نہیں ہے، یہ ضمنی سوال نہیں بنتا،آپ لیٹ ہو گئے ہیں، منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں یہ بات آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھ لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میں ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بات آپ وقفہ سوالات کے بعد پوچھ لیجئے گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر!میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ملاقات ایک دو دن کے لئے نہیں ہوتی، آدھے گھنٹے کے لئے ملاقات ہوتی ہے اور وہ جالیوں کے اندر مقید ہوتے ہیں۔ کوئی بھی بندہ جو ملاقات کی requirement پوری کرے وہ ملاقات کر سکتا ہے لیکن یہ فیملی روم کی ملاقات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5449 جناب شفقت محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5767 محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیتے ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!.On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5767 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ شمیلہ اسلم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: ڈسٹرکٹ جیل میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5767: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں ملازمین کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کے نام، گریڈ اور اسامیوں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جیل میں اس وقت کنٹریکٹ ملازمین کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کب سے کام کر رہے ہیں۔

(ج) کیا اس جیل میں ذہنی مریض اور ٹی بی سے متاثرہ قیدی ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے مریض ہیں اور حکومت انہیں کیا کیا سہولت باہم پہنچا رہی ہے؟

(د) کیا وہاڑی جیل میں منی آپریشن تھیٹر، ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولت موجود ہے، اگر ہاں تو روزانہ اندازاً کتنے قیدی مستفید ہو رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں ملازمین کی کل منظور شدہ 358 اسامیاں ہیں ان میں سے 22 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام پوسٹ	گریڈ	کل تعداد	خالی اسامیاں
1	سپرنٹنڈنٹ جیل	18	01	–
2	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	17	02	01
3	میڈیکل آفیسر	17	01	–
4	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل	16	07	01
5	ہیڈ کلرک	14	01	–
6	مذہبی ٹیچر	12	01	–
7	سینئر کلرک	09	02	01
8	سٹور کیپر	09	01	01
9	ڈسپنسر	09	02	01
10	ڈینٹل ٹیکنیشن	09	01	01
11	چیف وارڈر	09	04	–
12	فوٹو گرافر	08	01	–
13	جونیئر کلرک	07	02	–
14	ہیڈ وارڈر	07	24	
15	لیب ٹیکنیشن	06	01	01
16	وارڈر	05	253	14
17	لیڈ وارڈر	05	04	۔
18	ڈارک روم اٹنڈنٹ	05	01	–
19	میسن	05	01	–
20	کک	05	01	–
21	باربر	05	01	01
22	موٹر ڈرائیور	04	01	–
23	گارڈن قلی	01	02	–
24	پھول مالی	01	01	–
25	کک	01	01	–
26	سویپر	01	40	–
27	سپرنٹنڈنٹ اردلی	01	01	۔
	ٹوٹل		358	22

(ب) اس وقت جیل میں چار خاکروب سال 2014 سے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) ایک ذہنی مریض حوالاتی جس کا نام جاوید سرور اور ایک extra pulmonary ٹی بی کا مریض قیدی جس کا نام ارشاد ولد شیخ محمد موجود ہے۔ ذہنی مریض کو باقاعدگی سے psychiatrist سے چیک کروایا جاتا ہے اور میڈیسن بھی باقاعدگی کے ساتھ دی جاتی ہے اور ان کا فالو اپ بھی کروایا جاتا ہے۔ ٹی بی کے مریض کو T.B(DOT) کے تحت میڈیسن باقاعدگی سے دی جاتی ہے۔

(د) جیل میں ای سی جی مشین موجود ہے جس سے روزانہ تقریباً ایک سے دو مریضوں کی ای سی جی کی جاتی ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ لیبارٹری اور ڈینٹل چیئر کی سہولیات بھی جیل ہسپتال میں موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں جو خالی اسامیوں کی تفصیل دی گئی ہے، وزیر موصوف صاحب پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ جو بائیس خالی اسامیاں ہیں یہ کب سے خالی ہیں اور کب تک پُر کر لی جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جہاں تک ان خالی اسامیوں کا تعلق ہے ان میں mostly تو پر ہو چکی ہیں اور باقی بھی within two months پر ہو جائیں گی بلکہ اکثر لوگ ان اسامیوں پر تعینات بھی ہو چکے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر یہ اسامیاں پُر ہو چکی ہیں، جواب تو 4۔مارچ 2014 کا آیا ہوا ہے، اب وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ یہ اسامیاں پر ہو چکی ہیں، منسٹر صاحب اس بات کو clear کر دیں کہ بائیس اسامیاں جو اس وقت خالی تھیں ان میں سے کتنی اسامیوں کو پُر کر دیا گیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! ابھی ہم نے جو نئی بھرتی کی ہے اس میں وارڈن، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھرتی ہو چکے ہیں، دو دن پہلے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کے بھی انٹرویو ہو چکے ہیں اور mostly لوگوں کو ہم نے ان خالی اسامیوں پر appoint کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! ان کی appointment ہو گئی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!ویسے تو میں تعداد پوچھ رہی تھی ، میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میڈیکل آفیسر کی ایک ہی اسامی ہے اور وہ بھی خالی ہے۔وہاں پر جو قیدی ہیں ان کو میڈیکل کی سہولیات کس طرح provide کی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):جناب سپیکر!ساہیوال کی جیل میں میڈیکل کی سہولیات موجود ہیں فرض کیا کہ ڈاکٹر چھٹی پر ہے یا اس کی ٹرانسفر ہو گئی ہے تو پھر بھی میڈیکل آفیسر on call موجود ہوتا ہے۔اس جیل میں خواتین زیادہ نہیں ہیں on call خاتون میڈیکل آفیسر کو بلا لیا جاتا ہے اور جہاں تک LHV کا تعلق ہے وہ تو وہاں پر مستقل طور پر موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!میڈیکل آفیسر کی اسامی تو خالی ہی نہیں ہے وہ تو fill ہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میڈیکل آفیسر کی اسامی وہاں پر خالی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ پڑھیں،اس میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے بلکہ یہ تو fill ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرے پاس جو جواب ہے اس کے سیریل نمبر 3 پر میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس میں آپ پڑھیں کہ میڈیکل آفیسر کی کل تعداد ایک ہے؟

محترمہ نگہت شیخ:جی،تعداد ایک ہے اور خالی اسامیاں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی "پڑھیں خالی اسامیاں کتنی ہیں، محترمہ!میڈیکل آفیسر کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جی،ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:شکریہ

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر:میاں صاحب!اگر آپ کا ضمنی سوال relevant ہو گا تو میں اس کا جواب لوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!انشاءاللہ تعالیٰrelevantہی ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!سوال نمبر5767کے جز(د)میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا وہاڑی جیل میں منی آپریشن تھیٹر،ایکسرے اور ای سی جی مشین کی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو اندازاً روزانہ کتنے قیدی مستفید ہو رہے ہیں؟اب آپ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جیل میں ای سی جی مشین موجود ہے جس سے روزانہ تقریباً ایک سے دو مریضوں کی ای سی جی کی جاتی ہے جبکہ الٹراساؤنڈ لیبارٹری اور ڈینٹل چیئر کی سہولیات بھی جیل ہسپتال میں موجود ہیں۔

سوال میں تو ڈینٹل چیئر کا پوچھا ہی نہیں گیا بلکہ منی آپریشن تھیٹر کے متعلق سوال کیا گیا جس کو گول کر دیا گیا ہے،اگر تو آپریشن تھیٹر موجود نہیں ہیں تو بیان فرما دیں کہ نہیں ہے،اس جواب کو کیوں گول کیا گیا ہے؟ڈینٹل چیئر کے متعلق سوال پوچھا ہی نہیں گیا اس کا جواب آگیا ہے۔یہ تو ایسے ہی سوال گندم جواب چنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر!صحت کی یہ تمام سہولتیں موجود ہیں اور جب کسی قیدی کو خدانخواستہ کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس وقت یہ سہولت مہیا کی جاتی ہے۔یہ نہیں ہے کہ اگر سو قیدی ہیں تو ہم نے ان میں سے پچاس قیدیوں کو ضرور اس مشین میں سے گزارنا ہے۔میری یہ گزارش ہے کہ میڈیکل سے متعلقہ تمام عملہ وہاں پر موجود ہے،جب کسی کو کوئیproblemہوتی ہے تو اس کو یہ سہولت مہیا کی جاتی ہے چونکہ یہ ایک چھوٹی جیل ہے اس لئے میڈیکل سے متعلقہ تھوڑے لوگ ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

قیدیوں کو جیل سے عدالت لے جانی والی گاڑیوں میں قیدیوں کو دشواری کا معاملہ

*608: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت تک جن گاڑیوں میں لایا جاتا ہے، ان میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کو گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے اور ventilation کے لئے جگہ بھی بہت تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو سانس لینے میں سخت دشواری ہوتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) قیدیوں کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔ کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں۔ دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمد و رفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی۔ البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائر کنڈیشنر نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(ج) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مد نظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے۔ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائر کنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: بہبود آبادی کے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3606: **ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں پاپولیشن ویلفیئر سنٹرز اور ملازمین کی تعداد کیا ہے، ان کی ماہانہ تنخواہ اور اخراجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں یہ سنٹرز اور ملازمین کس ضلعی آفیسر پاپولیشن ویلفیئر کے ماتحت کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب 2005 سے علیحدہ ضلع بن چکا ہے اور تقریباً 8 سال سے محکمہ کے ملازمین اور عوام کو اپنے مسائل کے لئے ضلع شیخوپورہ جانا پڑتا ہے کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موجود پاپولیشن ویلفیئر کے سنٹرز اور ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہے:

1۔	تحصیل آفس بہبود آبادی	1
2۔	فیملی ہیلتھ کلینکس	3
3۔	فلاحی مراکز	21
4۔	ملازمین کی تعداد	138
5۔	ملازمین کی ماہانہ تنخواہ	23,27,550/-روپے
6۔	ماہانہ اخراجات	2,07,000/-روپے

(ب) ننکانہ صاحب کے سنٹر اور ملازمین ضلعی آفیسر بہبود آبادی شیخوپورہ کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

(ج) پاپولیشن ویلفیئر ایک پروگرام ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پنجاب گورنمنٹ کو منتقل ہوا ہے۔یہ پروگرام پنجاب کو منتقل کرتے ہوئے یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ کوئی نئی پوسٹ نہیں بنائی جائے گی اور نہ ہی کوئی نئی بھرتی ہوگی۔جونہی یہ پروگرام مکمل طور پر پنجاب کے بجٹ پر آجائے گا تو ضلع ننکانہ صاحب کے لئے نئی پوسٹیں پیدا کی جائیں گی اور ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر کی تعیناتی بھی کی جائے گی۔

میانوالی: پاپولیشن ویلفیئر کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4326: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز کو 13۔2012 اور 14۔2013 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دسیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع میانوالی میں پاپولیشن ویلفیئر کے کل 24 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ مراکز کو 13۔2012 اور 14۔2013 میں بالترتیب ۔/2,28,13,625 روپے اور ۔/1,81,71,882 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور ان فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ کروالیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ مراکز کو سال 13۔2012 میں ۔/4,68,046 روپے اور سال 14۔2013 میں ۔/34,30,943 روپے کی ادویات فراہم کی جاچکی ہیں۔

فیصل آباد: بہبود آبادی کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4757: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو سال 14۔2012 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین/افسران کی تنخواہ پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم یوٹیلٹی بلوں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو سال13۔2012میں مبلغ۔/6,90,56,810روپے اور سال14۔2013میں مبلغ۔/7,36,70,537روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد میں سرکاری افسران کی تنخواہ پر سال 13۔2012میں مبلغ۔/40,41,982روپے اور سال14۔2013میں مبلغ۔/37,70,444روپے خرچ ہوئے جبکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ پر سال13۔2012میں مبلغ۔/9,91,73,230 روپےاور سال14۔2013میں مبلغ۔/10,15,68,580روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر سال13۔2012میں مبلغ۔/1,66,333روپے اور سال 14۔2013میں مبلغ۔/1,27,359روپے خرچ ہوئے جبکہ پٹرول پر سال 13۔2012 میں مبلغ۔/7,47,838روپے اور سال14۔2013 میں مبلغ۔/7,66,306روپے خرچ ہوئے۔

(د) یوٹیلٹی بلوں پر سال13۔2012میں مبلغ۔/5,70,173روپےاور سال14۔2013میں مبلغ۔/5,89,897روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) چونکہ محکمہ ہذا کو تمام گرانٹ وفاقی ترقیاتی منصوبہ 15۔2010کے تحت وفاقی حکومت سے ملتی ہے لہذا محکمہ بہبود آبادی ضلع فیصل آباد کو بھی تمام رقم اسی ترقیاتی فنڈ سے ملتی ہے۔

آبادی پر قابو پانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5454:ڈاکٹر عالیہ آفتاب:کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں آبادی کی بڑھتی ہوئی شرح پر کتنے فیصد قابو پایا گیا ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق آگاہی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع لاہور صوبہ پنجاب کا مرکز ہے اور اس میں بڑھتی ہوئی آبادی کی بنیادی وجہ دوسرے اضلاع سے نقل مکانی کرنے والے لوگ ہیں۔ اس وقت لاہور میں کل شرح بارآوری

(Total Fertility Rate) 3.21 ہے۔(MICS 2011-12) اور مانع حمل ادویات کے استعمال کی شرح 41.2 ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے شرح پیدائش کم ہو رہی ہے۔

لاہور میں آبادی کی شرح افزائش 80 کی دہائی میں 3.1 فیصد سے زائد تھی جو کہ 1998 میں کم ہو کر 2.1 فیصد تک ہو گئی اور آبادی کی موجودہ شرح افزائش 1.9 فیصد تک ہے جو کہ محکمہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(ب) ضلعی دفتر لاہور نے رواں مالی سال 15-2014 میں خاندانی منصوبہ بندی کی آگاہی سے متعلق مندرجہ ذیل سرگرمیاں سرانجام دیں:

نام سرگرمی	تعداد	استفادہ کنندگان
علماء کرام کے ساتھ گروپ میٹنگ	2	225
این جی اوز کے ساتھ گروپ میٹنگ	2	120
نوجوانوں کے ساتھ گروپ میٹنگ	1	110
خواتین کے ساتھ گروپ میٹنگ	645	18950
سوشل موبیلائزرز کی گروپ میٹنگ	230	5750
پوسٹر اور مضمون نویسی مقابلہ	2	350
کوئیز پروگرام (پنجاب یونیورسٹی)	1	250
آگاہی لیکچر برائے طلباء	2	185
فری میڈیکل کیمپ	32	5450
سیٹلائٹ کیمپس	40	4150
مقابلہ نعت خوانی	1	250
کرکٹ میچ	1	2200
والی بال میچ	2	1300
صحت مند بچوں کا مقابلہ	20	1050
معلوماتی سیشن	01	175
مختلف مقامات پر آگاہی پمفلٹ کی تقسیم	45000	45000

مندرجہ بالا سرگرمیوں کے ذریعے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں تک محکمہ کا پیغام پہچانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اس میں ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر آگاہی بینرز اور سٹیمرز بھی آویزاں

کئے گئے۔ جس کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں تک محکمہ بہبود آبادی کا پیغام پہنچا اور محکمہ کو اپنے اہداف حاصل کرنے میں خاصی مدد ملی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں عمر رسیدہ قیدیوں کی تعداد و پیرول پر رہائی کی تفصیلات

*2495:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 70 سال یا اس سے زائد، 80 سال یا اس سے زائد عمر کے کتنے قیدی مرد و خواتین ہیں۔مرد و خواتین کی الگ الگ تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) معمر افراد کو جیل میں کیا کوئی خصوصی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) جیل میں کتنی عمر تک کے قیدیوں سے جسمانی مشقت لی جاتی ہے، کیا حکومت متعلقہ قوانین میں معمر قیدیوں کے لئے پیرول پر رہائی سمیت دیگر سہولیات کی فراہمی کے لئے قانون سازی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں مورخہ 13-01-2014 تک غیر مصدقہ طور پر 70 یا 80 سال یا اس سے زائد عمر کے مرد کی تعداد 36 ہے جبکہ کوئی خاتون 70 یا 80 سال یا زائد عمر کی مقید نہ ہے تاہم مصدقہ تعداد میڈیکل بورڈ سے عمر کا ٹیسٹ کروانے کے بعد ہی بیان کی جا سکتی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں معمر افراد سے کوئی مشقت نہ لی جاتی ہے اور ان کی اصلاح کے لئے روزانہ کے بنیاد پر دینی تعلیم جیل قوانین کے مطابق دی جاتی ہے اور ان کی صحت کے حوالے سے میڈیکل کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں تمام قیدیوں سے مشقت حسب الحکم متعلقہ عدالت لی جاتی ہے جبکہ قانون میں مشقت کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔تاہم ایسے اسیران جو ضعیف ہوں اور مشقت کرنے کے قابل نہ ہوں تو ان کی جسمانی صحت اور عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے اور میڈیکل آفیسر کے مشورے کے بعد ان کی مشقت معاف کر دی جاتی ہے۔ موجودہ قانون کے تحت پیرول پر رہائی Good Conduct Prisoners Probational release Act,1926 Rules. 1927 (ibid) عمل میں لائی جاتی ہے۔ایسے قیدی جو نیک چال چلن رکھتے ہوں اور مندرجہ بالا قوانین کی جملہ شرائط پوری کرتے ہوں انہیں پیرول پر رہا کیا جاتا ہے۔پیرول پر

رہائی کے بعد ایسے قیدی / پیرولی سے گھریلو کام کاج اور کھیتی باڑی و زراعت کا کام لیا جاتا ہے۔ تاہم معمر قیدی / پیرولی سے ہلکی نوعیت کا کام لیا جا سکتا ہے جوان کی جسمانی سکت اور قوت سے مطابق ہوتا ہے۔

لاہور: کیمپ جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب و دیگر تفصیلات

*2744: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کب نصب کیا گیا؟

(ب) مذکورہ پلانٹ لگانے کی منظوری کب اور کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

(د) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا، ٹھیکہ دینے کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں کن کن تاریخوں میں اشتہار دیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ پنجاب کی دوسری جیلوں میں بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) کیمپ جیل لاہور میں دو عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں۔

1۔ مورخہ 21-02-2012 پرانی جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا۔

2۔ جون 2012 میں نئی جیل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا۔

(ب) واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور نے مورخہ 03-12-2012 کو دی تھی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس بطور عطیہ میسرز حمزہ فاؤنڈیشن نے فراہم کئے تھے اور ان کی تنصیب پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مختلف خیراتی اداروں کے تعاون سے ہوئی اس لئے کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا اور نہ ہی کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب تمام جیلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں مبلغ 74.450 ملین کا تخمینہ لاگت بابت سال 14-2013 اور 15-2014 کی اے ڈی پی میں شامل کرنے کے لئے محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی کو بھجوایا گیا لیکن اس سکیم کے فنڈز مہیا

نہ کئے گئے۔ مخیر حضرات کے تعاون سے 29 جیلوں پر فلٹریشن پلانٹ نصب ہو چکے ہیں اس وقت پنجاب کی صرف تین جیلوں پر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہیں جن کے لئے مخیر حضرات سے تعاون کی کوشش جاری ہے باقی تین جیلوں پر بھی 15-2014 تک لگا دیئے جائیں گے۔

مزید برآں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب کی ذاتی کوششوں سے درج ذیل جیلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس بذریعہ عطیات مخیر حضرات اور پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے لگوائے جا چکے ہیں اور دیگر جیلوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔

جیل کا نام	فراہم کردہ ادارہ / شخصیت کا نام
1۔ڈسٹرکٹ جیل لاہور	حمزہ فاؤنڈیشن لاہور
2۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
3۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات	مسماۃ ثمینہ فخر مشتاق، ایم این اے گجرات
4۔ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد	چودھری محمد حنیف، کسان آئل ملز فیصل آباد
5۔سنٹرل جیل فیصل آباد	دارالحسان سمندری روڈ فیصل آباد
6۔ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا	پنجاب پریزن سوسائٹی
7۔ڈسٹرکٹ جیل ملتان	میاں فیصل مختار سابقہ سٹی ناظم ملتان
8۔سنٹرل جیل میانوالی	خادم حسین / مہر خان میموریل فاؤنڈیشن میانوالی
9۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	چودھری امجد اقبال چیمہ / چودھری محمد اکرم آف سیالکوٹ
10۔سنٹرل جیل گوجرانوالہ	چودھری افتخار احمد گارڈن ٹاؤن گوجرانوالہ
11۔ڈسٹرکٹ جیل اٹک	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
12۔بورسٹل جیل فیصل آباد	سپارک فاؤنڈیشن فیصل آباد
13۔سنٹرل جیل ملتان	حاجی عطاء الرحمان گروپ آف انڈسٹریز ملتان
14۔سنٹرل جیل لاہور	قریشی فاؤنڈیشن لاہور
15۔ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
16۔ڈسٹرکٹ جیل شاہدپور	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
17۔ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر	میاں محمد رؤف سیالکوٹ
18۔ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
19۔سب جیل چکوال	ہارون غنی چیمہ
20۔سنٹرل جیل بہاولپور	تعلیم القرآن
21۔سنٹرل جیل ساہیوال	چودھری شمزید حسین این جی او ساہیوال
22۔سنٹرل جیل ڈی جی خان	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
23۔ڈسٹرکٹ جیل راجن پور	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور

24۔ڈسٹرکٹ جیل جہلم	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
25۔ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
26۔بور سٹل جیل بہاولپور	جسٹس شاہد بلال،لاہور ہائی کورٹ بنچ بہاول پور
27۔وومن جیل ملتان	الخدمت فاؤنڈیشن لاہور
28۔سنٹرل جیل راولپنڈی	پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی
29۔ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی	پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ

ساہیوال:سنٹرل جیل میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3097: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ کتنا ہے۔کتنے رقبہ پر بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ پر فصل کاشت کی جاتی ہے یا خالی پڑا ہے یا کوئی دیگر استعمال میں ہے؟

(ب) اس جیل کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس جیل کے سال12۔2011اور13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں اگر ان سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ کی تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس جیل کے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں تفصیل گریڈ9اور اوپر کے ملازمین کی فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 154ایکڑاور2کنال ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	ایکڑ	کنال	مرلہ
ٹریننگ انسٹیٹیوٹ(زیر تعمیر)	28	05	09
جیل بلڈنگ	55	00	00
جیل کالونی وارڈرلائن	60	00	00
زیر کاشت رقبہ	10	04	11

(ب) تفصیل ملازمین گریڈاور عہدہ وار کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال کے سال12۔2011 اور13۔2012 کے اخراجات کی مد وار تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال12۔2011کی آڈٹ رپورٹ کے مطابق کل آڈٹ پیرے 17ہیں۔ان میں8آڈٹ پیرا ایڈوانس پیروں میں سے پانچ پیرے SDACمیں میٹنگ میں discuss ہو چکے ہیں باقی تین پیرے PACمیٹنل میں discussہوں گے۔

باقی9پیرے Ordinaryہیں جن کی DACمیٹنگ مورخہ 01/02-04-2013کو ہو چکی ہے لیکن میٹنگ کے منٹس تاحال موصول نہ ہوئے ہیں۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال کے مندرجہ ذیل افسران و اہلکاران کے خلاف انکوائریاں زیر سماعت ہیں۔

i. قاری امانت علی مذہبی ٹیچر (سکیل نمبر12)کے خلاف ناقص کارکردگی اور نااہلی کی بناء پر انکوائری مورخہ 14۔04۔2014 کو شروع ہوئی اور ملک مبشر احمد خان ڈی آئی جی لاہور ریجن لاہور انکوائری آفیسر مقرر ہوئے۔

ii. قاری عبدالعزیز مذہبی ٹیچر (سکیل نمبر12)کے خلاف قیدی محمد احمد ولد نواز نے سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ساہیوال کو شکایت کی کہ اس نے اس پر تشدد کیا ہے جس کی بابت اہلکار مذکورہ کو مورخہ 12۔02۔2014 کو معطل کیا گیا اور شوکاز نوٹس جاری کیا گیا جواب تسلی بخش نہ ملنے پر مذکورہ اہلکار کے خلاف باقاعدہ انکوائری مورخہ 07۔04۔2014 کو لگائی گئی اور محمد اکبر میلن پرنسپل پنجاب پریزن سٹاف ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔ بعد از انکوائری الزامات نہ ثابت ہونے پر مذکورہ اہلکار کو بری الذمہ کر دیا گیا۔

iii. سنٹرل جیل ساہیوال کے متعلقہ ایک خبر روزنامہ "نیوز" مورخہ 29۔12۔2012 کو شائع ہوئی کہ 19 قیدیان کو دھوکا دہی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال سے زائدالعمر ہونے کی بناء پر رہا کیا گیا جس کی ابتدائی انکوائری جناب ڈی آئی جی لاہور ریجن لاہور نے کی اور کیس برائے انضباطی کارروائی محکمہ داخلہ پنجاب کو ارسال کیا گیا جس پر مندرجہ ذیل ذمہ داران آفیسران کو شوکاز نوٹسز جاری ہوئے۔

1) شیخ محمد اکرام، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
2) محمد سلیم گل، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
3) ڈاکٹر رفیق احمد صدیقی، میڈیکل آفیسر

ضلع منڈی بہاؤالدین میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*5449: جناب شفقت محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کی جیلوں میں قیدیوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین جیل میں سزائے موت کے قیدیوں کی کتنی تعداد ہے ان کو کون کون سی سہولت دی جارہی ہے؟

(ج) تمام قیدیوں کو ہفتہ وار مہیا کیا جانے والے کھانے کی تفصیلات بیان کریں؟

(د) جیل میں قیدی مریضوں کے لئے طبی سہولیات کی تفصیلات بیان کریں؟

(ہ) کیا حکومت منڈی بہاؤالدین میں خواتین جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں اسیران کی تعداد 656 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں قیدیان سزائے موت کی تعداد 112 ہے اور ان کو کھانے پینے، علاج معالجہ، ملاقات اور دیگر تمام ضروری سہولیات بمطابق پاکستان پرویژن رولز 1978 کے تحت مہیا کی جارہی ہیں۔

(ج) جیل ہذا پر اسیران کو ہفتہ وار مہیا کئے جانے والے کھانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ایام	ناشتہ	کھانا دوپہر	کھانا شام
1	سوموار	چائے+روٹی	گوشت مرغ+سفید چنا+روٹی	سبزی+روٹی+چاول (زردہ چاول ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے سوموار کو دیئے جاتے ہیں)
2	منگل	چائے+روٹی	سبزی+روٹی	گوشت مرغ+روٹی
3	بدھ	چائے+روٹی	دال ماش+روٹی	گوشت مرغ+آلو+روٹی
4	جمعرات	چائے+روٹی	گوشت مرغ+دال چنا+روٹی	دال چنا+روٹی+چاول (جبکہ ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو نمکین چاول+دال چنا دیئے جاتے ہیں)
5	جمعہ	چائے+روٹی	سفید چنا+روٹی	گوشت مرغ+روٹی
6	ہفتہ	چائے+روٹی	سبزی+روٹی	گوشت مرغ+روٹی
7	اتوار	چائے+روٹی	دال مسور+دال مونگ+روٹی	لوبیا سفید+روٹی

(د) جیل ہذا میں ہسپتال موجود ہے جس میں ضرورت کی تمام ادویات موجود ہیں نیز الٹراساؤنڈ، ڈینٹل چیئر اور ECG کی سہولت بھی موجود ہے۔ اسیران میں ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور ایڈز کی تشخیص کے لئے ایک لیبارٹری موجود ہے جس میں ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے تعاون سے مندرجہ بالا بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی سہولت فراہم کی جارہی ہے نیز نشہ کے عادی اسیران کے لئے Drug Rehabilitation Centre قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے عادی اسیران کی جیل آمد کے بعد مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ جیل ہذا پر ایک میڈیکل

آفیسر کی اسامی ہے جو کہ اس وقت خالی ہے ایمرجنسی کے وقت ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال منڈی بہاؤالدین سے فوری طور پر میڈیکل آفیسر فراہم کر دیا جاتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل آفیسرز ڈی ایچ کیو ہسپتال سے جیل ہذا کا وزٹ کرتے ہیں جن کی ڈیوٹی ڈسٹرکٹ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین لگاتے ہیں۔

(ہ) ضلع منڈی بہاؤالدین میں خواتین کے لئے جیل بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ ضلع ملتان میں عورتوں کے لئے ایک جیل موجود ہے نیز خواتین کے لئے ہر جیل میں علیٰحدہ بارک موجود ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع وہاڑی: بہبود آبادی کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

3: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل وہاڑی میں بہبود آبادی کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں اور کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان مراکز میں کون کون سے ملازمین کب سے تعینات ہیں؟

(ج) محکمہ میں کب سے کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ڈسکیہ شاہنواز خان):

(الف) تحصیل وہاڑی میں بہبود آبادی کے 17 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مراکز میں موجود ملازمین کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبود آبادی (تحصیل وہاڑی) میں موجود خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منظور شدہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

226: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا منظور شدہ رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر جیل کی بلڈنگ ہے اور کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ جیل میں فصلوں کے لئے کاشت ہونے والے رقبہ کے لئے انہار سے پانی منظور شدہ ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب نفی ہے تو کیا محکمہ نہر سے غیر قانونی طور پر پانی حاصل کر کے ڈسٹرکٹ جیل کے رقبہ کی آبپاشی کرتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) جیل کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

	مرلہ	کنال	ایکڑ
1۔جیل بلڈنگ	00	04	25
2۔رہائشی کالونی، وارڈرلائن، مسجد سٹاف کالونی، ڈاکخانہ، گیراج، ڈسپنسری، کلب، دکانیں وغیرہ	16	04	31
3۔زرعی رقبہ	00	04	10
کل رقبہ	16	04	67

(ب) نہیں۔

(ج) جیل ہذا پر نہری پانی استعمال نہیں کیا جاتا ہے پانی کی باقاعدہ منظوری کے لئے ڈپٹی سیکرٹری ڈویلپمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب، ہوم ڈیپارٹمنٹ، لاہور کی دفتری چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-15/2011 مورخہ 26-11-2011، چٹھی نمبری SO(DEV)HD/15-15/2011 مورخہ 19-06-2012، انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات لاہور کی چٹھی نمبری Bldgs/2012/33524 مورخہ 09-06-2012 اور سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی چٹھی نمبری 5134 مورخہ 14-07-2014، چٹھی نمبری 5595 مورخہ 11-08-2014 اور چٹھی نمبری 5705 مورخہ 18-08-2014 کے تحت سیکرٹری، گورنمنٹ آف دی پنجاب، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کو لکھی جا چکی ہے۔

راجن پور: محکمہ بہبود آبادی کے زیر استعمال گاڑیاں اور ان کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

60: **سردار علی رضا خان دریشک:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبود آبادی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) مالی سال14۔2013 میں P.O.L کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی، کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) مالی سال14۔2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکسیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبود آبادی کی کل 13 گاڑیاں موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال14-2013 میں P.O.L کی مد میں کل -/10,95,000 روپے مختص کئے گئے جن میں سے -/10,20,164 روپے خرچ ہوئے اور -/74,836 روپے بقایا ہیں۔

(ج) مالی سال14-2013 میں گاڑیوں کی M & R کی مد میں -/1,65,000 روپے مختص کئے گئے جس میں سے -/1,55,905 روپے خرچ ہوئے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

357: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی جیلیں کہاں کہاں بنائی گئی ہیں ان جیلوں میں کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی رکھے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں کتنے کتنے بیڈ کے ہسپتال بنائے گئے ہیں اور ان ہسپتالوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو تشخیص اور علاج کی کون کون سی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں میں سے کون کون سے ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنائے ہیں اور کون سے ہسپتال مخیر حضرات کے تعاون سے بنائے گئے ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن کے چار اضلاع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات اور منڈی بہاؤالدین میں جیل خانہ جات موجود ہیں۔

جیل کا نام	اسیران رکھنے کی گنجائش	موجودہ اسیران
1۔ سنٹرل جیل گوجرانوالہ	1425	3295
2۔ ڈسٹرکٹ جیل گجرات	457	1483

3۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین	279	654
4۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	722	2228

(ب)

1۔سنٹرل جیل گوجرانوالہ:

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 12 بیڈز کا ہسپتال موجود تھا جس کی گنجائش کو حال ہی میں بڑھایا گیا ہے اور اس وقت یہ ہسپتال 60 بیڈز پر مشتمل ہے اور اسیران کی تشخیص اور علاج معالجہ کے لئے درج ذیل سہولیات دستیاب ہیں:

1۔ ایکسرے مشین
2۔ الٹراساؤنڈ مشین
3۔ ای سی جی
4۔ کلینیکل لیب
5۔ جدید ڈینٹل سیکشن
6۔ آپریشن تھیٹر کی سہولت

مزید برآں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز / سرجن کو بھی بلوایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے 2 کوالیفائیڈ حکیم تعینات کئے گئے ہیں جو قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے فراہم کردہ ہربل ادویات سے مفت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

2۔ڈسٹرکٹ جیل گجرات:

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 20 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے۔ جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ الٹراساؤنڈ
2۔ ای سی جی
3۔ ٹی بی ڈاٹ لیبارٹری
4۔ ڈینٹل یونٹ
5۔ مفت ادویات کی فراہمی، 24 گھنٹے میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی دستیابی، بیرون جیل ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کے وزٹ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

3۔ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین:

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں 12 بیڈز کا ہسپتال موجود ہے جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کی درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ نشہ کے عادی اسیران کے لئے Drug Rehabilitation Centre کا قیام
2۔ ای سی جی
3۔ الٹراساؤنڈ
4۔ ڈینٹل یونٹ کا قیام
5۔ ٹی بی کی تشخیص کے لئے لیبارٹری کا قیام۔

4۔ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ:

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں 44 بستروں کا ہسپتال موجود ہے۔جہاں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تشخیص اور علاج کی درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ لیبارٹری
2۔ ایکسرے مشین
3۔ الٹراساؤنڈ
4۔ ڈینٹل چیر
5۔ ای سی جی
6۔ عادی منشیات اسیران کی بحالی کا سنٹر بھی موجود ہے۔

(ج) سنٹرل جیل گوجرانوالہ:

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں پہلے سے موجود 12 بیڈز کا ہسپتال حکومت کے وسائل سے بنا جبکہ ہسپتال کی گنجائش بڑھانے کے لئے حال ہی میں مخیر حضرات کے تعاون سے نئے وارڈ بنائے گئے ہیں جن میں 60 بیڈز کی گنجائش ہے اس کے علاوہ مخیر حضرات کی جانب سے اسیران کے علاج معالجہ کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات بھی بطور عطیہ فراہم کی گئی ہیں:

1۔ آپریشن تھیٹر (تعمیر مع مشینری وغیرہ)
2۔ کلینیکل لیب (تعمیر مع مشینری وغیرہ)
3۔ ڈینٹل سیکشن (تعمیر مع مشینری وغیرہ)
4۔ ایکسرے مشین
5۔ ای سی جی مشین
6۔ قرشی کے تعاون سے دواخانہ قائم ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات:

ڈسٹرکٹ جیل گجرات کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین:

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ:

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کا ہسپتال حکومت نے اپنے وسائل سے بنوایا ہے اور مذکورہ ہسپتال کے اخراجات حکومت کے فنڈز سے کئے جاتے ہیں۔

لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

208: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز سال13-2012 اور14-2013 میں کتنی مالیت کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ج) ان ادویات سے کل کتنے لوگ مستفید ہوئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دیسہ شاہنواز خان):

(الف) لاہور میں پاپولیشن ویلفیئر کے کل 101 مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ مراکز کو سال13-2012 میں مبلغ -/20,17,240 روپے اور سال14-2013 میں -/1,36,66,680 روپے کی ادویات فراہم کی جاچکی ہیں۔

(ج) ان ادویات سے سال13-2012 میں کل -/39,728 اور سال14-2013 میں کل 40,883 لوگ مستفید ہوئے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

535: میاں طارق محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں کتنے قیدی ہیں اور ان میں سزائے موت کے کتنے قیدی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قیدیوں کے لحاظ سے جیل میں گنجائش کم ہے؟

(ج) کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ جیل میں قیدیوں کے لحاظ سے گنجائش بڑھائی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب عبدالوحید چودھری):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اس وقت 1467 اسیران مقید ہیں جن میں 1167 حوالاتی، 157 قیدی اور 143 سزائے موت کے اسیران شامل ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات 1930 میں تعمیر ہوئی جس میں 377 نفر اسیران کو رکھنے کی گنجائش تھی۔ حال ہی میں جیل ہذا میں نیو جیل بلڈنگ کا بھی افتتاح ہو چکا ہے جس میں ہسپتال، کچن اور دو حوالاتی بارکیں شامل ہیں اور اب 537 نفر اسیران کو اس میں رکھنے کی گنجائش ہے لیکن اب بھی گنجائش سے زیادہ اسیران مقید ہیں۔

(ج) اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب لاہور نے سالانہ دورہ پر مورخہ 14-02-2015 کو 32 عدد نئے سزائے موت کے سیل بنانے کی منظوری دی ہے۔

نس بندی پر وظیفہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

302: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نس بندی کروانے پر۔/500 روپے کا وظیفہ دیا جاتا ہے کیا اس میں خواتین بھی شامل ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ وظیفہ صوبے کے تمام اضلاع کے لئے ہے یا مخصوص شہروں / سنٹروں میں دیا جارہا ہے؟

(ج) کیا نس بندی کروانے کے لئے عمر کی قید ہے اگر ایسا ہے تو کس عمر کے افراد کو نس بندی کروانے پر وظیفہ دیا جاتا ہے؟

(د) ضلع فیصل آباد میں 13-2012 میں نس بندی کروانے والے مرد اور خواتین کی تعداد اور وظیفہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا نس بندی کی رقم صوبائی سطح پر یا ضلع کی سطح پر خرچ کی جاتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی(محترمہ ڈاکٹر شاہنواز خان):

(الف) نس / نل بندی کروانے پر کسی قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا البتہ 30۔جون 2010 تک نس / نل بندی کروانے والے مرد و خواتین دونوں کو کلائنٹ فیس بطور one day wage compensation دی جاتی تھی جو بعد ازاں ختم کر دی گئی۔

(ب) یہ کلائنٹ فیس صوبے کے تمام اضلاع میں 30۔جون2010تک دی جاتی تھی۔
(ج) نس بندی کروانے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔
(د) ضلع فیصل آباد میں 13-2012 میں نس بندی کروانے والے مرد حضرات 717 اور نل بندی کروانے والی خواتین4935 ہیں۔اس سال کے دوران کسی فرد کو کلائنٹ فیس نہیں دی گئی۔
(ہ) نس / نل بندی کے لئے رقم فنڈز وفاقی حکومت کی طرف سے باوساطت صوبائی حکومت ضلع / تحصیل کی سطح پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

536: میاں طارق محمود: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر میں واقع ہے ارد گرد کے گھر اونچے ہیں اور جیل کی بلڈنگ بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے باہر سے دہشت گردی کا واقعہ ہو سکتا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکیورٹی رسک ہے حکومت کب تک جیل کو شہر سے باہر شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ جیل کی جگہ بڑی قیمتی ہے اس کو اگر فروخت بھی کیا جائے تو نئی جیل بن سکتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری):
(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر میں واقع ہے اور اس کے ارد گرد کے گھر جیل کے ساتھ واقع ہیں جیل کی شمالی سائیڈ پر DPC کے لیول سے 17 فٹ اونچی اور 600 فٹ لمبی پیرا میٹر وال ہے جس پر تقریباً پانچ فٹ کی اونچائی تک پانچ عدد Live Electric Wire نصب ہیں جبکہ اس کے پیچھے رہائشی مکانات کے ساتھ DPC کے لیول سے دس فٹ اونچی اور 147 فٹ لمبی سکیورٹی وال ہے جس کے اوپر ڈیڑھ فٹ اونچی ریزر کٹ وائر لگائی گئی ہے۔ جیل کی مغربی (backside) پر ڈسٹرکٹ پولیس، گجرات کے تعاون سے ایک police picket ہے جہاں چوبیس گھنٹے پولیس ملازمین موجود رہتے ہیں۔ جیل کی مشرقی سائیڈ پر 17 فٹ اونچی باؤنڈری وال ہے۔ جیل کے گرد باؤنڈری وال کے ساتھ دس فٹ اونچی سکیورٹی وال تعمیر کی

گئی ہے جس کی ٹوٹل لمبائی1926 فٹ ہے اور سکیورٹی وال کے اوپر ڈیڑھ فٹ اونچی ریزر کٹ وائر لگائی گئی ہے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے جیل ملازمین(5۔4)چوبیس گھنٹے سکیورٹی وال کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں نیز ڈسٹرکٹ پولیس، گجرات کے تعاون سے بھی بیرونی سکیورٹی مضبوط کی گئی ہے۔ سکیورٹی کے لحاظ سے جیل مکمل طور پر محفوظ ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ اور پولیس کے تعاون کے ساتھ مل کر سکیورٹی پلان بنالیا گیا ہے اس وقت جیل کو شفٹ کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ میسر نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ موجودہ جیل کی جگہ بڑی قیمتی ہے البتہ اس طرح کا کوئی تخمینہ نہ لگایا گیا ہے۔

سرگودھا: ہسپتالوں میں فیملی پلاننگ کلینکس سے متعلقہ تفصیلات

463: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں فیملی پلاننگ کلینکس موجود نہ ہیں؟

(ب) کیا محکمہ پاپولیشن پلاننگ ہسپتالوں میں عوام کی سہولت کے لئے متعلقہ عملہ و ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دسیہ شاہنواز خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلانوالی، ساہیوال، کوٹ مومن اور بھیرہ میں فیملی پلاننگ کلینکس موجود نہ ہیں جبکہ دو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال، شاہ پور اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں فیملی پلاننگ کلینکس عوام کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پاپولیشن ویلفیئر نے عوام کی سہولت کے لئے ہسپتالوں میں موجود خالی اسامیوں پر متعلقہ عملہ و ڈاکٹر تعینات کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے جو کہ اسی مالی سال 15-2014 میں مکمل ہو جائے گا۔

لاہور: بہبود آبادی کے مراکز سے متعلقہ تفصیلات

464: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں، فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں مرد و خواتین کے لئے کیا بنیادی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فلاحی مراکز میں آنے والے مرد و خواتین کو کوئی مالی امداد بھی دی جاتی ہے اگر ہاں تو کس علاج پر کتنی امداد دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ ڈسیہ شاہنواز خان):

(الف) لاہور شہر میں محکمہ بہبود آبادی کے 101 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں۔ ان مراکز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں مرد و خواتین کے لئے درج ذیل بنیادی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:۔

1) مانع حمل ادویات کی فراہمی
2) زچہ و بچہ کی دیکھ بھال
3) عام بیماریوں کا علاج معالجہ

(ج) جی نہیں! محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں آنے والے مرد و خواتین کو کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جاتی۔

سرگودھا: پاپولیشن ویلفیئر سے متعلقہ تفصیلات

465: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن کے مراکز میں کل کتنا سٹاف ہے، تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) سال 14-2013 میں کتنی رقم عوام کی فلاح کے لئے خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 14-2013 ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے کن کن منصوبوں پر عمل ہوا اور کون کون سے منصوبے ابھی ادھورے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ دکسیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے 55فلاحی مراکز موجود ہیں جن کی تفصیل (Annexure-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں پاپولیشن ویلفیئر کے فلاحی مراکز میں موجود سٹاف کی کل تعداد370 ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس سرگودھا میں مالی سال14-2013میں عوام کی فلاح کے لئے خرچ کی گئی کل رقم-/8,03,71,774روپے ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں مالی سال14-2013کے دوران پاپولیشن ویلفیئر کا کوئی نیا منصوبہ عمل میں نہ لایا گیاالبتہ موجودہ منصوبہ15-2010کے مطابق عوام کو سہولیات فراہم کی گئیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ مدیحہ رانا مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) معذور افراد کی ملازمت و بحالی پنجاب2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Disabled Persons (employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015(Bill No .10 of 2015)."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:جناب امجد علی جاوید صاحب،جناب محمد ارشد ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔وزیر خزانہ یہاں پر موجود ہیں۔منسٹر صاحب!یہ چوبیس،پچیس اپریل2012میں ہونے والی فنانس کمیٹی کا جوdecisionتھااس بارے میں ہماری میٹنگ کے دوران بات ہوئی تھی توآپ نے اس میںcommitکیا تھا کہ میں تین دن کے اندر اندر ایوان کو اس بارے میں یہاں آکر آگاہ کروں گا۔ فنانس کمیٹی کاملازمین کیsalariesکے حوالے سے جوdecisionتھا،اس کے حوالے سے آپ نے وعدہ کیا تھا،بتائیں کہ اس پر کوئیprogressہوئی ہے؟

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!میں نے اس کی detailکے بارے میں ڈیپارٹمنٹ کو کہا تھااور میری ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات ہو گئی تھی۔ ابھی میرے پاس اس کیdetailآ جاتی ہے تو میں اس پر آج ہی عملدرآمد کروادیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب !یہ فنانس کمیٹی کا ایکdecisionہو چکا ہے ۔آپ اس پر implementationکروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس کوimplementکروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!فوراًimplementکروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!آج ہی کروائیں۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں نے آپ کی توجہ اس طرف دلانی ہے کہ آپ متعدد مرتبہ رولنگ دے چکے ہیں کہ اگر جواب میں کوئی کمی کوتاہی ہے توآپ تحریک استحقاق لے آئیں۔ میرا آج

جیل خانہ جات کے متعلق ایک سوال تھا، اس کو غیر نشان زدہ سوالوں میں ڈال دیا گیا ہے،اس کا جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے، یہ ایک ایسا issue ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب!اب میں وقفہ سوالات ختم کر چکا ہوں،آپ اس کو میرے چیمبر میں لے کر آ جائیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں آج جمعہ ہے، وقت تھوڑا ہے اس لئے ملک صاحب!آپ تشریف رکھیں، محترمہ!آپ بھی تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 69/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی طرف سے ہے۔چیمہ صاحب!آپ عمرہ پر گئے ہوئے تھے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جی ہاں!

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو بہت مبارک ہو۔

تاندلیانوالہ میں ٹی ایم اے انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر نقشہ سے عمارتوں کی تعمیر

چودھری عامر سلطان چیمہ: شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔فروری2015 کی خبر کے مطابق تاندلیانوالہ انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر نقشہ کے عمارتوں کی تعمیر جاری ہے۔حکومت کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔تاندلیانوالہ شہر اور گردونواح میں عرصہ دراز سے کمرشل ورہائشی جگہوں پر بغیر نقشے کے غیر قانونی عمارتوں کی تعمیر عروج پر پہنچ گئی ہے۔ٹی ایم اے انتظامیہ کی خاموشی کے باعث حکومتی خزانے کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے۔شہر کے مختلف علاقوں جن میں تھانہ بازار، کالج روڈ، اقبال کالونی، ممتاز آباد، قائداعظم روڈ اور غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیاں شامل ہیں، جہاں پر بااثر افراد نے ٹی ایم اے کے عملہ کے ساتھ ملی بھگت کر کے

اہلکاروں کو کچھ دے دلا کر تعمیر کی جارہی ہے۔ سماجی تنظیموں نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ شہر بھر میں جاری غیر قانونی تعمیرات کا سلسلہ فوری طور پر بند کروایا جائے اور بد عنوانی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کر کے ان کو سزا دی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/71 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

فیصل آباد میں سینکڑوں سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا جانا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 4۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں 167 سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔ خطرناک قرار دی گئی عمارتوں میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں، طلباء کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ضلع فیصل آباد کے 2316 سکول ایسے ہیں جن کے 465 کلاس رومز کی حالت مخدوش ہونے پر انہیں خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔ ان میں 56 سکولوں کے 115 کلاس رومز کی حالت انتہائی مخدوش ہے انہیں فوری طور پر از خود گرا دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے باوجود ان خطرناک عمارتوں میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں اور ہزاروں طلباء و طالبات کے سروں پر خطرے کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ ضلع بھر کے 72 سکول مکمل چار دیواری سے محروم ہیں جبکہ خطرناک قرار دیئے جانے والے کلاس رومز والے زیادہ سکول دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔ خطرناک قرار دیئے گئے کلاس رومز کو گرا کر نئے سرے سے تعمیر کے لئے 50 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا اور اس سلسلہ میں صوبائی حکومت سے فنڈز فراہم کرنے کی درخواست کی گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئےpendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر:شیخ صاحب!اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کی کرپشن کاانکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 6۔فروری2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ کوآپریٹو سے منظور شدہ سرکاری افسران کی رہائش کے لئے قائم کی جانے والی گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو سوسائٹی میں لاقانونیت،اختیارات سے تجاوز قوانین کی خلاف ورزی اور قبضہ گروپوں کی سرپرستی معمول بن گئی ہے۔جنگل اور ویرانے کا منظر پیش کرنے والی سوسائٹی میں سالانہ کروڑوں روپے کے اخراجات نے کرپشن کاپول کھول دیا۔محکمہ کوآپریٹو کے سرکل رجسٹرار کی جانب سے کی جانے والی انسپکشن اور تحریری رپورٹ تین ماہ سے سرخ فیتے کی نذر کر دی گئی لہذااستدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھیnext weekتک کے لئےpendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھیnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/79 جناب احمد شاہ کھگہ، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے۔

لاہور میں فضا سے آکسیجن چوری کرنے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 6۔فروری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور میں آکسیجن تیار کرنے والی فیکٹریاں، شہریوں کو سانس لینے کے بنیادی حق سے محروم کر رہی ہیں۔ کوٹ لکھپت سندر انڈسٹریل اسٹیٹ شالیمار لنک روڈ میں قائم تین فیکٹریاں فضا سے آکسیجن کشید کر رہی ہیں جس سے فضا میں آکسیجن کا تناسب کم ہو رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق فضا میں آکسیجن کا تناسب تیزی سے کم ہو رہا ہے اور فیکٹریوں کی طرف سے سانس لینے کے لئے درکار آکسیجن پر بھی ڈاکا مارا جا رہا ہے۔ آکسیجن تیار کرنے والی فیکٹریاں شہریوں کو آزاد فضا میں سانس لینے کے حق سے بھی محروم کر رہی ہیں اور فضا سے آکسیجن حاصل کر کے سلنڈروں میں بھری جا رہی ہے اور کوئی متبادل ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے فضا میں آکسیجن کو مصنوعی طور پر تیار نہیں کیا جا سکتا اور ایسا کوئی خام مال موجود نہیں جس کی مدد سے آکسیجن پیدا کی جا سکے۔ یہ فیکٹریاں چوبیس گھنٹے فضا سے آکسیجن حاصل کر رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق شہر میں آکسیجن کا تناسب پہلے ہی کم ہے۔ ایسے میں یہ فیکٹریاں فضا سے آکسیجن چوری کر کے اس میں مزید کمی کر رہی ہیں۔ ان فیکٹریوں کو ایسے علاقوں میں منتقل کیا جائے جہاں جنگلات وغیرہ زیادہ ہوں، شہر میں ایسی فیکٹریوں کا قیام زندگی کے لئے خطرے کا باعث ہے جبکہ گرین ہاؤس گیسز اور آلودگی کی وجہ سے آکسیجن میں پہلے ہی کمی واقع ہو چکی ہے اور آکسیجن مہیا کرنے کا بڑا ذریعہ پودے اور درخت بھی کم ہو چکے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ایک بڑی اہم تحریک التوائے کار دی تھی، میری گزارش ہے کہ اسے out of turn لے لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 15/161 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ میاں نصیر صاحب کی طرف سے بھی ہے۔ چلیں آپ پڑھ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بھی ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے اسے بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد آپ بھی پڑھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دوں گا۔

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب امجد علی جاوید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 5۔مارچ 2015 کی خبر کے مطابق جام پور راہنما تحریک انصاف نصر اللہ دریشک اور علی رضا دریشک نے مسجد شہید کر کے کوٹھی بنالی۔ نالہ سون کی سرکاری زمین پر جام پور شہر میں قبضہ، سیاسی اثر ورسوخ کے باعث انتظامیہ خاموش تماشائی بن گئی۔ تفصیلات کے مطابق ایم پی اے نصر اللہ دریشک اور اس کے بیٹے تحریک انصاف کے ایم پی اے علی رضا خان دریشک نے اپنے بھائیوں سابق وزیر خزانہ حسنین بہادر دریشک اور ذوالفقار خان دریشک کے نام پر کچھ عرصہ قبل موضع تتار والہ کھاتہ نمبر 596 میں مختلف لوگوں سے تقریباً 7 کنال اراضی خرید کر کے انڈس ہائی وے راجن پور روڈ پر اپنی زمین کی آڑ لے کر محکمہ انہار صوبائی حکومت کی کروڑوں روپے کی کمرشل چار کنال سرکاری پلاٹ پر قبضہ کر کے عالیشان کوٹھی کی تعمیر شروع کر دی اور پلاٹ کے فرنٹ پر موجود قدیمی مسجد کو بھی شہید کر کے اپنی کوٹھی میں شامل کر لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملحقہ ایک کنال محکمہ انہار صوبائی حکومت کے پلاٹ

پر اپنے چہیتے نور احمد رند اور لال ولد جمال رند کا قبضہ کروادیا۔ جس کے خلاف مقامی مذہبی و سیاسی و سماجی حلقوں نے آواز اٹھائی تو بااثر شخصیات کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہ ہو سکی۔ اہل علاقہ کا وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ بااثر قبضہ مافیا کی کوٹھیاں گرا کر سرکاری اراضی واگزار کروائی جائے اور قدیمی مسجد کو دوبارہ تعمیر کروایا جائے۔ اس حوالے سے عوام میں بڑا اشتعال اور غم و غصہ پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا detail جواب منگوائیں گے چونکہ یہ میرے بھی notice میں ہے واقعی وہاں پر یہ incident ہوا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب منگوائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، ملک صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے سانحہ پشاور کے بعد سکولوں کا visit کیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی کوئی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس تحریک التوائے کار کو out of turn لینا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 15/160 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پڑھیں۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) کے متعدد سکول سکیورٹی سہولیات سے محروم

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بہت شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ سانحہ پشاور کے بعد سکیورٹی کے پیش نظر میں سکولوں کے وزٹ کے لئے حلقہ ہذا کے سکول گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 57/G-D ضلع ساہیوال گیا۔یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ طالبات کے سکول کے پلے گراؤنڈ کی جگہ پر فصلیں بیجی ہوئی ہیں جبکہ طالبات ایک چھوٹے سے کمرے میں بمشکل بیٹھ کر پڑھ رہی ہیں استفسار پر معلوم ہوا کہ سکول کا مذکورہ دو ایکڑ رقبہ متعلقہ ہیڈ مسٹریس نے متعلقہ ڈی ای او ایجوکیشن و کلرکس اور افسران سے ملی بھگت کر کے ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے جس کا سکول کے اکاؤنٹ ہیڈ میں رقم کا اندراج ورریکارڈ موجود نہ تھا جو کہ صریحاً کرپشن کی عکاسی کرتا ہے۔اسی طرح کا ایک اور کیس گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چھینہ کرم علی ضلع ساہیوال کا ہے وہاں بھی وزٹ کے دوران دیکھا کہ سکول ہذا میں ایک ہی استاد تھا جو کہ 9:00 بجے صبح پہنچا اور آکر سکول میں اسمبلی اور نہ ہی تلاوت کروائی جبکہ وہاں آکر اپنے ذاتی کاموں میں مصروف تھا اور سکول کی بلڈنگ کا جب میں نے معائنہ کیا تو دیکھا کہ سکول کے کمرے لکڑیوں سے بھرے ہوئے تھے جو اہل دیہہ کے بتانے پر پتہ چلا کہ چوری کی لکڑیاں ہیں، جو ذاتی استعمال میں لائی جاتی ہیں، میں نے معززین علاقہ کے تعاون سے چوری شدہ لکڑیاں کمروں سے باہر پھینکوائیں اور کمروں کو طلبہ کے بیٹھنے کے لئے خالی کروایا، بچوں کو وہاں بٹھایا تاکہ وہ پر سکون ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔اسی موضع میں ستم ظریفی دیکھیں کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چھینہ کرم علی ضلع ساہیوال میں یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ گئی کہ وہاں سرے سے سٹاف موجود ہی نہ ہے۔سکول کی طالبات کو ان کے والدین نے دیہہ ہذا سے چھ سے آٹھ کلومیٹر پر واقع 98/6-R،97/6-Rاور92/6-Rاور محمد پور کے سکولوں میں بھیجنا شروع کر دیا ہے جبکہ یہ سکول محکمہ کے کاغذات میں چل رہا ہے۔مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر دیکھیں جہاں حکومت شرح خواندگی کو بڑھانے، صوبہ میں تعلیم کی یکساں فراہمی اور لوگوں کو پرائیویٹ سکول مافیا سے نجات دلوانے کے نعرے لگا رہی ہے، وہاں پڑھے لکھے پنجاب کا حال دیکھیں جہاں طلباء وطالبات کے بیٹھنے کے لئے عمارت اور نہ ہی اساتذہ، اگر اساتذہ موجود ہیں تو ان کی کارکردگی درج بالا واقعہ سے عیاں ہے اور یہ خادم اعلیٰ پنجاب کے پڑھے لکھے پنجاب کے نعروں کی بھی نفی ہے لہذا مندرجہ بالا مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ طلبہ کو تعلیم

کے زیور سے آراستہ کیا جا سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جو پوائنٹ آف آرڈر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کو generally dispose نہ کیجئے گا۔ اس کو in order کر دیجئے گا یا پھر out of order قرار دے دیجئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ پچھلے اجلاس میں میری جتنی تحاریک التوائے کار تھیں اُن کو اس وجہ سے decline کیا گیا تھا کہ ان پر بحث ہو گی۔ اس میں محکمہ صحت، امن و امان اور محکمہ تعلیم کے بارے میں تحاریک التوائے کار شامل تھیں۔ ان پر بحث نہیں ہوئی تو پھر میری تحاریک التوائے کار automatically restore ہو جانی چاہئے تھیں لیکن نہیں ہوئیں۔ اسی طرح میری دوسری تحاریک التوائے کار جو پڑی رہیں ان پر دفتر نے ایک عجیب قسم کا مؤقف اختیار کیا ہے۔ دفتر نے یہ کہا کہ چونکہ یہ حالیہ واقعات سے متعلق نہیں، میں particularly بندے کا نام نہیں لے رہا کہ Who said it اُس نے کہا چونکہ یہ حالیہ واقعات سے متعلق نہیں ہیں اس لئے یہ floor پر نہیں لائی جا سکتیں۔

جناب سپیکر! generally international law یا ہمارے ملکی قانون کے مطابق جب کسی برانچ میں چاہے وہ writ branch ہو یا civil branch ہو، ہماری صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی ہو جب وہاں پر تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق آ گئی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ condonation سے نکل گئی۔ اب یا تو وہ floor پر آئے گی یا سپیکر صاحب اس کو decline کریں گے۔ اس کو دو مہینے اپنے پاس رکھنے کے بعد یہ کہہ دینا کہ یہ current issue نہیں اس لئے ہم اس کو نہیں لا رہے۔ میں بارہا

آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروا چکا ہوں اور آج پھر عرض کر رہا ہوں کہ یہ discriminatory attitude میرے ساتھ کیوں روا رکھا جا رہا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے test case بنائیں۔ اگر میری غلطی ہے تو مجھے بتائیں یا پھر اپنے دفتر سے پوچھیں کہ یہ discriminatory attitude میرے لئے کیوں ہے؟ تین دن پہلے آپ نے مہربانی کرتے ہوئے کہا کہ ایل ڈی اے پر بحث ہو گی لیکن کورم point out ہو جانے کی وجہ سے وہ بحث نہیں ہو سکی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس میں میرا قصور کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔ جتنی تحاریک التوائے کار میں یا دوسرے معزز ممبران دیتے ہیں ان کی بنیاد پر کوئی نہ کوئی بحث ہونی چاہئے۔ بے شک چھ ماہ میں ایک دفعہ کسی issue پر بحث ہو جائے۔ اس سے عوام کا فائدہ ہو گا لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں کہ ہم محنت کر کے تحاریک لے کر آئیں اور انہیں یہ کہہ کر decline کر دیا جائے کہ یہ current issue نہیں ہے۔ مجھے یہ دھندے آتے ہیں کہ کس طریقے سے decline کرنا ہے، کس طرح اُلٹی ہاکی اور کس طرح سیدھی ہاکی سے گول کرنا ہے؟ مجھے یہ سب کام آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ جذباتی نہ ہوں بلکہ میری بات سُنیں۔

شیخ علاؤالدین: جی، میں آپ کی بات سُن لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ سے پرسوں commit کیا تھا کہ آپ کی تمام پرانی تحاریک التوائے کار جو کہ میری نظر سے نہیں گزریں کو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں نے آج سیکرٹری اسمبلی سے کہہ دیا ہے وہ میرے پاس آپ کی تمام تحاریک التوائے کار لے کر آئیں گے اور میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وہ تحاریک التوائے کار ایجنڈے پر آئیں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی لیکن اس کے اندر ایک چیز کا اضافہ کر لیں۔ مجھے آپ سے صرف یہ ruling لینی ہے کہ میں حق پر ہوں یا دفتر حق پر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! مجھے ایک دفعہ یہ تحاریک التوائے کار دیکھنے دیں اور اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی جس کا نمبر 161 ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تحریک التوائے کار آپ کی طرف سے اور امجد علی جاوید صاحب کی طرف سے بھی تھی۔اس کو ہم نے combine کر دیا ہے۔اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب کے لئے ایک ہفتے کا وقت مانگا ہے اور اس کا تفصیلی جواب آئے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر اس تحریک التوائے کار کو ایک ہفتے کے لئے pending کیا گیا ہے تو پھر وہاں غریب آدمیوں کے خلاف جو آپریشن چل رہا ہے اس کو بھی رُکوا دیں۔اگر کسی طاقتور شخص کے خلاف حکومت آپریشن نہیں کر سکتی، اگر کسی طاقتور سیاستدان یا بیوروکریٹ سے سرکاری جگہ خالی نہیں کرا سکتی تو پھر وہ غریب لوگ جو وہاں پر دو وقت کی روٹی کے لئے چالیس چالیس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے خلاف آپریشن کیوں ہو رہا ہے؟ وہ آپریشن بھی پھر رُکوا دیا جائے۔یہ آپریشن سب سے پہلے طاقتور شخص کے خلاف شروع ہونا چاہئے تھا تاکہ وہاں عام آدمی کو اس جگہ پر قبضہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔اب یہ اتنی بڑی تفریق کی جا رہی ہے۔اس تحریک کا جواب دینے کے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک ہفتے کا وقت مانگ لیا ہے اور اگر جواب کے لئے وقت دینا ہے تو پھر وہاں آپریشن روک دیا جائے۔لوگ وہاں پر شکایت کر رہے ہیں جبکہ آپ نے اس تحریک کے جواب کے لئے ایک ہفتے کی مہلت دے دی ہے اور اس دوران وہاں آپریشن بھی ہوتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ محکمہ ریونیو کی رپورٹ اس تحریک کے اندر لگی ہوئی ہے جس میں باقاعدہ طور پر بتا دیا گیا ہے کہ نصر اللہ دریشک صاحب نے وہاں چار کنال جگہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔جب محکمہ ریونیو کی رپورٹ لگ گئی، سرکاری طور پر انتظامیہ آپریشن بھی کر رہی ہے تو پھر ان کو ہفتے دس دن کا وقت کیوں دیا جا رہا ہے؟ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پیش کی گئی اور آج ہی ایجنڈے پر آئی ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب کے لئے ایک ہفتے کا وقت مانگا ہے۔میں نے انہیں already کہہ دیا ہے کہ اس پر تفصیلی جواب دیا جائے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! وہاں پر آپریشن شروع ہو چکا ہے اور لوگ اس پر سراپا احتجاج ہیں۔آپ سرکاری زمین خالی کروالیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں لیکن اس میں تفریق کیوں کی جارہی ہے ؟قانون کی آنکھیں طاقتور کے آگے بند ہیں جبکہ غریب آدمیوں کو وہاں سے ہٹانے کے لئے انتظامیہ آپریشن کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ہفتے دونوں تحاریک کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا تفصیلی جواب منگوائیں۔میاں صاحب! ایک ہفتہ انتظار کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! کل پاکستان کا ایک بڑا اہم اور سنہری باب رقم ہوا ہے۔اس مقدس ایوان میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران نے پارٹی کے ساتھ اپنی دیرینہ اور دلی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے clean sweep کیا اور پنجاب سے سینیٹ کی گیارہ کی گیارہ نشستیں قائد محترم کی قیادت میں جیت لی ہیں۔کل جب ہم باہر سیڑھیوں پر گئے تو ایک بڑا شاندار منظر نظر آیا۔ہم نے سندھ سے تعلق رکھنے والے جس سینیٹر کو پنجاب سے ووٹ دے کر جتوایا ہے انہوں نے ایک نعرہ لگایا کہ "چاروں صوبوں کی آواز میاں نواز میاں نواز" یہ یکجہتی اور ہماری پارٹی کا ایک خوبصورت image ہے جو کہ اُبھر کر سامنے آیا ہے۔میں اس ایوان کے توسط سے پاکستان کے 18 کروڑ عوام کو بالعموم اور پنجاب کے عوام کو بالخصوص دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مجھے اسی حوالے سے ایک ضروری بات کہنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اس وقت نہیں، تشریف رکھیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسی سلسلہ میں بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ جب ہماری amendments, late آتی ہیں تو ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی amendments, time bar ہونے کی وجہ سے نہیں لی جا رہیں۔ آج کون سی قیامت آ گئی ہے کہ rules suspend کر کے یہ کیا جا رہا ہے اور یہ Bills, Standing Committees کو بھی refer نہیں کئے۔ آپ یہ Bills, Standing Committees کو refer کر دیں تو دو چار دن میں Standing Committees کی رپورٹ آ جائے گی۔ جو Bills پہلے سے ایجنڈا پر موجود تھے اُنہیں پیچھے کر دیا گیا ہے اور یہ نئے 5 Bills لائے گئے ہیں تو کیا ایسی emergency ہے؟ اس طریقہ سے گورنمنٹ ہمیں اپنی majority کی دھانس، دھونس اور طاقت دکھاتی ہے۔ ظاہر ہے طاقت ور لوگ کمزور پر ہمیشہ حاوی ہو جاتے ہیں تو یہی گزارش ہے کہ اس سارے process کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلایا جائے۔ جب ہمیں قواعد و ضوابط کا سبق دیا جاتا ہے تو حکومت ان قواعد و ضوابط پر کیوں نہیں عمل کرتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اُس دن آپ بھی چلے گئے تھے اور محترمہ بھی چلی گئی تھیں۔ انہوں نے ایک amendment پر oppose کیا تھا لیکن اُس کے باوجود بھی میں نے اس پر ڈاکٹر سید وسیم اختر کو بولنے کا موقع دیا۔ میں نے تو rules کے اندر رہ کر ہی بات کرنی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کو اُس وقت بولنے کا موقع دیا جب ہم لوگ جا چکے تھے اور میں معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ ہم نے یہی چیز raise کی تھی اور آپ نے بعد میں اُسی پر اُن کو allow کر دیا لیکن یہ چیز raise کرنے کے باوجود آپ نے ہمیں allow نہیں کیا اور ہم لوگ اسی احتجاج پر باہر چلے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں آپ لوگوں کو بھی allow کر دیتا۔ میں نے منسٹر صاحب کو بھیجا کہ آپ لوگوں کو منا کر واپس لائیں لیکن آپ لوگ چلے گئے تھے۔ اگر آپ لوگ موجود ہوتے تو شاید میں آپ کو بھی allow کر دیتا۔ وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید آرائیں صاحب آپ لوگوں کو کافی دیر تک ڈھونڈتے رہے۔ منسٹر صاحب کو ڈاکٹر سید وسیم اختر اور آپ کے دو ممبران ملے وہ انہیں اندر لے کر آئے اگر آپ بھی موجود ہوتے تو میں آپ کو بھی allow کر دیتا۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ Bills 5 ہیں جنہیں rules suspend کر کے ہم پاس کرانا چاہ رہے ہیں اور یہ سب Bills خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہیں۔ پہلے Bills 2 میں جائیداد کا تحفظ اور باقی Bills, family laws 3 میں ترامیم کے حوالے سے ہیں جیسا کہ سب کو پتا ہے کہ خواتین کے حقوق کا عالمی دن 8۔مارچ کو ہوتا ہے تو اُس حوالے سے ہم یہ Bills آج پاس کرانا چاہ رہے ہیں کیونکہ 8۔مارچ کو اتوار ہے تو ہم چاہ رہے ہیں کہ اُس سے پہلے یہ Bills یہاں سے پاس ہو جائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سب کو پتا ہے کہ 8۔مارچ اتوار والے دن ہی آنی تھی تو ان کو pre-planning کر لینی چاہئے تھی۔ یہ اچانک سب کچھ کرنا چاہ رہے ہیں جس سے غلط بات ہو جاتی ہے اور پھر ہمیں بھی موقع نہیں دیا جا رہا کہ ہم اُس میں بہتری لا سکیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! خواتین کی بہتری کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے آپ اُس کو تو ہونے دیں۔ میرے خیال میں آپ اس پر اب زیادہ اعتراض نہ کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات نہیں سُننی تو پھر کورم تو پورا کرا لیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں معزز ممبران حزب اختلاف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ Bills خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ہیں جنہیں ہم آج پاس کرنا چاہ رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف محترمہ فائزہ احمد ملک، محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

ہم پرسوں بھی یہ Bills پاس کرنا چاہ رہے تھے لیکن انہوں نے اسی طرح کورم point out کیا، آج بھی انہوں نے ایسا ہی کیا ہے اور پتا نہیں یہ ایک خاتون ہو کر کیوں نہیں چاہ رہیں کہ خواتین کے حقوق کے حوالہ سے یہ Bills یہاں پر پاس ہوں؟ مگر میں پھر بھی ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان Bills میں کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہے تو یہ بعد میں ان میں ترامیم لے کر آئیں ہم کھلے دل سے انہیں تسلیم کریں گے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015

be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015

be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب!آپ میری ایک بات سن لیں۔ میں نے آپ کی پوری بات سنی ٹائم کم تھا لیکن اس کے باوجود میں نے آپ کو موقع دیا اور دونوں خواتین ممبران کو موقع دیا۔ محترمہ کی جو genuine بات تھی وہ میں نے سنی۔انہوں نے کورم کی نشاندہی کی۔اب آپ ناجائز فائدہ تو نہ اٹھائیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!آپ نے rules suspend کئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے تو ایوان کو rules کے مطابق چلانا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف چودھری عامر سلطان چیمہ ایوان سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم غیر منقولہ جائیداد پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may introduce the Family Courts (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Family Courts (Amendment) Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Family Courts (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Family Courts (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) فیملی کورٹس 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may move for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Family Courts (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker!

I introduce the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for law may move the motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کم سنی شادی ممانعت 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

There is no amendment in it.

The motion moved and the question is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون(ترمیم)مسلم فیملی لاز2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may introduce the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker!

I introduce the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015

MR ACTING SPEAKER: The Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for law may move the motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 94 and 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid,* for immediate consideration of the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) مسلم فیملی لاز 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015,

be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015,

be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015,

be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون سکیورٹی غیر محفوظ ادارہ جات پنجاب2015

(۔۔۔جاری)

MR ACTING SPEAKER: Now, we resume Clause by Clause consideration of the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill

2015. Consideration of the Bill up to the Clause 17 was completed on 4th March 2015 and now we take up Clause 18.

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2015

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood,

Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it?

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second readings starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The second amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed

Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

The third amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar. Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First Reading Starts. Now, we take up the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

جی، کوئی mover ہے؟ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جنہوں نے motions دی ہوئی ہیں ان میں سے move کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ پچھلے دن انہوں نے خود ہی LDA کے حوالے سے کہا تھا کہ اس پر بحث رکھیں۔ جب اس پر بحث کے لئے دن مختص کیا گیا تو انہوں نے خود ہی کورم point out کر دیا جو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ اس motion کو کوئی move نہیں کرنا چاہتا لہذا اس کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is supposed to be withdrawn. Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mr Ehsan Riaz Fatyana and others.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion move is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar:

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood and others. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed

Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion move is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it. Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: فنانس منسٹر صاحب!آپ نے کمیٹی کے حوالے سے بتانا تھا؟

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!چونکہ میں یہاں ایوان میں تھا اس لئے میں آپ کو Monday کو بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!یہ آپ کی ذمہ داری ہے،یہ فنانس کمیٹی کاdecisionہے آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب کو بھی سختی سے ہدایت کریں کہ اس decisionپرimplementکر کے ہمیں جواب دیں اس پر کوئی دوسری رائے نہیں۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر !اس میں صرف اتنا issueہے کہ جو Letter Finance Department نے جاری کیا ہے اُس کو withdrawکر لیں تو سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:ملک ندیم کامران صاحب! فنانس منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں،قابل احترام ہیں اور انہوں نے یہاں ایوان میں ہی undertakingدی ہے اور commitmentکی ہے کہ وہ اس matterکو انشاء اللہ دو تین دن میں حل کر کے اس ایوان کو آگر بتائیں گے۔

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!کیا آپ نے Mondayکا فرمایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:انشاء اللہ Mondayوالے دن یہ ایوان میں بتائیں گے۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 9۔مارچ 2015 بروز سوموار دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،9۔مارچ2015

(یوم الاثنین،17۔جمادی الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد12:شمارہ 16

1473

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9۔مارچ2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، سپورٹس، آثارِ قدیمہ وسیاحت اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون ایوان میں پیش کرنا

مسودہ قانون جھنگ یونیورسٹی 2015

ایک وزیر مسودہ قانون جھنگ یونیورسٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھا جانا

حکومت پنجاب کے محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے لائیوسٹاک تجرباتی سٹیشنوں کے حسابات کے بارے میں خصوصی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے لائیوسٹاک تجرباتی سٹیشنوں کے حسابات کے بارے میں خصوصی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تیری جالیوں کے پیچھے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی
وہی جاتا ہے مدینے آقا جسے بُلائے
کیسے وہاں کے دن ہیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبی کا جو مدینہ دیکھ آئے
روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
مری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، سپورٹس، آثارِ قدیمہ وسیاحت اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وحید صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! باہر کچھ لوگوں نے جلوس نکالا ہوا ہے جس کی وجہ سے راستہ بند ہے اور معزز ممبران کو اسمبلی تک پہنچنے میں مشکلات پیش آرہی ہے لہذا کوئی کمیٹی بنادی جائے تاکہ وہ ان کے ساتھ مذاکرات کر کے ان کے مسئلے کو حل کروائے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ زیب النساء اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! راولپنڈی میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں میاں محمد نواز شریف کے سپاہی اور مسلم لیگ (ن) کے کارکن راجہ کامران کو جمعہ کے روز جب وہ دکان کھول رہا تھا اس کو پانچ گولیاں ماری گئیں جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تھا اور ابھی تک پولیس نے اُس کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کروایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں راجہ صاحب کے ذمے لگاتا ہوں وہ اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔ جی، پہلا سوال نمبر 2847 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!آج آپ اپنا سوال ہی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!آج میرا کوئی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج آپ کا کوئی سوال نہیں ہے ۔ چلیں، on her behalf سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال ساہیوال سے related ہے اس لئے میں اس کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی سیٹ ہے لہذا آپ پچھلی سیٹ پر تشریف لے جائیں اور امجد علی جاوید صاحب سے بھی معاملات میں تھوڑی بناکر رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!ہماری محبت میں ہی بات ہوتی ہے۔ میرا سوال نمبر 2847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک 23۔ مئی 2014 اور پیر 29۔ دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع ساہیوال: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2847: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان** :کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں عہدہ، گریڈ وار کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) ان دفاتر میں اس ضلع خاص طور پر ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے جو اقدامات پچھلے دو سالوں کے دوران اٹھائے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اس ضلع میں آبی آلودگی کے کون کون سے عوامل ہیں اور ان عوامل کے سدباب کے لئے یہ محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک ہی دفتر ہے۔ جو کہ 274/B vii موکل کالونی نور شاہ روڈ پر واقع ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ساہیوال میں ملازمین کی تفصیل:۔

سیریل نمبر	نام	عہدہ	گریڈ
1	عبدالقیوم	ڈسٹرکٹ آفیسر	17
2	محمد اکبر	انسپکٹر	13
3	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
4	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
5	خالی سیٹ	سینئر کلرک	09
6	محمد ارشد	جونیئر کلرک	07
7	سیف العباس	فیلڈ اسسٹنٹ	06
8	محمد عمران غازی	فیلڈ اسسٹنٹ	06
9	محمد عمران	فیلڈ اسسٹنٹ	06
10	محمد تحسین افتخار	ڈرائیور	04
11	فلک شیر	نائب قاصد	01
12	محمد عثمان	چوکیدار	01
13	خالی سیٹ	سینٹری ورکر	01

نوٹ: سینئر کلرک کی خالی سیٹ پر عمر دراز، جونیئر کلرک BS۔07 کام کر رہا ہے۔

(ج)

2011۔12 کے اخراجات

ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اخراجات=2082442روپے

دیگر دفتری اخراجات= 214240روپے

2012۔13 کے اخراجات

ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اخراجات=2562860روپے

دیگر دفتری اخراجات= 416090روپے

(د) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے شور اور دھواں پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون سے مربوط مہم جاری کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

چیک شدہ گاڑیوں کی تعداد= 1080 جرمانہ ۔/695700روپے

اس کے علاوہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے کارخانوں، فیکٹریوں، رائس ملز، بھٹہ خشت اور دیگر کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997(ترمیم شدہ2012) کے تحت 62انوائرنمنٹل آرڈرز (EPOs)جاری کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

انڈسٹریز	EPOsکی تعداد
کاٹن فیکٹری	7
رائس ملز	3
آٹاچکی	1
بھٹہ خشت	19
ماربل فیکٹری	18
موبائل ٹاورز	11
فاؤنڈری یونٹ	01
پولٹری فارم	02

(ہ) ضلع ساہیوال میں آبی آلودگی پیدا کرنے کے اسباب میں میونسپل ویسٹ واٹر بشمول ہسپتالوں،چمڑا بنانے والی فیکٹریاں ودیگر فیکٹریوں سے خارج ہونے والا ویسٹ واٹر شامل ہے اس سلسلے میں100انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPOs) جاری کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

انڈسٹریز	EPOsکی تعداد
پیپر ملز	2
ٹینری یونٹ	9
ملک فوڈ یونٹ	1
ہاؤسنگ کالونیاں	7
ہسپتال	56
آئس فیکٹریاں	13
تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن	2

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ ان دفاتر میں اس ضلع خاص طور پر ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے جو اقدامات پچھلے دو سالوں کے دوران کئے گئے ہیں۔اس فضائی آلودگی کا یہ کس طریقے سے تدارک کرنا چاہتے ہیں اس کی تفصیل بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے اس کا جواب دیا ہوا ہے۔ ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے گاڑیوں کو چیک کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو وہاں پر فیکٹریاں ہیں ان کو بھی EPOs جاری کئے ہوئے ہیں اور اس پر پورا دھیان دیا ہوا ہے۔ ہم نے آج تک 1786 گاڑیوں کو چیک کیا ہے اور 8لاکھ 15ہزار 150روپے جرمانے کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) کا میں نے پوچھا ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب پتا نہیں کون سے جز کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے جز(د) میں جواب دیا ہے کہ 1080 گاڑیوں کو چیک کیا گیا ہے اور 6لاکھ 95ہزار 7سو روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ انہوں نے فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہاں پر اس کے تدارک کے لئے ہی ان گاڑیوں کو check کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ جو فیکٹریاں ہیں ان کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ وہ ماحول کو خراب کرنے والی چیزوں کو ٹھیک کریں۔ اسی سلسلے میں یہاں پر EPOs بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا یہ سوال نہیں ہے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ انہوں نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ اور کیا کریں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ اس کا انہوں نے سدباب کیا کیا ہے؟ اسی سوال کے جز(ہ) کے بارے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں آبی آلودگی کی وجہ سے پانی گدلا ہوتا ہے اور اس میں جو factors شامل ہیں اس کی روک تھام کے لئے یہ کیا کر رہے ہیں، in future یہ کیا اقدامات کریں گے اور کیا آرڈر کریں گے تاکہ ہمیں آبی آلودگی سے بچایا جاسکے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک regulatory role ہے اور یہ فیکٹریوں وغیرہ کو ماحول کو آلودہ کرنے والی چیزوں

سے بچنے کی ہدایات دیتا ہے۔اس کے علاوہ اگر ماحول کو خراب کرنے میں کوئی انڈسٹری roleادا کر رہی ہے تو ان کو EPOsاور noticesجاری کئے جاتے ہیں جس میں ان کو بتایا جاتا ہے کہ آپ اپنی یہ چیزیں ٹھیک کریں جو ماحول کو خراب کر رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر وہ ٹھیک نہیں کرتے تب آپ کیا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اگر وہ اپنی چیزوں کو ٹھیک نہیں کرتے تو ان کو Environment Protection Order بھیجا جاتا ہے جس میں وہ ٹھیک کر دیتے ہیں لیکن اس کے بعد بھی ٹھیک نہیں کرتے تو پھر Punjab Environmental Tribunal کو یہ کیس refer کئے جاتے ہیں جو ان کو جرمانے بھی کرتے ہیں اور مزید ہدایات بھی دی جاتی ہیں کہ اپنی چیزیں ٹھیک کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! جرمانے بھی کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ کہہ دیں کہ انہوں نے درست بات کی ہے تو ٹھیک ہے جبکہ انہوں نے خود admit کیا ہے کہ اتنی فیکٹریاں آبی اور فضائی ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ admit کر لیں کہ اس کے بعد یہ وہاں پر action کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! وہ آپ کو action کا ہی بتا رہے ہیں۔ آپ ان کی بات کو سمجھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے نہیں بتایا۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ action کروا دیں۔ ان فیکٹریوں کے خلاف وہ action کریں تاکہ in future بچا جا سکے۔ سوال اور ہے جس کا جواب وہ کچھ اور دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ جواب پڑھیں جس میں انہوں نے آرڈر جاری کئے ہوئے ہیں اور تمام فیکٹریوں کی detail بھی لکھی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں ان سے بات تو کر لوں۔ ملک صاحب! انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ بہر حال آپ نے کوئی اور بات پوچھنی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) اور (ہ) میں بتایا ہے کہ 62 کے قریب کارخانوں اور فیکٹریوں کو فضائی آلودگی کے سبب EPOs جاری کئے ہیں اور 100 آبی آلودگی کے سلسلے میں جاری کئے ہیں لیکن انہوں نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ اگر EPOs کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر کیس Punjab Environmental Tribunal کے پاس بھیجے جاتے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 100 EPOs جاری ہوئے ان میں سے کتنے EPOs پر عملدرآمد نہیں ہوا اور کتنے کیس Tribunal میں بھیجے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس میں 90 کیس Tribunal کو بھجوائے گئے ہیں جن میں سے 13 کیس Tribunal نے جرمانے کرتے ہوئے نمٹا دیئے ہیں اور باقی 77 کیس زیر سماعت ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK (Advocate): On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2848 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 23-مئی 2014اور بروز پیر 29-دسمبر 2014
کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع ساہیوال: محکمہ تحفظ ماحول کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2848: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال سال 12-2011اور 13-2012 کے دوران محکمہ تحفظ ماحول کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) یہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) اس رقم سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے کون کونسے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ساہیوال شہر کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے مقررہ حد سے فضائی آلودگی کا لیول کتنا زیادہ ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع ساہیوال کو سال 12-2011 کے دوران -/24,81,000 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران -/31,97000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) یہ رقم غیر ترقیاتی اخراجات مثلاً ملازمین کی تنخواہوں اور دفتری اخراجات کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ج) فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی منصوبہ نہ بنایا گیا تھا اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ ہوئی کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے۔ اس محکمے کا کام تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کراتے ہوئے polluters کے خلاف کارروائی کرنا ہے جبکہ آلودگی کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات متعلقہ سرکاری و پرائیویٹ اداروں کا کام ہے۔

(د) شہری علاقوں میں اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اوزون کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے تاہم کمرشل علاقوں و مصروف شاہراہوں پر سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور گرد و غبار کی مقدار National Environmental Quality Standard سے بعض اوقات

تجاوز کر جاتی ہے اس کی وجہ قدرتی موسمیاتی عوامل ،گاڑیوں و فیکٹریوں کا دھواں اور سڑکوں کے dividerاور کناروں پر مٹی کی موجودگی و کچا ہونا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!انہوں نے جز(ج)میں خود admit کیا ہے کہ فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی منصوبہ نہ بنایا گیا ہے۔ ساہیوال میں بھی انسان بستے ہیں اور یہ بہت بڑی ڈویژن ہے لہذا وہاں پر فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے یہ کیا اقدامات کریں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں پچھلے سوال کے جواب میں بھی یہ بتا چکا ہوں کہ Environment Protection Department ایک regulatory authority کے طور پر کام کرتا ہے اور یہ اس کے اپنے منصوبہ جات نہیں ہوتے۔ ہمارا محکمہ واسا اور اریگیشن جیسے مختلف محکموں کو ماحول ٹھیک کرنے کے لئے ہدایات جاری کرتا ہے لیکن اس حوالے سے محکمے کے اپنے کوئی فنڈز نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ as a regulatory authority انہوں نے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں اور اس آلودگی پر قابو پانے کے لئے کس محکمے کو لیٹر لکھا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اگر ساہیوال میں آپ نے کوئی اقدامات کئے ہوں تو اس کی detail آپ کے پاس ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!اس وقت detail میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو میں فراہم کر دیتا ہوں otherwise یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ fresh question نہیں ہے۔ انہوں نے regulatory authority کے طور پر جو اقدامات کئے ہیں وہ بتا دیں تاکہ ہم ان محکموں سے جا کر عملدرآمد کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!وہ آپ کو detail دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر765 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر2670 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سا سوال کہہ رہے ہیں؟

باؤاختر علی: جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کے سوال کے بعد یہ سوال آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤصاحب! ابھی صبر کریں میں اسی سوال پر آرہا ہوں۔آپ کیوں جذباتی ہو گئے ہیں؟ اگلا سوال نمبر1185 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

BAO AKHTAR ALI: On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤاختر علی: شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر2670 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعرات 11-دسمبر2014 کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال)

لاہور: مغل بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کے مقبرہ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

***2670: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-144 بیگم پورہ لاہور میں مغلیہ دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کا مقبرہ ہے؟

(ب) مذکورہ مقبرہ کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقامی بااثر لوگوں نے مقبرہ کی چار دیواری مسمار کر دی ہے اور مقبرہ کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اس تاریخی مقبرہ کی زمین کو بااثر لوگوں کے قبضہ سے چھڑانے اور مقبرہ کی عمارت کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) پی پی۔144 بیگم پورہ لاہور میں مغلیہ دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ موجود نہ ہے تاہم اس علاقہ میں "دائی انگہ" کا مقبرہ موجود ہے جو شاہ جہاں کی دائی تھی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ نہ ہے تاہم ایک مقبرہ "دائی انگہ" کے نام سے موجود ہے جس کا رقبہ تقریباً تین کنال ہے۔

(ج) دائی انگہ کا مقبرہ گلابی باغ کے اندر واقع ہے۔ یہ مقبرہ ایک باغ کے اندر تعمیر کیا گیا تھا تاہم سکھ عہد میں یہ باغ ختم ہو گیا اور اس کی زمین کا انتقال مختلف لوگوں کے نام کر دیا گیا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق یہاں کسی قسم کا قبضہ نہیں ہے اور تمام لوگ اس جگہ کے 1960 سے قبل کے مالک ہیں۔ پی ایچ اے کو تجویز دی گئی ہے کہ اگر وہ مقبرہ کے باغ کو توسیع دینا چاہتے ہیں تو مقبرہ کے مغرب میں واقع نجی اراضی کے مکانات کو خرید لیا جائے اور باغ کی توسیع کر دی جائے۔

(د) جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مقبرہ "دائی انگہ" کی زمین پر کسی قسم کا قبضہ نہ ہے لہذا حکومت پنجاب کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(ج) میں یہ کہا ہے کہ دائی انگہ کا مقبرہ گلابی باغ کے اندر واقع ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی قبضہ نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ موقع پر دائی انگہ کا مزار جو کہ گلابی باغ کے اندر ہے اس کے تینوں اطراف پرائیویٹ زمین ہے، اس کے باغ کا کچھ حصہ پرائیویٹ زمین میں شامل کر لیا گیا ہے اور ان لوگوں نے مقبرہ کی اندرونی سمت اپنے گیٹ نکالے ہوئے ہیں۔ کیا محکمہ ایسا کوئی ارادہ رکھتا ہے کہ وہ زمین جو انہوں نے گلابی باغ اور دائی انگہ کے مزار کی اپنے گھروں کے اندر شامل کی ہوئی ہے اس کو واگزار کرایا جائے اور ان دروازوں کو بھی بند کروایا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):
جناب سپیکر! جس طرح جواب کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ دائی انگہ کا مقبرہ گلابی باغ کے اندر واقع ہے اس میں سکھ عہد کے بعد یہ باغ ختم ہو گیا تھا۔ اس جگہ پر اس طرح کا as such کوئی قبضہ نہیں ہے بلکہ اس مقبرہ کی زمین پر کسی قسم کی ناجائز تعمیر نہ کی گئی ہے اور اس بات کی تصدیق محکمہ مال نے ایک کیس میں دورانِ سماعت کی تھی۔ 2010 میں چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری نے ایک suo moto کیس میں پورے پاکستان میں آثار قدیمہ کی زمین پر قبضہ ختم کروانے کا حکم دیا تھا اور تمام ڈی سی او حضرات کو اس حکم کی تعمیل کا پابند بنا دیا تھا۔ اسی کیس کی سماعت کے دوران محکمہ مال لاہور نے اس مقبرہ کی زمین پر کسی کے ناجائز قبضہ نہ کرنے کی تصدیق کی ہے۔ تاہم جو لوگ اس جگہ کے ارد گرد رہتے ہیں وہ ان کی ملکیتی زمین ہے۔ 1975 کا جو Antiquities Act بنا تھا اس کی رُو سے کسی بھی protected تاریخی مقام سے 200 فُٹ کے اندر ڈی جی آثار قدیمہ کی اجازت کے بغیر تعمیر نہیں کی جا سکتی۔ اس مقبرے کے ارد گرد تعمیرات 1975 کے قانون سے پہلے ہوئی تھیں جو کہ پرانی رہائشیں ہیں اور وہاں پر کوئی نئی رہائش نہیں بنی۔ اس ایکٹ سے پہلے جو رہائشیں بنی ہوئی تھیں وہ اس قانون کے دائرے میں نہیں آتیں۔ باقی جس طریقے سے معزز ممبر باؤ اختر صاحب نے کہا ہے تو اس کے لئے اگر کوئی ایسی ضرورت پڑی یا محکمہ یہ سمجھے کہ اس کی extension کے لئے ہمیں یہ پرائیویٹ پراپرٹی خریدنی چاہئے تو اس کے لئے ان کے مالکان سے بات کی جا سکتی ہے جبکہ ان کا راستہ بند کرنے کی as such ہمارے محکمہ کے زیر تجویز ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ وہاں لوگوں کے مکانات ہیں اور ان لوگوں کی گزرگاہ ہے۔ عام پبلک کا راستہ ایسے بند نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر معزز ممبر باؤ اختر صاحب کی ایسی کوئی تجویز ہے یا وہ سمجھتے ہیں کہ اس طریقے سے جنرل پبلک کا راستہ وہاں سے بند کر دیا جائے تو اس حوالے سے کوئی چیز سامنے لے آئیں جس پر بات ہو سکتی ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب شاید میری بات سمجھ نہیں پائے کہ یہ گلابی باغ دائی انگہ کا مزار ایک exempt area کے اندر ہے جس کا باقاعدہ گیٹ لگا ہوا ہے۔ جن لوگوں کی دائیں بائیں اور شمالی جنوبی حصے میں اپنی ذاتی رہائشیں ہیں وہ شارع عام نہیں ہے بلکہ انہوں نے اس کے اندر کی side پر اپنی رہائشوں کے back side پر door کھولے ہوئے ہیں، دروازے کھولے ہیں اور گیٹ لگائے ہوئے ہیں جب ان کے پاس time ہوتا ہے جس میں وہ enjoy کرنا چاہتے ہیں تو اندر شوبھداریاں بھی لگائی گئی ہیں جہاں پر وہ اپنے مہمانوں کو مدعو کرتے ہیں اور باقاعدہ وہاں پر ان کی دعوت عام بھی کی

جاتی ہے۔ میرا تو سوال یہ ہے کہ اس نظام کو اس وقت پی ایچ اے چلا رہا ہے تو آیا اس exempt area میں جو گیٹ لگے ہوئے ہیں ان کو بند کرنے کی کوئی تجویز ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! کیونکہ یہ بات میرے نوٹس میں نہیں ہے لیکن جیسے معزز ممبر سامنے لائے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ اس کو take up کر لیتا ہے اور جو بھی چیز خلاف قانون ہو رہی ہو گی انشاء اللہ اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔ اگر کوئی بھی شخص جو وہاں پرائیویٹ اراضی کا مالک ہے یا جس کا مکان ہے، جو بھی ایسی کوئی حرکت کر رہا ہو گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ پی ایچ اے دیکھ رہی ہے اور اگر یہ پی ایچ اے کے قبضے میں ہے تو پھر آپ سے یہ کیسے related ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ ہے تو پی ایچ اے کے under لیکن چونکہ یہ آثار قدیمہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ related ہے تو ڈیپارٹمنٹ اس کو take up کر لیتا ہے اور اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے زیر اثر مکمل طور پر ہوا اور اگر کوئی چیز خلاف قانون کی جا رہی ہو گی اور اگر پی ایچ اے کا کوئی تعلق ہوا تو ہم پی ایچ اے کو لکھ دیں گے جس پر وہ ایکشن لے لے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جواب ہے کہ دائی انگہ کا جو باغ تھا اسے سکھوں نے ختم کر دیا اور یہ بھی تحریر ہے کہ اس کا انتقال مختلف لوگوں کے نام کر دیا گیا۔ یہ بھی درج ہے کہ 1960 سے پہلے یہ انتقال اندراج ہوئے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو فرما رہے ہیں کہ وہاں پر کسی کا ناجائز قبضہ نہیں ہے۔ باغ سکھوں نے ختم کیا اور رقبہ وزمین موجود تھی۔ اس زمین پر قبضہ انتقال بذریعہ انتقال 1960 سے پہلے وہ کون خوش قسمت لوگ تھے جنہوں نے مک مکا کر کے انتقال کروایا اور انتقال کیا ان کے متعلق پارلیمانی سیکرٹری صاحب وضاحت فرمادیں کہ 1947 کے بعد اور 1960 کے درمیان میں کن لوگوں کے نام انتقال ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!انہوں نے انتقال نہیں کیا بلکہ یہ کام ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! یہ پی ایچ اے اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق سوال بنتا ہے اور اس حوالے سے یہ نیا سوال لے آئیں تو اس کی تفصیل مل جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب!انہوں نے تو انتقال کا اندراج نہیں کیا بلکہ یہ تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہو گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! قبضہ تو اس پر ہے ناں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کا انتقال درج ہو گیا ان کو قابض آپ کیسے کہتے ہیں، آپ کے نام پر کوئی چیز انتقال ہوئی ہو تو آپ اس پر کیا ناجائز قابض ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جو بیٹھے ہیں وہ تو ناجائز قابضین ہیں ناں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انتقال ان کے نام پر ہو گیا اور اگر کوئی ناجائز قابض ہے تو آپ اس کی نشاندہی کریں اور اگر کوئی مالک ہے تو آپ اسے ناجائز قابض تو نہ کہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دائی انگہ باغ کا جو رقبہ تھا اسے سکھوں نے ختم کر دیا تو وہ انتقال کیسے چڑھ گیا؟ وہ مقبرے کے نام پر رہنا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس حوالے سے نیا سوال لے آئیں تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3871 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، ملک صاحب! آپ دو سوال پہلے ہی کر چکے ہیں اس لئے آپ یہ سوال نہیں لے سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سپورٹس کا سوال ہے جبکہ پہلے دو سرے محکمہ کے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، ملک صاحب!آپ نہیں کر سکتے۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر1602 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 29۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

لاہور: پی پی۔144 اور 145 فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*1602: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور پی پی۔144 اور 145 میں فضائی آلودگی اور گندے پانی کی بناء پر ہیپاٹائٹس کی امراض بڑھ رہی ہے؟

(ب) اس علاقے کا فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے۔علاقہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) جن علاقہ جات کا فضائی آلودگی کا لیول مقررہ لیول سے زیادہ ہے تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے اور اس کے کیا نتائج آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ فضائی آلودگی براہ راست ہیپاٹائٹس کا سبب نہیں بنتی تاہم آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی بیماری ہو سکتی ہے۔ پانی ابال کر پینے سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے حال ہی میں اپنی موبائل لیبارٹری کے ذریعے لکھو ڈیر گاؤں، مومن پورہ اور بند روڈ کے علاقے کی فضائی آلودگی کو چیک کیا ہے۔ سروے کے دوران یہ چیز سامنے آئی ہے کہ ان علاقہ جات میں گرد و غبار کا لیول National Environmental Quality Standards (NEQS) سے زیادہ ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول کے سروے کے مطابق پی پی۔144اور145 میں تقریباً213 سٹیل ملز کام کر رہی ہیں گیس کی لوڈشیڈنگ اور کمی کی وجہ سے مل مالکان گاہے بگاہے پاؤڈر کوئلہ اور ٹائر بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں محکمہ تحفظ ماحول نے ان سٹیل ملوں سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے ان کا معائنہ کیا تو یہ چیز سامنے آئی کہ فیکٹری مالکان نے کوئلہ اور ٹائر سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اقدامات نہ کئے ہیں محکمہ ان فیکٹریوں کے خلاف پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ مجریہ 1997 ترمیمی 2012 کی دفعہ 11،12اور16 کے تحت قانونی کارروائی کر رہا ہے۔ محکمہ نے مذکورہ بالا ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے149 فیکٹریوں کو Environmental Protection Order جاری کر دیئے ہیں جس میں انہیں ٹائروں کو بطور ایندھن استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اپنے دھوئیں اور گیسوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ضروری آلات / ٹیکنالوجی نصب کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ محکمانہ کارروائی کے نتیجے میں اب تک 31 سٹیل ملوں نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں Environmental Protection Order میں دی گئی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں،53 فیکٹریوں کے کیس عدالتی کارروائی کے لئے ماحولیاتی ٹربیونل کو بھیج دیئے گئے ہیں جبکہ باقی فیکٹریوں کے کیسز ماحولیاتی ٹربیونل کو بھجوانے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں 64 فیکٹریوں کو hearing notice جاری ہو چکے ہیں۔ ماحولیاتی عدالت کے ذریعے آلودگی پھیلانے والی ملوں کو تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 ترمیمی 2012 کی دفعہ 17(1) کے تحت 50لاکھ روپے تک جرمانے اور بندش کی سزا ہو سکتی ہے اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ ان آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف ضروری قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے کہ جز(ب) میں ڈیپارٹمنٹ خود تسلیم کر رہا ہے کہ ان علاقہ جات میں گرد و غبار کا National level Environmental Quality Standard سے بہت زیادہ ہے تو پہلے ڈیپارٹمنٹ یہ بتا دے کہ اگر 2013 میں اس سوال کے بعد ان کے علم میں آ گیا کہ یہاں پر level زیادہ ہے تو 2015 تک ڈیپارٹمنٹ نے اس کے level کو کم یا ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علاقوں میں NEQS سے زیادہ گرد و غبار کا level ہے اور میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ یہاں اس علاقے میں سٹیل ملز ہیں جو کہ بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے گاہے بگاہے ایبرو کوئلہ اور ٹائرز وغیرہ بھی جلاتی ہیں۔ جب یہ بات ہمارے نوٹس میں definitely ہے اور ہم جا کر وقتاً فوقتاً ان کو چیک بھی کرتے ہیں اور اسی حوالے سے ان فیکٹریوں کو environment protection orders بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ اس وقت اگر معزز ممبر تفصیل چاہتی ہیں تو میں وہ بھی بتا دیتا ہوں کہ 53 فیکٹریوں کے case عدالتی کارروائی کے لئے ٹربیونل کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ ہمارے اقدامات میں یہ بھی ہے کہ تقریباً 31 فیکٹریوں نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ اسی حوالے سے میں یہ بتاتا چلوں کہ 29-10-2014 کو محترم وحید گل صاحب ڈی جی صاحب کو ملے تھے جو مجھے محکمہ نے بتایا ہے کہ ان کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی تو انہوں نے ان سب کے خلاف کارروائی کی سفارش بھی کی تھی۔ اس کے بعد آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو seal بھی کیا گیا اور حلفیہ بیان دینے کے بعد انہوں نے wet scrubbers لگا لئے جو آلودگی میں اضافہ کو روکنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اب تک 195 سٹیل ملوں نے wet scrubbers وہاں پر لگا لئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے مجھے پڑھ کر سنا دیا ہے تو یہ میرے پاس موجود تھا۔ میں نے تو فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ کے اقدامات کے متعلق پوچھا تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔ بہر حال میں اگلا ضمنی سوال کرتی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے جواب دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: نہیں۔ جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے کیا اقدامات کئے ہیں اس بارے میں انہوں نے mention کیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے environment protection orders کئے ہیں، case انہوں نے ٹربیونل کو بھجوائے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز(ج) کا علیحدہ ضمنی سوال بنتا ہے اور میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ National Environmental Quality Standard سے زیادہ ان کا level ہو چکا ہے تو اس level کو کم کرنے کے لئے کیا کیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتایا کہ case ٹربیونل کو بھجوائے ہیں۔ بہر حال آپ اگلا سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز(ج) سے متعلق ضمنی سوال کروں گی کہ انہوں نے 31 سٹیل ملوں میں آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے آلات نصب کروائے ہیں جبکہ وہاں پر 213 سٹیل ملز ہیں، کچھ کے خلاف یہ اقدامات کر بھی رہے ہیں اور کچھ کے خلاف اقدامات ہو جائیں گے، ہمیں یہ بتادیں کہ یہ 213 سٹیل ملز میں سے 31 سٹیل ملوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کئے ہوئے ہیں تو باقی سٹیل ملوں پر آلات اب تک کیوں نصب نہیں ہوئے؟ یہی سوال میں پچھلے tenure میں بھی کر چکی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں ہم انہیں ہدایات جاری کرتے ہیں کہ وہ اپنی سٹیل ملوں میں wet scrubbers اور اس طرح کے آلات لگائیں۔ اگر وہ نہیں لگاتے ہیں تو پھر انہیں ٹربیونل میں بھیجا جاتا ہے اور انہیں forcely کرنے کے لئے ہمارے پاس بس اس کا یہی ایک طریقہ ہے اور قانون کے مطابق ہی اس پر عمل ہوتا ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جز(ج) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے انہیں ٹائرز اور کیمیکل جلانا پڑتا ہے تو کیا اگر کسی کے گھر میں بھوک ہو تو اسے یہ اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ زہر کھالے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی میٹنگ اس حوالے سے کیا ہوئی تھی؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!میری ڈی جی صاحب سے میٹنگ ہوئی تھی جس میں ہم نے identify کیا تھا کیونکہ وہاں پر لوگوں نے احتجاج کئے تھے تو اس کے بعد انہوں نے ایک ٹیم بنادی تھی جنہوں نے کارروائی تو فیکٹریوں کے خلاف کی لیکن۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب کیا مسئلہ ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!اب وہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ کچھ تو scrubbers ابھی تک سرے سے لگے ہی نہیں ہے اور جو scrubbers لگے بھی ہیں وہ دن کے اجالے میں تو شاید ہی کم جلاتے ہیں اور رات کے اندھیرے میں ان کی فیکٹریاں زیادہ چلتی ہیں۔اس کے لئے بڑا ہی اہم نکتہ ہے کیونکہ انہوں نے آگے چل کر یہ جواب بھی دیا ہے کہ لاہور کی آلودگی کے اندر بہت بڑا حصہ ان فیکٹریوں میں جلنے والے کاربن کا ہے تو اس کے لئے مہربانی کر کے ایک سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس پر کوئی ایسا آرڈر جاری کریں کہ دن کے وقت ہی نہیں رات کے وقت وہاں پر کیمپ لگے اور ان فیکٹریوں کو اتنی دیر seal رکھا جائے جب تک کہ تمام اقدامات نہیں کر لیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!سوال کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تجویز بھی ہے اور سوال یہ ہے کہ باقی ملوں پر ٹربیونل کب تک فیصلہ کرے گا اور ڈیپارٹمنٹ ان کو pursue کر رہا ہے کہ نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!بالکل ڈیپارٹمنٹ ان کو pursue کر رہا ہے اور جیسا میں نے عرض کیا کہ ان کو جب EPOs جاری ہوتے ہیں تو انہیں یہی ہدایات دی جاتی ہیں کہ آپ اپنی یہ یہ چیزیں درست کریں۔اس کے بعد محکمہ جا کر انہیں دوبارہ چیک کرتا ہے کہ جو انہیں EPOs جاری ہوا ہے تو آیا انہوں نے یہ چیزیں درست کی ہیں یا نہیں۔اگر انہوں نے وہ چیزیں درست نہ کی ہوں تو پھر ان کے cases ٹربیونل کو بھیجے جاتے ہیں جہاں پر وہ چلتے ہیں اور محکمہ اس پر پوری نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کی تجویز بھی سن لیں کہ اس پر محکمہ کوئی کمیٹی بنائے کہ دن کے اوقات میں ٹائر اور رامٹیریل جو ہوتا ہے وہ نہیں جلاتے لیکن رات کو آپ کا ڈیپارٹمنٹ ان پر کوئی چیک اینڈ بیلنس

نہیں رکھتا تو وہ پھر رات کو یہ کام کرتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں تاکہ رات کو اسے کنٹرول کیا جا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! وحید گل میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور جیسے یہ تجویز دیں گے تو بیٹھ کر اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ سوال کے جز(ج) میں 213 سٹیل ملوں کا ڈیپارٹمنٹ نے ذکر کیا ہے، یہ شمالی لاہور کا بہت اہم مسئلہ ہے اور یہ سالہا سال سے ایوان میں زیر بحث آ رہا ہے۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جس طرح دوسرے محکموں کے لئے عام بحث کا دن مقرر کیا جاتا ہے یہ ماحولیاتی آلودگی کے معاملے میں خاص طور پر شمالی لاہور کے معاملے میں بھی ایک دن مختص کیا جائے جس پر ایوان میں عام بحث ضرور ہو اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ شمالی لاہور میں اس وقت محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں جو ملوں کو چیک کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤاختر صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا لیکن یہ معاملہ بہت اہم ہے یہ زندگیوں کا معاملہ ہے وہاں پر لوگ مر رہے ہیں اور یہ وحید گل صاحب کا اور میرا حلقہ اس سے ملحقہ ہیں جہاں ہم تمام لوگ اس دکھ میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو satisfy کریں جو یہ بات کر رہے ہیں آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس معاملے کو کتنا speedy pursue کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ ایک تو اس وقت جتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں وہ تو اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤصاحب! آپ بیٹھیں پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جواب لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! پھر میں وہی عرض کروں گا کہ محکمہ اپنے تئیں جتنی بھی کوشش کر سکتا ہے وہ کر رہا ہے اور جب تک یہ جواب آیا ہے تب تک

31ملوں میں یہ wet scrubber تھے لیکن آج تک ان ملوں کی تعداد195 ہو چکی ہے جن ملوں نے یہ wet scrubbers لگا لئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ195 ملیں ہو چکی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اسی طرح کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید آگے بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! On her behalf۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔ فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1790 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 29۔دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

محکمہ تحفظ ماحول کو فراہم کئے گئے فنڈز واستعمال کی تفصیلات

***1790: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کو ماحول کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے سال 12۔2011 اور 13-2012 کے دوران کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ فنڈز کن کن منصوبہ جات پر خرچ کئے گئے، ان کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کو سال12۔2011 اور13۔2012 کے دوران بالترتیب 82.268 ملین روپے اور 43.795 ملین روپے کے فنڈ دیئے گئے۔

(ب) مذکورہ فنڈز سال12-2011میں گیارہ سکیموں پر اور سال13-2012میں آٹھ سکیموں پر خرچ ہوئے ۔سکیموں کے نام اوراخراجات کی تفصیلAnnex-Aاور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر !میں اس سوال کے اندر ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کہ مجھے انہوں نے بتایا ہے کہ 82ملین روپے سال12-2011اور43ملین روپے13-2012کے لئے spend کیا ہوا ہے جس کی انہوں نے یہاں detail دی ہوئی ہے اور یہ بجٹ انہوں نے یہاں دیا ہوا ہے کہ تحفظ ماحول کے لئے اتنے فنڈ رکھے گئے تھے۔اس میں projects کی جو detail انہوں نے دی ہوئی ہے وہ تو capacity building اور اپنی labs کی construction تک ہے اس میں انہوں نے تحفظ ماحول کے لئے کیا کیا ہے ؟میں یہ پوچھنا چاہوں گا کیونکہ 82ملین میں سے تقریباً75ملین روپے یہ 90فیصد سے زیادہ جو فنڈ تھا پورے سال کا ہم نے spend کیا ہوا ہے capacity building کے اوپر اور اپنی environmental labs, library upgradation اور training پر تو اس سے پورے صوبے کے اندر تحفظ ماحول کیا ہوا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر !اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے جیسے بتایا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کا رول ریگولیٹری اتھارٹی کا ہے اور محکمہ تحفظ ماحول directly ہر محکمہ میں پیسے نہیں لگا سکتا ظاہر ہے اگر ماحول کو بہتر کرنے کے لئے درخت لگانے ہیں تو وہ محکمہ جنگلات نے لگانے ہیں،اگر کسی ڈرین کی lining کرنی ہے تو وہ محکمہ اریگیشن والوں نے کرنی ہے محکمہ تحفظ ماحول اُن کو ہدایات دیتا ہے اور باقی جو خرچے ہیں آلودگی کو چیک کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کی اپنی laboratories اور دفاتر ہیں یہ اُن کے خرچے ہیں اور باقی directly محکمہ تحفظ ماحول اس طرح ہر محکمہ میں پیسے نہیں لگا سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر1225 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1791 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3872 محترمہ نبیلہ حاکم

علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1792 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4200 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: گھوسٹ سپورٹس ایونٹ کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*4200: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ADCG بہاولپور کے پاس سمہ سٹہ بہاولپور میں ایک ghost سپورٹس ایونٹ کروانے کی inquiry pending ہے یہ انکوائری کب سے زیر التواء ہے اور کب تک ADCG اس کا فیصلہ فرمائیں گے؟

(ب) مالی سال 12-2011 تا 14-2013 ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور کی تعمیر و ترقی اور مینٹیننس کے لئے کتنے کتنے فنڈ فراہم کئے گئے اس فنڈ کو کس کس کام و منصوبہ پر خرچ کیا گیا تھا اور ٹھیکیدار کو کام کی تکمیل پر ادائیگی کرنے والا آفیسر کون ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف)

I۔ یہ کہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما سابق فٹبالر بہاولپور نے ایک شکایت درخواست ایک ہی حوالے سے مختلف فورم پر آفیسر انچارج ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور ڈسٹرکٹ فٹبال ایسوسی ایشن بہاولپور ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاولپور کے خلاف گزاری تھی جس میں متفرق الزامات عائد کئے گئے تھے۔ شکایت ہذا کی ایک کاپی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر بہاولپور کو بغرض حسب ضابطہ کارروائی باتوسط محکمہ انٹی کرپشن بہاولپور ریجن بہاولپور بھجوائی گئی تھی جس پر ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر بہاولپور نے یہ درخواست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور کو بغرض رپورٹ مورخہ 2013-09-28 کو بھجوادی تھی جبکہ مذکورہ سپورٹس ایونٹ مورخہ 2012-11-28 تا 2012-12-12 تک منعقد ہوا تھا۔ جس کے حوالے سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور نے محکمہ سپورٹس سے وابستہ آفیسران بشمول ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاولپور کو طلب کیا اور جملہ حاضرین، ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس

بہاولپور، ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاولپور اور شکایت کنندہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما کے بیانات قلمبند کئے گئے اور درخواستی کو بیانات پر جرح کا موقع دیا گیا۔ بیانات قلمبندی کے علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاولپور اور ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈی او سپورٹس نے شکایت ہذا کی بابت اپنی مفصل رپورٹ مع دستاویزی ثبوت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور کو پیش کئے۔ کیونکہ شکایت کنندہ نے درخواست میں محکمہ سپورٹس کے فنانشل پہلو کا ذکر کیا تھا اس لئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور نے معاملہ ہذا کی آڈٹ رپورٹ محکمہ آڈٹ بہاولپور ریجن بہاولپور سے طلب کرنے کے لئے تحریر کیا۔ بعد ازاں باانتظار آڈٹ رپورٹ معاملہ ہذا دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور میں زیر التواء ہے۔ اس سلسلے میں مزید عرض ہے کہ شکایت کنندہ کی درخواست پر محکمہ انٹی کرپشن بہاولپور ریجن نے بحوالہ انکوائری نمبر CC755/13 انکوائری کی تھی اور بعد از سماعت انکوائری درخواست ہذا بے بنیاد ہونے کی وجہ سے مورخہ 31-01-2014 کو داخل دفتر کر دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II۔ یہ کہ یہاں یہ بھی بات واضح کی جاتی ہے کہ شکایت کنندہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما نے بخدمت جناب (1) فیڈرل منسٹر سپورٹس اسلام آباد (2) وزیر اعلیٰ پنجاب (3) سیکرٹری سپورٹس پنجاب (4) ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن پنجاب (5) ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب (6) ڈائریکٹر انٹی کرپشن بہاولپور ریجن بہاولپور (7) ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر بہاولپور (8) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور (9) ڈائریکٹر آڈٹ بہاولپور ریجن کو تحریری درخواست مع بیان حلفی دیتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ اس نے شکایت درخواست بر خلاف ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاولپور وغیرہ کسی کے اکسانے اور غلط فہمی کی وجہ سے گزاری تھیں۔ آج مورخہ 08-11-2013 سے میں اپنی تمام درخواستوں سے دستبردار ہوتا ہوں چونکہ غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں اور یہ جملہ درخواست شکایت ہائے داخل دفتر کر دی جائیں۔ نقل بیان حلفی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 تا 14-2013 ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور کی تعمیر و ترقی اور مینٹیننس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماضی میں تو پی ٹی آئی کے ممبران کے سوالات کو postpone کر دیا جاتا تھا۔ آج یہ dispose of ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!میں dispose of کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال ایک انکوائری سے متعلق ہے اس میں درخواست گزار نے یہ question raise کیا تھا کہ سمہ سٹہ میں ایک fake camp لگایا گیا اُس میں لاکھوں روپے draw کر لئے گئے۔ اس میں دو باتیں ہیں جن کی مجھے وضاحت مطلوب ہے ایک تو انہوں نے خود اس میں admit کیا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور نے صفحہ 16 میں پڑھ رہا ہوں جس کی آٹھویں نویں لائن ہے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور نے معاملہ ہذا کی آڈٹ رپورٹ محکمہ آڈٹ بہاولپور ریجن سے طلب کرنے کے لئے تحریر کیا۔ بعد ازاں باانتظار آڈٹ رپورٹ معاملہ ہذا دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور میں زیر التواء ہے۔

جناب سپیکر! یہ 17۔مارچ 2014 کو سوال دیا گیا تھا اور پورے ایک سال کے بعد 6۔مارچ 2015 کو اس کا جواب موصول ہوا ہے تو گزارش یہ ہے کہ یہ جو آڈٹ رپورٹ انہوں نے نہیں بھیجی یہ ایڈیشنل ڈپٹی کلکٹر کو موصول نہیں ہوئی اس کا کون ذمہ دار ہے؟ دونوں دفتر بہاولپور میں واقع ہیں چٹھی لکھ دی آڈٹ رپورٹ آنی چاہئے سال ہو گیا آڈٹ رپورٹ نہیں پہنچی ہے تو اس میں محکمہ نے کیا کردار ادا کیا؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ملی بھگت کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات انہوں نے کہا ہے کہ درخواست گزار نے بیان حلفی لکھ دیا کہ میں اس کو واپس لیتا ہوں یہ کوئی compoundable معاملہ تو نہیں ہے اگر ایک fake training camp بنایا گیا لاکھوں روپیہ draw کرا لیا گیا اب اُن کے compromise کرنے کے نتیجے کے اندر یا آپس میں ملی بھگت کرنے کے نتیجے میں جو گورنمنٹ کا پیسا خرچ ہو گیا تو اُس کی والی وارث تو گورنمنٹ اور یہ اسمبلی ہے کیونکہ یہ بجٹ منظور کرتی ہے ultimate authority یہی بنتی ہے Audit Reports بھی یہیں آتی ہیں تو میں آپ کے توسط سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوئی نہ کوئی جواب دے دیں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ان کو یہ direction دیں کہ یہ جو Audit Report ہے اس کی روشنی میں جو جواب ہے وہ اگلے اجلاس میں دیں تاکہ یہ clear ہو جائے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جواب لے لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! جس طرح جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا اور ڈاکٹر صاحب نے خود ہی دونوں جز پڑھ لئے ہیں۔ ایک کیس جو ADCG کے پاس آڈٹ رپورٹ کے حوالے سے pending ہے اور جس شخص نے شکایت کی تھی اس نے اپنی شکایت صرف ADCG کے پاس ہی نہیں کی بلکہ اس نے محکمہ انٹی کرپشن، وزیر اعلیٰ پنجاب شکایت سیل، ڈی جی سپورٹس پنجاب، ڈی سی او بہاولپور، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر اور مختلف جگہوں پر بھی درج کرائی۔ اس شخص نے تقریباً گیارہ سے بارہ دفاتر میں اپنی درخواست دی تھی اور بعد میں یہ کہہ کر اپنی درخواست withdraw کر لی کہ مجھے اس کے لئے اکسایا گیا تھا۔ اس کے باوجود کہ اس نے یہ درخواست withdraw کر لی لیکن ADCG کی انکوائری ابھی تک فائنل نہیں ہوئی اور آڈٹ رپورٹ کے لئے ابھی تک pending ہے۔ جیسے ہی آڈٹ رپورٹ ADCG کے دفتر موصول ہوتی ہے اس کا مکمل جائزہ لیا جائے گا اور اگر کسی بھی جگہ اس شکایت کی صداقت پائی گئی تو اُس آفیسر کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اگر اس میں بالکل غلط بیانی سے کام لیا گیا تو جس طرح قانون موجود ہے کہ غلط درخواست دینے والے پر یا غلط ایف آئی آر کرانے والے کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے تو محکمہ ضرور اس چیز پر ایکشن لے گا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں، اِس وقت House کی گیلری میں ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور ڈی جی سپورٹس موجود ہیں ہم یہاں سے فارغ ہو کر اُن کو ایک فائنل ٹائم دے دیں گے کہ اتنے دنوں کے اندر آڈٹ رپورٹ ADCG کے پاس آ جائے۔ اس عرصے کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ اس آڈٹ رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے فائنل انکوائری کی جو بھی finding ہو گی وہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بھی اور ایوان کے ساتھ بھی شیئر کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں اس سوال کو dispose of کرتا ہوں لیکن next time جب بھی آپ کا question day ہو گا اگر آپ کی یہ رپورٹ آ جائے گی تو آپ اسے ایوان میں پیش کریں گے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:پی پی۔58میں کارخانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1836:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58فیصل آباد میں اس وقت کتنی فیکٹریاں،کارخانے/ملیں اور یونٹ چل رہے ہیں؟

(ب) کن کن یونٹ اور کارخانوں نے محکمہ سے این او سی حاصل کیا تھا؟

(ج) یہ این او سی کس کس آفیسر نے جاری کیا تھا؟

(د) کون کون سے ادارے/یونٹ/کارخانے فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں اور حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) پی پی۔58فیصل آباد میں اٹھارہ عدد فیکٹریاں ایک شوگر مل،آٹھ عدد کاٹن ویسٹ فیکٹریاں، دو عدد آئل ملز، دو عدد ماربل فیکٹریاں اور پانچ عدد برف کے کارخانے ہیں، تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 17عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں، تفصیل (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف ایک شوگر مل کو محکمہ تحفظ ماحول نے این او سی جاری کیا ہے۔

(ج) ماحولیاتی منظوری تحفظ ماحول ایکٹ 1997کے سیکشن12کے تحت ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی سربراہی میں قائم کمیٹی جاری کرتی ہے۔

(د) جز(الف)میں دی گئی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!انہوں نے بتایا ہوا ہے کہ NOC صرف ایک فیکٹری کو issue کیا گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا Is it not obligatory کہ سب فیکٹریوں کو NOC جاری کیا جائے جبکہ محکمے کو پتا ہے کہ بغیر NOC کے فیکٹریاں کام کر رہی ہیں، کیا یہ غیر قانونی نہیں ہے؟ تھوڑی دیر پہلے میرے محترم پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا تھا کہ ان کا ایک regulatory

department ہے۔ پھر ان کو regulation کے مطابق چلنا چاہئے اور اگر یہ regulation پر عملدرآمد نہیں کروا سکتے تو پھر ان کا ڈیپارٹمنٹ کر کیا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترم پارلیمانی سیکرٹری! وہاں پر اٹھارہ فیکٹریاں ہیں آپ نے صرف ایک کو NOC جاری کیا ہے باقی فیکٹریاں کس طرح کام کر رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ اٹھارہ فیکٹریاں کام کر رہی ہیں اور ایک کو NOC جاری کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ جتنی فیکٹریاں ہیں ان کو EPOs جاری کر دیئے گئے ہیں کہ آپ NOC لیں۔ ایک فیکٹری نے NOC لے لیا ہے اور باقی process میں ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ NOC کب دیا گیا تھا اور میرے خیال میں میرے معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جز (الف) کی تفصیل نہیں پڑھی۔ صرف ایک فیکٹری کو EPO issue کیا گیا اور باقی سب کا سروے جاری ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جس کو NOC دیا گیا تھا اسی کو EPO جاری کیا گیا باقی کسی کو EPO بھی جاری نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ جس فیکٹری کو NOC جاری کیا گیا اسی کو EPO جاری کیا گیا۔ جب کسی بھی فیکٹری یا یونٹ کو NOC جاری کیا جاتا ہے تو جو NOC ہوتا ہے وہ ایک قسم کا ہدایت نامہ ہوتا ہے کہ آپ نے یہ یہ measures لینے ہیں۔ اس شوگر مل کو بھی یہ ساری ہدایات دی گئی تھیں اب وہاں سے یہ شکایت آ رہی تھی کہ اس کے دھواں سے علاقے میں سیاہی پھیل رہی ہے اس لئے اس فیکٹری کو اس حوالے سے EPO جاری کیا گیا ہے کہ یہ اپنے wet scrubber لگائیں اور اس کو کنٹرول کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ابھی میرے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا تھا کہ سب کو EPO جاری کر دیئے گئے ہیں اور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف ایک کو جاری کیا گیا ہے۔ میں ان کے کس جواب کو درست تصور کروں؟ انہوں نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے کب NOC دیا تھا اور تیسری بات یہ ہے کہ چلیں یہ ان کے علم میں ہے کہ ان کو کیوں EPO دیا گیا تو اس چیز کو بھی تقریباً ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ اس کا جواب 2013 میں موصول ہوا تھا اور آج کے دن تک کافی ٹائم

ہو چکا ہے تو EPO پر عملدرآمد کتنا ہوا کیونکہ 2012 compliance report کی ہے اگر compliance ہو چکی ہے تو ابھی تک یہ issue کیوں آ رہا ہے، کیا ڈیپارٹمنٹ نے compliance کی جھوٹی report بھیجی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس حوالے سے یہاں کہاں پر لکھا ہوا ہے ذرا پڑھ دیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لکھا یہ ہوا ہے کہ:

Sir, EPO issued No 599/80 R&I EPA dated 14-11-2012 compliance status report sent to director P&C wide letter No. dated 25-01-2012

ڈیپارٹمنٹ نے 2012 میں EPO compliance report کے حوالے سے بھیج دی ہوئی ہے کہ ہم نے اس پر عملدرآمد کروالیا ہے لیکن وہاں تو ابھی بھی issue کھڑا ہوا ہے تو پھر یہ compliance report کیا تھی؟ میرے خیال میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے خیال میں نہیں وہاں پر ان کو NOC جاری کر دیا گیا ہے تو اب problem کیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا ہے کہ یہ NOC کب جاری کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترم پارلیمانی سیکرٹری! یہ NOC کب جاری کیا گیا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ چیز بھی clear کرتا جاؤں کہ NOC is stand for No Objection Certificate اور وہ تب دیا جاتا ہے کہ جب فیکٹری والے سب regulations کو meet کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جب پہلا NOC جاری کیا جاتا ہے تو وہ construction کے حوالے سے جاری کیا جاتا ہے اور اس میں وہ ساری ہدایات دی جاتی ہیں کہ آپ نے اس میں یہ یہ measures لینے ہیں اس کے بعد اگر وہ ان measures کو پورا نہیں کرتے تو پھر ان کو EPOs دیئے جاتے ہیں۔ یہ جو شوگر مل ہے اس کو 2008 میں NOC جاری کیا گیا تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں محترم پارلیمانی سیکرٹری کی صحیح طرح تیاری نہیں ہے یاان کو صحیح طرح detail کے ساتھ علم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!اس کو روایت نہ بنائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!آپ اس سوال کو pending کر دیں کیونکہ اس میں بڑے issues ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ میں اس سوال کو pending نہیں کر رہا ہوں آپ بات کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر kindly آپ مجھے اس کے اندر یہ بتادیں کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے نہیں بتانا انہوں نے بتانا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!آپ kindly اُن سے صرف یہ پوچھ دیں کہ جنہوں نے by laws NOCs نہیں لئے ہیں تو یہ کب تک ensure کریں گے کہ وہ فیکٹری یا تو NOC لے لے یا یہ اس کو بند کر دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس طرح سے وہ شوگر مل اس NOC اور EPO کی دھجیاں اڑاتے ہوئے چل رہی ہے تو کیا اس پر ایکشن ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس شوگر مل کو انہوں نے NOC جاری کر دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! NOC کا کیا مطلب ہے کہ میں NOC لے لوں اور NOC کی خلاف ورزی کرتا رہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کیا خلاف ورزی کی ہے، بتائیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہاں اٹھارہ بیس گاؤں ہیں جس وقت وہ فیکٹری چلتی ہے وہاں سے راکھ اڑتی ہے جس سے لوگوں کی فصلیں تباہ ہوتی ہیں اور وہاں سانس کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اگر اس کی detail میں دیکھیں اس کے ہیڈ میں لکھا ہوا ہے

Detail of major point's loss industrial sources of ---

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے پوچھ لینے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس شوگر مل کو کس base پر NOC جاری کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!اسی base پر EPO جاری کیا ہوا ہے کہ جو راکھ اڑ کر قریب کے لوگوں کے لئے آلودگی کا باعث بن رہی ہے اس کی روک تھام کے لئے اپنے wet scrubber لگائیں۔اس کے جاری کرنے کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی فیکٹری کو ٹائم دیا جاتا ہے کہ آپ اتنے ٹائم میں یہ چیزیں درست کر لیں اگر وہ اس کے باوجود بھی درست نہیں کرتیں تو پھر وہ معاملہ ٹربیونل میں چلا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترم پارلیمانی سیکرٹری!آپ نے اس کو 2011 میں EPO جاری کیا تھا تو انہوں نے چار سال میں آپ کے لئے کچھ نہیں کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر!میں اس کو مزید چیک کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!سوال نمبر 4407 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4407: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس ،آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سپورٹس کمیٹی کے ارکان کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا دائرہ کار کیا ہے، اس کے اجلاس کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی ہے؟

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو سال 13-2012 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) درست ہے کہ ابتداً بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(B&A)2-6/2005 مورخہ 11-12-09 پنجاب کے تمام اضلاع میں سپورٹس کونسلز کے قیام کے احکامات جاری کئے گئے تھے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے

1	جناب جنید انوار چودھری ایم این اے ٹوبہ ٹیک سنگھ	کنوینر
2	چودھری اسد الرحمان، ایم این اے کمالیہ	ممبر
3	چودھری خالد جاوید وڑائچ، ایم این اے گوجرہ	ممبر
4	جناب کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان، ایم پی اے، ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
5	محترمہ مس نازیہ راحیل، ایم پی اے، کمالیہ	ممبر
6	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
7	ای ڈی او (ایف اینڈ پی) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
8	ای ڈی او (ہیلتھ) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
9	ای ڈی او (سی ڈی) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
10	ای ڈی او (ایجوکیشن) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
11	ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
12	ای ڈی او (ایگریکلچر) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
13	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
14	ڈی او (کوآپریٹو) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
15	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لوکل گورنمنٹ) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
16	ڈی او (انفارمیشن) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
17	نمائندہ پی ٹی وی	ممبر
18	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	سیکرٹری
19	جناب شاہد اگروال	ممبر
20	محترمہ پروین ارشد، پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
21	جناب نسیم طاہر، صدر ڈسٹرکٹ ایتھلیٹیکس ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
22	چودھری عبدالمجید، سیکرٹری ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
23	جناب خاور زمان، سیکرٹری ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
24	جناب طاہر ایوب، سیکرٹری ڈسٹرکٹ باکسنگ ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
25	جناب مظہر حسین، سابقہ انٹرنیشنل والی بال پلیئر	ممبر
26	محترمہ نازیہ رحمت، سابقہ کپتان نیشنل وومن ہاکی ٹیم	ممبر
27	ڈپٹی ڈائریکٹر (کالجز) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل کے پاس مندرجہ ذیل افعال انجام دینے کے اختیارات ہیں:

(الف) متعلقہ ضلع میں کھیلوں کو فروغ دینااور جنرل پالیسی مرتب کرنا۔

(ب) حکومت کی طرف سے منظور شدہ پالیسی کے مطابق منتخب شدہ سائٹس پر کھیلوں کی سہولیات اور سپورٹس کمپلیکس کا قیام۔

(ج) مختص کردہ کھیلوں کے میدانوں، گراؤنڈ یا دیگر سہولیات کی ترقی، مرمت یاان کو آپریشنل رکھنے کے لئے دیگر ذرائع سے امداد حاصل کرنے کے لئے پالیسی مرتب کرنا۔

(د) حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق نجی سپانسر شپ کے ذریعے منتخب شدہ کھیلوں کے میدانوں اور سائٹس کی ترقی اور بحالی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(ہ) ایسے افراد کی خدمات حاصل کرنا جن کی مدد یا مشورہ کھیل کے میدانوں اور گراؤنڈز کی ترقی کے لئے مناسب ہو اور اس مقصد کے لئے قواعد وضوابط وضع کرنا۔

(و) کھیلوں کے فروغ کی سرگرمیاں سرانجام دینااور اس طرح کے ضروری اقدامات کرنا جن کے ذریعے مندرجہ بالا اغراض ومقاصد کا حصول ممکن ہو۔

ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل کا اجلاس یوتھ فیسٹیول یا اس طرح کے بڑے مقابلہ جات کے انعقاد سے قبل کیا جاتا ہے اور ایگزیکٹو کمیٹی بالعموم دیگر معاملات کا فیصلہ کرتی ہے تاہم جب بھی ضروری ہو اجلاس بلایا جاسکتا ہے۔

(د) سال13۔2012میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے مبلغ30لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ 2011-12-09 کو پنجاب کے تمام اضلاع میں سپورٹس کونسل کے قیام کے احکامات جاری کئے گئے اور جز(ب) میں جو کونسل بنائی گئی ہے اس کے بارے میں تفصیل ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2011 سے 2015 تک اس کونسل کے کتنے اجلاس ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

جناب سپیکر!exactly اس کی میرے پاس تو detail موجود نہیں ہے کہ کتنے اجلاس ہوئے ہیں لیکن معزز ممبر کو کمیٹی اور کونسل کی functioning کے بارے میں جواب دیا ہے اگر وہ پڑھ لیں تو اس میں ان کو معلوم پڑ جاتا ہے کہ جب یوتھ اور سپورٹس فیسٹیول منعقد ہونے ہوتے ہیں اس سے پہلے ڈی سی او اور سپورٹس کونسل مشاورت کے ساتھ ایک، دو یا تین اجلاس بلاتے ہیں۔ جب بھی وہ ضروری سمجھتے ہیں تو وہ اجلاس بلا لیتے ہیں یا مزید اس کے علاوہ بھی اگر کھیلوں کے فروغ کے لئے discussion کرنی ہو یا کوئی ایسا ایجنڈا ہو کہ اس ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کوئی انتظامات کئے جا سکتے ہیں تو وہ اپنا اجلاس وقتاً فوقتاً بلا سکتے ہیں لیکن اس وقت میرے پاس exact figures موجود نہیں ہیں کہ میں انہیں بتا سکوں کہ کتنے اجلاس ہو چکے ہیں۔ میں ان کے متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر سے تفصیل منگوا کر معزز ممبر تک پہنچا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو فرما رہے ہیں اس میں جز (الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا کام متعلقہ ضلعوں میں کھیلوں کو فروغ دینا اور جنرل پالیسی مرتب کرنا ہوتا ہے اور انہوں نے پانچ سال کے دوران اس کے لئے کوئی پالیسی ترتیب دینی تھی۔ مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے پانچ سال کے دوران کوئی پالیسی ترتیب دی ہے اور اگر دی ہے تو وہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

جناب سپیکر! معزز ممبر اس کے لئے fresh question لے آئیں کیونکہ پالیسی سے متعلقہ ان کا سوال ہی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنے ڈسٹرکٹ کے اندر کوئی پالیسی بنائی ہو گی یا جو صوبائی حکومت کی پالیسی یہاں سے ضلعوں کو جاتی ہے انہوں نے اس پر عمل پیرا ہونا ہوتا ہے اور اسے دیکھنا ہوتا ہے۔ معزز ممبر fresh question لے آئیں اور اس پر جتنی پالیسیاں بنائی ہیں وہ ان کو بتا دیں گے۔ انہوں نے جو پوچھا ہے کہ کتنے اجلاس ہوئے تو اس حوالے سے ان کا سوال relevant ہے اور اس کی detail لے کر میں ان کو پہنچا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو relevant ہے اس میں تو انہوں نے خود لکھا ہوا ہے اور میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ جس کام کے لئے وہ کونسل بنائی گئی ہے وہ irrelevant کیسے ہو سکتی ہے۔ میں تو یہ پارلیمانی سیکرٹری اور ایوان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ کاغذوں میں کمیٹیاں بنتی ہیں اور ان کا کوئی اجلاس نہیں ہوتا۔ میری گزارش ہے کہ خدا کے لئے جس سوچ کے تحت یہ کام کیا جاتا ہے اس کو اس کے عملی فعل میں بھی اسی طرح لایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! جناب امجد علی جاوید صاحب کو بھی اس کمیٹی میں ڈالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ وہ فعال نہیں ہے یا وہ بہتر طریقے سے اپنا کام نہیں کر رہی تو ہم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈی سی او کو بتاتے ہیں کہ ان کے ڈسٹرکٹ کی سپورٹس کونسل میں ان کا نام ڈالا جائے تاکہ ان کے جو بھی اپنے positive aspects ہیں یا اس حوالے سے جو یہ بہتر مشورہ دے سکتے ہیں یا اس کے فروغ کے لئے ان کے پاس جو ideas ہیں وہ کمیٹی کے floor پر discuss کریں تاکہ ہم بھی ان کی صلاحیتوں سے مستفید ہو سکیں۔ شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جو لسٹ فراہم کی گئی ہے اور اس میں 20 نمبر سے 27 نمبر تک جو نام دیئے گئے ہیں اس میں نام کے ساتھ designation بھی ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں جو ممبر بنائے گئے ہیں یہ by name یا by designation, ex-officio ہیں ؟ مجھے اس کی وضاحت فرمادیں تاکہ اگلی بات کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ممبران کی لسٹ میں 20 سے 27 تک جو نام دیئے گئے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! ان کے نام بھی لکھے ہیں، designation بھی لکھے ہیں، یہ by designation ہیں اس میں public Reps بھی ہیں۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں 20 سے 27 نمبر تک specific۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں یہ لکھے ہوئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دونوں چیزیں لکھی ہیں، اگر وہ by designation ہیں تو پھر اس کا اور طریق کار ہو گا، اگر وہ by name ہیں تو پھر اور ہو گا۔ میں اس کی information لینا چاہتا ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! اصل ان کا مقصد ہے کہ آپ نے سپورٹس کے فروغ کے لئے، یوتھ کو engage رکھنے کے لئے کس طریقے سے پالیسی مرتب کرنی ہے۔ اگر معزز ممبر اس کو دیکھیں تو اس میں public representatives بھی ہیں، اس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے آفیسرز بھی ہیں، اس میں ایڈووکیٹ بھی ہیں، اس میں سینئر سپورٹس مین اور اس ڈسٹرکٹ کے related لوگ بھی ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے detail سے پڑھ دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں 20 سے 27 نمبر تک کی بات کر رہا ہوں اور میں جنرل بات نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! اگر آپ کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو وہ بتا دیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اعتراض یہ ہے کہ اگر یہ by name ہوں گے تو وہ اپنی اپنی جگہوں سے ٹرانسفر ہو گئے ہیں تو وہ پوسٹیں خالی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ by designation ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے آفیسر موجود ہیں اس کے علاوہ 20 سے 27 نمبر تک کہہ رہے ہیں تو اس میں محترمہ پروین ارشد پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیں۔ میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ اگر یوتھ کو engage کرنا ہے، ایک کالج کی پرنسپل ہے ان کو اس کا ممبر بنایا گیا ہے اگر وہ وہاں سے ٹرانسفر ہو جاتی ہے تو جب نئی پرنسپل آئیں گی تو ہم ان کو کونسل کا ممبر بنا دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر اس کا نام نہیں ہو گا تو وہ پرنسپل لکھا جائے گا۔ میں تو اس کی technical grand پر بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):
جناب سپیکر! جس طرح ڈپٹی سپیکر آج آپ ہیں تو ڈپٹی سپیکر کا نام شیر علی گورچانی تو لکھا جائے گا۔ اگر کوئی اور ہو گا تو اس میں اور نام لکھا جائے گا۔ کیا designation کے ساتھ نام نہیں لکھا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! یہ by designation ہی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کتنے ضمنی سوال کر چکے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے صرف تین سوال کئے ہیں۔ جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ سال 13-2012 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے مبلغ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پورے پنجاب کے اندر پنجاب فیسٹیول ہوا ہے تو کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی اسی کمیٹی کے تحت ہوا تھا اور اگر اسی کمیٹی کے تحت ہوا تھا تو کیا اس پر صرف 30 لاکھ روپے لاگت آئی تھی جو فنڈ انہیں مہیا کیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):
جناب سپیکر! سال 13-2012 میں 30 لاکھ روپے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے ان کو مہیا کیا گیا تھا، سال 14-2013 میں 20 لاکھ روپے مہیا کیا گیا تھا اور سال 15-2014 میں 25 لاکھ روپے مہیا کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ایک یونیفارم پالیسی ہے جو کہ پچھلے Question Hour کے دوران میں نے وضاحت کی تھی کہ ہر ڈسٹرکٹ نے اپنے total development funds میں 4 فیصد رکھنا ہوتا ہے۔ اس میں 2 فیصد youth activities کے لئے اور 2 فیصد sports activities کے لئے رکھنا ہوتا ہے لیکن یہ 30 لاکھ روپے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس سے ہٹ کر spend کیا تھا۔ یہ 4 فیصد کوٹا ہے جو کہ پورے صوبے کے لئے یونیفارم پالیسی ہے اور ہر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے سالانہ بجٹ سے 4 فیصد مختص کرنا ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سمندری ڈرین میں آلودہ پانی ڈالنے والی فیکٹریوں کے نام ودیگر تفصیلات

*1837: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمندری ڈرین فیصل آباد میں کس کس فیکٹری/مل/کارخانہ/یونٹ کا استعمال شدہ آلودہ پانی ڈالا جارہاہے ان کے نام اور مالکان کے نام کیاہیں؟

(ب) ان کے خلاف محکمہ نے یکم جنوری 2011 سے آج تک کیاایکشن لیاہے؟

(ج) اس سمندری ڈرین کے آلودہ پانی کی وجہ سے اس علاقہ میں جو فضائی آلودگی اور پانی کی آلودگی میں اضافہ ہورہاہے، اس کی روک تھام کے لئے محکمہ کیاایکشن لے رہاہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) سمندری ڈرین فیصل آباد میں 20 عدد فیکٹریوں کا آلودہ پانی ڈالا جارہاہے۔ ان فیکٹریوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سمندری ڈرین کی فضائی وآبی آلودگی کی بابت 20 عدد فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کررہا ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے آٹھ فیکٹریوں کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت Environmental Protection Orders جاری ہوچکے ہیں، تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سات فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے جاچکے ہیں، تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ بقیہ پانچ پر ابتدائی قانونی کارروائی مکمل کی جارہی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جاچکاہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کیونکہ جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ صرف 20 عدد فیکٹریاں اس پانی کو آلودہ کررہی ہیں لیکن یہ 20 سے کہیں زیادہ ہیں بلکہ کئی سو فیکٹریاں پانی کو آلودہ کررہی ہیں جس کا محکمہ کے لوگ کئی دفعہ سوالات کے جوابات میں بتاچکے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اس کو چیک کرلیں۔ سمندری مین ڈرین جس پر میری ایک resolution اس ایوان سے دسمبر 2013 میں ہی پاس ہوئی تھی میں نے جس میں 150 سے 200 کے قریب فیکٹریاں بتائی تھیں جو کہ

ایوان نےunanimously accept کی تھیں۔ جب150 سے200 تھیں اس وقت میں سیکرٹری صاحب کو ملا تھا اب سیکرٹری تحفظ ماحول شاید تبدیل ہو گئے ہیں یا وہ ابھی تشریف نہیں رکھتے۔انہوں نے تو892اس وقت دکھائی تھیں،اب پتا نہیں کہ ہم نے سروے کر کے کون سی900 سے کچھ زیادہ کمپنیوں کو پکڑ لیا ہے ؟اس میں ہماری فیصل آباد کی واسا تک بھی شامل تھی تو مجھے یہاں پر جواب میں20 فیکٹریوں کا کہا گیا ہے تو کیا یہ جواب درست ہے اور کیا یہ جواب کا طریق کار ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!آپ نے ویسے روایت بنالی ہے کہ ہر بات پر اعتراض کرنا ہے۔ آپ پہلے اس کا جواب تو لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!یہ جواب ہی غلط ہے۔جب جواب ہی غلط ہے تو کیا میں ان سے یہ بھی نہ کہوں کہ kindly ایوان کے اندر جواب صحیح دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ مجھے ان سے جواب تو لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سمندری ڈرین میں20 فیکٹریوں اور کارخانوں کا پانی ہی ڈالا جا رہا ہے۔ مدوآنہ ڈرین میں212 فیکٹریوں کا پانی ڈالا جا رہا ہے اور واسا کے59 یونٹوں کے ذریعے ڈالا جا رہا ہے۔آپ نے سمندری ڈرین کے متعلق سوال کیا تھا،میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ سمندری ڈرین میں بیس فیکٹریوں کا پانی ڈالا جا رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!مدوآنہ ڈرین212 فیکٹریوں کا پانی لیتے ہوئے سمندری ڈرین میں آتی ہے۔ان سے کہیں کہ مجھے گھما پھرا کر جواب مت دیں،یہ پچاس لاکھ لوگوں کی زندگیوں کا سوال ہے،لوگ یہاں پر کینسر سے مر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!انہوں نے آپ کو تفصیل سے بتایا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!یہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے،مہربانی فرما کر مجھے صحیح جواب دیں یا پھر اس سوال کو pending کر لیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ چلیں اگر وہاں پر بیس سے اکیسویں فیکٹری ہو گی تو پھر آپ خود اس پر فیصلہ کر دیں۔ فیصل آباد سے میرے حلقہ تک فیکٹریاں بہت زیادہ ہیں،اگر یہ چیز میں وہاں پر ثابت کر دیتا ہوں تو پھر معزز پارلیمانی سیکرٹری استعفیٰ دے دیں اور اگر میں ثابت نہ کر سکا تو پھر میں استعفیٰ دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سے ہم کیوں استعفیٰ لیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کم از کم ایوان کے اندر صحیح جواب تو دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! ان کو جواب تو دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں، محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق تو یہی ہے کہ سمندری ڈرین میں بیس فیکٹریوں کا پانی جاتا ہے، اس کے علاوہ مدوآنہ سمندری ڈرین میں 212 فیکٹریوں کا پانی ڈالا جا رہا ہے۔ آپ کا جو اصل سوال ہے اور concern ہے وہ تو اس ڈرین کے پانی کو صاف کرنے کے حوالے سے ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ واسا فیصل آباد نے waste water feasibility study کے لئے 53.3 ملین کا PC-II بنا لیا ہوا ہے اور یہ وفاقی حکومت سے منظور بھی ہو گیا ہے۔ اب اس کی funding کے لئے French Government کے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس پر کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ کی اس بات کو درست مان لیتے ہیں۔ جز (ب) کے جواب میں آپ نے بتایا ہے کہ ان فیکٹریوں کے خلاف یہ ایکشن کئے گئے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے اندر تضاد کیوں ہے؟ آٹھ فیکٹریوں کو تو آپ نے Environmental Protection Order دے دیئے ہیں، سات کو personal hearing اور پانچ کی ابھی تک initial inquiries مکمل نہیں ہوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان بیس فیکٹریوں کے اندر آپس میں کھلا تضاد کیوں ہے، کیا ان فیکٹریوں کے اندر سیاسی اثر رسوخ کا فرق ہے یہ کوئی اور وجہ ہے مہربانی فرما کر مجھے اس کا difference بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس کا ایک process ہوتا ہے، کسی بھی فیکٹری میں اگر کوئی بے ضابطگی نظر آتی ہے تو پہلے ان فیکٹریوں کو personal hearing کے لئے نوٹس دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر personal hearing میں بھی مطمئن نہ کر سکے تو پھر ان کو EPO جاری کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد EPO میں جو

ہدایات دی جاتی ہیں اگر ان پر بھی وہ عمل نہیں کرتیں تو پھر ان کے cases tribunal میں بھیجے جاتے ہیں، یہ اس کا طریق کار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4916 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھیلوں کی گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4916: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ پی پی۔86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی گراؤنڈز میسر ہیں اگر ہاں تو کہاں اور کون کون سے کھیلوں کی گراؤنڈز میسر ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں نوجوانوں کے لئے کرکٹ، ہاکی، فٹبال اور دیگر کھیلوں کی گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل):

(الف) حلقہ پی پی۔86 میں کھیلوں کے میدان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ حلقہ میں نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی مزید گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں تفصیل دی گئی ہے، میں آپ کے توسط سے یہ گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ سوالات کا جو آخری دن تھا اس میں اسی سوال سے متعلقہ شاہین سٹیڈیم کا ذکر تھا اور اس میں، میں نے یہ point raise کیا تھا کہ اعلیٰ عدلیہ کا ایک فیصلہ موجود ہے کہ کوئی بھی کھیل کا میدان یا گرین بیلٹ کسی دوسرے کام کے لئے استعمال میں نہیں لایا جائے گا۔ شاہین سٹیڈیم کے ایک حصہ کو گرا دیا گیا تھا، یہ ایک الگ بات ہے کہ last time آپ نے رولنگ دی تھی کہ وہ یہ بتائیں گے کہ اگر عدالت کی یہ direction موجود ہے تو پھر یہ کیوں ہوا؟ اس کے متعلق ابھی تک نہیں بتایا گیا۔ میرے سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ جب یہ سٹیڈیم گرایا گیا تھا تو اس پر یہ commitment دی گئی تھی کہ

اس کی جو سیڑھیاں، کمرے ختم کئے گئے ہیں، گرائے گئے ہیں ان کو انتظامیہ بنا کر دے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ on the floor of house یہ اس بات کی یقین دہانی کروادیں کہ جو کچھ سال پہلے وعدہ کیا گیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کس نے یہ وعدہ کیا تھا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس وقت کے DCO نے وعدہ کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا آپ کے پاس کوئی proof ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے تو یہ سارا کچھ off the record کیا، جو کچھ کہا گیا اس معاملے کی تو اب ایک کمیٹی میں hearing ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس سٹیڈیم کے کچھ حصے کی دوبارہ تعمیر کا ذکر کیا ہے دوسرا انہوں نے اعلیٰ عدلیہ کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ میں معزز ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ وقفہ سوالات کے بعد میرے چیمبر میں آ جائیں تو بہتر ہو گا کیونکہ اس وقت ہمارے سیکرٹری سپورٹس، ڈی جی سپورٹس یہاں پر موجود ہیں اگر یہ تھوڑا سا ٹائم ہمیں دے دیں تو ہم چیمبر میں بیٹھ کر اس سارے معاملے کو discuss کر لیں گے اور دیکھ لیں کہ اس میں اصل وجہ کیا ہے؟ دوسری بات جو انہوں نے کی ہے کہ DCO نے وعدہ کیا تھا اس matter کو بھی ہم take up کر لیتے ہیں۔ اگر DCO نے وعدہ نہیں بھی کیا تو حکومت پنجاب اور میاں محمد شہباز شریف کی یہ پالیسی ہے کہ کھیلوں کے فروغ کے لئے، یوتھ کو ایک اچھا ماحول فراہم کرنے کے لئے ہر ضلع، تحصیل میں بتدریج کام ہو رہا ہے۔ معزز ممبر وقفہ سوالات کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو ہم اس معاملے کو resolve کر لیں گے۔ میں اس ایوان کو بھی ensure کرواتا ہوں کہ ہم کوشش کریں گے کہ ان کی مرضی کے مطابق اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کی یقین دہانی کا شکر گزار ہوں، ایک اور relevant سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ وہاں پر ایک Prototype Gymnasium بنایا گیا ہے جس پر کروڑوں روپے کی لاگت آئی ہے اور پچھلے کئی سالوں سے مکمل ہو چکا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس ملاقات میں اس معاملے کو بھی دیکھ لیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ، سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

دریائے جہلم کے کنارے پر جہلم شہر کی حدود میں گرین بیلٹ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*765: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھ سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی اور پھر اس پر کام رک گیا؟

(ب) مذکورہ کام کب شروع ہوا اور آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) مذکورہ کام کے پراجیکٹ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) حکومت مذکورہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ چھ سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی تھی۔

(ب) تفریحی پارک بنانے کا کام شروع نہ ہو سکا جس کی تفصیل جز(ج) میں دی گئی ہے۔

(ج) چھ سال قبل وزیر اعلیٰ کے حکم پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم نے دریائے جہلم کے کنارے تفریحی پارک بنانے کے لئے 525 کنال اور دس مرلہ جگہ تجویز کی جو کہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے اور اس جگہ کا حدود اربعہ ایک پٹی کی صورت میں دریائے جہلم کے دائیں کنارے پر ہے۔ اس جگہ کی چوڑائی اوسطاً 177 فٹ اور لمبائی ایک کلو میٹر ہے۔

ٹی ڈی سی پی کے فیلڈ آفیسر نے اس جگہ کا جائزہ لیا اور اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ جگہ محکمہ آبپاشی نے بند بنانے کے لئے لی تھی اور محکمہ آبپاشی نے اس جگہ کو اس شرط پر دینے کی اجازت دی کہ وہ کسی بھی وقت اس جگہ کو سیلاب کی روک تھام کے لئے واپس لے سکتا ہے۔

مزید برآں محکمہ آبپاشی نے یہ شرط بھی لگائی کہ یہاں کسی بھی قسم کا اسٹرکچر بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس جگہ کو سیلاب کا خطرہ بھی تھا۔ ان مجبوریوں کی وجہ سے اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا گیا اور یہاں پر کام شروع نہ ہو سکا۔

(د) مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کام شروع ہی نہیں ہو سکا اور نہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

ضلع جہلم: ٹورنامنٹس کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*1185: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے اور ان پر اخراجات کیا آئے؟

(ب) ضلع جہلم میں خواتین کی سپورٹس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا ضلع جہلم میں سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کن مقاصد کے لئے بنائی جاتی ہے اور ضلع جہلم میں کون کون سے ممبران پر کمیٹی مشتمل ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع جہلم میں 12-2011 میں پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/18,56,333 روپے خرچ ہوئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 13-2012 میں پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/14,97,725 روپے خرچ ہوئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جہلم میں خواتین کے مقابلے سکول اور کالج کی سطح پر کروائے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر جہلم ڈسٹرکٹ میں خواتین کا کھیلوں کی طرف رجحان نہ ہے۔ اس کے باوجود ایک بڑا پراجیکٹ انٹرنیشنل سائز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے بعد خواتین کو بہت سے کھیلوں کے مواقع مہیا کئے جائیں گے جو کہ اس سے پہلے جہلم میں سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں جگہ کی قلت کی وجہ سے سٹیڈیم کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ پہلے سے تعمیر شدہ سٹیڈیم پنڈ دادنخان، منی سٹیڈیم سوہاوہ اور سید ضمیر جعفری سٹیڈیم جہلم موجود ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جہلم کی گراؤنڈ اپ گریڈ جا چکی ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چک جمال کی گراؤنڈز زیر تعمیر ہے۔ انٹرنیشنل سائز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جس میں ان ڈور تمام کھیلوں کی سہولیات خواتین و مردوں کے لئے فراہم ہوں گی۔

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی / کونسل ضلعی میں کھیلوں کی ترویج و ترقی کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ضلع جہلم کے ممبرانوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: کھیل کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*3871: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں کس کس کھیل کے گراؤنڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں حکومت کس کس کھیل کے گراؤنڈ کہاں کہاں بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران ان گراونڈز پر کتنی رقم کون کون سے کام پر خرچ کی گئی؟

(د) سال14۔2013میں کتنی رقم ان گراؤنڈ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ہ) اس ضلع کی حدود میں خواتین کے لئے کس کس جگہ کھیلوں کے گراؤنڈز کس کس کھیل کے ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں خواتین کے لئے مزید کتنے گراؤنڈز بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرامورنوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے زیر کنٹرول گراؤنڈز:

1۔شیخ ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال	(اتھلیٹکس)
2۔سپورٹس ہاکی گراؤنڈ ساہیوال	(ہاکی)
3۔جمخانہ کرکٹ کلب ساہیوال	(کرکٹ)
4۔ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال	(ان ڈور تمام گیمز)
5۔مظفر قادر باسکٹ بال کورٹ ساہیوال	(باسکٹ بال)
6۔مظفر قادر بیڈمنٹن ہال ساہیوال	(بیڈمنٹن)
7۔جناح سٹیڈیم ساہیوال	(کرکٹ)
8۔رائے علی نواز فٹبال گراؤنڈ فرید ٹاؤن ساہیوال	(فٹبال)
9۔جناح سوئمنگ پول ساہیوال	(سوئمنگ)
10۔ایگلز فٹبال گراؤنڈ	فٹبال)
11۔رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی	(کرکٹ /کبڈی)
12۔باسکٹ بال کورٹ چیچہ وطنی	(باسکٹ بال)
13۔رائے علی نواز سوئمنگ پول چیچہ وطنی	(سوئمنگ)

(ب)

1۔ ظفر علی سٹیڈیم سنتھیٹک اتھلیٹکس ٹریک / فٹبال گراؤنڈ
2۔ کرکٹ سٹیڈیم کمیر تحصیل وضلع ساہیوال
3۔ فٹبال گراؤنڈR-6/95تحصیل وضلع ساہیوال
4۔ فٹبال سٹیڈیمR-6/91تحصیل وضلع ساہیوال
5۔ فٹبال گراؤنڈR-6/96تحصیل وضلع ساہیوال
6۔ فٹبال گراؤنڈR-6/92تحصیل وضلع ساہیوال

(ج)

1۔	ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال	66.856ملین
2۔	ایگلز فٹبال کلب ساہیوال	6.580ملین
3۔	فٹبال گراؤنڈ کی لیولنگ،پول،گراس / باسکٹ بال نیا کورٹ،Steps / بیڈمنٹن نیا کورٹ گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال	6.037ملین

(د) ان گراؤنڈزاور جمنیزیم پر کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ہ) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے جو موجودہ گراؤنڈز ہیں ان گراؤنڈز میں خواتین کے بھی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جیساکہ جمنیزیم جوکہ پنجاب گورنمنٹ کی اے ڈی پی سکیم جو مکمل ہو چکی ہے اس میں خواتین کے لئے باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن بال، کراٹے کی سہولیات موجود ہیں اور سکولز کی لڑکیاں ریگولر پریکٹس کرتی ہیں۔اس کے علاوہ گرلز پائلٹ سکول، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول فرید ٹاؤن، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول جہاز گراؤنڈ، گورنمنٹ گرلز کالج ساہیوال میں درج ذیل کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں۔

1۔	اتھلیٹکس	2۔	باسکٹ بال	3۔	والی بال
4۔	نیٹ بال	5۔	لان ٹینس	6۔	ہاکی
7۔	ہینڈ بال				

(و) حکومت ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس کے فروغ کے لئے سنتھیٹک ٹریک ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال ہاکی گراؤنڈ کو مزید ڈویلپ کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔اسی طرح گورنمنٹ گرلز ہائی سکول L-9/90 میں گورنمنٹ ہاکی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع جہلم :تاریخی عمارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1225: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ ثقافت کے پاس تاریخی عمارات کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان عمارتوں کے سال12-2011اور13-2012 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی آمدن ان سے حاصل ہوئی؟

(د) ان عمارات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کتنی عمارات خستہ حال ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہو سکتی ہے؟

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانامشہود احمد خان):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت پنجاب کے تحت محفوظ عمارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	قلعہ روہتاس	2۔	دربار حضرت ہوہو
3۔	دربار حضرت شاہ سلمان فارس	4۔	مسجد افغاناں
5۔	شیر شاہ سوری دور کا مقبرہ (ناقابل شناخت)	6۔	دربار حضرت سیدن شاہ
7۔	شیر شاہ سوری دور کا (ناقابل شناخت) خستہ مقبرہ	8۔	جھنڈو کی سرائے
9۔	مسجد، مندر، نندنہ	10۔	خستہ مندر بعہ دروازہ ملوٹ
11۔	راجہ مان سنگھ حویلی روہتاس قلعہ	12۔	پہاڑی، مرتی، پنڈداد نخان
13۔	دو قدیمی مندر بھاگن واہ، ہرن پر ریلوے سٹیشن، جہلم	14۔	نندنہ قلعہ کے کھنڈرات

(ب) محکمہ آثار قدیمہ نے سال12۔2011اور13۔2012کے دوران قلعہ روہتاس کی مرمت پر جو اخراجات کئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ترقیاتی	غیر ترقیاتی
2011۔12	2.000ملین	0.180ملین
2012۔13	3.5ملین	1.8ملین

(ج) قلعہ روہتاس سے سال12۔2011اور13۔2012میں حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔یہ آمدن بذریعہ ٹھیکہ جات، داخلہ ٹکٹ، پارکنگ سٹینڈ، کنٹین سے حاصل ہوئی۔

2011۔12 12,10,000/۔

2012۔13 13,40,000/۔

(د) قلعہ روہتاس کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے دو مستقل ملازمین تعینات ہیں۔

(ہ) ضلع جہلم میں فی الحال قلعہ روہتاس کی خصوصی مرمت و دیکھ بھال کا کام سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری ہے، سکیم کا کل تخمینہ 203.558ملین روپے ہے اس میں حویلی مان سنگھ کی مرمت بھی شامل ہے۔

بہاولنگر: غیر رجسٹرڈ پولٹری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1791: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولنگر میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) محکمہ نے جن پولٹری فارمز کے خلاف کارروائی کی ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کو 12-2011اور13-2012 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔اس بجٹ کو کن کن مدات پر خرچ کیا گیا،اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل(ریٹائرڈ)شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں 39پولٹری فارمز نے تحفظ ماحول ایکٹ1997 کے سیکشن 12کے تحت ماحولیاتی منظوری حاصل نہیں کیا۔

(ب) ان تمام پولٹری فارمز کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997کے ایکٹ کے سیکشن 16کے تحت Environmental Protection Orders جاری کئے گئے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں محکمہ تحفظ ماحول کے کل آٹھ ملازمین کام سرانجام دے رہے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے12-2011 میں۔/21,41,780روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا جس میں سے16,92,780روپے تنخواہوں پر خرچ کئے گئےاور بقیہ۔/4,49,000روپے Utility Contingent Expenditure تھے جبکہ13-2012 میں 27,45,648 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔جس میں سے۔/21,69,648روپے تنخواہوں پر خرچ کئے گئے اور بقیہ۔/576000روپے Utility & Contingent Expenditure تھے۔

ساہیوال: محکمہ سپورٹس سے متعلقہ فنڈز کے بارے میں تفصیلات

*3872: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال13-2012کے دوران ضلع ساہیوال محکمہ سپورٹس کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا یہ فنڈ کس کس گورنمنٹ نے فراہم کیا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران اس ضلع کی حدود میں کتنی رقم کھیلوں کے ٹورنامنٹ کروانے پر خرچ ہوئی نیز کس کس کھیل کے ٹورنامنٹ کروائے گئے؟

(ج) اگر خواتین کے کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی کروائے گئے تو ان کھیلوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اس ضلع کی حدود میں محکمہ سپورٹس کے جو ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کس کس کھیل کی ٹیمیں ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال نے ٹوٹل بجٹ محکمہ سپورٹس کے لئے۔/4,538,920 روپے مختص کیا اور سپورٹس کی فروغ کے لئے۔/950,000روپے مختص کئے۔

(ب) ۔/9,50,000روپے

تفصیل:

1. ڈسٹرکٹ ریسلنگ ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لئے ٹریک سوٹ /یونیفارم خریدی گئی ہے۔
2. ڈسٹرکٹ اتھلیٹک ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لئے ٹریک سوٹ /یونیفارم خریدی گئی ہے۔
3. ڈسٹرکٹ سائیکلنگ ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لئے ٹریک سوٹ /یونیفارم خریدی گئی ہے۔
4. پنجاب انٹر ہائی سکولز بوائز اینڈ گرلز مقابلے شرکت ٹیمز بمقام لاہور۔
5. پنجاب انٹر میڈیٹ سپورٹس مقابلے منعقد ہوئے لاہور میں۔
6. پنجاب یوتھ میلے کے کھلاڑیوں کو نقد انعامات دیئے گئے۔
7. کراچی تا اسلام آباد واک بسلسلہ امن۔
8. سپورٹس سکول گیمز سپورٹس اتھلیٹکس مقابلے 10۔9فروری2013بمقام لاہور۔
9. آل پنجاب بیسٹ کرکٹ ٹورنامنٹ بمقام ساہیوال۔
10. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن بہاراں سپورٹس مقابلے ساہیوال۔
11. ڈسٹرکٹ پریس کلب کی ٹیم کی پنجاب یوتھ میلہ لاہور میں شرکت۔
12. پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ ہاکی ٹورنامنٹ 11تا17مارچ بمقام لاہور۔
13. پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ کبڈی ٹورنامنٹ بمقام رحیم یار خان۔
14. ڈسٹرکٹ گرلز ہاکی ٹیم کی شرکت بہاولپور۔
15. ڈسٹرکٹ اتھلیٹکس یوتھ ٹورنامنٹ لاہور۔
16. ڈسٹرکٹ شطرنج مقابلے لاہور۔
17. ڈسٹرکٹ تیراکی مقابلے ساہیوال۔

(ج) پنجاب یوتھ فیسٹیول میں گرلز سکولز و کالجز میں انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ کے مقابلہ جات کروائے گئے جن کے تمام تر اخراجات سکول و کالجز کی انتظامیہ نے برداشت کئے۔

(د)

ظہیر احمد	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر	گریڈ17
نثار الحق	تحصیل سپورٹس آفیسر ساہیوال	گریڈ16
خالی سیٹ	تحصیل سپورٹس آفیسر چیچہ وطنی	گریڈ16
عبدالستار	کلرک DSO آفس ساہیوال	گریڈ7
افتخار احمد	کلرک TSO آفس ساہیوال	گریڈ7
حق نواز	کلرک TSO آفس ساہیوال	گریڈ7
محمد یوسف	نائب قاصد ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس	گریڈ2

(ہ) ڈسٹرکٹ ساہیوال میں مندرجہ ذیل کھیلوں کی ٹیمیں ہیں:

1-	کرکٹ	2-	فٹبال
3-	ہاکی	4-	والی بال
5-	کبڈی	6-	کراٹے
7-	تیکوانڈو	8-	باڈی بلڈنگ
9-	ویٹ لفٹنگ	10-	پاور لفٹنگ
11-	ریسلنگ	12-	سوئمنگ
13-	بلیئرڈ	14-	کرکٹ ٹیپ بال
15-	باسکٹ بال	16-	اتھلیٹکس
17-	ٹینس	18-	ٹیبل ٹینس
19-	بیڈمنٹن	20-	رسہ کشی
21-	شطرنج	22-	ہیس بال
23-	ہینڈ بال	24-	ٹچ بال

ضلع لاہور: ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریاں و دیگر تفصیلات

*1792: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران محکمہ تحفظ ماحول نے لاہور میں آلودگی پھیلانے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف کارروائی نہیں کی، اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ب) شمالی لاہور میں کتنی ایسی فیکٹریاں ہیں جو کوئلہ اور ٹائر جلا کر ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں نیز محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لا رہا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ ماحولیات نے 12-2011اور13-2012کے دوران لاہور میں آلودگی پھیلانے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ محکمہ تحفظ ماحول نے آلودگی پھیلانے والی613 فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی۔

(ب) سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کے دوران شمالی لاہور میں سٹیل ملزٹائر،ٹائر پاؤڈر اور پاؤڈر کوئلہ استعمال کرتی ہیں جس سے فضائی آلودگی جنم لیتی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول نے 209 سٹیل ملز کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے۔Environment Protection Order جاری کئے ہیں۔محکمے کی کاوشوں کے نتیجے میں 80 سٹیل ملز نے "Wet Scrubber"لگالئے ہیں اور 34 سٹیل ملز کے "Wet Scrubber" تکمیل کے مراحل پر ہیں۔ مندرجہ بالا سٹیل ملز کی تفصیل بالترتیب Annex-Aاور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ضلعی دفتر ماحولیات لاہور نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے مناسب اقدامات نہ کرنے پر30 سٹیل ملز کو سیل کر رکھا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2132: میاں طاہر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کو سال12-2011اور13-2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید اوران کی دیکھ بھال پر خرچ ہوئی؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کو سال12-2011 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں۔/90,64,158روپے اور دیگر دفتری اخراجات کی مد میں۔/7,13,331روپے جبکہ

سال13-2012کے دوران ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں1,03,50,796روپے اور دیگر دفتری اخراجات کی مد میں۔/13,95,151روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سال12-2011اور13-2012کے دوران ضلع فیصل آباد میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا گیا تھا اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ ہوئی کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے۔اس محکمے کا کام تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کراتے ہوئے polluters کے خلاف کارروائی کرنا ہے جبکہ آلودگی کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات متعلقہ سرکاری و پرائیویٹ اداروں کا کام ہے۔

(ج) سال12-2011اور13-2012کے دوران دفتر ہذا نے کوئی نئی گاڑی نہ خریدی ہے۔تاہم سال12-2011کے دوران گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے مبلغ۔/6200 روپے اور سال13-2012کے دوران دو عدد سرکاری گاڑیوں اور دو عدد موٹر سائیکلوں پر (Suzuki APV Model 2009) اور (Suzuki Jeep Potohar Model 2007) پر۔/1,07,388روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع چنیوٹ میں کرکٹ اور فٹبال کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5174:**الحاج محمد الیاس چنیوٹی**:کیا وزیر امور نوجواناں،سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ اس وقت ضلع کا درجہ رکھتا ہے جبکہ ایک ہاکی سٹیڈیم ہے جو اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا ہے اور چنیوٹ میں کوئی کرکٹ اور فٹبال کا گراؤنڈ نہیں ہے؟

(ب) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو چنیوٹ میں فٹبال اور کرکٹ گراؤنڈ کب تک تعمیر کئے جائیں گے؟

وزیر امور نوجواناں،سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا مشہود احمد خان):

(الف) ہاں۔درست ہے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔چنیوٹ میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کی تحویل میں فٹبال اور کرکٹ گراؤنڈ نہیں ہے جبکہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ میں فٹبال اور کرکٹ کا گراؤنڈ ہے۔دیگر گراؤنڈز بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں۔ چنیوٹ شہر میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس،ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس کوئی سپورٹس

سٹیڈیم، سپورٹس کمپلیکس اور منی سٹیڈیم وغیرہ نہیں ہے۔البتہ(08۔2007)میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سپورٹس کمپلیکس زیر تعمیر کر رہی تھی۔اس وقت تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں واقع تھا لیکن جولائی2009میں زیر تعمیر سپورٹس کمپلیکس ڈسٹرکٹ پولیس چنیوٹ کو دے دیا تھا۔جہاں پر اب پولیس لائن واقع ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس چنیوٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چنیوٹ کے ساتھ مل کر شب و روز محنت کر رہے ہیں تاکہ چنیوٹ شہر میں کوئی سرکاری رقبہ مل سکے تاکہ وہاں فٹبال، کرکٹ گراؤنڈز اور سپورٹس کمپلیکس بنایا جاسکے۔

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*3843:چودھری اشرف علی انصاری:کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماحولیاتی آلودگی کی کون کون سی اقسام ہیں۔حکومت ان کے تدارک اور روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے سال12۔2011اور13۔2012میں کتنے فنڈز خرچ کئے گئے؟

(ج) مذکورہ بالا سالوں میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل(ریٹائرڈ)شجاع خانزادہ):

(الف) ماحولیاتی آلودگی کی مختلف اقسام ہیں۔ان میں سے پہلی قسم پانی کی آلودگی ہے۔پانی کے ذخائر جہاں پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔وہاں وہ گندے اور فالتو پانی کو وصول کرنے اور جذب کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ندی نالے، دریا، جھیلیں اور سمندر ان کی مثالیں ہیں۔ان تمام وسائل کی اپنی محدود خودکار صفائی کی قوت ہے۔شہروں اور صنعتوں کا گندہ پانی بغیر کسیtreatmentکے ندی نالوں اور دریاؤں میں پھینک دیا جاتا ہے۔یہ گندگی جب اس آبی وسائل کی خودکار قوت صفائی سے زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ آبی وسائل آلودہ ہو جاتے ہیں۔
ماحولیاتی آلودگی کی دوسری قسم ہوا کی آلودگی ہے۔لاتعداد گاڑیوں اور صنعتی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں ہوا میں داخل ہو کر اسے آلودہ کر دیتا ہے۔گاڑیوں اور صنعتی چمنیوں سے نکلنے

والے دھوئیں میں سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور دیگر زہریلی گیسیں اور زہریلے مادے ہوتے ہیں۔ چونکہ جس ہوا میں ہم رہتے ہیں اس کو سانس کے ذریعے ہم براہ راست وصول کرتے ہیں اس لئے اگر ہوا میں آلودہ مادے موجود ہوں گے تو وہ انسانی صحت پر براہ راست اثرانداز ہوں گے۔

شور بھی ماحولیاتی آلودگی کی ایک قسم ہے۔ پرانی ڈیزل گاڑیوں، رکشاؤں کے سائلنسروں اور گاڑیوں کے ہارن بجانے کی وجہ سے مصروف شاہراؤں کے قرب و جوار میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ زیادہ شور میں اعصابی تناؤ اور دیگر اعصابی بیماریاں لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ٹھوس ضائع شدہ مواد کی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کا ایک حصہ ہے گھروں ،ہوٹلوں، ریستورانوں، فیکٹریوں اور عوام الناس کے استعمال کی دیگر جگہوں سے کوڑا کرکٹ اور ٹھوس مواد یعنی solid waste کو کسی مؤثر نظام کی غیر موجودگی میں گھروں کے باہر یا آبادیوں کے اندر کسی جگہ پر پھینک دیا جاتا ہے اس وجہ سے ایسی جگہوں سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور بدبو آتی ہے۔ مزید برآں کسی علاقے کی جمالیاتی خوبصورتی کو بھی یہ آلودگی متاثر کرتی ہے۔

اس آلودگی کے تدارک اور روک تھام کے لئے محکمہ ہذا کی ٹیمیں فیکٹریوں اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتی ہیں۔ آلودگی کی مرتکب پائی جانے والی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ ماحولیاتی شکایات یا سروے کی روشنی میں آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے سال 2011 سے 2013 تک 4256 فیکٹریوں کو EPOs جاری کئے۔ 2011 سے لے کر 2013 تک ادارہ ہذا کی لیبارٹری میں تقریباً 300 آبی نمونوں اور 166 فضائی آلودگی کا سبب بننے والی فیکٹریوں کے دھوئیں کا تجزیہ کیا آلودگی کے تدارک اور روک تھام کے لئے محکمہ کے مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔

(ب) محکمہ نے ماحولیاتی مسائل کو مؤثر انداز میں حل کرنے کے لئے 12-2011 اور 13-2012 میں بارہ اور آٹھ ترقیاتی سکیموں پر کام کیا۔ ان ترقیاتی سکیموں کی تفصیل Annex- A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے اپنے محدود وسائل کے ساتھ مسلسل مصروف عمل ہے چیدہ چیدہ کامیابیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں لاہور میں160 سٹیل ملز wet scrubber لگا چکی ہیں۔ شہر لاہور میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 2012 میں 4790اور 2013 میں2419 گاڑیوں کا چلان اور 1945646 روپے جرمانہ کیا گیا۔ فضائی آلودگی کا باعث بننے والے Pyrolysis plant جو ٹائروں سے تیل نکالتے اور ٹائر کاربن تیار کرتے ہیں ان میں سے 22 غیر قانونی کارخانوں کو بند کر دیا گیا ہے اور بقیہ کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ لاہور کینال میں پڑنے والے گندے پانی کے 32 نالوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے اور ہڈیارہ ڈرین میں بہنے والے گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے ایک پراجیکٹ (PC-II) تیاری کے آخری مراحل میں ہے محکمے کو باقی شہروں میں بھی ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔
2. فیصل آباد میں18 فیکٹریوں میں Waste Water Treatment Plant اور 45 یونٹس میں Air Pollution Control Devices لگ چکے ہیں۔
3. گوجرانوالہ میں 2 Waste Water Treatment Plant اور 17 فیکٹریوں میں فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے آلات نصب ہو چکے ہیں۔
4. ملتان میں WASA ایک بڑا Waste Water Treatment Plant لگا چکا ہے اور پاک عرب فیکٹری میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور Air Pollution Control System نصب ہے۔ اس کے علاوہ Tanneries کو ملتان کے شہری علاقے سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔
5. شیخوپورہ میں 14 فیکٹریوں نے Waste Water Treatment Plant اور 30 نے Air Pollution Control System نصب کر لئے ہیں۔
6. سیالکوٹ شہر سے Tanneries کو شفٹ کرنے کے لئے Sialkot Taney Zone بنایا جا رہا ہے۔ پنجاب حکومت نے اس کام کے لئے 294.4 ملین روپے فراہم کئے ہیں۔
7. قصور میں 21 فیکٹریاں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اور 30 Air Pollution Control System نصب کر چکی ہیں۔
8. جھنگ میں 2 فیکٹریوں نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اور 99 نے Air Pollution Control System لگا لئے ہیں۔
9. محکمہ نے سال 2012,2011 اور 2013 میں بالترتیب 619, 880 اور 1492 پراجیکٹس کو NOC جاری کئے اور 19.085, 17.44 اور 21.488 ملین روپے فیس کی مد میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے۔

10. محکمے نے سال 2011، 2012 اور 2013 میں670، 447 اور 831 فیکٹریوں کے خلاف مقدمات ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے۔
11. محکمہ کی لیبارٹریوں نے آلودگی پھیلانے والے کارخانوں / فیکٹریوں کے مالکان کو کٹہرے میں لانے کے لئے1316 پانی کے نمونے اور 177 فضائی آلودگی پیدا کرنے والے ذرائع کے نمونے اکٹھے کر کے ٹیسٹ کئے۔
12. حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب کی21 تحصیلوں میں میونسپل ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور Sanitary Landfill Sites بنانے کے لئے ایک پراجیکٹ چلایااوراس پراجیکٹ کے تحت 16 تحصیلوں میںMWTPاورSanitary Landfill Sites تعمیر ہو چکی ہیں۔

بہاولپور:لال سوہانرا پارک اور ریزارٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5462:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور میں لال سوہانرا پارک اورResort میں سیاحوں اور عوام کی سہولیات کے لئے کون کون سے انتظامات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے،کیا سال15-2014 میں اس کو مزید developکے لئے کیا منصوبہ جات بنائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور فورٹ منرو کے لئے مالی سال14-2013اور15-2014 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیااور کون کون سے نئے منصوبہ جات بنائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت(رانامشہود احمد خان):

(الف) بہاولپور میں واقع لال سوہانرا پارک محکمہ جنگلات کے کنٹرول میں ہے تاہم ٹی ڈی سی پی نے سیاحوں کی سہولت کے لئے پچیس کنال رقبہ پر محیط ایک ریزارٹ قائم کی اور حال ہی میں اسےrenovate کیا گیاہے۔ریزارٹ میں دس عدد ائر کنڈیشن کمرے،ڈائننگ ہال، تین عدد پبلک ٹوائلٹس ،کار پارکنگ ایریااور filteredواٹر سوئمنگ پول کا اضافہ کیا گیا ہے۔یہ ریزارٹ حال ہی میںrenovate کی گئی ہےاوراب یہoperational ہے۔

(ب) مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک خود مختار ادارہ تھا جسے حکومت نے ختم کر دیا تھا جس کا ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن سے کوئی تعلق نہ ہے۔

فورٹ منرو کے لئے چیئر لفٹ کے قیام کے لئے فراہم کردہ بجٹ برائے مالی سال14-2013 اور15-2014 مع منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال14۔2013

I۔	منصوبہ	زمین برائے چیئر لفٹ فورٹ منرو
	مختص کردہ بجٹ	30.00ملین روپے
	خرچ کردہ رقم	30.00ملین روپے

مالی سال15۔2014

جاری منصوبہ زمین برائے چیئر لفٹ فورٹ منرو

مختص کردہ بجٹ	30.100ملین روپے
خرچ کردہ رقم	23.996ملین روپے

اس منصوبہ کے تحت306کنال اور پانچ مرلہ زمین حاصل کرنا مقصود تھا جس کی لاگت 53.996 ملین بنتی ہے اس سے پہلے30 ملین سال 14۔2013 میں ادا کر دیئے گئے اور بقایا رقم23.996ملین سال15۔2014 میں ادا کی گئی۔

نئے منصوبے

I۔	ڈویلپمنٹ آف ماسٹر پلان برائے	فورٹ منرو
	مختص کردہ بجٹ	20.00ملین روپے۔
II۔	تنصیب چیئر لفٹ	کھر سے فورٹ منرو
	مختص کردہ رقم	470.00ملین روپے

اوپر بیان کردہ دونوں نئے منصوبے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات پر نئے قائم کردہ محکمہ فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جو کہ محکمہ ہاؤسنگ ،اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب کا ماتحت ادارہ ہے۔

ماحولیاتی ٹربیونل سے متعلقہ تفصیلات

*5357: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماحولیاتی ٹربیونل کے پاس پچاس لاکھ تک جرمانہ عائد کرنے کا اختیار ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں صنعتی آلودگی کے لئے حکومت نے کل کتنے سکواڈ مقرر کر رکھے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں سال2013اور2014 کے دوران کل کتنے صنعتی مالکان کو ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن16 کے تحت جرمانہ / سزائیں دی گئیں نیز جن صنعتی مالکان کو جرمانہ ان کی تفصیل اور جن صنعتی مالکان کو سزا ہوئی،الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال2014 کے دوران ضلع لاہور کے انڈسٹریل ایریاز میں صنعتی آلودگی میں ملوث کتنی باعث فیکٹریوں کو سیل کیا گیا؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن(1)17 کے تحت ماحولیاتی ٹریبونل کو پچاس لاکھ تک جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ آفیسر (تحفظ ماحول) کے پاس کل آٹھ انسپکٹرز ہیں جو لاہور ڈسٹرکٹ میں واقع آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں سال 2013 میں سولہ صنعتی مالکان اور2014 میں چودہ صنعتی مالکان کو بالترتیب پانچ لاکھ پینسٹھ ہزار روپے اور تین لاکھ ستر ہزار روپے جرمانہ ہوا۔
ماحولیاتی ایکٹ کے تحت صنعتی مالکان کے خلاف عدالتی فیصلوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں انڈسٹریل ایریاز صرف دو ہیں سال 2014 کے دوران انڈسٹریل ایریا میں کوئی صنعتی یونٹ سیل(seal) نہ کیا گیا البتہ خود ساختہ انڈسٹریل ایریا اور آبادیوں کے گردونواح میں واقع 186 فیکٹریوں کو سیل(seal) کیا گیا جو اپنی آلودگی سے عوام الناس کی صحت کو متاثر کر رہی تھیں۔ فیکٹریوں کی لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
محکمہ کی کارروائی کے نتیجے میں194 سٹیل ملوں نے wet scrubber لگوالئے ہیں جس سے فضائی آلودگی میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔

صوبائی دارالحکومت لاہور میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*5450: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں دن بدن ماحولیاتی آلودگی بڑھ رہی ہے، ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) 14-2013 میں ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں، اس سے کتنے فیصد کامیابی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں آلودگی پھیلانے کا سبب بنتی ہیں، ان کی روک تھام کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے شجر کاری کی مہم اور اس کی افادیت کے متعلق کوئی پروگرام مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور شہر میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے کئی اقدامات اٹھائے ہیں چند اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا بڑا سبب شمالی لاہور میں واقع سٹیل ملز ہیں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ان سٹیل ملز کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 190 سٹیل ملوں میں فضائی آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات یعنی wet scrubber لگوائے ہیں۔

(ii) بڑے شہروں میں فضائی آلودگی کا ایک اہم سبب گاڑیاں ہیں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے دھواں دینے والی اور شور کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 220 سٹیل ملوں کو ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے Environmental Protection Order جاری کئے ہیں آبی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 493 فیکٹریوں کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ کے لئے Environmental Protection Order جاری کئے ہیں۔

(iv) لاہور شہر میں حکومت پنجاب نے گرد و غبار سے پھیلنے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام بڑی سڑکوں کو بہتر بنایا ہے۔ میٹرو بس منصوبہ Euro II بسیں، فلائی اوورز، انڈر پاسز اور بڑی سڑکوں کے چوراہوں کی کشادگی اور یوٹرن کی فراہمی سے ٹریفک کی روانی میں بہتری اور گرد و غبار / دھوئیں میں خاطر خواہ کمی آئی ہے جس سے فضائی آلودگی کا لیول نیچے آیا ہے۔

(v) سڑکوں سے تجاوزات کے خاتمے اور پی ایچ اے کی طرف سے شجر کاری اور land scaping سے گرد و غبار میں کمی اور ماحول میں خوبصورتی آئی ہے۔ مندرجہ بالا اقدامات کے نتیجے میں شہر کے ماحول میں بہتری آئی ہے۔ البتہ سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے فیکٹریوں نے متبادل ایندھن (ٹائر کاربن، لکڑی، ٹائر وغیرہ) کا استعمال کرنا شروع کر دیا جس پر قانونی کارروائی کر کے قابو پالیا گیا ہے۔

(ب) 14-2013 میں آلودگی کے خاتمے کے سلسلہ میں حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں اس سے ماحولیاتی آلودگی میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

(ج) بڑے شہروں میں فضائی آلودگی کا ایک اہم سبب دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں ہیں لاہور شہر میں ایسی گاڑیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور میں شجرکاری کے لئے پی ایچ اے کا ادارہ موجود ہے جس نے پچھلے چند سالوں میں شجرکاری اور land scaping کے سلسلہ میں بہت اچھے اقدامات کئے ہیں پارکوں اور سڑکوں کے کنارے ان کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی: محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے جاری کردہ این او سی سے متعلقہ تفصیلات

11: محترمہ صوبیہ انور ستی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز کو محکمہ کی جانب سے این او سی جاری کیا گیا؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز این او سی کے بغیر کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 52 عدد ہاؤسنگ سکیمز / سوسائٹیز نے محکمہ ماحولیات پنجاب سے ماحولیاتی منظوری / این او سی حاصل کیا ہوا ہے تفصیل (Annex=1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم ایز کے مطابق راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور محکمہ ہذا کے سروے کے مطابق ضلع راولپنڈی میں 108 عدد ہاؤسنگ سکیمز / سوسائٹیز نے محکمہ ماحولیات پنجاب سے ماحولیاتی منظوری / این او سی حاصل کئے بغیر کام کر رہی ہیں تفصیل Annex-2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گنجان آبادیوں میں فیکٹریوں کو شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

134: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) افشاں پارک، مومن پورہ، شادی پورہ، سلامت پورہ، داروغہ والا لاہور میں کون کون سی کتنی فیکٹریاں، کارخانے سٹیل ملز کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2012اور2013کے دوران محکمہ ماحولیات نے ان علاقوں میں ٹائر چلانے والی فیکٹریوں کے خلاف آپریشن کیا تھااور اکثر فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بند کی گئی فیکٹریاں دوبارہ کھل گئی ہیں؟

(د) حکومت نے ان علاقوں کی گنجان آبادیوں میں سے کتنی فیکٹریوں کو وہاں سے شفٹ کر دیا ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل(ریٹائرڈ)شجاع خانزادہ):

(الف) افشاں پارک، مومن پورہ،شادی پورہ،سلامت پورہ، داروغہ والا کے علاقوں میں زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز، فونڈریزاور فرنسز واقع ہیں جن کی کل تعداد292 ہے۔

(ب) 13-2012میں تقریباً125 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت سیل کیا گیا اور ان کو بعد میں ڈی سی او کے پاس اپیل کی صورت میں شرائط و ضوابط کے تحت de-seal کیا گیا۔ فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کے نتیجے میں 167 سٹیل ملوں میں پلوشن کنٹرول ڈیوائس(wet scrubber)لگ چکے ہیں(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دراصل سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کے نتیجے میں ان فیکٹریوں نے متبادل ایندھن(ٹائر کاربن، پاوڈر کوئلہ،پلاسٹک،ویسٹ وغیرہ) استعمال کرنا شروع کر دیئے شروع میں یہ ٹائر استعمال کرتے ہوئے پائے گئے تو محکمہ کی کارروائی کے نتیجے میں ان ملوں نے ٹائر استعمال کرنا چھوڑ دیا۔ پھر یہ ملیں ٹائر کاربن اور پلاسٹک ویسٹ استعمال کرنے لگیں تو ان کو بند کر دیا گیا۔اب ان ملوں میں پاؤڈر کوئلہ یا سوئی گیس بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے پاؤڈر کوئلہ استعمال کرنے والی ملوں پر لازم ہے کہ وہ Wet Scrubber لگانے کے بعد ہی پاؤڈر کوئلہ استعمال کر سکتی ہیں مزید یہ کہ ان فیکٹریوں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انہیں آلودگی کنٹرول کرنے کے احکامات جاری کئے گئے۔

(ج) ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول فیکٹریوں کو پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت سیل کرتا ہے جس کے خلاف اپیل ڈی سی او کے پاس جاتی ہے اور اپیل میں مشروط طور پر

فیکٹریوں کو کھولنے کی اجازت ملتی ہے جس کے نتیجے میں وہ ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کے آلات لگواتی ہے۔

(د) اتنی بڑی تعداد میں فیکٹریوں کو منتقل کرنا ممکن نہ ہے اور لاہور میں ان کے لئے کوئی متبادل مناسب جگہ دستیاب نہ ہے دراصل یہ فیکٹریاں محکمہ تحفظ ماحول کے قیام سے پہلے کی ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان فیکٹریوں کے اردگرد رہائشی آبادیاں بن گئی ہیں۔

لاہور شہر میں دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

245: باؤاختر علی: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ تحفظ ماحول نے لاہور میں دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کوئی باقاعدہ کارروائی کا آغاز کیا ہے اگر ہاں تو کب اور کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں موٹر سائیکل رکشا سے دھواں اور شور کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا نہ صرف دھواں اور شور کے علاوہ رکشا والے اونچی آواز میں recording لگانے سے آلودگی میں مزید اضافہ ہو رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کا اس بارے میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کیا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف، موٹر وہیکل آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتا ہے۔ تاکہ فضاء کو آلودہ ہونے سے بچایا جاسکے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں ایسی گاڑیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

Vehicles Challaned	Year
19298	2009
14416	2010
9342	2011
1350	2012
5914	2013

(ب) یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا کی وجہ سے دھواں اور شور کے مسائل پیدا ہوتے ہیں ٹریفک پولیس کے ساتھ ملکر محکمہ تحفظ ماحول ان کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ج) لوگوں میں وقت کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی شعور بلند ہوا اور نتیجتاً اب مسافر رکشے والوں کو بلند آواز میوزک سے منع کر دیتے ہیں۔

(د) ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر محکمہ تحفظ ماحول پنجاب، دھواں چھوڑنے اور شعور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے اور اس کارروائی کی تفصیل جز(الف) کے جواب میں موجود ہے۔

ننکانہ صاحب میں جمنیزیم سے متعلقہ تفصیلات

309: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب جمنیزیم کی تعمیر کب شروع ہوئی؟

(ب) اس کی تعمیر کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو کتنے میں دیا اور کتنے عرصے میں اس کی تعمیر مکمل کروانے کے لئے دیا گیا؟

(ج) مذکورہ جمنیزیم کی تعمیر کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا نیز کتنے ٹھیکیداروں نے ٹینڈر میں حصہ لیا، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جمنیزیم ہال کی تعمیر 13۔اپریل 2007 کو شروع ہوئی۔

(ب) جمنیزیم ہال ننکانہ صاحب کی تعمیر کا ٹھیکہ محمد اکرم اینڈ برادرز کو دیا گیا۔ جمنیزیم ہال ننکانہ صاحب کی تعمیر کا ٹھیکہ 52.52 ملین روپے میں دیا گیا۔ جمنیزیم ہال ننکانہ صاحب کی تعمیر دو سال میں مکمل ہونا تھی۔

(ج) جمنیزیم ہال ننکانہ صاحب کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کا طریقہ استعمال کیا گیا۔ جمنیزیم ہال ننکانہ صاحب کی تعمیر میں تین ٹھیکیداروں نے ٹینڈر کی بولی میں حصہ لیا جن کے نام یہ ہیں:

1۔ محمد اکرم اینڈ برادرز

2۔ گولڈن لائف

3۔ محمد عثمان اینڈ برادرز

راولپنڈی: بھابھڑہ بازار میں کارخانوں سے متعلقہ تفصیلات

376: محترمہ تحسین فواد: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ راولپنڈی بھابھڑہ بازار جو کہ ایک رہائشی علاقہ ہے وہاں موٹر سائیکلوں کی ٹینکی بنانے کے کارخانے موجود ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ٹینکیوں پر جو سپرے ہوتا ہے وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے رہائشی علاقہ میں کارخانوں کے خلاف کارروائی کی ہے، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) راولپنڈی بھابھڑہ بازار بادی النظر میں ایک پرانا تعمیر شدہ کمرشل بازار ہے جبکہ کچھ دکانوں کی اوپر والی منزلوں میں موٹر سائیکلوں کی ٹینکی اور ٹاپے رنگنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ ان کو کارخانے نہیں کہا جاسکتا۔

(ب) ٹینکیوں پر کھلے عام کیا جانے والا سپرے راہگیروں اور خود دکانداروں کی صحت کے لئے مضر ہو سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ بازار کمرشل کم رہائشی ہے، ٹی ایم اے راول ٹاؤن کی ذمہ داری ہے کہ عوامی پریشانی کا باعث بننے والے کمرشل کاروبار و تجاوزات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے۔ البتہ محکمہ تحفظ ماحول راولپنڈی نے مذکورہ دکانوں کو پہلے بھی سیل کیا تھا اور اب پھر ان 10 دکانوں کا کھلے عام سپرے کا کام ختم کروادیا گیا ہے۔ تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم یہ ٹی ایم اے، راول ٹاؤن کی ذمہ داری ہے کہ کمرشل و رہائشی علاقوں میں ایسے کاروبار کی اجازت نہ دے جو مضر صحت یا پبلک کی پریشانی کا باعث ہو۔

فیصل آباد: سمندری میں پروٹوٹائپ جمنیزیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

324: راؤ کاشف رحیم خان: کیاوزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پروٹوٹائپ جمنیزیم سمندری کا تخمینہ لاگت کیا تھا، اس کی تعمیر کتنی مدت میں مکمل ہونا تھی تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

(ب) پروٹوٹائپ جمنیزیم کون کون سے کھیل کے لئے ہے، کھیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ جمنیزیم کے عملہ کی مجوزہ تعداد کتنی ہے، اب تک کتنے افراد کو ملازم رکھا گیا ہے اگر ملازمین کی تعداد پوری نہ کی گئی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پروٹوٹائپ جمنیزیم سمندری کا تخمینہ لاگت 76.096 ملین روپے تھا اور تکمیل مدت دو سال تھی، تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے تخمینہ لاگت میں کوئی اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ب) پروٹوٹائپ جمنیزیم میں تمام انڈور کھیل کھیلے جا سکتے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ بیڈمنٹن 2۔ ٹیبل ٹینس
3۔ والی بال 4۔ باسکٹ بال
5۔ ہینڈ بال

(ج) منظور کردہ PC-I کے مطابق مذکورہ جمنیزیم کے عملہ کی مجوزہ تعداد حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی
1	سپروائزر	1
2	الیکٹریشن	1
3	پلمبر	1
4	نائب قاصد	1
5	چوکیدار/بیلدار	4
6	خاکروب	3

جمنیزیم میں صرف دو ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ایک دن میں چوکیداری کا کام کرتا ہے جو کہ ٹی ایم اے، سمندری کا ملازم ہے اور ایک رات کا چوکیدار ہے جو کہ عارضی بھرتی ہے اور ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی، فیصل آباد کے فنڈز سے ڈیلی ویجز کے تحت تنخواہ لیتا ہے۔ جمنیزیم کے لئے ملازمین کی تعداد پوری کرنے کے لئے SNE منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ لاہور کو ارسال کر دی گئی ہیں منظوری ہوتے ہی ملازمین کی تعداد پوری کر دی جائے گی۔

راولپنڈی میں فضائی آلودگی کے لیول سے متعلقہ تفصیلات

462: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی ضلع میں فضائی آلودگی کا کیا لیول ہے، کس کس علاقہ میں گرد و غبار اور فضائی آلودگی کی شرح کیا ہے؟

(ب) مختلف مقامات کا سروے کب کیا گیااور سروے کے کیا نتائج تھے؟

(ج) راولپنڈی شہر میں فضائی آلودگی کے بڑھ جانے کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں فضائی آلودگی کا لیول:

علاقہ	قسم آلودگی	معیار	موجودہ لیول
ویسٹرج-iii	شور	65db(A)	75-85dB(A)
ویسرج۔iii	گرد و غبار	500 Ug/m	700-1800 Ug/m
چک جلال دین	دھواں	40%	45-61%
ڈھوک حمیداں	دھواں	40%	43-63%
رواٹ، گجر خان	دھواں	40%	49-61%

(ب) مندرجہ بالا مختلف مقامات کا سروے ماہ نومبر، دسمبر 2014اور جنوری2015 کے دوران کیا گیاہے۔ جن کے نتائج اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں۔

(ج)

(1) سال2014 میں فضائی آلودگی پھیلانے اور ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر تحصیل ٹیکسلا میں 31 سٹون کرشرز کے خلاف کارروائی کی گئی اور ان کو(Hearing Notices) جاری کئے گئے لیکن جب ان کو(Hearing Notices)دینے کے لئے سروے کیا گیا تو یہ یونٹ بند پائے گئے، جو کہ تاحال بند ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) سال2014 میں راولپنڈی شہر میں فضائی آلودگی پھیلانے اور ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر35 ماربل فیکٹریز کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی اور ان کو انوائرمینٹل پروٹیکشن (EPOs)ایشو کئے گئے۔ اگر ان فیکٹریوں نے محکمہ ہذا کی ہدایات پر عمل نہ کیا تو ان کے خلاف استغاثے ماحولیاتی عدالت میں دائر کر دیئے جائیں گے۔ تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(3) سال14-2013 میں محکمہ ہذا نے راولپنڈی شہر کے مختلف مقامات پر Motor Vehicle Examiner اور سٹی ٹریفک پولیس کے ہمراہ 9682 گاڑیاں چیک کی گئیں جن میں سے ان فٹ(Unfit)اور فضائی آلودگی پھیلانے والی4489 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔

(4) مزید برآں فضائی آلودگی پھیلانے والے 12 عدد بھٹہ خشت جو کہ شہری آبادی کے نزدیک واقع تھے ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی گئی ہے اور ان کو ہیرنگ نوٹسسز جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ میں سپورٹس فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

415:جناب علی سلمان: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال14۔2013اور15۔2014کے دوران ضلع شیخوپورہ میں سپورٹس کا کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب)ان سالوں کے دوران پی پی۔168 میں کتنا فنڈ کس کس مد اور کھیل پر خرچ ہوا؟

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں مالی سال14-2013اور15-2014 کے فنڈز کی تفصیل:۔

سال	کل مختص شدہ فنڈز
2013-14	-/3479000روپے
2014-15	-/1500000روپے منجانب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شیخوپورہ

(ب) پی پی۔168 کی کل 13 یونین کونسلیں ہیں اور سال 14-2013 میں پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کے سلسلہ میں اس حلقہ کی 13 یونین کونسل میں پہلے بلاک لیول اور پھر یونین کونسل لیول پر مندرجہ ذیل سپورٹس اور نان سپورٹس جنرل پبلک کے مقابلہ جات منعقد کروائے ہیں اور حلقہ پی پی۔168 کی ونر ٹیموں نے تحصیل لیول پر بھی شرکت کی اور والی بال، ویٹ لفٹنگ، کبڈی، شطرنج کے کھلاڑیوں نے ڈویژن لیول اور پراونشل لیول پر بھی شرکت کی۔

1۔بلاک لیول	یو سی لیول انٹر یو سی، تحصیل لیول اخراجات
کھیلوں کے نام	آرم ریسلنگ، بیڈ منٹن، اتھلیٹک، بلیرڈ، کرکٹ TB، والی بال، رسہ کشی، کبڈی، ویٹ لفٹنگ، فن ریس، فٹبال، باڈی بلڈنگ، شطرنج
کل انعامات	-/283222روپے
انتظامی اخراجات	-/847488روپے
یونیفارم (انٹر تحصیل)	-/35700روپے منجانب ٹی ایم اے شیخوپورہ
ڈیلی الاؤنس	-/6300روپے
ٹوٹل	-/1172668روپے

2۔انٹرڈسٹرکٹ،انٹرڈویژن لیول اخراجات	کھیلوں کے نام،والی بال،کبڈی،ویٹ لفٹنگ،شطرنج
انعامات	-/12600روپے
ٹی اے/ڈی اے	-/21300روپے
یونیفارم	-/54000روپے منجانب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
ٹوٹل	-/87900روپے

سمری اخراجات

1۔	-/1172668روپے
2۔	-/87900روپے
ٹوٹل:	-/1260568روپے

کیمیکلز فیکٹریوں کے زہریلا پانی چھوڑنے سے متعلقہ تفصیلات

537:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ کیمیکلز والی فیکٹریوں کا فاضل پانی نہروں اور دریاؤں میں بہادیا جاتا ہے جس سے ان نہروں اور دریاؤں کا پانی زہریلا ہو جاتا ہے جس سے آبی حیات متاثر ہو رہی ہے اور بہت بڑی آبادی موذی بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت نے فیکٹریوں کے مالکان کو پابند کیا ہوا ہے کہ اپنے زہریلے پانی کی ٹریٹمنٹ کر کے آگے بھیجیں؟

(ج) کیا فیکٹریاں پانی کو صاف کرنے کے قانون پر عملدرآمد کر رہی ہیں اور کونسا ادارہ اس قانون پر عملدرآمد کروانے کا پابند ہے، کیا عمل نہ کرنے والوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے۔2008 سے اب تک ہونے والی ایف آئی آر کی تعداد بتائی جائے۔ ان فیکٹریوں کی فہرست بھی مہیا کی جائے جو تاحال عملدرآمد نہیں کر رہی؟

وزیر تحفظ ماحول(کرنل(ریٹائرڈ)شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ فاضل آلودہ پانی کے مناسب معالجہ کے انتظامات نہ ہونے کے باعث زیادہ تر صنعتی ادارے آلودہ پانی کو آبی گزرگاہوں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جس کے باعث ایسی آبی گزرگاہوں کا پانی دریاؤں تک پہنچنے پر ان کا پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔آبی آلودگی سے نہ صرف آبی حیات متاثر ہوتی ہے بلکہ آلودہ پانی کے اثرات زیر زمین پانی تک پہنچنے پر انسانوں اور جانوروں میں مختلف امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔تاہم تمام صنعتی ادارے آلودہ فاضل پانی کے اخراج کا باعث نہیں ہوتے اور کاشتکاری میں استعمال ہونے والے زہر اور کھادیں، شہروں

قصبوں سے خارج ہونے والاآلودہ پانی اور کچھ قدرتی عوامل بھی پانی کی آلودگی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

(ب) ادارہ تحفظ ماحول پنجاب، تحفظ ماحول ایکٹ 1997(2012 کی ترمیم شدہ) کے سیکشن 12 کی رو سے تمام نئی قائم ہونے والے صنعتی اداروں کو پابند کرتا ہے کہ وہ ماحول پر پہنچنے والے تمام عوامل اور اثرات کی پیشگی روک تھام کریں۔ مزید برآں محکمہ انہار واخراج کے کنال اینڈ ڈرینج ایکٹ مجریہ 2006 کی شق A-58 کے تحت پانی کی گزرگاہوں میں آلودہ پانی کے اخراج پر پابندی ہے اور محکمہ انہار ایسے پانی کے اخراج کے لئے باقاعدہ لائسنس جاری کر کے فیس جمع کرتا ہے۔ اسی طرح پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کی شق 54 اور A-54 کے تحت ضلعی اداروں بالخصوص تحصیل میونسپل اتھارٹیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آلودہ پانی کے اخراج کی روک تھام اور معالجہ کا مناسب بندوبست کریں۔

(ج) تمام صنعتی ادارے آلودہ پانی کے مناسب معالجہ کا بندوبست نہیں کر رہے۔ حکومت پنجاب کے مختلف ادارے بشمول ضلعی حکومتیں، ٹی ایم اے، محکمہ انہار، واسا اور محکمہ تحفظ ماحول اپنے اپنے قوانین کے تحت آلودہ پانی کے بلا معالجہ اخراج پر ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول پہلے سے قائم شدہ صنعتی اداروں کے بلا معالجہ آلودہ پانی کے اخراج پر پنجاب ماحولیاتی ایکٹ مجریہ 1997(تصحیح شدہ2012) کی شق 2، 11 اور 12 کے تحت کارروائی کرتا ہے اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد آلودہ پانی کے اخراج پر صنعتی اداروں کے خلاف مقدمات پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل میں داخل کرتا ہے۔ 2008 سے اب تک تقریباً 1250 ایسے صنعتی اداروں کے خلاف مقدمات داخل کئے جا چکے ہیں۔ قانون کے تحت ادارہ تحفظ ماحول از خود ایف آئی آر درج کرانے کا مجاز نہیں ہے۔

ادارہ تحفظ ماحول آلودہ پانی کے بلا معالجہ اخراج کی روک تھام نہ کرنے پر متعلقہ محکموں کے خلاف بھی کارروائی کر رہا ہے اب تک ایم ڈی واسا لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے خلاف مقدمات ٹربیونل میں داخل کئے جا چکے ہیں اور فیصل آباد کا مقدمہ بھی جلد جمع کروا دیا جائے گا۔ اس طرح لاہور کی ٹی ایم اے بشمول راوی، واہگہ اور اقبال ٹاؤن کے خلاف بھی آلودہ پانی کے اخراج کی روک تھام میں ناکامی پر مقدمات ٹربیونل میں داخل کئے جا چکے ہیں اور

بہت سی دیگر ضلعی حکومتوں کے خلاف بھی کیسسز تشکیل کے مختلف مراحل میں ہیں جبکہ بورے والا، چکوال اور بھکر کے مقدمات جمع کروائے جا چکے ہیں۔
قانونی تقاضوں کے نفاذ کے علاوہ ادارہ تحفظ ماحول مختلف محکموں اور صنعتی اداروں کی ٹیکنیکل راہنمائی بھی کرتا ہے ادارہ کی انہی کاوشوں کے باعث قصور میں زہریلا پانی خارج کرنے والے چمڑہ سازی کے سینکڑوں کارخانوں کے لئے مشترکہ معالجہ کے پلانٹ کی تنصیب، ملتان اور سیالکوٹ میں ٹینری زون کے قیام اور ہڈیارہ نالے میں خارج ہونے والے زہریلے آلودہ پانی کے معالجہ کے لئے ایک ترقیاتی سکیم کا اجراء بھی کیا جا چکا ہے تاکہ آلودہ پانی کے معالجہ کے لئے موزوں ترین طریقے کی شناخت کی جا سکے۔ اسی طرح WASA لاہور اور فیصل آباد آلودہ آبی گزرگاہوں کے معالجہ کے لئے مختلف سکیموں کا اجراء بھی کر رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔ میاں محمد رفیق صاحب!

ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل میں ضلع کے تمام نمائندوں کو شامل کرنے کا مطالبہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ان دو سوالوں سے متعلق ہے، ایک تو جناب امجد جاوید صاحب نے جو سوال کیا ہے میرا سوال اس سے منسوب ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے سپورٹس کونسل کے متعلق ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے جس میں تاریخ اور ٹائم ٹیبل بھی دیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نوٹیفکیشن میں سپورٹس کونسل کے کل 27 نام ہیں جن میں سے صرف پانچ نام منتخب نمائندوں کے دیئے گئے ہیں حالانکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دس منتخب نمائندے موجود ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی کے جو پانچ منتخب نمائندے ہیں ان کے حلقوں میں سپورٹس کمپلیکس یا گراؤنڈ بنانے کی کون تجویز دے گا، انہیں اس کونسل سے کیوں محروم رکھا گیا ہے؟ وہ نوٹیفکیشن پڑھ کر یہاں سنایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر! امجد صاحب بھی میرے چیمبر میں جارہے ہیں، میاں محمد رفیق بھی میرے پاس آجائیں تو ہم آپس میں بیٹھ کر اس معاملے کو بھی resolve کر لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک نہایت ہی اہم بات میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شادی کی عمر میں اضافہ اور دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت کے قانون پر نظر ثانی کا معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جمعہ کے روز میں اس ایوان کی اندر موجود نہیں تھا لیکن یہاں پر رولز کو معطل کر کے پانچ چھ بل جو پیش کئے گئے اور ان کو منظور کروالیا گیا۔ میں نے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس ملک کے اندر جو آئین ہے جس کے تحت یہ سارا نظام چلتا ہے۔ section 2(A) یہ کہتا ہے کہ اس ملک کے اندر حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہو گی اور ایک اور شق کے اندر یہ بات بھی موجود ہے کہ اس ملک کے اندر کوئی بھی قاعدہ، قانون قرآن اور اللہ کے نبی کی سیرت اور ان کے احکامات کے علی الرغم نہیں بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں دو ایک قانون ایسے پاس ہوئے، ایک میں تو یہ ہوا کہ شادی کی کم از کم عمر کو بڑھایا گیا ہے اور اس کی خلاف ورزی کے حوالے سے جو نکاح خواں ہے، لڑکی کا والد ہے، اس کے حوالے سے سزاؤں کا تعین بھی کیا گیا۔ اسی طرح اس سے ملتا جلتا ایک اور قانون بھی پاس کیا گیا جس میں ایک سے زائد شادیوں کے حوالے سے پہلی بیوی سے اجازت لینا اور اس کی اجازت کے بغیر اگر شادی کی تو اس کے نتیجہ کے اندر اس کے لئے سزا بھی موجود ہے، قید کے علاوہ جرمانہ وغیرہ بھی لگایا گیا ہے۔ ٹھیک ہے یہ House sovereign ہے اور اس میں ہر قسم کی قانون سازی ہو سکتی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ایسی کسی قانون سازی کی بالکل اجازت نہیں ہے جو قرآن اور اللہ کے نبی کی سنت کے علی الرّغم ہو۔ ظاہر ہے میں بھی اس ایوان کا ممبر ہوں اور یہ سب دوست بھی ممبر ہیں مجھے

خدشہ ہے کہ specially یہ جو دو قوانین پاس کئے ہیں ان میں ہم نے اپنی حد سے تجاوز کیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس سلسلے میں علماء کی ایک کمیٹی بنائی ہے وہ اسے examine کر رہی ہے لیکن میری دردمندانہ التماس ہے کہ اگر آپ یہ اختیار رکھتے ہیں تو گورنر صاحب کو یہ بل assent کرنے سے پہلے انہیں اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کریں جہاں تمام مکاتب فکر کے علماء موجود ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ تو میں بھیج چکا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات سن لیں کہ ہم اپنے اختیارات کے زعم میں کوئی ایسا قانون پاس نہ کریں جو اللہ اور اللہ کے رسول کے احکامات کے خلاف ہو۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ انہیں examine کر لیں اور اسلامی نظریاتی کونسل کو refer کر کے ان سے رائے لے لیں۔ میں اپنی خواہش کے حوالے سے نہیں بلکہ یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم سب اللہ کی مخلوق ہیں اور ہم سب عاشق رسول ہیں، عشق کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم ان کے احکامات، ان کی سیرت اور سُنت پر عمل کرنے والے ہیں۔ میری یہی مودبانہ التماس ہے کہ ہم سے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس کی آخرت میں جوابدہی ہمارے لئے مشکل ہو جائے۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی بات ہے تو راجہ صاحب یہاں پر موجود ہیں باقی منسٹر صاحبان بھی موجود ہیں آپ ان کے notice میں لے کر آئیں۔ میرا نہیں خیال کہ گورنمنٹ آپ کی جائز تجاویز کو کسی صورت میں رد کرے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو قوانین ہیں ان میں کسی کو مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے لیکن آپ یہ ان کے notice میں لے کر آئیں تاکہ گورنمنٹ آپ سے راہنمائی حاصل کر سکے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اجلاس شروع ہونے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اس بات کا اظہار کیا تھا ابھی ہمارے سینئر راجہ صاحب بھی موجود ہیں یقیناً ڈاکٹر صاحب نے پہلے بھی اس پر concern show کیا اور آج ایوان کے سامنے بھی کیا ہے تو میں ان کو ensure کرواتا ہوں کہ ان کے concerns کو بالکل دیکھا جائے گا اور یہ بات آگے لے جا کر اس پر پوری working کی جائے گی۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب! آپ ابھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! باہر بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! امجد علی جاوید صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ اس تحریک کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق پڑھی گئی تھی لیکن ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس تحریک استحقاق کو pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! باہر لوگ جلوس لے کر آئے ہوئے ہیں میری گزارش ہے کہ راجہ صاحب کی نگرانی میں کمیٹی بنا کر ان سے مذاکرات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب! آپ جا کر ان سے بات کریں۔

جناب محمد وحید گل: راجہ صاحب کو بھی بھیجیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جا کر ان سے پوچھیں کہ معاملہ کیا ہے پھر آ کر بتائیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! معاملے کا تو کچھ اندازہ ہو گیا ہے اس لئے آپ منسٹر صاحب کو بھیجیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گل صاحب! آپ جا کر ان سے ملیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وحید گل ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر1/15 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

الٰہ آباد چوک قصور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی واردات

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): شکریہ ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ مورخہ 01-01-2015 کو نوید اختر ولد سید احمد قوم شیخ ساکن دیپالپور روڈ الہ آباد نے بحاضری تھانہ آکر درخواست گزاری کہ اس کے چچااور بھائی نے اسد فرٹیلائزر کے نام سے دکان بنائی ہوئی ہے اس روز دوپہر کے وقت تقریباً3.15 پر اس کے بھائی پرویزاور ملازم اشرف حسب معمول دکان کے اندر کام کر رہے تھے اور خادم حسین کھاد لوڈ کر رہا تھا کہ اچانک چار کس نامعلوم مسلح اشخاص مع آتشیں اسلحہ اندر آ گئے اور انہیں hands up کروالیا، کاؤنٹر کی اکھاڑ پچھاڑ شروع کر دی اور دراز سے سیف کی چابیاں نکال کر -/7,50,000 روپے نکال لئے اور ان کی تلاشی پر مزید -/15000 روپے بھی نکال لئے۔ بھاگنے لگے تو انہوں نے شور کیا تو باہر سے ان کے ملازم آ گئے ملزمان کو جپھا مارنے کی کوشش کی تو ملزمان نے پسٹل کا فائر مارا جو خادم حسین کے بائیں پٹ پر لگا ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے جانب دیپالپور روڈ موٹر سائیکل 125 پر فرار ہو گئے اس وقوعہ کا مقدمہ نمبر 5/15 مورخہ 01-01-15 بجرم 394 ت پ تھانہ الہ آباد درج رجسٹرڈ ہوا ہے اور اس کے بعد تفتیش عمل میں لائی گئی۔ مختار احمد سب انسپکٹر تفتیش کر رہا ہے دوران تفتیش ریکارڈ یافتگان کو مقدمہ میں شامل تفتیش کیا گیا ہے جس میں سے ملزمان شبیر وغیرہ trace ہوئے جنہوں نے وقوعہ ڈکیتی کئے جانا تسلیم کیا اور ملزمان سے دوران واردات چھینی گئی 2 لاکھ روپے کی رقم کی برآمدگی عمل میں لائی جا چکی ہے جبکہ بقایا رقم کی برآمدگی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ وقوعہ متذکرہ بالا اور علاقہ تھانہ ہذا میں ہونے والی کچھ دیگر وارداتیں بھی trace ہو چکی ہیں اور باقی کے لئے تگ و دو جاری ہے۔علاقہ کے عوام کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے علاقہ تھانہ ہذا کی عوام پولیس کی کارکردگی سے مطمئن ہے اور انشاء اللہ پولیس اپنے کارہائے منصبی ادا کرتے ہوئے ہر قسم کی جتنی بھی بے قاعدگیاں ہیں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/44 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/52 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

نیاز بیگ لاہور میں پنجاب حکومت کی 800 کروڑ روپے کی ملکیتی اراضی کی خُورد بُرد کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب موصول ہوا ہے۔ اصل میں جن کا یہ ذکر کیا گیا ہے یہ تین اشخاص ہیں جو مزارع تابع مرضی تھی اور یہ اراضی قزلباش وقف لاہور سے متعلقہ تھی۔ 1972 میں جب یہ اراضی زرعی اصلاحات کے تحت آئی تو چونکہ یہ مزارع تابع مرضی تھی ان کو یہ اراضی الاٹ ہوئی بعد میں ان کی الاٹمنٹ ڈپٹی لینڈ کمشنر لاہور نے منسوخ کی اور ان تینوں اشخاص نے جن کا ذکر اس تحریک میں کیا گیا ہے انہوں نے فیڈرل لینڈ کمیشن کو اپیل کی جنہوں نے منظوری دی اور ان کا right تسلیم کیا اور الاٹمنٹ کے احکامات جاری کئے۔ اسی فیڈرل لینڈ کمیشن کے احکامات کے مطابق ان کی اراضی بحال رکھی گئی بعد میں انہوں نے انہی احکامات کی روشنی میں حاصل کردہ اختیارات کے تحت اراضی آگے منتقل کر دی چونکہ with in 25 years اس زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کردہ رقبہ کوئی بھی شخص منتقل نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے اس rule کی violation کی جس بنیاد پر پھر ان کی الاٹمنٹ منسوخ کی گئی چونکہ انہوں نے rules and regulations کی خلاف ورزی کی اور اراضی with in 25 years آگے انتقال کر دی۔ انہوں نے اس کے بعد اس آرڈر کو پھر ہائی کورٹ میں چیلنج کر رکھا ہے اور اس وقت ان کی رٹ پٹیشن عدالت عالیہ لاہور میں pending ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ہوا کہ یہ جتنی بھی اراضی ہے یہ ایل ڈی اے نے acquire کر لی ہے۔ اب معاملہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ سے جو بھی

فیصلہ ہوگا،اگر یہ allotment بدستور قائم رہی تو یہ تینوں یا جتنے بھی اشخاص ہیں ایل ڈی اے سے معاوضہ وصول کرلیں گے اور اگر یہ State Land .بنی تو معاوضہ حکومت پنجاب وصول کرلے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر53/15جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر68/15سردار وقاص حسن مؤکل،چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

محکمہ جنگلات کی عدم دلچسپی کی بناء پر محکمہ کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر غیر قانونی قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!محکمہ جنگلات کی طرف سے شجر کاری مہم سال میں دو دفعہ زور و شور سے منائی جاتی ہے جس کے تحت سرکاری اور نجی زمینوں پر شجر کاری کے لئے محکمہ بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔روزنامہ "ایکسپریس"لاہور میں مورخہ 3۔فروری2015کو شائع ہونے والی خبر میں دیئے گئے اعداد و شمار غلط ہیں۔رپورٹ میں دیا گیا رقبہ 20 لاکھ 39ہزار 497ایکڑ کی بجائے محکمہ جنگلات کے پاس کل رقبہ 16لاکھ 39ہزار ایکڑ ہے۔البتہ یہ بات کہ محکمہ کی 2لاکھ ایکڑ زمین جو دوسرے محکمہ جات کو ٹرانسفر ہو گئی کسی حد تک درست ہے۔اس زمین کو زیادہ تر مسلح افواج کے اداروں کو مختلف اوقات میں حکومت پنجاب نے transfer کیا۔تاہم محکمہ جنگلات نے Forest Act میں ترمیم کروا کر اس طرح کی transfer of land پر پابندی لگوادی ہے اور20اکتوبر2010کے بعد محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ transfer نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر!یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی 21ہزار ایکڑ زمین پر ناجائز قبضہ ہوا ہے لیکن حکومت پنجاب کی ہدایت پر قبضہ مافیا کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا

رہی ہے، راجن پور میں 5500ایکڑ اراضی واگزار کروائی جاچکی ہے اور باقی ماندہ بھی بہت جلد واگزار کروا لی جائے گی۔

جناب سپیکر! محکمہ جنگلات ہر سال دو مرتبہ شجر کاری مہم چلاتا ہے جس کا مقصد لوگوں میں درختوں کے بارے شعور پیدا کرنا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانا ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات کی اسی کاوش کی وجہ سے اس وقت پرائیویٹ زمینوں پر سترہ یا اٹھارہ درخت فی ایکڑ موجود ہیں جبکہ قیام پاکستان کے وقت صرف دو درخت فی ایکڑ تھے۔ لوگوں کے قبضہ میں محکمہ جنگلات کی جتنی بھی اراضی ہے اس کی تفصیل regional wise میرے پاس موجود ہے۔ حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ جتنا بھی جنگلات کا رقبہ لوگوں کے ناجائز قبضہ میں ہے اسے جلد از جلد واگزار کروایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 69/15، چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار انتہائی اہمیت کی حامل ہے لہذا گزارش ہے کہ مجھے یہ out of turn پڑھنے کی اجازت فرمادیں یا پھر اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ اپنی تحریک التوائے کار کو out of turn پڑھ دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے اور میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ آپ پہلے کورم پورا کروالیں اس کے بعد ایوان کی کارروائی چلائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورمpoint outہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2015/1191. Dated: **11th March 2015**. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 11th March 2015 (Wednesday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
11th March, 2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
-Leave of absence 1145
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Construction of buildings without sanctioning maps by TMA Tandlianwala 1415
-Declaration of 465 class rooms of several schools of Faisalabad as dangerous 1416
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Government Officers Cooperative Housing Society Lahore 1417
-Disclosure of theft of Oxygen gas from open air in Lahore 1418
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 998
ABDUL WAHEED CHAUDHRY, MR. *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING- 1369
-Details about Central Jail Gujranwala *(Question No. 3945*)* 1388
-Details about employees of District Jail Vehari *(Question No. 5767*)*
-Details about ladies prisoners of death sentence confined in prisons of the province *(Question No. 1156*)* 1362
-Details about medical funds allocated for Central Jail Sahiwal *(Question No. 5026*)* 1383
-Details about old aged prisoners in prisons of the Punjab and releasing them on parole *(Question No. 2495*)* 1397 1409
-Details about prisoners confined in District Jail Gujrat *(Question No.535*)* 1376
-Details about prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 4930*)*
-Details about prisoners of death sentence confined in prisons of the Punjab *(Question No. 1154*)* 1352
-Details about prisons in district Mandi Bahauddin *(Question No.5449*)* 1402 1405
-Details about prisons of Gujranwala division *(Question No.357)*
-Details about programme of shifting District Jail Gujrat out of city *(Question No.536)* 1410
-Details about provision of facilities to addicted prisoners and steps taken for eradication of business of intoxicants in prisons *(Question No. 2494*)* 1365
-Details about sanctioned area of District Jail Toba Tek Singh *(Question No. 226)* 1404 1372
-Details about Special Women Prison Multan *(Question No. 4758*)* 1382
-Details about women prisoners in prisons of Lahore *(Question No. 5018*)*

	PAGE NO.
-Establishment of fund for releasing female prisoners confined in prisons of the province *(Question No. 1157*)*	1363
-Installation of water filtration plant in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 2744*)*	1398
-Number of employees in Central Jail Sahiwal and other details *(Question No. 3097*)*	1400
-Patients of AIDS confined in prisons of the province and other details *(Question No. 1155*)*	1353
-Problems faced by prisoners in vehicles for bringing them from prisons to courts *(Question No. 608*)*	1392
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Construction of buildings without sanctioning maps by TMA Tandlianwala	1415
-Declaration of 465 class rooms of several schools of Faisalabad as dangerous	1416
-Decrease in standard of education in most of schools of UCs of district Jhang due to non-posting Heads of the schools	1250
-Deprivation of many schools of PP-222 Sahiwal from security	1421
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Government Officers Cooperative Housing Society Lahore	1417
-Disclosure of embezzlement of valuable 635 kanals state land in Niazbaig Lahore	1149, 1552
-Disclosure of recruitments against policy in provincial division Sargodha	984
-Disclosure of recruitments of educators in violation of policy in Toba Tek Singh	1155
-Disclosure of sale of hospital waste instead of wasting	986
-Disclosure of sale of meat of donkies in Feroz Wattowan, Sheikhupura	1151
-Disclosure of simulation by staff of Excise Department in motor registration and transfer	987
-Disclosure of theft of Oxygen gas from open air in Lahore	1418
-Failure of government departments in implementation of building by laws of marriage halls and plazas in Lahore	984
-Incidents of robbery in Allahabad Chowk Kasur in the day light	1551
-Necessity of teaching hospitals in various districts	1252
-Possession of influential persons over valuable land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur)	1419
-Possession of land mafia over land of Forest Department due to negligence of the department	1254
-Possession over thousands of acres land of the Forest Department due to carelessness of the department	1553
-Public agitation on allotment of land of two mosques for construction of new Police Station in Chak Jivan Shah Arifwala	1154
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-2nd March, 2015	929
-3rd March, 2015	1053
-4th March, 2015	1181
-5th March, 2015	1283

PAGE NO.

-6th March, 2015 1345
-9th March, 2015 1473

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 4657*)* 952
-Details about employees of Agriculture Department involved in business of spurious medicines in district Faisalabad *(Question No. 3868*)* 972
-Details about Fodder Research Institute Sargodha *(Question No. 3416*)* 971
-Details about funds provided in the head of National Programme for Improvement of water *(Question No. 4667*)* 954
-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3572*)* 940
-Details about Market Committees in Sahiwal *(Question No. 5047*)* 957
-Details about offices of Agriculture Department in district Gujrat *(Question No. 3574*)* 943
-Details about paved water courses in tehsil Tandlianwala *(Question No. 3735*)* 971
-Details about provision of bulldozers for levelling agricultural land *(Question No. 5245*)* 973
-Details about purchase of cotton crop by Punjab Seed Corporation from farmers *(Question No. 4134*)* 949
-Details about recruitment of Field Assistants in Agriculture Department *(Question No. 5631*)* 974
-Details about "Sastay Bazars" in Sahiwal *(Question No. 5049*)* 961
-Details about shifting vegetable market Dinga (Gujrat) out of city *(Question No. 5637*)* 963
-Establishment of Potato Research Station in Sialkot and other details *(Question No. 2458*)* 968
-Number of copanies supplying substandard seed in the province and other details *(Question No. 2459*)* 969
-Number of offices of Agriculture Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 3154*)* 936
-Number of Market Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 3153*)* 934

AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.

questions REGARDING-

-Details about buildings of girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3435*)* 1105 1243
-Details about canals in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 117)* 1228
-Details about land of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3653*)*

PAGE NO.

-Details about repair and construction of embankment at rivers in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3652*)* 1227
-Details about results of colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3434*)* 1077
-Details about rest houses of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3654*)* 1233

-Details about results, posts and missing facilities in girls colleges of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3436*)* 1110
-Number of vacant posts in colleges of PP-243 Dera Ghazi Khan *(Question No. 3437*)* 1112

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-PUBLIC AGITATION ON ALLOTMENT OF LAND OF TWO MOSQUES FOR CONSTRUCTION OF NEW POLICE STATION IN CHAK JIVAN SHAH ARIFWALA 1154 1137

point of order REGARDING- 1242 1239

-DEMAND FOR TAKING ACTION AGAINST THIEVES OF TRANSFORMERS OF TUBE WELLS IN PAKPATTAN 943 949

questions REGARDING-

-Details about canal water theft in district Pakpattan *(Question No. 90)* 1338
-Details about lining of rajbahs in district Pakpattan *(Question No. 36)* 1337
-Details about offices of Agriculture Department in district Gujrat *(Question No. 3574*)*
-Details about purchase of cotton crop by Punjab Seed Corporation from farmers *(Question No. 4134*)* 1169
-Number of beds in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2202*)*
-Number of staff in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2196*)*

Resolution REGARDING-

-Demand for awarding harsh punishment and heavy fine to responsibles of road accidents

AHMED KHAN BHACHER. MR.

questions REGARDING- 1060

PAGE NO.

-Details about finishing admission fee for matric and intermediate examinations *(Question No. 1783*)* 1394
-Details about offices of Population Welfare Department in Mianwali *(Question No.4326*)*

AHMED SAEED, QAZI

BILL *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB INFORMATION OF TEMPORARY RESIDENTS BILL 2015 1256

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING-

-Details about vehicles causing smoke and noise in Lahore *(Question No. 245)* 1539

AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about increase in air pollution in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1602*)* 1491
-Details about utilization of funds granted to Environment Protection Department *(Question No. 1790*)* 1497

-Number of factories in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1836*)* 1503
-Number of factories throwing polluted water in Samundari drain Faisalabad and other details *(Question No.1837*)* 1514
-Number of offices of Environment Protection Department in district Sahiwal and other details *(Question No.2847*)* 1479
-Provision of budget to Environment Protection Department district Sahiwal and other details *(Question No. 2848*)* 1484

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about expenditures incurred upon motor vehicles by Irrigation Department district Rajanpur *(Question No. 57)* 1241
-Details about expenditures incurred upon vehicles in use of Population Welfare Department district Rajanpur *(Question No.60)* 1404
-Details about government colleges in district Rajanpur *(Question No. 4360*&4555*)* 1123, 1131

ALI SALMAN, MR.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about allocation of sports funds to district Sheikhupura *(Question No. 415)* 1544

ALIA AFTAB, DR.

-Leave of absence 1141

questions REGARDING- 1535

-Details about atmospheric pollution in Lahore *(Question No. 5450*)* 1395

-Details about steps taken for control over increasing population *(Question No. 5454*)*

ALLAUDDIN, SHEIKH

DISCUSSION On- 1009

-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS

point of order REGARDING- 1157

-Demand for constitution of a committee on the matters about getting the maps of buildings sanctioned in result of extension in jurisdiction of LDA and permission to private TV Channels for coverage of Assembly Proceedings 1310

questions REGARDING- 1309

-Number of beds in THQ Hospitals Chunian and Pattoki and other details *(Question No. 1596*)*

-Number of BHUs and RHCs in PP-181 district Kasur and other details *(Question No. 1595*)*

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding

-Possession of influential persons over valuable land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur) 1419

DISCUSSION On- 995

-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS 1247

Privilege motion REGARDING- 1507

-WRONG ANSWER TO STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 2193* 1135

1209

questions REGARDING- 1212

PAGE NO.

-Details about District Sports Committees in the province *(Question No.4407*)* 1517
-Details about key posts of Board of Intermediate and Secondary Education Faisalabad *(Question No. 5156*)* 949
-Details about Khayyora Distributary Jhang Branch Toba Tek Singh *(Question No. 3742*)* 1403
-Details about minors, rajbahs and canals in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4244*)*
-Details about playgrounds in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4916*)*
-Details about purchase of cotton crop by Punjab Seed Corporation from farmers *(Question No. 4134*)*
-Details about sanctioned area of District Jail Toba Tek Singh *(Question No. 226)*

Announcement REGARDING- 1147
-Laying foundation stone of Maki Masjid of the Punjab Assembly

Archeology department-

questions REGARDING- 1486
-Details about worst condition of tomb of daughter of Mughal emperor Shah Jahan in Lahore *(Question No. 2670*)* 1523
-Number of historical buildings in district Jhelum and other details *(Question No.1225*)*

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-
-Details about action taken against employees of Health Department Gujranwala involved in irregularities *(Question No. 2140*)* 1336
-Details about Central Jail Gujranwala *(Question No. 3945*)* 1368
-Details about employees of Population Welfare Department in Gujranwala *(Question No.3847*)* 1359
-Details about kinds of atmospheric pollution *(Question No. 3843*)* 1530
-Details about prisons of Gujranwala division *(Question No.357)* 1405
-Sanction of projects of Higher Education Department in Gujranwala and other details *(Question No. 2037*)* 1062
-Standard of medicines purchased for government hospitals and other details *(Question No.2139*)* 1335

AYESHA JAVED, MRS.

questions REGARDING-
-Details about Health Centre Chak No.388 G.B Faisalabad *(Question No. 2133*)* 1334
1362

PAGE NO.

-Details about ladies prisoners of death sentence confined in prisons of the province *(Question No. 1156*)* 1352
-Details about prisoners of death sentence confined in prisons of the Punjab *(Question No. 1154*)* 1363
-Establishment of fund for releasing female prisoners confined in prisons of the province *(Question No. 1157*)* 1353
-Patients of AIDS confined in prisons of the province and other details *(Question No. 1155*)* 1302
-Prohibition of smoking in government offices and details about implementation thereupon *(Question No. 361*)* 975

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Implementation of the decision of the Finance Committee about remunerations of MPAs and employees of the Punjab Assembly

AZAD ALI TABASSUM, MR.

question REGARDING-

-Details about Degree College in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No. 3862*)* 1119

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

questions REGARDING- 1233
-Details about funds allocated for desilting of canals *(Question No. 3755*)* 1234
-Details about land allocated to LBD Canal *(Question No. 3756*)*

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 990, 1038
BILLS-
-The Child Marriage Restriction (Amendment) Bill 2015 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 1160,1441,1442-1444
-The Family Courts (Amendment) Bill 2015 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 1435, 1436-1440
-The Muslim Family Laws (Amendment) Bill 2015 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 1445, 1446-1448
-The Punjab Arms (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1451-1454
-The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers)(Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1458-1461
-The Punjab Disable Persons (Establishment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015 *(Introduced in the House)* 989

PAGE NO.

-The Punjab Information of Temporary Residents Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1255-1269

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2015 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 1426, 1429-1431

-The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2015 *(Introduced, Considered & passed by the House)* 1454-1458

-THE PUNJAB PARTITION OF IMMOVABLE PROPERTY (AMENDMENT) BILL 2015 1432, 1433-1435

(Introduced, Considered & passed by the House) 1466-1469

-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1269, 1448-1451

-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 1461-1466

-The Punjab Sound System (Regulation) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*

C

Call attention Notices REGARDING

-Details about demise of a security guard during robbery in Gujranwala 980

-Details about demise of a child by firing during robbery in Rahim Yar Khan 979

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-*See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian*

D

DISCUSSION On-

-Food including grievances of sugarcane growers 990

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Details about making canals in the province during 2002 to 2008 *(Question No. 1829*)* 1204

-Number of factories in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1836*)* 1503

-Number of factories throwing polluted water in Samundari drain Faisalabad and other details *(Question No.1837*)* 1514

-Supply of water upto tail of water course Kailianwala, Faisalabad 1205

PAGE NO.

and other details *(Question No. 2370*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

-4th March, 2015 1255

-9th March, 2015 1554

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1535

-Details about atmospheric pollution in Lahore *(Question No. 5450*)* 1541

-Details about factories in Bhabra Bazar Rawalpindi *(Question No. 376)* 1491

-Details about increase in air pollution in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1602*)* 1537

-Details about issuance of NOCs by Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 11)* 1530

-Details about kinds of atmospheric pollution *(Question No. 3843*)* 1542

-Details about level of air pollution in Rawalpindi *(Question No. 462)* 1534

-Details about powers of Environment Tribunal *(Question No.5357*)* 1545

-Details about releasing of poisonous water by chemical factories *(Question No. 537)* 1537

-Details about shifting factories from populated areas of Lahore *(Question No.134)* 1497

-Details about utilization of funds granted to Environment Protection Department *(Question No. 1790*)* 1539

-Details about vehicles causing smoke and noise in Lahore *(Question No. 245)* 1527

-Factories causing pollution in atmosphere in district Lahore and other details *(Question No.1792*)* 1503

-Number of factories in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1836*)* 1514

-Number of factories throwing polluted water in Samundari drain Faisalabad and other details *(Question No.1837*)* 1478

-Number of offices of Environment Protection Department in district Sahiwal and other details *(Question No.2847*)* 1524

-Number of unregistered poultry farms in Bahawalpur and other details *(Question No. 1791*)* 1528

-Provision of budget to Environment Protection Department district Faisalabad and other details *(Question No. 2132*)* 1484

-Provision of budget to Environment Protection Department district Sahiwal and other details *(Question No. 2848*)*

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 2405 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA 977

-Starred Question Nos. 3254, 3529 and 3690 977

PAGE NO.

-The issue of LDA Employees Housing Scheme reply of Assembly Question No.269 asked by Ayesha Javed, MPA 976

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Details about establishment of boys and girls colleges in Chak 46 Southern district Sargodha *(Question No. 3218*)* 1107

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-

-Details about canteen of Lahore College for Women University *(Question No. 3731*)* 1117

-Details about hostels of Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3730*)* 1115

-Details about regularization of contract employees of Nursing Examination Board Punjab *(Question No. 1363*)* 1308

-Number of beds in government hospitals in district Lahore and other details *(Question No. 1974*)* 1326

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

DISCUSSION On-

-Food including grievances of sugarcane growers 1026

FAQEER HUSSAIN DOGAR, CH.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 2405 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA 977

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 4657*)* 952

-Details about employees of Agriculture Department involved in business of spurious medicines in district Faisalabad *(Question No. 3868*)* 973 971

-Details about Fodder Research Institute Sargodha *(Question No. 3416*)*

-Details about funds provided in the head of National Programme for Improvement of water *(Question No. 4667*)* 955

-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3572*)* 941 957

-Details about Market Committees in Sahiwal *(Question No. 5047*)*

-Details about offices of Agriculture Department in district Gujrat *(Question No. 3574*)* 943

-Details about paved water courses in tehsil Tandlianwala *(Question No. 3735*)* 972

PAGE NO.

-Details about provision of bulldozers for levelling agricultural land *(Question No. 5245*)* 974
-Details about purchase of cotton crop by Punjab Seed Corporation from farmers *(Question No. 4134*)* 950
-Details about recruitment of Field Assistants in Agriculture Department *(Question No. 5631*)* 974
-Details about "Sastay Bazars" in Sahiwal *(Question No. 5049*)* 961
-Details about shifting vegetable market Dinga (Gujrat) out of city *(Question No. 5637*)* 964
-Establishment of Potato Research Station in Sialkot and other details *(Question No. 2458*)* 968
-Number of copanies supplying substandard seed in the province and other details *(Question No. 2459*)* 969
-Number of offices of Agriculture Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 3154*)* 937
-Number of Market Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 3153*)* 934

DISCUSSION On- 992, 1043
-Food including grievances of sugarcane growers

FOUNDATION STONE-
-Announcement of laying foundation stone of Maki Masjid of the Punjab Assembly 1149

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING-
-Details about establishment of more children hospitals in Lahore *(Question No. 2014*)* 1329

G

GHAZALA SHAHEEN, MRS.
-Leave of absence 1143

h

HEALTH DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Abundance of street dogs in Narang Mandi and other details *(Question No. 1316*)* 1305
-Action taken against quacks in cities and villages of the Punjab *(Question No. 1693*)* 1313
-Details about establishment of more children hospitals in Lahore 1329

PAGE NO.

(Question No. 2014)*
-Details about establishment of THQ Hospital in tehsil Kot Radha Kishan *(Question No. 2176*)* 1337
-Details about finishing free parking facilities at government hospitals in Lahore *(Question No. 499*)* 1303
-Details about funds allocated for Dialysis in District Hospital Layyah *(Question No. 2090*)* 1332
-Details about grant of funds for provision of medicines in district Layyah *(Question No. 2088*)* 1331
-Details about Health Centre Chak No.388 G.B Faisalabad *(Question No. 2133*)* 1334
-Details about increase in beds in MIC Multan *(Question No. 1994*)* 1328
-Details about increase in death rate during child birth in Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1691*)* 1312
-Details about machinery in DHQ Hospital Jhelum *(Question No. 1330*)* 1292
-Details about number and performance of hospitals in district Okara *(Question No. 1561*)* 1293
-Details about regularization of contract employees of Nursing Examination Board Punjab *(Question No. 1363*)* 1308
-Details about regularization of paramedical staff of PIC Lahore *(Question No.1859*)* 1315
-Details about rehabilitation of Special Surgical Unit in Services Hospital Lahore *(Question No. 1646*)* 1311
-Details about shortage of nurses in Services Hospital Lahore *(Question No. 1923*)* 1317
-Details about stoppage of free treatment and medicines in PIC Lahore *(Question No. 1858*)* 1301

-Establishment of THQ Hospital Haveli Lakha in district Okara and other details *(Question No. 1580*)* 1297
-Matter about upgradation of Medical Technologists working in Government Hospitals *(Question No. 870*)* 1304
-Number of beds in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2202*)* 1338
-Number of beds in government hospitals in district Lahore and other details *(Question No. 1974*)* 1326
-Number of beds in THQ Hospitals Chunian and Pattoki and other details *(Question No. 1596*)* 1310
-Number of BHUs and RHCs in PP-181 district Kasur and other details *(Question No. 1595*)* 1309
-Number of dispensaries in PP-144 Lahore and other details *(Question No. 1610*)* 1298
-Number of doctors and paramedical staff and details about irregularities in THQ Hospital in district Okara *(Question No. 1579*)* 1295
-Number of Drug Inspectors in Lahore and other details *(Question No. 1608*)* 1298

PAGE NO.

-Number of employees in office of EDO (Health) Multan and other details *(Question No. 1933*)* 1321
-Number of government hospitals in district Faisalabad and other details *(Question No. 1970*)* 1325
-Number of hospitals in district Jhang and other details *(Question No. 1954*)* 1322
-Number of Ladies Health Workers in district Jhang and other details *(Question No.1953*)* 1322
-Number of RHCs in Lahore and other details *(Question No. 1717*)* 1314
-Number of staff in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2196*)* 1337
-Number of vacant posts of Professors in medical colleges and other details *(Question No. 2219*)* 1341
-Problems of Government Hospital Narang Mandi and other details *(Question No. 1318*)* 1306
-Prohibition of smoking in government offices and details about implementation thereupon *(Question No. 361*)* 1302
-Procedure for provision of free medicines in government hospitals and other details *(Question No. 1863-A*)* 1316
-Procedure for purchase of medicines for government hospitals *(Question No. 2217*)* 1339
-Reinstatement of Computer Operators of Health Department district Layyah *(Question No. 2087*)* 1331
-Sanction of health projects for PP-195 Multan and other details *(Question No.689*)* 1290
-Shortage of beds in ICU of Nishtar Hospital Multan *(Question No. 1992*)* 1328
-Standard of medicines purchased for government hospitals and other details *(Question No.2139*)* 1335

-Steps taken by EDO (Health) Multan for control over Dengue and Small Pox *(Question No. 1928*)* 1318
-Total expenditures incurred upon preparation of a doctor and other details *(Question No. 1325*)* 1291
-Worse condition of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 1817*)* 1299

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction of Degree College for Boys in China Scheme Lahore *(Question No. 3303*)* 1097
-Details about boys and girls colleges of Multan *(Question No. 3883*)* 1121
-Details about building of Girls Degree College in Kanganpur, Kasur *(Question No. 3897*)* 1122
-Details about building of Government Saifabad College 1134
1109

PAGE NO.

(Question No. 4802)*
-Details about buildings of colleges in district Sahiwal *(Question No. 3404*)* 1105
-Details about buildings of girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3435*)* 1084
-Details about buses provided for girls colleges in Faisalabad *(Question No. 3449*)* 1112
-Details about Campus of Bahauddin Zakariya University in Sahiwal *(Question No. 3582*)* 1117
-Details about canteen of Lahore College for Women University *(Question No. 3731*)* 1133
-Details about cases against Vice Chancellor Punjab University and lease of land *(Question No. 4636*)* 1130
-Details about Commerce Colleges of the province *(Question No. 4521*)* 1119
-Details about Degree College in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No. 3862*)* 1107
-Details about establishment of boys and girls colleges in Chak 46 Southern district Sargodha *(Question No. 3218*)* 1060
-Details about finishing admission fee for matric and intermediate examinations *(Question No. 1783*)* 1113
-Details about government colleges in Sahiwal Division *(Question No. 3583*)* 1123, 1131
-Details about government colleges in district Rajanpur *(Question No. 4360*&4555*)* 1122
-Details about Government Degree College for Women in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3967*)* 1118
-Details about Government Degree College Shorkot *(Question No. 3793*)* 1115
-Details about hostels of Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3730*)* 1135
-Details about key posts of Board of Intermediate and Secondary Education Faisalabad *(Question No. 5156*)* 1124
-Details about private universities in the province *(Question No. 4440*)* 1126
-Details about purchase of land for extension of UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4472*)* 1125
-Details about recruitments in teaching cadre in UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4471*)* 1077
-Details about results of colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3434*)* 1110
-Details about results, posts and missing facilities in girls colleges of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3436*)* 1128
-Details about teachers of Commerce College Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 4520*)* 1080
-Details about transport of colleges of Faisalabad *(Question No. 3448*)* 1132
-Details about upgradation of Commerce College Bahawalnagar *(Question No. 4612*)* 1100
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other 1071

PAGE NO.

details *(Question No. 3328*)*
-Number of colleges in district Sahiwal and other details *(Question No. 3402*)* 1103
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 1106
-Number of government & private universities in Faisalabad and other details *(Question No. 3147*)* 1091
-Number of government & private women colleges in Faisalabad and other details *(Question No. 3146*)* 1089
-Number of position holders in Government College University Lahore and other details *(Question No. 2887*)* 1108
-Number of teachers posted in colleges of district Sahiwal and other details *(Question No. 3403*)* 1112
-Number of vacant posts in colleges of PP-243 Dera Ghazi Khan *(Question No. 3437*)* 1094
-Reasons for not holding the classes of B.Com and M.Com in Post Graduate College for Women Faisalabad *(Question No.3271*)* 1062
-Sanction of projects of Higher Education Department in Gujranwala and other details *(Question No. 2037*)* 1064
-Service structure of College Librarians and other details *(Question No. 3275*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of sale of meat of donkies in Feroz Wattowan, Sheikhupura 1151

questions REGARDING-

-Details about Family Planning Clinics established in government hospitals of Sargodha *(Question No. 463)* 1411
-Details about Population Welfare Centres of Lahore *(Question No. 464)* 1411
-Details about Population Welfare Centres of Sargodha *(Question No. 465)* 1412
-Details about private universities in the province *(Question No. 4440*)* 1124
-Matter about upgradation of Medical Technologists working in Government Hospitals *(Question No. 870*)* 1304

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

-LEAVE OF ABSENCE 1144

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

question REGARDING- 1237
-Details about BS Link Division Lahore *(Question No. 5461*)*

IJAZ AHMAD, SHEIKH

PAGE NO.

Resolution REGARDING-

-To stimulate the Assembly Members and bureaucrats to admit their children in government education institutions to increase the education standard 1165

IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.

-Leave of absence 1144

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 1237

-Details about BS Link Division Lahore *(Question No. 5461*)* 1242

-Details about canal water theft in district Pakpattan *(Question No. 90)* 1240

-Details about canal water theft in district Sahiwal *(Question No. 45)* 1243

-Details about canals in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 117)* 1244

-Details about canals in PP-284 *(Question No.177)* 1232

-Details about construction of Khanki Barrage *(Question No. 2748*)* 1216

-Details about erosion of land by River Ravi during last five years in Sahiwal *(Question No.4962*)* 1222

-Details about expenditures incurred upon desilting of canals in Jhelum *(Question No. 1229*)* 1241

-Details about expenditures incurred upon motor vehicles by Irrigation Department district Rajanpur *(Question No. 57)* 1233

-Details about funds allocated for desilting of canals *(Question No. 3755*)* 1245

-Details about Irrigation Housing Scheme Bahawalnagar *(Question No. 342*)* 1209

-Details about Khayyora Distributary Jhang Branch Toba Tek Singh *(Question No. 3742*)* 1234

-Details about land allocated to LBD Canal *(Question No. 3756*)* 1225

-Details about land of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3642*)* 1228

-Details about land of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3653*)* 1231

-Details about land victimized by erosion of river Ravi in district Sheikhupura *(Question No. 1841*)* 1235

-Details about land victimized of erosion by river Ravi *(Question No.4302*)* 1239

-Details about lining of rajbahs in district Pakpattan *(Question No. 36)* 1236

-Details about lining work of Rajbah Gogira Branch *(Question No. 4995*)* 1204

-Details about making canals in the province during 2002 to 2008 *(Question No. 1829*)* 1237

-Details about measures taken for safety of Daska City from flood water *(Question No. 5409*)* 1212

-Details about minors, rajbahs and canals in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4244*)* 1243

-Details about pavement of canals in PP-284 Bahawalpur *(Question No. 176)*

PAGE NO.

-Details about planning for construction of Kala Bagh Dam *(Question No. 709*)* 1194
-Details about provision of funds for reinstatement of flood-embankment Moza Nogran tehsil & district Jhelum *(Question No. 1358*)* 1223
-Details about rajbahs and minors in PP-222 Sahiwal *(Question No. 264)* 1244
-Details about repair and construction of embankment at rivers in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3652*)* 1227
-Details about rest houses of Irrigation Department *(Question No. 84*)* 1185
-Details about rest houses of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3654*)* 1233
-Details about rest houses of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3643*)* 1225
-Details about saving the canal flowing through Lahore from sewerage water *(Question No. 699*)* 1191
-Details about shortage of subsoil water in Bahawalpur *(Question No. 710*)* 1199
-Details about under construction projects from funds donated by Asian Development Bank *(Question No. 38)* 1240
-Details about visit and checking of flood embankments by officers in district Jhelum *(Question No.1359*)* 1229
-Details about water theft from Gogira Branch Canal *(Question No. 4994*)* 1218
-Details about widening the roads at both banks of canal Lower Bari Doaab in Sahiwal *(Question No. 2844*)* 1224
-Supply of water upto tail of water course Kailianwala, Faisalabad and other details *(Question No. 2370*)* 1205
-Visit of officers of NESPAK at flood embankment in district Jhelum *(Question No. 1360*)* 1230

ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

question REGARDING-

-Details about funds allocated for Dialysis in District Hospital Layyah *(Question No. 2090*)* 1332

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

questions REGARDING-

-Details about employees of Agriculture Department involved in business of spurious medicines in district Faisalabad *(Question No. 3868*)* 972
-Details about paved water courses in tehsil Tandlianwala *(Question No. 3735*)* 971

JAVED AKHTAR, MR.

point of order REGARDING-

PAGE NO.

-BLAME OF HORSE TRADING BY MPAS BY JOUNARLIST RAUF KLASRA 1057

AT TV CHANNEL 92 1248

Privilege motion REGARDING- 1293

-Blame upon Hon'ble Members to vote in election of the Senate in return of money by senior journalist Rauf Klasra 1321

questions REGARDING- 1290

-Details about number and performance of hospitals in district Okara *(Question No. 1561*)* 1318

-Number of employees in office of EDO (Health) Multan and other details *(Question No. 1933*)*

-Sanction of health projects for PP-195 Multan and other details *(Question No.689*)*

-Steps taken by EDO (Health) Multan for control over Dengue and Small Pox *(Question No. 1928*)*

K

KASHIF RAHIM KHAN, RAO

question REGARDING-

-Details about construction of prototype gymnasium in Faisalabad *(Question No. 324)* 1541

KHADIJA UMAR, MRS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Decrease in standard of education in most of schools of UCs of district Jhang due to non-posting Heads of the schools 1250

-Disclosure of sale of hospital waste instead of wasting 986

-Necessity of teaching hospitals in various districts 1252

point of order REGARDING- 1147

-LAYING FOUNDATION STONE OF MAKI MASJID OF THE PUNJAB ASSEMBLY 952

questions REGARDING- 954

-Details about Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 4657*)*

-Details about funds provided in the head of National Programme for Improvement of water *(Question No. 4667*)* 1429

PAGE NO.

QUORUM-

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSION HELD ON 6TH MARCH, 2015

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

question REGARDING- 1118

-Details about Government Degree College Shorkot *(Question No. 3793*)*

KHALID MEHMOOD JAJJA, CH. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about erosion of land by River Ravi during last five years in Sahiwal *(Question No.4962*)* 1216

-Details about Khayyora Distributary Jhang Branch Toba Tek Singh *(Question No. 3742*)* 1209

-Details about making canals in the province during 2002 to 2008 *(Question No. 1829*)* 1204

-Details about minors, rajbahs and canals in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4244*)* 1213

-Details about planning for construction of Kala Bagh Dam *(Question No. 709*)* 1195 1186

-Details about rest houses of Irrigation Department *(Question No. 84*)* 1191

-Details about saving the canal flowing through Lahore from sewerage water *(Question No. 699*)* 1200

-Details about shortage of subsoil water in Bahawalpur *(Question No. 710*)* 1219

-Details about water theft from Gogira Branch Canal *(Question No. 4994*)* 1205

-Supply of water upto tail of water course Kailianwala, Faisalabad and other details *(Question No. 2370*)*

KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

questions REGARDING- 1322

-Number of hospitals in district Jhang and other details *(Question No. 1954*)* 1322

-Number of Ladies Health Workers in district Jhang and other details *(Question No.1953*)*

KHOLA AMJAD, BEGUM

-Leave of absence 1146

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

BILL *(Discussed upon)*- 1160

-THE CHILD MARRIAGE RESTRICTION

PAGE NO.

(AMENDMENT) BILL 2015 1137

point of order REGARDING-

-Accepting the demands of blind persons on agitation before the Punjab Assembly

L

LEADER OF THE OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Aamir Sultan Cheema, Ch. 1145
-Alia Aftab, Dr. 1141
-Ghazala Shaheen, Mrs. 1143
-Hussain Jahania Gardezi, Syed 1144
-Irshad Ahmad Arain, Ch. 1144
-Khola Amjad, Begum 1146
-Lubna Faisal, Mrs. 1141
-Mansab Ali Khan, Rai 1142,1145
-Muhammad Masood Alam, Makdum, Syed 1146,1147
-Muhammad Rafique, Mian 1140
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 1144
-Muhammad Shoaib Awaisi, Mian 1142
-Najma Afzal Khan, Dr. 1140, 1143
-Qamar-ul-Islam Raja, Engineer 1145
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 1146
-Shamim Akhtar alias Shahazadi Kabir, Mrs. 1141
-Tehseen Fawad, Mrs. 1142

LUBNA FAISAL, MRS.

-Leave of absence 1141

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-

-Abundance of street dogs in Narang Mandi and other details *(Question No. 1316*)* 1305
-Problems of Government Hospital Narang Mandi and other details *(Question No. 1318*)* 1306

M

MADIHA RANA, MRS.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question Nos. 3254, 3529 and 3690 977

PAGE NO.

1134

questions REGARDING-

-Details about building of Government Saifabad College *(Question No. 4802*)* 1394
-Details about funds allocated for Population Welfare Department Faisalabad *(Question No. 4757*)* 1540
-Details about gymnasium in Nankana Sahib *(Question No. 309)* 1409
-Details about payment of stipend on sterilization *(Question No. 302)* 1372
-Details about Special Women Prison Multan *(Question No. 4758*)* 1413

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 10 of 2015)

MANSAB ALI KHAN, RAI

-Leave of absence 1142,1145

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about allocation of sports funds to district Sheikhupura *(Question No. 415)* 1544
-Details about boys and girls colleges of Multan (*Question No. 3883*)* 1121
-Details about building of Girls Degree College in Kanganpur, Kasur *(Question No. 3897*)* 1122
-Details about building of Government Saifabad College *(Question No. 4802*)* 1134
-Details about buildings of colleges in district Sahiwal *(Question No. 3404*)* 1109
-Details about buildings of girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3435*)* 1105
-Details about Campus of Bahauddin Zakariya University in Sahiwal *(Question No. 3582*)* 1113
-Details about canteen of Lahore College for Women University *(Question No. 3731*)* 1118
-Details about cases against Vice Chancellor Punjab University and lease of land *(Question No. 4636*)* 1133
-Details about Commerce Colleges of the province *(Question No. 4521*)* 1130
-Details about construction of green belt at the bank of river Jhelum in Jhelum city *(Question No.765*)* 1520
-Details about construction of prototype gymnasium in Faisalabad *(Question No. 324)* 1542
-Details about cricket and football grounds in district Chiniot *(Question No.5174*)* 1529
-Details about Degree College in Chak Jhumra Faisalabad *(Question No. 3862*)* 1119

PAGE NO.

-Details about establishment of boys and girls colleges in Chak 46 Southern district Sargodha *(Question No. 3218*)* 1107
-Details about funds allocated for Sports Department in district Sahiwal *(Question No. 3872*)* 1526
-Details about government colleges in Sahiwal Division *(Question No. 3583*)* 1114
-Details about government colleges in district Rajanpur *(Question No. 4360*&4555*)* 1124, 1131
-Details about Government Degree College for Women in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3967*)* 1123
-Details about Government Degree College Shorkot *(Question No. 3793*)* 1119
-Details about gymnasium in Nankana Sahib *(Question No. 309)* 1540
-Details about hostels of Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3730*)* 1116
-Details about key posts of Board of Intermediate and Secondary Education Faisalabad *(Question No. 5156*)* 1135
-Details about Lal Sohanra Park and Resort Bahawalpur *(Question No.5462*)* 1533
-Details about play grounds in district Sahiwal *(Question No.3871*)* 1522
-Details about private universities in the province *(Question No. 4440*)* 1125
-Details about purchase of land for extension of UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4472*)* 1127
-Details about recruitments in teaching cadre in UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4471*)* 1126
-Details about results, posts and missing facilities in girls colleges of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3436*)* 1111
-Details about teachers of Commerce College Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 4520*)* 1129
-Details about upgradation of Commerce College Bahawalnagar *(Question No. 4612*)* 1133
-Holding the tournaments in district Jhelum and other details *(Question No. 1185*)* 1521
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 1104
-Number of government & private universities in Faisalabad and other details *(Question No. 3147*)* 1106
-Number of historical buildings in district Jhelum and other details *(Question No.1225*)* 1524
-Number of teachers posted in colleges of district Sahiwal and other details *(Question No. 3403*)* 1108
-Number of vacant posts in colleges of PP-243 Dera Ghazi Khan *(Question No. 3437*)* 1112

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*
QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Details about Commerce Colleges of the province *(Question No. 4521*)* 1130
-Details about teachers of Commerce College Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 4520*)* 1128
-Details about under construction projects from funds donated by Asian Development Bank *(Question No. 38)* 1240

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of Degree College for Boys in China Scheme Lahore *(Question No. 3303*)* 1098
-Details about buses provided for girls colleges in Faisalabad *(Question No. 3449*)* 1085
-Details about finishing admission fee for matric and intermediate examinations *(Question No. 1783*)* 1060 1077
-Details about results of colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3434*)* 1080
-Details about transport of colleges of Faisalabad *(Question No. 3448*)*
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)* 1101
-Number of colleges in district Sahiwal and other details *(Question No. 3402*)* 1072
-Number of government & private women colleges in Faisalabad and other details *(Question No. 3146*)* 1091
-Number of position holders in Government College University Lahore and other details *(Question No. 2887*)* 1089
-Reasons for not holding the classes of B.Com and M.Com in Post Graduate College for Women Faisalabad *(Question No.3271*)* 1095
-Sanction of projects of Higher Education Department in Gujranwala and other details *(Question No. 2037*)* 1062
-Service structure of College Librarians and other details *(Question No. 3275*)* 1065

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr.

MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Yawar Zaman, Mian

MINISTER FOR POPULATION WELFARE
-See under Zakia Shahnawa Khan, Mrs.

MINISTER FOR PRISONS
-See under Abdul Waheed Chaudhry, Mr.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS,

PAGE NO.

ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)
MOTION regarding-
-Suspension of rules for consideration of a bill 1426,1432,1436,1441
MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING-
-Details about increase in death rate during child birth in Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1691*)* 1312
MUHAMMAD AFZAL, RANA
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 1015
MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

question REGARDING- 1121
-Details about boys and girls colleges of Multan (*Question No. 3883*)*
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
DISCUSSION On-
1005
-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS
1337
question REGARDING-
-Details about establishment of THQ Hospital in tehsil Kot Radha Kishan *(Question No. 2176*)*
MUHAMMAD ARIF KHAN SINDHILA, MR.
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 1028
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Deprivation of many schools of PP-222 Sahiwal from security 1421
DISCUSSION On-
1018
-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS 1109

questions REGARDING- 1216
-Details about buildings of colleges in district Sahiwal *(Question No. 3404*)* 957
-Details about erosion of land by River Ravi during last five years in Sahiwal *(Question No.4962*)* 1383

PAGE NO.

-Details about Market Committees in Sahiwal *(Question No. 5047*)* 1375
-Details about medical funds allocated for Central Jail Sahiwal *(Question No. 5026*)* 1244
-Details about prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 4930*)* 961
-Details about rajbahs and minors in PP-222 Sahiwal *(Question No. 264)* 1071
-Details about "Sastay Bazars" in Sahiwal *(Question No. 5049*)*
-Number of colleges in district Sahiwal and other details *(Question No. 3402*)* 1108
-Number of teachers posted in colleges of district Sahiwal and other details *(Question No. 3403*)* 1064
-Service structure of College Librarians and other details *(Question No.3275*)*

MUHAMMAD ASHRAF, CH.
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 1034

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 1024

questions REGARDING-
-Details about measures taken for safety of Daska City from flood water *(Question No. 5409*)* 1237
-Reasons for not holding the classes of B.Com and M.Com in Post Graduate College for Women Faisalabad *(Question No.3271*)* 1094

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-
-Details about regularization of paramedical staff of PIC Lahore *(Question No.1859*)* 1315
-Details about stoppage of free treatment and medicines in PIC Lahore *(Question No. 1858*)* 1301
-Problems faced by prisoners in vehicles for bringing them from prisons to courts *(Question No. 608*)* 1392
-Procedure for provision of free medicines in government hospitals and other details *(Question No. 1863-A*)* 1316

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING- 1236
-Details about lining work of Rajbah Gogira Branch *(Question No. 4995*)* 1218
-Details about water theft from Gogira Branch Canal *(Question No. 4994*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
DISCUSSION On-
-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE 999

PAGE NO.

GROWERS 1529

questions REGARDING-

-Details about cricket and football grounds in district Chiniot *(Question No.5174*)* 974

-Details about recruitment of Field Assistants in Agriculture Department *(Question No. 5631*)* 1545

-Details about releasing of poisonous water by chemical factories *(Question No. 537)*

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

DISCUSSION On-

-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS 1011

MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK

DISCUSSION On-

-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS 1000

MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED

-Leave of absence 1146, 1147

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-

-Details about canals in PP-284 *(Question No.177)* 1244

-Details about Government Degree College for Women in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3967*)* 1122 1243

-Details about pavement of canals in PP-284 Bahawalpur *(Question No. 176)*

-Details about provision of bulldozers for levelling agricultural land *(Question No. 5245*)* 973

-Details about upgradation of Commerce College Bahawalnagar *(Question No. 4612*)* 1132

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

-Leave of absence 1140

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of recruitments of educators in violation of policy in Toba Tek Singh 1155

DISCUSSION On-

-Food including grievances of sugarcane growers 992

point of order REGARDING-

-Demand for including the representatives of all districts in District Sports Council 1547

PAGE NO.

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
-Leave of absence 1144

DISCUSSION On- 1010

-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Abundance of street dogs in Narang Mandi and other details *(Question No. 1316*)* 1306
-Action taken against quacks in cities and villages of the Punjab *(Question No. 1693*)* 1313
-Details about action taken against employees of Health Department Gujranwala involved in irregularities *(Question No. 2140*)* 1336
-Details about establishment of more children hospitals in Lahore *(Question No. 2014*)* 1329
-Details about establishment of THQ Hospital in tehsil Kot Radha Kishan *(Question No. 2176*)* 1337

-Details about finishing free parking facilities at government hospitals in Lahore *(Question No. 499*)* 1304
-Details about funds allocated for Dialysis in District Hospital Layyah *(Question No. 2090*)* 1333
-Details about grant of funds for provision of medicines in district Layyah *(Question No. 2088*)* 1331
-Details about Health Centre Chak No.388 G.B Faisalabad *(Question No. 2133*)* 1334
-Details about increase in beds in MIC Multan *(Question No. 1994*)* 1329
-Details about increase in death rate during child birth in Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1691*)* 1312
-Details about machinery in DHQ Hospital Jhelum *(Question No. 1330*)* 1292
-Details about number and performance of hospitals in district Okara *(Question No. 1561*)* 1294
-Details about regularization of contract employees of Nursing Examination Board Punjab *(Question No. 1363*)* 1308
-Details about regularization of paramedical staff of PIC Lahore *(Question No.1859*)* 1315
-Details about rehabilitation of Special Surgical Unit in Services Hospital Lahore *(Question No. 1646*)* 1312
-Details about shortage of nurses in Services Hospital Lahore *(Question No. 1923*)* 1317
-Details about stoppage of free treatment and medicines in PIC Lahore *(Question No. 1858*)* 1301

PAGE NO.

-Establishment of THQ Hospital Haveli Lakha in district Okara and other details *(Question No. 1580*)* 1297
-Matter about upgradation of Medical Technologists working in Government Hospitals *(Question No. 870*)* 1305
-Number of beds in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2202*)* 1339
-Number of beds in government hospitals in district Lahore and other details *(Question No. 1974*)* 1326
-Number of beds in THQ Hospitals Chunian and Pattoki and other details *(Question No. 1596*)* 1310
-Number of BHUs and RHCs in PP-181 district Kasur and other details *(Question No. 1595*)* 1309
-Number of dispensaries in PP-144 Lahore and other details *(Question No. 1610*)* 1299
-Number of doctors and paramedical staff and details about irregularities in THQ Hospital in district Okara *(Question No. 1579*)* 1296
-Number of Drug Inspectors in Lahore and other details *(Question No. 1608*)* 1298
-Number of employees in office of EDO (Health) Multan and other details *(Question No. 1933*)* 1321
-Number of government hospitals in district Faisalabad and other details *(Question No. 1970*)* 1325
-Number of hospitals in district Jhang and other details *(Question No. 1954*)* 1323
-Number of Ladies Health Workers in district Jhang and other details *(Question No.1953*)* 1322
-Number of RHCs in Lahore and other details *(Question No. 1717*)* 1314
-Number of staff in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2196*)* 1338
-Number of vacant posts of Professors in medical colleges and other details *(Question No. 2219*)* 1341
-Problems of Government Hospital Narang Mandi and other details *(Question No. 1318*)* 1307
-Prohibition of smoking in government offices and details about implementation thereupon *(Question No. 361*)* 1302
-Procedure for provision of free medicines in government hospitals and other details *(Question No. 1863-A*)* 1316
-Procedure for purchase of medicines for government hospitals *(Question No. 2217*)* 1340
-Reinstatement of Computer Operators of Health Department district Layyah *(Question No. 2087*)* 1331
-Sanction of health projects for PP-195 Multan and other details *(Question No.689*)* 1290
-Shortage of beds in ICU of Nishtar Hospital Multan *(Question No. 1992*)* 1328
-Standard of medicines purchased for government hospitals and other details *(Question No.2139*)* 1335
-Steps taken by EDO (Health) Multan for control over Dengue 1319

PAGE NO.

and Small Pox *(Question No. 1928*)*
-Total expenditures incurred upon preparation of a doctor and other details *(Question No. 1325*)* 1291
-Worse condition of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 1817*)* 1300

MUHAMMAD SHOAIB AWAISI, MIAN
-Leave of absence 1142

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*- 1441, 1442

-THE CHILD MARRIAGE RESTRICTION (AMENDMENT) BILL 2015 1435, 1445,1446, 1451

-THE FAMILY COURTS (AMENDMENT) BILL 2015 1458

-THE MUSLIM FAMILY LAWS (AMENDMENT) BILL 2015 1256, 1426, 1429, 1454

-THE PUNJAB ARMS (AMENDMENT) BILL 2015 1432, 1433, 1466

-THE PUNJAB CRIMINAL PROSECUTION SERVICE (CONSTITUTION, FUNCTIONS AND POWERS) (AMENDMENT) BILL 2015 1269, 1461

-THE PUNJAB INFORMATION OF TEMPORARY RESIDENTS BILL 2015 1426,1432,1436,1441

-THE PUNJAB LAND REVENUE (AMENDMENT) BILL 2015

-THE PUNJAB MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER (AMENDMENT) BILL 2015

-The Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Bill 2015
-The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Bill 2015

-THE PUNJAB SECURITY OF VULNERABLE ESTABLISHMENTS BILL 2015

-The Punjab Sound System (Regulation) Bill 2015
MOTION regarding-
-Suspension of rules for consideration of a bill

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers 1020

PAGE NO.

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-

-Details about finishing free parking facilities at government hospitals in Lahore *(Question No. 499*)* 1303
-Details about land of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3642*)* 1225
-Details about offices of Population Welfare Department in Lahore *(Question No.208)* 1408
-Details about rest houses of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3643*)* 1225
-Details about shifting factories from populated areas of Lahore *(Question No.134)* 1537

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-2nd March, 2015
-3rd March, 2015
-4th March, 2015 **932**
-5th March, 2015
-6th March, 2015 **1056**
-9th March, 2015 1184, 1288, 1350, 1476

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

questions REGARDING-

-Details about Campus of Bahauddin Zakariya University in Sahiwal *(Question No. 3582*)* 1112, 1240
-Details about canal water theft in district Sahiwal *(Question No. 45)* 1525
-Details about funds allocated for Sports Department in district Sahiwal *(Question No. 3872*)* 1113
-Details about government colleges in Sahiwal Division *(Question No. 3583*)* 1235
-Details about land victimized of erosion by river Ravi *(Question No.4302*)* 1521
-Details about play grounds in district Sahiwal *(Question No.3871*)* 1224
-Details about widening the roads at both banks of canal Lower Bari Doaab in Sahiwal *(Question No. 2844*)* 1103
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)* 1400
-Number of employees in Central Jail Sahiwal and other details

PAGE NO.

(Question No. 3097)*
-Number of offices of Environment Protection Department in district Sahiwal and other details *(Question No.2847*)* 1478
-Provision of budget to Environment Protection Department district Sahiwal and other details *(Question No. 2848*)* 1484
-Worse condition of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 1817*)* 1299

NABIRA INDLEEB, MRS.

question REGARDING- 1381
-Details about women prisoners in prisons of Lahore *(Question No. 5018*)*

NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 1140, 1143

NASEER AHMAD, MIAN.

question REGARDING-
-Number of centres of population welfare in the province and

OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 26*)*

Resolution REGARDING- **1356**
-Demand for imposing Import Tax on duty-free commodities imported from India

1175

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING-
-Details about increase in air pollution in PPs-144 & 145 Lahore *(Question No. 1602*)* 1491
-Details about land victimized by erosion of river Ravi in district Sheikhupura *(Question No. 1841*)*
-Details about shortage of nurses in Services Hospital Lahore *(Question No. 1923*)* **1231**
-Details about utilization of funds granted to Environment Protection Department *(Question No. 1790*)* 1317
-Details about worst condition of tomb of daughter of Mughal emperor Shah Jahan in Lahore *(Question No. 2670*)* 1497
-Factories causing pollution in atmosphere in district Lahore and other details *(Question No.1792*)* 1486
-Number of dispensaries in PP-144 Lahore and other details 1527

PAGE NO.

(Question No. 1610)*
-Number of Drug Inspectors in Lahore and other details *(Question No. 1608*)* 1298
-Number of RHCs in Lahore and other details *(Question No. 1717*)* 1298
-Number of unregistered poultry farms in Bahawalpur and other details *(Question No. 1791*)* 1314
1524

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Decrease in standard of education in most of schools of UCs of district Jhang due to non-posting Heads of the schools
-Disclosure of embezzlement of valuable 635 kanals state land in Niazbaig Lahore 1251
-Disclosure of recruitments against policy in provincial division Sargodha
-Disclosure of sale of hospital waste instead of wasting 1552
984
-Disclosure of simulation by staff of Excise Department in motor registration and transfer 986
-Failure of government departments in implementation of building by laws of marriage halls and plazas in Lahore 988
-Incidents of robbery in Allahabad Chowk Kasur in the day light
-Necessity of teaching hospitals in various districts 984
-Possession over thousands of acres land of the Forest Department due to carelessness of the department 1551
1253
1553

NIGHAT SHEIKH, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of embezzlement of valuable 635 kanals state land in Niazbaig Lahore
-Disclosure of simulation by staff of Excise Department in motor registration and transfer
DISCUSSION On-
1149
-FOOD INCLUDING GRIEVANCES OF SUGARCANE GROWERS

questions REGARDING- **987**
-Construction of Degree College for Boys in China Scheme Lahore *(Question No. 3303*)* 1007
-Details about construction of Khanki Barrage *(Question No. 2748*)*
-Details about powers of Environment Tribunal *(Question No.5357*)* 1097

PAGE NO.

-Installation of water filtration plant in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 2744*)* 1232

-Number of position holders in Government College University Lahore and other details *(Question No. 2887*)* 1534

1398

1089

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 12th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th February, 2015 **1555**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Akmal Saif Chattha,Mr.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MEHWISH SULTANA, MS.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION

-See under Khalid Mehmood Jajja, Ch.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-See under Nazar Hussain, Mr.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY & TOURISM

-See under Sarfraz Afzal, Chaudhary

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-ACCEPTING THE DEMANDS OF BLIND PERSONS ON AGITATION BEFORE THE PUNJAB ASSEMBLY 1137

-BLAME OF HORSE TRADING BY MPAS BY JOUNARLIST RAUF KLASRA AT TV CHANNEL 92 1057

-Demand for constitution of a committee on the matters about getting the maps of buildings sanctioned in result of extension in jurisdiction of LDA and permission to private TV Channels for coverage of Assembly Proceedings 1157

-Demand for including the representatives of all districts in District Sports Council 1547

-Demand for referring the law regarding increasing the age limit for marriage and getting permission from first wife for second marriage to Islamic Ideology Council 1548

-Demand for taking action against thieves of transformers of tube wells in Pakpattan 1137

-Laying foundation stone of Maki Masjid of the Punjab Assembly 1147

Population Welfare department-

questions REGARDING- 1359

-Details about employees of Population Welfare Department in Gujranwala *(Question No.3847*)* 1404

-Details about expenditures incurred upon vehicles in use of Population Welfare Department district Rajanpur *(Question No.60)* 1411

-Details about Family Planning Clinics established in government hospitals of Sargodha *(Question No. 463)* 1394

-Details about funds allocated for Population Welfare Department Faisalabad *(Question No. 4757*)* 1403

-Details about offices and emplyees of Population Welfare Department district Vehari *(Question No.3)* 1408

-Details about offices of Population Welfare Department in Lahore *(Question No.208)* 1394

-Details about offices of Population Welfare Department in Mianwali *(Question No.4326*)* 1409 1411

-Details about payment of stipend on sterilization *(Question No. 302)* 1412

-Details about Population Welfare Centres of Lahore *(Question No. 464)* 1393

-Details about Population Welfare Centres of Sargodha *(Question No. 465)*

PAGE NO.

-Details about staff of Population Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 3606*)* 1395
-Details about steps taken for control over increasing population *(Question No. 5454*)* 1356
-Number of centres of population welfare in the province and

OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 26*)*

PAGE NO.

postponement -
-Of Assembly session held on 5th March, 2015 due to voting for election of the Senate 1289

Prisons department-
1368
questions REGARDING- 1387
-Details about Central Jail Gujranwala *(Question No. 3945*)* 1362
-Details about employees of District Jail Vehari *(Question No. 5767*)*
-Details about ladies prisoners of death sentence confined in prisons of the province *(Question No. 1156*)* 1383
-Details about medical funds allocated for Central Jail Sahiwal *(Question No. 5026*)* 1397
1408
-Details about old aged prisoners in prisons of the Punjab and releasing them on parole *(Question No. 2495*)* 1375
-Details about prisoners confined in District Jail Gujrat *(Question No.535*)* 1352
-Details about prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 4930*)*
-Details about prisoners of death sentence confined in prisons of the Punjab *(Question No. 1154*)* 1401
1405
-Details about prisons in district Mandi Bahauddin *(Question No.5449*)* 1410
-Details about prisons of Gujranwala division *(Question No.357)*
-Details about programme of shifting District Jail Gujrat out of city *(Question No.536)* 1365
-Details about provision of facilities to addicted prisoners and steps taken for eradication of business of intoxicants in prisons *(Question No. 2494*)* 1403
1372
-Details about sanctioned area of District Jail Toba Tek Singh *(Question No. 226)* 1381
-Details about Special Women Prison Multan *(Question No. 4758*)* 1363
-Details about women prisoners in prisons of Lahore *(Question No. 5018*)*
-Establishment of fund for releasing female prisoners confined in prisons of the province *(Question No. 1157*)* 1398
-Installation of water filtration plant in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 2744*)* 1400
-Number of employees in Central Jail Sahiwal and other details *(Question No. 3097*)* 1353
-Patients of AIDS confined in prisons of the province and other details *(Question No. 1155*)* 1392

-PROBLEMS FACED BY PRISONERS IN VEHICLES FOR BRINGING THEM FROM PRISONS TO COURTS *(QUESTION NO. 608*)*

PAGE NO.

Privilege motions REGARDING-

981

-ADDRESSING TO LADY MPAS ON RESERVED SEATS IN AN INSULTING WAY BY 1248
EX. MNA SYEDA ABIDA HUSSAIN IN MORNING SHOW OF C42 TV CHANNEL 1247

-Blame upon Hon'ble Members to vote in election of the Senate in return of money by senior journalist Rauf Klasra
-Wrong answer to Starred Assembly Question No. 2193*

Prorogation-

1555

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 12TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 10TH FEBRUARY, 2015

Q

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER
-Leave of absence 1145

PAGE NO.

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Details about Ayub Agriculture Research Institute Faisalabad *(Question No. 4657*)* 952

-Details about employees of Agriculture Department involved in business of spurious medicines in district Faisalabad *(Question No. 3868*)* 972

-Details about Fodder Research Institute Sargodha *(Question No. 3416*)* 971

-Details about funds provided in the head of National Programme for Improvement of water *(Question No. 4667*)* 954

-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3572*)* 940

-Details about Market Committees in Sahiwal *(Question No. 5047*)* 957

-Details about offices of Agriculture Department in district Gujrat *(Question No. 3574*)* 943

-Details about paved water courses in tehsil Tandlianwala *(Question No. 3735*)* 971

-Details about provision of bulldozers for levelling agricultural land *(Question No. 5245*)* 973

-Details about purchase of cotton crop by Punjab Seed Corporation from farmers *(Question No. 4134*)* 949

-Details about recruitment of Field Assistants in Agriculture Department *(Question No. 5631*)* 974

-Details about "Sastay Bazars" in Sahiwal *(Question No. 5049*)* 961

-Details about shifting vegetable market Dinga (Gujrat) out of city *(Question No. 5637*)* 963

-Establishment of Potato Research Station in Sialkot and other details *(Question No. 2458*)* 968

-Number of copanies supplying substandard seed in the province and other details *(Question No. 2459*)* 969

-Number of offices of Agriculture Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 3154*)* 936

-Number of Market Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 3153*)* 934

Archeology department- 1486

-Details about worst condition of tomb of daughter of Mughal emperor Shah Jahan in Lahore *(Question No. 2670*)* 1523

-Number of historical buildings in district Jhelum and other details *(Question No.1225*)* 1535

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 1541

-Details about atmospheric pollution in Lahore *(Question No. 5450*)* 1491

-Details about factories in Bhabra Bazar Rawalpindi *(Question No. 376)*

-Details about increase in air pollution in PPs-144 & 145 Lahore 1537

PAGE NO.

(Question No. 1602)* 1530
-Details about issuance of NOCs by Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 11)* 1542
-Details about kinds of atmospheric pollution *(Question No. 3843*)* 1534
-Details about level of air pollution in Rawalpindi *(Question No. 462)*
-Details about powers of Environment Tribunal *(Question No.5357*)* 1545
-Details about releasing of poisonous water by chemical factories *(Question No. 537)* 1537
-Details about shifting factories from populated areas of Lahore *(Question No.134)* 1497
-Details about utilization of funds granted to Environment Protection Department *(Question No. 1790*)* 1539
-Details about vehicles causing smoke and noise in Lahore *(Question No. 245)* 1527
-Factories causing pollution in atmosphere in district Lahore and other details *(Question No.1792*)* 1503
-Number of factories in PP-58 Faisalabad and other details *(Question No. 1836*)* 1514
-Number of factories throwing polluted water in Samundari drain Faisalabad and other details *(Question No.1837*)* 1478
-Number of offices of Environment Protection Department in district Sahiwal and other details *(Question No.2847*)* 1524
-Number of unregistered poultry farms in Bahawalpur and other details *(Question No. 1791*)* 1528
-Provision of budget to Environment Protection Department district Faisalabad and other details *(Question No. 2132*)* 1484
-Provision of budget to Environment Protection Department district Sahiwal and other details *(Question No. 2848*)* 1305

HEALTH DEPARTMENT-

-Abundance of street dogs in Narang Mandi and other details *(Question No. 1316*)* 1313
-Action taken against quacks in cities and villages of the Punjab *(Question No. 1693*)* 1329
-Details about establishment of more children hospitals in Lahore *(Question No. 2014*)* 1337
-Details about establishment of THQ Hospital in tehsil Kot Radha Kishan *(Question No. 2176*)* 1303
-Details about finishing free parking facilities at government hospitals in Lahore *(Question No. 499*)* 1332
-Details about funds allocated for Dialysis in District Hospital Layyah *(Question No. 2090*)* 1331
-Details about grant of funds for provision of medicines in district Layyah *(Question No. 2088*)* 1334
1328

PAGE NO.

-Details about Health Centre Chak No.388 G.B Faisalabad *(Question No. 2133*)* 1312
-Details about increase in beds in MIC Multan *(Question No. 1994*)* 1292
-Details about increase in death rate during child birth in Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1691*)* 1293
-Details about machinery in DHQ Hospital Jhelum *(Question No. 1330*)*
-Details about number and performance of hospitals in district Okara *(Question No. 1561*)* 1308
-Details about regularization of contract employees of Nursing Examination Board Punjab *(Question No. 1363*)* 1315
-Details about regularization of paramedical staff of PIC Lahore *(Question No.1859*)* 1311
-Details about rehabilitation of Special Surgical Unit in Services Hospital Lahore *(Question No. 1646*)* 1317
-Details about shortage of nurses in Services Hospital Lahore *(Question No. 1923*)* 1301
-Details about stoppage of free treatment and medicines in PIC Lahore *(Question No. 1858*)* 1297
-Establishment of THQ Hospital Haveli Lakha in district Okara and other details *(Question No. 1580*)* 1304
-Matter about upgradation of Medical Technologists working in Government Hospitals *(Question No. 870*)* 1338
-Number of beds in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2202*)* 1326
-Number of beds in government hospitals in district Lahore and other details *(Question No. 1974*)* 1310
-Number of beds in THQ Hospitals Chunian and Pattoki and other details *(Question No. 1596*)* 1309
-Number of BHUs and RHCs in PP-181 district Kasur and other details *(Question No. 1595*)* 1298
-Number of dispensaries in PP-144 Lahore and other details *(Question No. 1610*)* 1295 1298
-Number of doctors and paramedical staff and details about irregularities in THQ Hospital in district Okara *(Question No. 1579*)* 1321
-Number of Drug Inspectors in Lahore and other details *(Question No. 1608*)*
-Number of employees in office of EDO (Health) Multan and other details *(Question No. 1933*)* 1325 1322
-Number of government hospitals in district Faisalabad and other details *(Question No. 1970*)* 1322
-Number of hospitals in district Jhang and other details *(Question No. 1954*)* 1314
-Number of Ladies Health Workers in district Jhang and other details *(Question No.1953*)* 1337
-Number of RHCs in Lahore and other details *(Question No. 1717*)*
-Number of staff in DHQ Hospital Pakpattan and other details *(Question No. 2196*)* 1341

PAGE NO.

-Number of vacant posts of Professors in medical colleges and other details *(Question No. 2219*)* 1306
-Problems of Government Hospital Narang Mandi and other details *(Question No. 1318*)* 1302
-Prohibition of smoking in government offices and details about implementation thereupon *(Question No. 361*)* 1316
-Procedure for provision of free medicines in government hospitals and other details *(Question No. 1863-A*)* 1339
-Procedure for purchase of medicines for government hospitals *(Question No. 2217*)* 1331
-Reinstatement of Computer Operators of Health Department district Layyah *(Question No. 2087*)* 1290
-Sanction of health projects for PP-195 Multan and other details *(Question No.689*)* 1328
-Shortage of beds in ICU of Nishtar Hospital Multan *(Question No. 1992*)* 1335
-Standard of medicines purchased for government hospitals and other details *(Question No.2139*)* 1318
-Steps taken by EDO (Health) Multan for control over Dengue and Small Pox *(Question No. 1928*)* 1291
-Total expenditures incurred upon preparation of a doctor and other details *(Question No. 1325*)* 1299
-Worse condition of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 1817*)* 1097
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT- 1121
-Construction of Degree College for Boys in China Scheme Lahore *(Question No. 3303*)* 1122
-Details about boys and girls colleges of Multan *(Question No. 3883*)* 1134
-Details about building of Girls Degree College in Kanganpur, Kasur *(Question No. 3897*)* 1109
-Details about building of Government Saifabad College *(Question No. 4802*)* 1105
-Details about buildings of colleges in district Sahiwal *(Question No. 3404*)* 1084
-Details about buildings of girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3435*)* 1112
-Details about buses provided for girls colleges in Faisalabad *(Question No. 3449*)* 1117
-Details about Campus of Bahauddin Zakariya University in Sahiwal *(Question No. 3582*)* 1133
-Details about canteen of Lahore College for Women University *(Question No. 3731*)* 1130
-Details about cases against Vice Chancellor Punjab University and lease of land *(Question No. 4636*)* 1119
-Details about Commerce Colleges of the province *(Question No. 4521*)*
-Details about Degree College in Chak Jhumra Faisalabad

	PAGE NO.
(Question No. 3862)*	1107
-Details about establishment of boys and girls colleges in Chak 46 Southern district Sargodha *(Question No. 3218*)*	1060
-Details about finishing admission fee for matric and intermediate examinations *(Question No. 1783*)*	1113
-Details about government colleges in Sahiwal Division *(Question No. 3583*)*	1123, 1131
-Details about government colleges in district Rajanpur *(Question No. 4360*&4555*)*	1122
-Details about Government Degree College for Women in PP-284 Bahawalnagar *(Question No. 3967*)*	1118
-Details about Government Degree College Shorkot *(Question No. 3793*)*	1115
-Details about hostels of Lahore College for Women University Lahore *(Question No. 3730*)*	1135
-Details about key posts of Board of Intermediate and Secondary Education Faisalabad *(Question No. 5156*)*	1124 1126
-Details about private universities in the province *(Question No. 4440*)*	
-Details about purchase of land for extension of UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4472*)*	1125 1077
-Details about recruitments in teaching cadre in UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4471*)*	1110
-Details about results of colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3434*)*	
-Details about results, posts and missing facilities in girls colleges of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3436*)*	1128 1080
-Details about teachers of Commerce College Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 4520*)*	1132
-Details about transport of colleges of Faisalabad *(Question No. 3448*)*	
-Details about upgradation of Commerce College Bahawalnagar *(Question No. 4612*)*	1100
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)*	1071
-Number of colleges in district Sahiwal and other details *(Question No. 3402*)*	1103
-Number of Deans in Lahore College for Women University Lahore and other details *(Question No. 2677*)*	1106
-Number of government & private universities in Faisalabad and other details *(Question No. 3147*)*	1091
-Number of government & private women colleges in Faisalabad and other details *(Question No. 3146*)*	1089
-Number of position holders in Government College University Lahore and other details *(Question No. 2887*)*	1108
-Number of teachers posted in colleges of district Sahiwal and other details *(Question No. 3403*)*	1112

PAGE NO.

-Number of vacant posts in colleges of PP-243 Dera Ghazi Khan *(Question No. 3437*)* 1094

-Reasons for not holding the classes of B.Com and M.Com in Post Graduate College for Women Faisalabad *(Question No.3271*)* 1062
-Sanction of projects of Higher Education Department in Gujranwala and other details *(Question No. 2037*)* 1064
-Service structure of College Librarians and other details *(Question No. 3275*)* 1237
1242

IRRIGATION DEPARTMENT- 1240
-Details about BS Link Division Lahore *(Question No. 5461*)* 1243
-Details about canal water theft in district Pakpattan *(Question No. 90)* 1244
-Details about canal water theft in district Sahiwal *(Question No. 45)* 1232
-Details about canals in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 117)*
-Details about canals in PP-284 *(Question No.177)* 1216
-Details about construction of Khanki Barrage *(Question No. 2748*)*
-Details about erosion of land by River Ravi during last five years in Sahiwal *(Question No.4962*)* 1222
-Details about expenditures incurred upon desilting of canals in Jhelum *(Question No. 1229*)* 1241
1233
-Details about expenditures incurred upon motor vehicles by Irrigation Department district Rajanpur *(Question No. 57)* 1245
-Details about funds allocated for desilting of canals *(Question No. 3755*)* 1209
-Details about Irrigation Housing Scheme Bahawalnagar *(Question No. 342*)* 1234
-Details about Khayyora Distributary Jhang Branch Toba Tek Singh *(Question No. 3742*)* 1225
-Details about land allocated to LBD Canal *(Question No. 3756*)* 1228
-Details about land of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3642*)*
-Details about land of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3653*)* 1231
-Details about land victimized by erosion of river Ravi in district Sheikhupura *(Question No. 1841*)* 1235
1239
-Details about land victimized of erosion by river Ravi *(Question No.4302*)* 1236
-Details about lining of rajbahs in district Pakpattan *(Question No. 36)* 1204
-Details about lining work of Rajbah Gogira Branch *(Question No. 4995*)*
-Details about making canals in the province during 2002 to 2008 *(Question No. 1829*)* 1237
-Details about measures taken for safety of Daska City from flood water *(Question No. 5409*)* 1212
1243
-Details about minors, rajbahs and canals in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4244*)* 1194
-Details about pavement of canals in PP-284 Bahawalpur *(Question No. 176)*
-Details about planning for construction of Kala Bagh Dam 1223
1244

PAGE NO.

(Question No. 709)*
-Details about provision of funds for reinstatement of flood-embankment Moza Nogran tehsil & district Jhelum *(Question No. 1358*)* 1227
-Details about rajbahs and minors in PP-222 Sahiwal *(Question No. 264)* 1185

-Details about repair and construction of embankment at rivers in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3652*)* 1233
-Details about rest houses of Irrigation Department *(Question No. 84*)* 1225
-Details about rest houses of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3654*)* 1191
-Details about rest houses of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3643*)* 1199
-Details about saving the canal flowing through Lahore from sewerage water *(Question No. 699*)* 1240
-Details about shortage of subsoil water in Bahawalpur *(Question No. 710*)* 1229
-Details about under construction projects from funds donated by Asian Development Bank *(Question No. 38)* 1218
-Details about visit and checking of flood embankments by officers in district Jhelum *(Question No.1359*)* 1224
-Details about water theft from Gogira Branch Canal *(Question No. 4994*)* 1205
-Details about widening the roads at both banks of canal Lower Bari Doaab in Sahiwal *(Question No. 2844*)* 1230
-Supply of water upto tail of water course Kailianwala, Faisalabad and other details *(Question No. 2370*)*
-Visit of officers of NESPAK at flood embankment in district Jhelum *(Question No. 1360*)* 1359

1404

Population Welfare department-

1411
-Details about employees of Population Welfare Department in Gujranwala *(Question No.3847*)*
1394
-Details about expenditures incurred upon vehicles in use of Population Welfare Department district Rajanpur *(Question No.60)*
1403
-Details about Family Planning Clinics established in government hospitals of Sargodha *(Question No. 463)*
1408
-Details about funds allocated for Population Welfare Department Faisalabad *(Question No. 4757*)*
1394
-Details about offices and emplyees of Population Welfare Department district Vehari *(Question No.3)* 1409
1411
-Details about offices of Population Welfare Department in Lahore *(Question No.208)* 1412
1393
-Details about offices of Population Welfare Department in Mianwali *(Question No.4326*)*
-Details about payment of stipend on sterilization *(Question No. 302)*
1395
-Details about Population Welfare Centres of Lahore *(Question No. 464)*

PAGE NO.

-Details about Population Welfare Centres of Sargodha *(Question No. 465)* 1356
-Details about staff of Population Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 3606*)* 1368
-Details about steps taken for control over increasing population *(Question No. 5454*)* 1387
-Number of centres of population welfare in the province and 1362

OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 26*)* 1383

1397

Prisons department- 1408

-Details about Central Jail Gujranwala *(Question No. 3945*)* 1375
-Details about employees of District Jail Vehari *(Question No. 5767*)* 1352
-Details about ladies prisoners of death sentence confined in prisons of the province *(Question No. 1156*)* 1401
-Details about medical funds allocated for Central Jail Sahiwal *(Question No. 5026*)* 1405
-Details about old aged prisoners in prisons of the Punjab and releasing them on parole *(Question No. 2495*)* 1410
-Details about prisoners confined in District Jail Gujrat *(Question No.535*)*
-Details about prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 4930*)* 1365
-Details about prisoners of death sentence confined in prisons of the Punjab *(Question No. 1154*)* 1403
-Details about prisons in district Mandi Bahauddin *(Question No.5449*)* 1372
-Details about prisons of Gujranwala division *(Question No.357)* 1381
-Details about programme of shifting District Jail Gujrat out of city *(Question No.536)* 1363
-Details about provision of facilities to addicted prisoners and steps taken for eradication of business of intoxicants in prisons *(Question No. 2494*)* 1398
-Details about sanctioned area of District Jail Toba Tek Singh *(Question No. 226)* 1400
-Details about Special Women Prison Multan *(Question No. 4758*)* 1353
-Details about women prisoners in prisons of Lahore *(Question No. 5018*)* 1392
-Establishment of fund for releasing female prisoners confined in prisons of the province *(Question No. 1157*)* 1544
-Installation of water filtration plant in Camp Jail Lahore and other details *(Question No. 2744*)* 1541
-Number of employees in Central Jail Sahiwal and other details *(Question No. 3097*)* 1529
-Patients of AIDS confined in prisons of the province and other details *(Question No. 1155*)*

PAGE NO.

-Problems faced by prisoners in vehicles for bringing them from prisons to courts *(Question No. 608*)* 1507

SPORTS DEPARTMENT- 1525

-Details about allocation of sports funds to district Sheikhupura *(Question No. 415)* 1540

-Details about construction of prototype gymnasium in Faisalabad *(Question No. 324)* 1499 1521

-Details about cricket and football grounds in district Chiniot *(Question No.5174*)* 1517

-Details about District Sports Committees in the province *(Question No.4407*)* 1520

-Details about funds allocated for Sports Department in district Sahiwal *(Question No. 3872*)* 1519

-Details about gymnasium in Nankana Sahib *(Question No. 309)*

-Details about holding ghost sports events in Bahawalpur *(Question No. 4200*)* 1533

-Details about play grounds in district Sahiwal *(Question No.3871*)*

-Details about playgrounds in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4916*)*

-Holding the tournaments in district Jhelum and other details *(Question No. 1185*)*

TOURISM DEPARTMENT-

-Details about construction of green belt at the bank of river Jhelum in Jhelum city *(Question No.765*)*

-Details about Lal Sohanra Park and Resort Bahawalpur *(Question No.5462*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

1255, 1280

-4TH MARCH, 2015 1429

1554

-6TH MARCH, 2015

-9th March, 2015

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH.

DISCUSSION On-

-Food including grievances of sugarcane growers 1035

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING-

-Details about construction of green belt at the bank of river Jhelum in Jhelum city *(Question No.765*)* 1519

1222

PAGE NO.

-Details about expenditures incurred upon desilting of canals in Jhelum *(Question No. 1229*)* 1292
-Details about machinery in DHQ Hospital Jhelum *(Question No. 1330*)* 1223
-Details about provision of funds for reinstatement of flood-embankment Moza Nogran tehsil & district Jhelum *(Question No. 1358*)* 1229
-Details about visit and checking of flood embankments by officers in district Jhelum *(Question No.1359*)* 1520
-Holding the tournaments in district Jhelum and other details *(Question No.1185*)* 1523
-Number of historical buildings in district Jhelum and other details *(Question No.1225*)* 1291
-Total expenditures incurred upon preparation of a doctor and other details *(Question No. 1325*)* 1230
-Visit of officers of NESPAK at flood embankment in district Jhelum *(Question No. 1360*)*

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-The issue of LDA Employees Housing Scheme reply of Assembly Question No.269 asked by Ayesha Javed, MPA 976

Privilege motion REGARDING-

-Addressing to lady MPAs on reserved seats in an insulting way by Ex. MNA Syeda Abida Hussain in morning show of C42 TV Channel 981

RAMESH SINGH ARORA, MR.

DISCUSSION On-

-Food including grievances of sugarcane growers 1002

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-2nd March, 2015 931
-3rd March, 2015 1055
-4th March, 2015 1183
-5th March, 2015 1287
-6th March, 2015 1349
-9th March, 2015 1475

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Implementation of the decision of the Finance Committee about remunerations of MPAs and employees of the Punjab Assembly 975
-The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 10 of 2015) 1413
-CONSIDERATION of-
-The report of special committee No.6 982

Resolutions REGARDING-
-Demand for awarding harsh punishment and heavy fine to responsibles of road accidents 1169
-Demand for imposing Import Tax on duty-free commodities imported from India 1172
-To stimulate the Assembly Members and bureaucrats to admit their children in government education institutions to increase the education standard 1165

S

SARFRAZ AFZAL, CHAUDHARY *(Parliamentary Secretary for Youth Affairs, Sports, Archeology & Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about District Sports Committees in the province *(Question No.4407*)* 1508
-Details about holding ghost sports events in Bahawalpur *(Question No. 4200*)* 1499
-Details about playgrounds in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4916*)* 1517
-Details about worst condition of tomb of daughter of Mughal emperor Shah Jahan in Lahore *(Question No. 2670*)* 1487

SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 1146

PAGE NO.

SHAFQAT MAHMOOD, MR.

question REGARDING-
-Details about prisons in district Mandi Bahauddin *(Question No.5449*)* 1401

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

questions REGARDING-
-Details about grant of funds for provision of medicines in district Layyah *(Question No. 2088*)* 1331
-Reinstatement of Computer Operators of Health Department district Layyah *(Question No. 2087*)* 1331

SHAHZAD MUNSHI, MR.

questions REGARDING- 971
-Details about Fodder Research Institute Sargodha *(Question No. 3416*)*
-Details about Market Committee Kot Lakhpat Lahore *(Question No. 3572*)* 940

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-
-Details about employees of District Jail Vehari *(Question No. 5767*)*
-Details about offices and emplyees of Population Welfare Department district Vehari *(Question No.3)* **1387**
1403

SHAMIM AKHTAR ALIAS SHAHAZADI KABIR, MRS.
-Leave of absence **1141**

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.
QUESTION regarding-
-Details about Irrigation Housing Scheme Bahawalnagar *(Question No. 342*)* **1245**

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about atmospheric pollution in Lahore *(Question No. 5450*)*
-Details about factories in Bhabra Bazar Rawalpindi *(Question No. 376)* 1536

PAGE NO.

-Details about issuance of NOCs by Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 11)* 1541
-Details about kinds of atmospheric pollution *(Question No. 3843*)* 1537
-Details about level of air pollution in Rawalpindi *(Question No. 462)* 1530
-Details about powers of Environment Tribunal *(Question No.5357*)* 1543
-Details about releasing of poisonous water by chemical factories *(Question No. 537)* 1535
-Details about shifting factories from populated areas of Lahore *(Question No.134)* 1545
-Details about vehicles causing smoke and noise in Lahore *(Question No. 245)* 1538
-Factories causing pollution in atmosphere in district Lahore and other details *(Question No.1792*)* 1539
-Number of unregistered poultry farms in Bahawalpur and other details *(Question No. 1791*)* 1528
-Provision of budget to Environment Protection Department district Faisalabad and other details *(Question No. 2132*)* 1525

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Disable Persons (Establishment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015 1528

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING
-Details about demise of a security guard during robbery in Gujranwala **989**
-Details about demise of a child by firing during robbery in Rahim Yar Khan 980
979

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
QUESTION regarding-
-Details about issuance of NOCs by Environment Protection Department Rawalpindi *(Question No. 11)* **1537**

SPORTS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about allocation of sports funds to district Sheikhupura *(Question No. 415)* 1544
-Details about construction of prototype gymnasium in Faisalabad

PAGE NO.

(Question No. 324) 1541
-Details about cricket and football grounds in district Chiniot *(Question No.5174*)* 1529
-Details about District Sports Committees in the province *(Question No.4407*)* 1507
-Details about funds allocated for Sports Department in district Sahiwal *(Question No. 3872*)* 1525
-Details about gymnasium in Nankana Sahib *(Question No. 309)* 1540
-Details about holding ghost sports events in Bahawalpur *(Question No. 4200*)* 1499
-Details about play grounds in district Sahiwal *(Question No.3871*)* 1521
-Details about playgrounds in PP-86 Toba Tek Singh *(Question No. 4916*)* 1517
-Holding the tournaments in district Jhelum and other details *(Question No. 1185*)* 1520

T

TAHIR, MIAN

Call attention Notice REGARDING
-Details about demise of a child by firing during robbery in Rahim Yar Khan 979
QUESTIONS regarding-
-Details about buses provided for girls colleges in Faisalabad 1084
(Question No. 3449)* 1080
-Details about transport of colleges of Faisalabad *(Question No. 3448*)*
-Number of government & private universities in Faisalabad and other details *(Question No. 3147*)* 1106
-Number of government & private women colleges in Faisalabad and other details *(Question No. 3146*)* 1091
-Number of government hospitals in district Faisalabad and other details *(Question No. 1970*)* 1325
-Number of offices of Agriculture Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 3154*)* 936
-Number of Market Committees in district Faisalabad and other details *(Question No. 3153*)* **934**
-Provision of budget to Environment Protection Department district Faisalabad and other details *(Question No. 2132*)* 1528

TARIQ MEHMOOD, MIAN

Call attention Notice REGARDING
-Details about demise of a security guard during robbery in Gujranwala 980
QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Details about offices of Agriculture Department in district Gujrat *(Question No. 3574*)* 943
-Details about prisoners confined in District Jail Gujrat *(Question No.535*)* 1408
-Details about programme of shifting District Jail Gujrat out of city *(Question No.536)* 1410
-Details about shifting vegetable market Dinga (Gujrat) out of city *(Question No. 5637*)* 963

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 982
-**CONSIDERATION of-**
-The report of special committee No.6

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.
DISCUSSION On-
-Food including grievances of sugarcane growers **1031**

TEHSEEN FAWAD, MRS.
-Leave of absence
QUESTIONS regarding-
-Details about factories in Bhabra Bazar Rawalpindi *(Question No. 376)* **1142**
-Details about level of air pollution in Rawalpindi *(Question No. 462)* 1541
1542

TOURISM DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about construction of green belt at the bank of river Jhelum in Jhelum city *(Question No.765*)* 1519
-Details about Lal Sohanra Park and Resort Bahawalpur *(Question No.5462*)* **1533**

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Possession of land mafia over land of Forest Department due to negligence of the department 1254
QUESTIONS regarding-
-Action taken against quacks in cities and villages of the Punjab *(Question No. 1693*)* 1313
-Details about building of Girls Degree College in Kanganpur, Kasur *(Question No. 3897*)* 1122
-Details about rehabilitation of Special Surgical Unit in Services

PAGE NO.

Hospital Lahore *(Question No. 1646*)* 1311

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

BILLS *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB INFORMATION OF TEMPORARY RESIDENTS BILL 2015 1265 1270,1272,1277

-The Punjab Security of Vulnerable Establishments Bill 2015

point of order REGARDING- 1548

-Demand for referring the law regarding increasing the age limit for marriage and getting permission from first wife for second marriage to Islamic Ideology Council 1133

QUESTIONS regarding-

-Details about cases against Vice Chancellor Punjab University and lease of land *(Question No. 4636*)* 1499

-Details about holding ghost sports events in Bahawalpur *(Question No. 4200*)* 1533

-Details about Lal Sohanra Park and Resort Bahawalpur *(Question No.5462*)* 1194

-Details about planning for construction of Kala Bagh Dam *(Question No. 709*)* 1365

-Details about provision of facilities to addicted prisoners and steps taken for eradication of business of intoxicants in prisons *(Question No. 2494*)* 1397 1185

-Details about old aged prisoners in prisons of the Punjab and releasing them on parole *(Question No. 2495*)* 1191

-Details about rest houses of Irrigation Department *(Question No. 84*)* 1199

-Details about saving the canal flowing through Lahore from sewerage water *(Question No. 699*)* 968

-Details about shortage of subsoil water in Bahawalpur *(Question No. 710*)* 1100

-Establishment of Potato Research Station in Sialkot and other details *(Question No. 2458*)* 969

-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)* 1341

-Number of copanies supplying substandard seed in the province and other details *(Question No. 2459*)* 1339

-Number of vacant posts of Professors in medical colleges and other details *(Question No. 2219*)*

-Procedure for purchase of medicines for government hospitals *(Question No. 2217*)* 1280

QUORUM-

PAGE NO.

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSION HELD ON 4TH MARCH, 2015 1167

Resolutions REGARDING-

-Demand for imposing Import Tax on duty-free commodities imported from India 1172

-To stimulate the Assembly Members and bureaucrats to admit their children in government education institutions to increase the education standard

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about BS Link Division Lahore *(Question No. 5461*)* 1238

-Details about canal water theft in district Pakpattan *(Question No. 90)* 1242

-Details about canal water theft in district Sahiwal *(Question No. 45)* 1241

-Details about canals in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 117)* 1243

-Details about canals in PP-284 *(Question No.177)* 1244

-Details about construction of Khanki Barrage *(Question No. 2748*)* 1232

-Details about expenditures incurred upon desilting of canals in Jhelum *(Question No. 1229*)* **1223**

-Details about expenditures incurred upon motor vehicles by Irrigation Department district Rajanpur *(Question No. 57)* 1241

-Details about funds allocated for desilting of canals *(Question No. 3755*)* 1234

-Details about Irrigation Housing Scheme Bahawalnagar *(Question No. 342*)* 1245

-Details about land allocated to LBD Canal *(Question No. 3756*)* 1235

-Details about land of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3642*)* 1225

-Details about land of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3653*)* 1229

-Details about land victimized by erosion of river Ravi in district Sheikhupura *(Question No. 1841*)* 1231

-Details about land victimized of erosion by river Ravi *(Question No.4302*)* 1235

-Details about lining of rajbahs in district Pakpattan *(Question No. 36)* 1239

-Details about lining work of Rajbah Gogira Branch *(Question No. 4995*)* 1236

-Details about measures taken for safety of Daska City from flood water *(Question No. 5409*)* 1237

-Details about pavement of canals in PP-284 Bahawalpur *(Question No. 176)* 1244

-Details about provision of funds for reinstatement of flood-embankment Moza Nogran tehsil & district Jhelum *(Question No. 1358*)*

PAGE NO.

-Details about rajbahs and minors in PP-222 Sahiwal *(Question No. 264)* 1223
-Details about repair and construction of embankment at rivers in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3652*)* 1245
-Details about rest houses of Irrigation Department in Dera Ghazi Khan *(Question No. 3654*)* 1227
-Details about rest houses of Irrigation Department in Lahore *(Question No. 3643*)* 1233
-Details about under construction projects from funds donated by Asian Development Bank *(Question No. 38)* 1226
-Details about visit and checking of flood embankments by officers in district Jhelum *(Question No.1359*)* 1240
-Details about widening the roads at both banks of canal Lower Bari Doaab in Sahiwal *(Question No. 2844*)* 1229
-Visit of officers of NESPAK at flood embankment in district Jhelum *(Question No. 1360*)* 1224

1231

Z

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

questions REGARDING-

-Details about increase in beds in MIC Multan *(Question No. 1994*)* 1328
-Establishment of THQ Hospital Haveli Lakha in district Okara and other details *(Question No. 1580*)* 1297
-Number of doctors and paramedical staff and details about irregularities in THQ Hospital in district Okara *(Question No. 1579*)* **1295**
-Shortage of beds in ICU of Nishtar Hospital Multan *(Question No. 1992*)* 1328

ZAKIA SHAHNAWA KHAN, MRS. *(Minister for Population Welfare)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about employees of Population Welfare Department in Gujranwala *(Question No.3847*)* 1359
-Details about expenditures incurred upon vehicles in use of Population Welfare Department district Rajanpur *(Question No.60)* 1405
-Details about Family Planning Clinics established in government hospitals of Sargodha *(Question No. 463)* 1411
-Details about funds allocated for Population Welfare Department Faisalabad *(Question No. 4757*)*
-Details about offices and emplyees of Population Welfare Department district Vehari *(Question No.3)*

PAGE NO.

-Details about offices of Population Welfare Department in Lahore *(Question No.208)* 1395
-Details about offices of Population Welfare Department in Mianwali *(Question No.4326*)* 1403
-Details about payment of stipend on sterilization *(Question No. 302)*
-Details about Population Welfare Centres of Lahore *(Question No. 464)* 1408
-Details about Population Welfare Centres of Sargodha *(Question No. 465)*
-Details about staff of Population Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 3606*)* 1394 1409
-Details about steps taken for control over increasing population *(Question No. 5454*)* 1412 1413
-Number of centres of population welfare in the province and other details *(Question No. 26*)* 1393

1395

1357

ZILL-E-HUMA, MRS.

questions REGARDING-

-Details about purchase of land for extension of UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4472*)*
-Details about recruitments in teaching cadre in UET Taxila, Rawalpindi *(Question No. 4471*)* 1126

1125

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

question REGARDING-

-Details about staff of Population Welfare Department in district Nankana Sahib *(Question No. 3606*)*

1393